TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224738
UNIVERSAL
LIBRARY

مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب مکتبہ غلامی نولہ نمبر (۲۵)

فقہ محمدیہ

حصہ اول

ترجمہ فقہ محمدیہ

۱۳۴۶ھ

مرتبہ شیخ عبدالرحمٰن ابن جناب حاجی محمد سعید صاحب غفر اللہ لہما

طبع شد در مطبع مجیدی واقع کانپور مطبوعہ دہ

۲۹۷ ۳۶
م حسیا ف تا م

۱۰۱۸۸ - ۱۰۱۹۲
تنقیح
۵۱۴ ف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالی کا ہزاران ہزار شکر ہی کہ جسنے ہمکو محض اپنے فضل وکرم سے حنفی شافعی مالکی حنبلی مذہب کی تقلید سے کہ جسمین ایک جہان پھنسا ہی اور بموجب آیت قرآن اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ الخ اور حدیث عدی بن حاتم کے مخالف حکم خدا اور رسول اور کسی کا حکم ماننا شرک ہی بچایا۔ اور قرآن مجید اور حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر چلایا اسکے بعد محی الدین نومسلم اپنے محمدی بھائیون کی خدمت مین عرض کرتا ہی کہ مسائل نماز کے باب مین اس سے پہلے بزبان اُردو کوئی ایسا مختار اور آسان رسالہ کہ جسکا ہر مسئلہ قرآن مجید یا حدیث نبوی سے ثابت ہو آجتک کسی نے نہین لکھا اور بیچارے اُردو خوان

۱؎ تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن مین لکھا ہی کہ روایت کی ہی ابن سعد اور عبد بن حمید و ترمذی اور حسن غریب کہا اسکو اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ اور بیہقی نے اپنے سنن مین عدی بن حاتم سے کہا آیا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حالانکہ وہ پڑھتے تھے سورۂ برات کی یہ آیت اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ یعنی ٹھہرایا ہی انہون نے اپنے مولویون اور درویشونکو مالک اپنا دے اللہ سے خبردار ہو تحقیق وہ لوگ (یعنی یہود اور نصاری) انکی پرستش تو نہین کرتے تھے لیکن انکا یہ حال تھا کہ جس چیز کو انکے واسطے وہ حلال کردیتے تھے اسکو حلال جانتے تھا اور جس چیز کو انکے واسطے وہ حرام کردیتے تھے اسکو حرام جانتے تھے اور روایت کیا ہی اس حدیث کو احمد اور ابن جریر نے اسطرح لکھا ہی تفسیر نیشاپوری اور تفسیر کبیر اور تفسیر مظہری و روح العزیز وغیرہ مین اور نیز اسطرح لکھا ہی شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے عقد الجید مین اور مولوی اسمعیل صاحب شہید نے تنویر العینین مین ۱۲

محمدی بھائی ہمیشہ سے اسکی تلاش مین رہے اسلیے اس حقیر نے نہایت سعی اور کوشش سے نماز روزہ حج زکوٰۃ کے مسائل اور جو اُنکے متعلق ہین اس رسالے مین درج کردیے اور نام اسکا **فقہ محمدیہ وطریقہ احمدیہ** رکھا۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ چھوٹا رسالہ مرد اور عورت چھوٹے بڑے کے لیے کافی ہوگا اور حدیث کی بڑی بڑی کتابون مین سے مسئلے دیکھنے کی لوگون کو بہت ہی کم حاجت رہیگی۔ اور اہل علم سے پوچھنا نہ پڑے گا رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

پانی کے بیان مین

پانی[۱] خواہ تھوڑا ہو خواہ بہت ہو نجاست کے پڑنے کے سبب سے اگر اُسکا رنگ بگڑ جاوے یا اُسمین سے بو آنے لگے یا اُسکا مزہ خراب ہو جاوے تو وہ پانی ناپاک ہے۔ اور جو پانی کہ بقدر قلتین[۲] (یعنی بقدر اڑھائی مشک کے ہو) اُسمین وضو کرنا جائز ہے۔ وضو کے اعضاؤنکا پانی اُسکے اندر گرنے کے باعث سے ناپاک نہین ہوتا لیکن جنب[۳] کیحالت مین اسکے اندر بیٹھکر نہانا منع ہے اُسکے کنارے پر بیٹھکر اُسمین سے پانی اُٹھا اُٹھا کر نہاوے

پائخانے اور پیشاب کے بیان مین

پائخانے[۴] جن اور شیاطین کے رہنے کی جگہ ہین جو شخص پائخانے مین جاوے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ یعنی یا الٰہی مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے ناپاک جنون سے اور ناپاک جنیون سے اور جسوقت[۵] پائخانے سے نکلے یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْاَذٰى وَعَافَانِيْ یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے جسنے دور کیا مجھسے ایذا کو اور صحت دی مجکو پائخانے سے

---

[۱] یہ حدیث ابی امامہ باہلی رضؓ کی روایت سے ابن ماجہ چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۳۵ مین و بلوغ المرام کے باب المیاہ مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب المیاہ کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث صحیح مسلم کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب المیاہ کے پہلی فصل مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث ابوداؤد اور ابن ماجہ کی زید بن ارقم رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الخلا کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث انس رضؓ مالک رضؓ کی روایت سے ابن ماجہ چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۳۵ مین ہے ۱۲ [۶] یہ حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کی حضرت عائشہ رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب آداب الخلا کے دوسری فصل مین ہے ۱۲

نکلتے وقت یہ دعا بھی آئی ہی غُفرانَکَ یعنی یا الٰہی تیری بخشش چاہتا ہون
پاخانہ[۱] نہ پھرنے یا پیشاب کرنیکے وقت قبلہ کی طرف منھ یا پیٹھ کرکے بیٹھنا منع
ہی لیکن عمارتون مین جائز ہی۔ داہنے[۲] ہاتھ سے استنجا کرے۔ اور پاخانہ[۳] مین تین
ڈھیلون سے کم ساتھ نہ لیجائے لیکن اگر تین نہ ملین تو دو بھی کافی ہین۔ اور جہانتک[۴]
گمان ہو ڈھیلے طاق لیوے اور جو طاق نہ ملے تو گناہ نہین۔ اور گوبر[۵] اور ہڈی اور
کوئلے سے استنجا کرنا منع ہی اسلیے کہ یہ تینون چیزین جنون کی خوراک ہین۔ اگر ان تینون[۶] سے
استنجا کرے تو پاکی حاصل نہین ہونیکی۔ لوگون[۷] کے رستہ اور سایہ اور نہانیکی جگہ مین پاخانہ
یا پیشاب کرنیسے لعنت پڑتی ہی۔ غسلخانہ[۸] اور سوراخ مین پیشاب کرنا منع ہی پیشاب[۹]
کرنیکے وقت داہنے ہاتھ سے نر اکپڑنا اور داہنے ہاتھ سے پاخانہ مین ڈھیلے پونچھنے
درست نہین۔ پاخانہ[۱۰] پھرنے کے وقت زمین کے نزدیک ہونیسے پہلے ستر ننگا کرنا منع
ہی پاخانہ[۱۱] پھرنیکے وقت اگر دو آدمی اپنی شرمگاہین کھولکر بیٹھین اور آپسمین باتین
کرین تو خدا یتعالی غضب مین آتا ہی اور یہی حکم عورتون کیلئے بھی ہی۔ پاخانہ[۱۲] پھرنے کے
بعد صرف ڈھیلونسے ہی طہارت حاصل ہوجاتی ہی۔ لیکن[۱۳] عورتونکو پانی سے استنجا
کرنا ضروریات سے ہی۔ اور مردونکو[۱۴] افضل ہی **فائدہ** اگر ڈھیلے پونچھنے کیوقت ہاتھ کو
نجاست لگ جاوے تو ہاتھون کو مٹی سے ملکر دھونا سنت ہی۔ اور اگر نجاست نہ لگی
ہو تو مٹی سے ملکر دھونیکی حاجت نہین۔ کیونکہ رسول[۱۵] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکبار

---

۱ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوایوب رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب آداب الخلا کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث صحیح مسلم کی سلمان کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب آداب الخلا کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث عبداللہ بن مسعود رضؓ کی روایت سے بخاری چھاپہ حمیدی میرٹھ کے صفحہ ۲۷ مین ہی ۱۲
۴ یہ حدیث ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی کی ابوہریرہ رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب آداب الخلا کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث ابن مسعود کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۴ مین ہی ۱۲ ۶ یہ حدیث دارقطنی کی ابوہریرہ رضؓ کی روایت سے حل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۹۲ مین ہی ۱۲ ۷ یہ حدیث ابوداؤد اور ابن ماجہ کی معاذ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب آداب الخلا کے دوسری فصل مین ہی ۱۲
۸ یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی کی عبداللہ بن سرجس کی روایت سے مشکوٰۃ باب ایضاً کے فصل ایضاً مین ہی ۱۲ ۹ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوقتادہ رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب قضاء الحاجۃ مین ہی ۱۲ ۱۰ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد کی انس رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب آداب الخلا کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۱۱ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کی ابوسعید رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ایضاً کے فصل ایضاً مین ہی ۱۲ ۱۲ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی کی حضرت عائشہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب قضاء کے فصل ایضاً

پائخانہ سے فراغت حاصل کرکے کھانا کھالیا اور پانی کو ہاتھ بھی نہ لگایا۔
اور کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مباح ہی۔ اور رات کو پیالے مین پیشاب کرنا سنت
ہی۔ پائخانے کیلئے اتنی دور جائے جہان کوئی نہ دیکھے پیشاب کرتے ہوے سلام کا
جواب دینا منع ہی جس انگوٹھی پر اللہ کا نام ہو اُسے پائخانہ مین نہ لیجائے جس کو
پیشاب یا پائخانہ آیا ہو وہ پہلے حاجت سے فارغ ہوکر پھر نماز پڑھے

پاکی نجاستون کے بیان مین

مسجد مین اگر کوئی شخص پیشاب کردے تو اُسجگہ پانی کا ایک ڈول بہادینے سے
جگہ پاک ہوجاتی ہی۔ جوتیون کیساتھ اگر گندگی لگجاوے تو زمین پر رگڑنے
سے پاک ہوجاتی ہین۔ ناپاک جگہ پر چلنے سے عورت کا دامن اگر ناپاک ہوجاوے
تو پاک مٹی پر چلنے سے پھر پاک ہوجاتا ہی۔ ننگے پاؤن والا یعنی جسکے پانون مین
نجاست وغیرہ نہ لگی ہو) اگر مسجد مین چلا جائے تو گناہ نہین۔ لڑکا شیر خوار کہ ہنوز
طعام نہ کھاتا ہو اگر کپڑے یا بدن پر پیشاب کردے تو اُسکا دھونا ضرور نہین پانی
کا چھینٹا دینے سے پاک ہوجاتا ہی لیکن لڑکی اگر پیشاب کردے تو بدن دھوئیکے
پاک ہوتا ہی۔ اگر کپڑے پر اگر منی لگجاوے اور دھونیسے اسکا نشان نجاوے تو مضائقہ نہین ہی
اور جو منی کھرچنے سے کپڑے پر سے اُتر جاوے تو کپڑا پاک ہوجاتا ہی۔ مذی کے نکلنے سے
وضو ٹوٹ جاتا ہی۔ اپنے ستر کو بھی دھووے اور وضو بھی کرے سوتے جاگنے

---

۵۱ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حذیفہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب آداب الخلاء کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابوداؤد اور
نسائی کی سمار بنت رفیقہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ کے باب ایضاً کی فصل ایضاً مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث جابر بن عبداللہؓ کی روایت سے ابوداؤد
چھاپہ دہلی کے صـ۲ مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ ایضاً کے صـ۲ مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث انسؓ
کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ ایضاً کے صـ۴ مین ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث عبدالقیس ازدیؓ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ دہلی کے صـ۱ مین
ہی ۱۲ ۵۷ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوہریرہؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب احکام المیاہ مین ہی ۱۲ ۵۸ یہ حدیث ابوداؤد اور ابن
ماجہ اور ابن حبان کی ابوہریرہؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب شروط الصلوٰۃ مین ہی ۱۲ ۵۹ یہ حدیث مسند امام احمد و موطا امام مالک
اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی کی ام سلمہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب تطہیر النجاسات کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۶۰ یہ حدیث
عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے ترمذی چھاپہ نولکشور کے صـ۲۹ مین ہی ۱۲ ۶۱ یہ حدیث مسند امام احمد ابوداؤد اور ابن ماجہ
کی لبابہ بنت حارث رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب تطہیر النجاسات کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۶۲ یہ حدیث صحیح مسلم کی حضرت عائشہؓ

کے باسنون مین کھانا پینا منع ہے اس لیے کہ وہ کافرون کے لیے ہین دنیا مین اور مسلمانون کے لیے ہین آخرت مین۔ جو شخص[۵۱] چاندی سونے کے باسنون مین کھاتا پیتا ہی وہ اپنے پیٹ مین دوزخ کی آگ بھلاتا ہی لیکن[۵۲] اگر کسی کا برتن ٹوٹ جاوے تو اُسکو چاندی کے تار کے ساتھ جوڑنا درست ہی۔ جو شخص[۵۳] نیند سے جاگے وہ اپنے ہاتھ تین بار دھولیوے اسلیے کہ اُسکو نیند مین یہ نہین معلوم کہ اُسکا ہاتھ کہان لگ گیا۔ جس[۵۴] جگہ پر اُن چیزون کا پیشاب اور گوہ ہو جنکا گوشت حلال ہی وہان نماز پڑھنی جائز ہی۔ اگر کسی[۵۵] کے برتن مین کتا پی جاوے تو اُسکو پہلی بار مٹی سے مانجے پھر چھ بار پانی سے دھووے۔ اور یہ بھی[۵۶] حکم ہی کہ کتے کے جھوٹے کو پہلے سات بار پانی سے دھووے اور آٹھوین بار مٹی سے مانجے۔ بلی[۵۷] کا جھوٹا پاک ہی جوتا پہنکر نماز پڑھنا سنت ہی مُردار[۵۸] کا چمڑا دباغت دینے سے پاک ہوجاتا ہی شراب[۵۹] کا سرکہ بنانا اور اُسکا کھانا پینا حرام ہی

غسل جنابت کے بیان مین

جب[۶۰] تجاوز کرے محل ختنہ مرد کا محل ختنہ عورت کے سے واجب ہوگا دونون پر غسل جو شخص[۶۱] نیند سے اُٹھے اور تراوت کو دیکھے اُسپر غسل واجب ہی خواہ خواب یاد نہ رکھتا ہو اور جو شخص[۶۲] خواب مین دیکھے (یعنی یہ بات کہ مین نے جماع کیا ہی) اور نپاوے تراوت اُسپر

۵۱ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ام سلمہؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الیضا مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث بخاری کی انس رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الیضا مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوہریرہؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الوضو مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صہ ۲۶ مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث صحیح مسلم کی ابوہریرہ رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب تطہیر النجاسات کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صہ ۱۲۶ مین ہی ۱۲ ۵۷ یہ حدیث ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی ابی قتادہ رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الماء ین ہی ۱۲ ۵۸ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عباس رضؓ کی روایت سے منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صہ ۵۱ مین ہی ۱۲ ۵۹ یہ حدیث بخاری کی حضرت میمونہ بی بی نبی اللہ علیہ وسلم کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب تطہیر النجاسات کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۶۰ یہ حدیث صحیح مسلم اور ترمذی اور بلوغ المرام کے باب ازالۃ النجاسات مین ہی ۱۲ ۶۱ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ کی حضرت عائشہ رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الغسل کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۶۲ یہ حدیث ابوداود اور دارمی اور ابن ماجہ کی حضرت عائشہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الیضاً کے فصل الیضاً مین ہی ۱۲

غسل نہین ہی۔ عورتون کیلیے بھی یہی حکم ہی جنبی[۵۱] عورت کے غسل سے جو پانی تغار وغیرہ مین بچ رہے اُس سے مرد کو غسل کرنا جائز ہی جنب[۵۲] کی حالت مین مرد اور عورت کے ایک برتن سے پانی اُٹھا اُٹھا کر نہانے سے دونون کے ہاتھ ٹکرانے مین مضائقہ نہین۔[۵۳] مرد کو غسل کرکے جنبی عورت کیساتھ سونا اور اُسکے بدن کے ساتھ بدن لگانا جائز ہی جنبی[۵۴] اگر کوئی چیز کھانا چاہے یا سونا چاہے تو پہلے شرمگاہ دھووے پھر جیسا نماز کے لیے وضو کرتا ہی ویسا وضو کرے۔[۵۵] لیکن جنبی اگر کسی چیز کے کھانیکے لیے صرف ہاتھ ہی دھولے تو بھی کافی ہی۔[۵۶] جس گھر مین تصویر یا کُتّا یا جنبی ہو اُس گھر مین فرشتے نہین آتے۔[۵۷] مشرک کو دفن کرنیسے غسل کرنا واجب ہی جنبی[۵۸] غسل کرنیسے پہلے ہاتھون کو تین بار دھووے پھر داہنے ہاتھ سے بائین پر پانی ڈالکر شرمگاہ اور رانون کو دھووے پھر دونون ہاتھون کو زمین پر رگڑے پھر وضو کرے پھر تین بار پانی سر پر بہاوے اور اپنی انگلیان سر کے بالونکی جڑ مین ڈالے اور نہاوے پھر[۵۹] وہانسے سرک کر پانون دھووے اور بدن کو کپڑے سے نہ پونچھے۔[۶۰] جنبی پہلے غسل کے جو وضو کرے اُسکو وہی کافی ہی بعد غسل کے وضو کی ضرورت نہین۔[۶۱] جو شخص کئی بیبیون سے جماع کرے اُسکو اخیر مین ایک ہی غسل کافی ہی اور جو دوبارہ[۶۲] جماع کا ارادہ کرے۔ وضو کرے۔[۶۳] جنبی غسل کرنے سے پہلے سر دھووے اور پھر سر پر

---

۵۱ یہ حدیث ترمذی اور ابن خزیمہ کی ابن عباس رض کی روایت سے بلوغ المرام کے باب المیاہ مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث صحیح بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ رض کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الغسل وحکم الجنب مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابن ماجہ اور ترمذی کی حضرت عائشہ رض کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب مخالطۃ الجنب کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ رض کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الجنابۃ کی پہلی فصل مین ہی اور عمر رض کی روایت سے نسائی مطبوعہ مطبع نظامی کے صفحہ ۵ مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث حضرت عائشہ رض کی روایت سے نسائی مطبوعہ مطبع نظامی کے صفحہ ۵ مین ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث حضرت علی رض کی روایت سے نسائی مطبوعہ مطبع نظامی کے صفحہ ۵۵ مین ہی ۱۲ ۵۷ یہ حدیث حضرت علی رض کی روایت ہی نسائی چھاپہ نظامی کے صفحہ ۵ مین ہی ۱۲ ۵۸ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ رض کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الغسل وحکم الجنب مین ہی ۱۲ ۵۹ یہ حدیث حضرت میمونہ رض کی روایت سے نسائی مطبوعہ مطبع نظامی کے صفحہ ۵ مین ہی ۱۲ ۶۰ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ کی حضرت عائشہ رض کی روایت سے نیل الاوطار چھاپہ مصر کی جلد اول کے صفحہ ۲۳ مین ہی ۱۲ ۶۱ یہ حدیث صحیح مسلم کی انس رض کی روایت مشکوٰۃ مین باب

نوٹ کتاب ہذا کی فصل اول کی سب حدیثین صحیح ہین اور بعض حدیثین بخاری و مسلم کی ہین اور بعض حدیثین سنن اربعہ کی ہین اور بعض حدیثین نسائی مطبوعہ مطبع نظامی سے نقل کی گئی ہین اور بعض حدیثین نیل الاوطار چھاپہ مصر سے نقل کی گئی ہین

پانی نہ ڈالے تو مضائقہ نہیں اور خطمی کیساتھ سر دھونا سنت ہی۔ جنبی[۱] کا غسل کرنے کے وقت اگر ایک بال بھی خشک رہجاوے تو وہ اُسکے سبب آگ مین ڈالا جاویگا۔ حضرت علیؓ اسی سبب سے اپنے سر کے بالون کے رکھنے کو دشمن سمجھتے تھے۔ غسل[۲] کرنے کے وقت اگر جنبی کے بدن کی کوئی جگہ خشک رہجاوے اور نماز پڑھنے سے پہلے اپنا تر ہاتھ اُسجگہ پر پھیر دے تو کافی ہی۔ جنبی عورت[۳] کو غسل جنابت کیوقت بالون کا کھولنا ضرور نہین پانی کی تین لپین بھر کر سر پر ڈال دے (یعنی بالون کی جڑین تر کرلے) تو کافی ہی۔ لیکن عورت[۴] حائضہ جب حج کا احرام باندھے اور اُسکے لیے غسل کرے تو بالونکا کھولنا ضرور ہی۔ جنبی کو مسجد[۵] کے اندر جانا حلال نہین۔ جنبی[۶] کو قرآن پڑھنا منع ہی

مسواک کے بیان مین

رسول[۷] اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اگر مین اپنی اُمت پر مشکل نجانتا تو عشا کی نماز کے تاخیر کرکے پڑھنے کا حکم دیتا اور ہر نماز کیواسطے مسواک کرنے کا حکم کرتا۔ جو[۸] نماز کہ مسواک کرکے پڑھی گئی ہو اُس نماز سے وہ نماز جو کہ مسواک کرکے پڑھی گئی ہو فضیلت مین ستر درجہ زیادہ ہی۔ کسی[۹] کی مسواک کرنی اُسکی رضامندی سے جائز ہی۔ مسواک[۱۰] قلم کے برابر موٹی ہونی چاہیے اور نماز پڑھنے کیوقت اُسکو

---

۱ یہ حدیث ابوداؤد اور مسند امام احمد اور دارمی کی حضرت علیؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الغسل کی دوسری فصل مین ہی ۱۲
۲ یہ حدیث ابن ماجہ کی حضرت علیؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الغسل کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث ام سلمہؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۴۶ مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی روایت سے نسائی مطبوعہ مطبع نظامی کے صفحہ ۴۸ مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث ابوداؤد اور ابن خزیمہ کی حضرت عائشہؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الغسل وحکم الجنب مین ہی ۱۲ ۶ یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۳۰ مین ہی ۱۲ ۷ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوہریرہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب السواک کی پہلی فصل مین ہی ۱۲
۸ یہ حدیث شعب الایمان کی حضرت عائشہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ایضاً کی دوسری فصل مین ہی ۱۲
۹ یہ حدیث ابوداؤد کی حضرت عائشہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ایضاً کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۱۰ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی کی ابوسلمہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب السواک کی تیسری فصل مین ہے ۱۲۔

کان میں قلم کی طرح رکھ لینا درست ہی انگلی سے مسواک کرنی جائز ہی

بیان میں پانی وضو اور غسل کے

غسل کے لیے ایک صاع اور وضو کیلئے ایک مُد پانی کافی ہی۔ اجماع ہی مسلمانوں کا اس بات پر کہ وضو اور غسل کیلئے پانی کا کچھ اندازہ مقرر نہیں پانی خواہ بہت ہو جسمیں شرط وضو اور غسل کی پائی جاوے کفایت کرتا ہی اور شرط اسکی پاک ہونا جاری ہونا ہی اعضا پر

بیان میں مشروع ہونے غسل کے

جمعے کے دن اور سینگی لگوانے سے اور نہلانے سے مُردے کے غسل کرنا مشروع ہی جو شخص اسلام لاوے وہ غسل کرے اور پانی میں بیری کے پتے ملالے۔ اور غسل کرے دونوں عیدوں کے دن عیدگاہ کے جانے سے پہلے اور غسل کرے جب حج کا احرام باندھے۔ اور غسل کرے مکہ معظمہ میں داخل ہونے کے وقت

مسح موزوں اور نعلین اور خرابوں کے بیان میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کیا کرتے تھے موزوں پر مسح کرنیکی مدت تین دن اور تین رات مسافر کے لیے اور ایکدن اور ایک رات مقیم کے لیے ہی۔ جو شخص جنبی ہو اسکی مدت جاتی رہی وہ موزے اُتار ڈالے **فائدہ**

---

۵۱ یہ حدیث مسند امام احمد کی حضرت عائشہؓ کی روایت سے منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۳ میں ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے مشکوٰۃ میں باب الغسل کی پہلی فصل میں ہی ۱۲ ۵۳ یہ مضمون صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۲۰ میں ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث ابوداؤد کی حضرت عائشہؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الغسل و حکم الجنب میں ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی کی قیس بن عاصمؓ کی روایت سے مشکوٰۃ میں باب الغسل المسنون کی دوسری فصل میں ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث نافع مولیٰ کی روایت سے موطا امام مالک مطبوعہ مطبع احمدی دہلی کے صفحہ ۳۰ میں ہی ۱۲ ۵۷ یہ حدیث زید بن ثابت کی روایت سے ترمذی چھاپہ لکھنؤ دہلی کے صفحہ ۱۴ میں ہی ۱۲ ۵۸ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عمرؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب حلق الحج و دخول المکہ میں ہی ۱۲ ۵۹ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد کی مغیرہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ میں باب المسح علی الخفین کی تیسری فصل میں ہی ۱۲ ۶۰ یہ حدیث صحیح مسلم کی شریح بن ہانی کی روایت سے مشکوٰۃ میں باب المسح علی الخفین کی پہلی فصل میں ہی ۱۲ ۶۱ یہ حدیث ترمذی اور نسائی کی صفوان بن عسالؓ کی روایت سے مشکوٰۃ میں باب المسح علی الخفین کی دوسری فصل میں ہی ۱۲

ابتدا اور اس مدت کی جمہور علمار کے نزدیک اُسوقت سے ہی کہ جب وضو ٹوٹے مثلاً ایک شخص نے دوپہر کو وضو کر کے موزے پہنے اور وضو ٹوٹا شام کو تو شام سے ایک دن اور ایک رات گنے گا۔ اور طریق مسح موزونکا یہ ہی کہ پانچون انگلیان ہاتھ کی پانی سے تر کر کے پانون کی انگلیون کے سرون سے پنڈلی تک کھینچے اور ٹوٹتا ہی مسح اُس چیز سے جس سے ٹوٹتا ہی وضو اور توڑتا ہی اُسکو آثار نا موزونکا بعد حدث کے اور توڑتا ہی اُسکو گذرنا مدت مسح کا جرابون[۱] اور نعلین پر مسح درست ہی۔

تیمم کے بیان مین

اگر دس[۱] برس تک پانی نہ ملے تیمم کیے جائے جسوقت پانی ملیگا اُسیوقت وضو فرض ہوجاویگا۔ جس[۲] شخص کو پانی اور مٹی دونون نہ ملین اُسکو بدون وضو اور بدون تیمم نماز پڑھنی جائز ہی۔ تیمم[۳] کے لیے پہلے دل مین نیت کرے۔ پھر بسم اللہ کہے۔ پھر دونون ہاتھ پاک مٹی پر مارے پھر پھونکے پھر منھ پر ملے پھر دونون ہتھیلیون پر فائدہ اور ہاتھون کو دونون کہنیون تک ملنا ضرور نہین کیونکہ اس باب مین کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی اور کپڑے۔ پتھر۔ لکڑی۔ لوہے وغیرہ پر تیمم جائز نہین کیونکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید مین فرمایا ہی فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا یعنی پس نہ پاؤ تم پانی تو تیمم کرو پاک مٹی سے۔ اللہ تعالیٰ نے کپڑے وغیرہ پر تیمم کرنیکا حکم نہین فرمایا اور نہ اُسکے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اسطرح کا حکم دیا ہی اور تیمم سے مباح ہی جو مباح ہی

---

[۱] یہ حدیث امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ کی مغیرہ بن شعبہ رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب المسح علی الخفین کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث مسند امام احمد اور ترمذی ابو داؤد اور نسائی کی ابوذر رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب التیمم کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ [۳] یہ حدیث مسند امام احمد اور بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ کی حضرت عائشہ رضؓ کی روایت سے منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صـ ۲۲ مین ہی ۱۲ [۴] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب التیمم کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

وضو اور غسل سے اُس شخص کو جسکو پانی نہ ملے یا ڈرے ضرر پانی سے استعمال اُسکے سے اور ٹوٹتا ہی تیمم اُن چیزون سے جنسے ٹوٹتا ہی وضو جب[۱] پانی ملے تیمم کرنوالے کو بعد فارغ ہونے کے نماز سے تو اُسپر پھیر نا نماز کا لازم نہین۔ جو شخص[۲] جنبی ہوجاتے اور اُسکو پانی نہ ملے تو تیمم کرکے نماز پڑھ لے اگر کسی[۳] کو زخم لگا ہو اور اُسکو نہانے کی حاجت ہوجاوے تو زخم پر پٹی باندھ کر مسح کرے اور سارا بدن دھو ڈالے۔ جس شخص[۴] کو نہانیکی حاجت ہو اور بسبب سردی کے نہانے سے اُس کو خوف بیمار ہوجانے کا ہو تو تیمم کرے نماز پڑھ لے ایک تیمم سے کئی نمازین پڑھنی جائز ہین

حیض کے بیان مین

نہین[۶] آئی (اندازہ مین تھوڑے اور بہت حیض کے) ایسی دلیل کہ قائم ہو ساتھ اُسکے حجت اس طرح پاک ہونیکی مدت مین بھی کوئی دلیل نہین آئی۔ حائض[۷] جسوقت سمجھ لے کہ مین حیض سے پاک ہوگئی اور صاف ہوگئی ہون تب نہا ڈالے پھر نماز پڑھے اور روزے رکھے۔ حائض[۸] پاک ہوکر جب غسل کرنے لگے تو پانی مین نمک ڈال لے حائض[۹] حیض سے پاک ہوکر جب غسل کرے تب وہ[۱۰] کچی یا روئی کے ساتھ خوشبو لگا کر شرمگاہ کے اندر رکھ لے۔ حائض[۱۱] نماز نہ پڑھے نہ روزہ رکھے۔ حائض[۱۲] کیساتھ جماع کے سوا اور سب کام جائز ہین۔ جو شخص[۱۳] (حلال جانکر) حالت حیض مین اپنی بیوی سے

---

[۱] حدیث ابوداؤد اور نسائی کی ابوسعید خدری رضی کی روایت سے بلوغ المرام کے باب التیمم مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی عمران رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب التیمم کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث جابر رضی کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۴۲ مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث ابوذر رضی کی روایت سے نسائی مترجم چھاپہ لاہور کے صفحہ ۹۲ مین ہے [۵] یہ حدیث عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ابوداؤد مترجم اردو چھاپہ لاہور کے صفحہ ۹۰ مین ہے ۱۲ [۶] یہ مضمون درالبہیہ لفظ امام شوکانی چھاپہ لاہور کے صفحہ ۶ مین ہے ۱۲ [۷] یہ حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ کی حمنہ بنت جحش رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب المستحاضۃ کی دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۸] یہ حدیث امیہ بنت ابی صلت کی روایت سے ابوداؤد مترجم اردو چھاپہ لاہور کے صفحہ ۸۲ مین ہے ۱۲ [۹] یہ حدیث حضرت عائشہ رضی کی روایت سے نسائی مترجم اردو چھاپہ لاہور کے صفحہ ۱۲۳ مین ہے ۱۲ [۱۰] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوحنیفہ رضی کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الحیض مین ہے ۱۲ [۱۱] یہ حدیث صحیح مسلم کی انس رضی کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الحیض مین ہے ۱۲ [۱۲] یہ حدیث ترمذی ابن ماجہ اور دارمی کی ابوہریرہ رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الحیض کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

جماع کرے وہ کافر ہی ف اگر حرام جان کر اپنی بیوی سے حالت حیض مین جماع کرے تو کبیرہ گناہ ہی اور واجب ہی اُسپر صدقہ دینا۔ اگر حیض کے سرخ آنے کی حالت مین جماع کیا ہی تو ایک دینار صدقہ دیوے اور اگر زرد خون آنے کی حالتمین جماع کیا ہی تو آدھا دینار صدقہ دیوے ف دینار ساڑھے چار ماشے سونیکا ہوتا ہی اگر سونا سولہ روپے تولہ ہو تو ایک دینار چھ روپے کا ہوا اور آدھا دینار تین روپیہ کا حائض کو نماز معاف ہی اور روزہ کی قضا ہی۔ حائض کو قرآن پڑھنا (اور پڑھانا اور اُسکو ہاتھ لگانا) منع ہی اپنی بیوی حائض کے بدن کیساتھ بدن لگانا جائز ہی اپنی بیوی حائض کی گود مین سر رکھکر قرآن پڑھنا درست ہی۔ آدھی چادر اپنی بیوی حائض کو اُڑھاکر اور آدھی اپنے پر لیکر نماز پڑھنی جائز ہی۔ حائض مسجد کے اندر نجائے حائض بیت اللہ کا طواف نکرے۔ حائض مسجد کے باہر کھڑی ہو کر اپنا ہاتھ مسجد کے اندر بڑھاکر کوئی چیز اُٹھالے تو گناہ نہین۔ حائض جس جگہ اپنا مُنھ رکھکر کوئی چیز پیے یا کھائے اُسی جگہ پر مُنھ رکھکر اُسکے خاوند کو پینا اور کھانا درست ہی۔ اعتکاف والے کو مسجد سے اپنا سر باہر نکال کر اپنی بیوی حائضہ سے سر دُھلانا درست ہی۔ حائض کیساتھ مباشرت درست ہی بشرطیکہ اُسکی ناف سے لیکر اُسکے زانو تک کپڑا ہو حائض کے کپڑے کو اگر خون لگجاوے تو دہلے سپر پانی ڈالکر) لکڑی سے کھرچے پھر بیری کے پتون

---

۵۱ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۲۶ مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ رضہ کی روایت سے روضۃ الندیہ مطبوعہ مطبع علوی لکھنؤ کے صفحہ ۳۱ مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابن عمر رضی روایت سے ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۳۱ مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الحیض کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الحیض کی فصل ۱ یضاً مین ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی میمونہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الحیض کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۷ یہ حدیث صحیح مسلم کی عائشہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الحیض کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۸ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ رضہ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الحیض مین ہی ۱۲ ۵۹ یہ حدیث صحیح مسلم کی حضرت عائشہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الحیض کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۶۰ یہ حدیث حضرت عائشہ رضہ کی روایت سے نسائی مترجم چھاپہ لاہور کی جلد اول کے صفحہ ۴۸ مین ہی ۱۲ ۶۱ یہ حدیث میمونہ رضہ کی روایت سے نسائی مترجم چھاپہ ایضاً کے صفحہ ۴۲ مین ہی ۱۲ ۶۲ یہ حدیث ام قیس بنت محصن کی روایت سے نسائی چھاپہ ایضاً کے صفحہ ۴۳ مین ہی ۱۲

اور پانی سے دھو ڈالے۔ حائض[۱] عید کے دن عیدگاہ مین جاکر مسلمانون کے ساتھ دعا مین شریک ہو جاوے لیکن نماز نہ پڑھے

نفاس کے بیان مین

اکثر مدت[۲] نفاس کی چالیس دن ہی اور کمتر کی کوئی حد نہین، ف نفاس مانند حیض کے ہی یعنی اسمین بھی مرد سے صحبت کرنی نماز پڑھنی روزہ رکھنا قرآن پڑھنا اور پڑھانا اور اسکو ہاتھ لگانا کعبہ کا طواف کرنا مسجد کے اندر جانا منع ہی اور اسمین بھی نماز معاف ہی اور روزے کی قضا ہی

استحاضہ کے بیان مین

عورت[۳] جب خون غیر حیض کا دیکھے تو وہ مستحاضہ ہی اور مستحاضہ مانند پاک عورت کے ہی مستحاضہ کو جتنے دن پہلے مستحاضہ ہونے کے حیض آتا ہوا تنے دن ہر مہینے مین ٹھہری رہے یعنی نماز روزہ وغیرہ کام جو حائض کو منع ہین نہ کرے پھر بدن[۴] سے خون کو دھو ڈالے۔ اور غسل[۵] کرے بعد اسکے ہر نماز کیلئے نیا وضو کرکے نماز پڑھا کرے۔ اور یہ بھی آیا ہی کہ مستحاضہ[۶] ہر پنج نماز کے لیے تین غسل کرے یعنی ایک غسل سے ظہر اور عصر کو جمع کرکے پڑھے اور ایک غسل سے مغرب اور عشا کو جمع کرکے پڑھے اور ایک غسل سے فجر کی نماز پڑھے اور وضو کرے انکے درمیان مین۔ مستحاضہ[۷] کو ہر پنج نماز کے لیے انکے وقت پر نہاکر نماز پڑھنا بھی آیا ہی

---

۱ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب صلوٰۃ العیدین کی پہلی فصل مین ہی ۱۲

۲ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ کی ام سلمہؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الحیض مین ہی ۱۲

۳ یہ حدیث صحیح مسلم کی حضرت عائشہ رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الحیض مین ہی ۱۲

۴ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب نواقض الوضو مین ہی ۱۲

۵ یہ صحیح مسلم کی عائشہ رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الحیض مین ہی ۱۲

۶ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب نواقض الوضو مین ہی ۱۲

۷ یہ حدیث حمنہ بنت جحش رضؓ کی روایت سے ابو داؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۳۱ مین ہی ۱۲

۸ یہ حدیث مسلم کی حضرت عائشہ رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الحیض مین ہے ۱۲

ف مستحاضہ کو ہر نماز کے وقت غسل کرکے نماز پڑھنا و یا ظہر و عصر کو ایک غسل سے اور مغرب اور عشا کو ایک غسل سے اور فجر کو ایک غسل سے پڑھنا جو مذکور ہوا ہی واجب نہین ہی بہتر ہی مستحاضہ کے ساتھ جماع کرنا جائز ہی

وضو کے بیان مین

وضو کرنے کے وقت پہلے دل مین نیت کرے پھر بسم اللہ کہے پھر تین بار دونون ہاتھ (پہنچون تک) دھووے پھر ایک چلو سے منھ اور ناک مین پانی دیوے یعنے آدھے چلو سے کلی کرے اور آدھا ناک مین دیوے اور ناک جھاڑے تین بار پھر ایک چلو لیکر آدھے چلو سے کلی کرے اور آدھا ناک مین دیوے پھر ایک چلو لیکر آدھے چلو سے کلی کرے اور آدھا ناک مین دیوے پھر دھووے منھ اپنا تین بار۔ پھر ایک چلو پانی لیکر تھوڑی کے نیچے داڑھی کا خلال کرے پھر دھووے داہنا ہاتھ اپنا کہنی تک تین بار پھر دھووے بایان ہاتھ اپنا کہنی تک تین بار۔ دونون ہاتھ کہنیون تک دھونے دو دو بار بھی آئے ہین۔ پھر خلال کرے ہاتھون کی انگلیونکا اور اگر انگوٹھی ہو تو اس کو ہلاوے پھر مسح کرے اپنے سر کا اسطرح پر کہ دونون ہاتھ اپنے سر کے بالون سے شروع کرکے آگے سے پیچھے کو لیجاوے اور پیچھے سے پھر اسی جگہ لے آوے جہانسے شروع

---

۱ یہ مضمون ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۲۵ مین ہی ۱۲ ۲ حدیث حمنہ بنت جحش رض کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۴۷ مین ہی ۱۲ ۳ نیت کرنیکی دلیل حدیث صحیح بخاری اور مسلم کی حضرت عمر رض کی روایت سے انما الاعمال بالنیات یعنی نہین معتبر ہونے عمل مگر ساتھ نیتون کے مشکوٰۃ کی پہلی حدیث ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث سعید بن زید رض کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب سنن الوضوء کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی عبداللہ بن زید بن عاصم رض کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب سنن الوضوء کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۶ یہ حدیث ابوداؤد کی انس رض کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الغسل کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۷ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عثمان رض کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الطہارۃ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۸ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی عبداللہ بن زید بن عاصم رض کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب سنن الوضوء کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۹ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی لقیط بن صبرہ رض کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الوضوء مین ہی ۱۲ ۱۰ یہ حدیث دارقطنی اور ابن ماجہ کی ابورافع کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب سنن الوضوء کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۱۱ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی عبداللہ بن زید بن عاصم کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب سنن الوضوء کی پہلی فصل مین ہی ۱۲

کیا تھا۔ اور[۱] جائز ہی مسح کرنا اسی طرح عمامہ پر بھی۔ [۲]اور مسح کرنیکے لیے نیا پانی لیوے پھر کانون[۳] کے مسح کیلئے نیا پانی لیوے۔ اور کانونکے سوراخونمین شہادت کی دو انگلیان ڈالکر کانون کی پیٹھ پر انگوٹھونکے ساتھ مسح کرے پھر[۴] وضو والا پانون اپنا نخنون تک تین بار پھر بایان نخنون تک تین بار[۵] اور خلال کرے پانونکی انگلیون[۶] کا۔ پھر یہ دعا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود برحق سوا اللہ کے وہ اکیلا ہی اُسکا کوئی شریک نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمدؐ بندہ اُسکا اور رسول اُسکا ہی جو شخص بعد وضو کے یہ دعا پڑھے گا اسکے لیے بہشت کے آٹھون دروازے کھولے جاوینگے جس دروازے سے چاہیگا بہشت مین داخل ہو جاویگا۔ اور[۷] وضو کرتے وقت کسی شخص سے وضو کے اعضاؤن پر پانی ڈلوانا درست ہی۔ وضو[۸] کے اعضاؤنکو ایکبار دھونا بھی جائز ہی اور دو دو بار[۹] دھونا بھی جائز ہی جسنے تین تین بار سے زیادہ وضو کے اعضاؤن کو دھویا اُسنے برا کیا اور حد سے گذرا اور ظلم کیا۔ وضو[۱۰] کرتے وقت اگر ناخن برابر بھی کسی کا کوئی عضو خشک رہ جاوے تو اُسکو پھر وضو کرنا چاہیے بعد[۱۱] وضو کرنیکے

---

[۱] یہ حدیث جعفر بن عمرو بن امیہ کی بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۳۳ مین ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث ترمذی اور مسلم کی عبداللہ بن زید کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب سنن الوضوء کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ [۳] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الوضوء مین ہی ۱۲ اور اسکو بیہقی نے عبداللہ بن زید سے روایت کیا ہی ۱۲ [۴] یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سے نسائی چھاپہ شاہدرہ دہلی کے صفحہ ۱۱ مین ہی ۱۲ [۵] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عثمان کی روایت سے مشکوٰۃ مین کتاب الطہارۃ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۶] یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ کی ابن عباسؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب سنن الوضوء کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ [۷] یہ حدیث حضرت عمر بن الخطابؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۲۲ مین ہی ۱۲ [۸] یہ حدیث مغیرہ بن شعبہؓ کی روایت سے بخاری چھاپا احمدی میرٹھ کے صفحہ ۳۰ مین اور مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول صفحہ ۱۳۳ مین ہی ۱۲ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن سعی فیہ [۹] یہ حدیث بخاری کی عبداللہ بن عباسؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب سنن الوضوء کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۱۰] یہ حدیث بخاری کی عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ایضاً کی فصل ایضاً مین ہی ۱۲ [۱۱] یہ حدیث نسائی اور ابن ماجہ اور ابوداؤد کی عمرو بن شعیبؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب سنن الوضوء کی دوسری فصل مین ہی ۱۲

وضو کے اعضاؤن کو چادر یا رومال سے نہ پونچھے بعد[۱] وضو کرنے کے شرمگاہ کی جگہ پر پائجامہ کے اوپر چھینٹا پانی کا دیدے اور ایک وضو سے کئی نمازین پڑھنی جائز ہین۔ وضو کیلئے جب کوئی کلی کرتا ہی پھر ناک مین پانی ڈالتا ہی پھر ناک جھاڑتا ہی تو اُسکے چہرے اور اُسکے مُنھ اور ناک کے اندر کے گناہ گر پڑتے ہین پھر جب مُنھ دھوتا ہی تو اُسکے منھ کے گناہ پانی کیساتھ داڑھی کے دونو نطرفون سے گر پڑتے ہین پھر جب ہاتھ کہنیون تک دھوتا ہی تو اُسکے گناہ اُنگلیونکی پورونسے پانی کیساتھ گر پڑتے ہین پھر جب سر کا مسح کرتا ہی تو اُسکے گناہ بالونکے کنارونسے پانی کیساتھ گر پڑتے ہین پھر جب دونون پانؤن ٹخنون تک دھوتا ہی تو اُسکے پانؤن کے گناہ پوردن سے پانی کیساتھ گر پڑتے ہین پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھی اور خدا کی تعریف اور خوبیون بیان کین اور جس بڑائی کے وہ لائق ہی ویسی اُسنے بڑائی کی اور اپنے دلکو خدا کیواسطے خالی کیا (یعنی خضوع دل سے نماز پڑھی) تو اپنے گناہ سے پھرتا ہی اُسدن کی حالت پر جسدن اُسکی مان نے اُسکو جنا تھا

وضو توڑنے والی چیزون کے بیان

جسکا وضو نہ ہو اُسکی نماز قبول نہین ہوتی۔ نماز مین جسکی ہوا نکل جاوے وہ از سر نو وضو کرکے نماز پڑھے ف ٹوٹ جاتا ہی وضو ہوا سے اور اُس چیز سے جو نکلے دونون راہ سے اور اُس چیز سے جو غسل کو واجب کرے جسکو نماز مین یہ شبہہ پڑے کہ آیا میری ہوا نکلی یا نہین تو وہ جبتک کہ آواز نہ سُن لے یا اُسکو بو نہ آوے تبتک وضو نکرے لیٹ کر سو جانیسے وضو ٹوٹ

---

[۱] یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی کی حکم بن سفیان رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب آداب الخلاء کی دوسری فصل مین ہی ۱۲
[۲] یہ حدیث بریدہ رضؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۳۵ مین ہی ۱۲ [۳] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی عمرو بن عبسہ کی روایت سے مشارق الانوار مطبوعہ مطبع نظامی کانپور مین جو کہ ۱۲۹۱ھ مین چھاپی گئی ہی اُسکے صفحہ ۱۵۲ مین ہی ۱۲
[۴] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوہریرہ رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ باب یوجب الوضوء کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۵] یہ حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ کی علی بن طلق رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب شروط الصلوٰۃ مین ہی ۱۲
[۶] یہ حدیث صحیح مسلم کی ابوہریرہ رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب یوجب الوضوء کی پہلی فصل مین ہی ۱۲

جاتا ہی لیکن اگر بیٹھے بیٹھے اونگھ آجاوے اور سر جھکاوے تو وضو نہین ٹوٹتا
ذکر کو ہاتھ لگ جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی لیکن اگر درمیان مین کپڑے کا پردہ ہو
تو وضو نہین ٹوٹتا۔ اسیطرح اگر عورت کا ہاتھ فرج پر لگجاوے تو اُسکا وضو بھی ٹوٹ
جاتا ہی ف لفظ فرج کا شامل ہی مرد اور عورت کے قبل اور دبر کے لیے یعنی مرد
کا ہاتھ خواہ ذکر کو لگ جاوے خواہ دبر کو اسی طرح عورت کا ہاتھ خواہ فرج کو
لگجاوے خواہ دبر کو دونون کا وضو ٹوٹ جاتا ہی۔ مذی کے نکلنے سے وضو ٹوٹ
جاتا ہی اور قی کے آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی۔ اور نکسیر کے پھوٹنے سے وضو ٹوٹ
جاتا ہی اور اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی ٭

وقتون نماز کے بیان مین

سورج ڈھلتے ہی نماز ظہر کا وقت ہوجاتا ہی۔ اور وقت نماز عصر کا اسوقت ہوجاتا ہی
کہ آفتاب اتنا بلند ہو کہ چار کوس تک آدمی چلکر پہونچ جاوے۔ یہانتک کہ آفتاب
ڈوب جاوے۔ اور وقت نماز مغرب کا آفتاب کے ڈوبنے سے شفق کے غائب ہونے
تک رہتا ہی۔ اور وقت نماز عشا کا ٹھیک آدھی رات تک ہی۔ اور وقت نماز فجر
کا صبح صادق کے شروع ہونے سے آفتاب کے نکلنے تک ہی سخت گرمی مین ظہر کی نماز
دیر کر کے پڑھنی چاہیے اور سردی مین جلدی پڑھنی چاہیے۔ جو شخص عصر کی نماز

---

۱ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی بسرؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب نقض الوضو
مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث مسند امام احمد کی ابوہریرہؓ کی روایت سے منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع نادر دلی کے صفحہ ۲۲ مین ہی ۱۲ ۳ یہ
حدیث امام احمد کی عمرو بن شعیبؓ کی روایت سے منتقی الاخبار چھاپہ ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہی ۱۲ ۴ یہ مضمون جلالین اور طحطاوی چھاپہ مصری
جلد اول کے صفحہ ۶۹ مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت علیؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ما یوجب الوضو کی پہلی فصل مین ہی ۱۲
۶ یہ حدیث ابوالدرداء کی روایت سے ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۸ مین ہی ۱۲ ۷ یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ
اول دہلی کے صفحہ ۱۵ مین ہی ۱۲ ۸ یہ حدیث جابر بن سمرہؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۵ مین ہی ۱۲ ۹ یہ
حدیث عبداللہ بن عمرو کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۳۲ مین ہی ۱۲ ۱۰ یہ حدیث بخاری و مسلم کی انس
کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب تعجیل الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۱۱ یہ حدیث عبداللہ بن زید کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور جلد
اول مین صفحہ ۲۶ مین ہی ۱۲ ۱۲ یہ حدیث عبداللہ بن عمرو کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۳۲ مین ہی ۱۲

اخیر وقت مین پڑھتا ہی اُسکی نماز منافق کی سی ہی۔ اور جو شخص عصر کی نماز پڑھے ہی نہین اُسکے عمل باطل ہوجاتے ہین (یعنی اُسکی پہلی نمازین بھی باطل ہوجاتی ہین) فجر کی نماز اندھیرے مین پڑھنی چاہیے اور اسمین قرأت لمبی اسقدر پڑھنی چاہیے کہ جسقدر مقتدیون کو طاقت ہو لیکن اُنکو ملال مین نہ ڈالنا چاہیے اور گرمی کے موسم مین فجر کی نماز روشنی مین پڑھنی چاہیے اسلیے کہ گرمی کے موسم مین رات چھوٹی ہوتی ہی۔

قضا نماز کے بیان مین

فوت ہوگئی ہوئی نماز اور ادا نمازون مین ترتیب واجب ہی (یعنی پہلی نماز کو پہلے پڑھنا اور پچھلی نماز کو پیچھے پڑھنا چاہیے)

بھولنے اور سوجانے سے نماز نہ پڑھی جانیکے بیان مین

جو شخص نماز پڑھنی بھول جاوے اُسکو جسوقت یاد آوے اُسیوقت پڑھ لے اور جس کا نیند مین وقت نماز کا جاتا رہے وہ جب نیند سے جاگے اُسیوقت پڑھ لے

تارک نماز کے بیان مین

نماز کا نہ پڑھنے والا کافر ہے۔ نماز نہ پڑھنے والے کو صحابہ کافر جانتے تھے

اذان کے بیان مین

(بہتر یہ ہی) کہ اذان کہنے والا پہلے وضو کرے۔ پھر یہ اذان کہے

۵۱ یہ حدیث انس رضؓ کی روایت سے نسائی چھاپہ شاہدرہ دہلی کے صفحہ ۴۵ مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث مسلم کی انسؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب تعجیل الصلوٰۃ کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث بخاری کی بریدہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ کے مین باب یقضی کے فصل ایضاً مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث شرح السنہ کی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے منتقی الاخبار چھاپہ الفیاض کے صفحہ ۲۱۴ مین ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی انسؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب تعجیل الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۷ اس مضمون کی ایک حدیث جابرؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۲۳۱ مین ہی اور دوسری ابی کی روایت سے صفحہ ۲۳۲ مین ہی اور تیسری حدیث مسند امام حمد اور ترمذی اور نسائی کی بریدہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین کتاب الصلوٰۃ کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۸ یہ حدیث عبداللہ بن شقیقؓ کی روایت سے ترمذی چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۴۳۳ مین ہی ۱۲ ۵۹ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی روایت سے مذی چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۳۹ مین ہی ۱۲ ۶۰ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی کی عبداللہ بن زید انصاری کی روایت سے تیسیر الوصول چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۲۲ مین ہی ۱۲

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی گواہ ہون مین یعنی جانتا ہون اور بیان کرتا ہون کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہ ہون مین اسکا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ گواہ ہون مین اسکا کہ محمد رسول اللہ کے ہین گواہ ہون مین اسکا کہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) رسول اللہ کے ہین آؤ تم نماز پر آؤ تم نماز پر آؤ تم مراد ملنے پر آؤ تم مراد ملنے پر اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ فائدہ تثویب کے ساتھ اذان کہنی بھی سنت ہی اور طریق اسکا یہ ہی۔ پہلے بلند آواز سے کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر پست آواز سے کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پھر بلند آواز سے کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اور اگر ہو وقت صبح کا کہے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اذان کہنے والا دونون انگلیان اپنے کانون مین دیوے اور حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہنے کے وقت گردن کو پھراوے۔ جو شخص مؤذن سے اذان سنے وہ مؤذن کے ساتھ اذان کہتا جاوے لیکن جب پہونچے مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ پر کہے سننے والا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر جب کہے مؤذن حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے سننے والا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بعد اسکے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اسطرح درود بھیجے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی

---

۵۱ یہ حدیث ابوداؤد کی ابومحذورہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الاذان کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابوجحیفہ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الاذان مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث صحیح مسلم کی حضرت عمرؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الاذان اجابۃ المؤذن کی پہلی فصل مین ہی ۱۲
۵۴ یہ حدیث صحیح مسلم کی عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الاذان اجابۃ المؤذن کی پہلی فصل مین ہی ۱۲

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ یعنی یا الٰہی رحمت بھیج اور پر محمد صلی اللہ علیہ سلم کے اور اور پر آل محمدؐ کے جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیمؑ پر اور آل ابراہیمؑ پر بیشک تو تعریف کیا گیا ہی بزرگ یا الٰہی برکت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی۔ جو شخص درود بھیجتا ہی حضرت پر ایکبار رحمت بھیجتا ہی اللہ اسپر بسبب اسکے دس بار پھر مانگے حضرت کیلئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ یعنی اعلیٰ درجہ بہشت مین ملنگے۔ یعنی یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ یعنی اے پروردگار اس پکار پوری کے یعنی اذان کے اور نماز قائمہ کے دے محمدؐ کو وسیلہ یعنی درجہ بلند بہشت مین اور بزرگی اور پہونچا اسکو مقام محمود مین کہ وعدہ کیا ہی تو نے اسکا فرمایا حضرت نے جو شخص یہ دعا پڑھیگا قیامت کے دن اسکی شفاعت کرنی مجھپر لازم ہوجاویگی بعد سننے اذان کے یہ دعا بھی آئی ہی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا یعنی مین گواہی دیتا ہون اس بات کا کہ کسیکی بندگی نہین سوائے اللہ کے کہ وہ ایک ہی اسکا شریک نہین ہی اور تحقیق محمدؐ بندہ اسکا ہی اور رسول اسکا ہی راضی ہون مین ساتھ اللہ کے ازروے رب ہونے کے اور ساتھ محمدؐ کے ازروے رسول ہونے کے اور ساتھ اسلام کے ازروے دین ہونیکے بخشے جاتے ہین گناہ اسکے یعنی جھوٹے مؤذن بلند آواز والا مقرر کرنا چاہیے اور بلند جگہ پر اذان دینی چاہیے۔ مؤذن وہ شخص مقرر کرنا چاہیے

---

۱ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی عبدالرحمن بن ابی لیلیٰؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فضلہا کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث جابرؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب فضل الاذان و اجابۃ المؤذن کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث صحیح مسلم کی سعد بن ابی وقاصؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب فضل الاذان و اجابۃ المؤذن کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کی ابوہریرہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الفضائل سید المرسلین کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی عثمان بن ابی العاصؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الاذان مین ہی ۱۲

جو اذان دینے پر مزدوری یعنی تنخواہ وغیرہ نہ لے۔ جو شخص[۱] اذان کہے تکبیر کہنے کا بھی مستحق ہی۔ سفر[۲] مین بھی اذان اور تکبیر کہکر نماز پڑھنا چاہیے اور جو سب سے بڑا ہو اُس کو امام بنانا چاہیے۔ ایک مسجد[۳] مین دو موذن مقرر کرنے مستحب ہین ایک صبح صادق سے پہلے اذان دینے کے لیے اور دوسرا صبح صادق کے بعد اذان کے لیے۔ اذان[۴] اور تکبیر کے درمیان مین دعا قبول ہوتی ہی

بعد اذان کے تکبیر کہنے کے بیان مین

تکبیر اس طرح کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی گواہی دیتا ہون مین اسکا کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ گواہی دیتا ہون مین اسکا کہ محمد رسول اللہ کے ہین آؤ تم نماز پر آؤ تم مراد ملنے پر کھڑی ہوئی نماز کھڑی ہوئی نماز اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ۔ اذان[۵] سننے والا جیسے مؤذن کے ساتھ ساتھ اذان کہتا ہی تکبیر سننے کے وقت بھی ویسے ہی تکبیر بھی ساتھ ساتھ ہی کہتا جاوے لیکن جو وقت کہ تکبیر کہنے والا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اُسوقت کہے سننے والا اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا یعنی قائم رکھے نماز کو اللہ اور ہمیشہ رکھے اُسکو اور کہے باقی تکبیر مین موافق تکبیر کہنے والے کے

مسجدون کے بیان مین

جو شخص[۶] کہ اللہ کے واسطے مسجد بناتا ہی اللہ پاک اُسکے لیے بہشت مین گھر بناتا ہے

---

[۱] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی انس رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الاذان مین ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث مالک بن حویرثؓ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۸۸ مین ہی ۱۲ [۳] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عمرؓ کی روایت سے اور حضرت عائشہؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الاذان مین ہی ۱۲ [۴] یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی کی عبداللہ بن زید انصاریؓ کی روایت سے تیسیر الوصول چھاپہ کلکتہ کے صفحہ ۱۰۲ مین ہی ۱۲ [۵] یہ حدیث ابوداؤد کی ابوامامہؓ کی روایت یا بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب فضل الاذان واجابۃ المؤذن کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ [۶] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عثمانؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

مسجد[۵۱] مین داخل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیئے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ یعنی یا الٰہی کھول واسطے میرے دروازے رحمت اپنی کے - اور جسوقت مسجد سے نکلے یہ دعا پڑھا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ یا الٰہی تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے فضل تیرا مسجد[۵۲] مین داخل ہونے کے وقت یہ دعا بھی پڑھنی آئی ہی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ یعنی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے کہ بڑا ہی اور ساتھ ذات اُسکی کے کہ بزرگ ہی اور ساتھ سلطنت اُسکی کے کہ قدیم ہی شیطان راندے ہوے سے حضرت نے فرمایا ہی جو شخص کہ مسجد مین داخل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھتا ہی اُسوقت شیطان کہتا ہی کہ محفوظ رہا میرے شر سے یہ بندہ تمام دن[۵۳] جو شخص مسجد مین داخل ہو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے مسجد[۵۴] کے اندر سونا جائز ہی جو شخص اچھی طرح سے وضو کرکے نماز جماعت کے لیے مسجد مین جاوے اگرچہ اُسکے پہونچنے سے پہلے جماعت ہو چکی ہو تو بھی اُسکو ثواب اُن ہی لوگونکے برابر ملیگا جنھون نے جماعت سے نماز پڑھی ہوگی جو نماز[۵۵] گھر مین پڑھی جاوے اُس نماز سے ثواب اُس نماز کا کہ محلہ کی مسجد کے اندر جماعت کے ساتھ پڑھی گئی ہو بچیس درجہ زیادہ ہوتا ہی اور جامع مسجد مین برابر پانسو نمازونکے ہوتا ہی اور مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس مین اور مسجد نبوی مین برابر پچاس ہزار نمازون کے ہوتا ہی اور بیت اللہ مین برابر لاکھ نمازونکے ہوتا ہی نجاست[۵۶] پڑنیکی جگہ مین اور جانورون کے ذبح ہونیکی جگہ مین اور مقبرہ مین اور راہ کے درمیان مین اور حمام مین اور اونٹون کے بندھنے کی جگہ اور اوپر پشت خانۂ کعبہ کے نماز پڑھنی منع ہی مسجد[۵۷] کے اندر

---

۵۱ یہ حدیث صحیح مسلم کی ابو اسید رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب المساجد مین ہی ۱۲ ۵۲ حدیث ابو داؤد کی عبداللہ بن عمرو بن العاص رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابو قتادہ رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب البقیا کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث ابن عمر رضؓ کی روایت سے ترمذی چھاپہ نولکشور کے صفحہ مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث ابو ہریرہ رضؓ کی روایت سے ابو داؤد چھاپہ اول دہلی کی جلد اول کے صفحہ ۸۲ مین ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث ابن ماجہ کی انس رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۷ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ کی ابن عمر رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب البقیا کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۸ یہ حدیث انس رضؓ کی روایت سے بخاری چھاپہ ہندی میرٹھ کے صفحہ ۵۹ مین ہی ۱۲

نماز مین قبلہ کی جانب تھوکنا گناہ ہی اور جو نہ رہ سکے وہ بائین طرف یا پانؤن کے نیچے تھوک لے اور بہتر یہ ہی کہ کپڑے پر تھوک کر اُسکو کپڑے کے ساتھ مل ڈالے[۱] مسجد مین تھوکنے کے گناہ کا کفارہ تھوک کا دفن کر دینا ہی[۲] بہت بڑے عملون مین سے بہت بُرا عمل مسجد مین تھوکنا اور پھر اُسکو دفن نکرنا ہی[۳] مسجد سے جتنا گھر کسی کا دور ہوتا ہی اُسکے قدمون کے چلنے کا ثواب اُسکے نامہ اعمال مین لکھا جاتا ہی[۴] جو شخص اپنی گم ہوئی چیز مسجد مین ڈھونڈھنے لگے اُسکو یون کہنا چاہیئے کہ خدا کرے تجکو نہ ملے[۵] جو شخص مسجد مین کوئی چیز خریدنے لگے یا بیچنے لگے تو اُسکو یون کہنا چاہیے کہ اللہ تعالی تجکو اس تجارت سے نفع نہ دیوے۔ کچا پیاز اور لہسن کھا کر مسجد کے اندر جانا منع ہی[۶] اسلیے کہ فرشتون کو ایذا ہوتی ہی اُس سے[۷] مسجد مین چراغ جلانے یا تیل بھیجنے سے بہت ثواب ملتا ہی[۸] مسجد مین جھاڑو دینا یا تنکے وغیرہ پھینکنے مین بہت ثواب ہوتا ہی۔ جو شخص[۹] مسجد مین نماز پڑھ کر اُسی مصلے پر بیٹھا رہے جبتک کہ اُسکا وضو نہ ٹوٹے یا وہانسے اُٹھ کھڑا نہ ہو تب تک اُسکے لیے فرشتے یہ دعا کرتے ہین کہ ای پروردگار بخشدے اسکو اے پروردگار رحم کر اُسپر۔ جو شخص[۱۰] اذان سُنکر مسجد مین سے چلا جاوے وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نافرمان ہوجاتا ہی[۱۱] لیکن جس مسجد مین بدعت ہوتی ہو وہان سے بسبب اُس بدعت کے اذان سُنکر چلے جانا گناہ نہین ہی

---

[۱] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی انس رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث صحیح مسلم کی ابوذر رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ایضاً کی فصل اوّل مین ہی ۱۲ [۳] یہ حدیث بخاری و مسلم کی ابوموسیٰ رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ کے باب ایضاً کی فصل ایضاً مین ہی ۱۲ [۴] یہ حدیث صحیح مسلم کی ابوہریرہ رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب المساجد و منع الصلوٰۃ کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۵] یہ حدیث نسائی کی ابوہریرہ رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب المساجد مین ہی ۱۲ [۶] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی جابر رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۷] یہ حدیث میمونہ رضؓ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صـ۹۵ مین ہی ۱۲ [۸] یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد کی انس رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ [۹] یہ حدیث ابوہریرہ رضؓ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صـ۶۶ مین ہی ۱۲ [۱۰] یہ حدیث ابوالشعثاء رضؓ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صـ۵۳ مین ہی اور ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صـ۴۰ مین ہی ۱۲ [۱۱] یہ حدیث مجاہد تابعیؒ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ ایضاً کے صـ۵۳ مین و ترمذی چھاپہ ایضاً کے صـ۳۹ مین ہی ۱۲

ستر ڈھانکنے کے بیان مین

جس[۱] عورت کو حیض آنے لگجاوے اُسکی نماز بدون چادر اوڑھنے کے اللہ تعالیٰ قبول نہین کرتا۔ باوجود[۲] موجود ہونے کپڑون کے ایک ہی کپڑے سے نماز پڑھنی جائز ہی مرد[۳] کو ایک ہی کرتا پہنکر نماز پڑھنی درست ہی لیکن کرنے کی گھنڈی لگانی ضروریات سے ہی۔ جو[۴] کرتا کہ پانون کی نشست کو ڈھانک لیوے اُسکو پہنکر اور چادر اوڑھکر بدون تہ بند عورت کو نماز پڑھنی درست ہی۔ سوائے[۵] تہ بند باندھنے کے ایک اور کپڑا جبتک کہ مونڈھون پر نہ ڈال لے نماز نہ پڑھے۔ جو[۶] کپڑا کہ سر یا مونڈھون پر ہو اُس کی دونون طرفین لٹکا کر نماز نہ پڑھے بغل مار کر نماز پڑھے

نماز پڑھنے والے کے آگے سے گذرنے کے بیان مین

نماز[۷] ہی کے آگے سے گذر جانے کا گناہ جسکو معلوم ہو وہ سو برس تک کھڑے رہنا منظور کرے لیکن اُسکے آگے سے نہ گذرے۔ اور[۸] یہ بھی آیا ہی کہ اپنے بھائی کے آگے سے گذر جانے کا گناہ جسکو معلوم ہو وہ زمین مین دھنس جانا آسان سمجھے لیکن اُسکے آگے سے نہ گذرے۔ جو[۹] شخص نماز پڑھنے لگے وہ اپنے سامنے ایک لکڑی کھڑی کرلے اور جو کوئی اُسکے آگے سے گذرنے لگے تو اُس کو منع کرے اگر باز نہ آوے تو اُس سے لڑائی کرے کیونکہ اُسکا ہمراہی شیطان ہی

---

۱ یہ حدیث مسند امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کی حضرت عائشہؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب شروط الصلوٰۃ مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث بخاری کی محمد بن المنکدر کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الستر کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی کی سلمہ بن الاکوعؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ایضاً کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث ابوداؤد کی ام سلمہؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب شروط الصلوٰۃ مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوہریرہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الستر کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۶ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی کی ابوہریرہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الستر کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۷ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی روایت سے ابن ماجہ بحوالہ اول ہلی کے صفحہ ۷۰ مین ہی ۱۲ ۸ یہ حدیث موطا امام مالک کی کعب الاحبار کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الستر کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۹ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوسعید خدریؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الصلوٰۃ مین ہی ۱۲

کیفیت نماز کے بیان مین

پہلے[۱] نیت نماز کی کرے۔ پھر[۲] قبلہ کیطرف مُنہ کرکے ہاتھ اُٹھاکر اللہ اکبر کہے اور اپنے ہاتھون[۳] کی اُنگلیان کھلی رکھے۔ اور[۴] ہاتھون کو خواہ مونڈھون تک اُٹھاوے خواہ کانون تک اُٹھائے۔ اور[۵] اپنا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر اپنے سینہ پر رکھے پھر[۶] خفیہ یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ یعنی الٰہی دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہون میرے کے جیسی کہ دوری رکھی تونے درمیان مشرق اور مغرب کے یا الٰہی پاک کر مجکو گناہونسے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے یا الٰہی دھوڈال گناہ میرے ساتھ پانی اور برف کے اور اولون کے پھر[۷] پڑھے آعوذ خفیہ اسطرح اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ یعنی پناہ مانگتا ہون مین اللہ سُننے والے جاننے والے کی شیطان راندے ہوئے سے خطرے سے اُسکے اور روسو سے اُسکے اور پھونک سے اُسکی پھر[۸] پڑھے خفیہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یعنی شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے ف فجر اور مغرب اور عشا مین بسم اللہ کو پکار کر پڑھنا بھی آیا ہے لیکن بہت صحیح حدیثین بسم اللہ خفیہ پڑھنے ہی کی ہین پس اگر کوئی بسم اللہ پکار کر بھی پڑھے تو انکار نہ کرے پھر[۹] پڑھے فجر اور مغرب اور عشا مین پکار کر اور ظہر اور عصر مین خفیہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۵

---

۱ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عمرؓ کی روایت سے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی نہین معتبر ہوتے عمل مگر ساتھ نیتون کے مشکوٰۃ کی پہلی حدیث ہے ۱۲ ۲ حدیث ابو حمید ساعدی رضؓ کی روایت سے ہے ۱۲ ۳ یہ حدیث ابو ہریرہ کی روایت سے ترمذی چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۳۵ مین ہے ۱۲ ۴ یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے چھاپہ احمدی مصر کے صفحہ ۱۳۱ مین ہے اور صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۶۸ مین ہے ۱۲ ۵ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی مالک بن حویرث رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب صفۃ الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ ۶ یہ حدیث ابن خزیمہؒ کی وائل بن حجرؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوٰۃ مین ہے ۱۲ ۷ یہ حدیث بخاری کی ابو ہریرہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ کے باب مایقال بعد التکبیر کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ ۸ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ نحل مین فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطٰن الرجیم یعنی پس جب پڑھے تو قرآن پس پناہ مانگ ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے ۱۲ ۹ یہ حدیث مسند امام احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابو داؤد و ابن ماجہ کی ابو سعیدؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوٰۃ مین ہے ۱۲ ۱۰ یہ حدیث بخاری و مسلم اور مسند امام احمد و نسائی اور ابن خزیمہ کی سورت سے بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوٰۃ مین ہے ۱۲

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

یعنی سب تعریف اللہ کو ہی جو صاحب ہی سارے جہان کا بخشش کرنیوالا مہربان مالک انصاف کے دن کا تجھی کو عبادت کرتے ہین ہم اور تجھی سے مدد چاہتے ہین ہم دکھا ہم کو راہ سیدھی راہ اُن لوگونکی جنپر تو نے فضل کیا نہ جنپر غصہ ہوا اور نہ راہ گمراہون کی

بدون[۱] پڑھنے الحمد کے نماز درست نہین ہوتی۔ امام[۲] کے پیچھے مقتدی سب رکعتون مین خفیہ الحمد پڑھے۔ اور اگر نماز فجر یا مغرب یا عشا کی ہی تو امام بعد تمام کرنے الحمد کے آمین[۳] پکار کر کے اور مقتدی بھی[۴] امام کی آواز آمین کی سُنکر آمین پکار کر کہین۔ اور یہ[۵] بھی آیا ہی کہ جب امام ولا الضالین کہے اُسوقت مقتدی آمین پکار کر کہین۔ پھر[۶] سکتہ کرے۔ (یعنی آمین کہنے کے بعد تھوڑی دیر ٹھہرے) پھر[۷] پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پھر قرآن مین سے خواہ چھوٹی خواہ بڑی جونسی سورت یاد ہو پڑھے **فائدہ** اور کافی ہی اَن[۸] پڑھ کے لیے کہ پڑھے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

یعنے کہہ وہ اللہ ایک ہی اللہ بے احتیاج ہی نہین جنا اُسنے اور نہ جنا گیا اور نہین ہی واسطے اُسکے برابری کرنیوالا کوئی **فائدہ** اُس[۹] سورت مین رحمٰن کی صفت ہی اسلیے بہ نسبت اور سورتون کے اُن پڑھ کے لیے اسی سورۃ کا پڑھنا مقدم سمجھا گیا ہی۔ اور امام[۱۰] اگر سورۂ والتین والزیتون پڑھے اور پہونچے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ تک یعنی کیا نہین ہی اللہ بڑا حاکم سب حاکمون کا تو چاہیے کہ کہے بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ یعنی

---

[۱] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی عبادہ بن صامتؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب القراءۃ فی الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث ترمذی اور نسائی اور ابوداؤد کی عبادہ بن صامتؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب یضاً کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ [۳] یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی اور ابن ماجہ کی وائل بن حجر کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب القراءۃ فی الصلوٰۃ کی حدیثی فصل مین ہی ۱۲ [۴] یہ حدیث عطار کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے ص۱۰۱ مین ہی ۱۲ [۵] یہ حدیث ابوہریرہؓ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے ص۱۰۱ مین ہی ۱۲ [۶] یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی کی حسنؓ کی روایت سے تیسیر الوصول چھاپہ نولکشور کے ص۲۱۹ مین ہی ۱۲ [۷] یہ حدیث دارقطنی کی ابوہریرہؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوٰۃ مین ہی ۱۲ [۸] یہ حدیث مؤطا امام مالک کی عمرو بن یحییٰ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب القراءۃ فی الصلوٰۃ کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ [۹] یہ حدیث بخاری اور مسلم اور نسائی کی حضرت عائشہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب

حاشیہ الوصول چھاپہ نولکشور کے ص۱۳۹ مین ہی ۱۲ [۱۰] یہ حدیث ابوداؤد کی ابوہریرہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب القراءۃ فی الصلوٰۃ کی دوسری فصل مین ہی ۱۲

ہان اور مین اسپر شاہدون مین سے ہون اور اگر پڑھے لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ پس جب پہنچے
اس آیت تک اَلَیْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یُّحْیِۦَ الْمَوْتٰی یعنی کیا نہین یہ خدا قادر اسپر کہ زندہ
کرے مُردون کو پس چاہیے کہ کہے بلی یعنی ہان قادر ہی اور اگر پڑھے وَالْمُرْسَلٰتِ پس جب پہنچے
فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ تک یعنی پس ساتھ کس بات کے پیچھے اسکے ایمان لاوینگے
پس چاہیے کہ کہے اٰمَنَّا بِاللّٰهِ یعنی ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے۔ اور اگر پڑھے سَبِّحِ اسْمَ
رَبِّكَ الْاَعْلٰی یعنی پاکی بیان کر ساتھ نام اللہ پروردگار اپنے بہت بلند کے پس چاہیے کہ
کہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی یعنی پاک ہی پروردگار میرا بلند اور نماز ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتون
مین امام الحمد اور دو سورتین پڑھے اور پچھلی دو رکعتون مین اگر صرف الحمد پڑھے تو بھی کافی ہی
لیکن اولی یہ ہی کہ پچھلی دو رکعتون مین الحمد کے ساتھ سورۃ بھی پڑھے۔ اور ظہر اور عصر کی
نماز مین وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَی پڑھے خواہ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ اور
وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ اور ایسی ہی اور سورتین پڑھے اور نماز مغرب مین سورۂ طور پڑھے۔ خواہ مُرْسَلٰت
پڑھے۔ خواہ ہر دو رکعت مین سورۂ اعراف پڑھے خواہ قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
پڑھے۔ اور نماز عشا مین وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا اور وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی اور وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی اور سَبِّحِ
اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَی پڑھے اور نماز فجر مین قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اور ایسی ہی اور سورتین پڑھے۔ اور جمعے کے

---

۱ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد کی ابن عباسؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب القراءۃ فی الصلوٰۃ کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابو قتادہ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوٰۃ مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث صحیح مسلم کی ابو سعید خدری کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب القراءۃ فی الصلوٰۃ کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث صحیح مسلم کی جابر بن سمرہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب القراءۃ فی الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث جابر بن سمرہؓ کی روایت سے نسائی چھاپہ شاہد رہ ملی کے ۲ مین ہی ۱۲ ۶ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی جبیر بن مطعمؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوٰۃ مین ہی ۱۲ ۷ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ام فضل بیٹی حارث کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب القراءۃ فی الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۸ یہ حدیث نسائی کی حضرت عائشہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب القراءۃ فی الصلوٰۃ کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۹ یہ حدیث ابن ماجہؒ کی ابن عمرؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب القراءۃ فی الصلوٰۃ کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۱۰ یہ حدیث بخاری کی جابرؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب القراءۃ فی الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۱۱ یہ حدیث صحیح مسلم کی جابرؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ایضاً کی فصل ایضاً مین ہی ۱۲ ۱۲ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوہریرہؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوٰۃ مین ہی

دن فجر کی نماز مین پہلی رکعت مین الٓمٓ تَنْزِیْلُ اور دوسری رکعت مین ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ پڑھے۔ اور وقت اگر تھوڑا ہو تو فجر کی نماز مین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے۔ خواہ دونون رکعت مین اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ ہی پڑھے اور فجر کی دو رکعت سنت مین قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے اور نماز جمعہ اور عیدین کی پہلی رکعت مین سورۂ قٓ اور دوسری مین اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ پڑھے خواہ جمعہ اور عیدین کی پہلی رکعت مین سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور دوسری مین ھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ ہی پڑھے خواہ جمعہ کی نماز کی پہلی رکعت مین سورۂ جمعہ اور دوسری مین سورۂ اِذَا جَآءَکَ الْمُنٰفِقُوْنَ پڑھے۔ اور نماز مین قرات حرف حرف جدا کر کے پڑھے۔ اور اخیر کلمہ کو کھینچے۔ اور ہر آیت پر وقف کرے۔ اور قرآن خوش آوازی سے پڑھے۔ جن نمازون مین قرات پکار کر پڑھی جاتی ہے۔ انہین سے جو رکعت امام کیساتھ نہ پائی جاوے انمین قرات پکار کر پڑھے پھر جب اللہ اکبر کہکر رکوع مین جاوے تو اپنے دونون ہاتھ مونڈھون تک خواہ کانون تک اٹھاوے اور دونون ہاتھونکی انگلیان کھلی رکھے۔ اور سر کو نہ اونچا رکھے اور نہ نیچا رکھے ہموار رکھے۔ اور گھٹنون کو ہاتھونکے ساتھ مضبوط پکڑے اور ان دعاؤنمین سے جونسی دعا چاہے رکوع مین پڑھے پہلی دعا سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ یعنی پاک ہے تو اے اللہ پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتے ہین ہم ساتھ تعریف تیری کے

---

۱ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی کی منقیہ ابن عامرؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب القرارۃ فی الصلوٰۃ کے تیسری فصل مین ہے ۱۲ ۲ یہ حدیث ابوداؤد کی معاذ بن عبداللہ جہنی کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ایضاً کی فصل ایضاً مین ہے ۱۲ ۳ یہ حدیث صحیح مسلم ابوہریرہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ایضاً کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ ۴ یہ حدیث صحیح مسلم کی عمر بن الخطابؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب القرارۃ فی الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ ۵ یہ حدیث صحیح مسلم کی نحاج بن نشیرؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب القرارۃ فی الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ ۶ یہ حدیث صحیح مسلم کی عبیداللہ بن ابی رافع کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب القرارۃ فی الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ ۷ یہ حدیث ام سلمہؓ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۲۶۰ مین ہے ۱۲ ۸ یہ حدیث انسؓ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ ایضاً کے صفحہ ۱۰۱ مین ہے ۱۲ ۹ یہ حدیث ام سلمہؓ کی روایت سے ترمذی چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۴۶ مین ہے ۱۲ ۱۰ یہ حدیث سعید بن ابی سعیدؓ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۲۶۰ مین ہے ۱۲ ۱۱ یہ حدیث نافع رحؒ کی روایت سے موطا امام مالک مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۲۰۰ مین ہے ۱۲ ۱۲ یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی مدرسہ کے صفحہ ۱۰۱ مین اور مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کی صفحہ ۱۶۸ مین ہے ۱۲ ۱۳ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی مالک بن حویرث رضؓ کی حدیث سے مشکوٰۃ مین باب صفۃ الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ ۱۴ یہ حدیث حاکم وائل بن حجرؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوٰۃ مین ہے ۱۲ ۱۵ یہ حدیث صحیح مسلم کی حضرت عائشہؓ کی روایت سے بلوغ المرام

یا الٰہی بخش مجھ کو دوسری دعا سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوحِ یعنی بہت پاک ہی نہایت پاک ہی پروردگار فرشتون کا اور روح کا یعنی جبرئیل کا تیسری دعا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ یعنی پاک ہی پروردگار میرا بڑا اور بہتر یہ ہی کہ رکوع مین دس تسبیحین کہے لیکن تین تسبیحون سے کم نہ کہے اور رکوع مین کلام اللہ نہ پڑھے پھر جب رکوع سے سر اٹھاوے تو اپنے دونون ہاتھون کو کاندھون تک خواہ کانون تک اٹھاوے اور سیدھا کھڑا ہو جائے اور اگر امام ہی تو ان دعاؤن مین سے جو چاہے پڑھے پہلی دعا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ یعنی سنا اللہ نے واسطے اسکے کہ تعریف کی اسکی دوسری دعا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ یعنی سنا اللہ نے واسطے اسکے کہ تعریف کی اسکی یا الٰہی ای رب ہمارے واسطے تیرے ہی تعریف آسمانون بھر اور زمینون بھر اور بقدر بھرنے اس چیز کے کہ چاہے تو بعد اسکے تیسری دعا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ یعنی یا الٰہی ای پروردگار ہمارے واسطے تیرے ہی تعریف آسمانون بھر اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اس چیز کے کہ چاہے تو کسی چیز سے پیچھے آسمانون اور زمین کے ای لائق تعریف اور بزرگی کے لائق تر اس چیز سے کہ کہا

---

۵۱ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۹۲ مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی اور نسائی اور ابن ماجہ کی حذیفہ رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الرکوع کے تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی کی ابن جبیر رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الرکوع کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کی عون بن عبداللہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الرکوع کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث ابوہریرہ رضی کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۷۱ مین ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عمر رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب صفۃ الصلوٰۃ کا پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۷ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی مالک بن حویرث رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب صفۃ الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۸ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوہریرہ رضی کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوٰۃ مین ہی ۵۹ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوہریرہ رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الرکوع کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۶۰ یہ حدیث عبداللہ بن ابی اوفی رضی کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۹۱ مین ہی ۱۲ ۶۱ یہ حدیث ابوسعید خدری رضی کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ ایضاً کے صفحہ ۱۷۱ مین ہے ۱۲

بندے نے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہین یا الٰہی نہین کوئی روکنے والا اُس چیز کو کہ دی تو نے اور نہین کوئی دینے والا اُس چیز کو کہ منع کیا تو نے اور نہین نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی **فائدہ** اگر امام نہو مقتدی ہو تو ان دعاؤن مین سے جو چاہے پڑھے **پہلی دعا** اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یعنی یا الٰہی ای رب ہمارے تیری ہی حمد ہی **دوسری دعا** رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ یعنی ای رب ہمارے اور تیرے ہی لیے تعریف ہی تعریف بہت پاک (یعنی جسمین شرک اور ریا نہین ہی) برکت کی گئی اسمین پھر اللہ اکبر کہکر سجدے مین جائے - اور سجدے مین ان دعاؤن مین سے جو چاہے پڑھے **پہلی دعا** سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ یعنی پاک ہی تو ای اللہ پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتے ہین ہم ساتھ تعریف تیری کے یا الٰہی بخش مجکو **دوسری دعا** سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ یعنی بہت پاک ہی نہایت پاک ہی پروردگار فرشتون کا اور روح یعنی جبریل کا **تیسری دعا** سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی یعنی پاک ہی پروردگار میرا بلند **چوتھی دعا** اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ الٰہی بخش گناہ میرے سب چھوٹے اور بڑے اور پہلے اور پچھلے اور ظاہر اور چھپے - اور سجدے مین کپڑون کو نہ سمیٹے اور پیشانی اور ناک اور دونون ہاتھون اور گھٹنون اور قدمون کے دونون پنجون پر سجدہ کرے اور بہتر یہ ہی کہ سجدہ مین

---

۱ یہ حدیث بخاری اور مسلم مین ابوہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الرکوع کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث رفاعہ بن رافع زرقی رضہ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صہ ۱۱۱ مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی کی ابوحمید ساعدی کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب صفۃ الصلوٰۃ کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الرکوع کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث حضرت عائشہ رضہ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صہ ۱۹۲ مین ہی ۱۲ ۶ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی اور نسائی اور ابن ماجہ کی حذیفہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الرکوع کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۷ یہ حدیث ابوہریرہ رضہ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نول کشور کی جلد اول کے صہ ۱۹۱ مین ہی ۱۲ ۸ یہ حدیث ابن عباس رضہ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صہ ۱۱۲ مین ہی اور صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صہ ۱۹۱ مین ہی ۱۲ ۹ یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الرکوع کی تیسری فصل مین ہی ۱۲

دس تسبیحین کہے۔ لیکن[۱] تین تسبیحون سے کم نہ کہے۔ اور سجدے[۲] مین کلام اللہ نہ پڑھے اور ہاتھون[۳] کی انگلیون کو نہ کھلا رکھے۔ اور نہ سمیٹے پاؤن کی انگلیون کے سرون کا مُنھ قبلہ کی طرف کرے اور دونون[۴] ہاتھ زمین پر کانون کے سامنے رکھے اور کہنیان اونچی کرے اس طرح پر کہ بکری کا بچہ نیچے سے گذرنا چاہے تو گذر جائے۔ اور[۵] بغلون کی سفیدی صاف نظر آئے۔ اور کتے کی طرح[۶] دونون ہاتھ نہ بچھائے۔ پھر[۷] جب پہلے سجدے سے سر اُٹھائے تو بایان پاؤن بچھا کر اُسپر بیٹھے اور آرام کرے اتنی دیر تک کہ ہڈی اپنے اپنے ٹھکانے پر آجاوے۔ اور اس[۸] جلسۂ استراحت مین یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ یعنی یا الٰہی بخش مجکو اور رحم کر مجھپر اور میرے نقصان کو پورا کر اور ہدایت کر مجکو اور روزی دے مجکو۔ پھر[۹] دوسرا سجدہ کرے۔ اور اسمین بھی ویسی تسبیحین پڑھے جو کہ پہلے سجدے مین پڑھی تھین۔ پھر[۱۰] اللہ اکبر کہنے کے ساتھ اُٹھائے سر اپنا سجدے سے اور موڑے بایان پاؤن اپنا اور اُسپر بیٹھے اور آرام کرے اتنی دیر تک کہ ہر ہڈی اپنے اپنے ٹھکانے پر آجاوے۔ پھر[۱۱] زمین پر دونون ہاتھ ٹیک کر دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جاوے۔ اور پڑھے دوسری رکعت اسیطرح سے جیسے کہ پہلی رکعت پڑھی تھی لیکن اسمین[۱۲] دعائے استفتاح نہ پڑھے پھر[۱۳] جب دوسری رکعت کے دونون سجدون سے فارغ ہو جاوے تو بچھاوے اپنا بایان پاؤن اور بیٹھے اُسپر اور کھڑا کرے داہنا پاؤن

---

۱ یہ حدیث ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ کی عون بن عبد اللہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الرکوع کی دوسری فصل مین ہے ۱۲
۲ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۹۱ مین ہے ۱۲ ۳ یہ حدیث بخاری کی ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ تعالیٰ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوٰۃ مین ہے ۱۲ ۴ یہ حدیث براء بن عازبؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۹۲ مین ہے ۱۲ ۵ یہ حدیث میمونہ رضؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۹۱ مین ہے ۱۲ ۶ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب السجود کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ ۷ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی انسؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب السجود کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ ۸ یہ حدیث ابو داؤد اور دارمی اور ترمذی اور ابن ماجہ کی ابو حمید ساعدی رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب صفۃ الصلوٰۃ کی دوسری فصل مین ہے ۱۲ ۹ یہ حدیث ترمذی اور ابو داؤد کی ابن عباسؓ کی روایت سے منتقی الاخبار بطبع غزنوی دہلی کے صفحہ ۲۳۵ مین ہے ۱۲
۱۰ یہ حدیث ابو داؤد اور دارمی اور ترمذی اور ابن ماجہ کی ابو حمید ساعدی کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب صفۃ الصلوٰۃ کی دوسری فصل مین ہے ۱۲ ۱۱ یہ حدیث نسائی اور ابن خزیمہ کی غیر مجزہ رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوٰۃ مین ہے ۱۲ ۱۲ یہ حدیث ابو داؤد اور دارمی اور ترمذی اور ابن ماجہ کی ابو حمید ساعدیؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب صفۃ الصلوٰۃ کے

مورد مین فصل مین ہے ۱۲ ۱۳ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی روایت سے بخاری کی ابو ہریرہ رضؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۹۱ مین ہے ۱۲

اور بایان[۵۱] ہاتھ اپنے بائین گھٹنے پر رکھے اور داہنا ہاتھ داہنے پر اور[۵۲] یہ بھی آیا ہی کہ داہنا ہاتھ اپنا داہنی ران پر رکھے اور بایان ہاتھ بائین ران پر رکھے پھر[۵۳] انگلی اُٹھاوے اسطرح پر کہ گرہ باندھے تین[۵۴] کی اور اشارہ[۵۵] کرے انگوٹھے کے پاس کی انگلی سے اور یہ بھی آیا ہی کہ بند کرے ساری انگلیان اور اشارہ کرے اُس سے۔ اور انگلی کیطرف دیکھتا رہے اور پڑھے[۵۶] اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنی بندگی منھ سے کہنے کی واسطے خدا کے ہی اور بندگی بدن کی اور بندگی مال پاک کی بھی اللہ ہی کے لیے ہی سلام ہی اوپر نبی کے اور رحمت اللہ کی اور برکتین اُسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت اللہ کے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون یہ کہ محمدؐ بندے اُسکے اور بھیجے ہوئے اُسکے ہین پھر[۵۷] جب تیسری رکعت کے لیے اُٹھنے لگے تو زمین پر دونون ہاتھ ٹیک کر اُٹھے اور کھڑا ہوکر دونون ہاتھ کانون تک اُٹھاوے خواہ کندھون تک پھر[۵۸] پڑھے تیسری اور چوتھی رکعت اسی طرح سے جیسے کہ پہلی رکعت اور دوسری رکعت پڑھی تھی پھر جب[۵۹] اس رکعت مین بیٹھے کہ جسمین سلام پھیرنا ہی تو نکالے بایان پاؤن اپنا اور اپنی بائین جانب کے کوے پر بیٹھے پھر خفیہ پڑھے[۶۰] اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

---

۵۱ یہ حدیث صحیح مسلم کی ابن عمرؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوٰۃ مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث عبداللہ ابن زبیر کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث صحیح مسلم کی ابن عمرؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوٰۃ مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث مسند امام احمد کی نافعؒ کی روایت سے مشکوٰۃ باب التشہد کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث ابن مسعودؓ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صـ ۲۲۶ مین ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث ابو قلابہؓ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صـ ۱۱۲ مین ہی ۱۲ ۵۷ یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صـ ۱۰۲ مین ہی ۱۲۔ اور صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صـ ۱۶۵ مین ہی ۱۲ ۵۸ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی مالک بن حویرثؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب صفۃ الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۹ یہ حدیث ابو داؤد اور دارمی اور ابن ماجہ کی ابو حمید ساعدیؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ایضاً کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۶۰ یہ حدیث ابو داؤد اور ترمذی کی عبداللہ بن مسعود کی روایت ہی مشکوٰۃ مین باب التشہد کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۶۱ یہ حدیث ابن مسعودؓ کی روایت سے بخاری چھاپہ میرٹھ کے صـ ۹۲۶ مین ہی ۱۲

وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ + اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ + اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ یعنی بندگی منھ سے کہنے کے واسطے خدا کے لیے ہی اور بندگی بندون کو اور بندگی مال پاک کی بھی اللہ ہی کے لیے ہی سلام ہی اوپر نبی کے اور رحمت اللہ کی اور برکتین اسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت اللہ کے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون یہ کہ محمد بندہ اسکے اور بھیجے ہوے اسکے ہین یا الٰہی رحمت بھیج اوپر محمد کے اور اوپر آل محمد کے جیسے کہ رحمت بھیجی تونے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بتحقیق تو تعریف کیا گیا ہی بزرگ یا الٰہی برکت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسی کہ برکت بھیجی تونے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بتحقیق تو تعریف کیا گیا ہی بزرگ یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب قبر کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنہ کانے دجال کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنہ زندگی کے سے اور فتنہ موت کے سے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے گناہ سے اور قرض سے۔ پھر داہنی طرف گردن پھر کر کہے

---

۱ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلہا کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الدعا فی التشہد کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب التشہد کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی کی عبداللہ بن مسعود رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الدعا فی التشہد کی دوسری فصل مین ہی ۱۲

السلام علیکم ورحمۃ اللہ پھر بائین طرف گردن پھیر کر کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ رحمۃ اللہ کے ساتھ وبرکاتہ بھی کہنا بھی جائز ہے

بعد سلام کے مقتدیون کی طرف منھ کرکے بیٹھنے اور ذکر اور دعاؤن کے پڑھنے کے بیان مین

جب نماز پڑھ کر امام سلام پھیرے تو مقتدیون کی طرف منھ کرکے بیٹھے۔ اور منھ اپنا (کبھی) داہنی طرف کے مقتدیون کی طرف اور (کبھی) بائین طرف کے مقتدیون کی طرف کرے اور یہ دعائین پڑھے **پہلی دعا** اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنی بخشش چاہتا ہون مین اللہ سے بخشش چاہتا ہون مین اللہ سے بخشش چاہتا ہون مین اللہ سے یا الٰہی تو ہی سلام اور تجھ سے ہی سلامتی یا برکت ہی تو صاحب بزرگی اور بخشش کے **دوسری دعا** لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ یعنی نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اسکا اسی کے لیے ہی بادشاہت اور اسی کیلیے ہی تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی یا الٰہی نہین کوئی مانع واسطے اس چیز کے کہ دی تو نے اور نہین کوئی دینے والا اس چیز کو کہ منع کی تو نے اور نہین فائدہ دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی میری **تیسری دعا** لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ لَہُ النِّعْمَۃُ وَلَہُ الْفَضْلُ وَلَہُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ

---

۱ یہ حدیث علقمہ بن وائل کی روایت سے ابوداؤد چھاپا اول دہلی کے صفحہ ۵۳ مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث سمرہ بن جندب کی روایت سے بخاری چھاپا احمدی پڑھ کے صفحہ ۱۱۱ مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی عبداللہ بن مسعود کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الذکر بعد الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث ثوبان کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۲۶ مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی مغیرہ بن شعبہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الذکر بعد الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۶ یہ حدیث صحیح مسلم کی عبداللہ بن زبیر کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الذکر بعد الصلوٰۃ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲

یعنی نہین کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین کوئی شریک اُسکا اُسی کے لیے ہی بادشاہت
اور اُسی کے لیے ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہین بازگشت گناہون
سے اور نہین قوت عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ تعالیٰ کے نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین عبادت
کرتے ہم مگر اُسی کو اُسی کیلئے ہی نعمت یعنی سب نعمتین اُسی کی طرف سے ہین اور اُسی کے
لیے ہی بزرگی اور اُسی کے لیے ہی سب تعریف نیک نہین کوئی معبود مگر اللہ خالص کرنے
والے ہین ہم واسطے اُسکے بندگی کو اگرچہ مکروہ جانین کافر **چوتھی دعا** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ
وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ یعنی یا الٰہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے
نامردی سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے بخیلی سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے پھیرے
جانے سے ناکاری عمر کی طرف اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے فتنہ دنیا کے سے اور عذاب قبر
کے سے **پانچوین دعا** اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ یعنی یا اللہ
مدد کر میری اوپر ذکر کرنے اپنے کے اور شکر کرنے اپنے کے اور اچھی کرنے عبادت اپنی کے **چھٹی**
دعا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یعنی یا
الٰہی ای رب ہمارے دے ہمکو بیچ دنیا کے نیکی اور بیچ آخرت کے نیکی اور بچا ہمکو عذاب آگ
کے سے **ساتوین دعا** لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنی نہین کوئی پوجنے کے لائق مگر اللہ اور پاک ہی اللہ اور اللہ بڑا ہی اور سب
خوبیان اللہ تعالیٰ ہی ہین اور نہین پھیرنا گناہ سے اور نہین طاقت عبادت کی مگر ساتھ مدد
اللہ تعالیٰ کے **آٹھوین دعا** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ

---

۱ یہ حدیث مصنفؒ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صـ۴۳۵ مین ہی ۱۲ **۲** یہ حدیث مسند امام احمد اور
ابوداؤد اور نسائی کی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الصلوٰۃ مین ہی ۱۲ **۳** یہ حدیث
انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صـ۲۴۵ مین ہی **۴** یہ حدیث نسائی کی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت
سے بلوغ المرام کے باب الذکر والدعا مین ہی ۱۲ **۵** یہ حدیث مسلم کی ابن عمر رضی کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الذکر والدعا مین ہی ۱۲

وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ یعنی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون تجھسے زوال سے
تیری نعمت کے اور پھرنے سے تیری عافیت کے اور یکایک آنے سے تیرے عذاب کے
اور ساری ناخوشیون سے تیری **نوین دعا** اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي
فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَائِي وَعَمْدِي وَ
كُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ
وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي وَأَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یعنی اے اللہ بخشدے
مجھے گناہ میرے اور نادانی میری اور زیادتی میری میرے کام مین اور جو تو خوب جانتا ہو مجھسے یا
الٰہی بخش دے واسطے میرے میری ہٹ کو اور میری بیہودہ گوئی کو اور میرے گناہ کو اور جو قصد سے ہو
اور سب اس قسم کے گناہ میرے پاس ہین بخش دے واسطے میرے جو آگے بھیجا مین نے اور جو پیچھے اور
جو چھپایا اور جو ظاہر کیا مین نے اور جو تو خوب جانتا ہی مجھسے اور تو ہی سب سے پہلے ہی اور تو ہی سب سے پیچھے
اور تو ہر چیز پر قادر رکھتا ہی **دسوین دعا** اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ
وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ
مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ
إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا یعنی یا الٰہی
تحقیق مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی کی ہر طرح کی جلدی اور دیر کی اور جو تو
جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور پناہ مانگتا ہون تیری ہر طرح کی برائیون سے
جلدی اور دیر کی اور جو تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا یا الٰہی مین مانگتا ہون تجھسے
بھلائی جو مانگا تجھسے تیرے بندے اور نبی نے اور پناہ مانگتا ہون تجھسے برائی اس چیز کے
سے کہ پناہ مانگی اس سے تیرے بندے اور نبی نے یا الٰہی مین مانگتا ہون تجھ سے بہشت

وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ

لہ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابو موسیٰ اشعری رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الذکر والدعا
مین ہی ۱۲ لہ یہ حدیث ابن ماجہ کی حضرت عائشہ رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الدعا مین ہی ۱۲

اور وہ چیز جو نزدیک کردے بہشت کے قول اور عمل سے اور پناہ مانگتا ہون دوزخ سے
اور اُس چیز سے جو نزدیک کردے دوزخ کے قول اور عمل سے اور مانگتا ہون تجھ سے
یہ کہ کردے ہر تقدیر کو جو کہ حکم کیا تو نے اُسکا بہتری میرے حق مین یعنی دنیا اور آخرت
مین گیارھوین دعا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی
عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ
عِنْدَكَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ یعنی یا الٰہی تو میرا رب ہے نہین کوئی
معبود مگر تو پیدا کیا تو نے مجکو اور مین بندہ ہون تیرا اور مین تیرے عہد اور وعدے پر ہون
موافق مقدور کے پناہ مانگتا ہون مین تیری اُسکی بدی سے جو کیا مین نے اقرار کرتا ہون
تجھ سے تیری نعمتون کا جو مجھپر ہین اور قائل ہوا مین تیرے پاس اپنے گناہ کا پس
بخشدے مجھے کہ نہین بخش سکتا گناہون کو کوئی سوائے ف فرمایا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا رب استغفارون کی سردار ہے بارھوین دعا
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَ
اٰمِنْ رَوْعَاتِیْ وَاحْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ
بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ یعنی یا الٰہی مین مانگتا ہون تجھسے برقراری دین مین اور
دنیا مین اپنے اور گھر کے لوگون مین اور مال مین اپنے یا الٰہی چھپا میرے عیبون کو اور امن
دے ڈرونسے مجھے اور حفاظت کر میرے سامنے سے اور میرے پیچھے سے اور میرے داہنے سے اور بائین
سے اور میرے اوپر سے اور پناہ مانگتا ہون مین تیری حفاظت سے کہ گرپڑون مین
ف اس دعا کو صبح کو بھی اور شام کو بھی ہمیشہ حضرت پڑھتے کبھی ترک نہ کرتے تیرھوین
دعا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ یعنی پاک ہے اللہ اور سب

---

۵۱ یہ حدیث بخاری کی شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الذکر والدعا مین ہے ۱۲
۵۲ یہ حدیث نسائی اور ابن ماجہ کی ابن عمر رضی کی روایت سے بلوغ المرام کے باب العفو مین ہے ۱۲
۵۳ یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ نول کشور کے جلد دوم کے صفحہ ۳۴۴ مین اور صحیح بخاری کی اخیر حدیث مین ہے ۱۲

خوبیان اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہین پاک ہی اللہ بڑی شان والا **فائدہ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ یہ دونون کلمے زبان پر ہلکے (یعنی اُنکا کہنا مشکل نہین) تول مین بھاری (یعنی جب حشر کے میدان مین عمل تولے جائینگے تو جس نے دنیا مین یہ کلمے کہے ہونگے اُسکی نیکیون کا پلہ بڑا بھاری ہو جائیگا) اللہ تعالیٰ کو پیارے ہین (یعنے جو شخص یہ کلمے کہتا ہی اللہ اُس سے خوش ہوتا ہی) **چودھوین دعا** سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس ۳۳ بار کہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس ۳۳ بار کہے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ تینتیس ۳۳ بار کہے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ایکبار کہے جو شخص ہر نماز کے پیچھے یہ پڑھے گا اُسکے گناہ اگر جھاگ دریا کے برابر ہونگے تو بھی اللہ تعالیٰ بخشدیگا۔ اور جو شخص ہر روز سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ کہیگا اُسکے اعمالنامہ مین ہر روز ہزار نیکیان لکھی جاوینگی **ف** سو بار سبحان اللہ کہنے سے ہزار نیکیان اسواسطے ہوئین کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کا دس گنا ثواب مقرر کیا ہی تو ایک سو کی ایک ہزار نیکی ہوئی

دعا مانگنے کے وقت ہاتھون کو اُٹھانے اور اُنکو مُنھ پر پھیرنے کے بیان مین

دعا مانگنے کے وقت اپنے دونون ہاتھون کی ہتھیلیان اپنے مُنھ کے سامنے کرے۔ اور **دعا** مانگ کر ہاتھون کو مُنھ پر ملے۔ اور **دعا** مانگنے مین اندر کا رخ ہاتھون کا مُنھ کے سامنے رہے اوپر کی جانب نہ رہے یعنی اُلٹے ہاتھ کرکے دعا نہ مانگے لیکن حالت استسقا مین اُلٹے ہاتھ کرکے ہی دعا مانگے۔ اور بعد نماز فرض کے ہاتھ اُٹھاکر دعا مانگے۔

---

۱ یہ حدیث ابو ہریرہ رضؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۳۵۱ مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث سعد بن ابی وقاص رضؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ ۳۵۲ مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث فضل بن عباس رضؓ کی روایت سے چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۷۴ مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث حضرت عمر بن خطاب رضؓ کی روایت سے ترمذی چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۲۶۵ مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث مالک بن لیسار کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ انصل دہلی کے صفحہ ۲۰۸ مین ہی ۱۲ ۶ یہ حدیث انس بن مالک رضؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد سے صفحہ ۲۹۲ مین ہی ۱۲ ۷ یہ حدیث مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ کی اسود عامری رضؓ کی روایت سے لوی سید محمد نذیر حسین صاحب و مولوی عبدالحی صاحب کے اُس فتوی مین سے جو جامع صغیر کے خیر مین چھپا ہوا ہی ۱۲

نماز مین جائز اور ناجائز چیزون کے بیان مین

نماز[1] مین اگر کوئی چیز پیش آوے تو مرد سبحان اللہ کہے اور عورت دستک مارے
نماز[2] مین سجدہ کی جگہ سے ایک دفعہ ہاتھ کے ساتھ کنکر ہٹانے جائز ہین۔ نماز مین
[3] ادھر اُدھر دیکھنا منع ہی۔ نماز[4] مین اگر جماہی آوے تو جہانتک ہو سکے بند کرے
اور ہاتھ کے اسلیے کہ نماز مین جماہی لینے سے شیطان ہنستا ہی۔ اور[5] نماز مین جماہی منھ پر
ہاتھ رکھکر بند کرنی جائز ہی۔ نماز[6] مین جسکو چھینک آوے وہ یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا
کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی یعنی سب تعریف ہی واسطے
اللہ کے تعریف بہت پاکیزہ (یعنی خالص بابرکت) اور برکت کی گئی اُسپر جیسے کہ
دوست رکھتا ہی رب ہمارا اور پسند کرتا ہی یعنی تعریف نماز مین چھینک
کر جو یہ دعا پڑھے اُسکے جواب مین یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہنا منع ہی

اسجدۂ سہو کے بیان مین

جسکو نماز مین شک ہو جاوے کہ آیا مین نے تین رکعت پڑھی ہین یا چار تو وہ شک کو
دور کر دے اور جتنی رکعت کا اُسکو یقین ہو اُسپر بنا کرے اور سلام[7] پھیرنے سے پہلے
دو سجدے کرے اگر اُسنے پانچ رکعت پڑھی ہونگی تو یہ دونون سجدے اُسکی
ایک رکعت بجا دینگی یعنے اُسکی چار رکعتین تو فرضون کی ادا ہو جاوینگی اور دو نفل
ہو جاوینگی اور[8] اگر اُسنے پوری چار رکعتین پڑھی ہونگی تو یہ دونون سجدے شیطان کی ذلت
کا باعث ہو جاوینگے۔ امام اگر قعدۂ اولی مین نہ بیٹھے اور کھڑا ہو جائے تو چاہیے کہ مقتدی

[1] یہ حدیث بخاری و مسلم کی سہل بن سعدی کی روایت سے مشکوۃ مین باب ما یجوز من العمل فی الصلوۃ و ما یباح منہ کے پہلی فصل مین ہی ۱۲
[2] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوہریرہؓ کی روایت سے مشکوۃ مین باب ایضاً کے فصل ایضاً مین ہی ۱۲ [3] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہؓ کی روایت سے مشکوۃ مین باب ایضاً کے فصل ایضاً مین ہی ۱۲ [4] یہ حدیث بخاری و مسلم کی ابوہریرہؓ کی روایت سے مشکوۃ مین باب ایضاً کی فصل ایضاً مین ہی ۱۲ [5] یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ کی ابوہریرہؓ کی روایت سے مشکوۃ مین باب ایضاً کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ [6] یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی و نسائی کی رفاعہ بن رافع رضؓ کی روایت سے مشکوۃ مین باب ایضاً فصل ایضاً مین ہی ۱۲ [7] یہ حدیث معاذ بن حکم کی روایت سے صحیح مسلم چھپا ہوا نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۱۱ مین ہی ۱۲ [8] یہ حدیث عطاء کی روایت سے صحیح مسلم چھپا ہوا نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۱۱ مین ہی ۱۲ [9] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی عبداللہ بن بحینہؓ کی

مرروایت سے مشکوۃ مین باب سہو کی فصل مین ہی ۱۲ [10] یہ حدیث عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے صحیح مسلم چھپا ہوا نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۱۱ مین ہی ۱۲

بھی اُسکے ساتھ کھڑے ہوجائین پھر اخیر رکعت مین سلام پھیرنے سے پہلے امام بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے اور مقتدی بھی اُسکے ساتھ ہی سجدہ کرین جسے چار رکعت نماز پڑھنی ہو اور وہ تین رکعت پڑھکر سلام پھیر دے تو جب اُسکو یہ معلوم ہوجائے کہ مین نے تین رکعت پڑھی ہین چار نہین پڑھی ہین تو وہ خواہ گھر مین بھی چلا جاوے اور باتین بھی کرلے تو بھی وہی ایک رکعت جو رہ گئی ہو اور پڑھکر سلام پھیرے پھر دو سجدے کرے پھر سلام پھیرے۔ اور جو شخص[۱] چار رکعت نماز کی جگہ دو رکعت پڑھکر سلام پھیر دے وہ اگرچہ مسجد کے باہر چلا جاوے اور باتین بھی کرلے تب بھی وہ اپنی باقی نماز ہی پڑھے اور سلام پھیرے پھر تکبیر کہکر دو سجدے کرے پھر سلام پھیرے۔ اور جو شخص[۲] چار رکعت کی جگہ پانچ رکعت پڑھ جائے تو جب اُسکو یہ بات خواہ کسیکے کہنے سے خواہ خود بخود معلوم ہو تو وہ بعد سلام کے دو سجدے کرے اور جب امام بھول جائے تو کوئی مقتدی اُسکو سبحان اللہ کہہ کر یا دلاوے جسکو[۳] نماز مین یہ شک ہوکہ آیا مین نے ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو اُسکو ایک رکعت تصور کرے اور جسکو شک ہوکہ مین نے دو پڑھی ہین یا تین تو وہ اُنکو دو تصور کرے پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو[۴] سجدے کرے۔ اور جو شخص[۵] بسبب شک کے قعدۂ اولیٰ مین نہ بیٹھے اور پورا کھڑا ہوجائے پھر بیٹھ جائے تو وہ (قبل سلام) دو سجدے کرے اور جو شخص پورا کھڑا نہ ہوکر بیٹھ جائے تو اُسپر سجدے سہو کے لازم نہین مقتدی اگر نماز مین کچھ بھول جائے تو وہ سجدے سہو کے نکرے اور اگر امام بھول جائے تو وہ دو سجدے سہو کے کرے اور مقتدی بھی امام کے ساتھ سجدے سہو کے کرین۔ نماز مین[۶] خواہ اکیلا خواہ امام اگر کوئی چیز بھول جائے تو وہ دو سجدے سہو کے کرے

---

[۱] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابن سیرین رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب سجود السہو کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی عبداللہ بن مسعود رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ایضاً کے پہلی فصل مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث مسند امام احمد کی عبدالرحمن عوف رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب السجود للسہو کے تیسری فصل مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث ابوداؤد و ابن ماجہ و دارقطنی کی مغیرہ بن شعبہ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب السجود وغیرہ مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث ترمذی و بیہقی کی حضرت عمر رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے ۱۲ [۶] یہ حدیث ابوداؤد و ابن ماجہ کی ثوبان رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب السجود وغیرہ مین ہے ۱۲

سجدون تلاوت قرآن کے بیان مین

سجدۂ تلاوت قرآن کا پندرہ جگہ پر سنت[۱] ہی۔ اعراف[۲] مین اخیر سورۃ پر۔ رعد مین بعد آصال کے۔ نحل مین بعد یؤمرون کے۔ بنی اسرائیل مین بعد خشوعا کے مریم مین بعد بکیا کے۔ اور حج[۳] مین ایک سجدہ بعد یشاء کے اور دوسرا بعد تفلحون کے اور فرقان[۴] مین بعد نفورا کے اور نمل مین بعد العظیم کے۔ اور بعض کے نزدیک بعد یعلنون کے۔ اور الم تنزیل سجدہ مین بعد یستکبرون کے اور ص مین بعد ماٰب کے اور حٰمٓ فصلت[۵] مین بعد یسئمون کے۔ اور بعض کے نزدیک بعد تعبدون کے۔ اور والنجم[۶] مین اخیر سورۃ پر۔ اور اذا السماء انشقت مین بعد لا یسجدون کے۔ اور اقرا باسم ربک مین اخیر سورۃ پر اور سجدۂ تلاوت[۷] قرآن کا بے وضو بھی جائز ہی

سجدۂ شکر کے بیان مین

اگر کسی[۸] کو کوئی کام بیش آجاوے کہ جس سے وہ خوش ہو جائے تو چاہیے کہ سجدۂ شکر کا کرے۔ اور سجدہ[۹] مین دیر تک پڑا رہے

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے اور اسکی فضیلت کے بیان مین

گھر[۱۰] مین نماز پڑھنے سے صرف وہی نماز جو پڑھی جاوے ادا ہوتی ہی اور مسجد مین جماعت کے ساتھ پڑھنے سے ستائیس حصہ زیادہ ثواب ملتا ہی۔ رسول[۱۱] خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی میرا قصد یہ ہی کہ نماز کے وقت پر کسی کو اپنی جگہ پر نماز

---

۱ یہ حدیث بخاری رح کی ابن عمر رض کی روایت سے بلوغ المرام کے باب ایضا مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث ابو الدرداء رض کی روایت سے ابن ماجہ چھاپہ دہلی کے صـ ۶۷ مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث ابو داؤد اور ابن ماجہ کی عمرو بن العاص کی روایت سے مشکوۃ مین باب السجود القرآن کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث ابو الدرداء رض کی روایت سے ابن ماجہ چھاپہ اول دہلی کے صـ ۶۷ مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عباس رض کی روایت سے مشکوۃ مین باب سجود القرآن کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۶ یہ حدیث ابو ہریرہ رض کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صـ ۲۱۰ مین ہی ۱۲ ۷ یہ مضمون مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے جلد اول کے صـ ۲۷۲ مین ہی ۱۲ ۸ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ کی ابو بکر کی روایت سے بلوغ المرام کے باب سجود السہو وغیرہ مین ہی ۱۲ ۹ یہ حدیث مسند امام احمد کی عبد الرحمن بن عوف کی روایت سے بلوغ المرام کے باب ایضا مین ہی ۱۲ ۱۰ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عمر کی روایت سے مشکوۃ مین باب الجماعۃ وفضلہا کے پہلی فصل مین ہی ۱۲

پڑھانے کے لیے کہدون اور جو لوگ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے مسجد مین نہین
جاتے خود جاکر اُنکے گھر جلادون حبس[۱] گاؤن یا جنگل مین تین آدمی ہون اور وہ جماعت
کرکے نماز نہ پڑھین تو اُنپر شیطان غالب ہوتا ہی۔ اگر[۲] دو آدمی ہون تو ایک امام اور ایک
مقتدی بنجاوے اگر تین ہون تو ایک امام اور دو مقتدی بنجاوین۔ پھر جتنے زیادہ ہون
اُتنا ہی اللہ بزرگ عظمت والے کو پسند ہی۔ عشاء[۳] اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنی
منافقون پر مشکل ہی اگر اُنکو ان دونون نمازون کی خوبی معلوم ہوتی تو اپنے گھٹنون پر
چلکر اس نماز کے لیے مسجد مین چلے آتے۔ جو شخص[۴] جماعت کے ساتھ عشا کی نماز پڑھے
گویا کہ وہ آدھی رات تک نماز پڑھتا رہا اور جسنے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا کہ
وہ تمام رات نماز پڑھتا رہا۔ جو شخص[۵] چالیس دن جماعت کے ساتھ اس طرح نماز
پڑھتا رہے کہ تکبیر اولی پاوے تو اُسکے لیے دو خلاصیان لکھی جاتی ہین ایک خلاصی یہ
کہ اللہ تعالی اُسکو دوزخ کی آگ سے بچاویگا اور دوسری خلاصی یہ کہ اللہ تعالی اُسکو
منافقون کے کامون اور اُنکی عادتون سے بچاویگا جو شخص[۶] اچھی طرح سے وضو کرکے
جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے ارادے پر مسجد مین جاوے اور آگے نماز ہوچکی ہو تو
اللہ تعالی اُسکو بھی اُن ہی لوگون کے برابر ثواب دیتا ہی جنھون نے جماعت کے ساتھ
نماز پڑھی ہوگی۔ مسجد[۷] مین جماعت ہوجانے کے بعد اگر کوئی شخص نماز پڑھنے کے لیے
جاوے تو اگر کوئی اور شخص اُسکے ساتھ نماز پڑھنے والا نہ ملے تو چاہیے کہ جن لوگون نے
پہلے نماز پڑھ لی ہی اُنمین سے کوئی شخص اُسکے ساتھ شامل ہوجاوے اس صورت مین

---

[۱] یہ حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی کی ابودرداءؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الجماعت وفضلہا کے دوسری
فصل مین ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی کی ابی بن کعبؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الجماعۃ مین ہی ۱۲ [۳]
یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوہریرہؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہی ۱۲ [۴] یہ حدیث حضرت عثمانؓ کی روایت
سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۳۴ مین ہی ۱۲ [۵] یہ حدیث انسؓ کی روایت سے ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۴۷ مین ہی ۱۲ [۶]
یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی کی ابوہریرہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ما علی الماموم کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ [۷]
یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد کی ابوسعید خدری کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ایضاً کے فصل ایضاً مین ہی ۱۲

اُسکو تو جماعت کا ثواب ملجاویگا اور جو اُسکے ساتھ ملیگا اُسکو صدقہ دینے کا ثواب حاصل ہوگا اگر نماز کی تکبیر ہو جاوے تو جماعت مین شامل ہونے کے لیے دوڑکر نجانا چاہیئے آہستگی کے ساتھ جانا چاہیئے۔ جسقدر نماز جماعت کیساتھ ملجائے وہ ادا کرکے باقی نماز خود اُٹھکر پڑھ لے اس لیے کہ جب کوئی شخص نماز کے قصد سے گھر سے مسجد مین جاتا ہی وہ حکماً اور ثواباً نماز ہی مین ہوتا ہی

عذر سے جماعت کو ترک کرنیکے بیان مین

جو شخص اذان سُنکر مسجد مین جماعت کے لیے بدون کسی عذر کے نجاوے تو اُسکی نماز درست نہین ہوتی **فائدہ** عذر راستہ مین دشمن کا ڈر یا بیماری ہی سردی اور ہوا اور مینھ مین گھر مین نماز پڑھنی جائز ہی۔ اگر عشا کے وقت کا کھانا آگے آجاوے تو اگرچہ پاس ہی جماعت ہونے لگے تب بھی کھانا کھاکر ہی نماز پڑھے اور جلدی نکرے۔ (اگر پائخانہ یا پیشاب) کی حاجت ہو تو پہلے پائخانہ (اور پیشاب) سے فراغت حاصل کرے اسکے بعد نماز پڑھے اگر جماعت فوت ہوجائے تو مضائقہ نہین۔ جسکا کھانا تیار ہو یا جسکو پیشاب یا پائخانہ کی حاجت ہو تو وہ اگر کھانا کھانے یا پیشاب اور پائخانہ سے فراغت حاصل کرنیسے پہلے نماز پڑھے تو اُسکی نماز نقصان والی ہوگی۔ جو شخص اذان کی آواز سُن لے اُسکو مسجد مین جاکر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی ضروریات سے ہی خواہ وہ آدمی اندھا ہی ہو

---

۵۱ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوہریرہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب فضل الاذان واجابۃ المؤذن کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابن ماجہ اور دار قطنی اور ابن حبان اور حاکم کی ابن عباسؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الجماعۃ مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابو داؤد اور دار قطنی کی ابن عباسؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الجماعۃ کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عمرؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الجماعۃ کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الجماعۃ کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عمرؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ایضاً کے فصل ایضاً مین ہی ۱۲ ۵۷ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول ص ۲۰۰ مین ہی ۱۲ ۵۸ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے ص ۲۳۴ مین ہی ۱۲

جماعت کے ساتھ عورتون کے نماز پڑھنے کے بیان مین

عورتون کو گھر مین نماز پڑھنی بہتر ہی لیکن اگر کوئی عورت مسجد مین جاکر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہے تو منع نکرے جو عورت خوشبو لگاکر نماز پڑھنے کے لیے مسجد مین جاوے اُسکی نماز قبول نہین ہوتی جبتک وہ جنابت کے غسل کی طرح غسل نہ کرلے عورت کو گھر کے صحن مین نماز پڑھنے سے دالان کے اندر نماز پڑھنی بہتر ہی اور دالان مین نماز پڑھنے سے کوٹھری کے اندر اُسکی نماز پڑھنی اور بھی بہتر ہی ف عورت جتنا پوشیدہ اور اندر نماز پڑھے بہتر اور انسب ہی اسلیے کہ بنائے کار اُسکی پردہ پر ہی

امامت کے بیان مین

جو شخص قرآن اچھی طرح سے پڑھنا جانتا ہو امام اُسی کو بنانا چاہیے بعد اسکے اُس شخص کو جو احکام اور ارکان نماز کے اچھے جانتا ہو اور اگر پڑھنے مین دونون برابر ہون تو امام وہ ہو جو سنت کو زیادہ جانتا ہو اور اگر سنت کے جاننے اور قرآن پڑھنے مین دونون برابر ہون تو امام وہ ہو جسنے پہلے ہجرت کی ہو (یعنی جو کہ پہلے ہجرت کرکے مدینہ منورہ مین آیا) اور اگر علم اور قرآن کے پڑھنے اور ہجرت مین برابر ہون تو امام وہ ہو جو عمر مین بڑا ہو اور کسی کی حکومت کی جگہ مین امامت نہ کرے اور کسی کے گھر مین اُسکی مسند پر بدون اُسکے اذن کے نہ بیٹھے لیکن جسکی ملاقات کے لیے کوئی جاوے اگر وہ امامت کیلئے اجازت دیدے تو امامت کرنی جائز ہی - اندھے کو امام بنانا درست ہی تین شخصون کی نماز قبول نہین ہوتی - ایک وہ جسپر قوم اُسکی ناخوش ہو - دوسرے وہ عورت جسپر خاوند اوسکا خفا ہو اور تمام رات اپنے خاوند کو اُسنے راضی نہ کیا ہو تیسرا وہ کہ دو بھائی

ف ۱ یہ حدیث ابو داؤد رضی کی ابن عمر رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الجماعۃ و فضلہا کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ف ۲ یہ حدیث ابو داؤد اور مسند امام احمد اور نسائی کی ابو ہریرہ رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ایضاً کے فصل اولیٰ مین ہی ۱۲ ف ۳ یہ حدیث ابن مسعود کی روایت سے ابو داؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۸۶ مین ہی ۱۲ ف ۴ یہ حدیث ابو مسعود رضی کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۳۶ مین ہی ۱۲ ف ۵ یہ حدیث ابو مسعود رضی کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ ایضاً کے صفحہ ۲۳۶ مین ہی ۱۲ ف ۶ یہ حدیث حضرت انس رضی کی روایت سے ابو داؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۸۶ مین ہی ۱۲ ف ۷ یہ حدیث ابن عباس رضی کی روایت سے ابن ماجہ چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۵۲ مین ہی ۱۲

آپس مین ناخوش ہون یعنی اُنھون نے قطع کردیا ہو حق اسلام کو یعنی سلام وغیرہ ترک کردیا ہو زیادہ تین دن سے۔ جہان[۱] قرآن پڑھنے والا نابالغ لڑکا ہو بالغ آدمی نہو وہان اگر وہی لڑکا نماز پڑھائے تو منع نہین ہی۔ امام[۲] نے جس جگہ نماز پڑھائی ہو وہان سنت وغیرہ نہ پڑھے جگہ بدل کر پڑھے

عورت کو عورتون کی امامت کرنیکے بیان مین

عورت[۳] کو عورتون کی امامت کرنی درست ہی اور امامت کرنے والی عورت صف کے درمیان کھڑی ہووے یعنی آگے بڑھکر جیسے کہ مرد امام آگے بڑھکر کھڑا ہوتا ہی ویسے نہ کھڑی ہووے۔ بوڑھا[۴] مرد اور غلام اگر عورت کے پیچھے نماز پڑھے تو جائز ہی

نماز مین امام کو بتانے کے بیان مین

امام[۵] نماز مین قرآن پڑھتا پڑھتا اگر بھول جاوے تو مقتدی اُسکو لقمہ دیدے اور بتادے

امام کو مقتدیون کی رعایت کرنیکے بیان مین

امام[۶] کے پیچھے نماز پڑھنے کی حالت مین اگر کسی عورت کا لڑکا رونیلگے تو امام کو اپنی نماز کم کردینی چاہیے اسلیے کہ اُسکی مان کو لڑکے کے رونیکے سبب سخت تکلیف ہوتی ہی۔ جو شخص[۷] لوگونکی امامت کرتا ہو وہ نماز ہلکی پڑھے کیونکہ اُسکے پیچھے بیمار بھی اور ضعیف اور بوڑھے بھی ہوتے ہین اور یہ بھی آیا ہی کہ اسکے پیچھے لڑکے اور حاجت والے بھی ہوتے ہین اور[۸] اگر اکیلا پڑھے تو جسقدر چاہے لمبی نماز پڑھے امام اگر اچھی طرح سے نماز پڑھائے تو اسکو بھی ثواب ملتا ہی اور مقتدیونکو بھی اور[۹] اگر بے طرح نماز پڑھائے تو مقتدیونکو اُسکا ثواب ہوجاتا ہی اور امام کے ذمہ بال رہتا ہی

---

۱ یہ حدیث عمرو بن سلمہؓ کی سے روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۲۱۵ مین ہی ۱۲ ... اور ابوداؤد چھاپہ اصح المطابع دہلی کے صفحہ ۸۵ مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث عطار خراسانی کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اصح المطابع دہلی کے صفحہ ۹۰ مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث عائشہ کی عبدالرزاق اور دارقطنی اور بیہقی اور ابن ابی شیبہ اور حاکم کی روایت سے روضۃ الندیہ شرح درر البہیہ مطبوعہ مطبع علوی لکھنؤ کے صفحہ ۵۲ مین ہی ۱۲ ۴ یہ مضمون مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے جلد اول کے صفحہ ۱۲۲ مین ہی ۱۲ ۵ اس مضمون کی حدیث ابن حجر نے تلخیص مین بیان کی ہی ۱۲ ۶ یہ حدیث ابوقتادہؓ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۹۸ مین ہی ۱۲ ۷ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوہریرہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب علی المامور کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۸ یہ

۹ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوہریرہؓ کی روایت سے ہے جماعت احمدی میرٹھ کے صفحہ ۹۷ مین ہی ۱۲ ۹ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۹۷ مین ہی ۱۲

مقتدیون کو امام کی متابعت کرنے کے بیان مین

مقتدیون کو امام سے پہلے رکوع کرنا اور سجدہ کرنا اور کھڑے ہونا وغیرہ سب کام منع ہین - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ امام سے پہلے اپنا سر اٹھاوے یا سجدے مین جاوے تو جاننا چاہیے کہ اسکی پیشانی شیطان کے ہاتھ مین ہی - اور یہ بھی فرمایا ہی کہ جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہی وہ اس بات سے نہین ڈرتا کہ کہین ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالی اسکے سر کو گدھے کے سر کے ساتھ بدل ڈالے - امام اگر نماز مین کوئی چیز بھول جاوے تو سبحان اللہ کہکر اسکو کوئی مقتدی خبردار کردیوے اور اگر عورت عورتون کی امامت کرنیوالی نماز مین کوئی چیز بھول جاوے تو اسکو کوئی مقتدیہ عورت ہاتھ کے ساتھ تالی مارکر خبردار کردے - ایک نماز مین کسی شخص کو امام بننا پھر اسکو اسی نماز مین مقتدی بنجانا یہ دونون باتین جائز ہین ف اس سے نکلتا ہی کہ مسبوق کے پیچھے بھی اقتدا جائز ہی - اعلی کو ادنی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہی جسکی کوئی رکعت امام کیساتھ پڑھنی رہ جاوے تو وہ اسکے ادا کے لیے تب اٹھے کہ امام جب سلام پھیر چکے امام اگر کسی عذر کے سبب بیٹھکر نماز پڑھے تو چاہیے کہ مقتدی کھڑے ہوکر پڑھین

امام کے پیچھے مقتدی کے کھڑے ہونیکی جگہ کے بیان مین

اگر ایک امام اور ایک مقتدی ہو تو مقتدی امام کی داہنی طرف اس کے ساتھ

ف ۱ یہ حدیث انس رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول صفحہ ۱۹ مین ہی ۱۲ ف ۲ یہ حدیث ابوہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت سے مؤطا امام مالک مطبوعہ احمدی دہلی کے صفحہ ۳۲ مین ہی ۱۲ ف ۳ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوۃ مین باب علی الامام وما یعرض کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ف ۴ یہ حدیث سہل بن سعد ساعدی رضہ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۹۲ مین ہی ۱۲ ف ۵ یہ حدیث مغیرۃ بن شعبہ رضہ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۹۱ مین ہی ۱۲ ف ۶ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صلوۃ الجماعۃ والامامۃ مین ہی ۱۲ ف ۷ یہ حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ کی روایت سے مشکوۃ مین باب صلوۃ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ؛

کھڑا ہووے اور اگر دوسرا مقتدی بھی آجاوے تو پہلا پیچھے ہٹ جاوے یا جو پیچھے آوے وہ پہلے کو پیچھے کھینچ لے اور اگر دونون امام کے ساتھ ہی داہنے بائین کھڑے ہو جاوین تو امام اپنے ہاتھ سے دونون کو پیچھے ہٹاوے۔ اگر ایک امام اور دو مقتدی مرد اور ایک عورت ہو تو دونون مرد امام کے پیچھے کھڑے ہووین اور عورت اُن دونون کے پیچھے کھڑی ہووے۔ اگر ایک امام اور مقتدی مرد اور ایک عورت ہو تو مرد امام کے ساتھ کھڑا ہووے اور عورت پیچھے کھڑی ہووے

صفون کے برابر کرنے کے بیان مین

مقتدی اپنے پاس والے کے مونڈھے کے ساتھ مونڈھا ملاوے اور اُس کے قدم کے ساتھ اپنا قدم ملاوے۔ امام بعد تکبیر ہو جانے کے پہلے داہنی طرف کے مقتدیون کو کہے سیدھے کھڑے رہو اور برابر کرو صفین پھر بائین طرف کے مقتدیون کو کہے سیدھے کھڑے رہو اور برابر کرو صفین جو لوگ نمازمین اپنے مونڈھے نرم رکھتے ہین وہ بڑے اچھے لوگ ہین۔ مقتدیون کو چاہیے کہ امام کو بیچ مین رکھین (یعنی ایسا نہ کرین کہ صف مین امام کی ایک طرف تو آدمی زیادہ کھڑے ہون اور ایک طرف کم کھڑے ہون) اور شگافون کو بند کرین (یعنی ایک دوسرے کے ساتھ ملکر کھڑے ہوا کرین) مسجد کے ستونون کے بیچ مین صف باندھنی منع ہے۔ مردون کو اول صف مین کھڑے ہونے سے

---

۵۱ یہ حدیث صحیح مسلم کی انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الوقف کے پہلی فصل مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث حضرت انس رضؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نول کشور جلد اول کے صفحہ ۱۳۱ مین ہے ۱۲ ۵۳ یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ مین ہے ۱۲ ۵۴ یہ حدیث انس رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب تسویۃ الصف کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ ۵۵ یہ حدیث ابن عباس رضؓ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۹۰ مین ہے ۱۲ ۵۶ یہ حدیث ابوہریرہ رضؓ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۹۰ مین ہے ۱۲ ۵۷ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی کی عبد الحمید بن محمود رضؓ کی روایت سے منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۹۴ مین ہے ۱۲ ۵۸ یہ حدیث ابوہریرہ رضؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۸۱ مین ہے ۱۲

بہت ثواب ملتا ہی اور عورتون کو پچھلی صف مین کھڑے ہونے سے بہت ثواب ملتا ہی صف کے داہنی طرف والے لوگون پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے رحمت بھیجتے ہین - جو شخص صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھے اسکی نماز درست نہین ہوتی

بیان مین اُن وقتون کے جن مین نماز پڑھنی منع ہی

آفتاب کے نکلنے کے وقت اور ٹھیک دوپہر کے وقت اور آفتاب کے ڈوبنے کے وقت نماز نہ پڑھے - اور صبح کی نماز کے بعد جبتک کہ اچھی طرح سے آفتاب نہ نکل لیوے تب تک نماز پڑھنی درست نہین اور عصر کی نماز کے بعد جبتک کہ آفتاب ڈوب نہ جاوے تب تک نماز پڑھنی منع ہی لیکن جن جن وقتون مین نماز پڑھنی منع ہی - اُن وقتون مین فوت ہوئی نماز پڑھنی جائز ہی - اور مکہ مین نماز پڑھنی کسی وقت مین بھی منع نہین ہی

سنتون کے بیان مین

قبل نماز ظہر کے چار رکعت پڑھے - اور دو دو رکعت بھی پڑھنی صحیح حدیث سے ثابت ہی اور بعد ظہر کے دو رکعت پڑھے پھر بعد مغرب کے دو رکعت اپنے گھر مین پڑھ لے پھر بعد عشا کے دو رکعت پڑھے اور قبل نماز صبح کے دو رکعت ہلکی پڑھے یہ بارہ رکعت سنت سوائے فرضون کے جو مذکور ہوئین جو شخص

---

۱ یہ حدیث حضرت عائشہ رضہ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ دہلی کے صہ ۹۷ مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی کے والبصنہ بن معبد کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ الجماعۃ مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث عامر کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صہ ۲۷۰ مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوسعید خدری کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب وقات النہی کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث مسند امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ کی جبیر بن مطعم کی روایت سے بلوغ المرام کے باب المواقیت مین ہی ۱۲ ۶ یہ حدیث عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صہ ۲۹۱ مین ہی ۱۲ ۷ یہ حدیث ام حبیبہ رضہ بی بی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب السنن و فضائلہ کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۸ یہ حدیث ام حبیبہ رضہ بی بی حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صہ ۲۵۱ مین ہی ۱۲ ؛

اللہ کے واسطے پڑھتا ہی اللہ تعالیٰ اُسکے لیے بہشت مین گھر بناتا ہی اور یہ بھی آیا ہی کہ جو شخص ہمیشہ چار رکعت ظہر کے پہلے اور چار بعد اُسکے پڑھے اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ اُسپر حرام کر دیتا ہی۔ اگر کسی سے ظہر کی پہلی چار رکعت پڑھنی رہ جاوین تو وہ بعد ظہر کے پڑھ لے۔ ظہر کی پہلی چار رکعت پڑھنی ایک سلام سے بھی ثابت ہین اور دو سلام سے بھی ثابت ہین۔ جو شخص عصر کی نماز کے پہلے چار رکعت پڑھے (اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا دی) کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُسپر رحمت کرے اور یہ بھی آیا ہی کہ جو شخص عصر کے پہلے چار رکعتین پڑھے اُسکے بدن پر اللہ تعالیٰ نے آگ کو حرام کیا ہی۔ اور عصر کی چار رکعتون مین فرق کرے ساتھ سلام کے اور عصر کے پہلے دو رکعتین پڑھنی بھی آئی ہین۔ اور بعد ڈوبنے آفتاب کے قبل نماز مغرب کے دو رکعتین پڑھے۔ اور مغرب کے فرضون کے بعد کی دو رکعتون سنت مین (اکثر قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان بروقت ضرورت کلام کرنا جائز ہی۔ فجر کی سنت اور فرض کے درمیان داہنی کروٹ پر لیٹنا سنت ہی سنتین فجر کی پہلے فرض نماز کے بسبب جماعت کھڑے ہو جانے کے اگر نہ پڑھی جاوین تو پڑھنا اُنکا بعد فرض پڑھنے کے جائز ہی فرضون کی

---

۱ یہ حدیث مسند امام احمد و ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ کی ام حبیبہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب السنن و فضائلہا کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی روایت سے ترمذی چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۹۰ مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث ابو داؤد اور ابن ماجہ کی ابو ایوب انصاریؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب السنن و فضائلہا کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث عاصم بن ضمرہؓ کی روایت سے ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۰۰ مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث مسند امام احمد و ترمذی و ابو داؤد کی ابن عمرؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب السنن و فضائلہا کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۶ اس حدیث کو طبرانی نے کبیر مین ام سلمہ سے روایت کیا ہی ۱۲ ۷ یہ حدیث حضرت علیؓ کی روایت سے ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۰۰ مین ہی ۱۲ ۸ یہ حدیث ام سلمہؓ کی روایت سے ابو داؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۷۹ مین ہی ۱۲ ۹ یہ حدیث صحیح بخاری اور ابن حبان کی عبداللہ بن مغفلؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ التطوع مین ہی ۱۲ ۱۰ یہ حدیث عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۰۰ مین ہی ۱۲ ۱۱ یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۵۵ مین ہی ۱۲ ۱۲ یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی روایت سے صحیح بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۵۸ مین ہی ۱۲ ۱۳ اس مضمون کی کئی حدیثین نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد دوم کے صفحہ ۳۰ مین ہی ۱۲ ۱۴ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۴۷ مین ہی ۱۲

تکبیر ہونے کے بعد سنتین وغیرہ نماز پڑھنی جائز نہین سنتین فجر کی اگر پہلے فرض نماز کے نہ پڑھی جاوین تو بعد نکلنے آفتاب کے بھی پڑھنا انکا جائز ہی

تہجد کی نماز کے بیان مین

تہجد کی نماز تیرہ رکعت اس طرح پڑھے آٹھ رکعت مین تو دو دو رکعت مین سلام پھیرے پھر پانچ رکعت وتر پڑھے اور انمین تشہد کے لیے بیچ مین کہین نہ بیٹھے پانچوین رکعت ہی مین بیٹھے۔ خواہ تیرہ رکعت چھ سلام کیساتھ پڑھے اور اخیر مین ایک وتر پڑھ لے۔ اور اگر گیارہ رکعتین پڑھے تو دس رکعتون مین دو دو رکعت مین سلام پھیرے پھر ایک رکعت وتر پڑھے۔ خواہ گیارہ رکعت اسطرح پڑھے آٹھ رکعت مین تو چار چار مین سلام پھیرے پھر تین وتر پڑھے۔ خواہ کبھی نو رکعتین اور کبھی سات رکعتین پڑھا کرے۔ اور تہجد کی نماز کو بلند آواز سے بھی اور آہستہ بھی دونون طرح سے پڑھنا جائز ہی۔ اخیر عمر مین تہجد کی نماز مین اگر کوئی قرأت طول کرنی چاہے تو بیٹھ کر قرآن پڑھے پھر جس وقت تھوڑی سی قرأت باقی رہ جاوے اُس وقت کھڑا ہو جاوے اور پڑھے پھر رکوع کرے اور سجدے کرے اور کرے اسی طرح سے دوسری رکعت مین بھی۔ بعد فرض نماز کے سب نمازون سے افضل تہجد کی نماز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اللہ رحمت کرے اُس مرد پر جو رات کو تہجد کی نماز پڑھے پھر اپنی بیوی کو

---

۵۱ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی روایت سے ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۸۰ مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ التطوع مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث زید بن خالد جہنی کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول صفحہ ۲۶۲ مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب صلوٰۃ اللیل کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ التطوع مین ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۸۰ مین ہی ۱۲ ۵۷ یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۶۲ مین ہی ۱۲ ۵۸ یہ حدیث صحیح مسلم کی ابوہریرہؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ التطوع ابوداؤد اور نسائی کی ابی ہریرہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الترغیب علی قیام اللیل کے دوسری فصل مین ہی ۱۲

تہجد کی نماز کے لیے اُٹھاوے اور اگر وہ نہ اُٹھے اُسکے مُنہ پر پانی کے چھینٹے دیکر اُٹھاوے اور اللہ رحمت کرے اُس عورت پر جو رات کو اُٹھے اور تہجد کی نماز پڑھے پھر اپنے خاوند کو تہجد کی نماز کے لیے اُٹھاوے اور اگر وہ نہ اُٹھے تو اُسکے مُنہ پر پانی کے چھینٹے دیکر اُٹھاوے۔ جب[۵۱] تہجد کی نماز کیلئے اُٹھے تو اللہ اکبر دس بار کہے اور الحمد للہ دس بار کہے اور سبحان اللہ وبحمدہ دس بار کہے اور سبحان الملک القدوس دس بار کہے اور استغفر اللہ دس بار کہے اور لا الٰہ الا اللہ دس بار کہے پھر کہے دس بار اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ یعنی یا الٰہی مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے تنگی یعنی سختیون دنیا کی سے اور تنگی دن قیامت کی سے

نماز وتر کے بیان مین

وتر کی نماز نو رکعت بھی اور سات رکعت بھی اور پانچ رکعت بھی اور تین رکعت بھی اور ایک[۵۲] رکعت بھی صحیح حدیثون سے ثابت ہی جو شخص[۵۳] نو رکعت وتر پڑھنی چاہے وہ آٹھ رکعت پڑھ کر بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے اور سلام نہ پھیرے اور کھڑا ہو جائے پھر نویں رکعت پڑھ کر بیٹھ جائے اور التحیات اور درود اور دعا پڑھے پھر سلام پھیرے اور جو شخص سات رکعت وتر پڑھنی چاہے وہ چھ رکعت پڑھکر بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے اور سلام نہ پھیرے اور کھڑا ہو جائے پھر ساتویں رکعت پڑھ کر بیٹھ جائے اور التحیات اور درود اور دعا پڑھے پھر سلام پھیرے اور[۵۴] جو شخص پانچ رکعت وتر پڑھنی چاہے وہ تشہد کیلئے کہین نہ بیٹھے آخر رکعت مین بیٹھے اور التحیات اور درود اور دعا پڑھے اور سلام پھیرے۔ اور[۵۵] جو شخص تین رکعت

---

۵۱ یہ حدیث ابوداؤد کی شرح تحفہ ذخیرہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب القول اذا قام من اللیل کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۲ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الوتر کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث سعد بن ہشام کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۲۵۲ مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الوتر کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی عاصم کی روایت سے زرقانی شرح مؤطا امام مالک چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۲۹۰ مین ہی ۱۲

وتر پڑھنا چاہے وہ تشہد کے لیے بیچ مین کہین نہ بیٹھے تیسری رکعت مین بیٹھے اور التحیات اور درود اور دعا پڑھے اور سلام پھیرے۔ اور تین رکعت وتر کی پہلی رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری رکعت مین قل یا ایہا الکفرون اور تیسری رکعت مین قل ہو اللہ احد پڑھے۔ وتر پڑھکر جب سلام پھیرے تو بعد اسکے تین بار کہے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ اور تیسری بار مین آواز بلند کرکے کہے اور وتر واجب نہین ہین سنت ہین جس کو یہ امید ہو کہ مین آخر شب کو اٹھونگا وہ اول شب کو وتر نہ پڑھے اور جسکو یہ ڈر ہو کہ مین آخر شب کو نہ اٹھونگا تو وہ اول ہی شب مین وتر پڑھ لیا کرے جسکے وتر رہگئے ہون وہ صبح کی نماز سے پہلے پڑھ لے اور بعد نماز صبح کے وتر پڑھنی درست نہین۔ اور ایک رات مین دو وتر پڑھنی جائز نہین۔ سواری پر وتر اور سنتین پڑھنی درست ہین فرض درست نہین لیکن شرط یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کہنے کے وقت مُنھ سواری کا قبلہ کی طرف کرلے پھر جس طرف چاہے سواری کا مُنھ کرے اور لیجائے اور اُس پر نماز پڑھتا جائے اور سواری پر رکوع اور سجدہ اشارے سے کرے اور سجدے کے لیے زیادہ جھکے اور رکوع کے لیے کم۔ بعد وتر دو رکعت نفل بیٹھکر پڑھنی مستحب ہین یعنی رکعت وتر مین دو رکعت پڑھکر سلام پھیر دے اور اگر بات کرنے کی ضرورت پڑے تو باتین بھی

---

۱ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی کی ابی بن کعبؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صلوۃ التطوع مین ہے ۱۲ ۲ یہ حدیث نسائی اور ترمذی کی علی بن ابیطالبؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صلوۃ التطوع مین ہے ۱۲ ۳ یہ حدیث عبدالرحمن کی روایت سے مشکوۃ مین باب الوتر کے دوسرے فصل مین ہے ۱۲ ۴ یہ حدیث جابرؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول صـ۱۵۶ مین ہے ۱۲ ۵ یہ حدیث حاکم اور بیہقی کی ابو الدرداء کی روایت سے تیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد دوسری کے صـ۲۹۵ مین ہے ۱۲ ۶ یہ حدیث سعد بن ہشام کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صـ۲۵۶ مین ہے ۱۲ ۷ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی کی طلق بن علیؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صلوۃ التطوع مین ہے ۱۲ ۸ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عمرؓ کی روایت سے مشکوۃ مین باب صلوۃ السفر کے پہلی فصل مین ہے ۱۲ ۹ یہ حدیث انسؓ کی روایت سے ابو داؤد چھاپہ اول دہلی کے صـ۱۷۰ مین ہے ۱۲ ۱۰ یہ حدیث جابرؓ کی روایت سے ابو داؤد چھاپہ اول دہلی صـ۱۷۰ مین ہے ۱۲

کرلے پھر ایک رکعت پڑھے۔ اور وتر مین یہ دعا قنوت پڑھے اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّمَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یعنی یا الٰہی ہدایت کر مجکو بیچ زمرہ اُن لوگون کے کہ ہدایت کیا تونے اُنکو اور عافیت مین رکھ مجکو آفتون دنیاوی اور آخرت کی سے بیچ ضمن اُن لوگون کے کہ عافیت مین رکھا تونے اُنکو اور کارسازی کر میری بیچ جملہ ان لوگون کے کہ کارسازی کی تونے اُنکی اور برکت دے میرے لیے اُس چیز مین کہ دی ہے تونے اور بچا مجکو برائی اُس چیز کی سے کہ مقدر کی تونے پس تحقیق تو حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور نہین حکم کیا جاتا تجھپر تحقیق نہین ذلیل ہوتا وہ شخص کہ دوست رکھا تونے اُس کو اور نہین عزت دیتا اُسکو کوئی شخص کہ جس سے دشمنی کی تونے بابرکت ہے تو اے رب ہمارے۔ اور صبح اور مغرب کی نماز مین قنوت پڑھنی جائز ہے

نماز چاشت کے بیان مین

چاشت کی نماز چار رکعتین پڑھے اور اگر کوئی چار رکعتون سے زیادہ رکعتین پڑھنی چاہے تو پڑھا کرے ثواب پاویگا

نماز تراویح کے بیان مین

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان مین اول شب مین بھی اور بعد نصف شب کے بھی اور آخر شب مین بھی تیئیسوین شب اور پچیسوین شب اور

---

۱ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور طبرانی اور بیہقی کی حسن بن علی رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صفۃ الصلوٰۃ مین ہے ۱۲ ۲ یہ حدیث براء بن عازب رضؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۴۷ مین ہے اور ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ایضاً مین ہے اور ترمذی چھاپہ لکھنؤ کے صفحہ ۹۵ مین ہے ۱۲ ۳ یہ حدیث حضرت عائشہ رضؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۶۹ مین ہے ۱۲ ۴ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی ابوذر رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب قیام شہر رمضان کے دوسری فصل مین ہے ۱۲

ستائیسوین شب کو جماعت کرکے نماز تراویح کو پڑھا ہے اور حضرت عمرؓ کے عہد مین اس نماز کا پڑھنا صحابہؓ سے بھی ثابت ہی **فائدہ** اس نماز کو مع وتر کے رمضان مین گیارہ رکعت سے زیادہ پڑھنا کسی صحیح حدیث مین نہین ہی اور نماز تراویح عورتین بھی پڑھین

نماز استخارہ کے بیان مین

جب کسی کو کوئی کام پیش آوے تو سنت ہی کہ استخارہ کرے اس طرح پر کہ پہلے وضو کرے پھر دو رکعت نفل پڑھے پھر اللہ تعالی کی تعریف کرے اور درود بھیجے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر یہ دعا جو آگے آتی ہی پڑھے پھر سوہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ[۱]

یعنی یا الٰہی تحقیق مین طلب خیر کی کرتا ہون تجھ سے ساتھ استعانت علم تیرے کے اور طلب قدرت کی کرتا ہون (یعنی اوپر پانے خیر کے اور حاصل کرنے اس کے کے بواسطہ قدرت تیری کے) اور مانگتا ہون تجھ سے فضل تیرے سے کہ بڑا ہی پس تحقیق تو قادر ہے (یعنی ہر چیز پر) اور مین نہین قادر (یعنی کسی چیز پر مگر ساتھ قدرت تیری کے) اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو جاننے والا غیبون کا ہی۔ یا الٰہی اگر تو جانتا ہی کہ یہ کام کہ مین قصد اسکا رکھتا ہون بہتر ہی

---

[۱] یہ حدیث عبدالرحمن بن عبدالقاری کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۶۹ مین ہی ۱۲

[۲] یہ حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۵۵ مین ہی ۱۲

میرے لیے دین میرے ہین اور دنیا میری ہین اور زندگی میری ہین اور انجام کار میرے ہین پیچ اس جہان کے اور اُس جہان کے پس مہیا کر اس کو میرے لیے اور آسان کر اُس کو میرے لیے پھر برکت دے اس ہین میرے لیے اور اگر جانتا ہی تو یہ کہ یہ کام بڑا ہی میرے لیے دین میرے ہین اور زندگانی میری ہین اور انجام کار میرے ہین اس جہان ہین اور اُس جہان ہین پس پھیر اسکو مجھ سے اور مجکو اس سے اور مہیا کر میرے لیے بھلائی جہان ہو پھر راضی کر مجھ کو ساتھ اُس کے **فائدہ** جب یہ دعا پڑھ کر وہ کام کریگا تو حق تعالی ضرور اُس کے لیے بہتر ائی کرے گا بُرائی سے بچاوے گا بعضون نے کہا ہی یہ دعا تین روز تک یا سات روز تک پڑھے انجام بخیر ہوگا۔ یا خواب مین کچھ معلوم ہوجاوے گا یا دل مین کرنا نہ کرنا جم جاوے گا وہی حکم الٰہی سمجھے

سفر مین نماز قصر کرنے کے بیان مین

مسافر[۱] جب اپنے گھر سے سفر کے ارادے سے نکلے تو نماز قصر کرے یعنی چار رکعت کی دو رکعت پڑھے۔ لیکن مغرب[۲] کی نماز مین قصر نہین ہی وہ گھر مین بھی تین رکعت اور سفر مین بھی تین رکعت پڑھے اور صبح کی نماز مین بھی قصر نہین بسبب طول ہونے اُس کی قرأت کے۔ نماز[۳] کے قصر کا حکم جو مسافر کو ہوا ہی یہ اللہ تعالی نے صدقہ دیا ہی سو اُس کا صدقہ قبول کرنا چاہیے۔ اللہ تعالی[۴] کو یہ بات پسند ہی کہ اُس کی رخصت کے کام ادا کیے جاوین۔ اگر کوئی[۵] شخص ٹھہرے کسی شہر مین

---

۱ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب صلوٰۃ المسفر کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث بخاری اور مسند امام احمد کی حضرت عائشہ رضی کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ المسافر والمرضی مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث یعلی بن امیہ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نول کشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۴۱ مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث مسند امام احمد کی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ المسافر والمریض مین ہی ۱۲ ۵ یہ مضمون درالبہیہ مترجم اردو چھاپہ لاہور کے صفحہ ۱۳۵ مین ہی ۱۲

مترددتو قصر کرے نماز کو بیس دن تک اور جب ارادہ کرے چار دن ٹھہرنے کا تو پوری نماز پڑھے بعد[۱] چارون کے جو کوئی اپنی بستی سے کہین کو سفر کے ارادے سے نکلے یہانتک کہ وہ مسافر گنا جاوے تو وہ قصر کرے نماز کو اگرچہ وہ مقام ایک برید یعنی بارہ میل سے کم فاصلہ پر ہو۔ رسول[۲] اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سفر[۳] مین سنتون کا پڑھنا بھی ثابت ہی سو جو پڑھے گا ثواب پاویگا اور جو نہ پڑھے اسکو اختیار ہی سفر مین نماز کو جمع کرکے پڑھنا درست ہی خواہ ظہر کے وقت مین ظہر کے ساتھ اسی وقت عصر کو پڑھ لے یا عصر کے وقت مین عصر کے ساتھ اسیوقت ظہر کو پڑھ لے اسی طرح مغرب کے وقت مین مغرب کیساتھ اسی وقت عشا کو پڑھ لے یا عشا کے وقت مین عشا کے ساتھ اسی وقت مغرب کو پڑھ لے۔

گھر مین نماز جمع کرنے کے بیان مین

گھر[۴] مین ضرورت کے وقت نماز کو جمع کرکے پڑھنا جائز ہی

نماز خوف کے بیان مین

لڑائی[۵] مین دشمن کے مقابلے کے وقت ایک ہی رکعت نماز پڑھنی درست ہی مقابلے[۶] کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کو کیطرح پڑھا ہی انمین سے جسطرح پڑھے کفایت کرتا ہی اور جب ڈر غالب ہو اور کشت وخون ہونے لگے تو پیادہ وسوار جس طرح ہو سکے پڑھے اگرچہ قبلہ کی طرف نہ ہو اور اشارے سے ہو

جمعے کی نماز کے بیان مین

جمعے[۷] کی نماز فرض ہی فرمایا اللہ تعالی نے جب پکارا جاوے یعنی جب اذان ہو

---

۱ یہ مضمون الروضۃ الندیہ شرح درر البہیہ مطبوعہ مطبع علوی لکھنؤ کے ص۲۹ مین ہی ۲ یہ حدیث چھاپہ احمدی ہلی کے صفحہ ۱ مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث ابن عباس کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے ص۱۴۹ مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے ص۲۴۱ مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے ص۲۴۱ مین ہی ۱۲ ۶ یہ مضمون درر البہیہ ترجمہ اردو چھاپہ لاہور کے ص۱۳ مین ہی ۱۲ ۷ یہ آیت سورۂ جمعہ کے دوسرے رکوع مین ہی ۱۲

نماز کے واسطے دن جمعے کے پس دوڑو واسطے ذکر خدا تعالیٰ کے اور چھوڑدو سودا کرنا
نماز جمعے کی غلام پر ذکہ کسی کی ملک مین ہو اور عورت لڑکے پر اور بیمار پر۔ اور
مسافر پر فرض نہین۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی میرا یہ قصد ہی کہ اپنی جگہ
پر جمعہ پڑھانے کیلئے کسی شخص کو حکم دون اور جو لوگ جمعہ پڑھنے نہین آتے خود جاکر اُنکے
گھر جلادون جو شخص بے عذر ایک جمعہ نہ پڑھے وہ ایک دینار صدقہ دیوے اور جسکو ایک دینار
کی طاقت نہو وہ آدھا دینار صدقہ دیوے **فائدہ** دینار ساڑھے چار ماشہ سونے کا
ہوتا ہی اگر سونا سولہ روپیہ تولہ ہو تو ایک دینار چھ روپیہ کا ہوا اور آدھا دینار تین
روپیہ کا اور جو شخص بہت ہی محتاج ہو وہ صدقہ دے ایک درہم یا آدھا درہم یا ایک
صاع گیہون کا یا آدھا صاع گیہون کا اور ایک مُدّ یا آدھا مد بھی آیا ہی **فائدہ** مُد نام
پیمانہ کا ہی اور سُمین قریب تین پاؤ کے اناج آتا ہی اور صاع مین چار مد اناج آتا ہی یعنی
قریب تین سیر کے اور گاؤن مین جمعہ پڑھنا درست ہی جسکو امام کیساتھ جمعے کی ایک
رکعت ملجاوے اُسکا جمعہ ادا ہوجاتا ہی وہ ایک رکعت اور اُٹھکر پڑھلے۔ امام کے
ساتھ جسکو ایک رکعت پوری جمعے کی نہ ملے وہ چار رکعت ظہر کی پڑھے۔ جو شخص
جمعے کے دن نہاوے اور مسجد مین جاوے اور جسقدر نماز اللہ تعالیٰ نے اُسکے لیے
مقدر کی ہو پڑھے پھر امام کے خطبہ پڑھنے تک چپ رہے پھر امام کیساتھ جمعہ پڑھے
تو اللہ تعالیٰ اُسکے وہ گناہ بخشدیتا ہے جو گذشتہ جمعے سے اُس جمعہ تک اُس سے ہوے ہین

---

۱ یہ حدیث ابوداؤد اور حاکم کی طارق کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ الجمعہ مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث دارقطنی کی جابر رضؓ کی
روایت سے مشکوٰۃ مین باب الجمعۃ دوجہا کے تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث عبداللہ بن مسعود رضؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور
کے جلد اول کے صفحہ ۲۳۲ مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کی سمرہ بن جندب کی روایت سے مشکوٰۃ مین
باب وجوبہا کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث قدامہ بن وبرہ رضؓ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۸۰ مین ہی ۱۲ ۶
یہ حدیث ابن عباس رضؓ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی سیرٹھ کے صفحہ ۱۲۲ مین ہی اور ابوداؤد چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۵۲ مین ہی ۱۲ ۷
یہ حدیث نسائی ابن ماجہ اور دارقطنی کی ابن عمر رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ الجمعہ مین ہی ۱۲ ۸ یہ حدیث زرقانی شرح موطا
امام مالک چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۱۹۰ مین ہی ۱۲ ۹ یہ حدیث ابوہریرہ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۸۶ مین ہی ۱۲

اور زیادہ تین دن کے۔ اور یہ بھی آیا ہی کہ جمعے کے دن جسقدر ہوسکے پاکی حاصل کرے (یعنی لبین لواوے اور ناخن کتراوے اور بال زیر ناف کے لے اور بغلون کے بال دور کرے اور کپڑے اور سر دھووے) اور تیل یا خوشبو اگر اُسکے پاس ہو تو لگائے ورنہ اپنی بی بی سے لیکر لگائے پھر مسجد مین جائے اور دو آدمیون کو پھاڑ کر آگے نہ گذرے تو اللہ تعالی اسکے وہ گناہ بخشدیتا ہی جو گذشتہ جمعے سے اس جمعے تک اُس سے ہوئے ہین۔ اور جسکو جمعے کے روز خوشبو میسّر نہ ہووے اُسکے لیے پانی ہی خوشبو ہی جمعے کے دن مسجد کے دروازے پر فرشتے آتے ہین اور جو لوگ پہلے مسجد مین داخل ہوتے ہین اُنکو لکھ لیتے ہین پھر جو اُنکے بعد آتے ہین اُنکو لکھ لیتے ہین جو شخص سب سے پہلے مسجد مین آتا ہی وہ مثال اُس شخص کے ہی جو مکہ مین قربانی کے لیے اونٹ بھیجتا ہی جسکا بہت ہی ثواب ملتا ہی اور جو اسکے بعد آتا ہی وہ مثال اُس شخص کے ہی جو مکہ مین قربانی کے لیے گائے بھیجتا ہی اور جو اُسکے بعد آتا ہی وہ مثال اُس شخص کے ہی جو مکہ کو قربانی کے لیے دُنبہ بھیجتا ہی اور جو اُسکے بعد آتا ہی وہ مثال اُس شخص کے ہی جو بھیجتا ہی مرغی اور جو اُسکے بعد آتا ہی وہ مثال اُس شخص کے ہی جو بھیجتا ہی انڈا پھر جب امام خطبہ شروع کرتا ہی تو فرشتے اپنے دفتر کو لپیٹ لیتے ہین اور خطبہ سُننے لگتے ہین۔ امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت جو اذان کہی جاتی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین اور حضرت ابی بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت مین یہی اذان تھی اور یہی سنت ہی اور جو اذان کہ اس سے پہلے کہی جاتی ہی یہ اذان حضرت عثمانؓ نے مقرر کی تھی اور

---

۵۱ یہ حدیث سلمان رضی اللہ تعالی عنہ فارسی کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صـ۱۲۱ مین ہی ۱۲

۵۲ یہ حدیث امام احمد اور ترمذی کی براء رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب التنظیف والتبکیر کے تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابو ہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الغسل کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث سائب بن یزید رضہ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صـ۱۲۴ مین ہی ۱۲

یہ بھی جائز ہی۔ جو اذان کہ امام کے منبر پر بیٹھنے کے وقت کہی جاتی ہی وہ مسجد کے دروازے پر کہی جاوے جمعے مین اور سوائے جمعے کے کسی کو اُسکی جگہ سے اُٹھاکر اسمین خود بیٹھنا منع ہی اپنے کاروبار کے کپڑون کے سوائے اگر کوئی جمعے کو پہننے کے لیے علیحدہ کپڑے بنا رکھے تو جائز ہی جمعے کے دن امام جب منبر پر چڑھے تو لوگون کو سلام دے جمعے کے دن امام لاٹھی یا کمان پر تکیہ دیکر خطبہ پڑھے جمعے کے دن امام خطبہ پڑھنے کے لیے جب منبر پر چڑھے تو (قبلہ کی طرف بیٹھکر لوگون کی طرف منھ کرکے) منبر پر بیٹھ جاوے جب مؤذن اذان دیکر فارغ ہوجاوے اُسوقت کھڑا ہوکر خطبہ پڑھے (جب پہلا خطبہ پڑھ چکے بیٹھ جاوے) اور (بلا ضرورت) کلام نکرے پھر کھڑا ہوکر دوسرا خطبہ پڑھے ف امام کو خطبہ مین ضرورت کے وقت باتین کرنی جائز ہین اسلیے کہ (ایکبار) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعے کا خطبہ پڑھتے پڑھتے منبر پر سے نیچے اُترے اور ابو رفاعہ کو دین کی باتین سکھائین اور (ایکبار) جمعے کیدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے پڑھتے منبر سے نیچے آئے اور حسن رض اور حسین رض کو اُٹھاکر منبر پر چڑھالیا اور فرمایا سچ فرمایا اللہ تعالی نے کہ تحقیق مال تمھارا اور اولاد تمھاری فتنہ ہی مین نے ان دونون کو دیکھا اور صبر نہ کرسکا۔ یہ کہا پھر خطبہ پڑھنا شروع کردیا اور (ایکبار) جمعے کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص آیا اُسکو فرمایا تو نے نماز یعنی سنتین پڑھی ہین اُسنے کہا نہین پھر فرمایا

---

۱ یہ حدیث طبرانی کی روایت سے نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۱۴۰ مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث مسلم اور بخاری کی نافع رض کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب التنظیف والتبکیر کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث ابن ماجہ اور مؤطا امام مالک کی عبداللہ بن سلام کی روایت سے مشکوٰۃ من باب التنظیف والتبکیر کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت سے ابن ماجہ چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۷۵ وصفحہ ۷۸ مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث حکم بن حزن کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۵۵ مین ہی ۱۲ ۶ یہ حدیث ابن عمر رض کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۵۵ مین ہی ۱۲ ۷ یہ حدیث حمید بن ہلال کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۸۵ مین ہی ۱۲ ۸ یہ حدیث عبداللہ بن بریدہ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۵۷ مین ہی ۱۲ ۹ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی جابر بن عبداللہ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الجمعۃ مین ہی ۱۲

کھڑا ہوا اور دو رکعتین پڑھ لے اور قرأت تھوڑی پڑھ جمعے کی نماز کو لمبا کرنا اور خطبے کو چھوٹا کرنا یہ امام کی دانائی کی علامت ہی جمعے مین خطبہ سنتے ہوے جسکو اونگھ آوے وہ اپنی جگہ بدل ڈالے۔ جمعے مین گوٹ مار کر بیٹھنا جائز ہی **فائدہ** گوٹ مارنا اس طرح کی نشست کو کہتے ہین کہ رانین ملائے پیٹ سے کپڑے یا ہاتھ کے ساتھ جمعے کے دن جب امام خطبہ پڑھنے لگے تو مقتدی اُسکے سامنے بیٹھین امام کے خطبہ پڑھنے کی حالت مین جس نے کنکریون کو چھوا اُسنے بیہودہ کیا یعنی جسنے کنکریون کو ادھر اُدھر کیا یا تنکے توڑے یا زمین کھودی یا لکیرین ڈالین یا ایسا ہی کچھ اور کام کیا تو اُسنے لغو اور بیہودہ پن کیا۔ امام کے خطبہ پڑھنے کی حالت مین جو شخص باتین کرے وہ اُس گدھے کے مانند ہی جسپر کتابین لدی ہون اور جو شخص اُسکو کہے چپ رہ اُسکے جمعے کی نماز بھی نہین ہوتی جو شخص جمعے کے دن اپنی بیوی کو نہلاوے یعنی اُس سے صحبت کرے تاکہ وہ بھی نہاوے اور سویرے جاکر اول خطبہ پاوے اور پیادہ جاوے اور امام کے نزدیک بیٹھے اور خطبہ سُنے اور بیہودہ بات نہ کہے تو اُسکے ہر قدم پر ثواب ایک برس کے روزہ کا اور قیام راتون اُسکی کا اُسکے اعمالنامہ مین لکھا جاتا ہی بعد نماز جمعہ کے چار رکعت پڑھے۔ خواہ دو رکعت پڑھے۔ خواہ چھ رکعت پڑھے اس طرح کہ پہلے دو پڑھے پھر چار۔ اور جہان فرض پڑھے سنت وہان نہ پڑھے

---

۱ یہ حدیث جابر بن عبداللہ رضؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۸۰ مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث عمار رضؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ ایضاً کے جلد اول کے صفحہ ۲۸۶ مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث ابن عمر رضؓ کی روایت سے ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۵۶ مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث ابن عمر رضؓ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۲۳۸ مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث ابوسعید خدری رضؓ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۶۵ مین ہی ۱۲ ۶ یہ حدیث ابوہریرہ رضؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۸۳ مین ہی ۱۲ ۷ یہ حدیث مسند امام احمد کی ابن عباس رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب التنظیف والتطیب کے تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۸ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ کی اوس بن اوس رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب التنظیف کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۹ یہ حدیث ابوہریرہ رضؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۸۶ مین ہی ۱۲ ۱۰ یہ حدیث سالم رضؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ ایضاً جلد ایضاً مین ہی ۱۲ ۱۱ یہ حدیث عطار کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۶۲ مین ہی ۱۲ ۱۲ یہ حدیث عمرو بن عطار رضی اللہ عنہ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۸۶ مین ہی ۱۲

آگے پیچھے یا ادھر اُدھر ہوکر پڑھے یا درمیان فرض اور سنت کے بات کرلے[۱۱] تو
دن جمعے کی نماز پڑھنی واجب نہین ہی

نماز عیدین کے بیان مین

نماز عیدین[۱۲] کی سنت ہی عید[۱۳] کے دن غسل کرنا مستحب ہی جس کی عید کی نماز[۱۴]
فوت ہو جائے وہ دو رکعتین پڑھ لے۔ عیدین[۱۵] کی نماز پڑھنے کیلیے عورتین بھی
عیدگاہ مین جائین بلکہ پردے والیان اور کنواریان اور حیض والیان بھی جائین
اور مسلمانون کے ساتھ دعا مین شریک ہوین اور لوگون کے ساتھ تکبیرین
پڑھین اور پردہ کرکے جماعت کے پیچھے کھڑی ہون اور جس[۱۶] عورت کی عید کی نماز
فوت ہو جائے وہ دو رکعتین پڑھ لے۔ عیدگاہ[۱۷] مین نماز کے لیے جس راستہ
سے جائین اُس راستہ سے نہ آئین۔ عید[۱۸] کے دن اگر مینھ برستا ہو تو عید کی نماز مسجد
مین پڑھین عید[۱۹] اضحیٰ کے دن جلدی نماز پڑھین اور عید[۲۰] الفطر کیدن دیر کرکے پڑھین عید الفطر
کے دن طاق کھجورین کھاکر نماز پڑھنے کو جائین اور عید[۲۱] اضحیٰ کیدن نماز کے بعد کھائین
عیدین[۲۲] کے دن سُرخ چادر پہننی سنت ہی۔ عیدگاہ[۲۳] مین امام اپنے آگے برچھی کھڑی کرلے
اور اسکی طرف نماز پڑھے اور عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھین عید[۲۴] کی نماز کے بعد

---

[۱] یہ حدیث محمد بن سیرین کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صـ۱۲۳ مین ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث بخاری چھاپہ ایضاً کے صـ۱۳۰ مین ہی ۱۲ [۳] یہ حدیث نافع رضؓ کی روایت سے مؤطا مطبوعہ مطبع احمدی دہلی کے صـ۷۲ مین ہی ۱۲ [۴] یہ مضمون بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صـ۱۳۴ مین ہی ۱۲ [۵] یہ حدیث ام عطیہؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صـ۲۰۵ مین ہی ۱۲ [۶] یہ مضمون بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صـ۱۳۴ مین ہی ۱۲ [۷] یہ حدیث جابرؓ کی روایت سے بخاری چھاپہ ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہی ۱۲ [۸] یہ حدیث ابوہریرہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب صلوٰۃ العیدین کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ [۹] یہ حدیث مسند امام شافعیؒ کی ابوالحویث رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ایضاً کے فصل ایضاً مین ہی ۱۲ [۱۰] یہ حدیث بخاری اور مسند امام احمد کی انسؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ العیدین مین ہی ۱۲ [۱۱] یہ حدیث مسند امام احمد اور ترمذی کی ابن بریدہؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہی ۱۲ [۱۲] یہ حدیث ابن خزیمہ کی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہی ۱۲ [۱۳] یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صـ۳۳ مین ہی ۱۲ [۱۴] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عمرؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب صلوٰۃ العیدین کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۱۵] یہ حدیث یزید ابن براد رضؓ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صـ۱۶۷ مین ہی ۱۲

امام کمان پر ٹیکا دیکر خطبہ پڑھے عیدین کی نماز کے نہ پہلے نفل پڑھے نہ بعد پڑھے عیدین کی نماز بغیر اذان اور بغیر تکبیر کے پڑھنی چاہیے عیدین کی نماز مین قبل قرأت پہلی رکعت مین (بسوائے تکبیر تحریمہ کے) سات تکبیرین کہنی چاہئین اور دوسری رکعت مین قبل قرأت قیام کے (سوائے تکبیر قیام کے) پانچ تکبیرین کہنی چاہئین عیدگاہ مین امام عورتون کو وعظ سنائے اور انکو رغبت دلائے اس بات پر کہ فقرا کو صدقہ دین

نماز استسقا کے بیان مین

جب خشک سالی ہو جاوے اور مینھ نہ برسے تب نماز استسقا کیلئے کوئی دن مقرر کرین۔ اور اُس دن میلے کچیلے کپڑے پہن کر عاجزی کرتے ہوئے گڑگڑاتے ہوئے عیدگاہ مین جائین اور جس وقت آفتاب کا اوپر کا کنارہ نکل آوے اُسوقت امام منبر پر چڑھے اور تکبیر کہے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کرے پھر کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّۃً وَّبَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ یعنی سب تعریف اللہ کو ہی جو صاحب ہی سارے جہانکا بڑا مہربان نہایت رحم والا مالک انصاف کے دن کا نہین کوئی لائق پوجنے کے مگر اللہ کرتا ہی جو چاہے۔ اے اللہ تو ہے اللہ نہین لائق پوجنے کے کوئی مگر تو بے پرواہ ہی اور ہم فقیر ہین بھیج ہمپر پانی اور جس قدر پانی اُتارے اُس سے ہمکو قوت دے

---

۵۱ یہ حدیث بخاری اور مسلم اور مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی ابن عباسؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ العیدین مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث جابرؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۹ مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث نافع مولی عبداللہ بن عمرؓ کی روایت سے موطا امام مالک مطبوعہ مطبع احمدی دہلی کے صفحہ ۱۲۱ مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوسعید خدری کی روایت سے مشکوٰۃ مین کتاب الایمان کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث حضرت عائشہ رضؓ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۶۵ مین ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی ابن عباسؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ الاستسقا مین ہی ۱۲ ۵۷ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۶۵ مین ہی ۱۲

اور فائدہ دے ایک مدت تک پھر دونون ہاتھ اُٹھاوے یہانتک کہ بغلین نظر آنے لگین یعنی ہاتھون کو لمبا کرے لیکن[۱] ہاتھون کو سر سے اونچا نہ لیجاوے منھ کے سامنے رکھے۔ اور[۲] ہاتھونکو پھیلاوے اور اُنکی پشت اوپر رکھے اور ہتھیلی زمین کیطرف کرے۔ پھر لوگون کی طرف بیٹھ کرے اور قبلہ کی طرف منھ کرکے اور چادر کو پلٹ کراوڑھے۔ اور[۳] لوگ بھی امام کیساتھ اپنی اپنی چادرین پلٹ کراوڑھین اسطرح پر کہ داہنے ہاتھ سے چادر کے نیچے بایان کونا اور بائین ہاتھ سے نیچے کا داہنا کونا پکڑکر بیٹھ کے پیچھے ہی اپنے دونون ہاتھون کو پھراوے اسطرح سے کہ جو کونا داہنے ہاتھ سے پکڑا ہی وہ داہنے کندھے پر آجاوے اور جو بائین ہاتھ سے پکڑا ہی وہ بائین کندھے پر آجاوے۔ اور[۴] جسکو اسطرح پر چادر کا اُلٹنا مشکل نظر آوے وہ کندھونپر اُلٹ لے اور یہ دعائین پڑھے **پہلی دعا** اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا یعنی یا الٰہی پلاہمکو یا الٰہی پلاہمکو یا الٰہی پلاہمکو **دوسری دعا** اَللّٰھُمَّ سُقْیًا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا مَرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ یعنی یا الٰہی ملاہمکو مینھ کہ فریادرسی کرے اور اچھا ہو انجام اور ارزانی کرے نفع کرنے والا نہ ضرر کرنیوالا جلدی آنیوالا نہ دیر لگانیوالا **تیسری دعا** اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ یعنی یا الٰہی پانی دے بندون اپنے کو اور جانورون اپنے کو اور پھیلا رحمت اپنی اور جلا شہر مردے اپنے کو یعنی سرسبز کر **چوتھی دعا** اَللّٰھُمَّ جَلِّلْنَا سَحَابًا کَثِیْفًا قَصِیْفًا ذَلُوْقًا ضَحُوْکًا تُمْطِرُنَا مِنْہُ رِذَاذًا قِطْقِطًا سَجْلًا یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

---

[۱] یہ حدیث عمیر مولی بنی ابی اللحم کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۶۴ مین ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث انس رض کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۶۱ ایضاً مین ہی ۱۲ [۳] یہ حدیث حضرت عائشہ رضہ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۶۴ مین ہی ۱۲ [۴] یہ حدیث امام احمد کی سکے التمام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کے جلد اول کے صفحہ ۲۰۰ مین ہی ۱۲ [۵] یہ حدیث محمد بن مسلمہ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۶۱ مین ہی ۱۲ [۶] یہ حدیث انس بن مالک کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۳۷ مین ہی ۱۲ [۷] یہ حدیث جابر بن عبداللہ رضہ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۶۲ مین ہی ۱۲ [۸] یہ حدیث عمرو بن شعیب رضہ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۶۲ مین ہی ۱۲ [۹] یہ حدیث ابوعوانہ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ الاستسقاء مین ہی ۱۲۔

یعنی اے اللہ لے آ ہمارے اوپر ابر کو جو گاڑھا کڑکتا پانی پٹپٹیا چمکتی بجلی کیساتھ کہ مینھ برساوے تو اُس سے ہمپر نرم بوندی کا چھوٹی بوندی کا خوب برسنا۔ اے صاحب مرتبہ اور بزرگی کے۔ امام جب ان دعاؤن کے پڑھنے سے فراغت حاصل کرے تو دونون ہاتھ اُٹھائے رکھے اور لوگون کی طرف مُنھ کرے اور منبر پر سے اُتر کر دو رکعت نماز لوگون کو پڑھاوے اور اُنمین قرأت پکار کر پڑھے استسقا کی نماز پہلے پڑھنا اور خطبہ پیچھے پڑھنا بھی درست ہے

نماز سورج گہن اور چاند گہن کے بیان مین

سورج یا چاند کو جب گہن لگے تب کسی شخص کو لوگونکے بلانے کے لیے بھیجا جاوے تاکہ مسجد مین آوین اور جماعت کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھین اور امام قرأت پکار کر پڑھے اور اُسکی پہلی رکعت مین سورۂ عنکبوت اور دوسری مین سورۂ روم پڑھے اور ہر رکعت مین خواہ دو رکوع خواہ تین رکوع خواہ چار رکوع خواہ پانچ کرے اور دونون رکوع کے بیچ مین بھی قرأت پڑھے اور ہر رکعت مین ایک رکوع بھی آیا ہی پھر جب نماز سے فارغ ہوے تو لوگون کو خطبہ سُناوے اور جبتک گہن ہٹ نہ جاوے تب تک نماز اور (خطبہ) مین مشغول رہے

مریض کی عیادت کے بیان مین

مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہین۔ جب ملاقات کرے تو السلام علیکم کہے اور جب

---

۵۱ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابن ماجہ اور ابو عوانہ اور بیہقی کی ابوہریرہ رضؓ کی روایت سے مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے جلد اول کے ص۳۶۵ مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ الکسوف مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث دارقطنی کی حضرت عائشہ رضؓ کی روایت سے مسک الختام شرح بلوغ المرام مطبوعہ مطبع نظامی کے جلد اول کے ص۱۹۱ مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عمر رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ الکسوف مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث حضرت عائشہ رضؓ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے ص۲۱۲ مین ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث ثعلبہ بن عباد العبدی رضؓ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے جلد اول کے ص۱۲۶ مین ہی ۱۲ ۵۷ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عباس رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب صلوٰۃ الکسوف مین ہی ۱۲ ۵۸ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی مغیرہ بن شعبہ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الجنائز مین ہی ۱۲۔

ضیافت کرے تو قبول کرے اور اگر خیر خواہی چاہے تو اسکی خیر خواہی کرے اور چھینکنے کے بعد جب الحمد للہ کہے تو جواب دے یرحمک اللہ کہے اور جب بیمار ہو تو پوچھے اسکو اور جب مر جاوے تو نماز جنازہ اور اسکے دفن کیلئے ساتھ جاوے۔ کفار کی عیادت کرنی درست ہے۔ جب مسلمان مسلمان کی عیادت کرتا ہے تو اسکے لیے ستر ہزار فرشتے رحمت اور مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ جب مریض کے پاس جائے تو اسکے حق میں یہ دعائیں کرے **پہلی دعا** اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا یعنی دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیوں کے اور شفا دے تو ہے شفا دینے والا نہیں شفا مگر شفا تیری وہ شفا کہ نہ چھوڑے کسی بیماری کو **دوسری دعا** لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْشَاءَ اللّٰهُ یعنی نہیں کچھ ڈر (یعنی غم نہ کھا اس بیماری سے اسلیے کہ) پاک کرنے والی ہے (بیماری گناہوں سے) اگر چاہے اللہ **تیسری دعا** اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَكَ یعنی سوال کرتا ہوں میں اللہ بزرگ پروردگار عرش بڑے کے سے یہ کہ شفا دے تجکو **چوتھی دعا** جب کوئی خود بیمار ہو تو وہ دم کرے اپنے پر معوذتین یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو اگر کوئی گھر والوں میں سے بیمار ہو تو اسپر بھی دونوں سورتیں دم کرے اور اگر ان دونوں کیساتھ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ بھی ملائے تو بھی بہتر ہے **پانچویں دعا** جو شخص خود بیمار ہو وہ پہلے تین بار بسم اللہ کہے پھر یہ دعا پڑھے

---

۱ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صـ۲۱۳ میں ہے ۱۲ ۲ یہ حدیث انس کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صـ۱۸ میں ہے ۱۲ ۳ یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد کی حضرت علیؓ کی روایت سے مشکوٰۃ میں باب عیادۃ المریض وثواب المرض کے دوسری فصل میں ہے ۱۲ ۴ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ کی روایت سے مشکوٰۃ میں باب یقینا کی پہلی فصل میں ہے ۱۲ ۵ یہ حدیث ابن عباسؓ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صـ۸۴۲ میں ہے ۱۲ ۶ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی کی ابن عباسؓ کی روایت سے مشکوٰۃ میں باب عیادۃ المریض کے دوسری فصل میں ہے ۱۲ ۷ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ میں باب یقینا کے پہلی فصل میں ہے ۱۲ ۸ یہ حدیث مسلم اور موطا امام مالک اور ابوداؤد اور ترمذی کی حضرت عثمانؓ کی روایت سے تیسیر الوصول چھاپہ کلکتہ کے صـ۳۱۲ میں ہے ۱۲

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ یعنی پناہ مانگتا ہون ساتھ عزت اللہ تعالیٰ کے اور قدرت اُسکی کے بُرائی اُس چیز کے سے کہ پاتا ہون مین اب اور ڈرتا ہون مین (یعنی زیادتی اُس چیز کی سے آیندہ کو) **چھٹی دعا** بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ یُّؤْذِیْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ یَشْفِیْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ یعنے ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے افسون پڑھتا ہون تجھپر ہر بیماری سے کہ ایذا دے تجکو بُرائی ہر شخص کی سے یا آنکھ حسد کرنے والی کی سے اللہ شفا دے تجکو ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے منتر پڑھتا ہون تجھ پر مسلمان[۱] آدمی اگر بیمار ہو تو بیماری کی تکلیف کے باعث سے اُسکے گناہ اسطرح پر جھڑتے ہین جیسے (ہوا سے) درخت کے پتے جھڑتے ہین۔ یہانتک[۲] کہ مسلمان آدمی کو کانٹا بھی لگے تو اللہ تعالیٰ اُسکی تکلیف کے سبب سے اُسکے گناہ جھاڑ دیتا ہے

جو لوگ مرنے کے قریب ہون اُنکو تلقین کرنے اور اُنکے پاس سورہ یٰسین پڑھنے کے بیان مین

اگر کسی[۳] کی جان نکلنے کے قریب ہو تو اُسکو تلقین شہادتین کی کرے یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہے تاکہ اقرار رسالت اور توحید دونون کا ہو جاوے اور وجہ تلقین کرنے کی یہ ہے کہ وہ شہادتین سُنکر خود بھی کہنے لگے۔ اور جو[۴] مرنے کے قریب ہو اُسکے پاس یہ کہنا بھی آیا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ

---

[۱] یہ حدیث مسلم اور ترمذی کی ابوسعید خدری رضہ کی روایت سے تیسیر الوصول چھاپہ کلکتہ کے ص۲۱۱ مین ہے ۱۲۔
[۲] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی عبداللہ بن مسعود رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب عیادۃ المریض وثواب المرض کے پہلی فصل مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوسعید خدری رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ایضا فصل ایضا مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی ابوسعید خدری رضہ کی روایت سے بلوغ المرام کے کتاب الجنائز مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث عبداللہ بن جعفر رضہ کی روایت سے ابن ماجہ چھاپہ اصح المطابع دہلی کے ص۲۴۷ مین ہے ۱۲

پاک ہی اللہ پروردگار عرش بڑے کا سب تعریف واسطے اللہ کے ہے پروردگار عالمون کا۔ اور جو مرنے کے قریب ہو اُسکے پاس سورۂ یٰسین پڑھنی چاہیئے۔

میت پر بوسہ دینے اور آنسو نسے اُسپر رونیکے جواز کے بیانمین

جسکا کوئی مرجائے اُسکو اُسپر بوسہ دینا جائز ہی۔ اور میت کو دیکھکر اگر خود بخود رونا آجاوے اور آنسو بہہ نکلین تو منع نہین ہی

میت پر چلا کر رونے اور پیٹنے اور گریبان پھاڑنے اور منہ نوچنے اور نوحہ اور بین کرنے اور سر کے بال منڈوانیکے حرام ہونیکے بیانمین

کسی کے مرنے سے مرد یا عورت رخسارے پیٹے یا گریبان پھاڑے یا کفار کی طرح بلند آواز سے میت کو پکارے وہ مسلمان نہین ہی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی مین بیزار ہون اُس سے جو کسی کے مرنے سے سر کے بال منڈواوے اور چلا کر روئے اور کپڑے پھاڑے۔ نوحہ کرنیوالی عورت اگر نوحہ کرنے سے توبہ کرکے نہ مرے تو وہ قیامت کے دن کھڑی کیجاویگی اور اُسپر کرتہ قطران کا اور کرتا خارش کا ہوگا۔ جو عورت نوحہ کرے یا نوحہ سُنے اُسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہی۔ جس جنازے کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورت ہو اُس کے ساتھ جانا منع ہی۔ دُنیا مین جسپر نوحہ کیا جاتا ہی قیامت کے دن اُسپر عذاب کیا جاویگا نوحہ کیے جانے کے سبب سے اگر کوئی شخص مرے پھر اُنمین سے کوئی اُس کی تعریف مین

---

۱ یہ حدیث ابوداؤد اور نسائی کی معقل بن یسار رضؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے کتاب الجنائز مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث حضرت عائشہؓ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۶۶ مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے مشکوٰۃ کے باب البکاء علی المیت کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی عبداللہ بن مسعود رضؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ایضاً کے فصل ایضاً مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابی بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب البکاء علی المیت کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۶ یہ حدیث ابومالک اشعری کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۳۰۱ مین ہی ۱۲ ۷ یہ حدیث ابوسعید خدریؓ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے جلد دوم کے صفحہ ۱۰ مین ہی ۱۲ ۸ یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے ابن ماجہ چھاپہ اول دہلی کے صفحہ ۱۱۷ مین ہی ۱۲ ۹ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی مغیرہ بن شعبہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب البکاء علی المیت کے تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۱۰ یہ حدیث ابوموسیٰ اشعری کی روایت سے ترمذی چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۲۶ مین ہی ۱۲

رو کر کے ای ہپاڑا ای سردار یا اسی قسم کی اور باتین تو اُس میت کو دو فرشتے مکے مارتے ہین اور کہتے ہین کہ کیا تو ایسا ہی تھا جس میت پر کوئی بین کر کے رووے اُس کو قبر کے اندر عذاب ہوتا ہے

دنیا مین اولاد کے مرنے سے آخرت مین اُس کا بدلہ بہشت ملنے کے بیان مین

جسکے تین بچے مرجاوین اور اُنکی مان اُنکے مرنے پر صبر کرے (یعنی روئے پیٹے چلائے نہین) اور اُنکے مرنے کو توشۂ عاقبت سمجھے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت کیساتھ اُنکے مان اور باپ کو اُسکے بدلے بہشت مین داخل کردیگا بلکہ جسکے دو بچے یا ایک ہی بچہ مرا ہوگا اُسکو بھی اللہ تعالیٰ بہشت دیگا یہانتک کہ جو حمل سے گرا ہوگا وہ بھی اپنے مان اور باپ کو اپنے ساتھ بہشت مین لیجائیگا جو بچہ حمل سے گرا ہوگا اگر اُسکے مان باپ کو گناہون کے سبب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دوزخ مین بھیجنے کا حکم کریگا تو وہ بچہ اللہ تعالیٰ سے جھگڑا کریگا پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُنکو بہشت مین اپنے ساتھ لیجائیگا مسلمانون کے لڑکے جو چھوٹی عمر مین مرگئے ہونگے وہ بہشت مین یون پھرینگے جیسے دریا مین جانور پھرتا ہی وہ ہر ایک لڑکا قیامت کے دن اپنے باپ سے آملے گا اور اُسکے کپڑے کا کونا پکڑے گا اور جب تک کہ اپنے باپ کو بہشت مین اپنے ساتھ نہ لیجائے گا تب تک اُس سے جدا نہ ہوگا

میت کو غسل دینے کے بیان مین

غسل دینا مُردون کا زندون پر واجب ہی (جب ارادہ کرین میت کے

---

۱ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عمر رضہ کی روایت سے بلوغ المرام کے کتاب الجنائز مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث مسند امام احمد و ابن ماجہ کی معاذ بن جبل رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب البکاء علی المیت کے تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ابن ماجہ چھاپہ اوادھلی کے ص ۱۱۷ مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث صحیح مسلم اور مسند امام احمد کی ابو ہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب البکاء علی المیت کے تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ام عطیہ رضہ کی روایت سے بلوغ المرام کے کتاب الجنائز مین ہی ۱۲

نہلانے کا تو پہلے تختے کو دھولین پھر میت کو اوسپر لٹائین اور کپڑے اوسکے اوسارین اور ستر اوسکا ڈھانک دین ایک کپڑے سے کہ لنبا ڈیڑھ ہاتھ کا ہو اور چوڑا دو ہاتھ کا اور وضو کراوین (بدون کلی کرانے اور ناک مین پانی دینے کے) اور نہلاوین اوس پانی سے کہ جسمین بیری کے پتے ڈال کر جوش دیا ہو۔ اور دھوئین سر اور داڑھی خطمی کے ساتھ (اور اگر خطمی نہ ملے تو صابن وغیرہ سے دھوئین) اور لٹائین پہلے بائین کروٹ پر پھر پانی ڈالین یہانتک کہ پہونچے پانی اوس کروٹ تک کہ تختے سے لگی ہو پھر دائین کروٹ پر لٹا کر نہلاوین اسطرح سے کہ پانی بائین کروٹ تک پہونچے اور پانی ڈالین تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اور لگاوین آخر کافور بدن پر۔ اور اگر عورت مرے تو اوسکو اوسکا خاوند نہلاوے۔ اور اگر مرد مرے تو اوسکی بیوی اوسکو نہلاوے اور شہید کو نہلانا نہ چاہیئے

میت کو کفن دینے کے بیان مین

میت اگر مرد ہی تو اوسکو ایک ازار اور ایک چادر اور ایک لفافہ ان تینون کپڑون مین کفن دینا مشروع ہی انسے نہ کم اور نہ زیادہ دینا چاہیے لیکن اگر میسر نہو سکے تو ناچاری کو ایک بھی کافی ہی اور عورت کو ایک ازار اور ایک کرتہ اور ایک اوڑھنی اور ایک وہ کپڑا کہ جس سے اوڑھنی کے نیچے رانین اور سرین باندھے جاتے ہین یہ پانچ کپڑے دینے چاہئین اور میت کو سفید اور پاک صاف کپڑے کا

---

۱ یہ حدیث ابوداؤد کی حضرت عائشہ رض کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الغسل کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ام عطیہ رض کی روایت سے بلوغ المرام کی کتاب الجنائز مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابن ماجہ کی حضرت عائشہ رض کی روایت سے بلوغ المرام کے کتاب الجنائز مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث عبداللہ بن ابی بکر رض کی روایت سے موطا امام مالک مطبوعہ مطبع احمدی دہلی کے صہ مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث بخاری کی ابن عباس رض کی روایت سے بلوغ المرام کے کتاب الجنائز مین ہی ۱۲ ۶ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ رض کی روایت سے بلوغ المرام کے کتاب الجنائز مین ہی ۱۲ ۷ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صہ مین ہی ۱۲ ۸ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد کی لیلی بنت قانف مقصفیہ رض کی روایت سے منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صہ ۱۱۹ مین ہی ۱۲ ۹ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ کی ابن عباس رض کی روایت سے بلوغ المرام کے باب الجنائز مین ہی ۱۲

کفن دینا چاہیے۔ لیکن[۵۱] بہت قیمتی کپڑے کا کفن نہ دین۔ اور اگر محرم[۵۲] مرجاوے تو اُسکو اسی کے دونون کپڑون کا کہ جن کو وہ پہنے ہوے ہو کفن دین اور اُس کو خوشبو نہ لگاوین اور نہ اُسکا سر ڈھانکین کیونکہ وہ احرام باندھے ہوے ہی قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اُٹھایا جاویگا

جنازے کو لیجانے کے بیان مین

جنازے[۵۳] کو لیجانے کے لیے جلدی کرین کیونکہ اگر وہ نیک ہی تو اپنی بھلائی یعنی منزل مقصود کو جلد پہونچ جاوے اور اگر وہ بد ہی تو پھر جلدی سے اپنی گردنون سے اُتار کر اپنا چھٹکارا اُس سے کرلو۔ اور[۵۴] نیک آدمی کے جنازے کو لوگ اُٹھاتے ہین تو وہ اُنکو کہتا ہی کہ مجکو میری منزل کی طرف جلدی لیچلو اگر بد آدمی کے جنازے کو اُٹھاتے ہین تو وہ کہتا ہی ہاے مصیبت مجھکو کہان لیے جاتے ہو اور اُسکی آواز سواے آدمی کے ہر چیز سُن لیتی ہی اور[۵۵] اگر آدمی اُسکی آواز سن لے تو مرجاوے میت کو دفن کرکے پھرتے وقت سوار ہوکر آنا جائز ہی لیکن[۵۶] جنازے کے ساتھ جاتے وقت سوار ہوکر نہ جائے اس لیے کہ جاتے وقت فرشتے بھی ساتھ ہوتے ہین اور وہ پیادہ چلتے ہین پس اگر لوگ سوار ہوکر چلین اور فرشتے پیادہ چلین تو بے ادبی ہی۔ لیکن بہ سبب[۵۷] کسی عذر کے اگر کسی کو ضرور سوار ہوکر ہی چلنا منظور ہو تو وہ جنازے کے بہت پیچھے اپنی سواری کو رکھے اور جو پیادہ ہون اُنکو اختیار ہی

---

۵۱ یہ حدیث حضرت علی رضہ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے جلد ثانی کے ص۹۳ مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی عبداللہ بن عباس رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الغسل و تکفینہ کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب المشی بالجنازہ کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث ابوسعید رضہ کی روایت سے بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے ص۱۷۵ مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث جابر بن سمرہ رضہ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے ص۳۱۱ مین ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث ثوبان رضہ کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے ص۹۶ مین ہی ۱۲ ۵۷ یہ حدیث ابوداؤد کی مغیرہ بن شعبہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب المشی بالجنازہ کے دوسری فصل ہی ۱۲۔

خواہ آگے چلین خواہ پیچھے چلین خواہ دائین خواہ بائین چلین۔ اور[۱] جو شخص جنازے کے ساتھ جاوے اور تین بار جنازے کو اُٹھاوے اُسنے جنازے کا حق ادا کیا عورتون[۲] کو جنازے کے پیچھے جانا درست نہین جنازے[۳] کے ساتھ آگ لیجانی منع ہی

نماز جنازہ کی کیفیت کے بیان مین

جنازہ کی نماز پڑھنے کے لیے میت کی چارپائی اس طرح رکھین کہ میت کا سر شمال کی طرف اور پائون جنوب کی طرف ہون پھر وضو[۴] کرین اور قبلہ رو کھڑے ہوکر تین[۵] صفین باندھین اور میت[۶] اگر مرد ہی تو امام اُسکے سامنے کھڑا ہووے اور میت[۷] اگر عورت ہی تو امام اُسکے درمیان مین کھڑا ہووے پھر دل[۸] مین نیت کرے اور دونون ہاتھ مونڈھون تک خواہ کانون[۹] تک اُٹھاوے اور پہلی تکبیر یعنی اللہ اکبر کہے۔ اسکے بعد[۱۰] جو دعا استفتاح یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ الخ پڑھتے ہین وہ حدیث سے ثابت نہین۔ سو بعد کہنے (پہلی تکبیر کے) امام سورۂ[۱۱] فاتحہ اور کوئی سورۃ پکار کر پڑھے اور سورۂ[۱۲] فاتحہ اور سورۃ کا خفیہ پڑھنا بھی جائز ہی پھر دونون ہاتھ[۱۳] اُٹھاوے (اور دوسری تکبیر کہے) پھر یہ درود[۱۴] پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ یعنی یا الٰہی

---

۱ یہ حدیث ابن عمرؓ کی روایت سے ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے ص۱۷۵ مین ہی ۲ ۲ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ام عطیہؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے کتاب الجنائز مین ہی ۲ ۳ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے ص۱۷۸ مین ہی ۲ ۴ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے ص۱۸۰ مین ہی ۲ ۵ یہ حدیث ابوداؤد کی مالک بن ہبیرہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب المشی بالجنازۃ کے تیسری فصل مین ہی ۲ ۶ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ کی نافعؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب المشی بالجنازۃ کے دوسری فصل مین ہی ۲ ۷ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی سمرۃ بن جندبؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الجنائز کے پہلی فصل مین ہی ۲ ۸ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عمرؓ کی روایت سے انما الاعمال بالنیات (یعنی نہین معتبر ہوتے عمل مگر ساتھ نیتون کے) مشکوٰۃ کی پہلی حدیث ہی ۲ ۹ یہ حدیث بیہقی کی ابن عمرؓ کی روایت سے قسطلانی شرح صحیح بخاری چھاپہ نولکشور کے جلد دیسری کے ص۳۴۷ مین ہی ۲ ۱۰ یہ فی الجملہ یعنی شرح ہدایہ چھاپہ نولکشوری جلد ثانی کے ص۱۹۹ مین ہی ۲ ۱۱ یہ حدیث طلحہ بن عبداللہ بن عوف کی روایت سے نسائی چھاپہ شاہدرہ دہلی کے ص۱۷۰ مین ہی ۲ ۱۲ یہ حدیث ابوامامہؓ کی روایت سے نسائی چھاپہ ایضاً کے صفحہ ایضاً مین ہی ۲ ۱۳ یہ حدیث بیہقی کی ابن عمرؓ کی روایت سے قسطلانی چھاپہ نولکشور کے جلد دیسری کے ص۳۴۷ مین ہی ۲ ۱۴ یہ درود نسائی چھاپہ شاہدرہ دہلی کے ص۱۷۰ مین ہی ۲ ۱۵ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی دہلی کے ص۱۷۸ مین ہی ۲ ۱۶ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے ص۱۸۰ مین ہی ۲ ۱۷ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی دہلی کے ص۱۷۸ مین ہی ۲ ۱۸ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی دہلی کے ص۱۷۸ مین ہی ۲ ۱۹ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی دہلی کے ص۱۷۸ مین ہی ۲

رحمت بھیج اوپر محمدؐ کے اور اوپر آل محمدؐ کے جیسے کہ رحمت بھیجی تونے ابراہیمؑ پر اور آل ابراہیمؑ پر بتحقیق تو تعریف کیا گیا ہی بزرگ یا الٰہی برکت بھیج محمدؐ پر جیسے کہ برکت بھیجی تونے ابراہیمؑ پر اور آل ابراہیم پر بتحقیق تو تعریف کیا گیا ہی بزرگ پھر دونون[۱] ہاتھ اُٹھائے اور (تیسری) تکبیر کہے۔ پھر یہ دعا پڑھے[۲] اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ یعنی ای اللہ بخشش کر واسطے زندون ہمارے کے اور مردون ہمارے کے اور حاضرون ہمارے کے اور غایبون ہمارے کے اور چھوٹون ہمارے کے اور بڑون ہمارے کے اور مردون ہمارے کے اور عورتون ہماری کے ای اللہ جسکو زندہ رکھے تو ہم مین سے سو زندہ رکھ اُسے اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سے تو مار اُسے ایمان پر ای اللہ مت محروم کر ہمکو اُسکے ثواب سے (یعنی ثواب کہ بسبب مصیبت اسکی کے ہمکو حاصل ہوا ہے اُس سے محروم نہ کر) اور نہ فتنہ مین ڈال ہمکو بعد اسکے **ف** میت مرد ہو یا عورت لڑکا ہو یا لڑکی سب کے جنازے کے لیے یہ دعا کافی ہی۔ پھر دونون[۳] ہاتھ اُٹھائے اور چوتھی تکبیر کہہ کر پہلے داہنی[۴] طرف گردن پھیر کر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ پھر بائین طرف گردن پھیر کر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ **فائدہ** امام پکار کر سلام پھیرے اور مقتدی خفیہ سلام پھیرین۔ اور جنازے[۵] کی نماز مین پانچ تکبیرین کہنی بھی سنت ہین جو شخص پانچ تکبیرین کہنی چاہے وہ بعد کہنے چوتھی تکبیر کے اگر میت مرد ہی تو

---

۱ یہ حدیث بیہقی کی ابن عمرؓ کی روایت سے قسطلانی شرح صحیح بخاری چھاپہ نولکشور کے جلد دوسری کے صفحہ ۳۴ مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث مسلم اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ کی ابوہریرہؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے کتاب الجنائز مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث بیہقی کی ابن عمرؓ کی روایت سے قسطلانی شرح صحیح بخاری چھاپہ نولکشور کے جلد دوسری کے صفحہ ۳۴ مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث ابوامامہؓ کی روایت سے نسائی چھاپہ شاہدرہ دہلی کے صفحہ ۷۹ مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث مسلم کی عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب المشی بالجنازۃ کے پہلی فصل مین ہی ۱۲

یہ دعا پڑھے[۵۱] اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَقِہٖ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ یعنی یا الٰہی بخش گناہ اس کے اور رحمت کر اسپر اور خلاص کر اسکو مکروہات سے اور معاف کر اسے (یعنی تقصیرات اس کی) اور بہتر کر مہمانی اسکی (یعنی جنت مین) اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانی کے اور برف کے اور اولے کے (یعنی پاک کر گناہون سے ساتھ طرح طرح کی مغفرتون کے) اور پاک کر گناہون سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سے اور بدلہ دے اسکو گھر (یعنی اس عالم مین) بہتر گھر اسکے سے اور اہل (یعنی خادم) بہتر اہل اسکے سے اور بی بی بہتر بی بی اسکی سے اور داخل کر اسکو جنت مین اور بچا اسکو فتنۂ قبر کے سے اور عذاب آگ کے سے ف اس حدیث کے راوی عوفؓ نے کہا کہ جب مین نے حضرتؐ سے یہ دعا سُنی تو مجھ کو رشک آیا اور مین نے اپنے دل مین کہا کہ اگر یہ میت مین ہوتا تو میرے جنازے پر حضرتؐ یہ دعا پڑھتے تو کیا اچھا ہوتا۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ جنازے کی نماز مین دعا کا پکار کر پڑھنا بھی جائز ہی۔ اور اگر میت لڑکا ہو تو بعد کہنے چوتھی تکبیر کے یہ دعا پڑھے[۵۲] اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّسَلَفًا وَّاَجْرًا یعنی یا الٰہی گردان اسکو ہمارے لیے پیش رو اور پیشوا اور ثواب اور میت[۵۳] اگر عورت ہو یا لڑکی ہو تو بعد کہنے چوتھی تکبیر کے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا الخ کہ جسکو بعد کہنے تیسری تکبیر کے

---

[۵۱] یہ حدیث عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۳۱۱ مین ہی ۱۲ [۵۲] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۱۷۸ مین ہی ۱۲ [۵۳] یہ حدیث ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے نسائی چھاپہ شاہدرہ دہلی کے صفحہ ۱۷۰ مین ہی ۱۲ +

پہلے بھی پڑھ چکا ہی پڑھے پھر پانچوین تکبیر کہہ کر پہلے داہنی طرف گردن پھیر کر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ پھر بائین طرف گردن پھیر کر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ف لفظ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کو پکار کر کہے اور مقتدی خفیہ کہین جو شخص مرے (وہ اگر مشرک نہین تھا) اور اُسکے جنازے پر چالیس آدمی وہ ہون جو کسیطرح کے مشرک نہ ہون تو اللہ تعالیٰ اُنکی شفاعت اُسکے حق مین قبول کرتا ہی جو شخص[۵۱] زنا کے مقدمہ مین سنگسار کیا جاوے اُسکی نماز جنازہ پڑھین۔ جو شخص[۵۲] آپ اپنے تئین مار ڈالے اُسکی نماز جنازہ نہ پڑھین۔ جو عورت[۵۳] نفاس کی حالت مین مرجائے اُسکی نماز جنازہ پڑھنا چاہیے۔ مسجد[۵۴] مین نماز جنازہ پڑھنا جائز ہی اور اگر مسجد مین جنازہ کی نماز عورتین بھی مردون کی صفون کے پیچھے کھڑی ہوکر پڑھین تو درست ہے۔ جو شخص[۵۵] ثواب کی نیت سے کسی کے جنازے کے ساتھ جاوے اور نماز جنازہ پڑھکر چلا آوے اُسکو ایک اُحد پہاڑ کے برابر ثواب ملتا ہی۔ کسی[۵۶] کے جنازے کی نماز اُسکی قبر پر پڑھنی درست ہی غائب[۵۷] پر جنازے کی نماز پڑھنی جائز ہی۔ جنازے[۵۸] کی نماز مین جو شخص بھول کر چار تکبیرون کی جگہ تین کہہ کر سلام پھیر دے اور لوگ اُسکو اس بات کی خبر کرین تو وہ پھر کر ایک

---

۵۱ یہ حدیث ابن عباس رضہ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صہ ۳۱۸ مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث بریدہ رضہ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ ایضاً کے جلد دوم کے صہ ۶۶ مین ہی ۱۲ یہ حدیث جابر بن سمرہ رضہ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صہ ۳۱۴ مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی جابر بن سمرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب المشی بالجنازۃ کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث ابوسلمہ رضہ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے صہ ۳۱۳ مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بلوغ المرام کے کتاب الجنائز مین ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عباس رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب المشی بالجنائز کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۷ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوہریرہ رضہ کی روایت سے بلوغ المرام کے کتاب الجنائز مین ہی ۱۲ ۵۸ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صہ ۱۷۰ مین ہی ۱۲ ۵۹ یہ حدیث بخاری کی جابر رضہ کی روایت سے بلوغ المرام کے کتاب الجنائز مین ہی ۱۲

تکبیر کہہ لے پھر سلام پھیرے شہید[۱] کی نماز جنازہ نہ پڑھین جو شخص کسی کی نماز جنازہ پڑھے تو اُسکے لیے اخلاص سے دعا کرے مسلمان[۲] کو نماز جنازہ پڑھنے کے بغیر دفن کرنا منع ہی

میت کو دفن کرنے کے بیان مین

قبر[۳] کو گہرا کھودین اور اُس کو ہموار اور اچھی طرح صاف کرین۔ قبر[۴] کے اندر لحد بناوین۔ اور[۵] میت کو دونون پاؤن کی طرف سے قبر مین داخل کرین اور[۶] میت کو قبر مین رکھ کر یہ دعا پڑھین بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی ساتھ نام اللہ کے اور اوپر ملت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ اور[۷] میت کو قبر مین رکھ کر اُسپر کچی اینٹین جماوین پھر[۸] آہستہ آہستہ تھوڑی تھوڑی مٹی ڈالکر قبر کو پُر کرین اور[۹] لوگ اُسپر تین تین لپین مٹی کی ڈالین۔ اور[۱۰] قبر کو زمین سے بالشت برابر اونچی کرین اور[۱۱] قبر کو اونٹ کی کوہان کیطرح بناوین۔ اور[۱۲] قبر پر پانی چھڑکوا دین پھر[۱۳] میت کے لیے سب لوگ بخشش اور ثابت قدم رہنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگین مومن آدمی کی جان جب نکلنے لگتی ہی تو فرشتے نہایت روشن مُنھ والے گویا کہ آفتاب کا سا مُنھ اُنکا ہوتا ہی بہشت کے ریشمی کپڑے کا کفن اور بہشت کی خوشبو اپنے ساتھ لیکر آسمان سے اُترتے ہین اور اُسکے سامنے

---

۱ یہ حدیث ابوداؤد کی ابوہریرہؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے کتاب الجنائز مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث ابن ماجہ کی جابرؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث مسند امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی کی ہشام بن عامرؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب دفن المیت کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث صحیح مسلم کی سعد بن ابی وقاصؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے کتاب الجنائز مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث ابی اسحاق کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ اول دہلی کے جلد دوم کے صفحہ ۱۰۲ مین ہی ۱۲ ۶ یہ حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی کی ابن عمرؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے کتاب الجنائز مین ہی ۱۲ ۷ یہ حدیث صحیح مسلم کی سعد بن ابی وقاص رضی کی روایت سے بلوغ المرام کے کتاب الجنائز مین ہی ۱۲ ۸ یہ حدیث صحیح مسلم کی عمرو بن العاصؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب دفن المیت کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۹ یہ حدیث دارقطنی کی عامر بن ربیعہؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے کتاب الجنائز مین ہی ۱۲ ۱۰ یہ حدیث بیہقی کی جابرؓ کی روایت سے بلوغ المرام باب ایضاً مین ہی ۱۲ ۱۱ یہ حدیث بخاری کی سفیان کھجور بیچنے والے کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب دفن المیت کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۱۲ یہ حدیث ابن ماجہ کی ابورافع کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ایضاً کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۱۳ یہ حدیث دائمہ بن اشفع رضی کی روایت سے ابوداؤد چھاپہ لکھنؤ کے جلد تیسری کے صفحہ ۱۲۱ مین ہی ۱۲

ادب کے ساتھ آ بیٹھتے ہین اور اُسکی روح نکلنے کے منتظر ہوتے ہین پھر ملک الموت علیہ السّلام آتے ہین اور اُس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہین پھر کہتے ہین اے جان پاک اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رضامندی کے لیے نکل پھر جیسے کہ مشک مین سے بسہولت پانی کا قطرہ بہکر نکلتا ہی ویسے نکل آتی ہی پھر اُس روح کو ملک الموت لے لیتے ہین پھر بڑی محبت کے ساتھ آنکھ جھپکنے کے اندر وہ فرشتے اُس کو ملک الموت کے ہاتھ سے لے لیتے ہین اور اُسکو بہشت کے کفن اور بہشت کی خوشبو مین رکھ دیتے ہین۔ پھر اُس روح مین سے بہت اچھی خوشبو آنے لگتی ہی اور تمام دنیا مین پھیل جاتی ہی پھر اُس روح کو فرشتے آسمان کی طرف لے چڑھتے ہین اور زمین اور آسمان کے درمیان فرشتون کی جس جماعت کے پاس سے اُس روح کو لیکر گذرنے لگتے ہین تو وہ فرشتے کہتے ہین کہ یہ پاک روح کس کی ہی پھر لے جانے والے فرشتے اُسکی بہت سی تعریف اور اوصاف بیان کرکے اور جن اچھے نامون سے وہ دنیا مین مشہور تھا اُس کے وہ نام لیکر کہتے ہین فلانا بیٹا فلانے کا (یعنی اُسکی روح ہی) اسطرح سوال جواب کرتے کرتے پہلے آسمان تک اُسکو لے پہونچتے ہین اور آسمان کا دروازہ کھلواتے ہین پھر پہلے آسمان کے اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے اُس کے ساتھ ہوکر دوسرے آسمان تک اُسکو لے پہونچتے ہین یہان تک کہ ساتوین آسمان تک اُسکو لیجاتے ہین۔ پھر اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہی میرے اس بندے کا اعمال نامہ علیین مین لکھدو اور زمین مین جہان یہ مدفون ہی وہان اس کو پھر لیجاؤ اور اُسکے بدن مین ڈال دو (پھر جسوقت لوگ اُسکی قبر کو مٹی سے پُر کرچکتے ہین) تب وہ فرشتے اُس کی روح کو اُس کے بدن مین ڈالدیتے ہین۔ پھر وہ فرشتے

لہ یہ حدیث مسند امام احمد کی براء بن عازبؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب یقال عند من حضرہ الموت کی تیسری فصل مین ہی ۱۲

(یعنی منکر نکیر) اُس کو قبر کے اندر بٹھلاتے ہین اور کہتے ہین کہ تیرا رب کون ہی
وہ کہتا ہی میرا رب اللہ ہی پھر کہتے ہین کہ تیرا دین کیا ہی وہ کہتا ہی
کہ دین میرا اسلام ہی پھر کہتے ہین کہ یہ شخص بھیجا گیا ہی تم مین یعنی محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کون ہی وہ کہتا ہی یہ رسول اللہ کے صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم ہین پھر اُس کو کہتے ہین تو نے کس طرح معلوم کیا کہ یہ رسول اللہ
کے ہین وہ کہتا ہی مین نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی اور اُس پر ایمان لایا
اور مین نے اُسکو سچا جانا اُس سے اُن کا رسول ہونا ہم کو معلوم ہوا پھر آسمان
سے اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ آواز آتی ہی کہ بندہ میرا سچا ہے اُس
کے لیے بہشت کے بچھونے بچھا دو اور اُس کو بہشت کے لباس
پہنا دو اور بہشت کی طرف سے اُس کی قبر کے اندر موری کھول دو
پھر اُس کو بہشت کی ہوا اور خوشبو آنے لگتی ہی اور جہان تک اُسکی
نگاہ پہونچتی ہے وہان تک اُس کی قبر کشادہ ہوجاتی ہی۔ اور جب
کافر کی جان نکلنے لگتی ہی تو سیاہ رو فرشتے اپنے ساتھ ٹاٹ لے کر
آسمان سے اُتر آتے ہین اور اُس کے سامنے آکر بیٹھ جاتے ہین۔ پھر
ملک الموت علیہ السلام آتا ہی اور اُس کے سامنے بیٹھ جاتا ہے اور
کہتا ہے اے جان خبیث نکل اللہ تعالےٰ کے عذاب کی طرف
پھر اُس کی جان اُس کے بدن مین چھپتی پھرتی ہے اور عذاب کی
علامتین دیکھ کر عذاب کے خوف سے ناخوش ہوتی ہی پھر ملک الموت
اُس کی روح کو بڑی سختی اور زور کے ساتھ نکال لیتا ہے پھر فرشتے
آنکھ جھپکنے کے اندر ملک الموت علیہ السلام کے ہاتھ سے اُس روح کو لے
لیتے ہین اور اُس ٹاٹ کے اندر رکھ دیتے ہین پھر مردار کی بُو کی طرح اُس مین سے

بدبو آنے لگتی ہے اور تمام زمین مین اُس کی بدبو پھیل جاتی ہے پھر آسمان کی طرف اُس روح کو فرشتے لے چڑھتے ہین اور زمین اور آسمان کے درمیان فرشتون کی جس جماعت کے پاس سے گذرتے ہین وہ اُن کو کہتے ہین کہ یہ ناپاک روح کس کی ہی پھر وہ فرشتے اُس روح کو لے چڑھنے والے جن بُرائیون کے ساتھ وہ دنیا کے اندر لوگون مین مشہور تھا وہ بُرائیان اُن کے سامنے بیان کر کر کہتے ہین کہ فلانا بیٹا فلانے کا (یعنی یہ اسکی روح ہی) یہان تک کہ اُس کو پہلے آسمان تک لے پہونچتے ہین اور آسمان کا دروازہ کھلواتے ہین لیکن اُس کے لیے کوئی دروازہ نہین کھولا جاتا پھر اللہ عزّوجل فرماتا ہی لکھو اعمال نامہ اُس کا سجین مین کہ نام ایک جگہ کا ہی نیچے ساتون زمین کے پھر وہ فرشتے اُس کی روح کو آسمان سے زمین کی طرف پھینک دیتے ہین پھر جب لوگ اُس کی قبر کو مٹی سے پُر کر چکتے ہین تب اس کے بدن مین ڈال دیتے ہین اور اُس کے پاس دو فرشتے (یعنی منکر نکیر) آتے ہین اور اُس کو قبر کے اندر بٹھا دیتے ہین پھر اُس کو کہتے ہین تیرا رب کون ہی وہ کہتا ہی ہا ہین نہین جانتا پھر اُس کو کہتے ہین دین تیرا کیا ہی وہ کہتا ہی ہا ہا مین نہین جانتا پھر اُسکو کہتے ہین کون ہی یہ شخص کہ بھیجا گیا تم مین - وہ کہتا ہی ہا ہا مین نہین جانتا پھر آسمان کی طرف سے یہ آواز آتی ہے کہ یہ شخص جھوٹا ہے اس کے لیے آگ کا بچھونا بچھا دو اور دوزخ کی طرف اُس کی قبر کے اندر موری کھولدو پھر دوزخ کی گرمی اِس کو پہونچتی ہی اور گرم ہوا آنے لگتی ہی اور اُس کی قبر ایسی تنگ ہو جاتی ہی کہ اُس کی پسلیان پس کر چور ہو جاتی ہین - جو شخص[1]

[1] یہ حدیث مسند امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ کی عبداللہ بن جعفرؓ کی روایت سے بلوغ المرام کے کتاب الجنائز مین ہی ۱۲

مرے اُس کے اہل وعیال کے لیے اس دن قرابت والے یا ہمسائے کھانا پکاکر اُس کے گھر مین بھیجین۔ قبر[۱] کے سر ہانے پر نشان کے لیے پتھر رکھنا درست ہے۔ قبر[۲] پر کنکریان ڈالنی جائز ہین۔ قبر[۳] کو گچ کرنا اور اُس پر عمارت بنانی اور اُس پر بیٹھنا منع ہے۔ قبر[۴] پر بیٹھنے کا عذاب قیامت کو اس قدر ہوگا کہ اگر کوئی آگ پر بیٹھ جاوے اور وہ آگ اُس کے کپڑون کو جلاکر چمڑے تک پہونچ جاوے تو اُس کے لیے اچھا ہی لیکن قبر پر بیٹھنا بُرا ہی۔ قبر[۵] پر کچھ لکھنا اور اُس کو روندنا منع ہی۔ قبر[۶] کے ساتھ تکیہ لگا کر نہ بیٹھیے اس لیے کہ صاحب قبر کو اس سے ایذا پہونچتی ہی۔ قبر[۷] کی طرف نماز پڑھنی درست نہین۔ جس[۸] شہر یا گاؤن مین کوئی مرے اُسکو وہان ہی دفن کرنا چاہیے۔ زندے[۹] کی ہڈی کو توڑنے کا جس قدر گناہ ہی اُسی قدر مُردے کی ہڈی توڑنے کا گناہ ہی جو[۱۰] لوگ مرگئے ہون اُنکو بُرا کہنا منع ہی

قبرون کی زیارت کے بیان مین

قبرون[۱۱] کی زیارت کرنی مردون کو سنت ہی اسلیے کہ قبرون کی زیارت کرنیسے

---

۱ یہ حدیث ابو داؤد کی مطلب بن ابی وداعہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب دفن المیت کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث ابو داؤد کی قاسم بن محمدؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب دفن المیت کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث صحیح مسلم کی جابرؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب دفن المیت کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث صحیح مسلم کی ابو ہریرہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ایضاً کی فصل ایضاً مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث ترمذی کی جابرؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب دفن المیت کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۶ یہ حدیث مسند امام احمد کی عمرو بن حزم کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ایضاً کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۷ یہ حدیث صحیح مسلم کی ابو مرثد غنوی کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب دفن المیت کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۸ یہ حدیث ترمذی کی ابن ابی ملیکہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب دفن المیت کے تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۹ یہ حدیث موطا امام مالک اور ابن داؤد اور ابن ماجہ کی حضرت عائشہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب دفن المیت کے دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۱۰ یہ حدیث بخاری کی حضرت عائشہؓ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب المشی بالجنازۃ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۱۱ یہ حدیث مسلم اور ترمذی کی بریدہ حصیبؓ کی روایت سے اور ابن ماجہ کی ابن مسعودؓ کی روایت سے بلوغ المرام کی کتاب الجنائز مین ہی ۱۲

آخرت یاد آتی ہے اور دنیا سے بے رغبتی ہوتی ہے۔ جو شخص قبروں کی زیارت کو جائے وہ ان دعاؤں میں سے جونسی چاہے پڑھے **پہلی دعا** اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ یعنی سلام ہے اوپر صاحب گھروں کے مؤمنوں میں سے اور مسلمانوں میں سے اور رحم کرے اللہ ہم سے پہل کرنے والوں پر اور پیچھے رہنے والوں پر اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھ تمہارے ملنے والے ہیں **دوسری دعا** اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ یعنی سلام ہے تمہارے گھر والے مومنوں میں سے اور مسلمانوں میں سے اور تحقیق ہم اگر چاہے اللہ تعالےٰ کے ساتھ تمہارے البتہ ملیں گے مانگتے ہیں ہم اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت **تیسری دعا** اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ یعنی سلام ہے تمہارے اے صاحب قبروں کے بخشے اللہ ہم کو اور تم کو اور تم پہلے پہونچے ہمسے اور ہم پیچھے سے آتے ہیں

۵۱ یہ حدیث حضرت عائشہ رضؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نول کشور کی جلد اول کے صہ ۳۱۴ میں ہے ۱۲

۵۲ یہ حدیث سلیمان بن بریدہ رضؓ کی روایت سے صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صہ ۳۱۶ میں ہے ۱۲

۵۳ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صہ ۱۷۰ میں ہے ۱۲

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی نوالہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ وصحابہ **اما بعد** کتاب مستطاب **فقہ محمدیہ** جلد اوّل **مجیدی** مطبع واقع کانپور میں بار سوم باہتمام **محمد شفیع** طبع ہوکر ہدیۂ ناظرین والا تمکین ہوئی

عاجز کارخانہ سے ہر قسم کی کتابیں نرخ تاجرانہ بحکایت تیلیوں ایل کروانہ ہوں ہیں المشتہر حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵)

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵)

فقہ محمدیہ

و

طریقہ احمدیہ

باہتمام نیازمند محمد شفیع ابن عالی جناب محمد سعید صاحب غفر اللہ الواہب

۲۹۷ ۶۳۶
م ف
حصہ ۲

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵) چھاپی گئی و فروخت ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قربانی کے بیان مین

قربانی کرنی سنت ہی جو شخص عید کی نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کرتا ہی اُسکو قربانی کا ثواب نہین ملتا وہ محض اپنے نفس کیواسطے اُس جانور کو ذبح کرتا ہی اور جسنے عید کی نماز پڑھکر قربانی کی اُسنے قربانی کا ثواب پایا جسنے عید کی نماز پڑھنے سے پہلے قربانی کرلی ہو وہ اُسکی جگہ اور قربانی کرے کیونکہ آدمی کے عملونمین سے قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک جو قربانی کرنیکا ثواب ہی اُس سے زیادہ اور کسی عمل کا ثواب نہین اور خون قربانی کا زمین پر گرنیسے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ کی جناب مین قبول ہوجاتا ہی قربانی کیلئے بکری بکرا گائے درست ہی جو تیسرے برس مین لگی ہو اور اونٹ وہ درست ہی جو چھٹے برس مین لگا ہو اور بھیڑ اور دنبہ وہ درست ہی جسکی عمر برس سے کم نہو اور قربانی اپنی ہاتھ سے ذبح کرے اور ذبح کرنیکے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہے کانا اور مریض اور لنگڑا اور بہت دبلا اور کان کٹا اور کان چرا ہوا یا اور کوئی عیب جسمین ہو اُس جانور کی قربانی جائز نہین لیکن اگر سوائے اُس جانور کے کہ جس کا آدھا کان یا زیادہ کٹا ہو جسکو اور جانور نہ مل سکے

اُسکو ایسے جانور کی قربانی بھی کرنی درست ہی اور خصی کی قربانی (داخل عیب نہین بلکہ خصی فربہ ہوتا ہی اور وہ) سنت ہی قربانی کے ارادے پر جس جانور کو لیوے اُسکی آنکھ اور کان (وغیرہ) اچھی طرح سے دیکھکر لیوے قصاب کو قربانی کا گوشت یا کھال مین سے کچھ بھی دینا جائز نہین (جسقدر چاہے) اسکا گوشت اور کھال وغیرہ مسکینون کو دیوے جو شخص کسی چیز کو ذبح کرنے لگے وہ اُسکی چھری تیز کرلے تاکہ اُسکو تکلیف نہ پہونچے اور عیدگاہ مین قربانی کرنی سنت ہی ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے قربانی نہ کرے اور ذبح کرنیمین جلدی کرے قربانی کرنی ہر سال سنت ہی اور تین دن تک قربانی کرنی جائز ہی اپنی طرف سے اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کافی ہی آپ کھاوے اور مسکینونکو بھی دیوے اگر سات آدمی ملکر ایک گائے قربانی کرین تو بھی کافی ہی قربانی کیلئے بکری یا بکرا یا گائے وہ درست ہی جو تیسرے سال مین داخل ہوگئی ہو اور اونٹ وہ درست ہی جو چھٹے سال مین داخل ہوگیا ہو اور بھیڑ یا دنبہ وہ درست ہی جو پورے ایک برس کا ہو جس شخص کا ارادہ قربانی کرنیکا ہو وہ بقرعید کا چاند دیکھتے ہی بالون کا لینا اور ناخونکا ترشوانا موقوف کردے عید کی نماز کے بعد بال اور ناخون ترشوالے (تاکہ قربانی کے ثواب کی طرح انکا

---

۱ حدیث مسند احمد اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الاضحیہ کی دوسری فصل مین ہی ۲ حدیث مسند احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کی حضرت علی رضہ کی روایت سے ۳ حدیث بخاری کے باب الاضاحی مین ہی ۴ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ رضہ کی روایت سے ۵ حدیث شرح السنہ کے باب الاضحیہ مین ہی ۶ حدیث ابن ماجہ کی روایت سے صحیح ہی ۷ حدیث ابن ماجہ کی روایت سے صحیح ہی ۸ حدیث ابن عمر رضہ کی روایت سے ۹ حدیث بخاری و مسلم کی حضرت انس رضہ کی روایت سے ۱۰ حدیث ابن ماجہ کی روایت سے ۱۱ حدیث ابن عمر رضہ کی روایت سے ۱۲ حدیث ابن ماجہ کی روایت سے ۱۳ حدیث ابن ماجہ کی روایت سے ۱۴ حدیث

ثواب بھی حاصل ہوجاوے

سونے چاندی اور گائے بکری اونٹ کی زکوۃ نہ دینے والونکے وعید کے بیان مین

جس[۱] آدمی کے پاس چاندی یا سونا ہو اور اُسکی زکوۃ ادا نہ کرے قیامت کے دن وہ مال تختیان بناکر گرم کیا جاوے گا اور اُسکی ماتھے اور کروٹ اور پیٹھ کو اُنسے داغ دیا جائیگا اور وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا پھر اگر اللہ تعالی کے نزدیک جنت کے لایق ہوگا تو جنت مین داخل کریگا اور اگر دوزخ کے لائق ہی تو دوزخ مین بھیجے[۲] گا جو شخص کہ اپنے مال کی زکوۃ نہ ادا کری قیامت کے دن اُسکا مال گنجا سانپ (یعنی بہت زہریلا) کہ جسکی آنکھون مین دو نقطے سیاہ ہونگے بنایا جاویگا اور اُسکے گلے مین ڈالا جاویگا اور اُسکی دونون باچھون کو پکڑکر کہیگا مین تیرا مال اور خزانہ ہون جس شخص[۳] کے اونٹ یا گائے بکری (نصاب زکوۃ کے برابر ہون اور وہ اُنکی زکوۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ چیزین موٹی اور فربہ ہوکر لائی جاوینگی اور وہ اسکو اپنے کھُرون سے روندینگی اور اپنے سینگون سے مارینگی جب ایک فرقہ مار چکینگی پھر لوٹائی جاوینگی اور ویسہی ماریگی اور اسطرح کا عذاب اُسکو ہمیشہ ہوتا رہیگا یہانتک کہ اللہ تعالی اپنے بندون کا فیصلہ کردے گا

اونٹون کی زکوۃ کا بیان

پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ واجب نہین جب پانچ ہون تو ایک بکری دینی چاہیے پھر چوبیس تک ہر پانچ مین ایک ایک بکری دیوے اور جب اس سے بڑھجاوین تو پچیس سے لیکر پینتیس تک مین ایکسالہ اونٹنی جو دوسرے سال مین لگی ہووے اور چھتیس سے پینتالیس تک مین وہ دوسالہ اونٹنی جو تیسرے سال مین لگی ہووے اور چھیالیس سے ساٹھ تک مین وہ سہ سالہ اونٹنی جو چوتھے سال مین لگی ہووے اور اکسٹھ سے پچھتر تک مین وہ چارسالہ اونٹنی جو پانچوین سال مین لگی ہووے اور چھتر سے نوے تک مین وہ دوسالہ اونٹنیان جو تیسرے سال مین لگی ہوون اور اکانوے سے ایک سو بیس تک مین وہ دوسالہ اونٹنیان جو چوتھے سال مین لگی ہوون جب ایک سو بیس سے زیادہ ہون تو ہر چالیس مین وہ سہ سالہ اونٹنی جو چوتھے سال مین لگی ہووے

بکریون کی زکوۃ کے بیان مین

چالیس بکریون سے کم مین زکوۃ فرض نہین جب چالیس ہون تو ایک سو بیس تک مین ایک بکری اور ایکسو اکیس سے لیکر دوسو تک مین دو بکریان دینی لازم ہین پھر جب اسپر ایک زیادہ ہو تو تین سو تک مین تین پھر ایسی ہی ہر سو مین ایک بکری زیادہ کرتے جاوین

گایون کی زکوۃ کے بیان مین

گائے بیل جبتک کہ تیس نہون زکوۃ فرض نہین ہوتی جب تیس ہون تو ایک برس کا بچھڑا یا بچھڑی دین اور جب چالیس ہون تو دو سال کا بچھڑا دین جسکے پاس گلے اور بکریان اور اونٹ نصاب سے کم ہون اگر وہ اُنکی زکوۃ دیدے ثواب پاوے گا

سونے اور چاندی کی زکوۃ کے بیان مین

چاندی مین جبتک کہ دوسو درہم نہون زکوۃ فرض نہین ہوتی جب دوسو درہم ہون تو بعد گذرنے ایک سال کے پانچ درہم دینے واجب ہوتے ہین اس انگریزی سلطنت مین دوسو درہم کے باون روپیہ رائج الوقت ہوتے ہین اور پانچ درہم کے قریبًا ایک روپیہ پانچ آنہ ہوتے ہین بیس دینار سونا ہو تو نصف دینار دینا ضرور ہی ایک دینار ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہی تو بیس دینار کے ساڑھے سات تولہ ہوئے پس ساڑھے سات تولہ مین سوا دو ماشہ سونا دینا فرض ہی غرضکہ سونے اور چاندی مین بعد گذرنے ایک سال کے چالیسوان حصہ دینا چاہیئے اور جسکے پاس چاندی یا سونا اس سے کم ہو اُسپر زکوۃ فرض نہین

زیور کی زکوۃ دینے کے بیان مین

زیور کی زکوۃ دینے مین محدثین کا اختلاف ہی اس باب مین جو جو حدیثین آئی ہین

بعض کے نزدیک صحیح ہین اور بعض کے نزدیک صحیح نہین لیکن افضل اور اولی ادا کردینا ہی

روئیدگی کی زکوۃ کے بیان مین

جو کھیتی[۱] بارش یا چشمون کے ذریعہ سے پکی اُسمین دسوان حصہ زکوۃ ہی اسی طرح سے وہ کھیتی جسکی زمین نمناک ہو اور بغیر پانی دینے کے پک جاوے اور جسکو پانی نکالکر پلایا جاوے اسمین بیسوان حصہ ہی کھجور[۲] اور جو اور گندم اور منقی مین پانچ وسق سے کم مین زکوۃ فرض نہین جب پانچ وسق ہون تو دسوان حصہ مین وسق سے اٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریبا پونے تین سیر انگریزی ہوتا ہی اس حساب سے پانچ وسق کی قریبا اسی من انگریزی ہوئے

شہد کی زکوۃ کے بیان مین

شہد[۳] مین دسوان حصہ زکوۃ ہے

بیان مین اُن چیزون کے جن مین زکوۃ فرض نہین ہی

گھوڑون[۴] اور خچرون اور غلامون مین زکوۃ فرض نہین اسی[۵] طرح سے جو بیل کام مین لگائے جاتے ہین اُنمین بھی زکوۃ فرض نہین ایسا[۶] ہی سبزیون مین جواہر اور اموال تجارت اور کرایہ گھر مین زکوۃ ثابت نہین۔

مال مدفون کی زکوۃ کے بیان مین

جو مال زمین کے اندر سے بلا مشقت کسی کو ملجاوے اسمین سے پانچوان حصہ زکوۃ ادا کرے

مخلوط جانورون کے بیان مین

متفرق جانور جمع نکرین اور نہ مجتمع جانور متفرق کرین زکوۃ کے خوف سے اور جو جانور درمیان دو شریک کے ہون وہ دونون آپس مین برابر تقسیم کرین۔

اُن جانورون کے بیان مین جو زکوۃ مین دینے درست نہین

بوڑھا جانور اور عیب دار اور وہ نر جسکو نسل لینے کے لئے رکھا ہی زکوۃ مین نہ لیا جاوے اُسی طرح سے گابھن اور وہ بکری جو بانجھ ہو اور وہ بکری جو دودھ کے لئے پالی ہو زکوۃ مین نہ دی جاوے

مصارف زکوۃ کے بیان مین

اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہی کہ زکوۃ اِن آٹھ قسم کے لوگون کو دینی چاہیئے فقیر کو یعنے جسکے پاس ایک وقت کا بھی کھانا نہو اور مسکین کو یعنی جسکے پاس ایک وقت یا دو وقت کی قوت کے لئے کوئی چیز ہو اور عامل صدقات کو یعنی جسکو امام زکوۃ تحصیل کرنے کے لئے بھیجے اور مؤلفۃ القلوب کو یعنی اُس کافر کو جسکو اسلام لانے کے لئے رغبت دلائی جاوے اور ان لوگون کو جنکو مول لیکر آزاد کیا جاوے اور قرضدار کو اور اُن لوگون کو جو خدا کی راہ مین لڑتے ہین اور مسافر کو

زکوۃ کے متفرق مسائل کے بیان مین

زکوٰۃ[۱] پیشگی ادا کر دینی جائز ہی جس[۲] مال سی زکوٰۃ ادا کیجاوے وہ کنز نہین اگر
کسی شخص[۳] نے غنی کو فقیر سمجھکر زکوٰۃ دیدی تو اسکی زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہی اور امام[۴] کو
لازم ہی کہ غنیون سی زکوٰۃ لیکر اسی شہر کے فقیرون اور محتاجون پر خرچ کرے

ان لوگون کے بیان مین جنکو زکوٰۃ دینی درست نہین

حرام[۵] ہی زکوٰۃ دینی آسودہ تندرست کمانے والیکو اور بنی ہاشم کو یعنی
علیؓ اور عقیلؓ اور جعفرؓ اور عباسؓ اور حارثؓ کی اولاد کو اور انکے غلامونکو

سوال کرنے کا بیان

فرمایا[۶] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آدمیون کے سوا کسی کو سوال کرنا
درست نہین ایک وہ شخص جو کسی کار خیر مین مال صرف کرنے سی قرضدار ہو گیا ہو
دوسرا[۲] وہ شخص جسکا مال کسی آفت سی ہلاک ہو گیا ہو تیسرا[۳] وہ شخص جسکے فاقہ کی
تین آدمی گواہی دین اور فرمایا[۴] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنا
مال بڑھانے کے لیے سوال کرتا ہی وہ آگ مانگ رہا ہی پھر خواہ تھوڑی مانگے خواہ
زیادہ مانگے سائل[۵] کے منھ پر قیامت کے دن گوشت نہوگا اگر کسی شخص
کو بلا مانگے کوئی چیز ملجاوے تو اسکو لینی درست ہی اگرچہ اسکی ضرورت نہو

صدقہ دینے والے کی فضیلت اور اسکے اقسام کا بیان

[۱] جلد اول ابواب العشر میں ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد اور دارقطنی
کی روایت سے ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی روایت سے ہے ۱۲
[۴] یہ حدیث ابوداؤد اور دارقطنی کی روایت سے ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث ترمذی
اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور عمران بن حصین کی روایت سے ہے ۱۲
[۶] یہ حدیث مسلم کی روایت سے ہے ۱۲

ہر روز صبح کے وقت دو فرشتے اُترتے ہین ایک انمین سے کہتا ہی اے رب العالمین
خرچ کرنیوالے کو اور دے اور دوسرا کہتا ہی یا اللہ بخیل کا مال ہلاک کر اللہ سبحانہ و تعالے
فرماتا ہی ای بنی آدم خرچ کر مین تجھ پر خرچ کرونگا خدائے تعالی کے نزدیک جاہل
سخی عابد بخیل سے اچھا ہی جو شخص حالت صحت مین ایکدرم خدا کی راہ مین
خرچ کرتا ہی وہ اُن سو درہمون سے بہتر ہی جو موت کے قریب خرچ کرتا ہی
جو شخص مرنیکے قریب صدقہ کرتا ہی یا آزاد کرتا ہی وہ اُس شخص کے مانند ہی جو سیر
ہو کر تحفہ بھیجتا ہی مومن (کامل) مین بخل اور بُرا خلق نہین ہوتا۔ فرمایا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے خدا کی راہ مین مال صرف کیا اُسکا مال
کم نہین ہوتا جسنے خدا کی راہ مین تواضع کی اُسکا اللہ تعالی (مرتبہ) بلند کرتا ہی
اور جسنے معاف کیا (باوجود قدرت بدلہ کے) اُسکی عزت بڑھاتا ہی۔ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسان کے ہر عضو پر ہر روز صدقہ ہی دو آدمیونکے
درمیان انصاف کرنا صدقہ ہی ایسا ہی کسی کو اپنے گھوڑے پر سوار کر دینا اور
اچھی بات کرنا اور مسجد کی طرف چلنا اور رستے سے کانٹے وغیرہ دور کرنا یہ سب
صدقہ مین شمار ہین جو شخص کھیتی بوتا ہی اور اُسمین سے جو کچھ آدمی یا جانور یا
چارپائے کھاتے ہین صدقہ مین محسوب ہوتا ہی کسی سے نرم و تازہ منھ ملنا اور نیک کام کا

حکم کرنا اور بدی سے منع کرنا اور بھولے ہوئے کو رستہ بتانا اور نابینا کی مدد کرنا اور
راستے سے ہڈی یا پتھر اور کانٹے دور کرنا اور دوسرے بھائی کے لئے پانی بھر دینا
یہ سب صدقہ مین داخل ہین جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا[۱] پہناتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ
قیامت کے دن جنت کے سبز کپڑے پہنائیگا اور جو[۲] مسلمان بھوکے مسلمان کو
طعام کھلاتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ جنت کے پھل کھلائیگا اور جو پیاسے کو پانی پلاتا ہے
اُسکو خداوند تعالیٰ رحیق مختوم پلائیگا اور وہ ایک عمدہ شراب کی قسم ہے جو مقربین کو
عنایت ہوگی اپنے اہل و عیال[۳] پر خرچ کرنا ثواب کی نیت سے صدقہ مین داخل ہے

فصل صدقہ کے بیان مین

بہتر[۴] وہ صدقہ ہے جسکا کرنیوالا خرچ کرنے کے بعد تنگدست نہو جاوے اور پہلے
اُن لوگون کو صدقہ دینا چاہیئے جسکا اُسکے ذمہ خرچ ہے اگر کسی[۵] نے ایک درہم
خدا کی راہ مین خرچ کیا اور ایک درہم غلام آزاد کرنے مین خرچ کیا اور ایک مسکین کو
دیا اور ایک اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا تو ثواب مین وہ درہم جو اپنے اہل و عیال
پر خرچ کیا ہے سب سے بڑھکر[۶] ہے عام مسکین کو صدقہ دینے سے صرف
ایک ہی صدقہ کا ثواب ملتا ہے اگر وہی قرابتی مسکین کو دیا جاوے تو دوگنا ثواب
ہوتا ہے ایک صدقہ کا دوسرا صلہ رحمی کا سب[۷] سے پہلے اپنے نفس پر خرچ کرنا

چاہیے اسکے بعد اپنی اولاد پر اسکے بعد اپنے اہل پر اسکے بعد نوکر پر اسکے بعد جسکو مستحق دیکھے

عورت کا اپنے خاوند کے مال سے خرچ کرنے کا بیان

جو عورت اپنے شوہر کے مال سے بغیر اسراف اور اسکے اذن سے خرچ کرے تو اسکو اور اسکے شوہر کو برابر ثواب ملتا ہے عورت کو خرچ کرنے کے سبب اور خاوند کو کمانے کے سبب اور ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب کو کم نہین کرتا (ایسا ہی) نوکر جب مالک کے اذن سے جہان وہ کہے خوش ہو کر بغیر کم و کاست کے خرچ کرے تو اسکو اور اسکے مالک کو برابر ثواب ملتا ہے عورت کو شوہر کے مال سے بغیر اذن (صریح یا عرفی) کے خرچ کرنا درست نہین

صدقہ مول لینے کے بیان مین

کسی کو صدقہ دیکر پھر اسکو خریدنا ویسا ہی جیسے کہ کوئی خود قے کرتا ہے اور پھر اسکو چاٹ لیتا ہے اگر کوئی شخص اپنے کسی قرابتی کو کوئی چیز صدقہ دیوے پھر وہی چیز اسکو ورثہ مین ملے تو اسکا لے لینا اسکو درست ہے

صدقۂ فطر کے بیان مین

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر واجب ہے ہر چھوٹے بڑے عورت مرد آزاد غلام پر کھجور اور جو اور پنیر اور منقی وغیرہ سے ایک صاع جو قریبًا پونے تین سیر

انگریزی ہوتے ہین) اور وقت اسکا قبل نماز عید کے ہی اور گیہون[۱] سے
آدھا صاع بھی کافی ہی (لیکن افضل ایک ہی صاع ہی) فطرہ[۲] کا دینا لغو
اور بیہودہ باتون کے لئے کفارہ ہی صدقہ[۳] فطر ادا کرنے سے غنی کو پاکی حاصل
ہوتی ہی اور فقیر کو خدا اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہی

رمضان شریف کے روزون کی فرضیت کے بیان مین

فرمایا[۴] اللہ تبارک تعالیٰ نے یا ایہا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما
کتب علی الذین من قبلکم یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو لکھا گیا اوپر تمھارے روزہ
رمضان کا جیسا لکھا گیا تھا اوپر اُن لوگونکے جو پہلے تمسے تھے روزہ[۵] اسلام کا تیسرا رکن ہے

رمضان مبارک کی فضیلت کے بیان مین

فرمایا[۶] اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ہدی
للناس وبینٰت من الہدیٰ والفرقان یعنی مہینہ[۷] رمضان کا وہ ہی جو اوتارا
گیا بیچ اسکے قرآن مجید ہدایت واسطے لوگون کے اور روشن دلیلین اور
معجزے یعنی رمضان کا مہینہ اسلئے مقرر ہوا کہ اسمین قرآن اترا جب رمضان
آتا ہی آسمان کے دروازے اور بہشت کے کھلجاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کیے
جاتے ہین اور شیطان قید کیے جاتے ہین تاکہ روزہ دارونکے دلونمین وسوسہ نہ ڈالین

رمضان مبارک کے روزے کے ثواب کے بیان مین

بہشت[۱] کے آٹھ دروازے ہین ایک کا نام ریّان ہے اُسمین سوا روزہ دار دنکے کوئی داخل نہین ہوگا ہر بھلائی[۲] کی جزا دس سے سات سو تک دیجاتی ہے لیکن (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کہ روزہ میرے ہی لئے ہے اور مین ہی اُسکی جزا دونگا (کیونکہ بندہ میری رضی کرنیکے لیے اور ثواب کے لئے) اپنی خواہش اور کھانا پینا چھوڑتا ہے جسنے[۳] روزہ رکھا رمضان کا از روئے ایمان کے (اور سچ جانتا ہے شریعت کو اور اعتقاد رکھتا ہو رمضان کی فرضیت کا) اور ثواب طلب کرے نیکا اُسکے گذشتہ گناہ معاف ہوگئے روزہ[۴] دار کے لئے دو خوشیان ہین ایک خوشی افطار کرنے کیوقت (وہ یہ ہے کہ مین اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا حکم بجا لایا) اور دوسری خوشی اپنے رب کی ملاقات کے وقت (کہ اُسکی جزا کی اُمید ہوگی) روزہ[۵] دار کے منھ کی بو خدا تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے خوشتر ہے روزہ[۶] دنیا مین گناہون سے بچنے کی اور آخرت مین دوزخ سے بچنے کی ڈھال ہے رمضان[۷] مین خدا کی طرف سے ایک پکارنیوالا پکارتا ہے اے طلب کرنیوالی (عمل اور ثواب کے) متوجہ ہو (اللہ کیطرف) اور اے ارادہ کرنیوالی بدی کی بندرہ (بدی سے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ بہت سے بندونکو اس ماہ مبارک کی برکت سے دوزخ سے آزاد کردیتا ہے) تیس[۸] شنبہ تو بھی اُنسے ہو

بخاری اور مسلم کی ابوہریرہ رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مین کتاب الصوم کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

بخاری اور مسلم کی ابوہریرہ رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مین کتاب الصوم کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

بخاری اور مسلم کی ابوہریرہ رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مین کتاب الصوم کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

بخاری اور مسلم کی ابوہریرہ رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مین کتاب الصوم کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

بخاری اور مسلم کی ابوہریرہ رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مین کتاب الصوم کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

بخاری اور مسلم کی ابوہریرہ رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مین کتاب الصوم کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

بخاری اور مسلم کی ابوہریرہ رضی کی روایت سے مشکوٰۃ مین کتاب الصوم کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

رمضان کا مہینا برکت والا ہی اسمین ایک رات ہی۔ (لیلۃ القدر) جسکی عبادت اور مہینونکے ہزار مہینونکی عبادت سے بہتر ہے رمضان کے مہینے کی نفلی عبادت کا ثواب غیر رمضان کے فرض کی برابر ہی رمضان کے مہینے مین ایک فرض ادا کرنا غیر رمضان کے ستر فرض کے برابر ہے

بلا عذر روزہ ترک کرنیکے بیان مین

روزہ بلا عذر چھوڑنا ویسا ہی کفر ہی جیسے نماز کا بلا عذر چھوڑنا کفر ہی صبح صادق سے آفتاب کے ڈوبنیتک کھانے پینے جماع کرنے (یہہ وہ باتون سے باز رہنے کا) نام روزہ ہی

کسی کے روزہ افطار کرانے کے ثواب کے بیان مین

جسنے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا وہ اسکے گناہونکی بخشش کا سبب ہوگیا اور اسکی گردن دوزخ سے آزاد ہوگئی افطار کرانیوالے کو روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب ملتا ہی دودھ کا ایک گھونٹ پلانے اور ایک کھجور کے کھلانے سے بھی یہ خواہش حاصل ہوسکتا ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلایا اللہ اسکو میرے حوض کوثر سے پلاویگا پھر جنت مین داخل ہونیتک پیاسا نہوگا

بیان مین اس بات کے کہ روزہ روزہ دار کی سفارش کرے گا

روزہ دار کی روزہ سفارش کریگا کہیگا اے رب میرے مین نے اسکو کھانے پینے اور

اُسکی رغبت کی چیزون (یعنی جماع وغیرہ) سے بند رکھا اُسکے حق مین میری سفارش قبول فرما اللہ تعالیٰ منظور کرے گا

رمضان مین لونڈی غلام پر کام کی تخفیف کرنیکے بیان مین

رمضان مین لونڈی غلام پر کام کی تخفیف کرنے سے گناہ معاف ہوجاتے ہین اور اللہ سبحانہ وتعالےٰ اُس کو آگ سے آزاد کردیتا ہی

رمضان مین قیدیونکو چھوڑ دینے اور مانگنے والونکی دینے کے بیان مین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے مین ہر قیدی کو چھوڑا دیتے اور ہر مانگنے والیکو دیتے

رمضان کے ہر سال مین بہشت کی تیاری کرنیکے بیان مین

بہشت رمضان کے آنے کیلئے ابتدائے (شوال) سے آخر شعبان تک اپنی تیاری کرتی رہتی ہی جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہی عرش کے نیچے بہشت کے پتونمین حورعین کے سر و نپر ہوا چلتی ہی حورین کہتی ہین ای ہمارے رب بنا اپنے بندون سے ہمارے لیے شوہر کہ ٹھنڈی ہون اُنسے ہماری آنکھین اور ہم سے اُنکی آنکھین

رمضان کی راتونمین قیام کرنیکے ثواب کے بیان مین

جسنے قیام کیا رمضان کا از روے ایمان کے اور طلب ثواب کے اللہ تعالیٰ اُسکے گذشتہ گناہون کو معاف کردیتا ہی

چاند دیکھکر روزہ رکھنے اور دیکھکر افطار کرنیکے بیان مین

چاند دیکھکر روزہ رکھو اور دیکھکر افطار کرو اور اگر ابر یا غبار کے سبب انتیس ۲۹ تاریخ کو چاند نہ دکھائی دیوے تو (رمضان) کے تیس دن کی گنتی پوری کرو

شک کے دن کا روزہ رکھنے کی ممانعت کے بیان مین

شک کے دن روزہ رکھنا منع ہے جسنے شک کے دن کا روزہ رکھا اسنے حضرت کی نافرمانی کی

رمضان کی سلامی کا روزہ رکھنے کی ممانعت کے بیان مین

رمضان سے پہلے ایک دو دن روزہ نہ رکھے لیکن جسکی اُن دنون روزہ رکھنے کی عادت ہو وہ رکھ لے تو مضائقہ نہین۔

روزہ رکھنے کے لئے ایک مسلمان عادل کی گواہی اور افطار کے لیے دو کی کافی ہونے کے بیان مین

روزہ رکھنے کے لئے ایک مسلمان عادل کی گواہی کافی ہے اور روزہ کے افطار کے لئے دو عادل مسلمان گواہی دین تو افطار کر لینا چاہیئے۔

فرض روزہ کی نیت صبح سے پہلے کرنیکے بیان مین

جسنے صبح سے پہلے فرض روزہ کی نیت نہین کی روزہ درست نہین ہوتا

سحر کے وقت کے بیان مین

سحر کا وقت صبح صادق کے ظاہر ہونے تک ہی

سحر کھانے کے بیان مین

سحر کھانا سنت ہی سحر کھانے سے دن بھر قوت رہتی ہے۔

وصال کے روزے کی ممانعت مین

کئی دن کا ملاکر روزہ رکھنا سنت نہین

ذکر فضیلت مین

روزہ جسدی افطار پر بہتر

لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہین گے جبتک افطار

بیان مین اُن چیزون کے کہ جن سے روزہ جاتا ہے اور جن سے روزہ نہین ٹوٹتا

بیہودہ بکنے اور جھوٹ بولنے والے کی روزے کی اللہ پرواہ نہیں

روزہ رکھ کر لغو نہ بولے اگر کوئی گالی دی یا لڑے تو عذر کرے اور

مین روزہ دار ہون روزہ دار کو بیوی کا بوسہ لینا جائز ہی اور اسکے

بدن لگانا منع نہین ہی مگر جوان آدمی جو شہوت کو نہ روک سکتا ہو

جائز نہین روزہ دار اگر رمضان کی رات مین جنب ہو جاوے تو اسکو صبح صا

غسل کرنا جائز ہی[۱] سینگی لگوانے سے روزہ نہین ٹوٹتا جسنے[۲] روزہ مین بھول کر
کھا پی لیا اُسکا روزہ نہین ٹوٹتا کلی[۳] کے بعد تھوک نگل جانے سے روزہ نہین
ٹوٹتا[۴] روزہ مین سرمہ لگانا جائز ہی مگر یہ حدیث ضعیف ہی روزہ[۵] مین مسواک
کرنا جائز ہی حضرت روزے مین بہت مسواک کرتے تھے روزہ[۶] قے سے نہین ٹوٹتا
مگر جسنے جان کر قے کی اُس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہی وہ قضا کرے سر پر پانی ڈالنے سے
روزہ نہین ٹوٹتا رمضان[۷] کے ایک روزے کا جسقدر ثواب ملتا ہی اُتنا ساری عمر کے
روزونکا نہین ملتا روزے[۸] مین جماع کرنا (بلکہ صرف دخول) سے روزہ ٹوٹ جاتا ہی

روزہ مین جماع کرنے سے کفارہ کے بیان مین

جسنے[۹] روزے مین بیوی سے صحبت کی وہ ایک غلام آزاد کرے
اگر غلام آزاد کرنیکی طاقت نہو تو پے در پے دو مہینے روزے رکھے
اگر اسکی بھی طاقت نہو تو ساٹھ مسکینون کو کھانا کھلا دے

افطار کے وقت روزہ دار کی دعا قبول ہونیکے بیان مین

افطار[۱۰] کے وقت روزہ دار کی دعا رد نہین ہوتی۔

روزہ افطار کرنے کی دعاؤن کے بیان مین

روزہ[۱۱] افطار کرکے اِن دعاؤن مین سے جو چاہی پڑھے پہلی دعا اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ

۱ حدیث بخاری کی ابو ہریرہ سے روایت سے کتاب الصیام کی تیسری فصل مین ہی
۲ حدیث بخاری کی ابو ہریرہ سے روایت سے کتاب الصیام کی تیسری فصل مین ہی
۳ حدیث بخاری کی ابو ہریرہ سے روایت سے کتاب الصیام کی تیسری فصل مین ہی
۴ حدیث ترمذی اور ابو داؤد کی عائشہ سے روایت سے مشکوٰۃ کے کتاب الصیام کی دوسری فصل مین ہی
۵ حدیث ترمذی اور ابو داؤد کی عائشہ سے روایت سے مشکوٰۃ کے کتاب الصیام کی دوسری فصل مین ہی
۶ حدیث ترمذی اور ابو داؤد کی عائشہ سے روایت سے مشکوٰۃ کے کتاب الصیام کی دوسری فصل مین ہی
۷ حدیث ترمذی اور ابو داؤد کی عائشہ سے روایت سے مشکوٰۃ کے کتاب الصیام کی دوسری فصل مین ہی
۸ حدیث ترمذی اور ابو داؤد کی عائشہ سے روایت سے مشکوٰۃ کے کتاب الصیام کی دوسری فصل مین ہی
۹ حدیث بخاری و مسلم کی ابو ہریرہ سے روایت سے مشکوٰۃ مین کتاب الصوم کی دوسری فصل مین ہی
۱۰ حدیث ابن ماجہ کی ابو ہریرہ سے روایت سے مشکوٰۃ مین کتاب الصوم کی دوسری فصل مین ہی
۱۱ حدیث ابو داؤد کی معاذ بن زہرہ سے روایت سے مشکوٰۃ مین کتاب الصوم کی دوسری فصل مین ہی

وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ یعنی اے اللہ تیرے ہی واسطے روزہ رکھا مین نے
اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا مین نے دوسری دعا ذَهَبَ الظَّمَأُ
وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ یعنی جاتی رہی پیاس اور تر و تازہ
ہوگئین رگین اور ثابت ہوا اجر اللہ چاہی تو تیسری دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ یعنے اے اللہ مانگتا ہون
تیری رحمت سے جسنے گھیر لی ہی ہر چیز یہ کہ تو بخشے گناہ میرے۔

سفر مین روزہ رکھنے کی بیان مین

مسافر کو اختیار ہی چاہی روزہ رکھے چاہی نہ رکھے لیکن بکلیف کے وقت افطار افضل ہی۔

دودھ پلانیوالی و حمل والی کے روزی کے بیان مین

دودھ پلانیوالی کا بچہ جبتک کھانے پینے نہ لگ جاوی تب تک اُسپر
روزہ واجب نہین اور اسی طرح حمل والی جبتک بچہ نہ جن لیوی اُسپر
بھی روزہ واجب نہین۔

حیض و نفاس والی کے روزہ رکھنے کے بیان مین

حیض و نفاس والی روزہ نہ رکھے حیض و نفاس گذرنے کے بعد قضا کرے

بوڑھے آدمی کے روزہ کے بیان مین

جس[۱] بوڑھے آدمی کو روزہ رکھنے کی طاقت نہو وہ ہر روز ایک مسکین کو کھانا دیا کرے اور اُسپر قضا واجب نہین۔

میت کی طرف سے اُسکے وارث کے روزے رکھنے کے بیان مین

جو شخص[۲] مرجاوے اور اُسپر روزے ہون تو اُسکی طرف سے اُسکا ولی روزہ رکھے (یا) ہر روزے کے بدلے اُسکی طرف[۳] سے ایک مسکین کو کھانا کھلاوے

روزون کی قضا کے بیان مین

جسنے عذر شرعی (سفر مرض) کے سبب[۴] سے روزہ افطار کیا اُسپر قضا واجب ہے

نفلی روزون کے بیان مین

جو شخص[۵] اللہ کے لئے روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے اور دوزخ کے درمیان اِتنی دوری کرتا ہے جیسے آسمان و زمین کے درمیان ہے ہر چیز[۶] کی زکوۃ ہے اور بدن کی زکوۃ روزہ ہے نفلی[۷] روزون مین عاشورہ کا روزہ افضل ہے جو[۸] عاشورہ کا روزہ رکھے وہ محرم کی نو تاریخ کو بھی روزہ رکھے عاشورہ[۹] کا روزہ گذشتہ سال کے گناہون کا کفارہ ہے عید[۱۰] کے دنون مین روزہ رکھنا جائز نہین ایسا ہی ایام تشریق (ذی حجہ کی گیارھوین[۱۱] بارھوین[۱۲] تیرھوین[۱۳]) مین بھی روزہ رکھنا جائز نہین لیکن[۱۴] وہ حاجی جو ہدی نہ پاوے اُن دونون مین روزہ رکھ لے عرفہ[۱۵] کا روزہ

---

۱ حدیث ابن عباس کی روایت سے بلوغ المرام کی کتاب الصوم مین ہے ۱۲

۲ حدیث بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے مشکوۃ مین باب القضاء کی فصل اول مین ہے ۱۲

۳ حدیث ترمذی کی ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے مشکوۃ مین باب القضاء کی فصل ثانی مین ہے ۱۲

۴ یہ حدیث مؤطا امام مالک کی ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے مشکوۃ مین باب القضاء کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

۵ حدیث بخاری و مسلم کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے مشکوۃ مین باب الصوم کی فصل ثانی مین ہے ۱۲

۶ حدیث ابن ماجہ کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے مشکوۃ مین باب الصوم کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

۷ حدیث مسلم کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے مشکوۃ مین باب الصوم کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

۸ حدیث مسلم کی ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے مشکوۃ مین باب الصوم کی فصل ثانی مین ہے ۱۲

۹ حدیث مسلم کی ابو قتادہ کی روایت سے مشکوۃ مین باب الصوم کی فصل ثانی مین ہے ۱۲

۱۰ حدیث مسلم کی ابو سعید کی روایت سے مشکوۃ مین باب الصوم کی فصل ثانی مین ہے ۱۲

۱۱ حدیث بیہقی کی کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے مشکوۃ مین باب الصوم کی فصل ثانی مین ہے ۱۲

۱۲ حدیث مسلم کی ابو قتادہ کی روایت سے مشکوۃ مین باب الصوم کی فصل ثانی مین ہے ۱۲

۱۳ حدیث مسلم کی نبیشہ کی روایت سے مشکوۃ مین باب الصوم کی فصل ثانی مین ہے ۱۲

۱۴ حدیث مؤطا امام مالک کی عروہ بن زبیر کی روایت سے مشکوۃ مین باب الصوم کی فصل ثانی مین ہے ۱۲

۱۵ حدیث ابو داؤد کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے مشکوۃ مین باب الصوم کی فصل ثانی مین ہے ۱۲

پہلے پچھلے سال کے گناہ ہو مکا کفارہ ہی لیکن[۱] حاجیونکو عرفات مین روزہ
رکھنا جائز نہین ہر روز[۲] (بلا ناغہ) روزہ رکھنا منع ہی اور افضل[۳] یہ ہی کہ ہر
مہینہ مین تین روزے رکھے جسکو زیادہ[۴] طاقت ہو وہ ایک دن روزہ رکھے اور
ایک دن افطار کرے داؤد علیہ السلام اسی طرح روزہ رکھا کرتے تھے عورت[۵]
کو مرد کی اجازت کے سوا (نفل) روزہ رکھنا جائز نہین جمعہ[۶] کا اکیلا روزہ رکھنا
جائز نہین جمعے کے ساتھ آگے یا پیچھے ایک دن اور ملا کر روزہ رکھے اسی[۷] طرح
ہفتے کے دن کا اکیلا روزہ رکھنا بھی جائز نہین جبتک آگے یا پیچھے سے
ایک دن نہ ملاوے روزہ دار[۸] کی ہڈیان خدائے تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی
ہین اور فرشتے[۹] روزہ دار کے لئے بخشش مانگتے ہین نفلی روزہ بلا عذر توڑنا
منع نہین اور نہ اسکی قضا واجب ہی۔

لیلۃ القدر کے بیان مین

لیلۃ[۱۱] القدر (اکثر رمضان کی پچھلی دہائی کی طاق راتون اکیسوین[۲۱] تیئیسوین[۲۳]
پچیسوین[۲۵] ستائیسوین[۲۷] یا انتیسوین[۲۹] رات مین ہوتی ہی جس رات کہ لیلۃ القدر
کی رات ہو جبرئیل مع ایک جماعت فرشتون کے آسمان سے اترتے ہین اور
ہر بندہ عبادت کرنیوالے کے لئے دعا کرتے ہین رمضان کی پچھلی دہائی کی

عبادت مین بہت کوشش کرے بلکہ عبادت مین اپنے ساتھ گھر والونکو
بھی شامل کرے جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور عید کی نماز پڑھے
اللہ تعالیٰ اُسکے گناہ بخشدیتا ہی اور اُسکی بدیونکو نیکیون سے بدلتا ہی

اعتکاف کے بیان مین

رمضان کی پچھلی دہائی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ اعتکاف
بیٹھا کرتے تھے اعتکاف کے لئے مسجد مین علیحدہ جگہ مقرر کرے اور صبح کی نماز
پڑھ کر اعتکاف کی جگہ مین داخل ہوجاوے مسجد سے باہر نہ نکلے مگر کسی ضروری کام
(پاخانہ وغیرہ) کیلئے معتکف کو بیمار پرسی کے لئے جانا جائز نہین راستہ مین
چلتے چلتے بیمار پرسی کرنی جائز ہی ایسا ہی نماز جنازہ کے لئے مسجد سے
باہر جانا جائز نہین اعتکاف مین عورت سے صحبت نہ کرے لیکن بوسہ لینا اور
معانقہ کرنا جائز ہے اعتکاف والے کو مسجد سے باہر نکالکر دھلانا اور کنگھی کرانا
جائز ہی اعتکاف کرنیوالا گناہون سے بند رہتا ہی اور جن نیکیون سے بسبب
اعتکاف کے باز رہتا ہی اُن نیکیون کا ثواب بھی ملتا رہتا ہی اعتکاف مین
روزہ شرط نہین ہی (لیکن بہتر یہ ہی کہ روزہ رکھے) اگر اعتکاف کی نذر مانی
ہو تو اسکا ادا کرنا واجب ہی مستحاضہ کو مسجد مین اعتکاف بیٹھنا جائز ہے

حج کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا یعنی واسطے اللہ کے اوپر لوگونکے حج کرنا ہی اُس گھر کا جو کہ پاسکے طرف اسکے راہ حج تمام عمر مین ایکبار فرض ہی منکر اسکا کافر ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو حج کرنے کی قدرت ہو اور وہ حج نکرے تو اُسمین اور یہود اور نصاری مین کچھ فرق نہین ہی حج کی کئی شرطین ہین پہلی شرط مسلمان پر فرض ہی کافر پر نہین دوسری شرط آزاد پر فرض ہی غلام پر نہین تیسری شرط عاقل پر فرض ہی دیوانہ اور بیہوش پر فرض نہین چوتھی شرط بالغ پر فرض ہی نابالغ پر فرض نہین پانچوین شرط تندرست پر فرض ہی بیمار پر فرض نہین چھٹی شرط جو خرچ راہ اور سواری پر اسقدر طاقت رکھتا ہو کہ جانے آنے تک کفایت کرے اور زیادہ ہو عیال کے خرچ اور حوائج اصلیہ سے پھرنے تک ساتوین شرط راستہ کا خوف ہو تو فرض نہین آٹھوین شرط عورت کے ساتھ اگر خاوند یا محرم نہو تو عورت حج کو نہ جاوے

حج اور عمرہ کی فضیلت کے بیان مین

حج اسلام کا چوتھا رکن ہی ایمان کے بعد حج افضل عمل ہی جسنے اللہ کیواسطے

حج کیا اور بیہودہ باتین نہ کین وہ حج سے ایسا پھرا جیسے اُسکی ماں نے اُسکو اسیدن جنا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک درمیان کے گناہونکا کفارہ ہی حج مقبول کا بدلہ بہشت ہی حج اور عمرہ پے در پے کرنا محتاجی اور گناہونکو ایسا دور کرتا ہی جیسے لوہی یا سونے چاندی کے میل کو بھٹی دور کرتی ہی حج کرنیوالے اور عمرہ کرنیوالے کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہی اور اُنکی دعائین قبول فرماتا ہی حج اور عمرہ کی ارادہ پر گھر سے نکلے اور راستے مین مرجاوے تو اُسکے لیے حج کرنیوالے اور عمرہ کرنیوالے کے برابر ثواب لکھا جاتا ہی جو شخص حاجی کو ملے وہ اُسکے گھر مین داخل ہونے سے پہلے دعا کراوے رمضان مین عمرہ کرنا حج کے برابر ہی عورتونکا جہاد بھی حج ہی افضل حج وہ ہی جسمین آواز بلند کے ساتھ لبیک کہی جاوے اور خون قربانی کا بہایا جاوے

حج کی کیفیت کے بیان مین

حج کی تین قسمین ہین حج مفرد تمتع قران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فعل قران تھا لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمتع کی تمنا کی ہی اسلیے شافعی تمتع کو افضل بتلاتے ہین اسمین سہولیت بھی ہی کہ دیر تک احرام پر رہنا مشکل ہی تمتع کی نیت ہو تو میقات کے قریب غسل کرے اور احرام باندھے اور پاجامہ کرتا عمامہ موزہ ٹوپی اُتارے اور اگر خوشبو ملے تو احرام سے پہلے لگاوے اور کپڑا اوس اور زعفران لگا

زنگا ہوا نہ پہنے اور نہ موزہ اگر جوتہ نہ پاوے تو موزونکو ٹخنے سے کاٹ کر پہنے
حالتِ احرام مین نہانا اور سر پر پانی ڈالنا جائز ہی حالتِ احرام مین اگر کوئی
مرجاوے تو اسکو خوشبو لگانا منع ہی حالتِ احرام مین ضرورت کیلیے سینگی لگوانا
جائز ہی حالتِ احرام مین سر اور بدن کا کھلجانا درست ہی حالتِ احرام مین اگر ناخن
ٹوٹ جاوے تو اسکا کاٹ دینا جائز ہی احرام کی حالت مین شکار کیے ہوئے
جانورونکا سوا اور جانورونکا ذبح کرنا جائز ہی احرام والا اگر بھولکر کرتا پہن لے یا خوشبو
لگالے تو اسپر کفارہ نہین ہی احرام والیکو سر اور منہ کا ڈھانکنا جائز نہین ہی بلکہ احرام
والا اگر مرجائے تو بھی اسکا سر اور منہ ڈھانکنا منع ہی حالتِ احرام مین دھوپ کی
گرمی کے باعث سر پر سایہ کرنا جائز ہی جو شخص شوال سے حج کو جاوے وہ حج کا
احرام نہ باندھے عمرہ کا احرام باندھی حالتِ احرام مین اپنے سر کے بالون کو گوند سے
چپکانا تاکہ بال پراگندہ نہون جائز ہی حالتِ احرام مین احرام والے کے
کپڑون پر اگر خلوق (کہ ایک قسم کی خوشبو ہی جسمین زعفران ملا ہوا ہوتا ہی)
لگا ہوا ہو تو وہ اپنے کپڑے تین دفعہ دھوڈالے حالتِ احرام مین زیتون
اور گھی کے ساتھ دوا کرنا جائز ہے احرام والے کو راستے سے قربانی خرید
کرنا جائز ہی حالتِ احرام مین انگوٹھی پہننا جائز ہے جو شخص گھر سے

قربانی لیکر چلے وہ جب احرام باندھنے کی جگہ پہونچے اگر قربانی اونٹ ہی تو اسکو
اشعار کرے یعنی اُسکے داہنی جانب کوہان مین زخم لگا دی اور اُسکے گلے مین
جوتیونکا ہار ڈالے پھر احرام باندھے احرام والیکو قربانی پر سوار ہونا جائز ہی احرام
والے کو حلال آدمی کے شکار کرنے مین مدد دینا جائز نہین احرام والے کو شکار کی
طرف اشارہ کرکے بتلانا جائز نہین اگر احرام والے کو کوئی شخص شکار کیا ہوا
زندہ جانور ہدیہ دے تو قبول نہ کرے احرام والے کو دوا کرنا جائز ہی احرام والے کو
ضرورت کے وقت بدن مین داغ دینا جائز ہی احرام والے کو حمام مین داخل
ہونا جائز ہی جس شخص نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا پھر اُسکا پاؤن ٹوٹ گیا
یا سخت بیمار ہوگیا وہ حلال ہوجاوے اور آیندہ سال حج کرے
جس شخص کی نیت حج یا عمرہ کرنے کی نہو تجارت وغیرہ کی ہو وہ بغیر احرام
کے مکہ مین داخل ہوسکتا ہی احرام والیکو سانپ کالا مارنا جائز ہی عمرہ کا احرام میقات
سے باندھے اور جو مکہ مین ہو وہ تنعیم مین جاکر جو حرم سے باہر ہے احرام
باندھے پھر وہان سے آکر طواف اور سعی کرے جو کوئی مکہ نہ گیا اور اُس نے قربانی
بھیجدی اُسپر کوئی چیز جو احرام والے پر حرام ہوتی ہی حرام نہین ہی احرام والا اگر شرط
کرے کہ جہان مین بیماری وغیرہ کے سبب سے اٹک جاؤن اس جگہ احرام

کھول ڈالون گا تو جائز ہی احرام والی عورت کو کسبھ کا رنگا ہوا کپڑا اور کالا
کپڑا اور زیور پہننا جائز ہی احرام والے کو اپنی بیوی کا بوسہ لینا مساس کرنا
شہوت سے چھونا حرام ہی بلکہ بنظر شہوت دیکھنا بھی نہ چاہیئے احرام والا اگر اپنے
بدن یا سر سے جون پکڑ کر زمین پر پھینک دے تو جائز ہے احرام والے کو حرم کا درخت
کاٹنا اور اسکا کانٹا توڑنا جائز نہین مدینہ والون کے احرام باندھنے
کی جگہ ذوالحلیفہ ہی اور شام والونکی جحفہ ہی اور نجد والونکی قرن منازل اور یمن
اور ہند والونکی یلملم اور عراق والون کی ذات عرق اور مشرق والون کی
عقیق ہی جو شخص جس میقات کے اندر ہو وہ وہین سے احرام باندھے یہانتک
کہ مکے والے مکے سے احرام باندھین (ہند کا رہنے والا جب یلملم (پہاڑ)
کے برابر پہونچے (جسکو جہاز والے بتلاتے ہین) عمرہ کا احرام باندھے اگر
کسی نماز فرض کا وقت ہو تو بعد ادا کے نماز احرام باندھے ورنہ احرام کے واسطے
دو رکعت نفل پڑھے اور نیت عمرہ کی کرے اور کہے اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ بِعُمْرَۃٍ یعنی حاضر
ہون مین اے میرے اللہ تیری عبادت کو ساتھ عمرے کے پھر اسطرح لبیک کہے لَبَّیْکَ
اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ
یعنی حاضر ہون مین اے میرے اللہ حاضر ہونمین حاضر ہون تیرا کوئی شریک

نہین حاضر ہونمین سب تعریف اور نعمت تیری ہی واسطے ہی تیرا کوئی شریک
نہین اسطرح پر لبیک کہنا حرم مین داخل ہونے تک جاری رکھے (یا حجر اسود کو
بوسہ دینے تک) اور اس طرح پر بھی آیا ہی لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ وَ
سَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْكَ وَالْعَمَلُ یعنے حاضر
ہونمین ای میرے اللہ حاضر ہونمین اور فرمانبردار رہون اور سب بھلائی تیرے
ہاتھ مین ہی حاضر ہونمین اور رغبت تیری طرف ہی اور سب کام تیری طرف
سے ہین اور بعد فراغت لبیک کے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ
وَاَسْاَلُكَ الْعَفْوَ بِرَحْمَتِكَ مِنَ النَّارِ یعنی ای میرے اللہ بیشک مین مانگتا ہون
تجھسے خامندی تیری اور جنت اور مانگتا ہون تجھسے بسبب تیری رحمت کے بخشش
آگ سے جب نیچے یا بلند زمین پر جاوے یا سواری پر چڑھے تو بھی لبیک کہے جس کو بلیم
پہاڑ کی ٹھیک برابری میسر نہو تو وہ پہلے ہی احرام باندھ لی (اس لیے) کہ احرام
باندھنے کی جگہ سے پہلے احرام باندھنا بھی درست ہی اور عورت کا احرام یہ ہی
کہ منہ پر نقاب ڈالے اور نہ دستانہ پہنے اور نہ جامۂ رنگین ورس زعفران کا مگر
غیر محرم کے سامنے آنے سے منہ پر نقاب ڈالنا جائز ہے حالت احرام مین خوشبو
نہ لگاوے اور پرہیز کرے عورت کی صحبت سے اور ہر گناہ سے اور آپس کے

جھگڑے سے اور[۵۱] بال ناخن کٹانے سے اگر ان افعال سے جنسے منع کیا گیا ہے کوئی
کام کرے تو احرام باطل نہیں ہوتا کفارہ لازم ہے اور کفارہ یہ ہے کہ چھ مسکینوں
کو تین صاع اناج کا کھانا (جو کہ اس ملک کے حساب سے ساڑھے آٹھ سیر ہوتا ہے) کھلائے
یا تین روزے رکھے یا قربانی کرے اور نہ[۵۲] نکاح کرے اپنا اور نہ کسی کا اور نہ پیغام
کرے نکاح کا اور نہ[۵۳] شکار مارے اور اگر شکار مارا تو اسکو مثل بموجب حکم دو عادلوں کے
بدلا دینا لازم ہے مانند اس شکار کے جو مارا ہے جانوروں میں سے اور[۵۴] غیر کا
شکار کیا ہوا نہ کھائے مگر یہ کہ شکار کرنیوالا محرم نہ ہو اور[۵۵] اس نے اس محرم کے
لئے شکار نہ کیا ہو لیکن[۵۶] دریا کا شکار جائز ہے (محرم پھول سونگھے آئینہ دیکھے
انگوٹھی پہنے ہمیانی وغیرہ کپڑا کمر سے باندھے کپڑے بدلا دے جب[۵۷] کعبہ کے
قریب پہونچے تو غسل واسطے دخول مکہ کے کرے (لیکن اسنت بدو کرنی نہیں
دیتے کیونکہ وہ اونٹوں کو ٹھہراتے نہیں جب[۵۸] کعبہ شریف پر نظر پڑے تو یہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَشْرِیْفًا وَتَعْظِیْمًا وَتَکْرِیْمًا وَمَھَابَۃً یعنی اے اللہ زیادہ کر اپنے
اس گھر کی بزرگی اور عظمت اور کرامت اور ہیبت اور[۵۹] یہ دعا بھی آئی ہے
اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا وَتَعْظِیْمًا وَتَکْرِیْمًا وَمَھَابَۃً وَزِدْ مَنْ شَرَّفَہٗ وَکَرَّمَہٗ
مِمَّنْ حَجَّہٗ وَاعْتَمَرَہٗ تَکْرِیْمًا وَتَشْرِیْفًا وَتَعْظِیْمًا وَبِرًّا یعنے اے اللہ زیادہ کر

۵۱ کی پہلی فصل میں ہے ۱۲
۵۲ یہ حدیث مسلم کی حضرت عثمان رضی کی روایت سے مشکوٰۃ کے باب الجنبۃ الحرم کی پہلی فصل میں ہے ۱۲
۵۳ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابوقتادہ رضی کی روایت سے مشکوٰۃ کے باب الجنبۃ الحرم کی پہلی فصل میں ہے ۱۲
۵۴ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی کعب بن عجرہ کی روایت سے مشکوٰۃ میں باب الجنبۃ الحرم کی پہلی فصل میں ہے ۱۲
۵۵ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عباس کی روایت سے مشکوٰۃ میں باب الجنبۃ الحرم کی پہلی فصل میں ہے ۱۲
۵۶ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی صعب بن جثامہ کی روایت سے مشکوٰۃ میں باب الجنبۃ الحرم کی پہلی فصل میں ہے ۱۲
۵۷ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عباس کی روایت سے مشکوٰۃ میں باب الجنبۃ الحرم کی پہلی فصل میں ہے ۱۲
۵۸ یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عباس کی روایت سے مشکوٰۃ میں باب الجنبۃ الحرم کی پہلی فصل میں ہے ۱۲
۵۹ یہ دعا بیہقی کی ابن عباس کی روایت سے مشکوٰۃ میں باب الجنبۃ الحرم کی پہلی فصل میں ہے ۱۲

اس گھر کی بزرگی اور شرافت اور نیکی اُس شخص کی جو اس گھر کی عزت
اور اکرام کرے حاجیون اور عمرہ کرنیوالون سے جب[۱] مکہ مین داخل ہو تو معلی کیطرف سے
داخل ہو اور بیت اللہ[۲] مین آتے ہی حجر اسود کو بوسہ دے اور داہنی طرف سے طواف
شروع کرے جب[۳] رکن یمانی (جو بیت اللہ کے مغربی اور جنوبی کونے کا نام ہے) پر
پہونچے تو اسکو ہاتھ سے بوسہ دے اور رکن[۴] یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ
دعا پڑھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یعنی
اے ہمارے رب دے ہمکو دنیا مین بھلائی اور آخرت مین بھلائی اور بچا ہمکو
دوزخ کے عذاب سے (یہ حجر اسود تک ایک طواف ہوا اسی طرح پر سات طواف
پورے کرے تین[۵] اول مین اکڑ کر اور تیز چلے لیکن ان تینون مین حجر اسود اور رکن
یمانی کے درمیان تیز چلے اور باقی چار مین آہستہ حالت[۶] طواف مین چادر کو
اپنے داہنے ہاتھ کی بغل سے نکالکر بائین کندھے پر ڈالے (اسکو اضطباع کہتے ہین)
طواف کے ہر پھیرے مین حجر اسود کو بوسہ دے اور رکن[۷] یمانی کو ہاتھ سے بوسہ دے
اور اُسپر رخسارہ رکھے اگر بہ سبب[۸] ازدہام کے یہ نہو سکے تو حجر اسود کو کھوڑی کے
ساتھ بوسہ دے یا کوئی چیز اس سے لگا کر چومے جب[۹] سات طواف پورے کرے
تو مقام ابراہیم مین کھڑا ہو وے اور یہ آیت پڑھے وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ

---

۱ صحیح مسلم کی جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین ابن ابی اوفیٰ کی فصل اول مین ہے ۱۲

۲ صحیح بخاری و مسلم کی ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے مشکوٰۃ کی فصل اول مین ہے ۱۲

۳ صحیح بخاری کی ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین ابن ابی اوفیٰ کی فصل اول مین ہے ۱۲

۴ حدیث مسند امام احمد کی اور ابو داؤد کی عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۶۲ مین ہے ۱۲

۵ صحیح بخاری اور مسلم کی ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع انصار کے صفحہ ۱۶۱ مین ہے

۶ حدیث مسند امام احمد اور ابو داؤد کی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع انصار کے صفحہ ۱۶۱ مین ہے

۷ حدیث دارقطنی کی ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع انصار کے صفحہ ۱۶۲ مین ہے ۱۲

۸ یہ حدیث مسند امام احمد کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع انصار کے صفحہ ۱۶۲ مین ہے ۱۲

۹ یہ حدیث نسائی کی جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع انصار کے صفحہ ۱۶۲ مین ہے ۱۲

مُصَلًّی یعنی پکڑو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ اور روہان دو رکعت نماز پڑھے
رکعت اول مین قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور دوسری رکعت مین قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ
اور قراءت پکار کر پڑھے پھر حجر اسود کو بوسہ دے اور باب الصفا سے نکلے اور صفا پر
(جو پہاڑی کا نام ہی) کھڑا ہو کر تین بار یہ دعا پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا
شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ یا یہ دعا پڑھے
یا دونون پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَاِنَّکَ
لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ کَمَا ھَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَہٗ مِنِّیْ
حَتّٰی تَوَفَّانِیْ وَاَنَا مُسْلِمٌ یعنے نہین کوئی معبود برحق سوا اللہ تعالیٰ کے اکیلا ہی
وہ اُس کا کوئی شریک نہین اُسی کے واسطے بادشاہت ہی اور اُسی کیواسطے ہی سب
تعریف اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی نہین کوئی لائق عبادت کے سوائے
اللہ پاک کے اکیلا ہی وہ پورا کیا اُسنے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے بندے
کی اور شکست دی سب لشکرون کو اکیلے نے یعنے اے اللہ تو نے فرمایا ہے
مجھے پکارو مین تمھاری پکار قبول کرونگا اور تو نہین خلاف کرتا وعدے کو
اور مین مانگتا ہون تجھ سے جیسی ہدایت کی تو نے مجھے اسلام کی

یہ کہ نہ چھینے تو اُسکو مجھسے یہانتک کہ فوت کرے تو مجھے حالت اسلام مین پھر مروہ
کی طرف (جو پہاڑ کا نام ہی) چلے اور میلین اخضرین کے مابین (کہ دو پہاڑیون کا
نام ہی) تیز چلے پھر جب مروہ (پہاڑ) پر چڑھے تو وہان بھی مثل صفا کے ٹھہرے
اور جو دعائین صفا پر پڑھی گئی ہین مروہ پر بھی وہی پڑھے (یہ ایک پھیرا ہوا)
اسیطرح سات پھیرے پورے کرے جنمین آخر پھیرا مروہ پر ختم ہوگا اور بیچ مین
صفا مروہ کے یہ دعا پڑھے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ یعنی
اے میرے رب بخش اور مہربانی کر بیشک تو عزت والا ہی بزرگی والا جب سات پھیرے
سعی دوڑنے کے پورے ہوئے تو عمرہ تمام ہوا اب احرام کھولے اور بال سر کے کٹائے
اور کپڑے معمولی پہنے اور مکے مین رہے اور جب چاہے تو کو خواہ دن کو طواف کیا کرے
اور ملتزم مین (کہ نام ہی) اُس دیوار کا کہ مابین حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے ہی اور حطیم مین
(کہ نام اُس جگہ کا ہی جو کعبہ کی جانب شمال مین واقع ہی) دعائین کیا کرے پھر جب
آٹھوین تاریخ ہو (جسکو یوم ترویہ کہتے ہین) حج کا احرام باندھے اور لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ
بِالْحَجِّ یعنی حاضر ہون اے اللہ تیری عبادت کو ساتھ حج کے پکارے اور لبیک
پکارتا ہوا اُسی طرف چلے اور وہان پہونچکر ظہر اور عصر اور مغرب و عشا اور فجر کی نماز
پڑھے پھر وہان سے فجر کی نماز پڑھکر بعد طلوع آفتاب لبیک پکارتا ہوا اور تکبیرین

کہتا ہوا عرفات کو جاوے وہان مقام کرے بعد زوال خطبہ سنکر (مسجد مین)
ظہر و عصر جمع کرکے پھر خاص موقف نبوی مین (جو جبل الرحمت کے نام سے مشہور ہے
جہان بڑے بڑے پتھر ہین اور اُسکے آگے بڑے بڑے ریت کے تودے ہین) کھڑا ہووے
اگر وہان نہ جا سکے تو تمام عرفات موقف ہے اور وہان یہ دعائین پڑھے پہلی دعا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
یعنی نہین کوئی لائق عبادت کے سوا اللہ تعالیٰ کے اکیلا ہے اور اُسکا کوئی شریک نہین
اسی کیواسطے ہے بادشاہی اور اُسی کے واسطے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قدرت
رکھتا ہے دوسری دعا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ نَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ
یعنی یا الٰہی تیرے ہی واسطے ہے سب تعریف جس طرح تو کہتا ہے اور بہتر
اِس سے جو ہم کہتے ہین تیسری دعا اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ یعنی ای اللہ تیرے ہی واسطے ہے میری
نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اور تیری ہی طرف ہے میرا رجوع کرنا
اور تیری ہی واسطے ہے اے میرے رب میری میراث چوتھی دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ یعنی ای اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون
سینے کے وسوسے سے اور کام کی پریشانی سے پانچوین دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَجِیْءُ بِہِ الرِّیْحُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِیْءُ بِہِ الرِّیْحُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی یا اللہ مین مانگتا ہون تجھ سے بھلائی اُس چیز کی کہ لاتی
ہی اُسکو ہوا اور پناہ مانگتا ہون تیری اُس چیز کی بدی سے کہ لاتی ہی اُسکو ہوا
نہین کوئی لائق عبادت کے سوا اللہ تعالیٰ کے اکیلا ہی وہ اُسکا کوئی شریک نہین
اُسی کیواسطے ہی بادشاہت اور اُسی کیواسطے ہی سب تعریف وہ جلاتا ہی اور مارتا ہی
اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی **چھٹی دعا** اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ
نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ وَجْھِیْ نُوْرًا یا اللہ کر میرے دل مین
روشنی اور میرے کان مین اور میری آنکھ مین روشنی اور میرے چہرے کو
روشن **ساتوین دعا** اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ
بِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ یعنی یا الٰہی کھولدے
میرے لیے میرا سینہ اور آسان کر میرا کام اور تیری پناہ مانگتا ہون سینے کے
وسوسون سے اور کام کی پریشانی سے اور قبر کے فتنے سے **آٹھوین دعا** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَشَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیْحُ
وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّھْرِ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ اِنَّمَا الْخَیْرُ الْاٰخِرَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یعنی یا الٰہی مین تیری پناہ چاہتا ہون اُس چیز کی بدی سے جو داخل ہوتی ہی رات مین اور بدی سے اُس چیز کی جو داخل ہوتی ہی دن مین اور بدی سے اُس چیز کی کہ چلتی ہی ساتھ اُسکے ہوا اور بدی سے زمانہ کی آفتون کے حاضر ہون ای اللہ حاضر ہون سوا اسکے نہین کہ پوری خوبی خوبی آخرت کی ہی اللہ بہت بڑا ہی اور اُسی کیواسطے ہی سب تعریف اللہ بہت بڑا ہی اور اُسی کے واسطے ہی سب تعریف اللہ بہت بڑا ہی اور اُسی کے واسطے ہی سب تعریف نہین کوئی لائق عبادت کے سوا اللہ کے اکیلا ہی اور اُسکا کوئی شریک نہین اُسی کی ہی بادشاہت اور اُسی کیلیے ہی سب تعریف **نویں دعا** اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا یعنی ای اللہ کر اسکو حج مقبول اور گناہ بخشے گئے **دسویں دعا** اَللّٰھُمَّ اَرِنَا یَا الْھُدٰی وَزَیِّنَّا بِالتُّقٰی وَاغْفِرْ لَنَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی یعنی ای اللہ دکھا ہمکو ساتھ ہدایت کے اور آراستہ کر ہم کو ساتھ پرہیزگاری کے اور بخش ہمکو آخرت اور دنیا مین **گیارھوین دعا** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا مُبَارَکًا یعنی اللہ مین مانگتا ہون تجھ سے رزق حلال ستھرا برکت والا **بارھوین دعا** اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَمَرْتَنِیْ بِالدُّعَآءِ وَوَعَدْتَّنِیْ الْاِجَابَۃَ وَاِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ لَا اَنْسٰی عَھْدَکَ

یعنی یا الٰہی تو نے حکم کیا مجھ کو دعا کا اور تیرا کام ہی قبول کرنا اور تو نہیں خلاف
کرتا وعدہ اور نہیں توڑتا اپنا عہد **تیرھویں دعا** اَللّٰھُمَّ مَا اَصَبْتُ مِنْ خَیْرٍ
فَحَبِّبْہُ اِلَیْنَا وَیَسِّرْہُ لَنَا وَمَا کَرِھْتَ مِنْ شَرٍّ فَکَرِّھْہُ اِلَیْنَا وَجَنِّبْنَاہُ وَلَا تَنْزِعْ
مِنَّا الْاِسْلَامَ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یعنی یا اللہ جو چیز مجھ کو پسند ہو بھلائی سے سو محبت دے اسکی
ہمکو اور آسان کر اسکو ہمپر اور جو چیز پسند ہو تجھ کو بدی سے سو بری دکھلا وہ
ہمکو اور بچا اُس سے ہمکو اور نہ نکال ہم سے اسلام بعد اُسکے کہ ہدایت کی تو نے ہمکو
اے رب ہمارے دے تو ہمکو دنیا مین خوبی اور آخرت مین خوبی اور بچا ہمکو دوزخ
کے عذاب سے **چودھویں دعا** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَاَلَکَ بِہٖ
نَبِیُّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ بِہٖ نَبِیُّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ
رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ
وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ رَبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا رَبَّنَا
اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ رَبَّنَا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ

أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ یعنی یا الٰہی مین
ماگتا ہون تجھسے بھلائی اُس چیز کی کہ مانگا ہی تجھسے اُسکو نبی تیرے صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور تیری پناہ چاہتا ہون اُس چیز کی بدی ہی کہ پناہ چاہی ہی اُس سے تیرے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اے ہمارے رب ظلم کیا ہمنے اپنی جانون پر اور اگر نہ بخشے تو ہمکو اور نہ رحم
کرے ہمپر البتہ ہوجاوینگے ہم نقصان والے اے میرے رب کر مجھ کو قائم رکھنے والا
نماز کا اور بعض میری اولاد مین سے اے رب ہمارے اور قبول کر میری دعا اے
ہمارے بخش مجکو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والون کو جسدن کھڑا ہووے
حساب اے رب میرے رحم کر اُن دونون پر جیسے کہ پالا اُنھون نے مجھ کو اور تھامین
چھوٹا اے رب ہمارے بخش ہمکو اور ہمارے بھائیونکو جو آگے پہونچے ہم سے ایمان مین
اور نہ رکھ ہمارے دل مین بیر ایمان والون کا اے رب تو ہی ہی نرمی کرنیوالا
مہربان اے رب ہمارے بیشک تو ہی ہی سنتا اور جانتا اور متوجہ ہو ہم پر
بیشک تو ہی ہی متوجہ ہونیوالا مہربان اور نہین پھرنا گناہ سے اور نہ قوت
نیکی پر مگر اللہ پاک کی مدد سے جو سب سے اوپر ہی بڑائی والا پندرھوین دعا

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ وَتَرَى مَكَانِي وَتَسْمَعُ كَلَامِي وَتَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي
وَلَا يَخْفَى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِي وَأَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيرُ الْمُسْتَغِيثُ الْمُسْتَجِيرُ

الرَّجُلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ اَسْاَلُكَ مَسْاَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ
اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَآءَ الْخَآئِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ
رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ عَبْرَتُهٗ وَذَلَّ لَكَ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ لَكَ اَنْفُهٗ
یعنی یا اللہ تو بیشک جانتا ہے اور دیکھتا ہے میری جگہ اور سنتا ہے
میرے کلام کو اور جانتا ہی میرے چھپے اور کھلے کو اور تجھپر چھپا نہین ہی
میرا کچھ حال اور مین ہون بیکلیف والا محتاج فریاد کرنیوالا پناہ مانگنے والا خوف
رکھنے والا ڈرنیوالا اقرار کرنے والا قائل ہونیوالا اپنے گناہ کا مانگتا ہون
تجھ سے مانگنا مسکین کا اور گڑگڑاتا ہون تیری طرف گڑگڑانا گھنگار
ذلیل کا اور مانگتا ہون تجھ سے مانگنا ڈرنیوالے تکلیف پہونچے ہوے کا
وہ جو دب گئی تیرے واسطے اُسکی گردن اور بہ نکلین تیرے واسطے اُسکی آنکھین اور
دھلا ہوا تیرے واسطے اُسکا جسم اور خاک آلودہ ہوئی واسطے تیرے اُسکی ناک

سولھوین دعا اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِیًّا وَّكُنْ بِیْ رَءُوْفًا
رَّحِیْمًا یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ یَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اٰمِیْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مائہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ السورہ

مائۃ مرۃ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ مائۃ مرۃ یعنی یا الٰہی تو رحمت بھیج
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسا رحمت بھیجی
تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور انکی آل پر بیشک تو ہی ہے خوبیوں والا بزرگی والا اور رحمت بھیج ہم پر
بھی انکے ساتھ (سو بار) آفتاب کے غروب ہونے تک دعائیں پڑھتا ہے عرفات میں کھڑا ہونا
حج کا رکن اعظم ہے جسکا یہ فوت ہوا اسکا حج نہ ہوگا جو شخص قبل طلوع فجر کے دسویں
ذیحجہ کو عرفات میں کھڑا ہو گیا اسکا حج ہو گیا اور عرفات میں خواہ کسی جگہ کھڑا ہو
فرض ادا ہو جاتا ہے اور خاص موقف نبوی (یعنی جبل الرحمت) میں کھڑا ہونا سنت ہے
بعد غروب آفتاب عرفات سے واپس ہو کر (لبیک کہتا ہوا) مزدلفہ میں پہونچے اور نماز
مغرب عشا ایک اذان اور دو اقامت کیساتھ بلا سنت جمع کرے اور رات وہاں

کاٹی پھر نماز صبح صادق کے شروع ہوتے ہی ایک اذان اور اقامت کے ساتھ پڑھے پھر
وہاں سے سوار یا پیادہ مشعر الحرام میں آکر (کہ وہ مزدلفہ میں ایک پہاڑ ہے) ٹھہرے
اور روبقبلہ ہو کر دعا و تکبیر و تہلیل کہے اور خوب روشنی کرے اور قبل طلوع آفتاب منیٰ کو
چلے سواری کو نہ دوڑاوے آہستہ چلاوے اور اگر کہیں جگہ فراخ پاوے تو کچھ تیز کر دے اور جب بطن
محسر میں پہونچے (جو منیٰ کے پاس ایک وادی ہے جہاں اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے) یہاں
بھی سوار کو کچھ تیز کرے اگر بیوی بال بچوں کو صبح سے منیٰ کیطرف روانہ کر دی تو جائز ہے تاکہ
عورتیں منیٰ میں جا کر لوگوں کی انبوہ کے خوف سے سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں مار لیں اور راستے
سے سات کنکریاں چن لے (بعض سب لوگوں کے واسطے وہاں سے چن لیتے ہیں اور بیچ کے
راستے سے چلکر جمرۂ عقبہ پر آکر جو مکہ کیطرف واقع ہے) وہی کنکریاں بعد طلوع آفتاب کے مارے
اس ہیئت سے کہ منیٰ اسکے داہنی طرف اور کعبہ بائیں طرف ہو اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہے اور یہ
دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا یعنی یا اللہ کہ اسکو حج مقبول
اور میرے گناہوں کی بخشش کا سبب بنا لبیک کہنا ترک کر دے اور بجائے اسکے ایام منیٰ میں تکبیر کہا کرے
اسلئے اور جمعرات کو کنکر نہ مارے پھر (مسجد خیف) میں آکر عید کا خطبہ سننے بعد خطبہ اور نماز عید
کے قربانی کرے قربانی اگر بکری ہو تو دو سال کی بے عیب اور دنبہ ایکسال کا اور اونٹ
پانچ سال کا اور دنٹ اور گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں اور قربانی کی

کمال اور جھول قصاب کو اُجرت مین نہ دے صدقہ کرے پھر سر منڈوا دے یا بال
کتروا دے لیکن عورتین صرف بال ہی کتراوین اب حلال ہوئین سب چیزین جو محرم کو حرام
ہوتی ہین سوا جماع کے جو طواف زیارت کے بعد حلال ہوگا پھر طواف زیارت (جسکو طواف
کعبہ طواف فرض طواف صدر بھی کہتے ہین اور حج کا ایک بڑا فرض اور رکن اعظم ہی) کے لیے
کعبہ کو جاوے اور بدستور سابق طواف و سعی صفا و مروہ بجا لاوے اور آب زمزم پیے اور جس نے
سر منڈوایا یا قربانی کی یا کعبہ کو گیا جمرہ عقبہ کو کنکریان مارنے سے پہلے تو کچھ حرج نہین
(لیکن جو ترتیب مذکور ہوئی سنت یہی ہی) پھر اسیدن منی مین آوے اور تین دن رہے ہر دن
بعد زوال آفتاب تینون جمرون کو کنکریان مارے جمرۂ اولیٰ کو کنکریان مار کر مکان ہموار مین کھڑا ہو کر
ہاتھ اُٹھا کر عاجزی سے اللہ تعالیٰ سے دعائین مانگے اسیطرح دوسرے جمرہ کو کنکریان مار کر
کرے پھر تیسرے جمرہ کو کنکریان مار کر کھڑا نہوئے پھر تیرہ ذیحجہ کو مکہ مین آوے اور جبتک
چاہے مکہ مین رہے جب گھر یا مدینہ جانیکا ارادہ کرے تو ایک اور طواف کرے (جسکو طواف
وداع کہتے ہین) لیکن عورت کو حالت حیض مین یہ طواف معاف ہی اس طواف مین سعی
صفا و مروہ نہین اور نہ احرام مین اکڑ اکڑ چلنا ہے (یہ ہی بیان حج تمتع کا) اگر حج مفرد کرے
تو بدستور احرام باندھنے کی جگہ سے حج کا احرام باندھے اور لبیک بالحج پکارے مکہ شریفہ مین پہونچکر
بدستور طواف کرے اور صفا مروہ کے درمیان دوڑے پھر حلال نہوا آٹھوین

ذیحجہ کو منی مین جاوے اور منیٰ اور عرفات سے فارغ ہوکر دسوین ذیحجہ کو مکے مین طواف زیارت کرے اسکے بعد صفا و مروہ کے درمیان دوڑے اسمین فرق صرف یہی ہی کہ حج سے فارغ ہوکر عمرہ بھی بجالاوے اور تمتع مین پہلے عمرے سے فارغ ہوکر محل ہو پھر آٹھوین ذیحجہ کو نیا احرام باندھکر حج ادا کرے اور اُسپر قربانی واجب ہے (اور قران) مین حج اور عمرہ کی دونون کی اکٹھا نیت کرے دونون کیواسطے اکٹھا احرام باندھے رہے یہانتک کہ حج تمام کرے پھر حج سے فارغ ہو۔

حج کے ارکان کا بیان

حج کے تین رکن ہین اول میقات سے احرام باندھنا دوسرے عرفات مین ٹھہرنا دسوین ذیحجہ کو صبح صادق سے پہلے اگرچہ ایک ساعت بھی ہو تیسرے طواف زیارت اور جمہور علماء نے سعی صفا و مروہ کو بھی رکن ٹھہرایا ہے اگر مین رکنون مین سے ایک رکن بھی فوت ہوجاوے تو حج نہین ہوا۔

حرم مدینہ کی فضیلت کا بیان

مدینہ بھی حرم ہی جیسے مکہ حرم ہی مدینہ کا بھی وہی ادب چاہیے جیسا کہ مکہ کا چاہیے ہے مدینہ مین ہتھیار اُٹھانا لڑنیکو اور خون بہانا کسی کا اور شکار کرنا اور درختون کو جھاڑنا درست نہین البتہ گھاس کے واسطے پتے جھاڑنا جائز ہین

مدینے کے اناجون کی برکت کا بیان

مدینہ کے اناجون مین دونی برکت ہی مکہ کے اناجون سے مدینہ کا ایک سیر اناج جتنے آدمیونکو کفایت کرتا ہی اُتنے آدمیون کو مکہ کا ایک سیر اناج کفایت نہین کرتا مدینہ کے صاع اور مد مین برکت ہے۔

بیت اللہ مین عبادت کرنیکی فضیلت کے بیان مین

جو شخص خانہ کعبہ مین رمضان کے روزے رکھے اور جسقدر ہوسکے راتکا قیام کرے تو اسکو اللہ تعالیٰ لاکھ مہینونکے روزونکا ثواب دیتا ہی بیت اللہ مین ایک نماز کا ثواب پچیس برس چھ ماہ بیس رات کی نمازون کے ثواب کے برابر ہی اور پانچ نمازونکا ثواب دو سو ستر سال نو ماہ دس رات عمر کی نمازونکے ثواب کے برابر ہی۔

مسجد نبوی مین عبادت کرنے کی فضیلت مین

مسجد نبوی مین ایک نماز پڑھنے کا ثواب اٹھائیس برس دنکی نمازونکے ثواب کے برابر ہے۔

وج کی فضیلت کے بیان مین

وج (جو طائف مین ایک جنگل ہی) وہ بھی حرم ہی وہانکا شکار کرنا اور درخت کاٹنا منع ہے

طواف کرنے سے ثواب حاصل ہونے کے بیان مین

جو شخص کعبہ کا طواف سات دن تک کرتا ہی اور اس ہفتے مین بیہودہ باتون سے بچے تو

اللہ تعالیٰ اُسکو ایک غلام آزاد کرنیکا ثواب دیتا ہے[۱] مسجد الحرام پر رحمت اُترتی ہے[۲] اُنمین ایکسو بیس رحمتین نازل ہوتی ہین[۳] ساٹھ طواف کرنیوالونکے لیے اور چالیس تمام پڑھنے والون کے لیے اور بیس دیکھنے والونکے لیے جسنے طواف کیا[۴] اور دو رکعت نماز پڑھی اُس نے گویا ایک غلام آزاد کیا ایک ہفتہ کے طواف مین ہر قدم کے رکھنے اور اُٹھانے پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے[۵] بیت اللہ کا پچاس بار طواف کرنیوالا گناہون سے اسطرح پاک ہوجاتا ہے جسطرح اُسکی ماں نے جنا تھا

صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے سے ثواب حاصل ہونیکے بیان مین

صفا[۶] اور مروہ کے درمیان دوڑنے سے ستر غلام آزاد کرنیکا ثواب ملتا ہے جو شخص صفا[۷] اور مروہ کے درمیان دوڑیگا اللہ تعالیٰ اُسکے قدم پلصراط پر پھسلنے سے بچا دیگا۔

حجر اسود کو بوسہ دینے سے ثواب حاصل ہونیکے بیان مین

جس شخص نے[۸] حجر اسود کا بوسہ دیا ہوگا قیامت کے دن حجر اسود اُسکے لیے اللہ تعالیٰ کے آگے اُسکے ایمان کی گواہی دیگا حجر اسود[۹] اور رکن یمانی کو ہاتھ لگانے سے گناہ دور ہوجاتے ہین جس شخص[۱۰] نے حجر اسود کا بوسہ لیا ہوگا قیامت کے دن حجر اسود اُسکی شفاعت کریگا۔ اور اُسکی شفاعت قبول ہوگی۔

رکن یمانی کے پاس دعا مانگنے کے بیان مین

---

۱ حدیث طبرانی اور حاکم کی ابن عباس سے ۲ حلیۃ الصدیق بھا ۱۲ ۳ عدی کی کتھے سے ۱۲ ۴ حدیث ابن حزیمہ کی ابن عمر سے ۱۲ ۵ رحلۃ الصدیق بھا ۱۲ ۶ حدیث ابن ماجہ کی ابن عباس سے ۱۲ ۷ حدیث طبرانی کی عبید بن عمیر سے مشکوۃ مین باب دخول مکہ و الطواف کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ ۸ حدیث ترمذی کی ابن عباس سے ۱۲ ۹ حدیث ابن ماجہ کی ابن عباس سے ۱۲ ۱۰ حدیث ابن عمر رضہ کی روایت سے مشکوۃ مین باب الطواف کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہین جو شخص (رکن یمانی) کے پاس یہ دعا پڑھتا ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یعنی اے اللہ مین تجھ سے دنیا اور آخرت مین معافی مانگتا ہون اے رب ہمارے دے ہمین دنیا مین بھلائی اور آخرت مین بھلائی اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے فرشتے اُسکی دعا مین آمین کہتے ہین۔

ملتزم کے پاس دعا مانگنے سے شفا حاصل ہونیکے بیان مین

ملتزم کے پاس جو شخص خواہ کسی بیماری والا دعا کرے تو اسکو اللہ تعالیٰ اُس بیماری سے شفا دیتا ہے۔

زمزم کے پانی کی فضیلت کے بیان مین

دنیا کے تمام کنوؤن کے پانی سے بہتر پانی زمزم کا ہی زمزم کا پانی جس ارادے سے پیا جاوے اللہ اُسکا وہ ارادہ پورا کردیتا ہی اگر بیماری کی صحت کیلیے پیوے تو اللہ تعالیٰ اُسکو شفا دیتا ہی اور اگر اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنے کے لیے پیوے تو اللہ تعالیٰ اُسکو اپنی پناہ دیتا ہی اور اگر پیاس دور کرنیکے لیے پیوے تو اللہ تعالیٰ اُسکی پیاس دور کردیتا ہی زمزم کا پانی پینے سے

وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ یعنے یا اللہ مین تجھ سے مانگتا ہون علم نفع دینے والا اور روزی فراخ اور مانگتا ہون تجھ سے شفا ہر بیماری سے زمزم کے پانی مین پروردگار نے یہ برکت رکھی ہے کہ اگر بھوکا آدمی بھوک دور کرنے کے لیے پیوے تو اُسکی بھوک دور ہو جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسکو تحفہ دینا چاہتے زمزم کا پانی تحفہ دیتے مومن اور منافق مین یہ فرق ہے کہ منافق لوگ زمزم کے پانی کو پیٹ بھر کر نہین پیتے ایمان والے اچھی طرح پیٹ بھر کر پیتے ہین زمزم کا پانی پینے کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

جس شخص پر حج فرض ہو جاوے اُسکو حج کیلئے جلدی جانے کے بیان مین

جب کسی پر حج فرض ہو تو اُسکے ادا کرنے مین جلدی کرے اسلیے کہ آدمی کبھی بیمار ہو جاتا ہے کبھی حاجت پیش آجاتی ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا مین ارادہ کرتا ہون کہ اپنے ملک مین کچھ لوگونکو بھیجون تاکہ جو لوگ باوجود حج فرض ہونیکے حج نہین کرتے اُن لوگون پر جزیہ مقرر کردون اس لیے کہ وہ مسلمان نہین ہین

جس نے حج کرنا نذر مانی ہو اُسکے ادا کرنے کے بیان مین

۵۱ جس شخص نے حج کی نذر مانی ہو اور نذر کے ادا کرنے سے پہلے مرجاوے تو اُسکی طرف سے اسکا وارث کو حج کرنا لازم ہے

قرابت والے کی طرف سے قرابت والیکو حج کرنیکے بیان مین

۵۲ جس شخص کو حج کرنیکی طاقت نہو اسکی طرف سے اسکا قرابت والا حج کرے تو جائز ہے

حج جانے پر ثواب ملنے کے بیان مین

۵۳ حاجیونکے اونٹونکے ایک ایک قدم اُٹھانے پر اللہ تعالیٰ ایک ایک نیکی دیتا ہے اور ایک ایک گناہ معاف فرماتا ہے اور ایک ایک درجہ بلند کرتا ہے ۵۴ حج کرنیوالے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہین اگر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہین تو قبول فرماتا ہے اور اگر گناہونکی بخشش مانگتے ہین تو اُنکے گناہ اللہ بخشدیتا ہے ۵۵ حج کرنے مین اپنا مال صرف کرتا ہے اسکو ایک درہم کے خرچ کرنے پر سات سو درہم کا ثواب ملتا ہے۔

حرام مال سے حج قبول نہ ہونے کے بیان مین

۵۶ جو شخص حرام مال سے سعی حج کرتا ہے اُسکا حج قبول نہین ہوتا حرام کے مال سے حج کرنیوالا جسوقت لبیک پکارتا ہے یعنی کہتا ہے کہ حاضر ہوا مین تیری خدمت مین یا اللہ اُسکے جواب مین اللہ پاک فرماتا ہے لا لبیک یعنی تو حاضر نہین ہوا ہماری خدمت مین تیرا مال حرام کی کمائی کا ہے اور تیری سواری حرام کی

۵۱ حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب ایضا کے فصل اول مین ۱۲۶

۵۲ حدیث بخاری اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین کتاب المناسک کی پہلی فصل مین ۱۲۶

۵۳ حدیث بیہقی کی ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب فضل الحج والعمرۃ کی پہلی فصل مین ۲۲۶

۵۴ حدیث ابن ماجہ کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین کتاب المناسک کی تیسری فصل مین ۲۲۶

۵۵ حدیث بیہقی کی ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے حلیۃ الصدیق حصہ اول باب الصدق کی فضیلت مین ۲۲۶

۵۶ حدیث طبرانی کی ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے حلیۃ الصدیق حصہ اول باب الصدق کی فضیلت مین ۲۲۶

کمائی کی ہو اور تیرا کپڑا حرام کی کمائی کا ہو لوٹ جاتا ہے گناہوں کے ساتھ تیرا گناہ معاف نہیں ہوتے

حج اور عمرے کے متفرق مسائل کے بیان میں

حج کی نیت فسخ کرکے عمرہ کی نیت کرلینی جائز ہے یعنی اگر کسی نے حج مفرد کی نیت کی ہو وہ اسکو فسخ کرکے تمتع کی نیت کرلے تو جائز ہے۔ حج کو جاتے ہوئے نیک لوگوں کی رفاقت کی کوشش کرے۔ عمرہ جب چاہے کرسکتا ہے جب حج یا عمرے کے سفر سے پھرے تو ہر بلند زمین پر تین بار اللہ اکبر کہے پھر یہ دعا پڑھے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ یعنی کوئی لائق عبادت کے نہیں سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ اسکا کوئی شریک نہیں اسیکا راج ہے اور اسی کیلیے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ہم ہیں رجوع کرنیوالے توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالے سجدہ کرنیوالے اپنے رب کی تعریف کرنیوالے سچا کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے بندے کی اور شکست دی سب کافروں کو اکیلے نے۔

نکاح کی فضیلت کے بیان میں

نکاح کرنا گناہ سے بچنے کا سبب ہے دنیا کا بہتر فائدہ نیک عورت ہے جو زنا سے بچنے کے لیئے نکاح کرتا ہے اسکی خدا مدد کرتا ہے نکاح نہ کرنے سے زمین میں فتنہ و فساد پھیلتا ہے جس قدر

میان بی بی مین محبت ہوتی ہو اور کسی مین نہین ہوتی نکاح آدھا دین ہو مرد[۵۱] کے
لیے عورتون سے بڑھکر اور کوئی فتنہ نہین بکہ عورت[۵۲] سے نکاح کرنا افضل ہو مال[۵۳] جمال حسب نسب کا
خیال نکرکے دیندار عورت سے نکاح کرے زیادہ[۵۴] جننے والی عورت سے نکاح کرنا افضل ہے
مسلمان کے لیے نیک عورت سے بڑھکر اور کوئی مفید چیز نہین جسمین[۵۵] نکاح مین تھوڑا
خرچ ہو اسمین زیادہ برکت ہوتی ہو۔

ستر کے بیان مین

جس[۵۶] عورت سے نکاح کرنیکا ارادہ ہو اُسکو دیکھ لے (اسلیے) کہ دیکھنے سے محبت ہوجاتی ہو[۵۷] مرد کو
مرد کا ستر دیکھنا اور عورت کو عورت کا ستر دیکھنا اور مرد کو مرد کے ساتھ (ننگے ہوکر) ایک
کپڑے مین سونا اور عورت کو عورت کے ساتھ ایک کپڑے مین (ننگی ہوکر) سونا منع ہے
غیر محرم[۵۸] کو کسی عورت کے پاس (اکیلے) رات رہنا منع ہو ناگہان[۵۹] اگر کسی عورت پر نظر
پڑجاوے تو گناہ نہین لیکن عمداً دوبارہ دیکھنا منع ہو جسکو[۶۰] کسی کی عورت اچھی معلوم ہو
وہ اپنی عورت سے صحبت کرلے جب[۶۱] اپنی لونڈی کا نکاح کردے تو پھر اُسکا ستر نہ دیکھے
بلا ضرورت[۶۲] ننگے ہونا جائز نہین عورت[۶۳] اندھے سے ایسا پردہ کرے جیسے دیکھنے والے
سے کیا جاتا ہو اجنبی[۶۴] عورت کے ساتھ اکیلے ہونا جائز نہین غلام[۶۵] سے پردہ نہین عورت[۶۶] کو
ہجڑے سے پردہ کرنا چاہیئے ستر[۶۷] کا قصداً دیکھنے والا اور دکھانے[۶۸] والا دونون ملعون ہین

نکاح کے وقت عورت سے اجازت کے بیان مین

نکاح[۵۱] کے وقت عورت سے بکر ہو یا بیوہ اجازت لینی ضروری ہی اور بکر کی اجازت اُسکا چپ رہنا ہی جس[۵۲] عورت کا نکاح اُسکے باپ نے اُسکی بلا اجازت کردیا ہو اور وہ راضی نہین تو اُسکو اختیار ہی چاہے اُسکے نکاح مین رہی یا نہ رہے۔

ولی کے بیان مین

عورت[۵۳] کا نکاح بدون اُسکے ولی کے درست نہین اور جو نکاح عورت کی ولی کے بدون اجازت ہوگیا ہو اور مرد نے اُس سے صحبت کرلی ہو تو اُسکو مہر مثل دینا آتا ہی اور جس عورت کا کوئی ولی نہین اُسکا ولی بادشاہ مسلمان ہی بدون[۵۴] گواہونکے نکاح درست نہین ہوتا اگر عورت[۵۵] کنواری بالغہ اپنا نکاح کرانے سے انکار کرے تو اُسپر جبر نہین اگر کسی[۵۶] عورت کا نکاح اُسکے ایک ولی نے ایک شخص سے کیا پھر دوسرے نے اور سے تو وہ پہلے کو ملیگی غلام[۵۷] کو اپنے مالک کے بدون اجازت نکاح کرنا درست نہین عورت[۵۸] کو عورت کا نکاح کردینا جائز نہین ہی اگر ولی[۵۹] عورت کو نکاح کرنے سے روکے یا ولی کافر ہو تو عورت کا ولی بادشاہ ہوسکتا ہی اور عورت[۶۰] اور مرد کو جائز ہی کہ اپنی طرف سے کسی کو اپنا وکیل بنا دین تاکہ وہ اُنکا نکاح کردے نابالغ[۶۱] لڑکی کا نکاح ولی اگر بدون اُسکی اجازت کے کرے تو جائز ہی۔

نکاح کا پیغام دینے کی بیان مین

نکاح[1] کے ایک شخص کے پیغام پر دوسرے کو پیغام کرنا منع ہی تیسرے[2] کو اگر نکاح کرنیوالا خود پیغام دے تو جائز ہی اور[3] پیغام چھوڑی لڑکی کا اُسکے ولی کو دے حرام[4] ہی پیغام دینا عورت کو عدت مین دینا[5] اور خلیق آدمی اگر نکاح کا پیغام دے تو اُسکے ساتھ نکاح کردے۔

بیان مین اُن عورتون کے جن سے نکاح کرنا حرام ہے

اللہ[6] تعالیٰ نے قرآن مجید مین جن عورتون سے نکاح کرنا حرام فرمایا ہی وہ یہ ہین سوتیلی[1] ماں سگی[2] ماں بیٹی[3] بہن[4] پھپھی[5] خالہ[6] بھتیجی بھانجی ماں[7] رضاعی ساس[8] اور بیوی کی بیٹی[9] جو پہلے خاوند سے ہو اور سگے بیٹے[10] کی بیوی اور دو بہنین[11] اکٹھی[12] اور دودھ پینا مانند نسب کے ہی اور حرام[13] ہی نکاح مین جمع کرنا بی بی اور اُسکی پھپھی کا اور اسیطرح حرام ہے نکاح مین جمع کرنا بی بی اور اُسکی خالہ کا بعد[14] نکاح کے جس شخص کو یہ معلوم ہو کہ اُس عورت کو جذام یا برص ہی یا جنون یا اُسکی شرمگاہ مین بیماری ہے تو اُسکے نکاح کا توڑنا گناہ نہین مرد[15] اور عورت مین سے اگر ایک مسلمان ہوجاوے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہی بعد گذرنے عدت کے کسی اور شخص سے وہ عورت نکاح کرسکتی ہے جو عورت[16] مسلمان ہوجاوے اور اُسکے نکاح کرنے سے پہلے اُسکا شوہر بھی مسلمان ہوجاوے تو اُنکو نئے نکاح کی ضرورت نہین اگر کوئی[17] عورت مسلمان ہوجاوے پھر اپنے شوہر کا

اسلام معلوم کرکے کسی اور شخص سے نکاح کرے تو قاضی اسکا نکاح فسخ کرا کر اس عورت کو
اسکے پہلے شوہر کو دلا سکتا ہی نکاح کیلیے دیندار عورت تلاش کرے مسلمان مرد کا نکاح عورت
مشرکہ سے اور عورت مسلمانکا نکاح مرد مشرک سے جائز نہیں اور بہتر ہے کہ لونڈی ایمان
والی سے نکاح کرے مگر عورت مشرکہ سے نہ کرے اسیطرح ایمان والی عورت غلام سے
نکاح کرلے مگر مرد مشرک سے نہ کرے لیکن مسلمانون کو یہود اور نصاری کی پاکدامن
عورتون سے نکاح کرنا جائز ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح متعہ کے لیے
فرمایا ہی کہ یہ قیامت تک حرام ہی اور نکاح متعہ یہ ہی کہ نکاح کرے کسی عورت سے
اُجرت مقررہ پر مدت معین تک اور حرام ہی حلالہ یعنی مطلقہ کا نکاح دوسرے شخص سے
بارادہ طلاق کرکے پھر اپنے نکاح مین پھیر لینا اور حرام ہی نکاح شغار کا یعنی نکاح کرنا
کسی بیٹی یا بہن سے اس شرط پر کہ اپنی بیٹی یا بہن کا اُس سے نکاح کرے نیک دی کو عورت
زناکار سے نکاح کرنا حرام ہی اور نیک عورت کو مرد زناکار سے نکاح کرنا حرام ہے

مسجد مین نکاح کرنا سنت ہونے اور خطبہ پڑھنے اور ایجاب قبول کے بیان مین

مسجد مین نکاح کرنا سنت ہی نکاح سے پہلے یہ خطبہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَ
نَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ
فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ
مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ
شَيْئًا يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا
زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ
اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا
يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔

ترجمہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے تعریف کرتے ہین ہم اُسکی اور مدد
چاہتے ہین ہم اُس سے اور بخشش مانگتے ہین اُس سے اور پناہ مانگتے ہین ہم اللہ کی
اپنی جانون کی بُرائیون اور اپنے عملونکی شامتون سے جسکو خدا ہدایت کرے اُسکا کوئی
گمراہ کرنے والا نہین اور جس شخص کو گمراہ کرے اُسکو کوئی ہدایت کرنیوالا نہین اور مین گواہی
دیتا ہون اِس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک
نہین اور گواہی دیتا ہون کہ بیشک محمدؐ اُسکا بندہ اور رسول اُسکا ہے اُس نے اُسکو
سچا دین دیکر خوشی سنانے اور ڈرانے کیلئے قیامت کے پہلے بھیجا جسنے خدا اور اُسکے رسول
کی فرمانبرداری کی اُس نے ہدایت پائی اور جو خدا اور اُسکے رسول کی نافرمانی

فقہ محمدیہ حصہ دوم

کرے وہ نہین ضرر دیتا مگر اپنی جانکو اور نہین ضرر دیتا اللہ کو کچھ اے ایمان والو ڈرو اپنے
رب سے جسنے بنایا تمکو ایک جان سے اور پیدا کیا اُس سے اُسکا جوڑا اور پھیلائے اُن دونون سے
بہت مرد اور بہت عورتین اور ڈرو اللہ سے جسکا نام لیکر ایک دوسرے سے مانگتے ہو
اور ڈرو رحم کے توڑنے سے بیشک اللہ پاک تمپر نگہبان ہے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے جیسا
ڈرنا چاہیے اور نہ مرو مگر مسلمان ہوکر اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور کہو بات ٹھیک
درست کریگا کام تمھارے اور بخشیگا تمھارے گناہ اور جسنے فرمانبرداری کی خدا
اور اُسکے رسول کی تو اُسنے بڑی مراد پائی بعد اسکے خطبہ پڑھنے والا اگر ولی ہو تو
جسکا نکاح کرتا ہو اُسکو اپنے سامنے بٹھا کر کہے نکاح کر دیا مین نے تیرا ساتھ فلانی بیٹی کے
جسکا نام یہ ہو بعوض اتنے مہر کے تو نے قبول کیا پھر جو لوگ نکاح کی مجلس مین موجود
ہون وہ نکاح کرنیوالے کو مخاطب کر کے کہین بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَفِيْكَ وَعَلَيْكَ
وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ یعنی اللہ پاک تیرے واسطے برکت کرے اور تیری اس کام
مین برکت دے اور تجھپر برکت کرے اور اتفاق رکھے تمھارے درمیان بھلائی مین بعد نکاح
کے جو حدیث خرما خشک کے لٹوانے مین مشہور ہے وہ جھوٹی ہے نکاح کے بعد جب بیوی
کو گھر مین لاوے تو اُسکی پیشانی پکڑکر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ
خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ

لعینی یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے بھلائی اُسکی اور بھلائی اُس چیز کی جسپر تو نے اُسکو پیدا کیا اور مین پناہ مانگتا ہون تیری اُسکی برائی سے اور اُس چیز کی برائی جسپر تو نے اُسکو پیدا کیا جب عورت سے صحبت کرے آپس مین تو یہ دعا پڑھے بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا یعنی باللہ دور کر ہم سے شیطان کو اور دور کر شیطان کو اُس چیز سے کہ دیگا تو ہمکو یعنی ہماری اولاد سے بھی شیطان کو دور رکھ

مہر کے بیان مین

مہر مقرر کرنا اور اُسکا ادا کرنا واجب ہے اور پہلے ادا کر دینا سنت ہے اور پیچھے ادا کرنا جائز ہے مہر خواہ کتنا ہی زیادہ ہو جائز ہے مگر مقدور سے زیادہ باندھنا جائز نہین مہر مین لوہے کا چھلا مقرر کرنا جائز ہے اور جسکے پاس لوہے کا چھلا بھی نہو وہ قرآن کی سورتین مہر ٹھہرا سکتا ہے مہر مین ایک جوڑا جوتیون کا مقرر کرنا جائز ہے دو لپ ستوؤن یا کھجورون کا مہر باندھنا بھی درست ہے حالت نکاح مین جس عورت کا مہر مقرر نہو اور اسکا شوہر اُس سے صحبت کرنے سے پہلے مر جاوے تو اسکو مہر مثل (یعنی جو کچھ اُس عورت کے کنبے کی عورتون کا مقرر ہونا آتا ہے اگر کافر کسی مسلمان عورت سے نکاح کرنا چاہیے تو وہ عورت اُس کافر کا اسلام لانا مہر مقرر کرے تو جائز ہے اگر کسی نے اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اُس سے نکاح کرنا چاہا تو اگر اسکا مہر اُس لونڈی کا آزاد کرنا ہی ہو درست ہے تھوڑے مہر مین زیادہ برکت ہوتی ہے جو شخص کسی عورت سے تھوڑی یا بہت مہر پر

نکاح کرے اور اسکی نیت مہر دینے کی نہو وہ زانی ہی ۵ نکاح کے وقت جس عورت کا مہر مقرر نہوا ہو اور صحبت سے پہلے اسکا شوہر طلاق دیدی تو شوہر کو مہر دینا نہین آتا اور اگر نکاح کے وقت مقرر ہو گیا ہو اور صحبت سے پہلے طلاق دیدی تو نصف مہر دینا آتا ہی

جوان لڑکی لڑکے کا نکاح جلدی کر دینے کے بیان مین

جس شخص ۱۲ کی لڑکی بارہ برس کی ہو جاوے اور وہ اسکا نکاح نہ کر دیوی اور اس سے زنا ہو جاوے تو اسکا گناہ اسکی باپ پر ہی اور ۳ جب کسیکا لڑکا بالغ ہو جاوے اور اسکی باپ نے اسکا نکاح نہ کیا ہو اور وہ زنا کر بیٹھے تو گناہ اسکا اسکے باپ پر ہے اور کسی عورت کا نکاح کسی سے زبردستی بدون اسکی خواہش کے نکرے اسکا باپ ہو یا (بھائی)

نکاح کے اعلان کے بیان مین

نکاح ۴ مین دف بجانا اور وہ گانا جسمین فحش نہو لڑکیون کو جائز ہی

مباشرت کے بیان مین

بیوی ۵ کیساتھ جسطرح سے کوئی صحبت کرے جائز ہی مگر عورت کی دبر مین صحبت کرنی حرام ہی اپنی ۶ بی بی (آزاد) کی رضامندی سے عزل کرنا یعنی انزال کیوقت اپنا آلہ عورت کی ستر سے باہر نکالکر منی گرانا جائز ہی لیکن لونڈی ۷ سے اسکے بدون اجازت بھی عزل جائز ہی حمل ۸ کی حالتمین اور بچہ کو دودھ پلانے کی حالت مین بیوی سے

---

۵ مشکوٰۃ مین باب الخطبۃ کی دوسری فصل مین ہے ۱۲ ۱۲ ۶ حدیث بخاری اور مسلم کی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الولی فی النکاح کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ ۷ حدیث ابن ماجہ کی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب اعلان النکاح کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ ۸ حدیث بخاری اور مسلم کی ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب العزل کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

صحبت کرنا جائز ہی بیوی سے صحبت کرنیکا حال لوگون سے ظاہر کرنا منع ہی ایسطرح بیوی کو بھی اپنے خاوند سے صحبت کرنیکا حال عورتون سے ظاہر کرنا منع ہی میان بی بی کا گھر کے اندر ایک دوسرے کے ساتھ دوڑنا جائز ہے۔

عورتون کی باری مقرر کرنیکے بیان مین

جسکی کئی عورتین ہون اُسکو اُنمین باری مقرر کرنا واجب ہے اور جو شخص پہلی بیوی پر باکرہ کو نکاح کری تو سات رات باکرہ کے پاس رہے پھر باری مقرر کرے اور اگر ثیبہ کو باکرہ پر نکاح کری تو ثیبہ کے پاس تین رات رہکر باری مقرر کرے عورت کو اپنی باری سوکن کو بخشنا جائز ہی عورتون کے پاس رات کو رہنے اور کھلانے پلانے پہنانے مین عدل واجب ہی مگر محبت کی زیادتی اور کمی مین پکڑ نہین جسکو یہ خیال ہو کہ مین اگر ایک بیوی پر دوسری بیوی نکاح کرلون تو عدل نہ کرسکونگا اُسکو دوسرا نکاح کرنا منع ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جو عورتون مین عدل نہ کریگا وہ قیامت کے دن اُس حالت مین اللہ تعالی کے سامنے آویگا کہ اسکا آدھا دھڑ گرا ہوا ہوگا جس شخص نے کئی بیویان کی ہون وہ سفر مین اپنے ہمراہ لیجانیکے لیے اُنمین قرعہ ڈالے جسکے نام قرعہ پڑے اُسکو ساتھ لیجاوے جسکی کئی عورتین ہون اور وہ بیمار ہو اگر سب مل کر اپنے شوہر کو ایک عورت کے گھر مین رہنے کی اجازت دین تو جائز ہے

مرد کو ایک عورت کی باریمین دو سر کے گھر مین کسی کام کے لیے جانا درست ہی جسکی کئی بیویان ہون اور وہ سفر سے گھر مین آوے تو جبتک اُنمین باری مقرر نہ کرے تب تک کسیکے پاس جانا گناہ ہے

ولیمہ کے بیان مین

ولیمہ کرنا واجب ہے جس ولیمہ مین صرف دولتمند ہی بلائے جاوین محتاج نہ بلائے جاوین وہ کھانا بہت بُرا ہی اور جو شخص ولیمہ کی دعوت قبول نکرے وہ اللہ تعالی اور اُسکے رسول کا نافرمان ہی لیکن جس شخص نے فخر کے ارادے سے ولیمہ کیا ہو یا ولیمہ کرنیوالا فاسق ہو اُسکی دعوت ولیمہ قبول کرنا درست نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت ولیمہ مین ایکبار گوشت روٹی کھلایا ہی اور ایکبار ملیدہ اور ستو کھلائے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص بے بلائے دعوت مین گیا چور بنکر آیا اور لٹیرا بنکر نکلا ولیمہ کی دعوت اگر دو شخص کرین تو کھانا اُس شخص کا کھاوے جسنے پہلے دعوت کی ہی اگر دونون نے اکٹھا آکر دعوت کی تو کھانا اُسکا کھاوے جسکا گھر قریب ہو ولیمہ کی دعوت کرنیوالا اگر کسی کو کہدے کہ فلانے اور فلانے کو بلالا اور اُنکے سوا جو شخص تجھ کو ملے اُسکو بھی بلالا تو جن لوگون کو وہ بلالاوے اُنکو کھانا جائز ہے کسی کی شادی مین عورتون اور بچون کو جانا جائز ہے دعوت ولیمہ مین جسکے گھر کوئی بدعت یا بُرا کام معلوم ہو اُسکا کھانا نہ کھاوے جس عورت کا نکاح ہو وہ خود ولیمہ کی دعوت

حدیث مسلم کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب النہی عن التباغض والتحاسد کی پہلی فصل مین ہی ۱۲

حدیث بخاری کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب الوصایا کی تیسری

پکا کر کھلائے تو جائز ہی ولیمہ[1] کی دعوت روزہ دار کو بھی قبول کرنی چاہیئے وہان جاکر
وہ کھانا نہ کھاوے صاحب دعوت کیلیے دعا کرے اور رصاحب دعوت کو کہدے کہ مین روزہ دار ہون

بیان مین اسبات کے کہ بیوی پر اُسکے شوہر کا کیا حق ہے

اطاعت[2] مرد کی عورت پر فرض ہی عورت[3] کو ایذا دینا اپنے شوہر کا گناہ ہی جو عورت[4]
اپنے شوہر کو ایذا دیتی ہی اُسکے حق مین بہشت مین اسکی بیوی (حور) یون بد دعا
دیتی ہی کہ خدا تجھ پر لعنت کرے تو اُسکو کیون ایذا دیتی ہی یہ تو تیرے پاس
تھوڑے ہی دن کا مہمان ہی تجھ سے جدا ہو کر جلدی ہمارے پاس آجاوے گا جو
عورت[5] مرجاوے اور اُسکا شوہر اُسپر راضی ہو تو جنت مین جائیگی جو عورت[6] پانچون
نمازین پڑھے اور شرمگاہ کو بچاوے شوہر کی اطاعت کرے بہشت کے جس دروازے
سے چاہے داخل ہوگی اگر خدا[7] کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورت کو حکم ہوتا
کہ اپنے شوہر کو سجدہ کیا کرے جو شخص[8] بیوی کو اپنی حاجت کے لیے بلاوے
اور وہ انکار کرے تو اُسپر فرشتے اُسوقت تک لعنت کرتے رہتے ہین جبتک
اُسکا شوہر اُسپر راضی نہو عورتون[9] مین سے نیک عورت وہ ہی کہ جب شوہر اُس کا
اسکی طرف دیکھے تو خوش کرے اور اُسکا حکم بجالاوے اور اپنی جان اور مال مین
شوہر کی مخالفت نکرے جس[10] عورت نے اپنے شوہر کو ناراض کیا اُسکی نماز

---

[1] یہ حدیث ابوداؤد کی اور ابن ماجہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب عشرۃ النساء کی دوسری فصل مین ہے

[2] یہ حدیث ترمذی کی حضرت ام سلمہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب القسم کی فصل ایضا مین ہے ۱۲

[3] یہ حدیث ایضا کی انس رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب القسم کی فصل ایضا مین ہے ۱۲

[4] یہ حدیث ترمذی کی ابوہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب عشرۃ النساء کی فصل ایضا مین ہے ۱۲

[5] یہ حدیث ایضا کی ابوہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب عشرۃ النساء کی فصل ایضا مین ہے ۱۲

[6] یہ حدیث صحیحین کی ابوہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب عشرۃ النساء کی فصل ایضا مین ہے ۱۲

[7] یہ حدیث ترمذی کی معاذ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب عشرۃ النساء کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

[8] یہ حدیث صحیحین کی ابوہریرہ رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب عشرۃ النساء کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

[9] یہ حدیث شعب الایمان بیہقی کی ابن عباس رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب عشرۃ النساء کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

[10] یہ حدیث ابوداؤد کی ابن عمر رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب عشرۃ النساء کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

[11] یہ حدیث ابن ماجہ کی ابن عباس رضہ کی روایت سے مشکوٰۃ مین باب عشرۃ النساء کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

قبول نہین ہوتی جبتک اُسکو راضی نہ کرے عورت ہمیشہ اپنے آپکو پاک صاف ستھرا آراستہ رکھے
ہاتھ رنگین رکھے سُرمہ لگا وے خوشبو ملے طہارت کرے استنجے ڈھیلے کپڑے غلیظ نہ ہے بہت باریک
کپڑا نہ پہنے عورت کو نفلی عبادت خواہ نماز خواہ روزہ ہو بدون اجازت شوہر کے بجا لانا
درست نہین ہے عورت بدون محرم کے ایک دن رات کا بھی سفر نکرے عورت اپنے شوہر کا
بھید کسی سے نہ کہے اور اُسکی اولاد پر شفقت کرے اور اُسکی اولاد کو بد دعا نہ دے کیونکہ
ماں باپ کی بد دعا اولاد کے حق مین قبول ہوتی ہے اگر قبول ہوگئی تو علاج نہین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر عورت کے شوہر کو پھوڑا نکلا ہو
اور یہ اُسکو زبان سے چاٹے یا اُسکے ناک سے زرد پانی اور خون بہتا ہو اور یہ اُسکو
نگل جاوے تو بھی اُسنے اپنے شوہر کا حق ادا نکیا عورت اگر شوہر مفلس کو زکوۃ دیدے تو جائز ہے

بیان مین اسبات کے کہ شوہر پر اُسکی بی بی کا کیا حق ہے

بیوی کا حق اُسکے شوہر پر یہ ہے کہ جیسا کہ آپ کھاوے ویسا اُسکو کھلاوے جیسا آپ
پہنے ویسا اُسکو پہناوے اور جب مارے تو اُسکے منھ پر نہ مارے اور اُسکو قبیح لفظ نہ کہے اور
ناراضگی کی صورت مین گھر سے باہر جا کر نہ سوئے اگر کسی عورت کا شوہر نئی بی بی کو مارے تو دوسرے
آدمی کو مارنے کا سبب پوچھنا منع ہے جسکی بیوی زبان دراز گالی دینے والی ہو اُسکو طلاق دیدے
اگر بسبب اولاد کے اُسکو طلاق دینا نہ چاہے تو اُسکو نصیحت کرے مگر اُسکو لونڈی کیطرح نہ مارے

یعنے ایسا نہ مارے کہ ہڈی ٹوٹ جاوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی عورت پسلی ہی پیدا ہوئی ہی سیدھے ڈھنگ نہ رہیگی تجھے اُس ہی فائدہ اُٹھانا ہو تو اُٹھا اور جو چاہے کہ اسکو سیدھا کرے تو پھر اُسکو طلاق دینی پڑیگی جسکا خلق بہت اچھا ہو اور بیوی پر بہت شفقت کرتا ہو وہ پورا ایماندار ہی مسلمان آدمی کو چاہیئے کہ بی بی کی بھلائیون کو دیکھے اُسکی بُرائیون سے درگذر کرے اسلیے کہ اگر اُسکی ایک بات بُری ہی تو دوسری بھلی ہوگی جو شخص اپنی بیوی اور بال بچونکی پہنانے کھلانے مین باوجود قدرت تنگی کرے تو اُسکی بیوی کو اُسکے مال مین سے بدون اجازت اسقدر لینا جائز ہی جو اُسکو اور اُسکے بال بچون کو کفایت کرے جو مال اپنی بیوی اور بال بچون پر خرچ ہوا اُسمین زیادہ ثواب ہے پھر اُس سے کم ثواب اُس مال کی خرچ کرنیمین ہے جو اللہ کے راستے مین خرچ ہو پھر اُس سے کم ثواب اُس مال کے خرچ کرنیمین ہے جو اپنے دوستون کیلیے اللہ کے راستے مین خرچ ہو مگر نیت یہ ہو کہ بیوی اور بال بچون کا کھلانا پہنانا مجھ پر فرض ہی مین اللہ تعالیٰ کا فرض ادا کرتا ہون حشر کے دن جب اعمال تولے جاوینگے تو سب سے پہلے آدمی کا وہ نفقہ تولا جاویگا جو اُسنے اپنے اہل پر خرچ کیا ہی جو شخص اپنی بیوی کو پانی پلاوے اُسکا ثواب بھی اللہ تعالیٰ اُسکو دیتا ہی آدمی کو اتنا ہی گناہ کافی ہے کہ جسکا نفقہ اُسپر فرض ہی اُسکو ندیکر عورت

شوہر سے ضروری خرچ کے سوا زیادہ طلب نہ کرے جو عورت تھوڑے خرچ پر راضی رہتی ہو وہ بہت اچھی ہو اپنے ہاتھ سے بی بی کے منھ مین لقمہ ڈالنا ثواب ہے بی بی کے ساتھ صحبت کرنیمین ثواب ہو مرد عبادت خدا مین عورت کی مدد کرے مرد کو جائز نہین ہے کہ عورت کی خاطر حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کرلے۔

پردہ کے بیان مین

عورت اپنی نظر نیچی رکھے نامحرم کو نہ دیکھے اپنے ستر کو چھپائے رہے اپنی زینت یعنی زیور سینہ و شکم ظاہر نہ کرے سر کو چادر سے ڈھانکے رکھے شوہر باپ سسر اپنے بیٹے یا شوہر کے بیٹے یا بھائی یا بہن کی اولاد یا خاص گھر کی عورتون یا شرعی غلام لونڈی کے سوا کسی کے سامنے اپنی زینت ظاہر نہ کرے اور نابالغ بچے جنکو عورتون کے حال کی کچھ بھی خبر نہین ہے اُن سے پردہ نہین ہے اور پاؤن زور سے مار کر نہ چلے تاکہ چھپی زینت ظاہر نہو اور زیور کی آواز نہ سنی جائے آوازدار زیور پہننے ہر طرف جھانکتی تاکتی نہ پھرے نرمی سے بات کرے چوٹی ستل کو ہان ستر کی اونچی موٹی نہ باندھے جس عورت کی وضع فاسقانہ ہو یا اُسکا عمل فاسقانہ ہو اُس سے ایسا ہی پردہ کرنا چاہیے جیسا اجنبی مردون سے پردہ کیا جاتا ہے

عورت کو اُسکے شوہر پر بھڑکانے کی ممانعت کے بیان مین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میان بیوی مین نااتفاقی ڈالنے والا میرے

طریق پر نہین ہی میان بی بی مین فساد کرانا لڑائی ڈالنا شیطان کا کام ہی۔

زنا کی بُرائی کے بیان مین

بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت جو زانی اور زانیہ ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُنکی طرف (رحمت کی نظر سے) نہ دیکھیگا جو عورت عطر لگاکر کسی مجلس مین جاوے وہ زانیہ ہے جو عورت خوشبو لگاکر مسجد مین جاوے اللہ تعالیٰ اُسکی نماز قبول نہین کرتا جبتک کہ نہا کر خوشبو کو دور نہ کرے جو عورتین باریک کپڑے پہنتی ہین مردون کو اپنی طرف مائل کرتی ہین اور آپ مردونکی طرف مائل ہوتی ہین اُنکو جنت کی ہوا بھی نہ لگے گی سلف صالح ایسی عورتون کو زانیات بدکار سمجھتے تھے۔

عورتونکو مردونکا لباس جوتا وغیرہ پہننے کی ممانعت کے بیان مین

مردانہ جوتا لباس وغیرہ پہننے والی عورت پر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہی

طلاق کے بیان مین

بُرا حلال اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق ہی اللہ تعالیٰ نے روے زمین پر طلاق سے زیادہ کوئی بری چیز پیدا نہین کی حیض کی حالت مین طلاق دینی جائز نہین لیکن جس نے حیض کی حالت مین طلاق دیدی تو طلاق ہوگئی اور رجوع واجب ہوا اور حالتِ حمل مین طلاق دینی جائز ہی جو شخص اپنی بی بی کو صحبت سے پہلے طلاق دے اُسکو عدّت سے

جو اسکے پہلے خاوند سے ہو نکاح کرنا جائز ہو نکاح سے پہلے طلاق نہین پڑتی ہنسی مین
طلاق دینے سے طلاق پڑجاتی ہو جبر اطلاق دلوانے سے طلاق واقع نہین ہوتی مجنون
اگر طلاق دے تو طلاق نہین پڑتی آزاد عورت تین طلاق سے حرام ہوجاتی ہو اور لونڈی دو
طلاق سے حرام ہوجاتی ہو ایک وقت اکٹھا تین طلاق دینے جائز نہین اور جسنے اکٹھا تین طلاق
دیدین تو وہ تین نہونگی شمار مین ایک رجعی ہی ہوگی حالت نیند مین طلاق صحیح نہین اور
نابالغ اور بیہوش کی بھی طلاق صحیح نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ
عورتون سے نکاح کرو انکو بیوجہ طلاق نہ دو اسلیے کہ اللہ تعالیٰ ذائقہ گیرون کو خواہ مرد
ہون خواہ عورتین دوست نہین رکھتا طلاق دینے سے رحمن کا عرش ہلجاتا ہو جس شخص کا
ارادہ اپنی بیوی کو تین طلاق دینے کا ہو تو وہ پہلی طلاق اُس طہر مین دے جسمین اُس نے
اُس سے صحبت نہین کی پھر اسیطرح دوسری طلاق دوسرے طہر مین اسی طرح تیسری طلاق
تیسرے طہر مین اس ہیئت کے ساتھ اپنی بیوی کو تین طلاق دے چکا تو پھر وہ عورت اسپر
حرام ہوگئی اسطرح کے سوا اور طرح پر طلاق دینا بدعت ہو اور وہ عورت اسپر حلال اُسوقت
ہوگی کہ بعد گذرنے عدت کے کسی اور شخص سے نکاح کرے اور وہ اُس سے صحبت بھی کرے
پھر وہ اپنی رضامندی سے طلاق دے تو بعد گذرنے عدت کے پھر وہ شخص اُس سے نکاح کرسکتا ہو
جسکا شوہر اپنی بی بی کو یہ کہدے کہ تجھے اختیار ہو چاہے میرے پاس رہ یا نہ رہ تو شرعاً اسپر

طلاق نہین ہان اگر عورت اس اختیار کو قبول کرے اور چلی جاوے تو طلاق ہو جاتی ہے اگر کوئی شخص کسی کو اپنی بیوی کے طلاق دینے پر اختیار دیدے تو اس شخص کے طلاق دینے سے طلاق ہو جاتی ہے جو شخص اپنی بیوی کو یون کہے کہ تو مجھپر حرام ہے تو اس کے کہنے سے طلاق نہین پڑتی لیکن کفارہ دینا لازم آتا ہے اور کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینو کو کھلاوے یا دس مسکینو کو کپڑے پہناوے یا غلام آزاد کرے اور جو شخص ان تینون مین سے کسی کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو وہ تین دن تک روزے رکھے۔

خلع یعنی عورت نے جو مہر اپنے شوہر سے لیا ہو اسکو واپس دیکر اس سے طلاق لینے کے بیان مین

جو عورت کسی عذر کے سبب اپنے شوہر سے طلاق لینا چاہے وہ اپنا مہر شوہر سے لیا ہوا واپس دیکر طلاق لے سکتی ہے اسکا شوہر اسکو ایک طلاق دیدے اور عدت اسکی ایک حیض ہے جو عورت بلا ضرورت اپنے شوہر سے طلاق مانگے اسکو بہشت کی ہوا بھی نصیب نہو گی حالانکہ بہشت کی ہوا چالیس برس کے فاصلہ پر پہونچتی ہے بے ضرورت خلع کرانیوالی عورتین منافق ہین

رجعت کے بیان مین

جو شخص اپنی بیوی کو ایک طلاق دینے کے بعد رجوع کرنا چاہے وہ طلاق دینے کیوقت اور رجوع کرنیکے وقت بھی گواہ رکھلے

عدت کے بیان مین

جس عورت کا شوہر مرجاوے وہ چار مہینے دس دن عدت مین رہے جس آزاد عورت کو

اُسکے شوہر نے طلاق دی ہو وہ تین حیض عدت مین رہے اور جسکو حیض نہ آتا ہو یعنی بانجھ ہو یا نابالغ
ہو خواہ بڑی عمر کی ہو وہ تین مہینے عدت مین رہے عدت مین نکاح کرنا حرام ہے حمل والی عورت
بچہ جننے تک عدت مین رہے خواہ اُسکا شوہر مر گیا ہو یا اُسکے شوہر نے اُسکو طلاق دی ہو خواہ
آزاد ہو خواہ لونڈی جس شخص نے نکاح کر کے صحبت سے پہلے اپنی عورت کو طلاق دی اُس پر عدت
نہین ہے لیکن اُسکا شوہر اُس عورت کو ایک جوڑا کپڑون کا ضرور دے جس شخص نے لونڈی کو طلاق دی
وہ لونڈی دو حیض عدت مین رہے اور جس لونڈی کو حیض نہ آتا ہو اُسکی عدت دو مہینے ہے اور جس
لونڈی کا شوہر مر جاوے وہ دو مہینے پانچ دن عدت مین رہے جس عورت کو طلاق دیگئی پھر اُسکو ایک
حیض یا دو حیض آئے پھر حیض موقوف ہو گیا تو وہ نو مہینے تک ٹھہری بعد اسکے اگر حمل ظاہر ہو گیا
تو بچہ جننے کے بعد نکاح کرے اگر حمل ظاہر نہ ہوا تو بعد نو مہینے کے تین مہینے عدت کاٹے اسکے بعد
نکاح کرے جس عورت کا شوہر گم ہو جاوے یعنی یہ معلوم ہو کہ مر گیا ہے یا جیتا ہے تو وہ عورت
چار برس تک اپنے شوہر کا انتظار کرے بعد چار برس کے چار مہینے دس دن عدت کاٹے پھر نکاح
کرلے یہ فتوی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے جس عورت کو اُسکے شوہر نے طلاق دی
اور اُسکو دو حیض آگئے تیسرا حیض دخل ہوتے ہی اُسکا شوہر مر گیا تو اُس عورت کی عدت تین حیض ہی ہیگی
اور اپنے شوہر کے مال کی وارث نہ بنے گی اور نہ اُسکا شوہر اُسکے مال کا وارث ہوگا جس
عورت کا شوہر مر جاوے وہ چار مہینے دس دن تک رنگین لباس نہ پہنے مگر جو کپڑا انگین سوت سے بنا ہوا اُسکا

---

۱۲ مضمون سورۂ طلاق کے بجا لکھا ہے ۱۲ مضمون سورۂ نور کے ۱۲ مضمون سورۂ طلاق کے ۱۲ مضمون سورۂ احزاب کے

۱۲ حدیث موطا امام مالک اور سنن شافعی کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے باب العدۃ مین ہے ۱۲

۱۲ حدیث موطا امام مالک کی سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ کی روایت سے مشکوۃ مین باب العدۃ کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

۱۲ حدیث بخاری اور مسلم کی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے مشکوۃ مین باب العدۃ کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

۱۲ حدیث ابوداؤد کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے مشکوۃ مین باب العدۃ کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

پہننا جائز ہی اور سرمہ نہ لگاوے اور خوشبو نہ ملے مگر جب حیض سے پاک ہو تو کسی قدر خوشبو سر مگا کر
بدبو دور کرنیکے لیے لگاوے جس عورت کا شوہر مرجاوے وہ چہرے پر ایلوا نہ لگاوے اسلیے کہ اس سے
چہرہ چمکتا ہی لیکن رات کو لگا کر صبح کو دھوڈالنے میں مضائقہ نہیں اور خوشبودار کنگھی نہ کرے اور
مہندی نہ لگاوے مگر بیری کے پتوں سے دھونا جائز ہی اور نہ پہنے کپڑا کسنبھ کا رنگا ہوا اور گیرو کا
رنگا ہوا اور نہ پہنے زیور شوہر کے مرنیکے وقت جو عورت جس مکان میں رہتی ہو عدت کے اندر
اس مکان کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں نہ جاوے اور اگر اسکے شوہر کے مرنیکی خبر باہر سے آوے تو جس مکان میں خبر
پہونچنے کیوقت رہتی ہو اسمیں عدت کاٹے لیکن مطلقہ عورت کو اگر بسبب تنہائی کے اپنے مکان
میں خوف چور وغیرہ کا ہو تو اسکو دوسرے مکان میں جانا جائز ہی طلاق والی عورت کی جبتک
عدت پوری نہ ہولے تب تک اسکا شوہر اور اسکے شوہر کے قرابتی عورت کو گھر سے نہ نکالیں اور نہ وہ
آپ اس گھر سے نکلے لیکن اگر وہ زنا کر بیٹھے تو پھر اسنے نکالدینی کسی عورت کے نکاح کے لیے اسکی
عدت کے اندر پیغام دینا جائز نہیں مگر یہ کہنا کہ کوئی صالحہ عورت میسر آجاوے تو میرا ارادہ نکاح کا ہی جائز ہی

نفقہ کے بیان میں

مطلقہ رجعی کا اسکی عدت کاٹنے تک اسکے شوہر پر نفقہ واجب ہی اور نہیں واجب ہی نفقہ
اس عورت کا جسکو تین طلاقیں دی گئیں ہوں اور اس عورت کا جسکا خاوند مرگیا ہو لیکن اگر یہ دونوں
حمل میں ہوں تو انکو بچہ جننے تک نفقہ دینا واجب ہی محتاج بیٹے کا باپ پر نفقہ واجب ہی بیٹی کا

محتاج باپ کا بیٹے تونگر پر نفقہ واجب ہی[۱] اور لونڈی غلام کا نفقہ مالک پر واجب ہی[۲] اور قرابتیونکا نفقہ قرابتیونپر واجب نہین اگر بطریق صلہ رحم کے دی تو جائز ہے[۳] اور جسکا نفقہ جسپر واجب ہی اُسپر کپڑا اور گھر اُسکے رہنے کا بھی واجب ہی۔

رضاع کے بیان مین

جو بچہ[۴] کسی عورت کا دودھ پانچ بار پیے بشرطیکہ اس باتکا یقین ہو کہ اس عورت کے پستانمین دودھ تھا اور بچے نے دو برس کے اندر دودھ پیا ہو وہ عورت اُسپر حرام ہو جاتی ہی اور[۵] اگر بڑی عمر والا دودھ پیے تو اسمین اختلاف ہی بعض کے نزدیک بڑی عمر والے پر دودھ پلانیوالی حرام ہو جاتی ہی[۶] اور بعض کے نزدیک حرام نہین ہوتی اور حرام[۷] ہو جاتا ہی دودھ پینے سے جو حرام ہوتا ہی نسب سے اور[۸] جو عورت یہ کہدی کہ مین نے فلانے بچے کو دودھ پلایا ہی تو اُسکی بات قبول ہوگی

پرورش کے بیان مین

لڑکے[۹] کی پرورش کیلئے اولیٰ اور بہتر اُسکی مان ہی جبتک نکاح نکرے پھر[۱۰] خالہ پھر باپ پھر وہ شخص[۱۱] جسکو ناتے والو نمین سے نیک جانکر حاکم مقرر کردی اور جب لڑکا سمجھ والا ہو جاوے تو اُسکو اختیار ہے چاہے اُنکے پاس رہے چاہے باپ کے پاس اور جس[۱۳] لڑکے کے مان باپ اور ناتے والا کوئی نہو تو اُسکو وہ شخص پالے جو نیک آدمی ہو

ایلاء کے بیان مین

[۱] یہ حدیث بخاری کی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے صفحہ ۷۹۱ مین ہے ۱۲

[۲] یہ حدیث ترمذی اور ابوداؤد کی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے صفحہ ۱۵۹ مین ہے ۱۲

[۳] یہ حدیث بخاری کی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے صفحہ ۷۹۱ مین ہے ۱۲

[۴] یہ حدیث بخاری کی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے صفحہ ۷۹۱ مین ہے ۱۲

[۵] یہ حدیث بخاری کی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے صفحہ ۷۹۱ مین ہے ۱۲

[۶] یہ حدیث بخاری کی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے صفحہ ۷۹۱ مین ہے ۱۲

[۷] یہ حدیث بخاری کی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے صفحہ ۷۹۱ مین ہے ۱۲

[۸] یہ حدیث بخاری کی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے صفحہ ۷۹۱ مین ہے ۱۲

[۹] یہ حدیث بخاری کی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے صفحہ ۷۹۱ مین ہے ۱۲

[۱۰] یہ حدیث بخاری کی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے صفحہ ۷۹۱ مین ہے ۱۲

[۱۱] یہ حدیث مسند امام احمد کی ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت سے صفحہ ۱۵۹ مین ہے ۱۲

[۱۲] یہ حدیث بخاری اور مسلم کی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے صفحہ ۱۵۹ مین ہے ۱۲

[۱۳] یہ حدیث عبدالرزاق کی ہے رافع رضی اللہ عنہ کی روایت سے صفحہ ۱۵۹ مین ہے ۱۲

جو شخص[۵۱] یون قسم کھائے کہ مین چار مہینے تک بیبی کے پاس نہ جاؤنگا تو بعد گذرنے چار مہینے کے مختار ہی خواہ رجوع کرے خواہ طلاق دے اور اگر چار مہینے سے کم مدت ٹھہرائی ہو تو الگ ہے اس سے یہانتک کہ مدت مقررہ گذر جاوے۔

لعان کے بیان مین

جب[۵۲] مرد نے بی بی کو تہمت زنا کی لگائی اور بی بی نے زنا کا اقرار نہ کیا اور مرد تہمت سے نہ پھرا تو لعان کرین اور لعان[۵۳] یہ ہی کہ مرد چار بار گواہی دے اور کہے کہ مین سچا ہون اور پانچوین بار کہے کہ لعنت خدا کی مجھپر اگر مین جھوٹا ہون پھر عورت گواہی دی چار بار کہ میرا شوہر جھوٹا ہی اور پانچوین بار کہے کہ غضب خدا کا مجھپر اگر یہ سچا ہی اور حاکم جدائی کرادے دونون مین اور اس[۵۴] مرد پر عورت ہمیشہ کے لیے حرام ہوگئی اور بچہ لعان کا مان کو ملتا ہی

اور جو شخص[۵۵] کسی عورت کو زنا کی تہمت لگادی اور چار گواہ پیش نہ کرسکے تو وہ قاذف ہے یعنے بہتان لگانے والا ہے اسکو بہتان کی حد یعنی اسی درّے لگائے جاوینگے

ظہار کے بیان مین

جو شخص[۵۶] اپنی بیبی کو یون کہے کہ تو مجھپر مانند پیٹھ مان میری کے ہی یا یون کہے مین نے تجھکو اپنی امان کی پیٹھ ٹھہرایا یا اسی طرح اسکے کسی عضو کے ساتھ تشبیہ دی تو اسکو صحبت کرنے سے پہلے کفارہ دینا واجب ہی اور کفارہ یہ ہی کہ ایک غلام مومن آزاد کرے

جسکو غلام آزاد کرنیکی طاقت نہو وہ ساٹھ مسکینونکو کھانا کھلاوے اگر اسکی بھی طاقت نہو تو دو مہینے پے در پے روزے رکھے امام اگر کفارہ دینیوالے کی مدد کرے تو جائز ہے اور کفارہ دینیوالا اگر محتاج ہو تو جو کچھ اسکو امام دے وہ اپنی جان پر اور اپنے عیال پر صرف کرے تو منع نہین اور جو شخص قبل کفارہ دینے کے اپنی عورت سے صحبت کرے تو اسکو ایک ہی دفعہ کفارہ دینا آتا ہو مگر کفارہ دینے سے پہلے پھر صحبت نکرے

اولاد کے ساتھ شفقت کرنے کے بیان مین

چھوٹے بچے کا بوسہ لینا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا موجب ہو لڑکیونکی پرورش اور جو انکے سبب تکلیف پہونچے اسپر صبر کرنا جہنم کی آگ سے بچنے کا سبب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو جس شخص نے اپنی دو لڑکیونکی یا دو بہنونکی انکے بالغ ہونے تک پرورش کی قیامت کے دن وہ شخص اور مین جنت مین اس طرح پر ہونگے جیسے دو انگلیان وسطیٰ اور سبابہ اور جسنے انکو پڑھایا اسنے احسان کیا اور انکو بیاہ دیا تو وہ جنت مین جاویگا اور یہ بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ جس شخص نے اپنی لڑکی کو زندہ دفن نہ کیا اور اسکو حقیر نہ سمجھا اور اپنے بیٹے کی طرح اس سے محبت کی تو اسکو اللہ تعالیٰ بہشت مین داخل کریگا اور یہ بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ جسکی تین بیٹیان ہون اور وہ انکی پرورش کی تکلیف مین صبر کرے تو اللہ تعالیٰ

اُسکو بہشت مین داخل کریگا اور جسکی دو لڑکیان ہون اُسکے لیے بشارت ہی
بلکہ جسکی ایک لڑکی ہو اسکو بھی یہی بشارت ہے

اولاد کا اچھا نام رکھنے اور بُرا نام بدلدینے کے بیان مین

بہت پیارے نام اللہ کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمن ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اولاد کے نام پیغمبرونکے نام پر رکھو بہت برا نام شاہنشاہ ہے
حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی لڑکی کا نام برہ تھا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسکا نام زینب رکھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی کا نام برہ تھا
اُنکا نام حضرت نے جویریہ رکھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا نام عاصیہ تھا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکا نام جمیلہ رکھا ایک شخص کا نام اصرم تھا حضرت نے اسکا نام زرعہ رکھا
اور ایک شخص کا نام حزن تھا حضرت نے اُسکا نام سہل کھدا یا سیط جسکے کام برا ہوا اسکو بدلدیتے تھے

اولاد کی تعلیم اور تادیب کے بیان مین

عالم اور جاہل برابر نہین ہوسکتے باپ کی اپنے بیٹے کے حق مین بڑی شفقت یہ ہی کہ وہ
اُسکو علم سکھاوے مرنیکے پیچھے آدمی کا عمل قطع ہو جاتا ہی لیکن اگر صدقہ جاریہ کر گیا یا کسی کو علم
سکھایا گیا یا نیک لڑکا چھوڑ گیا اور وہ اُسکے لیے دعا کرتا رہا تو اُنکا ثواب اُسکو
برابر ملتا رہتا ہی دنیا کے کمانے کے لیے علم سیکھنا اپنے آپکو جہنم مین ڈالنا ہے

ولد الزنا کے بیان مین

حرامی لڑکا عورت کا ہی اور واسطے زانی کے محرومی ہی یعنی میراث اور نسب سے یا سنگساری اور معتبر نہین مشابہ ہونا اُس لڑکے کا ساتھ زانی کے اور اگر حالت حیض مین ایک لونڈی کے ساتھ جماع کرنے مین تین آدمی شریک ہون اور لونڈی بچہ جنے اور وہ تینون اُسکا دعوے کرین تو چاہیے کہ قرعہ ڈالین آپس مین جسکے نام قرعہ پڑے بچہ کا مستحق وہی شخص ہوگا۔

صلۂ رحم اور ماں باپ کے حقوق کے بیان مین

صلۂ رحمی مین سب سے بڑا حق ماں کا ہی اسکے بعد باپ کا اسکے بعد اُن لوگون کا ہی جو زیادہ قریب ہون ماں باپ اگر کافر ہون تو بھی اُنسے دنیا کے مقدمہ مین سلوک کرے حضرت عمرؓ نے اپنے بھائی کافر کو ایک ریشمی حلہ بھیجا تھا جسنے ماں باپکو یا دونون مین سے ایک کو حالت ضعیفی مین پایا اور اُنکی خدمت نکی وہ جنت مین نہ جاویگا مشرک قرابتی کے ساتھ بھی صلۂ رحمی کرنیکا حکم ہے ماں باپکا عاق بننا کبیرہ گناہ ہی ماں باپکو گالی دینا کبیرہ گناہ ہی اپنے باپکے دوستونکے ساتھ سلوک کرنا بہت بڑی صلۂ رحمی ہی صلۂ رحمی کرنیوالے کی روزی مین برکت ہوتی ہی اور اُسکی عمر مین زیادتی ہوتی ہی رحم کا قطع کرنیوالا بہشت مین نہ جاویگا سلوک کرنیوالے سے سلوک کرنا سلوک نہین ہے

(بلکہ یہ بدلا اُتارتا ہی) سلوک کرنیوالا وہ شخص ہی جو قطع کرنیوالون سی سلوک کرے شخص
کسی کے ساتھ برائی کرے اُسکے ساتھ بھلائی کرنا موجب اجر عظیم کا ہی بیٹی پر اُسکا باپ
راضی ہوتا ہی اُسپر خدائے تعالیٰ بھی راضی ہوتا ہی اور جس بیٹی پر اُسکا باپ ناراض ہوا اُسپر
خدائے تعالیٰ بھی ناراض ہوتا ہی مان گو بیٹی کو بیوی کو طلاق دینے کا حکم کرے تو اُسکو
طلاق دیدے اسیطرح باپ گر بیٹی کو کہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے تو اُسکو طلاق دیدے
انکار کرے ارادے سی مان باپ کو اُف (یعنی ہون کہنا بھی جائز نہین ایک شخص رحم قطع کرنیوالے
کی باعث سی اُسکا تمام کنبہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہجاتا ہی شخص
کی بغاوت
کرے اور قطع رحم کرے اُسپر اللہ تعالیٰ دنیا مین بھی عذاب نازل کرتا ہی اور آخرت
مین بھی سوائی ہوگی صلہ رحمی مین رضاعی ماں نکاح بھی سگی ماں کی برابر ہی شخص
عاق ہووے ماں باپ کے مرنیکے بعد اُنکے حق مین دعاے مغفرت کرتا رہتا ہو تو وہ عاق نہین رہتا اور
ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنیوالا لکھا جاتا ہی مان باپ بیٹی پر خواہ کیسا ہی ظلم کرین تو بھی
اُنکی فرمانبرداری لازم ہی مان باپ کیطرف ایک شفقت کی نظر کرنے سے اُسکے اعمالنامہ
مین ایک حج مقبول کا ثواب لکھا جاتا ہی اسیطرح جتنی دفعہ نظر شفقت کی کرے
اُتنے ہی حج مقبول کا ثواب لکھا جاتا ہی بڑے بھائی کا حق مثل باپ کے ہے

بیوہ عورتون کے نکاح کے بیان مین

فرمایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ
وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ط
یعنے بیاہ دو عورتونکو اپنے اندر اور جو نیک ہون تمھارے غلام اور لونڈیان اگر وہ مفلس
ہونگے اللہ تعالیٰ اُنکو غنی کردیگا اپنے فضل سے اور اللہ تعالیٰ اسمائی والا ہے سب جانتا ہے
رسول اللہ نے حضرت علیؓ سے فرمایا جب بیوہ عورت کے جوڑ کا آدمی ملجاوے تو اُسکے
نکاح مین دیر نہ کرنا رسول اللہ کی بیٹی رقیہ کا نکاح عتبہ ابولہب کے بیٹے سے ہوا تھا بعد
اُسکے حضرت عثمانؓ سے اُنکا نکاح ہوا اور رسول اللہ کی دوسری بیٹی ام کلثوم کا
نکاح پہلے ابولہب کے دوسرے بیٹے عتیبہ سے ہوا تھا پھر دوسرا نکاح اُنکا حضرت
عثمانؓ سے ہوا تھا اور حضرت فاطمہ کی بیٹی اُم کلثوم کا نکاح پہلے حضرت عمرؓ
سے ہوا تھا بعد حضرت جعفرؓ کے بیٹے عون کے ساتھ اُنکا نکاح ہوا جب عون مرے تو جعفر
کے دوسرے بیٹے محمد کے ساتھ اُنکا نکاح ہوا جب وہ مرگئے تو جعفر کے تیسرے بیٹے عبداللہ سے
اُنکا نکاح ہوا اور حضرت عثمانؓ کی مادری بہن ام کلثوم رضی اللہ عنہا پہلے زید بن
حارثہ کے نکاح مین تھین جب وہ شہید ہوگئے تو زبیر بن عوام سے اُنکا نکاح ہوا جب وہ
فوت ہوگئے تو تیسری مرتبہ عمر بن عاص بن عوف سے اُنکا نکاح ہوا جب وہ فوت ہوگئے تو چوتھی مرتبہ
عمرو بن عاص سے اُنکا نکاح ہوا اور رسول اللہ کی بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حضرت کی

سب بیبیان ایسی ہی تھین کہ کسی کا ایک خاوند فوت ہوچکا تھا کسی کے دو اور کسی کے تین اور بعض مطلقہ تھین پس جو شخص بیوہ کے دوسرے نکاح کو عیب جانے اور بے عزتی سمجھے وہ مسلمان نہین کافر ہے۔

عقیقے کے بیان مین

جب[۱] کسی کے گھر مین لڑکی یا لڑکا پیدا ہو تو پہلے اُسکو غسل دیکر پاک صاف کپڑے مین لیکر جھوہارا[۲] چبا کر اُسکے تالو مین لگا دے اور اُسکے کانون مین اذان دے اور یہ بھی آیا ہی کہ جسکے داہنے کان مین اذان اور بائین مین اقامت کہی جاوے تو اُسکو مرض ام الصبیان ضرر نہ کریگا اور حی علی[۳] الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہنے کے وقت اپنا منھ دونون طرف پھیرے جیسے نماز کی اذانمین پھیرتے ہین اور اُسکا[۴] نام پہلے دن یا ساتوین دن رکھے اور ساتوین[۵] دن سر منڈاوے اور اُس[۶] کے بالونکے برابر چاندی تول کر صدقہ کرے مگر یہ حدیث ضعیف ہی اور اُسکی طرف سے[۷] عقیقہ کرے یعنی اگر لڑکا ہی تو دو بکریان یا دو بکرے اور اگر لڑکی ہے تو ایک بکری یا ایک بکر ذبح کرے اور لڑکے[۸] کی طرف سے ایک بکرا یا ایک بکری بھی کافی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جس لڑکے کا عقیقہ نہ کیا جاوے وہ اپنے عقیقہ کے عوض گرو در گرو رہتا ہی (گرو در گرو رہنے کے معنی یہ ہین کہ اپنے ماں باپکی شفاعت نہین کریگا)

ختنہ کے بیان مین

ختنہ[۵۱] کرنا حضرت ابراہیم کی سنت ہی حضرت[۵۲] ابراہیم نے اپنا ختنہ اسی برس کی عمر مین کیا اور[۵۳] حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسحاق کا ختنہ ساتوین دن کیا اور اسمٰعیلؑ کا ختنہ تیرھوین برس کیا اور رسول[۵۴] اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ختنہ ساتوین دن کیا اور صحابۂ[۵۵] کرام بعد بلوغ کے اپنے لڑکون کا ختنہ کیا کرتے تھے عورتو[۵۶] نکی ختنہ کرنے کے باب مین جو حدیثین وارد ہوئی ہین ضعیف ہین

ہمسایہ کے حقوق کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ یعنے احسان کرو ہمسایہ قرابت والے اور ہمسایہ اجنبی کے ساتھ رسول[۵۷] اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی ہمسائگی چالیس گھر تک ہی ہمسایہ[۵۸] کی ایک عورت سے زنا کرنے کا گناہ غیر ہمسایہ کی دس عورتون سے زنا کرنے کے گناہ سے زیادہ ہی اور ہمسایہ کے ایک گھر کی چوری کرنے کا گناہ غیر ہمسایہ کے دس گھر کی چوری کرنے کے گناہ سے زیادہ ہی رسول[۵۹] اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی جسنے ستایا ہمسایہ کو اسنے مجھے ستایا اور جسنے مجھے ستایا اُس نے اللہ تعالیٰ کو ستایا جسنے[۶۰] پیٹ بھر کر

کھایا اور اسکا ہمسایہ بھوکا پڑا رہا وہ مسلمان نہین ہی جسکی ایذا سے ہمسایہ
امن مین نہین ہی وہ بہشت مین نہین جائیگا جسکی ایذا سے ہمسایہ بیدرد
نہین ہی وہ مسلمان نہین ہی قیامت کے دن پہلے دو جھگڑنے والے
دو ہمسائے ہونگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک عورت کا
ذکر کیا گیا کہ بہت نماز پڑھتی اور بہت صدقہ کرتی اور بہت روزہ رکھتی ہی مگر
ہمسایونکو اپنی زبان سے ایذا دیتی ہی آپنے فرمایا دوزخ مین جاویگی پھر دوسری
عورت کا ذکر آیا کہ اُسکا روزہ نماز کم ہی صدقہ مین پنیر دیتی ہی مگر پڑوسیونکو
نہین ستاتی فرمایا وہ بہشت مین جاوے گی خدا کے نزدیک وہ لوگ
بہتر ہین جو اپنے ہمسایون سے بھلائی کرتے ہین جسکو ہمسائے نیک کہین وہ نیک
ہی اور جس کو ہمسایہ بُرا کہین وہ بُرا ہی جو شخص بات کرنے مین سچا ہو
اور امانت مین خیانت نہ کرے اور ہمسائے سے بھلائی کرے وہ
اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوست ہی فقط

الحمد للہ علی احسانہ وتوفیقہ کہ رسالہ کنوز احادیث مصطفویہ مسمے بہ
فقہ محمدیہ طریقۂ احمدیہ حصۂ دوم باہتمام حاجی محمد شفیع
سلمہ اللہ البصیر والسمیع در مطبع مجیدی واقع کانپور مطبوع گردید

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ الذی ترجمۃ [illegible] احادیث معتبرہ [illegible] ہجری [illegible]

مطبع مجیدی

کانپور سے چھپکر

شائع ہوا فقط

مختصر فہرست کتبخانہ تجارتی حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

التماس بفضلہ تعالیٰ عاجز کے کارخانہ مین ہر علم و فن کی کتب کا بہت بڑا ذخیرہ مطبوعۂ کانپور۔ لکھنو۔ دہلی میرٹھ بمبئی۔ لاہور۔ مصر وغیرہ کا موجود ہے جسکی فہرست شائقین کی طلب پر بھیجی جا سکتی ہے۔ زیادہ تر اہتمام شائقین کے لیے کتب مطابع صحیحہ کے بھیجنے کا کیا گیا ہے اس فہرست مین صرف چند کتب فقہ بزبان اُردو درج کیجاتی ہین

نام کتاب	نمبر	نام کتاب	نمبر	نام کتاب	نمبر	نام کتاب	نمبر
کتب فقہ بزبان اُردو		ایکسو چون علماے ہند	۱۵۴	نفع کے لیے اسکا ترجمہ		قیمت اس گوہر بے بہا کی	
صلوٰۃ الرحمٰن ترجمہ		کے فتاوی مع مہر کے درج		اُردو کی بامحاورہ زبان		اسکے مقابلہ مین کچھ بھی	
منیۃ المصلی	۶ر	ہین بہت ارزان		مین کرایا ترجمہ ایسا		نہین یعنی صرف	
تحفۃ العجم - ترجمہ		قیمت صرف	۸ر	سلیس اور بامحاورہ		اور اسکی جلد بین علیحدہ علیحدہ	۴ر
کنز الدقائق	۱۲ر	ترجمۂ فتاوی عالمگیری		کہ بادی النظر مین ترجمہ		بھی فروخت ہوتی ہین	
احسن المسائل		اردو کامل کشوری	۵	نہین معلوم ہوتا اُسپر مزید		جلد اول	۴ر
ترجمۂ کنز الدقائق	۱۳ر	ترجمۂ فتاوے		یہ کہ اصل مین کمی بیشی		ایضاً جلد دوم	۵ر
شرح وقایہ ہر چہار جلد		اُردو مولانا شاہ		کو مطلق دخل نہین		مجموعۂ فتاوی	
اُردو کامل کاغذ عمدہ	۴ر	محمد عبد العزیز صاحب		دیا گیا ہے جو صاحب		مولوی محمد عبد الحی مرحوم	
اشراق نوری		حضرت مولانا شاہ ولی اللہ		کتاب یکھین گے وہ اسکی		فارسی و اردو	۷ر
ترجمہ قدوری	۵ر	صاحب قدس سرہ کے		تصدیق کرینگے پھر غایت		فتاوی دائم الدین	۱۳ر
عین الہدایہ ترجمہ		نام سے کون ہندوستان کا		اہتمام سے عمدہ سفید		غایۃ الاوطار	
ہدایہ کامل کشوری	۵	مسلمان ہے جو واقف		چکنے کاغذ پر خط واضح		ترجمہ اُردو درالمختار	
مجموعۂ فتاوی	۴ر	نہین چونکہ مولانا موصوف		چھپوایا ہے کتاب دو		کشوری طبع جدید	۱۵
علماے ہند تنویر الابصار		کے اکثر تصنیفات		جلد و نہ ختم ہوئی ہے		احکام العیدین	۱ر
پیدائش نور احمد مختار		فارسی تھے اور عوام کو		اگرچہ دونون جلدون		بہشت کا دروازہ	۱ر
صلعم اُردو مین نہایت		استفادہ ہونا دشوار تھا		کے صفحات ایک ہزار		ترتیب الصلوٰۃ	۴ر
عمدہ رسالہ حسین سر برآوردہ		اس لیے احقر نے اُنکے		سے متجاوز ہین لیکن		ترکیب الصلوٰۃ	۱ر

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
مصباح الصلوٰۃ	۵ر	دافع الوسواس	—ر	رسالہ عقیقہ	—ر	مسائل نکاح وطلاق	۲ر
رسالہ وعظ وروزہ	۲ر	رسالہ حقہ	—ر	راہ جنت	۰۲ر	خلاصۃ النکاح مجیدی	۱ر
ترجمہ اُردو مجموعہ		رسالہ مانع الزنا	—ر	رفاہ المسلمین ترجمہ		ارشاد فی مسئلۃ الضاد	—ر
فتاویٰ مولانا شاہ		ستر عورت	—ر	مسائل اربعین	۳ر	نصیحۃ المسلمین مجیدی	
عبدالعزیز صاحب کامل	۴ر	صبح کا ستارہ	۰۱ر	رانڈوں کی شادی	—ر	صراط الاسلام	۳ر
فضائل الشہور والصیام	۲ر	قیامت نامہ	۱ر	رسالہ تجہیز وتکفین	—ر	مجموعہ نیت نامہ	—ر
اسرار الصلوٰۃ نکات نماز	—ر	فلاح دارین	۴ر	زلزلۃ الساعۃ ترجمہ		مجیدی	
تذکرۃ الموت	۰ر	تحفۃ الزوجین	۱ر	قیامت نامہ شاہ		مسائل موتی مجیدی	۲ر
فرحۃ الصائمین	۱ر	تمیز الکلام	—ر	رفیع الدین	۱۰ر	ہدایۃ المتقین	۲ر
جواب السائلین	۰۱ر	تقویۃ الایمان	۰۹ر	زجر الشبان	۰۸ر	ہدایۃ المقتدین	۱ر
تذکرۃ المسلمین	۲ر	ترغیب الجماعۃ	۰ر	شرع محمدی	۰۲ر	امداد الفتاوی	
ضرورالمسلمین	۱ر	تنبیہ الغافلین	۰۲ر	صفائی معاملات	۰۱ر	معروف بفتاوی اشرفیہ	
مخزن الفتاوی		تعلیم النساء	۰ر	ضروریات دین	۰ر	ہر چہار جلد کامل	۷ر
حضرت قدس حاجی حافظ		تحریم النسا	—ر	ضروریات اسلام	۰۴ر	زیور زینب النسا	
محمد عبداللہ صاحب سابق		حقیقۃ الصلوٰۃ مع		عمدۃ النصائح	۰۳ر	عورتوں کیلئے بیحد مفید مطبوعہ	
مدرس مدرسہ ڈھاکہ کے		رسالہ بے نمازان	—ر	مصباح الحیات مجیدی	۰۴ر	مطبع مجیدی کانپور	۴ر
لکھے ہوئے مفید اور ضروری		حیرۃ الفقہ	—ر	مفتاح الجنۃ	۰۳ر	خلاصہ کیدانی مترجم	۱ر
ضرورت کے کارآمد		خلاصۃ المسائل	۰۳ر	بالا بدمنہ اُردو	۰۳ر	خلاصۃ الفقہ	۱ر
فتاوی نکا مجموعہ ہے	۶ر	حجۃ الاسلام	۰۳ر	ترجمہ نصاب الاحتساب	۰۸ر	مختصر المسائل	۴ر
آثار محشر	۲ر	راہ نجات مع		ہدایۃ الاسلام مجیدی	۰۲ر	اظہار سنت	۰۲ر
حارق الاشرار	۱ر	خطبہ مجیدی	۱ر	ہزار مسئلہ مجیدی	۰۱ر	رکن الدین اردو	۰۸ر

المشتہر حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

حصہ سوم کلیہ جامعہ عثمانیہ

مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی لین نمبر ۸۵

فقہ محمدیہ

(و)

طریقہ احمدیہ

باہتمام نیازمند محمد شفیع ابن عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفرلہ اللہ الواہب

۲۹۷۶۳۶
م ف م
حصہ ۳

عاجز کے کارخانے سے ہر قسم کی کتابیں بزرخ تاجرانہ جلد بکفایت ویلیو پے ایبل روانہ ہوتی ہیں المشتہر حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی لین نمبر (۸۵)

فقہ محمدیہ و طریقہ احمدیہ حصہ سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الدُّعَآءَ سَبَبًا لِّرَدِّ الْقَضَآءِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْاَتْقِیَآءِ الْاَصْفِیَآءِ اَمَّا بَعْدُ پس یہ فقہ محمدیہ کا تیسرا حصہ ہے اس مین بیان فضیلت اور آداب دعا اور ذکر کا اور اوقات اجابت کا پھر بیان ہے اسم اعظم اور نوے و نو نام باری تعالیٰ کا پھر بیان ہے اُن دعاؤنکا جو صبح و شام پڑھی جاتی ہین پھر بیان فضیلت مطلق ذکر کا جو کسی وقت کے ساتھ خاص نہین پھر بیان ہے استغفار کا جو گناہون کو مٹاتا ہے پھر بیان ہے فضیلت قرآن مجید کا اور اسکی سورتون اور آیتون کا پھر بیان ہے اُس دعا کا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے پھر بیان ہے فضیلت درود شریف کا اور

ساتھ اللہ کے ہے توفیق علیہ توکلت والیہ انیب

دعا کی فضیلت کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دعا ہی عبادت ہے خدا سے مانگنا

۱؎ یہ حدیث ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور نسائی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حسن صحیح ہے بطور مکتوب شارحین ہے

عین عبادت ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکی شہادت کیواسطے یہ آیت
پڑھی وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ
جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ یعنے اور فرمایا تمہارے رب نے کہ مجھ سے دعا مانگو کہ میں تمہاری دعا قبول
کرون بیشک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہین مجھ سے دعا نہین مانگتے عنقریب
داخل ہونگے دوزخ مین ذلیل ہوکر اور فرمایا کہ جسکو دعا کی توفیق ملے یعنے جو ہمیشہ
خدا سے دعا مانگتا رہے اُسکے واسطے بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہین اور یہ بھی
آیا ہی کہ اُسکے واسطے رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہین اور فرمایا کہ خدا کے نزدیک بہت
پیارا اور مقبول سوال یہ ہی کہ آدمی اللہ سے اپنی عافیت اور آرام مانگے یعنی کسی ایسی
مصیبت مین مبتلا نہ ہووے کہ اُس سے دین کا نقصان ہو اور فرمایا کہ نہین پھیرتی تقدیر کو
مگر دعا اور نہین بڑھاتی عمر کو کوئی چیز مگر نیک سلوک اور احسان کرنا اور فرمایا کہ بیشک
دعا دفع کرتی ہی اُس بلا کو جو اُتری ہو اور جو نہ اُتری ہو اور جب بلا اُترتی ہے
تو دعا اُسکا مقابلہ کرتی ہے اور اُسکو روکتی ہے - اور فرمایا کہ خدا کے نزدیک دعا
سے کوئی چیز بزرگتر نہین اور جو خدا سے دعا نہ مانگے خدا اُسپر غضبناک ہوتا ہے پس
نہین جائز ہے عاجز ہونا دعا سے اس واسطے کہ تحقیق شان یہ ہی کہ نہین ہلاک ہوتا
ہی ساتھ دعا کے کوئی اور چاہیے کہ سختیون اور مشکلون مین اُسکی دعا قبول ہو تو
لازم ہے کہ بہت دعا کرے وقت آسایش اور کشایش رزق کے یعنے مومن
صابر کی فضیلت یہ ہے کہ تنگی پہونچنے سے پہلے خدا کی درگاہ مین التجا کرے

اور فرمایا کہ ہتیار ہے ایمان دار کا اور ستون ہے دین کا اور نور ہے آسمان اور زمین کا اور فرمایا کہ جو مسلمان ہو کر خدا سے کچھ مانگے خدا اُسکو دیتا ہے یا تو دُنیا مین یا اُسکے واسطے آخرت مین جمع رکھتا ہے **فائدہ** یعنے مومن جو دعا مانگے قبول ہوتی ہے یا تو وہی بعینہ مانگی چیز اُسکو ملتی ہے یا اُس سے بہتر اُسکا بدلا ملتا ہے یا کوئی بڑی آفت اُس سے ٹل جاتی ہے فورًا یا ساتھ دیر کے دنیا مین اور یا خدا اُسکو اُسکے واسطے جمع رکھتا ہے کہ آخرت مین اُسکو اُسکے بدلے ثواب عظیم دیگا یا اُسکے سبب سے اُسکے گناہ بخشے گا۔

ذکر کی فضیلت کے بیان مین

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ مین اپنے بندے کے گمان کے پاس ہون جو میری ساتھ رکھتا ہے اور مین اُسکے ساتھ ہون جبکہ مجھکو یاد کرتا ہے سو اگر مجھکو اپنے جی مین یاد کرے تو مین اُسکو اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور اگر مجھکو مجلس مین یاد کرے تو مین اُسکو اُس سے بہتر مجلس مین یاد کرتا ہون اور فرمایا کہ بہتر اور پاک ترعمل خدا کے نزدیک اور زیادہ تر درجے بلند کرنیوالا اور بہتر چاندی سونیکے خرچ کرنیسے اور بہتر خدا کی راہ مین شہید ہونے سے اللہ کا ذکر ہے اور فرمایا کہ اللہ کے ذکر سے کوئی صدقہ افضل نہین اور فرمایا کہ مقرر خدا کے کچھ فرشتے ایسے ہین کہ راہون مین گھومتے پھرتے ہین ڈھونڈتے ہین خدا کی یاد کرنے والون کو پھر جب پاتے ہین کسی گروہ کو جو خدا کی یاد کرتے ہین تو ایک دوسرے کو پکارتے ہین جلد آؤ اپنے مطلب کیطرف سو وے اُنکو اپنے

پروں سے ڈھانک لیتے ہین پہلے آسمان تک یہ حدیث دراز ہی اسکے اخیر مین ہی پھر تعالیٰ
فرشتون سے فرماتا ہی کہ تم گواہ رہو کہ مین نے اُن سب کو بخشا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ اُن فرشتون مین سے ایک فرشتہ کہتا ہی کہ اے رب اُنمین تو فلانا آدمی بھی تھا وہ
اُن لوگون مین نہین وہ تو صرف اپنے کام کو آیا تھا حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ وے ایسے لوگ ہین
کہ اُنکے ساتھ بیٹھنے والا بدبخت نہین ہوتا یعنے اُنکے پاس بیٹھنے کی برکت سے وہ بھی بخشا گیا
اگرچہ وہ ذاکرین مین سے نہ تھا اِس حدیث سے ذکر الٰہی کی نہایت فضیلت ثابت ہوئی اور
جو لوگ رات دن خدا کے ذکر مین رہتے ہین اُنکی نہایت بزرگی معلوم ہوئی سو آخرت مین بعضے لوگ
صرف اُنکی صحبت سے بخشے جائینگے اور فرمایا کہ مثل اُس شخص کے جو اپنے رب کو یاد کرتا رہے
اور اُسکی جو خدا کو یاد نہین کرتا زندے اور مُردے کی مثل ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو لوگ
خدا کی یاد کرنے کو بیٹھتے ہین تو فرشتے انکو چارون طرف سے گھیر لیتے ہین اور خدا کی رحمت
اُنکو چھا لیتی ہی اور اُنپر آرام اور چین اُترتا ہے اور خدا اُنکو یاد کرتا ہی اُنمین جو خدا کے
پاس ہین یعنے فرشتون مین اور فرمایا بہت پیارا عمل خدا کے نزدیک یہ ہی کہ آدمی مرے
اس حال مین کہ اِسکی زبان خدا کے ذکر سے تر ہو اور نہین ہی کوئی عمل زیادہ تر بچانیوالا
عذاب الٰہی سے سوائے ذکر خدا کے مگر جو خدا کی راہ مین شہید ہوا اور فرمایا کہ اگر ایک مرد
خدا کی راہ مین مال خرچ کرے اور دوسرا خدا کو یاد کرے تو خدا کو یاد کرنے والا افضل ہی
اور فرمایا کہ کوئی آدمی نہین مگر کہ اُسکے دل مین دو گھر ہین ایک مین فرشتہ رہتا ہی اور دوسرے
مین شیطان رہتا ہی سو جب بندہ خدا کو یاد کرتا ہی تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے

اور رب خدا کو یاد نہ کرے تو شیطان اپنی چونچ اُسکے دل مین رکھتا ہی اور وسواس ڈالتا ہی اور فرمایا کہ جو فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے پھر سورج نکلنے تک بیٹھکر خدا کو یاد کرے پھر دو رکعت نفل نماز پڑھے تو اُسکو پورے حج اور عمرے کا ثواب ملتا ہی اور فرمایا کہ جو لوگ کسی جگہ ملکر بیٹھین پھر جدا ہی جدا ہی ہون اس حال مین کہ اُنھون نے اُس مجلس مین خدا کو یاد نہ کیا ہو تو گویا کہ وے جدا ہی ہوتے ہین گدھے کے مُردار سے یعنے کسی مجلس مین اکٹھے بیٹھکر خدا کے ذکر کے سوائے دنیا کے کلام مین مشغول ہونا ایسا ہی جیسے گدھے کا مردار کھانا اور وے قیامت کے دن بڑا افسوس کرینگے اور فرمایا کہ ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو پکارتا ہی اُسکا نام لیکر اے فلانے کیا تجھ پر کوئی اللہ کا یاد کرنے والا بھی گذرا ہے پھر جب وہ ہان کہتے تو دوسرا سُنکر خوش ہوتا ہی اور فرمایا کہ خدائے تعالی کو بہت یاد کیا کرو یہانتک کہ بیوقوف لوگ کہین کہ دیوانہ ہی اور فرمایا کہ آدمی کو چاہیئے کہ سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہتا رہے اور انگلیون سے گنے اسواسطے کہ قیامت کے دن انگلیون سے پوچھا جاویگا اور وہ بولین گی اور فرمایا کہ فجر کی نماز سے سورج نکلنے تک بیٹھکر خدا کو یاد کرنا بہتر ہی چار غلام اسمٰعیلی آزاد کرنے سے اور عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک خدا کی یاد کرنے والون کے ساتھ بیٹھنا بہتر ہے چار غلام آزاد کرنے سے اور فرمایا کہ آگے بڑھ گئے خدا کو بہت یاد کرنے والے مرد اور عورتین اور فرمایا کہ جو لوگ خدا کے ذکر مین مشغول رہتے ہین بہت ذکر کرنے کے گناہونکے بوجھ اُتار ڈالیگا سو وے قیامت کے دن ہلکے بوجھ آوینگے اور فرمایا کہ نہین بچا سکتا بندہ اپنے نفس کو شیطان سے مگر ساتھ ذکر

اللہ کے اور فرمایا کہ جو لوگ دنیا مین بچپے بستر دن پر خدا کو یاد کرتے ہین وہ
قیامت کے دن اونچی بہشتون مین داخل ہونگے اور فرمایا کہ جن لوگونکی زبان
خدا کی یاد سے ہمیشہ تر رہتی ہے وے بہشت مین ہنستے داخل ہونگے

دعا کے آداب کا بیان

بعضے آداب دعا کے بجاے رکن کے ہین اور بعضے بجاے شرط کے اور بعضے
ماموراور بعضے منع وغیرہ اور وہ بچنا ہے حرام کھانے پینے سے اور حرام لباس
سے اور حرام کسب سے اور اخلاص کرنا واسطے اللہ تعالیٰ کے اور پہلے کوئی
نیک عمل کرنا پھر مشکل کے وقت اُسکا وسیلہ چاہنا اور پاک صاف ہونا پیدی
سے اور وضو کرنا اور قبلے کی طرف مُنھ کرکے نماز پڑھنا اور دوزانو ہوکر بیٹھنا اور
اول آخر دعا کے خدا کی حمد ثنا کرنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا
اور دونون ہاتھ کا کشادہ کرنا اور مونڈھون کے برابر ہاتھ اُٹھانا اور اُن کا
کپڑے سے کھولنا اور باادب رہنا اور ڈرنا اور عاجزی اور محتاجی ظاہر کرنا ساتھ
خضوع کے اور یہ کہ دعا کے وقت اپنی آنکھ کو آسمان کی طرف نہ اُٹھاوے اور
یہ سوال کرے اللہ سے اُسکے بہتر اسمون اور بلند صفتونکے وسیلے سے اور یہ کہ پرہیز
کرے تک بندی سے اور نہ تکلف کرے دعا مین خوش آوازی کا اور یہ کہ وسیلہ
پکڑے طرف اللہ کے اُسکے پیغمبرون اور نیک بندون کا اور پست کرے آواز کو اور
اقرار کرے اپنے گناہون کا اور اقتدا کرے صحیح دعاؤن کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

سے ثابت ہین اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا وغیرہ کے باب مین غیر کی
طرف کوئی حاجت نہین چھوڑی اور یہ کہ اختیار کرے جامع دعا کو یعنے جسکے لفظ تھوڑے ہون
اور معنے بہت ہون اور پہلے اپنے واسطے دعا مانگے پھر اپنے ماں باپ اور بھائی مسلمانون
کیواسطے دعا مانگے اور یہ کہ نہ خاص کرے اپنے تئین ساتھ دعا کے اگر امام ہو اور جب کوئی
دعا کرے تو مانگنے مین مطلب حاصل ہونیکا یقین رکھے اور یون نہ کہے اے خدا اے
مجھکو اگر تو چاہے اسواسطے کہ خدا تعالی پر کوئی جبر کرنے والا نہین جو نہ کرنے دیوے
یعنے اُسکو قبول کرنے سے کوئی مانع نہین اور یہ کہ دعا مانگے ساتھ رغبت کے اور
ساتھ حضور دل اور نہایت کوشش کے اور خدا سے بہتر امید رکھے اور مکرر دعا مانگے
اور کمتر درجہ تین بار دعا مانگنا ہے اور دعا مین مبالغہ کرے اور یہ کہ نہ دعا مانگے ساتھ
گناہ ہونکے اور نہ قطع رحمی کے اور یہ کہ نہ دعا مانگے ساتھ ایسے کام کے جس سے فراغت ہو چکی
جیسے زیادہ ہو جانا رزق کا مقدر سے اور بہشتی ہو جانا کسی کافر دوزخی کا اور یہ کہ نہ بڑھے
دعا مین کہ دعا مانگے ساتھ محال چیز کے یا جو اسکے معنے مین ہو اور یون نہ کہے کہ
میری دعا قبول کر اور کسی کی نہ کر اور یہ کہ اپنی سب حاجتین خدا ہی سے مانگے یہانتک کہ
جوتے کا تسمہ اور آٹے کا نمک بھی یعنے خدا کے سوا اور کسی سے کچھ نہ مانگے اور اُسکے
سوا اور کسی کو حاجت روا نہ جانے پھر دعا کرنے والا دعا کے بعد آمین کہے اور اسطرح
سننے والا بھی پھر دعا کے بعد دونون ہاتھ اپنے مُنہ پر پھیرے اور جلدی نہ کرے
یعنی یون نہ کہے کہ مین نے دعا مانگی اور میری دعا قبول نہین ہوئی یا کہے کہ میری دعا مین قبول ہوئی

ذکر کے آداب کا بیان

ف کہا علماء نے کہ لائق ہی کہ جس جگہ خدا کو یاد کرے وہ جگہ گندگیون سے پاک
وصاف ہو اور خالی ہو غیر سے اور ذکر کرنے والا موصوف ہو ساتھ صفات سابقہ کے
اور یہ کہ اُسکا منھ پاک وصاف ہو اور اگر منھ مین کچھ بو ہو تو مسواک سے اُس کو
دور کرے اور اگر کسی جگہ مین بیٹھا ہو تو قبلے کیطرف منھ پھیرے ساتھ خشوع اور
عاجزی اور تخشین اور حضور دل کے اور یہ کہ جو ذکر کرے اُسمین سوچے اور اُسکے
معنے سمجھے اور اگر کسی لفظ کے معنے نہ آتے ہون تو اُسکے معنے مین غور کرے اور نہ حرص
کرے کثرت ذکر کے حاصل کرنے پر ساتھ جلدی کے یعنے تحصیل کثرت ذکر کے واسطے
جلدی نہ کرے اسیواسطے مستحب جانا ہی علماء نے کہ دراز کرے اپنی آواز کو
ساتھ قول لا الہ الا اللہ کے اور نہین ثواب ہوتا ذکر کا اور نہین ہی اعتبار اُس کا
یہان تک کہ زبان سے بولے ساتھ ایسی آواز کے کہ خود اپنے کان سے سُن سکے
اور افضل ذکر قرآن مجید ہی مگر جسجگہ کہ اُسکا غیر مشروع ہو اور نہین ہی فضیلت
ذکر کی منحصر تہلیل اور تسبیح اور تکبیر مین بلکہ ہر کام جو خدا رسول کے حکم کے
موافق ادا ہو وہ ذکر اللہ مین داخل ہی چلنا یا بیٹھنا سونا ہو یا جاگنا خریدنا ہو
یا بیچنا کھانا ہو یا پینا یا جماع کرنا وغیرہ کہا علماء نے کہ جب بندہ ہمیشگی کرے
اُن ذکرون پر جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہین صبح کو اور شام کو
اور مختلف وقتون مین دن کو اور رات کو تو شمار کیا جاتا ہے وہ بہت

مضمون تحسین حصن حصین مطبوعہ انوار
محمدی لکھنؤ ۱۲۹۷ھ ۱۲ ۹

ذکر کرنے والونمین سے اور لائق ہو کہ اگر کسی کا ورد اپنے معین وقت سے فوت ہو جاوے
تو جہانتک ممکن ہو اُسکو دوسرے وقت ادا کرے اور اُسکی قضا مین سستی
نہ کرے تاکہ ہمیشگی کی عادت ہو

دعا قبول ہونے کے وقتون کا بیان

دعا قبول ہونے کا وقت لیلۃ القدر کی رات ہی اور عرفہ کا دن اور رمضان کا مہینہ
اور جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن اور پچھلی آدھی رات اور پہلی تہائی رات کی اور
اور پچھلی تہائی اور درمیان رات کا اور وقت سحری کا اور جمعہ کی ساعت
مین قبول ہونے کی زیادہ تر امید ہے ف بہت حدیثون سے
ثابت ہے کہ جمعہ مین ایک ایسی ساعت ہی کہ اُسمین جو مسلمان دعا کرے
سو قبول ہوتی ہی لیکن اُسمین اختلاف ہے کہ وہ ساعت کون ہی ایک حدیث
مین آیا ہی کہ وہ ساعت اُسوقت سے ہی کہ امام منبر پر بیٹھے یہان تک کہ نماز
ہو چکے اور یہ بھی آیا ہے کہ وہ ساعت نماز کی تکبیر ہونے سے سلام
پھیرنے تک ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ اُسکا وقت وہ ہی کہ نمازی کھڑا
نماز پڑھتا ہو اور یہ بھی آیا ہی کہ وہ جمعہ کی اخیر ساعت ہی اور یہ بھی آیا ہے
کہ وہ صبح صادق کے نکلنے سے سورج نکلنے تک ہی اور بعض نے کہا کہ
بعد نکلنے سورج کے اور ابو ذر غفاریؓ نے کہا کہ وہ سورج ڈھلنے کے بعد ہے
ایک ہاتھ سایہ ہونے تک امام جزری نے کہا کہ میرا اعتقاد یہ ہے

کہ اُس کا وقت وہ ہی جبکہ امام جمعہ کی نماز مین سورۂ فاتحہ پڑھے یہان تک کہ آمین
کہے کہ اس سے سب حدیثون مین تطبیق ہو جاتی ہی اور کہا امام نووی نے کہ صواب
پہلا قول ہی جو صحیح مسلم مین ابو موسےٰ اشعری رضہ کی حدیث سے ثابت
ہو چکا ہی یعنے امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز سے فارغ ہونے تک

دعا قبول ہونے کے احوال کا بیان

قبول ہوتی ہی دعا وقت اذان دینے کے اور درمیان اذان اور اقامت کے
سو اسوقت دنیا اور آخرت کی عافیت مانگے اور بعد کہنے ح علی الصلوٰۃ
ح علی الفلاح کے واسطے اُسکے جسکو کوئی مشکل یا سختی پیش آوے اور وقت
صف باندھنے کے جہاد مین اور وقت عین لڑائی کے اللہ کی راہ مین اور بعد
فرض نمازونکے اور سجدے مین اور بعد تلاوت قرآن کے خاص کر
بعد ختم قران کے اور وقت پینے آب زمزم کے اور وقت حاضر ہونے کے
پاس مردے کے اور وقت بولنے مرغ کے اور وقت جمع ہوتے مسلمانونکے
اور ذکر کے مجلسون مین اور وقت کہنے امام کے ولا الضالین بعد پڑھنے
سورۂ فاتحہ کے اور وقت آنکھ مین کچرنے مینھ کے اور وقت تکبیر نماز کے
اور وقت برسنے مینھ کے روایت کی ہی یہ حدیث امام شافعی نے ام مین مرسل طور سے
اور کہا کہ مینے بہت لوگونسے سنا کہ مینھ برسنے کے وقت دعا قبول ہوتی ہے اور
اسطرح دعا قبول ہوتی ہی ہر وقت دیکھنے خانۂ کعبہ کے اور درمیان دو اسم ذات کے

بڑھے اللہ اعلم تو دعا قبول ہوتی ہی ہر تفضل اللہ تعالیٰ اعلم بحقیقت الحال

سورۂ انعام مین ہم نے بہت اہل علم سے سنا کہ یہ بات مجرب ہے

جن لوگون کی دعا قبول ہوتی ہے

قبول ہوتی ہے دعا مضطر کی یعنے دعا ناچار کی اور مظلوم کی اگرچہ کہ کافر ہو اور کافر اور اسیطرح ماں باپ کی دعا اولاد کے حق مین قبول ہوتی ہے اسطرح حاکم عادل کی دعا بھی قبول ہوتی ہے اور اسیطرح نیک مرد کی دعا بھی قبول ہوتی ہے اور اُس لڑکے کی کہ ماں باپ کیساتھ احسان کرنیوالا ہو اور اسطرح مسافر کی دعا بھی قبول ہوتی ہے اور روزے دار کی دعا روزہ کھولنے کیوقت بھی قبول ہوتی ہے اور اگر کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان کے واسطے پس پشت دعا مانگے تو اسکی دعا بھی قبول ہوتی ہے اور اگر بھائی مسلمان پاس حاضر ہو اور دل سے یا زبان سے اُسکے واسطے دعا مانگے جسکو وہ نہ سُنے تو اُسکی دعا بھی قبول ہوتی ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے جبتک کہ دعا نہ کرے ساتھ ظلم کے یا قطع رحم کے یا کہے کہ مین نے دعا کی لیکن میری دعا قبول نہین ہوئی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی ہر دن رات مین بہت آدمیونکو آگ سے آزاد کرتا ہے اور نہین ہے ہر بندے کی دعا قبول ہوتی ہے اور ابو المنصور کی جامع مین ہے کہ دعا صحیح حاجیونکی دعا ہے یہانتک کہ گھر کو پھرین

اسم اعظم کا بیان

اسم اعظم کی یہ برکت ہے کہ جب اُسکے ساتھ دعا کیجاوے تو قبول ہوتی ہے اور جب اُس کے ساتھ اللہ تعالی سے کوئی چیز مانگی جاوے تو اللہ تعالی وہ عنایت

کرتا ہی اور وہ اسم اعظم یہ ہی لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اور بعض
حدیثون مین آیا ہی کہ اسم اعظم یہ ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ
یعنی الٰہی مین سوال کرتا ہون ساتھ وسیلے اس بات کے کہ مین گواہی دیتا ہون تیکی
کہ بیشک تو وہ اللہ ہی کہ نہین کوئی لائق عبادت کے سوا تیرے تو ایک ہی بیپرواہ کہ
کسی کو اُسنے جنا اور نہ کسی نے اُسکو جنا اور نہین اُسکے جوڑ کا کوئی اور بعضی حدیثون مین
آیا ہی کہ اسم اعظم یہ ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ لَا
شَرِیْکَ لَکَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنی
الٰہی مین سوال کرتا ہون تجھسے ساتھ ذریعہ اسکے کہ واسطے تیرے حمد ہی نہین کوئی
لائق عبادت کے سوائے تیرے تو ایک ہی تیرا کوئی شریک نہین مہربان احسان کرنیوالا
پیدا کرنیوالا آسمانون اور زمین کا اے صاحب جلال و اکرام کے اور بعضی حدیثون مین
آیا ہی کہ اسم اعظم یہ ہی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یعنی اے ہمیشہ زندہ رہنے والے زمین آسمان
کے تھامنے والے ہمکو معاف کر اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ اللہ تعالی کا اسم اعظم
ان دونون آیتون مین ہی وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ
وَفَاتِحَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اور بعضی حدیثون مین
آیا ہی کہ اسم اعظم ان تینون سورتون مین ہی سورۂ بقرہ اور آل عمران اور طٰہٰ مین کہا قاسم
نے مین نے اسم اعظم کو ڈھونڈھا سو مین نے اُسکو پایا کہ وہ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہی امام جزری

نے کہا کہ میرے نزدیک اسم اعظم یہ ہی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کہ اس سے سب حدیثون مین تطبیق ہوجاتی ہی

اللہ تعالیٰ کے نوے نام کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہین ایک کم سو جو اُنکو یاد رکھے بہشت مین داخل ہوگا اور وہ ننانوے نام یہ ہین مع ترجمہ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یعنے وہ اللہ پاک وہ ہی کہ اُسکے سوا کوئی معبود برحق نہین اَلرَّحْمٰنُ بڑا مہربان جسکی رحمت دنیا اور آخرت مین چھاگئی اَلرَّحِیْمُ نہایت رحم والا جسکی رحمت آخرت مین صرف ایمانداروں کے ساتھ خاص ہی اَلْمَلِکُ سب کا بادشاہ اَلْقُدُّوْسُ ہر عیب اور نقصان سے پاک اَلسَّلَامُ خود سلامت عالم کا ثابت رکھنے والا اَلْمُؤْمِنُ اپنے وعدے کو سچا کرنے والا ایمانداروں کو ہول قیامت سے امن مین رکھنے والا اَلْمُھَیْمِنُ شاہد امانت دار محافظ اَلْعَزِیْزُ غالب باعزت اَلْجَبَّارُ زبردست اَلْمُتَکَبِّرُ عظیم الشان بڑائی کرنیوالا اَلْخَالِقُ عدم سے پیدا کرنیوالا اَلْبَارِئُ بے تمونہ دیکھے عالم کا بنانیوالا اَلْمُصَوِّرُ صورت گر ہر مخلوق کی مناسب شکل عطا کرنیوالا اَلْغَفَّارُ اپنے بندوں کے گناہ اور عیب ڈھانکنے والا اَلْقَھَّارُ سب پر غالب اَلْوَھَّابُ بلا عوض کثرت سے دینیوالا اَلرَّزَّاقُ روزی دینیوالا اَلْفَتَّاحُ رزق اور رحمت کا دروازے کھولنے والا اَلْعَلِیْمُ ہر چیز کا جاننے والا اَلْقَابِضُ بند کرنیوالا ارواح اور روزی کا اَلْبَاسِطُ کشادہ کرنیوالا رزق کا اَلْخَافِضُ پست کرنیوالا مغروروں کا اَلرَّافِعُ بلند کرنیوالا مومنون کا اَلْمُعِزُّ

یہ حدیث بخاری مسلم ترمذی نسائی وغیرہ کی اکثر روایت سے حصن حصین چھاپہ للنشور ص ۲۶ مین ہے

فقیر محمد حسین رسوم ۱۴

۱۲ یہ اسماء رانی حصن حصین حصار مفید چھاپہ فرید بک ڈپو دہلی ۱۲

عزت دینے والا اَلْمُذِلُّ ذلیل کرنے والا اَلسَّمِیْعُ ہر آواز کو سننے والا اَلْبَصِیْرُ
ہر چیز کو دیکھنے والا اَلْحَکَمُ فیصلہ کرنے والا اَلْعَدْلُ حاکم انصاف کرنے والا اَللَّطِیْفُ
مہربان باریک بین اَلْخَبِیْرُ اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار اَلْحَلِیْمُ بردباری سمائی
والا کہ کافرون کو جلد نہین پکڑتا اَلْعَظِیْمُ بزرگ جسکی بڑائی وہم و خیال سے باہر ہے
اَلْغَفُوْرُ پردہ پوش گناہ بخشنے والا اَلشَّکُوْرُ شکر گزارون کا قدردان اَلْعَلِیُّ سب سے
اونچا اَلْکَبِیْرُ سب سے بڑا اَلْحَفِیْظُ اپنی مخلوقات کا محافظ نگہبان اَلْمُقِیْطُ محافظ باقدرت
خلائق کا قوت دینیوالا اَلْحَسِیْبُ بلا حاجت دوسرے تمام بندون کا حساب
لینے والا اَلْجَلِیْلُ بڑی شان والا اَلْکَرِیْمُ صاحب کرم جسکی عطا کی انتہا نہین اَلرَّقِیْبُ
ہر شے کا نگہبان اَلْمُجِیْبُ حاجت روا دعا کا قبول کرنیوالا اَلْوَاسِعُ کشادہ رحمت
کشادہ عطا کا اَلْحَکِیْمُ حاکم یا حکمت استوار کا اَلْوَدُوْدُ نیکون کا محبوب اہل معرفت
کا محب اَلْمَجِیْدُ بزرگ ذات نیکوکار اَلْبَاعِثُ قیامت مین قبرون سے مردون کا اٹھانیوالا
اَلشَّہِیْدُ ہر چیز اسکے سامنے ہر حاضر اَلْحَقُّ سچ جسکی ذات اور صفات مین کچھ بھی شک شبہ
نہین اَلْوَکِیْلُ سارے عالم کا کارساز۔ روزی کا ضامن اَلْقَوِیُّ زبردست اَلْمَتِیْنُ
استوار کا جسکو تکان اور ماندگی نہین اَلْوَلِیُّ مددگار عالم کا کارساز اَلْحَمِیْدُ ہر کام مین
سراہا سارے عالم کا محمود اَلْمُحْصِیُ ہر چیز کا گننے والا اُسکے علم سے ذرہ بھی باہر نہین
اَلْمُبْدِئُ بے مثال عالم کا ایجاد کرنیوالا اَلْمُعِیْدُ آخرت مین مردون کو پھر زندہ کرنیوالا اَلْمُحْیِیُ
زندہ کرنیوالا اَلْمُمِیْتُ مارنے والا اَلْحَیُّ بذات خود ہمیشہ زندہ اَلْقَیُّوْمُ بذات

خود سب کا تھامنے والا اَلْوَاحِدُ غنی جسکو کچھ حاجت نہیں اَلْمَاجِدُ بزرگی والا اَلْاَوَّلُ
ایک اکیلا جسکا کوئی دوسرا نہیں اَلصَّمَدُ بے نیاز سب اُسکے محتاج اَلْقَادِرُ صاحب
قدرت اَلْمُقْتَدِرُ اقتدار والا اَلْمُقَدِّمُ آگے کرنیوالا اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے ڈالنے والا اَلْاَوَّلُ
پہلا کوئی اُسکے قبل نہیں اَلْاٰخِرُ پچھلا جسکے بعد کچھ نہیں اَلظَّاهِرُ قدرت کی راہ سے
صاحب حکومت اَلْمُتَعَالِیْ بلند شان جسکا وصف نہو سکے اَلْبَرُّ اپنے بندوں پر مہربان
نیکوکار اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا اَلْمُنْتَقِمُ بدکاروں کو سزا دینیوالا اَلْعَفُوُّ گناہوں
کا مٹانے والا۔ گناہگاروں کا بخشنے والا اَلرَّءُوْفُ نہایت مہربانی والا مَالِكُ الْمُلْكِ
سب جہان کا مالک بادشاہ جو چاہے سو کرے ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ جلال والا
صاحب تعظیم اور تکریم کا اَلْمُقْسِطُ عادل یا انصاف اَلْجَامِعُ قیامت میں خلائق کا جمع
کرنے والا اَلْغَنِیُّ سب سے بے نیاز اَلْمُغْنِیُ جسکو چاہے بے پرواہ بنادے اَلْمَانِعُ روکنے والا
اَلضَّارَّ ضرر پہونچانیوالا اَلنَّافِعُ نفع رسان اَلنُّوْرُ بذات خود ظاہر اور روشنی
بخشنے والا جسکے نور سے ایمان کا ظہور ہے اَلْهَادِیْ نیک راہ بتلانے والا مطلب پر
پہونچانیوالا اَلْبَدِیْعُ خود بے نظیر بے نمونہ اختراع کرنیوالا اَلْبَاقِیْ موجود دائمی
ہمیشہ قائم اَلْوَارِثُ فنائے عالم کے بعد قائم رہنے والا اَلرَّشِیْدُ راہ نما اَلصَّبُوْرُ
بڑے سہارے والا جو بدکاروں کو جلد نہیں پکڑتا

جن کلموں کے ساتھ دعا قبول ہوتی ہے اُنکا بیان

اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو سنا کہتا ہے یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام سو فرمایا کہ البتہ تیری دعا قبول ہوئی سو مانگ جو چاہے اور فرمایا کہ مقرر خدا کا ایک فرشتہ موکل ہے ساتھ اُس شخص کے جو کہے یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ سو جو تین بار یہ جملہ کہے تو فرشتہ اُسکو کہتا ہے کہ مقرر ارحم الراحمین البتہ متوجہ ہوا ہے طرف تیرے سو مانگ اللہ سے جو چاہے اور فرمایا کہ تین بار اللہ سے بہشت مانگے تو بہشت کہتی ہے کہ الٰہی اُسکو بہشت مین داخل کر اور جو تین بار دوزخ سے پناہ مانگے تو دوزخ کہتی ہے کہ الٰہی اُسکو دوزخ سے پناہ دے جو شخص ان پانچ کلمون کے وسیلے کے ساتھ خدا سے کچھ مانگے خدا اُسکو وہ چیز دیتا ہے وہ پانچ کلمے یہ ہین

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

دعا قبول ہونے کے وقت الحمد کہنے کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اپنے دل مین جانے کہ اُسکی دعا قبول ہوئی مثلاً بیماری سے شفا پاوے یا سفر سے آوے تو چاہیے کہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِعِزَّتِہٖ وَجَلَالِہٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ یعنے سب تعریف اللہ کو ہے جسکی عزت اور جلال کے سبب سے تمام ہوتے ہین نیک کام

صبح اور شام کی دعاؤن کا بیان

صبح اور شام کے وقت یہ دعائین پڑھے کل یا بعض بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ

اِسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ یعنے صبح کی ہم نے یا شام
کی ہم نے ساتھ اسم اللہ کے نہین ضرر کرتی ساتھ اسم اُسکے کے کوئی چیز زمین مین
اور نہ آسمان مین اور وہ سُننے والا ہی جاننے والا جو شخص صبح و شام تین بار یہ دعا پڑھے
وہ ہر بیماری سے امن مین رہتا ہی اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
یعنے مین پناہ مانگتا ہون ساتھ کلمون اللہ کے جنکی پوری تاثیر ہے تمام مخلوقات کے
شر سے یہ دعا صبح کو ایکبار پڑھے اور شام کو تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ
ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ
الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ یعنے مین پناہ مانگتا ہون
اللہ کی جو سننے والا ہے جاننے والا شیطان مردود سے وہ اللہ وہ ہی کہ نہین لائق
بندگی کے کوئی سوائے اُسکے جاننے والا ہی چھپی اور ظاہر چیز کا وہ بڑا مہربان ہی
نہایت رحم والا وہ اللہ تعالیٰ وہ ہی کہ نہین لائق عبادت کے سوائے اُسکے کوئی سبکا
بادشاہ ہر عیب اور نقصان سے پاک خود سلامت عالم کا سلامت رکھنے والا مؤمنین کو
ہول قیامت سے امن مین رکھنے والا امانت دار محافظ غالب باعزت زبردست عظیم الشان
بڑائی کرنے والا اللہ پاک ہی اُن چیزون سے کہ شرک کرتے ہین وہ اللہ عدم سے پیدا کرنے
والا ہے بے نمونہ عالم کا بنانے والا ہر مخلوق کو مناسب صورت عطا کرنے والا اُسی

کے واسطے ہین جسے نام پاکی کے ساتھ یاد کرتی ہے اُسکو ہر چیز جو آسمانون اور زمین مین
ہے اور وہ غالب ہے حکمت والا یہ دعا صبح و شام تین بار پڑھے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تین بار
پڑھے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ تین بار پڑھے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین بار پڑھے
اور یہ دعا پڑھے فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ یعنے پس پاکی بولو اللہ کی وقت شام کے
اور وقت صبح کے اور اُسیکو سب تعریف ہے آسمانون اور زمین مین اور بعد سورج
ڈھلنے عشا تک اور وقت ظہر کے نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردے کو
زندہ سے اور زندہ کرتا ہے زمین کو بعد مرنے اسکے کے اور اسیطرح تم قیامت کے دن
قبرون سے نکالے جاؤگے اور آیۃ الکرسی پڑھے اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ آخر تک
اور آیت سورہ غافر کے اول سے اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ تک اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
رَبِّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا
الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ یعنے ہمنے صبح کی اور خدا کے ملک نے
صبح کی اور خدا ہی کو شکر ہے کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے خدا کے وہ اکیلا
ہے کوئی اُسکا شریک نہین اُسی کا ملک ہے اور اُسی کو تعریف ہے

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے الٰہی مین تجھ سے اِس دن کی خیریت اور اسکے بعد کی
خیریت مانگتا ہون اور تیری پناہ مانگتا ہون اِس دن کی بُرائی اور اِسکے بعد کے
دن کی بُرائی سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سُستی اور بڑھاپے کی بُرائی سے الٰہی مین
تیری پناہ مانگتا ہون دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور جب شام ہو تو
بھی یہ دعا پڑھے مگر اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ کے بدلے اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ
کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ
یعنے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سُستی اور بڑھاپے سے اور بڑی کی بُرائی
سے اور دنیا کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ وَفَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ
وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ یعنے ہمنے صبح کی اور خدا کے
ملک نے صبح کی جو پالنے والا ہے جہانون کا الٰہی مین مانگتا ہون تجھ سے اِس دن
کی خیریت اور اسکی فتح اور نصرت اور نور اور برکت اور ہدایت اور مین تیری پناہ
مانگتا ہون اس دن کی بدی سے اور اسکے بعد کی بدی سے اور اسیطرح یہ دعا شام
کو بھی پڑھے لیکن اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کے بدلے اَمْسَيْنَا وَ
اَمْسَى پڑھے اور هٰذَا الْيَوْمِ کے بدلے هٰذِهِ اللَّيْلَةِ کہے اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ
اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ یعنے الٰہی تیری توفیق سے ہم نے
صبح کی اور تیری مدد سے ہم نے شام کی اور تیری توفیق سے ہم جیتے ہین اور تیرے

حکم سے مرتے ہین اور تیری طرف پھر جانا ہی شام کے وقت اِس دعا مین نشور کے
بدلے المصیر کہے اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ رَبَّ
کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَشَرِّ الشَّیْطَانِ
وَشِرْکِہٖ وَاَنْ نَّقْتَرِفَ عَلٰٓی اَنْفُسِنَا سُوْٓءًا اَوْ نَجُرَّہٗ اِلٰی مُسْلِمٍ یعنے الٰہی پیدا کرنیوالے
آسمانون اور زمین کے جاننے والے چھپی اور ظاہر چیز کے اے رب ہر چیز کے اور مالک
اُسکے مین گواہی دیتا ہون کہ کوئی لائق عبادت کے نہین سوائے تیرے مین تیری پناہ
مانگتا ہون اپنے نفس کی بدی سے اور شیطان کی بدملی و شرارت سے اور یہ کہ کمائین
ہم اپنے نفسون کے واسطے بدی یا نسبت کرین ہم بدی کو طرف کسی مسلمان کے جو
اُس سے بری ہو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَصْبَحْتُ اُشْھِدُکَ وَاُشْھِدُ حَمَلَۃَ عَرْشِکَ وَ ۲۱
مَلٰٓئِکَتَکَ وَجَمِیْعَ خَلْقِکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ
وَرَسُوْلُکَ یعنے الٰہی مین نے صبح کی گواہ ٹھیراتا ہون تجھ کو اور گواہ ٹھیراتا ہون
تیرے عرش کے حاملون کو اور تیرے فرشتون کو اور تیری تمام خلقت کو اسپر
تو بیشک اللہ ہے کوئی لائق عبادت کے نہین سوائے تیرے اور بیشک محمد تیرا
بندہ ہے اور تیرا رسول ہے یہ دعا چار بار پڑھے شام کے وقت اِس دعا مین اَصْبَحْتُ کے
بدلے اَمْسَیْتُ کہے دوسری روایت کی اِس دعا مین اتنا لفظ زیادہ ہی وَحْدَکَ
لَا شَرِیْکَ لَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ
اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ

عَوْرَتِي وَاٰمِنْ رَوْعَتِي اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِيْنِي وَعَنْ
شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي یعنی الٰہی مین مانگتا ہون
تجھ سے عافیت دُنیا اور آخرت مین الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تجھ سے معافی اور
عافیت اپنے دین مین اور دُنیا مین اور اپنے اہل مین اور مال مین الٰہی ڈھانک ستر
میرا اور دور کر خوف میرا الٰہی نگاہ رکھ مجھ کو میرے آگے سے اور میرے پیچھے سے اور
میرے دائین سے اور بائین سے اور میرے اوپر سے اور مین تیری عظمت کی پناہ
مانگتا ہون کہ اپنے تلے سے زمین مین دھنسایا جاؤن لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَضِيْتُ
بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَّرَسُوْلًا یعنی کوئی لائق
عبادت کے نہین سوائے اللہ کے اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کو سب تعریف ہے
وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ ہے کبھی نہین مرتا اور وہ
ہر چیز پر قادر ہے راضی ہوے ہم خدا کی خدائی سے اور اسلام کے دین ہونے سے
اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول ہونے سے یہ صبح و شام تین بار پڑھے اَللّٰهُمَّ
مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ
الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ یعنے الٰہی جو صبح کی ساتھ میرے نعمت سے ساتھ کسیکے خلقت تیری ہے
سو تیری طرف سے ہے تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہین سو تجھی کو حمد ہے اور تجھی کو
شکر ہے اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ یعنے الٰہی عافیت دے مجھکو میرے بدن مین الٰہی عافیت دے
مجھ کو میرے کان مین الٰہی عافیت دے مجھکو میری آنکھ مین کوئی لائق عبادت کے
نہین سوائے تیرے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون کفر سے اور محتاجی سے الٰہی مین
تیری پناہ مانگتا ہون قبر کے عذاب سے کوئی لائق عبادت کے نہین سوائے تیرے
یہ دعا تین بار پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ
كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ
بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا یعنے پاکی بولتا ہون مین اُسکی اور قائم ہون ساتھ حمد اُسکی کے
اور نہین ہے قوت بندگی کی مگر ساتھ توفیق اللہ کے جو اللہ نے چاہا سو ہوا اور جو نہ چاہا
سو نہ ہوا مین جانتا ہون کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بیشک اللہ
نے احاطہ کیا ہے ہر چیز کو علم سے اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَ
عَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ یعنے صبح کی ہمنے اسلام کے دین پر اور اخلاص کے کلمے پر
اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر اور اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر
اس حال مین کہ حق کیطرف مائل تھا اور مسلمان اور نہ تھا مشرکون سے یَا حَیُّ
یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ یعنے
اے ہمیشہ زندہ اے سب کے تھامنے والے مین تیری رحمت کے وسیلے سے فریاد کرتا

ہون میرے سب حال کو درست کردے اور نہ چھوڑے مجھکو اپنے نفس کی طرف ایک
لمحہ بھر یہ دعا صرف صبح کے وقت پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا
عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ
بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ یعنے اے
الٰہی تو میرا رب ہی کوئی لائق عبادت کے نہین سوائے تیرے تو نے مجھکو پیدا کیا اور
مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہون جہانتک کہ مجھ سے ہوسکے
مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے فعل کے شر سے مین اقرار کرتا ہون ساتھ نعمت تیری
کے جو تو نے مجھ کو عنایت کی اور مین اقرار کرتا ہون اپنے گناہ کا سو بخشدے مجھ کو
سو مقرر شان یہ ہے کہ نہین بخشتا گناہون کو کوئی سوائے تیرے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ
مَنْ ذُکِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَانْصَرُ مَنِ ابْتُغِیَ وَاَرْءَفُ مَنْ مَلَکَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ
وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰی اَنْتَ الْمَلِکُ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَکَ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ
اِلَّا وَجْھَکَ لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِکَ وَلَنْ تُعْصٰی اِلَّا بِعِلْمِکَ تُطَاعُ فَتَشْکُرُ وَتُعْصٰی فَتَغْفِرُ
اَقْرَبُ شَھِیْدٍ وَاَدْنٰی حَفِیْظٍ حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِیْ وَکَتَبَتِ
الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ الْقُلُوْبُ لَکَ مُفْضِیَۃٌ وَالسِّرُّ عِنْدَکَ عَلَانِیَۃٌ اَلْحَلَالُ مَا
اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّیْنُ مَا شَرَعْتَ وَالْاَمْرُ مَا قَضَیْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُکَ
وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَاَنْتَ اللّٰہُ الرَّءُوْفُ الرَّحِیْمُ اَسْاَلُکَ بِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ
لَہُ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِکُلِّ حَقٍّ ھُوَ لَکَ وَبِحَقِّ السَّآئِلِیْنَ عَلَیْکَ اَنْ تُقِیْلَنِیْ فِیْ

هٰذِهِ الْغَدَاةِ اَوْفِیْ هٰذِهِ الْعَشِیَّةِ وَاَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ یعنے الٰہی تو بہت
لائق ذکر کے ہی اور بہت لائق عبادت کے اور بہت مدد کرنیوالا ان لوگونمین جنسے مدد
ڈھونڈھی جاوے اور بہت مہربان مالکون مین اور بہت بخشش کرنیوالا اُن لوگونمین جنسے
سوال کیا جاوے اور بہت عطا کرنیوالا سب عطا کرنیوالونسے تو بادشاہ ہی تیرا کوئی شریک نہین
تو اکیلا ہی تیرا کوئی ساجھی نہین ہر چیز ہلاک ہونیوالی ہی سوا تیری ذات کے کوئی تیری فرمانبرداری
نہین کرسکتا مگر تیری توفیق سے اور کوئی تیری نافرمانی نہین کرسکتا مگر تیرے علم سے جو تیری
فرمانبرداری کرے تو اُسکو ثواب دیتا ہی اور جو تیری نافرمانی کرے تو اُسکو بخشتا ہے تو ہر
چیز سے قریب تر ہی اور ہر چیز سے زیادہ حفاظت کرنیوالا ہی تو مانع ہے نفسون کو
اُنکی مراد سے اور پکڑا ہی تو نے پیشانیونکو یعنے ہر چیز پر تیرا پورا تصرف ہی - اور لکھ
رکھا ہی تو نے عملون کو اور لکھ رکھا ہی تو نے وقت موت کا تو دلون کا حال جانتا ہے
اور چھپی چیز تیرے نزدیک ظاہر ہی حلال وہ ہی جو تو نے حلال کیا اور حرام وہ ہی
جو تو نے حرام کیا اور دین وہ ہی جو تو نے مشروع ٹھیرایا اور امر وہ ہی جو تو نے حکم کیا
یا تقدیر مین لکھا اور خلقت سب تیری پیدایش ہی اور بندے سب تیرے غلام ہین اور
تو اللہ ہے مہربان بہت رحم والا مین سوال کرتا ہون تجھ سے ساتھ وسیلے نور ذات
تیری کے جس نے روشن کیا ہی آسمانون اور زمین کو اور سوال کرتا ہون تجھ سے ساتھ
ہر حق کے جو تیرا ہی اور ساتھ حق سائلین کے جو تجھپر ہے یہ کہ معاف کرے تو مجھ کو اس
صبح مین یا اس شام مین اور یہ کہ نباہ دے تو مجھ کو آگ سے ساتھ قدرت اپنی کے

جو یہ دعا صبح اور شام پڑھے پھر اُسی دن یا رات مین مرجاوے تو وہ شہید ہوکر مرتا ہی
حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ یعنے کافی ہی مجھکو اللہ نہین
کوئی بندگی کے لائق سوائے اُسکے مینے اُسپر بھروسا کیا اور وہ صاحب ہی بڑے تخت کا
یہ دعا سات بار کہے اور جو صبح و شام سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سو بار پڑھے تو قیامت کے
دن اُس سے بہتر کوئی عبادت نہ لاویگا مگر وہی شخص جو پڑھا کرے اُسیطرح یا اُسپر
کچھ بڑھ کے یعنے اُسکے برابر وہی شخص ثواب لے سکتا ہی جو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سو بار
پڑھے اُس سے زیادہ پڑھے اِسکے سوائے اور کوئی شخص اُسکے برابر نہین سبحان اللہ
کیا رتبہ ہے سبحان اللہ وبحمدہ کا اور یہ بھی آیا ہے کہ جو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سو بار
کہے گا تو اُسکے گناہ دور کیے جاوینگے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہون یعنے اگرچہ
بہت ہون معاف ہون گے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ
وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنے نہین کوئی لائق عبادت کے سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے
اُسکا کوئی شریک نہین اُسی کی بادشاہی ہی اور اُسی کو سب حمد ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی
جو شخص یہ کلمۂ توحید سو بار پڑھے تو اُسکا ثواب اُسکے برابر ہے جنے چار غلام حضرت
اسمٰعیلؑ کی اولاد سے آزاد کیے اور جو شخص یہ کلمۂ توحید اکیسو بار پڑھے تو اُسکو
دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملیگا اور اُسکے واسطے سو نیکیان لکھی جاوینگی
اور اُسکی سو بدیان مٹائی جاوینگی اور اُسدن شام تک اُسکو شیطان سے پناہ رہیگی
اور اُس سے بہتر کوئی نہین مگر اُسنے کہ زیادہ پڑھا اور یہ بھی آیا ہی کہ سو بار

سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے اور سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور سو بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور سو بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور دس بار حضرتؐ پر درود پڑھے

ادائے قرض اور غم دور ہونیکی دعا کا بیان

اگر کوئی کسی غم یا قرض مین مبتلا ہو تو چاہیے کہ یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ یعنے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون فکر اور غم سے اور تیری پناہ مانگتا ہون عاجزی اور سستی سے اور تیری پناہ مانگتا ہون قرض کے غلبے اور آدمیون کے قہر سے **فائدہ** یہ سب دعائین مذکورہ صبح کے وقت بھی پڑھے اور شام کے وقت بھی پڑھے اور شام کے وقت اُن مین یہ دعا اور بڑھاوے اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ یُّمْسِکَ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَءَ یعنے ہمنے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی جو روکتا ہے آسمانون کو زمین پر گرنے سے مگر اُسکے اذن سے تمام مخلوقات کی بدی سے اور فقط صبح کے وقت یہ دعا اور بڑھاوے اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْکِبْرِیَآءُ وَالْعَظَمَۃُ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَمَا یَسْکُنُ لِلّٰہِ فِیْھِمَا لِلّٰہِ وَحْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ ھٰذَا النَّھَارِ صَلَاحًا وَّوَسَطَہٗ فَلَاحًا وَّاٰخِرَہٗ نَجَاحًا اَسْاَلُکَ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یعنے ہم نے صبح کی اور خدا کے ملک نے بھی

کی اور بڑائی ذاتی اور عظمت اور خلق اور امر اور دن اور رات اور جو اُن مین ظاہر ہے
سب واسطے اللہ کے ہی جو اکیلا ہے آلہی کر اول اس دن کا سبب درستی کا اور درمیان
اُسکا سبب نجات کا اور آخر اُسکا مراد یابی مین مانگتا ہون تجھ سے خیر دینا اور آخرت
کی اے سب رحم کرنے والون سے زیادہ تر رحم کرنے والے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ
وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ وَمِنْکَ وَاِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ حَلَفْتُ مِنْ
حَلْفٍ اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِیَّتُکَ بَیْنَ یَدَیْ ذٰلِکَ کُلِّہٖ مَا شِئْتَ کَانَ وَمَا لَمْ
تَشَاْ لَا یَکُوْنُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِکَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ مَا صَلَّیْتُ
مِنْ صَلٰوۃٍ فَعَلٰی مَنْ صَلَّیْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنٍ فَعَلٰی مَنْ لَعَنْتَ اَنْتَ وَلِیِّیْ
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ یعنے بار بار حاضر ہون خدمت
مین آلہی اور حاضر ہون اور حاضر اور قائم ہون تیری اطاعت مین اور سب خیر
تیرے ہی قابو مین ہے اور تیری ہی طرف سے توفیق ہے بندگیون پر اور تیری ہی
پناہ ہے گناہون سے آلہی جو مین نے کہا یا قسم کھائی یا نذر مانی سو یہ سب تیرے
چاہنے پر موقوف ہے جو تو نے چاہا سو ہوا اور جو تو نے نہ چاہا سو نہ ہوگا اور نہین
طاقت پھرنے کی گناہ سے اور نہ طاقت بندگی کی مگر ساتھ توفیق تیری کے بیشک تو ہر
چیز پر قادر ہے آلہی جو مین نے دعاے خیر کی سو ٹھیرا اُسکو واسطے اُسکے جو اُسکا مستحق
ہو آلہی جو مین نے بد دعا کی سو ٹھیرا اُسکو اُسکے حق مین جو تیری لعنت کا مستحق ہے
تو میرا مالک اور مددگار ہے دنیا اور آخرت مین مار مجھ کو اسلام پر اور ملا مجھکو ساتھ

نیکوکارون کے جو قائم ہین ساتھ حقوق اللہ اور حقوق العباد کے اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْٓ اَسْاَلُکَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَآءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ
وَشَوْقًا اِلٰی لِقَآءِکَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّۃٍ وَّلَا فِتْنَۃٍ مُّضِلَّۃٍ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ اَظْلِمَ
وَاُظْلَمَ اَوْ اَعْتَدِیَ اَوْ یُعْتَدٰی عَلَیَّ اَوْ اَکْتَسِبَ خَطِیْئَۃً اَوْ ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُہٗ اَللّٰھُمَّ
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ فَاِنِّیْٓ
اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اَنِّیْٓ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ الْمُلْکُ وَلَکَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَاَشْھَدُ اَنَّ وَعْدَکَ حَقٌّ وَّلِقَآءَکَ
حَقٌّ وَالسَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاِنَّکَ تَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ وَاِنَّکَ اِنْ
تَکِلْنِیْٓ اِلٰی نَفْسِیْ تَکِلْنِیْٓ اِلٰی ضَعْفٍ وَّعَوْرَۃٍ وَّذَنْبٍ وَّخَطِیْئَۃٍ وَاِنِّیْ لَآ اَثِقُ اِلَّا
بِرَحْمَتِکَ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ کُلَّھَا اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ
اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ یعنے الٰہی مقرر مین مانگتا ہون تجھ سے راضی ہونا ساتھ قضا کے
اور ٹھنڈک زندگی کی بعد موت کے اور لذت دیدار کی طرف ذات تیری کے اور
شوق تیرے دیدار کا بیچ غیر حالت ناخوشی کے جو مضر ہو اور نہ بیچ حالت فتنے کے
جو گمراہ کرنے والا ہو اور مین تیری پناہ مانگتا ہون یہ کہ کسی پر ظلم کرون یا ظلم کیا جاؤن
یا مین کسی پر زیادتی کرون یا مجھ پر کوئی زیادتی کرے یا کماؤن ایسا خطا یا گناہ
کہ تو اُسکو نہ بخشے الٰہی آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے چھپی اور ظاہر چیز کے

جاننے والے اے صاحب جلال اور اکرام کے سو مقرر مین عہد و پیمان کرتا ہون طرف تیری
اِس دنیا کی زندگی مین اور تجھ کو گواہ کرتا ہون اور کافی ہے تو گواہ یہ کہ مین گواہی
دیتا ہون اسکی کہ کوئی لائق عبادت کے نہین سوائے تیرے تو اکیلا ہی تیرا کوئی شریک
نہین تیرے ہی واسطے بادشاہی ہی اور تجھ ہی کو سب تعریف ہی اور تو ہر چیز پر قادر
ہی اور مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ بیشک محمدؐ بندہ تیرا ہے اور رسول تیرا ہی اور
مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا دیدار سچ ہی اور
قیامت آنیوالی ہی اُسمین کچھ شک نہین اور بیشک تو زندہ کرے گا مردون کو
جو قبرون مین ہین اور بیشک تو نے اگر مجھ کو میرے نفس کے سپرد کیا تو چھوڑا مجھکو طرف
ضعف کے اور عیب کے اور گناہ اور خطا کے اور مین نہین اعتماد رکھتا مگر ساتھ رحمت
تیری کے سو مجھ کو میرے گناہ بخشدے کہ مقرر نہین بخشتا گناہونکو کوئی سوائے
تیرے اور میری توبہ قبول کر بیشک تو بہت توبہ قبول کرنے والا ہے مہربان اور
پھر جب سورج نکلے تو یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ یُهْلِكْنَا
بِذُنُوْبِنَا یعنے سب تعریف واسطے اللہ کے کہ ہمارے اس دن کی خطاؤن کو معاف
کیا اور نہین ہلاک کیا ہم کو ہمارے گناہون کی شامت سے اور ایک روایت
مین اتنا زیادہ ہے وَلَمْ یُعَذِّبْنَا بِالنَّارِ یعنے اور نہین عذاب کیا ہمکو آگ سے
پھر اشراق کی دو رکعت نماز پڑھے اور یہ بھی آیا ہی کہ جو چار رکعت نماز دنکی ابتدا مین
پڑھے تو خدا اُسکے اخیر دن کی مہمون کو کفایت کرتا ہے

دن کی دعاؤن کا بیان

جو دعائین مذکور ہوئین وہ صرف صبح اور شام کے وقت پڑھی جاتی ہین اب
ان دعاؤن کو تمام دن مین پڑھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنے کوئی لائق بندگی کے نہین سوا خدا کے وہ اکیلا ہی
اُسکا کوئی شریک نہین اُسی کی بادشاہی ہی اور اُسی کو سب حمد ہی اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہی
یہ کلمہ سو بار پڑھے اور یہ بھی آیا ہی کہ دس بار پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ
ایک سو بار پڑھے اور جو دن بھر مین دس بار شیطان سے پناہ مانگے یعنے کہے اَعُوْذُ
بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ تو خدا اُسکے ساتھ ایک فرشتہ متعین کرتا ہی جو شیطان کو
اُس سے ہٹاتا ہی اور جو شخص ایمان دار مرد اور عورتون کے واسطے ہر دن پچیس بار
یا ستائیس بار مغفرت کی دعا مانگے یعنی کہے کہ الٰہی ایماندار مرد اور عورتون کو
بخشدے تو اُسکی دعا قبول ہوتی ہی اور اُسکے سبب سے اہل زمین کو روزی پہنچتی
ہے اور جو شخص ہر دن سو بار سبحان اللہ کہے تو اُسکے واسطے ہزار نیکی لکھی جاتی
ہے اور اُسکی ہزار بدی دور کی جاتی ہے اور چاہیے کہ مغرب کی اذان کے وقت
یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ
فَاغْفِرْ لِيْ یعنے الٰہی یہ وقت تیری رات کے آنے کا ہی اور تیرے دن کے جانے کا
اور تیرے پکارنے والے کی آوازونکا سو مجھکو بخشدے

رات اور دن دونون کی دعاؤن کا بیان

یہ دعائین رات اور دن دونون مین پڑھے سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ
اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ
فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ یعنے الٰہی تو میرا رب ہے کوئی لائق بندگی
کے نہین سوائے تیرے تو نے مجھ کو پیدا کیا اور مین تیرا بندہ ہون اور مین تیرے عہد
اور وعدے پر حتی المقدور قائم ہون مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے فعل کی بدی
مین اقرار کرتا ہون تیری نعمت کا جو تو نے مجھکو عطا کی اور مین اقرار کرتا ہون اپنے
گناہ کا سو مجھ کو بخشدے کہ مقرر نہین بخشتا گناہون کو سوائے تیرے جو شخص یہ سید
الاستغفار دن کو پڑھے یقین ہے پھر مرجاوے تو وہ بہشت مین داخل ہوگا اور
جو اسکو رات مین کہے اس حال مین کہ اُسکے معنے پر یقین رکھتا ہو تو وہ بھی بہشت
مین داخل ہوگا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنے نہین کوئی لائق عبادت کے سوائے خدا کے اور اللہ بڑا ہے نہین
کوئی لائق عبادت کے سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے نہین کوئی لائق عبادت کے سوائے
خدا کے اُسکا کوئی شریک نہین کوئی لائق عبادت کے نہین سوا خدا کے اُسی
کی بادشاہی ہے اور اُسی کو سب تعریف ہے نہین کوئی لائق بندگی کے سوا خدا کے
نہین طاقت پھرنے کی گناہ سے اور نہ قوت بندگی کی مگر ساتھ توفیق اللہ کے

جو یہ کلمات دن یا رات مین یا مہینے مین پڑھے پھر اُسی دن یا اُسی رات یا اُسی مہینے مین مرجاوے تو اُس کے گناہ بخشے جاتے ہین - اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمان رض کو بلایا سو فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ تجھ کو ایسے کلمات عطا کرون جو نازل ہوئے ہین رحمان کیطرف سے کہ تو اللہ کی طرف اُن مین رغبت کرے اور اُنکے ساتھ دعا مانگے رات اور دن مین وہ کلمات یہ ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ صِحَّۃً فِیْ اِیْمَانٍ وَاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَنَجَاحًا یَتْبَعُھَا فَلَاحٌ وَرَحْمَۃً مِنْکَ وَعَافِیَۃً وَمَغْفِرَۃً مِنْکَ وَرِضْوَانًا یعنے الٰہی مین تجھ سے پناہ مانگتا ہون صحیح ہونا ایمان کا اور ایمان حسن خلق مین اور نجات جسکے ساتھ مراد یابی ہو اور رحمت تجھ سے اور عافیت اور مغفرت تجھ سے اور رضامندی - یہ سب دعائین پڑھے یا بعضی پڑھے اختیار ہے

گھر مین داخل ہونیکی دعا کا بیان

اور جب کوئی اپنے گھر مین داخل ہووے تو چاہیے کہ یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا یعنے الٰہی مین تجھ سے مانگتا ہون خیر داخل ہونے کی اور خیر نکلنے کی ہم اللہ کے نام سے داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ نکلے اور ہم نے اپنے اللہ پر بھروسا کیا پھر چاہیے کہ اپنے گھر والون کو السلام علیکم کرے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مرد اپنے گھر مین آوے یعنے شام کو پھر خدا کو یاد کرے داخل ہوتے اور کھانا کھاتے تو شیطان شیطانون سے کہتا ہے کہ یہان تمکو نہ رات رہنے کا

مقام ہے اور نہ رات کا کھانا اور جب کوئی مرد گھر مین داخل ہو اور خدا کو یاد نہ کرے
تو شیطان کہتا ہے کہ رات کا رہنا تو تمنے پایا اور جب وہ کھانا کھانیکے وقت خدا
کا نام نہ لیوے تو شیطان کہتا ہے کہ تمکو رات کا رہنا اور کھانا دونون ملے یعنے گھر مین
آتے اور کھاتے بسم اللہ کہنا شیطان کا حصار ہے بسم اللہ کہنے سے گھر مین اور کھانے
مین شیطان کا دخل نہین ہوتا اور بسم اللہ نہ کہنے سے شیطان کھانے اور سونے مین
شریک ہوتا ہے اور فرمایا ہے کہ جب شام کے وقت رات کا اندھیرا ہو تو لڑکون
کو باہر نکلنے سے روکو اس واسطے کہ شیطان اُسوقت پھیلتے ہین پھر جب عشا
سے ایک گھڑی گذرے تو اُنکو چھوڑ دو اور اپنا دروازہ بند کرو اور بسم اللہ
پڑھو اور اپنا چراغ بجھاوے اور بسم اللہ پڑھو اور اپنی مشک کا منھ بند کرو اور بسم اللہ
پڑھکر اپنا برتن ڈھانک دے اگرچہ اُسپر کوئی چیز آڑی رکھے

سوتے وقت کی دعاؤن کا بیان

جب کوئی رات کو سونے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ اول پاک ہووے یعنے نماز کے
وضو کی طرح وضو کرے پھر بچھونے پر آوے اور اُسکو اپنے کپڑے کے کنارے سے جھاڑے
تین بار پھر یہ دعا پڑھے بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي
فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ یعنے ساتھ
نام تیرے کے اے میرے رب مین نے اپنا پہلو رکھا اور تیرے نام سے اُسکو اُٹھاتا ہون
اگر تو میرے نفس کو روک رکھے یعنے میری روح قبض کرے تو اُسکو بخشدے اور اگر

تو اُسکو زندہ چھوڑے تو اُسکو نگاہ رکھ ساتھ اُس چیز کے کہ نگاہ رکھتا ہے تو ساتھ اُس کے
اپنے نیک بندون کو اور چاہیئے کہ اپنے داہنی کروٹ پر لیٹے اور اپنا داہنا ہاتھ
اپنے رخسارے کے نیچے رکھے یعنے اپنے رخسارے کے تلے پھر یہ دعا مین پڑھے
بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَاخْسَأْ شَیْطَانِیْ وَفُكَّ رِهَانِیْ وَثَقِّلْ
مِیْزَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی یعنے مین نے اللہ کے نام سے اپنا پہلو رکھا الٰہی بخش دے
مجھ کو گناہ میرے اور دور کر میرے شیطان کو اور آزاد کر میری گردن کو اور بھاری
کر میری میزان کو اور کر مجھکو بلند رتبے والا مجلس مین یا پڑھے بِاسْمِكَ رَبِّیْ فَاغْفِرْ لِیْ
ذَنْبِیْ یعنے تیرے نام سے اے رب میرے مین نے اپنا پہلو رکھا سو میرا گناہ مجھ کو بخش دے
اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی یعنے آلٰہی مین تیرے نام سے مرتا ہون اور تیرے نام
سے جیتا ہون سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ چونتیس
بار پڑھے پھر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
یعنے یہ تینون سورتین پڑھے پھر دونون ہاتھ ملا کر اُنمین پھونکے پھر دونون ہاتھ
جہان تک ہو سکے اپنے بدن پر پھیرے پہلے اپنے سر اور مُنہ اور بدن کی اگلی طرف
پھیرے اسی طرح تین بار دم کرے اور آیۃ الکرسی پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ
نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْیَاهَا اِنْ اَحْیَیْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ
اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَافِیَةَ یعنے آلٰہی تو نے پیدا کیا میری جان
کو اور تو اُسکو مارےگا تیرے قابو مین ہی اُسکا مرنا اور جینا اگر تو اُسکو زندہ رکھے تو

اُسکو نگاہ رکھ اور اگر تو اُسکو مارے تو اُسکو بخشدے الٰہی مین تجھ سے عافیت مانگتا ہون
بیماریون اور بلاؤن سے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ
یعنے مین مغفرت مانگتا ہون اُس اللہ سے کہ نہین کوئی لائق عبادت کے سوائے
اُسکے وہ ہمیشہ زندہ ہی سب کا تھامنے والا اور مین توبہ کرتا ہون طرف اُسکے یہ
دعا تین بار پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ
رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی مُنْزِلَ التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ
قَبْلَکَ شَیْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ
وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ یعنے
الٰہی اے رب آسمانون اور زمین کے اور اے رب عرش عظیم کے اے رب ہمارے
اور رب ہر چیز کے پھاڑنے والے دانے اور گٹھلی کے اور اُتارنیوالے توریت اور
انجیل اور قرآن کے مین تیری پناہ مانگتا ہون ہر چیز کے شر سے جو تیرے قابو مین ہی الٰہی تو
سب سے اول ہی پس نہین ہی پہلے تجھ سے کوئی چیز اور تو سب سے پیچھے باقی رہنے والا ہی
پس نہین تجھ سے پیچھے کوئی چیز اور تو ظاہر ہی یعنے غالب ہی ہر چیز پر پس نہین ہی تجھ
سے اوپر کوئی چیز اور تو باطن ہی پس نہین ہی باطن کوئی چیز زیادہ تر پوشیدہ تجھ سے
ادا کر قرض ہمارا اور بے پرواکر دے ہمکو محتاجی اور فقر سے یہ دعا مذکورہ لیٹے ہوئے پڑھے
بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ

اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا
اِلَّآ اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْٓ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْٓ اَرْسَلْتَ یعنی الٰہی مین نے
اپنی جان تجھ کو سونپی اور اپنے مُنھ کو تیرے سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالے کیا
اور اپنی پیٹھ تیری طرف جمائی تیرے شوق اور تیرے خوف سے تجھ سے نہ کوئی بھاگنے
کی جگھہ ہے نہ بچاؤ کا مکان مگر تیری ہی طرف الٰہی مین تیری کتاب پر ایمان لایا جو
تونے اُتاری اور تیرے پیغمبر پر ایمان لایا جسکو تونے بھیجا اور چاہیے کہ سب
دعاؤن سے اخیر یہ دعا پڑھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت
یہ دعا پڑھے پھر اُسی رات مرجاوے تو ایمان کے ساتھ مرتا ہے اور اگر زندہ رہے
تو خیر سے زندہ رہا اور چاہیے کہ قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ الخ پڑھے پھر اُسکے خاتمے پر
سووے اور یہ بھی آیا ہے کہ سونے سے پہلے مُسَبِّحَات پڑھے اور چاہیے کہ سونے
سے پہلے سورۂ الٓمٓ السجدہ اور تَبٰرَكَ الَّذِیْ پڑھے اور سورۂ بنی اسرائیل اور
زمر کا پڑھنا بھی آیا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ سونے سے پہلے سورۂ بقرہ کی اخیر کی تین
آیتین پڑھے اور یہ بھی آیا ہے کہ جب بستر پر لیٹے اور سورۂ فاتحہ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
پڑھے تو پناہ مین رہتا ہے ہر چیز سے سوائے موت کے اور یہ بھی آیا ہے کہ
جب کوئی اپنے بستر پر آوے اور قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھے تو اللہ تعالےٰ
اُسکی طرف فرشتہ بھیجتا ہے جو اُسکو ہر ایذا دینے والی چیز سے نگاہ رکھتا ہے جبتک
کہ نیند سے نہ جاگے سونے کے وقت یہ سب دعائین پڑھے یا جسقدر ہوسکے پڑھے

خواب دیکھکر دعا پڑھنے کا بیان

اور جب کوئی خواب مین اچھی چیز دیکھے تو چاہیے کہ الحمد کہے اور اُسکو لوگون کے آگے بیان کرے - اور نہ بیان کرے اُسکو پاس کسی کے مگر جو دوست ہو اور جب کوئی بُری خواب دیکھے تو چاہیے کہ اپنے بائین طرف تین بار تھک تھکا دے اور چاہیے کہ پناہ مانگے شیطان سے اور خواب کی بدی سے تین بار اور اُسکو کسی کے آگے بیان نہ کرے - اور چاہیے کہ جس کروٹ پر لیٹا ہو وہ کروٹ بدل ڈالے یا اُٹھ کھڑا ہو دے اور نماز پڑھے سو مقرر وہ خواب اُسکو کچھ ضرر نہ کرے گی

خوف اور ڈر کی دعا کا بیان

جب کوئی شخص جن بھوت وغیرہ سے ڈرے یا خوف کرے تو یہ دعا ئین پڑھے یا ائین سے جو چاہے پڑھے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ یعنے مین پناہ مانگتا ہون خدا کے کلمون کی جنکی پوری تاثیر ہے اُسکے غضب سے اور عذاب سے اور اُسکے بندونکی بدی سے اور شیطانونکی وسوسون سے اور اس سے کہ حاضر ہون میری نماز اور دعا مین یہ دعا اپنی اولاد کو سکھاوے اور جو عقلمند پیدا ہو اور جو اولاد نادان ہو اُسکو کاغذ مین لکھکر اُسکے گلے مین ڈالے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَمِنْ مَّا ذَرَأَ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَفِتَنِ النَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ اِلَّا طَارِقًا یَّطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ یعنے مین پناہ مانگتا ہون خدا کے کلمون کی

جنکی پوری تاثیر ہے کہ نہین بڑھتا ان سے کوئی نیک اور نہ بدی اُس چیز کی
سے جو اُترتی ہے آسمان سے اور جو چڑھتا ہے اُسمین اور بدی اُس چیز کی سے
جو پیدا ہوتی ہے زمین مین اور جو نکلتی ہے اُسمین سے اور رات اور دن کے
فتنون کی بدی سے اور رات اور دن کی آفتون کی بدی سے مگر جو خیر لاوے اے رحمان

نیند نہ آنیکی دعا کا بیان

جس شخص کو نیند نہ آوے وہ یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ
وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ کُنْ لِّیْ جَارًا
مِنْ شَرِّ خَلْقِکَ اَجْمَعِیْنَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی عَزَّ جَارُکَ
وَتَبَارَکَ اسْمُکَ یعنے الٰہی اے رب ساتون آسمان کے اور جو انکے سائے مین ہے اور اے
رب زمینون کے اور جو اُنھون نے اُٹھایا اور اے رب شیطانون کے اور جو اُنھون نے
گمراہ کیا ہو نگہبان میرا اپنی تمام مخلوقات کی بدی سے کہ اُنمین سے کوئی مجھپر زیادتی کرے
یا سرکشی کرے غالب ہے وہ شخص جو تیری پناہ چاہے اور بابرکت ہے نام تیرا اَللّٰھُمَّ
غَارَتِ النُّجُوْمُ وَھَدَءَتِ الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَا تَاْخُذُکَ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَھْدِءْ لَیْلِیْ وَاَنِمْ عَیْنَیَّ یعنے الٰہی غروب ہوے تارے اور
آرام کیا آنکھون نے اور تو ہمیشہ زندہ ہے سب کا تھامنے والا نہین
آتی تجھکو اونگھ اور نہ نیند اے ہمیشہ زندہ سب کے تھامنے والے
آرام دے میری رات کو اور سلا دے میری آنکھ کو ف یہ سب دعائین پڑھے یا بعض اختیار ہے

سوکر جاگنے کی دعا کا بیان

جب کوئی سوکر جاگے تو یہ دعائین پڑھے یا ان مین سے جو دعا چاہے پڑھے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ اِلَیَّ نَفْسِیْ وَلَمْ یُمِتْهَا فِیْ مَنَامِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا
غَفُوْرًا ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ
بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ یعنے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے میری
روح میری طرف پھیری اور نہین مارا اُسکو نیند مین سب تعریف واسطے اللہ تعالیٰ
کے جو روکتا ہے آسمانون اور زمین کو کہ ٹل جاوین اپنی جگہ سے اور اگر ٹل جاوین
تو کوئی نہ روک سکے اُنکو اُسکے سوائے وہی ہے تحمل والا بخشتا سب تعریف واسطے
اللہ کے ہے جو نگاہ رکھتا ہے آسمانون کو زمین پر گرنے سے مگر اُسکے اذن سے
بیشک ہے اللہ ساتھ لوگون کے البتہ بہت مہربان رحم کرنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
یُحْیِ الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنے سب تعریف واسطے اللہ پاک کے ہے
جو زندہ کرتا ہے مُردون کو اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا
بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ یعنے سب تعریف اللہ کو جس نے زندہ کیا ہم کو
پیچھے اسکے کہ ہمکو مارا یعنے نیند مین اور طرف اُسکی ہے جی اُٹھنا

گھر سے نکلنے کی دعا کا بیان

جب کوئی اپنے گھر سے نکلے تو یہ دعائین پڑھے کل یا بعض بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ

عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نُضَلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا یعنے شروع اللہ کے نام سے مین نے اللہ پر بھروسا کیا الٰہی ہم تیری پناہ مانگتے ہین اس سے کہ پھسلین یا کوئی ہمکو پھسلاوے یا ہم کسی پر ظلم کرین یا کوئی ہم پر ظلم کرے یا ہم نادانی کا کام کرین یا کوئی ہمارے ساتھ نادانی کا کام کرے بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَلتُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ یعنے شروع اللہ کے نام سے نہین طاقت پھرنے کی گناہ سے اور نہ قوت بندگی کی مگر ساتھ توفیق اللہ کے بھروسہ اللہ پر ہے اور اِس طور سے بھی آیا ہے بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

نماز کے واسطے نکلنے کے وقت دعا پڑھنے کا بیان

جب کوئی نماز کے واسطے گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّخَلْفِيْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَّفِيْ عَصَبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لَحْمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ دَمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ شَعْرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَشَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ فِيْ نَفْسِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا یعنے الٰہی کر میرے دل مین نور اور میری آنکھ مین نور اور میرے کان مین نور اور میرے دائین نور اور میرے بائین نور اور میرے پیچھے نور اور کر مجھکو نور یعنے جو میرے کل اعضا کو گھیرنے والا ہو اور کر میرے پٹھے مین نور اور میرے گوشت مین نور اور میرے لہو مین نور اور میرے بالون مین نور اور میرے چمڑے مین نور اور میری زبان مین نور اور

کر میرے نفس مین نور اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ
فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّ مِنْ
اَمَامِیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّ مِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا
ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا اسمین اتنا زیادہ ہے اور کر میرے آگے نور
اور کر میرے اوپر نور اور کر میرے نیچے نور الٰہی دے مجھ کو نور

مسجد مین داخل ہونیکے وقت دعا پڑھنے کا بیان

جب کوئی مسجد مین داخل ہونیکا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ
وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یعنے مین پناہ مانگتا ہون
اللہ کی جو بزرگ ہے اور اُس کی ذات کی جو کریم ہے اور اسکی دلیل اور حجت کی
جو قدیم ہے شیطان مردود سے پھر جب مسجد مین داخل ہووے تو چاہیے کہ حضرت پر
سلام کرے یعنے کہے السلام علے رسول اللہ یا کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی
رَسُوْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ پھر درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
یعنے الٰہی رحمت کر محمد پر اور محمد کی آل پر پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ
یعنے الٰہی کھول میرے واسطے دروازے اپنی رحمت کے یا یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ
لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَسَھِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِکَ یعنے الٰہی کھول ہمارے واسطے
دروازے اپنی رحمت کے اور آسان کر ہمارے واسطے دروازے اپنی روزی کے یا یہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ یعنے الٰہی بخش مجھ کو میرے

گناہ اور کھول میرے واسطے دروازے اپنی رحمت کے

سفر کی دعاؤن کا بیان

جب کوئی سفر کا ارادہ کرے تو چاہئے کہ مقیم اُس سے مصافحہ کرے اور کہے یعنے مسافر کو
اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ یعنے مین ودیعت رکھتا ہون پاس
اللہ تعالیٰ کے دین تیرا اور امانت تیری اور تیرے عمل کا خاتمہ اور اُسکو السلام علیکم
کہے اور جسکو وداع کرے اسکے واسطے یہ دعا کرے اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا یُخِیْبُ وَ
لَا یُضِیْعُ وَدَائِعَہٗ یعنے مین امانت رکھتا ہون تجھ کو پاس اللہ کے جو نہین ناکام کرتا
اور نہین ضائع کرتا امانتون کو اور اُسکو کہے کہ لازم جان اپنے اوپر تقویٰ کو اور تکبیر کہنا
ہر بلند جگہ پر پھر جب پٹھ پھیرے تو اسکے حق مین یہ دعا کرے اَللّٰھُمَّ اطْوِ عَنَّا الْبُعْدَ
وَھَوِّنْ عَلَیْہِ السَّفَرَ یعنے الٰہی لپیٹ ڈال اُسکے لیے دوری کو اور آسان کر اُسپر سفر
کو اور یہ بھی آیا ہے کہ کہے زَوَّدَکَ اللّٰہُ التَّقْوٰی وَغَفَرَ ذَنْبَکَ وَیَسَّرَ لَکَ الْخَیْرَ
حَیْثُ مَا کُنْتَ یعنے زیادہ کرے اللہ تجھ کو پرہیزگاری اور بخشے گناہ تیرا اور آسان کرے
واسطے تیرے خیر کو جس جگہ تو ہووے اور جو سفر کا ارادہ کرے وہ یہ دعا پڑھے
اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَسِیْرُ یعنے الٰہی مین تیری توفیق سے حملہ
کرتا ہون اور تیری توفیق سے حرکت کرتا ہون اور تیری توفیق سے چلتا ہون اور
اگر دشمنی یا کسی اور چیز سے خوف کرے تو سورۂ لایلاف پڑھے اس واسطے کہ لایلاف
کا پڑھنا امان ہو ہر آفت سے ف امام جزریؒ نے کہا کہ یہ عمل مجرب ہے

سوار ہونیکی دعاؤن کا بیان

جب کوئی اپنا پاؤن رکاب مین رکھے تو کہے بِسْمِ اللّٰہِ پھر جب اُسکی پیٹھ پر سوار ہو تو
کو یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی
رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ سب تعریف واسطے اللہ کے ہی اللہ پاک ذات ہی جس نے فرمانبردار
کردیا واسطے ہمارے اس سواری کو اور نہ طاقت رکھتے تھے ہم اِسکے فرمانبردار کرنے
کی اور مقرر اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والے ہین اور تین بار الحمد للہ کہے اور
تین بار اللہ اکبر کہے اور لا الٰہ الا اللہ ایکبار کہے پھر یہ دعا کرے سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ یعنے تو پاک ہی اے الٰہی مقرر مین نے
ظلم کیا اپنی جان پر سو مجھ کو بخشدے تحقیق شان یہ ہی کہ نہین بخشتا گناہون کو کوئی
سوائے تیرے اور یہ بھی آیا ہے کہ جب سواری کی پیٹھ پر برابر ہووے تو تین بار اللہ
اکبر کہے یعنے اللہ سب سے بڑا ہے سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ساری آیت پڑھے پھر
یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی
اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ
وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ
وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ وَالْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ یعنے الٰہی ہم مانگتے ہین تجھ سے
اپنے اس سفر مین بھلائی اور پرہیزگاری اور وہ کام جس سے تو راضی ہوجاوے الٰہی
آسان کر ہم پر ہمارے اس سفر کو اور لپیٹ ڈال ہم سے اُسکی دوری کو الٰہی تو ہی ساتھی ہے

سفر مین اور خلیفہ گھر والو نمین الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سفر کی سختیون سے اور دیکھنے کی
بدحالی سے۔ مال و گھر والون اور اولاد کیطرف بُری طرح کے پھرنے سے اور یہ بھی آیا ہے کہ جب
سواری پر سوار ہو تو اپنی انگلی اُٹھاوے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ
وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اَصْحَبْتَنَا بِنُصْحِکَ وَاَقْلَبْتَنَا بِذِمَّۃٍ اَللّٰھُمَّ ازْوِلَنَا الْاَرْضَ
وَھَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ یعنے
الٰہی تو ہے ساتھی ہر سفر مین اور خلیفہ گھر والون مین الٰہی ساتھ رہ ہمارے اپنی مہربانی
کی نظر سے اور پہونچا ہمکو وطن مین خیر و عافیت سے الٰہی لپیٹ ڈال ہمارے واسطے زمین
کو اور آسان کر دے ہم پر سفر کو الٰہی مین پناہ مانگتا ہون سفر کی سختیون سے اور
بُری طرح کے پھرنے سے اور ایک روایت مین اتنا زیادہ آیا ہے وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ
دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ یعنے تیری پناہ مانگتا ہون ٹوٹے سے جو فائدہ کے بعد ہو اور مظلوم
کی بد دعا سے پھر سفر مین جب کسی اونچی جگہ چڑھے تو اللہ اکبر کہے یعنی اللہ سب سے
بڑا ہے اور جب کسی نیچی جگہ اُترے تو سبحان اللہ کہے اور جب سواری اُسے گرا دے
تو چاہیے کہ کہے بسم اللہ اور جب دریا مین سوار ہو تو یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ
مَجْرٖیھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنے اللہ کے نام سے ہے چلنا کشتی کا اور
ٹھیرنا اُسکا مقرر رب میرا بخشنے والا مہربان ہے اور یہ آیت بھی پڑھے وَمَا قَدَرُوا
اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ الآیۃ یعنے نہین پہچانا اُنھون نے اللہ کو حق اُسکے پہچاننے کا
فائدہ جو شخص یہ دعا پڑھے وہ غرق ہونے سے پناہ مین رہتا ہے اور جب کسی اونچی جگہ پر چڑھے

تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ لَکَ الشَّرَفُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ وَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ یعنے الٰہی
تجھکو بلندی ہی ہر بلندی پر اور تجھکو حمد ہی ہر حال مین اور جب کسی شہر مین داخل
ہونا چاہے تو اُسکو دیکھکر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ
الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ فَاِنَّا
نَسْاَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَا
فِیْھَا یعنے الٰہی ای رب ساتون آسمان کے اور جس چیز پر اُن کا سایہ پڑتا ہے اور ای
رب ساتون زمین کے اور جو کچھ کہ اُنھون نے اُٹھایا ہی اور ای رب شیطانون کے
اور جو اُنھون نے گمراہ کیا اور ای رب ہواؤن کے اور جو اُنھون نے اُڑایا کہ تجھ
پناہ مانگتے ہین تجھ سے خیر اس گاؤن کی اور خیر اسکے رہنے والون کی اور ہم پناہ
مانگتے ہین اسکی بدی اور اسکے رہنے والون کی بدی سے اور جو کچھ کہ اس مین ہی پھر اُسمین
داخل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا
وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا یعنے الٰہی برکت کر واسطے ہمارے
بیچ اسکے یہ تین بار کہے الٰہی روزی دے ہمکو میوہ اُسکا اور محبت ڈال ہمارے اُسکے
رہنے والون مین اور محبت ڈال ہمارے دل مین اُسکے نیک رہنے والونکی اور جب
کسی جگہ مین اوترے تو یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
یعنے مین پناہ مانگتا ہون خدا کے کلمون کی جنکی پوری تاثیر ہو تمام مخلوقات کی بدی
سے فائدہ جو شخص سفر مین کسی جگہ اُترے اور اُترتے وقت یہ دعا پڑھے تو اُسکو

کوئی چیز ضرر نہین کرتی یہانتک کہ وہان سے کوچ کرے اور جب سفر مین شام کا وقت
ہو تو یہ دعا پڑھے یَا اَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّکِ اللّٰہُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّکِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ
فِیْکِ وَشَرِّ مَا یَدُبُّ عَلَیْکِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّۃِ وَالْعَقْرَبِ
مِنْ شَرِّ سَاکِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ یعنے اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ ہی
ہے مین خدا کی پناہ مانگتا ہون تیری بدی سے اور اُن موذی چیزون کی بدی سے جو
تیرے پیٹ مین پیدا ہوئین اور اُن موذی چیزون کی بدی سے جو تجھ پر چلتی ہین اور
مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی شیر اور کالے سانپ اور بچھو سے اور شہر کے رہنے والونکی
بدی سے اور باپ اور بیٹے کی بدی سے یعنے شیطان اور اُسکی اولاد کی بدی سے
اور سفر مین سحری کے وقت تین بار بلند آواز سے یہ دعا پڑھے سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَ
نِعْمَتِہٖ وَحُسْنِ بَلَآئِہٖ عَلَیْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَیْنَا عَآئِذًا بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ
یعنے سنا سننے والے نے کہ مین حمد کرتا ہون اور تعریف کرتا ہون اللہ کی اور
اقرار کرتا ہون اُس کی نعمت اور اسکے انعام کی خوبی کا اے رب ہمارے ہو ہمارا
ساتھی اور مددگار اور بزرگی دے ہمکو مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی آگ سے اور حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو سفر مین یہ پانچ سورتین پڑھے قل یاایہا الکفرون
اور اذا جاء نصر اللہ اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
اور ہر سورۃ کے پہلے پیچھے بسم اللہ پڑھے تو وہ غنی و مالدار ہوتا ہے اور سفر مین خدا
اُسکو بہت مال دولت دیتا ہے اور نہین پھرتا سفر سے مگر مالدار ہوکر اور جو شوار سفر مین تنہا ہو اور

تنہائی مین خدا کو یاد کرے تو خدا اُسکے پیچھے فرشتے کو سوار کرتا ہی یعنے تنہائی کی
وحشت اُسکے دل مین نہین رہتی اور جو شعر پڑھے اُسکے پیچھے شیطان سوار ہوتا ہی
اور وعدہ دیتا ہی اُسکو محتاجی کا اور حکم کرتا ہے اُسکو بیحیائی کا اور یہ بھی آیا ہے
کہ کوئی اونٹ نہین مگر کہ اِسکی کوہان کی چوٹی مین شیطان ہے سو اُس پر سوار
ہونے کے وقت بسم اللہ پڑھو جیسے خدا نے تمکو حکم کیا ہی پھر اُس سے اپنی خدمت لو
یعنے اُسپر سواری کرو سو مقرر سوائے اسکے کچھ نہین کہ اللہ ہی ہی جو سوار کرتا ہی
اور جب سفر سے پھرے تو پھر وہی دعا پڑھے جو پہلے گذری یعنے سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ
لَنَا هٰذَا اِلٰی لَاهْلِ وَالْمَالِ وَ اٰلٰی اٰلِهٖ اور اسکے اخیر مین اتنا اور زیادہ کرے اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ
عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ یعنے ہم سفر سے پھرے توبہ بندگی سجدہ کرنیوالے ہم اپنے
رب کے شکرگزار ہین اور یہ بھی آیا ہے کہ جب سفر سے پھرے تو ہر اونچی زمین پر
تین بار تکبیر کہے پھر یہ کلمہ پڑھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا
حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ
یعنے کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہی اُسکا کوئی شریک نہین
اُسکی بادشاہی ہی اور اُسیکو سب تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہم سفر سے پھرے
توبہ بندگی سجدہ کرنے والے ہم اپنے رب کے شکرگزار ہین خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اور
اپنے بندے یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کی اور کفار کے گروہونکو شکست دی اُسی نے

تنہا ہنے جنگ خندق مین پھر جب اپنے شہر اور گانون کو دیکھے تو آبون سے
حامد دن تک پڑھے اور ہمیشہ پڑھتا رہے یہان تک کہ شہر مین داخل ہو پھر جب
گھر والون پر داخل ہو تو یہ دعا پڑھے تو بًا تو بًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا یُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا یعنی توبہ
کرتا ہون توبہ توبہ طرف پروردگار اپنے کے درحالیکہ پھرنے والا ہون سفر سے وہ توبہ کہ نہ چھوڑے ہمپر کوئی گناہ کو

غم و مشکل پیدا ہونیکے وقت دعاؤن کا بیان

جب کسی کو کوئی غم پیدا ہو یا کوئی مشکل یا مہم پیش آوے تو یہ دعا مین پڑھے لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ یعنے کوئی لائق بندگی کے نہین
سوائے خدا کے جو عظمت والا اور بردبار ہے نہین کوئی لائق عبادت کے سوائے خدا کے
جو رب ہے بڑے عرش کا نہین کوئی لائق عبادت کے سوا خدا کے جو رب ہے آسمانون
اور زمین کا رب ہے عرش کریم کا پھر اسکے بعد دعا مانگے اور یون بھی آیا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِیْنَ یعنے کوئی لائق عبادت کے نہین سوائے خدا کے جو حلیم اور کریم ہے پاک ذات
ہے اللہ اور بابرکت ہے اللہ صاحب عرش بڑے کا اور سب تعریف ہے واسطے اللہ کے
جو پالنے والا ہے جہانون کا اور ایک روایت مین یون بھی آیا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ

الوکیل یعنے کوئی لائق عبادت کے نہین سوائے خدا کے جو حلیم اور کریم ہی پاک ذات ہی
اللہ جو رب ہی سات آسمانون کا اور رب ہی بڑے عرش کا الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون
تیرے بندون کی بدی سے کافی ہی مجھ کو اللہ اور اچھا ہی کارساز اور یہ بھی آیا ہی اللہ اللہ
رَبِّیْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا یعنے بیشک اللہ میرا رب ہی مین اُسکے ساتھ کسی چیز کو شریک
نہین ٹھہراتا یہ تین بار کہے تَوَكَّلْتُ عَلَى الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا
یعنے مین نے توکل کیا اُسپر جو ہمیشہ زندہ ہی کبھی مرتا نہین اور سب تعریف واسطے
اللہ کے ہی جس نے نہین ٹھیرایا کوئی بیٹا اور نہین اُسکا کوئی شریک بادشاہی مین اور
نہین اُسکا کوئی ولی ذلت سے اور بڑائی بیان کر اُسکی بڑائی بیان کرنا اور یہ دعا بھی آئی
ہی اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَّاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ
اِلَّآ اَنْتَ یعنے الٰہی مین تیری رحمت کا امیدوار ہون سو نہ چھوڑ مجھ کو میرے نفس کسطرف
ایک لمحہ بھر اور درست کردے میرے سب کام نہین کوئی لائق بندگی کے سوائے
تیرے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ یعنے اے ہمیشہ زندہ سب کے تھامنے والے مین
فریادرسی چاہتا ہون اور یہ بھی آیا ہی کہ سجدے مین تین بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ کہے اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ مشکل کے وقت یہ آیت پڑھے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ
مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یعنے نہین لائق عبادت کے سوائے تیرے کوئی تو پاک ذات ہی مین
ہون ظالمون سے جو مسلمان کسی مصیبت کے وقت یہ آیت پڑھے خدا اُسکی دعا قبول کرتا ہی

اور اُسکی مشکل حل ہوتی ہے ف یہ سب دعائین پڑھے یا جو انمین سے چاہے اختیار ہے

غم اور فکر کے دور کرنیکی دعا کا بیان

اگر کوئی غم مین مبتلا ہو تو اُسکے دور کرنے کے واسطے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَآءُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجِلَآءَ حُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ یعنے الٰہی مین تیرا بندہ ہون اور تیرے بندے کا بیٹا ہون اور تیری لونڈی کا بیٹا ہون میرا ماتھا تیرے قابو مین ہے جاری ہے میرے حق مین حکم تیرا انصاف کے ساتھ میرے حق مین ہے تقدیر تیری مین سوال کرتا ہون ساتھ ہر نام کے کہ تو نے اُسکے ساتھ اپنا نام رکھا تو نے اُسکو اپنی کتاب مین اُتارا یا تو نے اپنی مخلوق مین سے کسی کو سکھایا یا اختیار کیا ہے تو نے اُسکو علم غیب مین پاس اپنے یہ کہ ٹھیراوے تو قرآن عظیم کو فرحت میرے دل کی اور نور میری آنکھون کا اور دور کرنا میرے غم کا اور لیجانا میرے فکر اندیشے کا جو شخص یہ دعا پڑھے خدا اُسکا غم دور کر ڈالتا ہے اور اُسکو غم کے بدلے خوشی دیتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے تو یہ کلمے اُسکے واسطے ننانوے بیماریونکی دوا ہوتے ہین اُنمین آسان تر غم ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص ہمیشہ استغفار پڑھتا رہے تو خدا اُسکی ہر مشکل آسان کرتا ہے

اور ہر غم دور کر دیتا ہے اور روزی دیتا ہے اسکو جس جگہ سے گمان نہ ہو اگر کسی بلائے خوفناک کا خوف ہو یا کسی مشکل مین کام پڑے تو کہے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا یعنے کافی ہے ہمکو اللہ اور اچھا ہے کارساز ہمنے اللہ پر توکل کیا

مصیبت کی دعاؤن کا بیان

اگر کسی کو کوئی مصیبت پیش آوے تو چاہیے کہ کہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا یعنے مقرر ہم اللہ کے ملک ہین اور ہم اُسیکی طرف پھر جانے والے ہین الٰہی مین تجھ سے اپنی مصیبت کا ثواب طلب کرتا ہون سو مجھ کو اس مین ثواب دے اور مجھ کو مصیبت کے بدلے خیر دے

دشمن سے خوف کے وقت دعا کرنے کا بیان

جب کوئی دشمن سے خوف کرے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ یعنے کفایت کر ہمکو اس سے جس چیز کے ساتھ کہ تو چاہے یعنے جسطرح تو چاہے ہمکو اس سے بچالے اور ایک روایت مین یہ دعا بھی آئی ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَنَدْرَءُبِكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ یعنے الٰہی ہم تیری پناہ مانگتے ہین اُن کے شر سے اور ٹھیراتے ہین تجھکو اُنکے سینے مین یعنے تاکہ تو اُنکے ایذا کو ہم سے روکے

بادشاہ اور ظالم سے خوف کی دعاؤن کا بیان

جب کوئی کسی بادشاہ یا ظالم سے خوف کرے تو یہ دعا مین پڑھے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ

لَا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَّجُنُوْدِهٖ
وَاَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ
ثَنَآؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ یعنے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ قوی تر ہے
اپنی تمام خلقت سے اللہ غالب تر ہے اس سے کہ مین ڈرتا ہون اور خوف کرتا ہون مین پناہ
مانگتا ہون اللہ کی جسکے سوا کوئی لائق بندگی کے نہین وہی روکنے والا ہے آسمان
کو کہ زمین پر گر پڑے مگر اُسکے اذن سے مین پناہ مانگتا ہون تیرے فلانے بندے کے
شر سے اور اُسکی فوج سے اور اُسکے خادمون سے اور اُسکے تابعدارون سے جنّون سے
اور آدمیون سے الٰہی ہو میری پناہ اُنکے شر سے بلند ہے ثنا تیری اور غالب ہے تیری
پناہ مانگنے والا اور نہین ہے لائق بندگی کے سوائے تیرے کوئی یہ دعا تین بار پڑھے
اور یہ دعا بھی آئی ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ
يَّطْغٰى الٰہی ہم تیری پناہ مانگتے ہین کہ زیادتی کرے ہم پر کوئی اُن مین سے یا
سرکشی کرے اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
وَاِسْحَاقَ عَافِنِيْ وَلَا تُسَلِّطْ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَيَّ بِشَيْءٍ لَا طَاقَةَ لِيْ بِهٖ یعنے
الٰہی اے رب جبریل و میکائیل و اسرافیل کے اور اے رب ابراہیم اور اسمٰعیل اور
اسحاق کے عافیت دے مجھ کو اور نہ غالب کر مجھ پر کسیکو اپنی مخلوق سے ساتھ کسی
چیز کے کہ نہین طاقت مجھ کو ساتھ اُسکے رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا
وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ حَكَمًا وَّاِمَامًا یعنے مین راضی ہوا خدا کے خدا ہونے

سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پیغمبر ہونے سے اور قرآن کے حاکم اور امام ہونے سے

شیطان وغیرہ سے خوف کے وقت دعا پڑھنے کا بیان

اگر کوئی جن بھوت وغیرہ سے خوف کرے تو چاہیے کہ یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ
الْكَرِيْمِ النَّافِعِ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ
مَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ
شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ یعنے مین پناہ مانگتا ہون اللہ
کی ذات کی جو ہمیشہ نافع ہے۔ پناہ مانگتا ہون اللہ کے کلمون کی یعنے اُسکی کتابون
اور اسمون کی جنکی پوری تاثیر ہے کہ نہین بڑھتا ہے اُن سے کوئی نیک اور نہ بدتمام
مخلوق کے شر سے اور اُس چیز کے شر سے جو آسمان سے اُترے اور جو اُس مین چڑھے
اور اُس چیز کے شر سے جو زمین مین پیدا ہوئی اور اُس چیز کے شر سے جو اُس سے نکلے اور
رات دن کے فتنون کے شر سے اور ہر اُس شخص کے شر سے جو رات کو آوے مگر جو خیر لاوے
اے بہت مہربان اور جب جنگل مین دیو بھوت رنگ برنگ شکلین دکھلائین اور
ڈرائین تو بلند آواز سے اذان کہے اور آیۃ الکرسی پڑھے اور جو کسی جگہ جن بھوت
سے ڈرے تو چاہیے کہ یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ
وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ یعنی مین پناہ مانگتا ہون

اللہ کے کلموں کی جنکی پوری تاثیر ہو اُسکے غضب سے اور اُسکے بندون کے شر سے اور جن
بھوت کے وسوسون اور خطرون سے اور اُس سے کہ حاضر ہون جن بھوت سیر مکامین

خلاف مراد کام واقع ہونے کے وقت دعا کا بیان

اور جب کسی شخص پر کوئی امر غالب ہو یعنے خلاف مراد کے واقع ہو تو چاہیے کہ کہے
حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ یعنے کافی ہے مجھکو اللہ اور اچھا ہے کارساز اور جب واقع ہو
واسطے کسی کے وہ کام جو اُسکے اختیار مین نہین ہے تو یون نہ کہے کہ اگر مین ایسا کرتا
تو یون واقع نہ ہوتا ولیکن یون کہے کہ جو کچھ ہوا سو خدا کی تقدیر سے ہوا اور جو
اللہ نے چاہا سو ہوگیا۔ اور اگر کسی کو کوئی مشکل کام پیش آوے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ
لَا سَھْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَہٗ سَھْلًا وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَھْلًا اِذَا شِئْتَ یعنے الٰہی
نہین آسان ہے کوئی کام مگر جو تو آسان کرے اور تو مشکل کو آسان کرتا ہے اگر چاہے

حاجت کی نماز کا بیان

اگر کسی کو کوئی حاجت اور ضرورت ہو اللہ کی طرف یا کسی بندے کی طرف تو چاہیے
کہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نفل نماز پڑھے پھر خدا کی ثنا کہے پھر حضرت پر درود
پڑھے پھر یہ دعا پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْاَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ
کُلِّ ذَنْبٍ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ یعنے کوئی لائق بندگی کے
نہین سوا خدا کے جو حلیم اور کریم ہے پاک ہو اللہ صاحب بڑے عرش کا سب تعریف اللہ کو ہے

جو پالنے والا ہے سب جہانون کا الٰہی مین تجھ سے مانگتا ہون نیک خصلتین
جو تیری رحمت کو واجب کرین اور وہ کام جو لازم ہین واسطے حصول مغفرت
تیری کے اور بچاؤ ہر گناہ سے اور غنیمت ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے
اور اس دعا کے ساتھ یہ دعا بھی ملاوے لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا
هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
یعنے میرا گناہ بخشدے اور میرا ہر غم کھولدے اور میری ہر حاجت جو تیری
رضامندی ہے روا کردے اے زیادہ تر رحم کرنے والے سب رحم کرنیوالون سے

قرآن مجید حفظ کرنیکی دعا کا بیان

جو شخص قرآن حفظ کرنے کا ارادہ کرے یا چاہے کہ قرآن حفظ کیا ہوا یاد رہے
بھولے نہین تو چاہیے کہ جمعہ کی رات کو اگر ہو سکے تو اسکی پچھلی تہائی مین اٹھے
اس واسطے کہ اُس ساعت مین فرشتے حاضر ہوتے ہین اور اُس مین دعا قبول ہوتی
ہے یہ نہ ہو سکے تو رات کے درمیان مین اُٹھے یہ بھی نہ ہو سکے تو رات کے اول مین
اُٹھے پس چار رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ اور سورۂ یٰسٓ پڑھے
اور دوسری رکعت مین فاتحہ اور حٰمٓ الدخان پڑھے اور تیسری رکعت مین فاتحہ اور
الٓمٓ السجدۃ اور چوتھی رکعت مین فاتحہ اور تبارک الذی بیدہ الملک پڑھے پھر جب
التحیات سے فارغ ہو تو چاہیے کہ اچھی طرح اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا کہے پھر چاہیے کہ حضرت
اور سب نبیون پر اچھی طرح درود پڑھے پھر چاہیے کہ مغفرت مانگے تمام ایماندار

مرد اور عورتون کے واسطے اور اپنے بھائیون کے جو اس سے پہلے ایمان کے ساتھ گذرے
پھر چاہئے کہ اُسکے اخیر مین یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْکِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ
وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَکَلَّفَ مَا لَا یَعْنِیْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ
بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّۃِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْاَلُکَ یَا اَللّٰہُ
یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ وَنُوْرِ وَجْھِکَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ کِتَابِکَ کَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ
اَنْ اَتْلُوَہٗ عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیْکَ عَنِّیْ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّۃِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْاَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِکَ
وَنُوْرِ وَجْھِکَ اَنْ تُنَوِّرَ بِکِتَابِکَ بَصَرِیْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِہٖ لِسَانِیْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِہٖ
عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِہٖ صَدْرِیْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِہٖ بَدَنِیْ فَاِنَّہٗ لَا یُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ
غَیْرُکَ وَلَا یُؤْتِیْہِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یعنے الٰہی رحم کر مجھپر
ساتھ ترک کرنے گناہون کے ہمیشہ جبتک کہ تو مجھکو زندہ رکھے اور رحم کر مجھپر
یہ کہ رنج کھینچون واسطے لایعنی اور بے فائدہ چیز کے اور عنایت کر مجھکو خوب غور
اور فکر کرنے کی اُن کامون مین جن مین سے تو مجھ سے راضی ہو الٰہی اے آسمانون
اور زمین کے پیدا کرنیوالے صاحب جلال و اکرام کے اور صاحب عزت کے جو کبھی
زائل نہین ہوتی ہین سوال کرتا ہون تجھسے اے اللہ اے بہت مہربان تیرے
جلال اور تیرے نور ذات کے وسیلے سے کہ لازم کرے تو میرے دل پر حفظ اپنی کتاب کا جیسے
تو نے مجھکو سکھلائی اور نصیب کر میرے یہ کہ مین اُسکو پڑھون اُس طور پر کہ تجھکو مجھ سے راضی کر الٰہی اے

۵۷ نقل محمد یعقوب سوم

آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے والے صاحب جلال و اکرام کے اور صاحب عزت
کے جو کبھی دور نہین ہوتی اللہ اے بہت مہربان مین سوال کرتا ہون تجھ سے تیرے
جلال اور نور ذات کے وسیلے سے کہ تو اپنی کتاب سے میری آنکھ روشن کرے اور
میری زبان کو اُسکے ساتھ جاری کرے اور میرے دل سے غم کو اُسکے ساتھ ہٹا دے
اور میرے سینے کو اُسکے ساتھ کھولے اور میرے بدن کو اُسکے ساتھ دھو ڈالے سو مقرر شان
یہ ہے کہ نہین مدد کرتا مجھ کو حق پر کوئی سوا تیرے اور نہین لاتا حق کو سوائے تیرے
کوئی اور نہین طاقت پھرنے کی گناہون سے اور نہ قوت بندگی کی مگر ساتھ
توفیق اللہ کے جو بلند اور بزرگ ہے اسی طرح تین یا پانچ یا سات جمعہ تک کرے
خدا کے حکم سے اُسکی دعا قبول ہوگی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے
اُس ذات کی جسنے مجھکو سچا پیغمبر کیا کہ یہ دعا کبھی نہین چوکی اور کبھی خطا نہین گئی

توبہ کے طریق کا بیان

جب کوئی مومن گناہ یا خطا کرے پھر چاہے کہ اللہ کی طرف توبہ کرے تو چاہیے
کہ وضو مانگے سو اپنے دونون ہاتھ خدا کے آگے دراز کرے پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْھَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْھَا اَبَدًا یعنی الٰہی مین توبہ کرتا ہون طرف تیرے
اس گناہ سے۔ مین یہ گناہ پھر کبھی نہین کرون گا سو جو شخص یہ دعا مانگے اُسکا گناہ
بخشا جاتا ہے جب تک کہ یہ گناہ پھر نہ کرے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص کوئی گناہ کرے پھر
اُٹھکر اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نفل نماز پڑھے پھر خدا سے اس گناہ کی مغفرت مانگے

تو اُسکا گناہ بخشا جاتا ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ ایک شخص حضرت کے
پاس آیا سو اُس نے کہا کہ ہاے میرے گناہ ہای میرے گناہ تو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کہہ اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ
اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ تو اُس نے یہ دعا پڑھی اُسکے معنے یہ ہین الٰہی تیری مغفرت
فراخ تر ہی میرے گناہون سے اور مین تیری رحمت کا زیادہ تر امیدوار ہون
اپنے عمل سے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھ سو
اُس نے پھر پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر پڑھ اُس نے
پھر پڑھی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُٹھ کھڑا ہو کہ البتہ
خدا تعالیٰ نے تجھ کو بخشدیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ
خدا اپنی رحمت کا ہاتھ رات کو دراز کرتا ہی تا کہ دن کا بدکار توبہ کرے اور دن کو
اپنی رحمت کا ہاتھ دراز کرتا ہے کہ رات کا بدکار توبہ کرے یہان تک کہ سورج
پچھم سے نکلے یعنے جب تک سورج مغرب کی طرف سے نہین نکلتا تب تک
توبہ کا دروازہ کھلا ہی رات دن مین جسوقت توبہ کرے قبول ہوتی ہی پھر جب
پچھم سے سورج نکلا تو توبہ کا دروازہ بند ہوجائیگا اور حدیث مین آیا ہی کہ ایک شخص
آیا سو اُس نے کہا یا حضرت ہم مین سے کوئی شخص گناہ کرتا ہی حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گناہ اُس پر لکھا جاتا ہی پھر اُس شخص نے کہا کہ پھر توبہ
کرتا ہی اور مغفرت مانگتا ہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اُسکو

بخشا جاتا ہے اور اسکی توبہ قبول ہوتی ہے اُس شخص نے کہا کہ پھر گناہ کرتا ہے حضرت نے فرمایا کہ پھر اُس پر لکھا جاتا ہے اُس نے کہا کہ پھر وہ اُس سے مغفرت مانگتا ہے اور توبہ کرتا ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ اُس کو بخشا جاتا ہے اور اُسکی توبہ قبول ہوتی ہے اور نہیں تھکتا ہے اللہ یہاں تک کہ تم تھک جاؤ

مینھ مانگنے کی دعا کا بیان

جب قحط پڑے اور مینھ نہ برسے تو چاہئے کہ لوگ دوزانو ہوکر بیٹھیں پھر چاہئے کہ کہیں اے میرے رب اے میرے رب اور دعا استسقا کی یہ بھی آئی ہے اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا یعنی الٰہی ہمکو پانی پلا الٰہی ہمکو پانی پلا الٰہی ہمکو پانی پلا اور مینھ مانگنے کے واسطے یہ دعا بھی آئی ہے اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا یعنی الٰہی ہماری فریاد سُن الٰہی ہماری فریاد سُن الٰہی ہماری فریاد سُن

ابر دیکھنے اور مینھ برسنے کیوقت دعا کا بیان

جب کوئی ابر سامنے آتا دیکھے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِہٖ اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا یعنے الٰہی ہم تیری پناہ مانگتے ہیں شر اُس چیز کے سے کہ بھیجا گیا ساتھ اُسکے الٰہی پانی پلا نفع دینے والا پھر اگر اللہ اس ابر کو دور کر ڈالے اور مینھ نہ برسے تو اُسپر اللہ کا شکر کرے اور جب مینھ برسے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا یعنے الٰہی کر اس مینھ کو نفع دینے والا اور جب مینھ بہت برسے اور نقصان کا خوف ہو تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اَللّٰھُمَّ عَلَی الْاٰکَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ

وَالْاٰوِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرَةِ یعنے الٰہی ہمارے آس پاس مینھ برسے ہمپر اب نہ برسے
الٰہی ٹیلون پر اور پہاڑون پر اور نالون پر اور درختون کے اُگنے کی جگھون مین مینھ برسے

بادل اور بجلی کڑکنے کے وقت دعا پڑھنے کا بیان

جب بادل کی آواز اور بجلی کی کڑک سُنے تو یہ دعا مین پڑھے اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا
بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ یعنے الٰہی نہ مار ہمکو اپنے غضب
سے اور نہ ہلاک کر ہمکو اپنے عذاب سے اور عافیت دے ہمکو پہلے اس سے
سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ یعنے پاک ذات ہے
اللہ کہ پاکی بولتا ہے رعد ساتھ حمد اُس کی کے اور پاکی بولتے ہین فرشتے اُسکے خوف سے

آندھی چلنے کے وقت دعا کا بیان

جب آندھی چلے تو اُس کیطرف منھ کرے اور دوزانو ہوکر بیٹھے اور دونو ہاتھ زانو پر
رکھے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ
بِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ یعنی الٰہی مین مانگتا
ہون تجھسے بھلائی اُس کی اور بھلائی اُس چیز کی کہ اُس مین ہے اور بھلائی اُس چیز کی
کہ بھیجی گئی ساتھ اُسکے اور مین تیری پناہ مانگتا ہون اُسکی بدی سے اور بدی
اس چیز کی سے کہ بھیجی گئی ہے ساتھ اُسکے اور یہ دعا بھی آئی ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا سَلَامًا
وَّلَا تَجْعَلْهَا رِیْحًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا یعنی الٰہی کر اس آندھی
کو رحمت اور نہ کر اُسکو عذاب الٰہی کر اس ہوا کو رحمت اور نہ کر اُسکو عذاب اور اگر آندھی

کے ساتھ اندھیرا ہو تو معوذتین یعنے سورۂ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پڑھے اور یہ دعا بھی پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ مَا فِیْھَا
وَخَیْرِ مَا اُمِرَتْ بِہٖ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ
بِہٖ یعنے الٰہی مین مانگتا ہون تجھ سے بھلائی اس ہوا کی اور بھلائی اُس چیز کی کہ
بیچ اُس کے ہے اور بھلائی اُس چیز کی جسکا اُسکو حکم ہوا اور مین تیری پناہ مانگتا ہون
اُس ہوا کی بدی سے اور بدی اُس چیز کی سے کہ بیچ اُسکے ہے اور اُس چیز کی بدی سے کہ
حکم کی گئی ساتھ اُسکے اَللّٰھُمَّ لَقِحًا لَا عَقِمًا یعنے یہ ہوا گابھن یعنی میہ برسانے والی ہو نہ بانجھ

مُرغ کی آواز سُننے کے وقت کی دعا کا بیان

جب کوئی مُرغ کی آواز سُنے تو اللہ سے فضل مانگے یعنے اس واسطے کہ مقرر
اُس نے فرشتہ دیکھا ہے فائدہ یعنی اسواسطے کہ فرشتے اسوقت آمین کہتے ہین اور گواہی دیتے ہین

گدھے کی آواز سُننے کے وقت کی دعا کا بیان

حب کوئی گدھے کی آواز سُنے تو چاہیئے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
یعنے مین اللہ کی پناہ مانگتا ہون شیطان مردود سے اور اسیطرح جب کتا بھونکتا سُنے
تو بھی اعوذ باللہ پڑھے

سورج گہن کے وقت دعا کا بیان

جب سورج کو گہن لگے تو چاہیئے کہ دعا مانگے اور اللہ اکبر کہے اور سورج گہن کی
نماز پڑھے اور مسکینون اور محتاجون پر خیرات کرے

اول رات چاند دیکھنے کیوقت دعا کا بیان

جب کوئی اول رات کا چاند دیکھے تو اللہ اکبر کہے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ یعنے الٰہی چڑھا اُسکو ہم پر ساتھ یمن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے اور توفیق دے اُس چیز کی کہ تو چاہے اور اُس سے راضی ہو رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ہلال خیر و رشد اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذَا الشَّھْرِ وَخَیْرِ الْقَدَرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ یعنے الٰہی یہ چاند خیر اور ہدایت کا ہو الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں خیر اس مہینے کی اور خیر اُس چیز کی کہ مقدر ہے اُسمیں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اُسکی بدی سے یہ دعا تین بار پڑھے اور یہ دعا بھی آئی ہے اَللّٰھُمَّ اَدِرْ ثَنَاخَیْرَہٗ وَنَصْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَفَتْحَہٗ وَنُوْرَہٗ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ یعنی الٰہی عطا کر ہمکو خیر اُس کی اور نصرت اُسکی اور برکت اُسکی اور فتح اُسکی اور نور اُسکا اور ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اُسکی شر سے اور اُسکی بعد کی شر سے **فائدہ** یہ سب دعائیں پڑھے یا جو چاہے ان میں سے پڑھے اور جب چاند کی طرف دیکھے تو یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْغَاسِقِ یعنے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے بدی اس چاند کی سے جبکہ غروب ہو۔

لیلۃ القدر دیکھنے کیوقت دعا کا بیان

جب کوئی لیلۃ القدر کی رات دیکھے تو چاہیے کہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یعنے الٰہی تو بہت معاف کرنے والا ہے معافی کو چاہتا ہے سو مجھے معاف کر دے

آئینہ دیکھنے کیوقت دعا کا بیان

جب کوئی شیشے مین اپنا منہ دیکھے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ یعنے الٰہی تونے مجھکو خوبصورت بنایا سو خوب کر خو میری اور یون بھی آیا ہے اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ وَحَرِّمْ وَجْھِیْ عَلَی النَّارِ یعنے الٰہی جیسے تونے مجھکو خوبصورت بنایا سو خوب کردے میری خو کو اور حرام کر منہ میرا آگ پر اور یہ دعا بھی آئی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ یعنی سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے میری پیدائش کو برابر کیا اور زینت دی مجھ سے اُس چیز کو جو میرے غیر مین عیب دار ہے

کان کے آواز کرنیکے وقت دعا کرنے کا بیان

جب کسی کا کان آواز کرے تو چاہئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرے اور حضرت پر درود پڑھے اور چاہیے کہ کہے ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ مَنْ ذَکَرَنِیْ یعنی ذکر کرے اللہ ساتھ خیر کے اُس شخص کا جسنے مجھکو یاد کیا

چھینکنے کے وقت دعا کرنیکا بیان

جب کوئی چھینکے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یعنی سب تعریف اللہ کو ہے اور سننے والا کہے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ یعنی تجھپر اللہ رحم کرے تو وہ اُسکے جواب مین کہے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ یعنی اللہ تمھین ہدایت کرے - اور تمھارے حال کو درست کرے جب کوئی شخص چھینک کے بعد کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ تو اُس شخص کو کبھی عمر بھر دانت کا درد اور کان کا درد نہ ہوگا

مختلف اوقات کے اذکار و دعوات کا بیان

جب کسی کو خوشی کی بشارت ملے تو چاہیے کہ الحمد للہ کہے اور اللہ اکبر بھی اسکے ساتھ آیا ہے یا شکر کا سجدہ کرے اور جب کسی کو اپنے مال جان سے کچھ چیز خوش لگے یا غیر کے مال جان سے خوش لگے تو چاہیے کہ برکت کی دعا مانگے یعنی اللہ سے اور جب کوئی زیادہ مالدار ہونا چاہے تو یہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ یعنی الٰہی رحمت کر محمد پر جو تیرا بندہ اور رسول ہے اور تمام ایماندار مردون اور عورتون پر اور مسلمان مردون اور عورتون پر۔ اور جب کسی مسلمان بھائی کو ہنستے دیکھے تو اُس کو یہ دُعا دے اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ یعنے خدا تجھکو ہمیشہ ہنساوے اور خوش رکھے اور جب کسی بھائی مسلمان سے دوستی رکھے تو اُسکو اپنی محبت سے خبردار کردے یعنی یہ کہ مین تجھ سے محبت رکھتا ہون۔ اور جب اُسکو کہے کہ مین تجھکو صرف اللہ کی رضامندی کے واسطے دوست رکھتا ہون تو وہ اُسکو جواب مین کہے اَحَبَّکَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَہٗ یعنے دوست رکھے تجھکو وہ ذات جسکے واسطے تونے مجھکو دوست رکھا اور جب اُس سے کہے غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ یعنی اللہ تجھکو بخش دے تو جواب مین کہے اور تجھکو بھی اور جب اُس سے پوچھے کہ تونے کس حال مین صبح کی یا شام کی تو کہے اَحْمَدُ اللّٰہَ لَیْکَ یعنے مین تیرے پاس خدا کی تعریف کرتا ہون اور جب کوئی اُسکو پکارے تو جواب مین کہے لَبَّیْکَ یعنی مین حاضر ہون خدمت مین اور جب کوئی اُسکے ساتھ نیکی کرے تو اُسکو کہے جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا یعنی خدا تجھکو

نیک بدلہ دے جس نے ایسا کہا اُس نے نہایت تعریف کی اور جب کوئی بھائی مسلمان اپنا اہل اور مال اُس پر پیش کرے یعنی اُسکو کہے کہ اِسمین سے لے جو چاہے تو اُسکے جواب مین کہے بَارَكَ اللّٰهُ فِي اَهْلِكَ وَمَالِكَ یعنی اللہ تعالیٰ تجھے تیرے اہل اور مال مین برکت دے

قرض ادا کرنیوالیکے حق مین دعا کرنے کا بیان

جب کوئی شخص اپنا پورا قرض پورا لیوے تو چاہیے کہ قرض ادا کرنیوالے کے حق مین یہ دعا کرے اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ یعنے تونے میرا حق پورا ادا کیا خدا تجھکو پورا ثواب دے اور اَوْفَاكَ اللّٰهُ بھی آیا ہے

محبوب چیز کو دیکھکر دعا کرنے کا بیان

اور جب کوئی خوش چیز دیکھے تو یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ یعنے سب تعریف واسطے اللہ کے جسکے احسان سے پورے ہوتے ہین نیک کام اور جب کوئی ناخوش چیز دیکھے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ یعنے حمد ہے واسطے اللہ تعالےٰ کے ہر حال مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ کوئی نعمت اپنے بندے کو عطا کرے اور وہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تو اُس نے اُسکا شکر ادا کیا پھر اگر دوسری بار کہے تو خدا اُسکو ثواب دیتا ہے پھر اگر تیسری بار کہے تو خدا اُسکے گناہ بخش دیتا ہے۔

قرض مین مبتلا ہونیکے وقت دعا کرنیکا بیان

اور جب کوئی قرض کے ساتھ مبتلا ہو تو یہ دعا مین پڑھے اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ یعنی الٰہی کفایت کر مجھکو ساتھ حلال اپنے

کے حرام اپنے سے اور بے پرواہ کردے مجھکو ساتھ فضل اپنے کے اپنے غیر سے
اور یہ دعا بھی آئی ہی اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ کَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ
الدُّنْیَا وَرَحِیْمَھَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ
سِوَاکَ یعنی الٰہی اے دور کرنے والے فکر کے اے دور کرنے والے غم کے
قبول کرنے والے دعا نا چار لوگون کے اے رحمان اور رحیم دنیا کے تو رحمت کرتا ہی سو
رحمت کر مجھپر وہ رحمت کہ بے پرواہ کردیوے تو مجھکو ساتھ اُسکے اپنے غیر کی رحمت
سے اور یہ دعا بھی آئی ہے اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ
مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِیَدِکَ الْخَیْرُ ط اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تُعْطِیْھِمَا مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مِنْھُمَا مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ بِھَا
عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ یعنی الٰہی اے مالک ملک کے دیتا ہی تو ملک جسکو چاہتا ہی اور چھین
لیتا ہی جس سے چاہتا ہی اور عزت دیتا ہی جسکو چاہتا ہی اور ذلت دیتا ہی جسکو چاہتا ہی تیرے
قابو مین ہی خیر بیشک تو ہر چیز پر قادر ہی اے رحمان دنیا اور آخرت کے دیتا ہی تو دونون
جسے چاہتا ہے اور روکتا ہی دونون سے جسکو چاہتا ہی رحمت کر مجھپر ایسی رحمت کہ
بے پرواہ کردے مجھکو ساتھ اُسکے اپنے غیر کی رحمت سے اور ادائے قرض کے واسطے
یہ دُعا آئی ہی اَللّٰھُمَّ رَبَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَجُوْرَ اور پر گذری یہ سب دعائین پڑھی یا جو چاہی انمین سے پڑھے

تھک جانیکی دعا کا بیان

جب کوئی کسی شغل کے سبب تھکا ماندہ ہووے یا کسی کو قوت اور زور کے زیادہ ہونیکی

خواہش ہو تو سوتے وقت تینتیس بار سبحان اللہ کہے اور تینتیس بار الحمد للہ پڑھے اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھے یا ہر جملہ تینتیس تینتیس بار پڑھے یا ایک ان مین سے چونتیس بار کہے یا ہر نماز کے بعد دس دس بار اور سونے کے وقت تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار

وسوسہ دور کرنیکی دعا کا بیان

اور جسکے دل مین بہت وسوسے آوین یعنے اعتقاد مین یا عمل مین تو چاہیے کہ کہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ چاہیے کہ باز رہے یعنے وسوسون مین فکر نہ کرے یا کہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ یعنی مین ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور اُسکے پیغمبرون کے اَللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ یعنی اللہ ایک ہے نہ کسی کو اُس نے جنا نہ کسی نے اُسکو جنا اور نہین ہے اُسکے جوڑ کا کوئی پھر چاہیے کہ اپنے داہنے طرف تین بار تھوکے اور چاہیے کہ پناہ مانگے خدا کی شیطان مردود سے اور اُس کے فتنے سے اور اگر وسوسہ عملون مین ہو تو وہ شیطان سے ہے کہ اُسکو خِنْزَبْ کہا جاتا ہے سو چاہیے خدا کی پناہ مانگے اُس سے اور تین بار اپنے بائین طرف تھوکے

غصے وغیرہ کے وقت دعا پڑھنے کا بیان

جب کسی کو غصہ آوے تو کہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کہ اس سے اُسکا غصہ دور ہو جاتا ہے اور جو تیز زبان فحش گو ہو تو وہ چاہیے کہ لازم پکڑے استغفار کو واسطے حدیث حذیفہ کے کہ کہا اُنھون نے مین نے اپنی تیز زبانی کی حضرت کے پاس شکایت کی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو کہا کر استغفار سے یعنی استغفار پڑھا کر سو تو

مین ہر دن مین سو بار استغفار کرتا ہون اور جو کسی مجلس مین پہونچے تو چاہیے کہ سلام
کرے پھر اگر اُسکا جی چاہے تو بیٹھے پھر جب وہان سے اُٹھے تو پھر سلام کرے اور کفارہ
مجلس کا یہ ہے کہ اُٹھنے سے پہلے کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ یعنے مین اللہ کی پاکی بولتا ہون اور اُسکی تعریف
کرتا ہون تو پاک ذات ہے اے الٰہی ساتھ حمد اپنی کے مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ کوئی
لائق عبادت کے نہین سوائے تیرے مین تجھ سے مغفرت چاہتا ہون اور تیری طرف توبہ
کرتا ہون اسی طرح تین بار کہے اور یہ دعا بھی آئی ہے عَمِلْتُ سُوْٓءً وَّظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْٓ اِنَّہٗ
لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ یعنی مین نے برا عمل کیا اور اپنی جان پر ظلم کیا سو مجھکو بخشدے
کہ مقرر نہین بخشتا گناہون کو کوئی سوائے تیرے اور حدیث مین آیا ہے کہ جو لوگ کسی مجلس
مین بیٹھین پھر اُسمین خدا کا ذکر نہ کرین اور نہ اُسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھین
تو اُن کا بڑا نقصان ہوتا ہے پھر اگر خدا چاہے تو اُن کو عذاب کرے اور اگر چاہے تو اُنکو بخشدے

بازار مین داخل ہونیکی دعا کا بیان

جب کوئی بازار مین داخل ہووے اور یہ کلمہ پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ یعنے کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے اُسکا کوئی شریک
نہین اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کو سب تعریف ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور
وہ ہمیشہ زندہ ہے کبھی نہین مرتا اُسی کے قابو مین ہے سب خیر اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

تو اُس کے واسطے دس لاکھ نیکی لکھی جاتی ہے اور اُسکی دس لاکھ بدی مٹائی جاتی ہی اور اُس کا دس لاکھ درجہ بلند ہوتا ہی اور بہشت مین اُس کے واسطے گھر بنایا جاتا ہے اور اس طرح بھی آیا ہے کہ جب کوئی بازار مین داخل ہووے تو یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرَۃً اَوْ صَفْقَۃً خَاسِرَۃً یعنی شروع اللہ کے نام سے الٰہی مین مانگتا ہون بھلائی اس بازار کی اور بھلائی اُس چیز کی کہ اس مین ہی اور مین تیری پناہ مانگتا ہون اُسکی بدی سے اور بدی اُس چیز کی سے کہ اس کے بیچ ہی الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون کہ پہونچون اس مین جھوٹی قسم کو یا بیع نقصان والی کو پھر جب بازار سے گھر کی طرف پھرے تو دس آیتین پڑھے کہ ہر آیت کے بدلے اُس کے واسطے نیکی لکھی جاتی ہی اور جب کوئی تازہ میوہ دیکھے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا یعنے الٰہی برکت کر ہمارے میوے مین اور برکت کر ہمارے شہر مین اور برکت کر ہمارے پیمانے مین اور جب کوئی تازہ میوہ لایا جاوے تو پہلے پہل کسی چھوٹے بچے کو جو حاضر ہووے دیوے

کسی کو کسی بیماری مین مبتلا دیکھکر دعا کرنے کا بیان

جب کوئی کسی کو کسی بیماری مین گرفتار دیکھے تو یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا یعنی سب

تعریف واسطے اللہ کے ہی جس نے عافیت دی مجھ کو اُس بیماری سے کہ مبتلا کیا تجھ کو
ساتھ اُسکے اور فضیلت دی مجھ کو بہت لوگون پر اپنی مخلوق سے فضیلت دینا۔ ف
جو شخص کسی بیمار کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے اُسکو وہ بیماری نہین پہونچتی یہ دعا اپنے جی مین کہے

کسی چیز کے گم ہونیکے وقت دعا کرنیکا بیان

جب کسی کی کوئی چیز گم ہو یا بھاگ جاوے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَادَّ الضَّالَّۃِ وَھَادِیَ
الضَّلَالَۃِ اَنْتَ تَھْدِیْ مِنَ الضَّلَالَۃِ اَرُدُّ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِعِزَّتِکَ وَسُلْطَانِکَ
فَاِنَّھَا مِنْ عَطَآءِکَ وَفَضْلِکَ یعنے الٰہی اے پھیرنے والے گم ہوئی چیز کے۔ اور راہ
دکھلانے والے گم ہوئی چیز کے تو راہ دکھلاتا ہی گمراہی سے پھیر لا میرے پاس
میری گم ہوئی چیز کو اپنی قدرت و قابو سے سو مقررہ گم ہوئی چیز تیرے عطا اور
فضل سے ہی اور یا وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور التحیات پڑھے اور
کہے بِسْمِ اللّٰہِ یَا ھَادِیَ الضَّآلِّ وَرَآدَّ الضَّآلَّۃِ اَرُدُّ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِعِزَّتِکَ
وَسُلْطَانِکَ فَاِنَّھَا مِنْ عَطَآءِکَ وَفَضْلِکَ

شگون بد سے منع کرنے کا بیان

نہین جائز ہی شگون بد لینا پھر اگر کرے تو اس کا کفارہ یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ
اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ یعنی الٰہی نہین ہی کوئی خیر مگر تیری
خیر جو تو چاہے اور نہین ہی کوئی شگون بد مگر تیرے حکم سے یعنے جو ہوتا ہے سب
تیری تقدیر سے ہوتا ہے اور نہین ہی کوئی لائق بندگی کے سوائے تیرے اور جب

کوئی شگون بد دیکھے جو اُسکو برا معلوم ہو تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ لَا یَاْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ
اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنے الٰہی
نہین لاتا نیکیون کو سوائے تیرے اور نہین دور کرتا بدیون کو سوائے تیرے
کوئی اور نہین طاقت پھیرنے کی گناہ سے اور نہ قوت بندگی کی مگر اللہ کی توفیق سے

نظر بد کے منتر کا بیان

اگر کسی کو نظر بد لگے تو یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِذْھَبْ حَرَّھَا وَبَرْدَھَا
وَصَبَّھَا یعنی الٰہی دور کردے اُس کی گرمی اور سردی اور بیماری کو پھر کہے
ثُمَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ یعنی اُٹھ کھڑا ہو خدا کے حکم سے تو اُس کی بیماری دور ہو جاتی ہے
اور اگر کوئی چوپایہ ہو تو اُس کی ناک کے داہنے سوراخ مین چار بار دم کرے اور
اُس کے بائین سوراخ مین تین بار دم کرے اور یہ دعا پڑھے اَذْھِبِ الْبَاْسَ
رَبَّ النَّاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا یَکْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ یعنی لے جا بیماری اے
رب آدمیون کے شفا دے تو ہی ہے شفا دینے والا نہین دور کرتا بیماری کو سوائے تیرے کوئی

مجنون کی دعا کا بیان

اگر کسی پر جن بھوت کا سایہ ہو تو اُس کو اپنے آگے بٹھا دے اور اُس پر سورہ فاتحہ
پڑھے اور آلم مفلحون تک اور اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اور
آیۃ الکرسی اور وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ آخر سورہ بقرہ تک اور شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
الآیۃ اور اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ سورہ اعراف مین اور فَتَعَالَی اللّٰہُ آخر سورہ مومنون تک اور

دس آیتین اول سورۂ صافات سے لازب تک اور تین آیتین سورۂ حشر کے آخر سے
اور آیت اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الخ سورۂ اعراف سے اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ یہ سب آیتین پڑھکر اُسپر دم کرے ف حدیث مین آیا ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص پر یہ آیتین پڑھکر دم کیا تو اُسیوقت اچھا ہوگیا

دیوانے کے منتر کا بیان

اگر کوئی شخص دیوانہ ہوجاوے تو تین دن صبح و شام سورۂ فاتحہ پڑھکر اُسپر
دم کرے جب سورہ فاتحہ کو ختم کرے تو اپنی تھوک اکٹھی کرکے اُسپر تھوکے

سانپ اور بچھو کاٹے کے منتر کا بیان

اگر کسی کو سانپ اور بچھو کاٹے تو سات بار سورۂ فاتحہ پڑھکر اُسپر دم کرے اور اگر کسی
کو بچھو کاٹے پانی مین نمک گھولکر اُس پر ملے اور قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ بھی پڑھکر اُس پر دم کرے اللہ تعالیٰ چاہے
تو اُسکو آرام ہوجاوے۔ اور حدیث مین آیا ہے کہ ہم نے زہر دار چیز کا منتر حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے عرض کیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اُس کی
اجازت دی اور فرمایا کہ یہ جنون کا عہد و پیمان ہے کہ جو یہ منتر پڑھے اُسکو ضرر
نہین کرتے وہ منتر یہ ہے شَحَّۃٌ قَرِنَۃٌ قُلْحَۃٌ بَحْ قفطا ف اس منتر کے معنے معلوم
نہین جیسے وارد ہوا ہے ویسے پڑھا جاوے اور اسکے سوا اور کوئی منتر جسکے معنے
معلوم نہون پڑھنا جائز نہین ہے برابر ہے کہ عربی ہو یا عجمی ترکی ہو یا ہندی

جلے ہوئے کے منتر کا بیان

جو آگ سے جلجاوے اُس پر یہ منتر پڑھے اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ یعنی لیجا بیماری کو اے رب آدمیون کے شفا دے تو ہی شفا دینے والا نہین شفا دینے والا کوئی سوائے تیرے اور یہ بھی آیا ہے کہ جب کہین آگ لگے تو چاہیے کہ اُسکو تکبیر سے بجھاوے یعنی اللہ اکبر کہے یہ منتر مجرب ہے

پیشاب بند ہونیکے منتر کا بیان

جسکا پیشاب بند ہو یا مثانے مین کنکری پیدا ہو تو اُسکے واسطے یہ منتر پڑھے رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اِسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ فَاَنْزِلْ شِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ یعنے اے رب ہمارے اللہ جو آسمان مین ہے پاک ہے اسم تیرا حکم تیرا آسمان اور زمین مین ہے جیسے کہ رحمت تیری آسمان مین ہے سو نازل کر رحمت اپنی زمین مین اور بخش ہمکو ہمارے گناہ اور خطائین تو رب ہے پاک لوگون کا یعنے جو شرک اور فسق وغیرہ بدفعلیون سے پرہیز کرتے ہین سو اُتار شفا اپنی شفا سے اور رحمت اپنی رحمت سے اس بیماری پر جو شخص یہ دعا پڑھے وہ بیماری سے اچھا ہوجاتا ہے

زخم اور گھاؤ کی دعا کا بیان

اگر کسیکو زخم یا گھاؤ ہو تو اُسکی دوا یہ ہے کہ اپنی شہادت کی اُنگلی زمین پر رکھے

پھر اُسکو اُٹھاوے یہ دعا پڑھتا ہوا بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا یعنے یہ مٹی ہماری زمین کی ہمارے بعضون کے تھوک سے شفا ہووے اس سبب سے بیمارون کو ہمارے رب کے اذن سے

پانون سُست ہوجانے اور سوجانیکی دعا کا بیان

جب کسیکے پاؤن سُست ہوجاوے یا سوجاوے تو چاہیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرے یعنے کہے مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس سے اُسکی سُستی دور ہوجاتی ہے ف اور اسی طرح اگر کوئی اپنے ہاتھ پانون کے ناخنون کو تھوک سے تر کرے تو اُس کی سوت اور سُستی دور ہوجاتی ہے

درد وغیرہ کے دوا کا بیان

اگر کوئی بیمار ہو یا کسی جگہ اُسکے بدن مین درد ہو تو چاہیے کہ اپنا ہاتھ اُس جگہ پر رکھے جہان درد ہوتا ہو اور چاہیے کہ تین بار بسم اللہ کہے اور سات بار یہ کہے اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ یعنے مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی عزت اور قدرت کی اس درد کے شر سے جو مین پاتا ہون یا یہ دعا اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ سات بار پڑھے یا اپنا ہاتھ درد کے نیچے رکھ کر سات بار یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ کُلِّ شَیْءٍ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ یعنے مین پناہ مانگتا ہون خدا کی عزت اور قدرت کی ہر چیز پر اُس درد کے شر سے جو مین پاتا ہون اور یا یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَجَعِ

هٰذَا یعنے شروع اللہ کے نام سے مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی عزت اور قدرت
کی اپنے اس درد کے شر سے جو مین پاتا ہون یہ دعا طاق پڑھے یعنے تین
یا پانچ یا سات بار پھر اُٹھا لیوے پھر اسیطرح کرے - یا خود سورۂ قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھکر اپنے اوپر دم کرے

رمد اور تپ کی دعا کا بیان

جسکی آنکھ دُکھتی ہو وہ یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِبَصَرِیْ وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنِّیْ
وَاَرِنِیْ فِی الْعَدُوِّ ثَارِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ یعنے الٰہی نفع دے مجھکو میری
آنکھ سے اور سر وارث میرا میری نسل سے اور دکھا مجھکو دشمن مین بدلا لینا خود کا
اور مدد کر میری اُس شخص پر جو مجھپر ظلم کرے اور جسکو تپ ہو اُسکے واسطے یہ دعا پڑھے
بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ
یعنے شروع اللہ کے نام سے جو بڑا ہے مین پناہ مانگتا ہون اللہ کی جو بڑا عظمت والا ہے
ہر رگ سے جو لہو سے جوش مارے اور آگ کی گرمی کے شر سے اور جسکیکو کوئی ضرر ہووے
تو موت کی آرزو نہ کرے اور اگر ضرر آرزو کرنے والا ہو تو یون کہے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ
مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ یعنے الٰہی زندہ رکھ مجھکو
جبتک کہ زندگی میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھکو جب کہ مرجانا میرے واسطے بہتر ہو

بیمار پرسی کی دعا کا بیان

اور جب کسی بیمار کی خبر کو جاوے تو یہ دعا پڑھے لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَا بَاْسَ

طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہ یعنی کوئی ڈر نہین یہ تپ پاک کرنیوالی ہے گناہون سے کوئی ڈر نہین
یہ تپ پاک کرنیوالی ہے گناہون سے اور یہ دعا بھی آئی ہے بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا وَرِیْقَۃُ
بَعْضِنَا یُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا یعنے شروع اللہ کے نام سے یہ مٹی ہماری زمین کی ہے
اور تھوک ہمارے بعضونکی شفا ہوجاتی ہے ہمارے بیمار ونکو ہمارے خدا کے اذن سے
اور یہ بھی آیا ہے کہ اپنا داہنا ہاتھ اُس پر پھیرے اور یہ دعا پڑھے اَذْھِبِ الْبَاْسَ
رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُکَ شِفَآءً لَا یُغَادِرُ سُقْمًا
یعنے لیجا بیماری کو ای رب آدمیون کے اُسکو شفا دے تو ہی شفا دینے والا نہین ہے
شفا مگر تیری شفا وہ شفا جو نہ چھوڑے بیماری کو اور یہ دعا بھی آئی بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ
مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ وَعَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ
اَرْقِیْکَ اللہ کے نام کے ساتھ مین تجھپر منتر پڑھتا ہون ہر چیز سے کہ تجھکو ایذا دے
اور ہر چیز کی بدی سے۔ یا ہر آنکھ حاسد سے اللہ تجھکو شفا دیگا۔ اللہ کے نام سے مین
تجھپر منتر پڑھتا ہون اور یہ دعا بھی آئی ہے بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ
مِنْ کُلِّ دَآءٍ اَرْقِیْکَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ یعنی اللہ
نام سے مین تجھپر منتر پڑھتا ہون اور اللہ شفا دیگا تجھکو ہر بیماری سے جو ہے اور جادوگر
عورتون کے شر سے جو گرہون مین پھونکتی ہین اور ہر حاسد کے شر سے جب کہ حسد
کرے یہ تین بار پڑھے اور یہ دعا بھی آئی ہے بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ دَآءٍ یَشْفِیْکَ
مِنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ ذِیْ عَیْنٍ اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ

يَتَكَأَّلَكَ عَدُوٌّ اِمْشِ لَكَ اِلَى جَنَازَةٍ یعنے اللہ کے نام کے ساتھ مین تجھپر منتر
پڑھتا ہون ہر چیز سے کہ تجھکو شفا دے ہر حاسد کے حسد سے جبکہ حسد کرے اور
ہر نظر بد کے شر سے الٰہی شفا دے اپنے بندے کو جو تیرے دشمن کو چور کرے اور
تیرے واسطے جنازے کے ساتھ جاوے اور یہ دعا بھی آئی ہے اَللّٰهُمَّ اشْفِ اللّٰهُمَّ
عَافِهِ يَا فُلَانُ شَفَى اللّٰهُ سَقَمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِي دِيْنِكَ وَجِسْمِكَ اِلَى مُدَّةِ
اَجَلِكَ یعنی الٰہی شفا دے اُسکو الٰہی عافیت دے اُسکو اے فلانے اللہ تیری بیماری کو
شفا دے اور تیرا گناہ بخشے اور عافیت دے تجھکو تیرے دین اور جسم مین
تیری مدت عمر تک اختیار ہے یہ سب دعائین پڑھے یا جو اُنمین سے چاہے پڑھے

شفا بیماری کی دعا کا بیان

اور حدیث مین آیا ہے کہ ایک مرد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اُس
نے کہا کہ فلانا آدمی بیمار ہے حضرت علی مرتضیٰ نے کہا کیا تو خوش ہے اس بات سے
کہ تندرست ہو جاوے اُس نے کہا ہان کہا کہ کہہ یَا حَلِيْمُ يَا كَرِيْمُ اشْفِ فُلَانًا
یعنے اے حلیم اے کریم شفا دے فلانے کو وہ تندرست ہو جاویگا۔ اور جو شخص
اپنی بیماری مین چالیس دن یہ آیت پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ
الظّٰلِمِيْنَ یعنے کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے تیرے تو پاک ہے بیشک مین ہون
ظالمون سے پھر اُسی بیماری مین مر جاوے تو اُسکو شہید کے برابر ثواب ملتا ہے اور
اگر تندرست ہو تو تندرست ہوتا ہے اس حالت مین کہ اُسکے تمام گناہ بخشے گئے اور جو

اپنی بیماری مین یہ کلمہ پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر اسی پر مرجاوے تو اُسکو آگ نہین کھائے گی اور جو شہادت
چاہے سچے دل سے تو خدائے تعالیٰ اُسکو شہادت کا درجہ دیتا ہے اگرچہ
اپنے بستر پر مرے اور جو کسی بیمار کی خبر کو جاوے اور سات بار اُسکے نزدیک
یہ دعا پڑھے اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ تو اللہ اُسکو
بیماری سے شفا دیتا ہے اس دعا کے معنے یہ ہین کہ مین سوال کرتا ہون
اللہ عظمت والے سے جو رب عرش بڑے کا ہے یہ کہ شفا دے تجھکو

قریب الموت کی دعا کا بیان

جب کوئی قریب المرگ ہو تو اُسکا منہ قبلے کی طرف کیا جاوے اور وہ قریب الموت
یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی یعنے الٰہی مجھکو
بخشدے اور مجھپر رحم کر اور ملا مجھکو ساتھ بلند رتبہ رفیقون کے اور یہ دعا بھی
آئی ہے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ یعنے الٰہی مدد کر
مجھکو موت کی سختیون اور بیہوشیون پر یا یہ کلمہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ
سَکَرَاتٍ یعنی کوئی لائق بندگی کے نہین سوائے خدا کے بیشک واسطے موت کے
سختیان ہین اور جو قریب الموت کے پاس ہو وہ اُسکو کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تلقین
کرے یعنے اُسکے آگے پڑھے تاکہ وہ بھی سُنکر پڑھے اس واسطے کہ حدیث مین آیا ہے

کہ جس شخص کے اخیر کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو وہ بہشت مین ضرور داخل ہوگا اور
جب مردے کی آنکھ بند کرے تو اپنے واسطے خاتمہ بالخیر کی دعا مانگے اسواسطے
کہ مقرر فرشتے اُسپر آمین کہتے ہین اور مردے کے واسطے پھر دعا کرے سو اس طرح کہے
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ
وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ یعنے الٰہی بخش دے
فلانے کو اور بلند کر درجہ اُسکا راہ یاب لوگون مین اور خلیفہ ہو اُسکا پچھلون
مین اور بخشدے ہمکو اور اُسکو اے پالنے والے جہانون کے اور کشادہ کر اُسکے
واسطے اُسکی قبر کو اور روشنی کر اُسکے لیے بیچ اُسکے اور میت کے گھر والے یہ دعا مانگین
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْهُ عُقْبٰی حَسَنَةً یعنے الٰہی بخش مجھکو اور اُسکو بھی
اور بدلا دے مجھکو بدلہ نیک اور چاہیے کہ مردے کے پاس سورہ یٰسین پڑھی
جاوے اسواسطے کہ جس مردے کے پاس یٰسین پڑھی جاوے اللہ تعالیٰ
اُسپر موت کو آسان کر دیتا ہے

مصیبت والے کی دعا کا بیان

اور جسپر مصیبت گذرے وہ کہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ
مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا یعنے بیشک ہم اللہ کی ملک ہین اور ہم اسی
کی طرف پھر جانے والے ہین الٰہی اجر دے مجھکو میری مصیبت مین اور بدلہ دے
مجھکو پیچھے اسکے بہتر اُس سے اور جب کسیکا بیٹا مرجاوے تو اللہ فرشتون سے

فرماتا ہو کہ تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کی فرشتے عرض کرتے ہین کہ ہان اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو کہ تم نے اُسکے دل کا میوہ قبض کیا فرشتے کہتے ہین کہ ہان خدا تعالےٰ فرماتا ہو کہ میرے بندے نے کیا کہا کہتے ہین اُس نے تیری حمد کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہو کہ اُسکے واسطے بہشت مین گھر بناؤ اور اسکا نام بیت الحمد رکھو۔ اور جب کسی کے ماتم پُرسی کو جائے تو سلام کرے اور کہے اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰہِ مَا اَعْطٰی وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ یعنی مقرر اللہ تعالیٰ کا ہو جو اُس نے لیا اور اللہ ہی کا ہو جو اُس نے دیا اور ہر چیز کی اُسکے نزدیک ایک مدت معین ہو پس چاہیے کہ تو صبر کرے اور ثواب کی اُمید رکھے

کلمہ طیّب وغیرہ کی فضیلت کا بیان

جو ذکر کہ کسی وقت اور مکان اور سبب کے ساتھ خاص نہین ایک کلمہ طیّب ہو یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی نہین کوئی لائق بندگی کے سوا خدا کے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کے ہین۔ حدیث مین آیا ہو کہ یہ افضل ذکر ہو اور یہ بھی آیا ہو کہ یہ افضل ہو سب قولی نیکیون سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ تر سعادتمند سب لوگون مین قیامت کے دن میری شفاعت کا وہ شخص ہے جو خالص دل سے یہ کلمہ کہے۔ اور یہ بھی آیا ہو کہ نکلے گا آگ سے جس نے کلمہ طیّب کہا اور اُسکے دل مین جَو کے برابر ایمان ہو۔ اور نکلے گا آگ سے جس نے اُسکو کہا اور اسکے دل مین گیہون کے برابر ایمان ہو اور نکلے گا آگ سے جس نے یہ کلمہ کہا اور اُسکے دل

مین ذرہ کے برابر ایمان ہو۔ اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی بندہ ایسا نہین
جو یہ کلمہ کہے یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پھر اسی پر مر جاوے مگر کہ بہشت مین
داخل ہوگا اگرچہ حرامکاری اور چوری کی ہو۔ اگرچہ حرامکاری اور چوری کی ہو اگرچہ
حرامکاری اور چوری کی ہو اور فرمایا کہ تازہ کیا کرو اپنے ایمان کو کسی نے کہا کہ یا حضرت ہم
اپنے ایمان کو کس طرح تازہ کرین فرمایا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بہت کہا کرو کہ اس کلمہ کو اللہ کے
آگے کچھ پرواہ نہین یہانتک کہ اُسکی طرف پہونچے اور فرمایا کہ کلمہ طیب کے پڑھنے کے برابر
کوئی عمل نہین ہے اور کلمہ پڑھنا کسی گناہ کو نہین چھوڑتا اور فرمایا کہ اگر ساتون آسمان اور ساتون
زمین کے رہنے والے ترازو کی ایک طرف مین ڈالے جاوین اور کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اُسکی
دوسری طرف ڈالا جاوے تو کلمہ کی طرف کو جھک جاوے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو بندہ اِسکو
خالص دل سے کہے اُسکے واسطے ساتون آسمانون کے دروازے کھولے جاتے ہین
یہانتک کہ عرش تک پہونچتا ہے جب تک کہ کبیرہ گناہون سے پرہیز کرے

کلمہ توحید کی فضیلت کا بیان

دوسرا کلمہ یہ ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ
وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ جو شخص یہ کلمہ دس بار کہے تو اُس شخص کے برابر
ثواب ہوتا ہے جس نے اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کیے اور اسکے
ایک بار کہنے کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور جو یہ کلمہ سو بار پڑھے اُسکو
دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوتا ہے اور اُسکے واسطے سو نیکی لکھی جاتی ہے

اور اُسکی سو بدی مٹائی جاتی ہے اور اُسکو شیطان سے پناہ ہوتی ہے اور کوئی اُس سے
افضل عمل نہین لایا مگر وہ شخص جس نے اس سے زیادہ عمل کیا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ یہی وہ کلمہ ہے جو نوح علیہ السّلام نے اپنے بیٹے کو سکھلایا تھا سو مقرر اگر
ساتون آسمان ترازو کے ایک طرف ہون اور یہ کلمہ دوسری طرف مین ہو تو البتہ
ان سے کلمہ بھاری ہو اور اگر بالفرض آسمان لوہے کا ایک حلقہ ہون یعنے یہ کلمہ
باعتبار ثواب کے اُسپر رکھا جاوے تو البتہ وہ حلقہ جڑ جاوے اور یہ بھی آیا ہے کہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ یہ دونون ایسے کلمے ہین کہ پہلے کی تو عرش کے درے کو کوئی
نہایت نہین یعنے جو یہ کلمہ پڑھے اُسکو عرش کے تلے جگہ ملے گی اور دوسرے کا ثواب
زمین آسمان کا درمیان بھر دیتا ہے اور جو شخص یہ دونون کلمے کہے اور ان کے ساتھ
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بھی کہے تو اُسکے گناہ بخشے جاتے ہین اگرچہ
دریا کی جھاگ کے برابر ہون یعنی خواہ کتنے ہی بیحساب ہون

کلمۂ شہادت کی فضیلت کا بیان

جو شخص یہ کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ تو خدا اُسکو آگ پر
حرام کر دیتا ہے اور معاذؓ کی حدیث مین آیا ہے کہ کہا یا حضرت مین اس بات کی لوگونکو
خبر نہ دون کہ سُنکر خوش ہون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسوقت تکیہ
کر بیٹھینگے اور عمل ترک کر دینگے اور خبر دی ساتھ اسکے معاذ نے وقت مرنے اپنے
کے کہ کتمان کا گناہ لازم نہ آوے اور لطاقہ کی حدیث مین آیا ہے کہ مومن کو

قیامت کے دن ایک چٹھی ملیگی اُسمین لکھا ہوگا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ - سو وہ چٹھی بھاری ہوگی ننانوے طومار سے کہ ہر طومار
اُن مین سے اتنی دور پھیلا پڑا ہوگا جہان تک آدمی کی نظر پہونچتی ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ
جو شخص کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ
عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ
وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ تو داخل کرتا ہے اُسکو اللہ بہشت مین آٹھون دروازون مین
سے جس سے چاہے اور اس کے معنی یہ ہین مین گواہی دیتا ہون اُسکی کہ کوئی لائق
عبادت کے نہین سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے اور گواہی دیتا ہون اُسکی کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اُسکے بندے ہین اور اُسکے رسول ہین اور یہ کہ عیسٰی بندہ اللہ کا ہے
اور اُس کا رسول ہے اور اُسکی لونڈی کا بیٹا ہے اور اسکا کلمہ جسکو مریم کے
پیٹ مین ڈالا اور اُسکی روح ہے اور یہ کہ بہشت سچ مچ ہے اور ایک روایت مین
اتنا زیادہ آیا ہے کہ جو شخص یہ کلمہ کہے داخل کریگا اُسکو اللہ بہشت مین کسی عمل پر جو
یعنے نیک پر یا بد پر اور حدیث مین آیا ہے کہ ایک گنوار نے کہا کہ یا حضرت
مجھکو وہ کلام سکھلائیے کہ مین اُسکو پڑھا کرون تو حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ کلمہ
پڑھا کر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا
سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ
وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ یعنے نہین کوئی لائق بندگی کے سوائے خدا کے کہ وہ اکیلا ہے

اُسکا کوئی شریک نہین اللہ سب سے بڑا ہے بڑائی مین اور حمد ہے واسطے اللہ
کے بہت اللہ پاک ذات ہے نہین طاقت ہے پھرنے کی گناہ سے اور
نہ قوت بندگی کی مگر اللہ پاک کی توفیق سے جو غالب ہے حکمت والا الٰہی
مجھکو بخشدے اور مجھپر رحم کر اور مجھکو ہدایت کر اور مجھکو روزی دے

سبحان اللہ وبحمدہ وغیرہ کی فضیلت کا بیان

حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ایکبار کہے یعنی
مین اللہ کی پاکی بولتا ہون اور اُسکی تعریف کرتا ہون تو اُسکے واسطے دس نیکیان
لکھی جاتی ہین اور جو یہ دونون کلمے دس بار کہے اُسکے واسطے سو نیکیان لکھی جاتی ہین
اور جو سو بار کہے اُسکے واسطے ہزار نیکیان لکھی جاتی ہین اور جو زیادہ پڑھے اُسکو زیادہ ثواب ہے
اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص ہر دن مین سو بار سبحان اللہ وبحمدہ کہے تو اُس کے گناہ
دور کیے جاتے ہین اگرچہ دریا کے جھاگ کے برابر ہون اور یہ بھی آیا ہے کہ یہ خدا کے
نزدیک بہت محبوب کلام ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ یہ افضل کلام ہے جو اللہ تعالیٰ
نے فرشتون کے واسطے چھانٹا ہے اور یہی وہ کلمے ہین جنکے ساتھ نوح علیہ السلام
نے اپنے بیٹے کو حکم کیا سو مقرر وہ نماز ہے سب خلقت کی اور تسبیح ہے خلقت کی اور
اسی کے سبب سے روزی ملتی ہے خلقت کو اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص یہ کلمے
کہے اُسکے واسطے بہشت مین درخت بویا جاتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص رات
سے گھبراوے کہ اُسکو نیند نہ آوے یا مال کے نجل کا خوف ہو یا دشمن کے ساتھ

لڑنے سے بزدل ہو تو چاہیے کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ بہت پڑھا کرے سو مقرر یہ
کلام خدا کے نزدیک بہت پیارا ہے سونے کا پہاڑ خدا کی راہ مین خرچ کرنے سے اور یہ بھی
آیا ہے کہ جو شخص سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ کہے اُسکے واسطے بہشت مین درخت لگایا جاتا ہے
اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کہے اُس کے واسطے کھجور کا
درخت بہشت مین لگایا جاتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ دو کلمے ہین کہ زبان پر ہلکے
ہین اور میزان مین بھاری ہون گے اور خدا کے نزدیک بہت پیارے ہین وہ
دو کلمے یہ ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ یعنی اللہ پاک ذات ہے اور مین
تعریف کرتا ہون ساتھ حمد اُسکی کے اللہ پاک ذات ہے بڑی عظمت والا اور جو ان
دو کلمون کے ساتھ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھے تو یہ کلمے ہو بہو لکھے
جاتے ہین پھر عرش کے ساتھ لٹکائے جاتے ہین پھر کوئی گناہ اُنکو نہین مٹاتا یعنے
اگر اُس شخص سے اُسکے بعد کوئی گناہ سرزد ہو تو اُسکی شامت سے وہ لکھا ہوا نہ مٹتا
نہین اور نہ اُسپر اُسکا کچھ اثر پڑتا ہے یہان تک کہ ملے اللہ تعالیٰ سے قیامت کے
دن اس حال مین کہ اس کاغذ پر بدستور مُہر لگی ہوگی

مختلف اذکار کا بیان

حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جویریہؓ کے پاس سے فجر کی نماز پڑھکر نکلے اس حال مین کہ وہ
اپنی مسجد مین تسبیح کہتی تھین پھر پلٹے وقت چاشت کے اور حالانکہ وہ اسی طرح بیٹھی
ذکر الٰہی کرتی تھین سو فرمایا کہ تو بدستور اسی طرح بیٹھی ہے جسوقت سے مین نے

تجھکو چھوڑا اُس نے کہا کہ ہان فرمایا کہ مین نے تیرے پیچھے چار کلمے کہے ہین تین بار اگر تُون کو
اپنی تمام دن کی تسبیحون سے تولے تو اُنکے برابر ہون وہ کلمے یہ ہین سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ
عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضٰی نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ یعنی مین خدا کی پاکی بولتا ہون
اُسکی خوبیون کے ساتھ اُسکی مخلوقات کے شمار کے برابر اور بقدر اُسکی رضامندی اور خوشی کے
اور اُسکے عرش کے تول کے برابر اور اُسکے کلمات کی سیاہی کے برابر اور یہ بھی آیا ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ
عَدَدَ خَلْقِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ رِضٰی نَفْسِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ زِنَۃَ عَرْشِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ یعنی
مین پاکی بولتا ہون اللہ کی اُسکی مخلوقات کے شمار کے برابر اور مین پاکی بولتا ہون اللہ کی بقدر
اُسکی خوشی کے الخ اور اسی طور پر الحمد للہ کا پڑھنا بھی آیا ہے اور یہ بھی آیا ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَبِحَمْدِہٖ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ خَلْقِہٖ الخ اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے اور اُسکے آگے گٹھلیان
یا کنکریان پڑی تھین انکے ساتھ تسبیح پڑھتی تھی سو فرمایا کیا نہ بتلاؤن تجھکو وہ چیز
جو تجھپر آسان ہے یا افضل ہے اس سے اُس نے کہا کہ ہان بتلائیے سو فرمایا
سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی
الْاَرْضِ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا بَیْنَ ذٰلِکَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا ھُوَ
خَالِقٌ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ مِثْلَ ذٰلِکَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِثْلَ ذٰلِکَ وَلَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ مِثْلَ ذٰلِکَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ مِثْلَ ذٰلِکَ
یعنے مین پاکی بولتا ہون اللہ کی اُس کی آسمانی مخلوقات کے شمار کے

برابر اور مین پاکی بولتا ہون اُسکی زمین کی مخلوقات کے شمار کے برابر اور مین پاکی بولتا ہون
اللہ کی اُس مخلوقات کے شمار کے برابر جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے
اور پاکی بولتا ہون اللہ کی اُس مخلوقات کے شمار کے برابر جو پیدا کرنیوالا ہے آیندہ اور
اللہ اکبر بھی اسیطرح کہے یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَآءِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بھی اسیطرح
کہے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بھی اسیطرح کہے اور وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بھی اسیطرح
کہے اور یہ بھی آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفیہؓ پر داخل ہوے اور اُنکے آگے
چار ہزار گٹھلی پڑی تھین سو فرمایا کہ مین نے تسبیح کہی جب سے کہ مین تیرے سر پر کھڑا ہوا
زیادہ اس سے صفیہؓ نے کہا کہ مجھکو سکھلائیے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہہ سُبْحَانَ
اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ الخ یہ سب اذکار پڑھے یا جو ان مین سے چاہے پڑھے۔

تسبیح کے الفاظ کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو درداءؓ سے فرمایا کہ کیا نہ سکھلاؤن مین تجھکو وہ چیز
جو افضل ہے رات دن یعنے آٹھ پہر کے ذکر سے وہ یہ ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ
وَسُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْاَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْاَ کُلِّ شَیْءٍ
وَسُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْاَ مَا کِتَابُہٗ وَاَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ
مَا خَلَقَ وَاَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْاَ مَا خَلَقَ وَاَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَاَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْاَ کُلِّ
شَیْءٍ وَاَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَاَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْاَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ
یعنے مین خدا کی پاکی بولتا ہون اُسکی مخلوقات کے شمار کے برابر اور مین خدا کی پاکی بولتا

ہون اُسکی مخلوقات کی پُری کے برابر اور مین خدا کی پاکی بولتا ہون ہر چیز کے شمار کے برابر
اور مین خدا کی پاکی بولتا ہون ہر چیز کی پُری کے برابر اور مین خدا کی پاکی بولتا ہون بقدر
اُس چیز کے کہ شمار کر رکھا ہے اُسکی کتاب نے اور مین پاکی بولتا ہون اللہ کی بقدر
پُری اُس چیز کے کہ گن رکھا ہے اُسکی کتاب نے اور تعریف ہے واسطے اللہ کے اُسکی مخلوقات
کے شمار کے برابر اور تعریف ہے واسطے اللہ کے اُسکی مخلوقات کی پُری کے برابر اور تعریف
ہے واسطے اللہ کے ہر چیز کے شمار کے برابر اور تعریف ہے واسطے اللہ کے بقدر شمار اُس
چیز کے کہ شمار کیا ہے اُسکی کتاب نے اور تعریف ہے واسطے اللہ کے بقدر پُری اُس چیز
کے کہ شمار کر رکھا ہے اُسکی کتاب نے اور بعضی حدیثون مین تکبیر کا لفظ زیادہ آیا
ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ کہا سلمی نے یا حضرت خبر دو مجھکو ساتھ چند کلمون کے اور
زیادہ نہ بتلانا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہہ دس بار اللہ اکبر خدا فرماتا ہے
کہ یہ ذکر میرے واسطے ہے اور کہہ سبحان اللہ دس بار اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بھی میرے
واسطے ہے اور فرمایا کہ کہہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ یعنے الٰہی مجھکو بخشدے اللہ فرماتا ہے کہ البتہ
مین نے بخشدیا سو یہ بھی دس بار کہا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ البتہ مین نے بخشدیا

تسبیح اور تکبیر کی فضیلت کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل کلام سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ
وَبِحَمْدِہٖ ہے یعنے پاک ذات ہے اللہ میرا اور مین اُسکی تعریف کرتا ہون پاک ذات ہے
میرا اور مین اُسکی تعریف کرتا ہون اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَاٰنِ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ

وَالْاَرْضَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ یعنی سبحان اللہ والحمد للہ بھر دیتی ہین اُس چیز کو کہ آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے یعنے ساتھ ثواب کے اور الحمد للہ بھر دیتا ہے میزان کو ساتھ ثواب کے اور فرمایا کہ بہت پیارے کلام خدا کے نزدیک چار کلمے ہین سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ یعنی اللہ پاک ذات ہے اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے اور نہین کوئی لائق بندگی کے سوائے خدا کے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور اس مین کوئی قید نہین جس کلمے کو چاہے پہلے کہے اور جس کو چاہے پیچھے کہے اور یہ بھی آیا ہے کہ یہ افضل کلام ہے بعد قرآن کے اور وہ بھی قرآن ہی سے ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو یہ کلمے کہے اُس کے واسطے ہر حرف کے بدلے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور یہ بھی آیا ہے کہ بیشک بہشت کی زمین پاک ہے اور پانی میٹھا اور چٹیل میدان ہے خالی درختون سے پس جو یہ کلمے پڑھے اُسکے واسطے بہشت مین درخت بوئے جاتے ہین اور ہر ایک کلمے کے بدلے ایک درخت لگایا جاتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ یہ کلمے ڈھال ہین آگ سے اور یہ باقی رہنے والی نیکیون سے ہین اور یہ بھی آیا ہے کہ ان کلمون کا کہنا بہتر ہے تمام دنیا سے جسپر سورج چمکتا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر تسبیح مین صدقہ کا ثواب ہے اور ہر الحمد للہ کہنے مین بھی خیرات کا ثواب ہے اور ہر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے مین بھی صدقہ کا ثواب ہے اور ہر اللہ اکبر کہنے مین بھی صدقہ کا ثواب ہے اور یہی کلمے ہین جو نماز تسبیح مین کہے جاتے ہین

نماز تسبیح کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے چچا کیا نہ عطا
کرون مین کیا نہ انعام دون مین تجھکو دس خصلتین کہ جب تو اُن کو کرے تو تیرے گناہ
بخشے جاوین پہلے بھی اور پچھلے بھی پرانے بھی اور نئے بھی بھول چوک سے کیے اور جان بوجھکر
کیے بھی صغیرے بھی اور کبیرے بھی چھپے بھی اور کھلے بھی وہ دس خصلتین یہ ہین کہ تو چار
رکعت نماز پڑھے اس طور سے کہ ہر رکعت مین سورۃ الحمد اور کوئی اور سورۃ پڑھے پھر
جب تو پہلی رکعت مین قرأت سے فارغ ہووے تو بدستور کھڑا رہے پھر رکوع کرنے سے پہلے
پندرہ بار یہ کلمے کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پھر اسیطرح رکوع
کی حالت مین دس بار یہ کلمے پڑھے پھر رکوع سے سر اُٹھاکر قومے کی حالت مین دس بار
یہ کلمے پڑھے پھر اسیطرح سجدے کی حالت مین بھی دس بار پڑھے پھر اسیطرح سجدے سے
سر اُٹھاکر جلسے مین دس بار پڑھے پھر اسیطرح دوسرے سجدے مین بھی دس بار پڑھے
پھر دوسرے سجدے سے سر اُٹھاکر بھی دس بار پڑھے کھڑے ہونے سے پہلے سو یہ کلمے
ایک رکعت مین پچھتر بار ہوئے اسیطرح چارون رکعتون مین پڑھے اور چارون رکعتین
اسیطرح ادا کرے پھر اگر تجھ سے ہو سکے تو یہ نماز ہر روز پڑھا کر یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعے مین
ایک بار پڑھا کر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے مین ایک بار پڑھا کر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر سال مین
ایک بار سہی یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر مین ایک بار سہی ف اس نماز کا نام صلوٰۃ التسبیح
ہے اُسکے پڑھنے کا بڑا ہی ثواب ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص یہ چارون کلمے
لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے ساتھ پڑھے تو اُس کے گناہ اسطرح جھڑ جاتے ہین جیسے

ف ابوداؤد و ابن ماجہ و حاکم و ابن خزیمہ و ابن حبان و بیہقی و دیلمی و روایت کیا ہے اس حدیث کو حسین بن فضل نے اپنی کتاب فضائل الاوقات کے صفحہ ۹۱ مین پھر بیہقی نے اپنی کتاب شعب الایمان کے صفحہ ۱۹۰ و ۱۹۱ مین اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ کے جلد ۱۲ صفحہ ۱۱ مین اور ابوموسیٰ مدینی نے اپنی کتاب ذیل کی روایت سے اور حسین المعمر نے اپنی کتاب مطبوعہ نولکشور کے صفحہ ۹۹ مین

درخت کے پتّے اور یہ بہشت کے خزانون مین سے ہین یعنی انکا ثواب بہشت ہی اور کفایت کرتے ہین قرآن سے جسکی طاقت نہو اور اسیطرح ان کلمات کو اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ کے ساتھ ملاکر پڑھنا کفایت کرتا ہے اُس قدر قرآن سے جسکی طاقت نہو پس جسنے یہ عمل کیا اُس نے اپنا ہاتھ خیر اور نیکی سے بھر لیا اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص یہ کلمے اِلّا باللہ تک پڑھے اور اُنکے اخیر مین وَتَبَارَكَ اللّٰہُ جوڑے تو متعین کیا جاتا ہے اُن پر ایک فرشتہ سو اُن کلمون کو اپنے پرون مین دباکر آسمان کو لے چڑھتا ہے نہین گذرتا فرشتون کی کسی جماعت پر مگر وے اُنکے کہنے والے کی بخشش مانگتے ہین یہان تک کہ خدا کی درگاہ مین اُن کا تحفہ لے جاتا ہے

چار کلمون کی فضیلت کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے سب کلامون سے چار کلمے چن لیے ہین وہ چار کلمے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہین سو جو شخص کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ یعنی اللہ پاک ذات ہے تو اُسکے واسطے بیس نیکیان لکھی جاتی ہین اور اُسکی دس بدیان دور کی جاتی ہین اور جو شخص اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو اُسکو بھی یہی ثواب ہے اور جو شخص اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اُسکو بھی یہی ثواب ہے اور جو شخص لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اُسکو بھی یہی ثواب ہے اور جو اپنی طرف سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہے تو اُسکے لیے تیس نیکیان لکھی جاتی ہین اور اُسکی دس بدیان مٹائی جاتی ہین اور یہ بھی آیا ہے کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کا ثواب اُحد پہاڑ سے بڑا ہے اور لا الٰہ الا اللہ کا ثواب بھی اُحد

پہاڑ سے بڑا ہے اور الحمد للہ کا ثواب بھی اُحد کے پہاڑ سے بڑا ہے اور اللہ اکبر کا ثواب بھی اُحد کے پہاڑ سے بڑا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ سُبحان اللہ سو بار کہنے کا ثواب برابر ہے ثواب سو غلام آزاد کرنے کے اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے اور اَلحمدُ للہِ سو بار کہنے کا ثواب برابر ہے سو گھوڑا دینے کے خدا کی راہ مین ساتھ زین اور لگام کے اور اللہُ اکبرُ کہنے کا ثواب برابر ہے ثواب سو اونٹ قربانی کرنے کے مکّے مین جو قبول ہو اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہنا بھر دیتا ہے اُس چیز کو کہ زمین اور آسمان کے درمیان ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ پانچ چیزین بہت بھاری ہونگی میزان مین یعنی دن قیامت کے یہ چار کلمے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَسُبحَانَ اللہِ وَالحمدُ للہِ وَاللہُ اَکبرُ اور پانچوین کسی مسلمان کی نیک اولاد مرجاوے اور وہ اُس سے ثواب کی اُمید رکھے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو ذکر خدا کی بزرگی اور عظمت پر دلالت کرتا ہے اُس مین ہے سُبحَانَ اللہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَالحمدُ للہِ۔ کہ یہ کلمے عرش کے گرد گھومتے ہین اُن کے واسطے آواز ہوتی ہے جیسے شہد کی مکھی کی آواز یاد کرتے ہین اُسکو جو اُن کو پڑھتا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا کوئی چاہتا ہے کہ ہمیشہ اُسکا ذکر ہوتا رہے اور یہ بھی آیا ہے کہ بہت پڑھا کرو وَاللہُ اَکبرُ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَسُبحَانَ اللہِ وَالحمدُ للہِ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ کہ یہ کلمے باقی رہنے والی نیکیون سے ہین کہ ان کا ثواب باقی رہیگا قیامت تک۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ کی فضیلت کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ایک خزانہ ہی بہشت کے
خزانون سے اور یہ بھی آیا ہی کہ ایک دروازہ ہی بہشت کے دروازون سے اور جو شخص یہ کلمہ کہے
تو اسکے واسطے بہشت مین درخت بویا جاتا ہی اور یہ بھی آیا ہی کہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
دوا ہی ننانوے بیماریون کی اُن مین آسان ترغم اور فکر اور اندیشہ ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ کلمہ پڑھا تو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو اسکے معنی جانتا ہے مین نے کہا کہ خدا اور اُسکا رسول زیادہ
دانا ہی فرمایا لَاحَوْلَ عَنْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ اِلَّا بِعِصْمَۃِ اللّٰہِ وَلَاقُوَّۃَ عَلٰی طَاعَۃِ اللّٰہِ اِلَّا
بِعَوْنِ اللّٰہِ یعنے اسکے معنی یہ ہین کہ نہین طاقت پھرنے کی گناہ سے مگر ساتھ حفاظت
اللہ کے اور نہین قوت خدا کی بندگی پر مگر ساتھ مدد اللہ کے اور لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ کو وَلَامَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ کے ساتھ ملا کر پڑھنا ایک خزانہ ہی بہشت کے
خزانون مین سے یعنے اسکا ثواب بہشت مین جمع رہتا ہی اور جو شخص کہے رَضِیْتُ بِاللّٰہِ
رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا یعنے مین راضی ہوا اللہ کے رب
ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے تو
واجب ہوتی ہی اُسکے واسطے بہشت اور جو شخص یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اَنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ
اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ فَاِنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْ اِلٰی
نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ اِلَی الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلْ

لِیْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ الٰہی اے رب
آسمانون اور زمین کے جاننے والے چھپی اور کھلی چیز کے مقرر مین تیرے ساتھ عہد و پیمان
کرتا ہون دنیا کی اس زندگی مین یہ کہ مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ کوئی لائق بندگی
کے نہین سوا تیرے تو اکیلا ہی تیرا کوئی شریک نہین اور یہ کہ بیشک محمد بندہ تیرا ہی اور
رسول تیرا ہی سو اگر تو نے مجھکو میرے نفس کی طرف چھوڑا تو مجھ کو بدی کی طرف نزدیک
کردیگا اور خیر سے دور ڈالے گا اور مین اعتماد نہین کرتا مگر تیری رحمت پر سو ٹھہرا میرے
واسطے اپنے نزدیک عہد یعنی بہشت مین داخل کرنیکا کہ پورا کرے تو اُسکو ساتھ میرے دن
قیامت کے مقرر تو نہین خلاف کرتا وعدے کو تو خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اپنے فرشتون
سے فرماویگا کہ میرے بندے نے میرے ساتھ عہد کیا ہی سو اُسکا عہد اُسکے ساتھ پورا کرو سو خدا
اُسکو بہشت مین داخل کریگا کہا سہیل راوی نے سو مین نے قاسم بن عبدالرحمن کو
خبر دی کہ عوف نے مجھکو ایسی ایسی خبر دی ہی تو اُس نے کہا کہ ہمارے گھر والون مین بھی
کوئی چھوٹی لڑکی نہین مگر یہ کہ دعا کہتی ہے اپنے پردے مین یعنے ہمارے چھوٹے بچے
بھی یہ دعا جانتے ہین اور پڑھتے ہین حدیث مین آیا ہی کہ ایک شخص نے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ
كَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی یعنے حمد ہی واسطے اللہ کے حمد بہت پاک اور بابرکت
جیسے ہمارا رب چاہتا ہی اور راضی ہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہی اُس
ذات کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ البتہ چھٹے طرف اُسکے دس فرشتے سب حرص کرتے

ہین اسکی کہ اُسکو لکھین سو نہ جانا اُنھون نے کہ کسطرح لکھین اُسکو یہانتک کہ اس دعا کو
خدا کی طرف اُٹھایا تو خدا نے فرمایا کہ لکھو جیسے میرے بندے نے کہا یعنی اُسکے ثواب کا
اندازہ معلوم نہ کرو کہ وہ تمھارے سمجھنے سے زیادہ ہے

استغفار کی فضیلت کا بیان

سیّد الاستغفار کا بیان پہلے گذر چکا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر مین
البتہ استغفار کرتا ہون اور توبہ پڑھتا ہون ہر دن مین ستر بار اور یہ بھی آیا ہے کہ
زیادہ ستر بار سے اور سو بار بھی آیا ہے اور فرمایا کہ توبہ کیا کرو طرف اللہ کے کہ مین توبہ کرتا
ہون طرف اُسکے ہر روز سو بار اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین گنا جاتا ہے
ہمیشہ گناہ کرنے والا وہ شخص جو گناہ کرکے توبہ کرتا ہے اگرچہ ایک دن مین پھر پھر ستر بار
گناہ کرے اور فرمایا کہ البتہ میرے دل پر پردہ آجاتا ہے اور مقرر مین استغفار کرتا ہون
ہر دن مین سو بار۔ اور فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ میری جان اُسکے قابو مین ہے
کہ اگر تم اتنے گناہ کرو کہ تمھارے گناہون سے زمین و آسمان کا درمیان بھر جاوے پھر
تم استغفار پڑھو اور اللہ سے اپنے گناہون کی بخشش مانگو تو البتہ تمکو بخشدے
اور قسم ہے اُس ذات کی جسکے قابو مین محمد کی جان ہے اگر تم فرضا نہ گناہ کرتے تو
البتہ خدا ایسے لوگ لاتا جو گناہ کرتے پھر استغفار پڑھتے اور خدا اُنکو بخشتا اور جو خدا
سے بخشش چاہے خدا اُسکو بخشتا ہے اور فرمایا کہ جو شخص اپنے نامۂ اعمال کو
دیکھکر خوش ہووے تو چاہیے کہ اُس مین زیادہ استغفار پڑھے اور حدیث مین آیا

ہے کہ کوئی مسلمان ایسا نہین جو گناہ کرے مگر کہ موکل فرشتہ اسکے گناہ لکھنے سے تین
گھڑی توقف کرتا ہے یعنی تین گھڑی تک نہین لکھتا پھر اگر ان تین گھڑیون مین اس گناہ
سے توبہ کرلے تو وہ گناہ اُسپر نہین لکھا جاتا اور قیامت کے دن خدا اُسکو اُسپر عذاب نہ کریگا
اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ شیدا ان لعین نے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ قسم ہے تیری عزت
اور بزرگی کی کہ ہمیشہ آدمیون کو گمراہ کرتا رہونگا جب تک کہ اُن مین جان باقی ہے تو
خدائے تعالیٰ نے فرمایا کہ قسم ہے میری عزت اور بزرگی کی کہ ہمیشہ اُنکو بخشتا رہونگا
جب تک کہ مجھ سے بخشش مانگتے رہین گے اور یہ بھی آیا ہے کہ کوئی ایسے دو فرشتے نہین
کہ جو کسی دن آدمیون کا اعمالنامہ خدا کی طرف اُٹھا لیجاتے ہون اور خدائے تعالےٰ اُس
اعمالنامے کے اول و آخر مین بہت استغفار دیکھے مگر کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ البتہ مین نے اپنے بندے
کو بخشدیا جو اُسکے نامۂ اعمال کے دونون کے طرف درمیان ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ
جو شخص ایماندار مرد اور عورتون کے واسطے بخشش مانگے تو اللہ تعالیٰ اُسکے واسطے
ہر مرد اور عورت کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے ف ایماندار مرد اور عورتین دنیا مین
لاکھون ہین تو اس حساب سے اُسکے واسطے لاکھون نیکیان لکھی جاتی ہین اور
پہلے گزر چکا ہے کہ جو شخص ہمیشہ استغفار پڑھتا رہے اور جو بہت استغفار پڑھتا
ہے اللہ اُسکی ہر مشکل آسان کرتا ہے اور ہر تنگی سے نجات دیتا ہے اور حدیث
قدسی مین آیا ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ اے آدمی جب تک تو مجھ سے دعا مانگتا رہے اور
میری رحمت کا اُمیدوار رہے تو مین تیرے گناہ بخشدون اور مجھ کو کچھ پرواہ نہین ہے

آدمی اگر تیرے گناہ آسمان کو پہونچین پھر تو بہ سے مغفرت مانگے تو مین تجھکو بخشدون
اے آدمی اگر تو زمین بھر گناہ لاوے پھر تو مجھے ملے یعنی قیامت کے دن اس حال مین کہ
نہ شریک ٹھہراتا ہو تو میرے ساتھ کسی چیز کو البتہ مین تیرے سب گناہ بخش دون اور حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ گناہ کرتا ہی پھر کہتا ہی اے میرے رب مین نے گناہ کیا
سو مجھکو بخشدے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہی کہ کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اُسکا کوئی رب
ہی جو اُسکا گناہ بخشتا ہی اور گناہ پر پکڑتا ہے مین نے اپنے بندے کو بخشدیا پھر کچھ زمانہ
ٹھہر جاتا ہی پھر گناہ کرتا ہے پس کہتا ہے کہ اے میرے رب مین نے اور گناہ کیا سو
مجھکو بخشدے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ کیا میرا بندہ جانتا ہی کہ اُسکا کوئی رب ہی جو
گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے مین نے اپنے بندے کو بخشدیا پھر کچھ زمانہ ٹھہرتا
ہی پھر گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہی کہ ای میرے رب مین نے اور گناہ کیا پس مجھکو بخشدے
تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ کیا میرا بندہ جانتا ہی کہ اُسکا کوئی رب ہی جو گناہ کو بخشتا ہی اور
گناہ پر پکڑتا ہی مین نے اپنے بندے کو بخشدیا یہ سوال وجواب تین بار واقع ہوتا ہی پھر
خدائے تعالیٰ فرماتا ہی پس چاہیے کہ عمل کرے جو چاہے یعنی جب تک گناہ کرکے توبہ
کرتا ہی خدائے تعالیٰ بخشدیتا ہی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی سو یا ہزار بار
یا اس سے بھی زیادہ گناہ کرے اور ہر بار توبہ کرے تو اُسکی توبہ قبول ہوتی ہی اور اُسکا گناہ
بخشا جاتا ہے اور اگر تمام گناہون سے ایک بار توبہ کرے تو بھی اُسکی توبہ صحیح ہے
اور فرمایا کہ خوشی ہی واسطے اُس شخص کے جسکے اعمالنامہ مین بہت استغفار پایا جاوے

استغفار کی کیفیت کا بیان

جب کوئی گناہ سے استغفار کرنا چاہے تو یون کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ یعنے مین اللہ سے بخشش چاہتا ہون مین اللہ سے مغفرت مانگتا ہون اور جو شخص کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یعنی مین بخشش مانگتا ہون اُس اللہ سے کہ اُسکے سوائے کوئی لائق عبادت کے نہین وہ ہمیشہ زندہ ہے سب کا تھامنے والا اور مین اُسکی طرف توبہ کرتا ہون تو اُسکے گناہ بخشے جاتے ہین اگرچہ صف جنگ سے بھاگا ہو یہ استغفار تین بار کہے اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص اسی طرح پانچ بار استغفار پڑھے گناہ اُسکے بخشے جاتے ہین اگرچہ دریا کی جھاگ کے برابر ہون اور یہ بھی آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس مین سو بار کہتے تھے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ یعنے اے رب مجھکو بخشدے اور میری توبہ قبول کر بیشک تو بہت توبہ قبول کرنے والا ہے مہربان اور کیا خوب کہا ہے ربیع بن خثیم نے کہ کوئی یون نہ کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ سو ہوگا یہ گناہ اور جھوٹ بلکہ یون کہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ یعنی الٰہی مجھکو بخشدے اور میری توبہ قبول کر اور گناہ اس واسطے لازم آتا ہے کہ جب زبان سے استغفار کرے اور دل غافل ہو طلب مغفرت کیواسطے حضور نہو اور دل سے اللہ کی طرف متوجہ نہو تو یہ بیشک گناہ ہے اُسکی سزا محروم ہونا ہے اور یہ قول رابعہ بصریؒ کے قول کیطرح ہے کہ اُنھون نے کہا کہ ہمارا استغفا ستغفار کا محتاج ہے اور جب کہے کہ مین اللہ کی

طرف توبہ کرتا ہون پھر توبہ نہ کی تو بیشک یہ جھوٹ ہی لیکن اگر کوئی مغفرت اور توبہ کی
دعا مانگے تو اگرچہ دل سے غافل ہو سو کبھی قبولیت کا وقت پاتا ہی پس اُسکی توبہ قبول ہوتی ہی
اور جو اکثر دروازے کو دستک دیتا رہی وہ قریب ہی کہ داخل ہو اسیواسطے آیا ہی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس مین سو بار توبہ کرتے تھے اور کتاب الزہد مین لقمان سے منقول
ہی عَوِّدْ لِسَانَكَ بِاَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ یعنے اپنی زبان کو عادت ڈال اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ کہنے کی
اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ کی بعضی ساعتین قبولیت کی ہین کہ اُسمین ہر سائل کی دعا قبول ہوتی ہی

قرآن مجید اور اُسکی سورتون اور آیتونکی فضیلت کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کریم کو پڑھا کرو اس واسطے کہ وہ اپنے پڑھنے
والون کے لیے شفاعت کرے گا۔ اور حدیث قدسی مین آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
جو قرآن کے پڑھنے مین مشغول رہا میرے ذکر اور سوال سے جو قرآن کے غیر مین ہی مشغول
نہوا تو مین اُسکو دونگا افضل وہ چیز جو سوال کرنے والون کو دونگا۔ اور قرآن مجید کی
فضیلت تمام کلامون پر اُسطرح ہی جیسی مجھکو فضیلت ہی اپنی مخلوقات پر اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیکھو قرآن کو اور پڑھاؤ اس واسطے کہ مثل اُس شخص کی
جو قرآن کو سیکھے سو اُسکو پڑھے اور اُس پر عمل کرے اُس تھیلی کی مثل ہی جو مشک یعنی
کستوری سے بھری ہو اُسکی خوشبو ہر جگہ مین پھیلے اور مثل اُس شخص کی جو قرآن سیکھے پھر سو رہی
اور حالانکہ قرآن اُسکے پیٹ مین ہو مثل اُس تھیلی کے ہی جسکے اندر مشک ہو اور اُس کا
منہ بندھا ہو اور حدیث مین آیا ہی کہ جو قرآن مجید کا ایک حرف پڑھے تو اُس کے

واسطے نیکی لکھی جاتی ہی اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہی مین یہ نہین کہتا کہ الم ایک
حرف ہی بلکہ الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف ہی اور میم ایک حرف ہی اور فرمایا
کہ نہین جائز ہی رشک کرنا مگر دو شخصون مین ایک وہ شخص ہی کہ خدائے تعالیٰ نے
اُسکو قرآن دیا سو وہ دن رات کی گھڑیون مین اُسکے ساتھ کھڑا ہوتا ہی اور اُسپر عمل کرتا
ہی اور ایک وہ مرد ہی کہ خدا نے اُسکو مال دیا سو وہ اُسکو رات دن کی گھڑیون مین
خرچ کرتا ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت مین قرآن خوان کو کہا جاویگا
کہ قرآن پڑھ اور چڑھتا جا اور اچھی طرح پڑھ جیسے تو دنیا مین پڑھتا تھا اسواسطے کہ تیرا
اخیر آیت کے نزدیک ہوگا اور فرمایا کہ جو شخص قرآن پڑھے اور وہ اُسمین ماہر ہو یعنے
بلا تکلف پڑھے وہ قیامت کے دن رسولون کے ساتھ ہوگا اور جو قرآن پڑھے اور
اُسمین متردد ہو اور قرآن کا پڑھنا اُس پر دشوار ہو تو اُسکو دوہرا اجر ہی۔ اور فرمایا کہ
سورۂ الحمد اعظم سورت ہی قرآن کی یہی ہی سبع مثانی اور قرآن اعظم یعنے جس کا ذکر
دوسری جگہ قرآن مین آیا ہے اور فرمایا کہ سورۂ فاتحہ مجھکو عرش کے تلے سے ملی اور
حدیث مین آیا ہی کہ جس حالت مین کہ جبرئیل علیہ السلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس بیٹھے تھے کہ ناگہان آپنے اوپر سے ایک آواز سُنی پس سر اُٹھایا سو کہا کہ یہ فرشتہ ہی کہ
آج سے پہلے کبھی زمین پر نہین اُترا سو اُس نے سلام کیا اور کہا کہ تجھ کو خوشی ہو دو
نوری چیزون کو کہ تجھکو ملین کہ تجھ سے پہلے کسی پیغمبر کو نہین ملین ایک تو سورۂ فاتحہ ہی اور
دوسری سورۂ بقرہ کی آخیر کی آیتین یعنے لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ سے اخیر سورہ تک کہ

تو کوئی حرف اُسکا نہ پڑھے گا کہ اُسکا ثواب تجھکو ملے گا

سورۂ بقرہ آل عمران کی فضیلت کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر مین سورہ بقرہ پڑھی جاوے اُس سے شیطان بھاگتا ہی۔ اور فرمایا کہ سورۂ بقرہ کو پڑھا کرو کہ اُسکا سیکھنا برکت ہی اور اُسکا چھوڑنا حسرت ہی یعنی جو اُسکو نہ سیکھے وہ قیامت مین پچتائیگا۔ اور نہین طاقت رکھتے اُسکے سیکھنے کی باطل لوگ اور جھوٹے اور یہ بھی آیا ہی کہ جو شخص رات کے وقت سورۂ بقرہ پڑھے اُسکے گھر مین تین راتین شیطان داخل نہین ہوتا اور جو اُسکو دن کے وقت پڑھے اُسکے گھر مین تین دن شیطان داخل نہین ہوتا اور فرمایا کہ سورۂ بقرہ مجھکو پہلے پیغمبرون کے ذاکرون سے ملی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو روان دو سورتون کو سورۂ بقرہ اور آل عمران کو سو مقرر دہ دونون آدین گی دن قیامت کے گویا کہ وہ دو بدلیان ہون گی یا دو جماعتین ہون گی جانورون کی صف باندھے اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑین گی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آیۃ الکرسی قرآن مجید کی بہت بڑی آیت ہی۔ اور یہ بھی آیا ہی کہ وہ قرآن کی آیتون کی سردار ہی اگر اپنی اولاد یا اپنے مال پر اُسکو پڑھکر دم کرے تو شیطان اُسکے پاس نہین جاتا اور یہ بھی آیا ہی کہ جو شخص سورۂ بقرہ کے آخیر کی دو آیتین یعنے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے آخر سورہ تک اپنے گھر مین تین راتین پڑھے تو شیطان اُسکے پاس نہین جاتا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۂ بقرہ کی اخیر کی دو آیتین خدا نے مجھکو اپنے اُس خزانے سے دین جو عرش کے تلے

ہی سوانکو سیکھاؤ اور اپنی عورتون اور اولاد کو سکھلاؤ اسواسطے کہ وہ نماز بھی ہی اور قرآن بھی
اور دعا بھی ف نماز ہی یعنے نماز مین پڑھی جاتی ہین اور قرآن ہی یعنے افضل ذکر ہے
اور دعا ہے یعنے ساتھ زبان حال کے یا زبان قال کے جیسے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا الآیۃ

سورۂ انعام کی فضیلت کا بیان

جب سورۂ انعام اُتری تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ کہا پھر فرمایا کہ البتہ
اس سورہ کے ساتھ اتنے فرشتے آئے ہین کہ ان سے آسمان کا کنارہ چھپ گیا

سورہ کہف کی فضیلت کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے تو روشنی ہوتی
ہی اُسکے واسطے اس سورت کے نور سے جمعہ تک اور یہ بھی آیا ہی کہ جو شخص جمعے کی رات کو
سورۂ کہف پڑھے تو اُسکے لیے خانہ کعبے تک روشنی ہوتی ہی ایک روایت مین آیا ہی
کہ جو سورۂ کہف پڑھے تو قیامت کے دن اُسکے لیے اُسکے پڑھنے کی جگہ سے مکہ تک
روشنی ہوگی اور یہ بھی آیا ہی کہ جو شخص اُس کے آخیر کی دس آیتین پڑھے گا اُس پر
دجال کا قابو نہ ہوگا اور یہ بھی آیا ہے کہ جو دس آیتین اُسکی اوّل سے پڑھے وہ
دجال کے فتنے سے محفوظ رہی گا۔ اور یہ بھی آیا ہی کہ جو دس آیتین حفظ کرے وہ دجال
کے فتنے سے امن مین رہی گا

سورۂ یٰسین وغیرہ سورتونکی فضیلت کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو ملین سورۂ طٰہٰ اور شعرا اور نمل اور قصص

اور رحم موسیٰ کے الواح سے اور فرمایا کہ قرآن مجید کا دل سورہ یٰسین ہے یعنے اس واسطے کہ اسمین بیان ہے حشر اور نشر کا ساتھ واضح طور کے اور نہین صحیح ہوتا ہے ایمان مگر ساتھ اقرار حشر اور نشر کے سو جو شخص اللہ کی رضامندی اور آخرت طلب کرنیکے واسطے پڑھے اُسکے گناہ بخشے جاتے ہین۔ اور فرمایا کہ سورہ یٰسین اپنے مُردون پر پڑھا کرو۔ اور فرمایا کہ سورہ فتح بہت پیاری ہے میرے نزدیک تمام دنیا سے جسپر سورج چمکے

سورہ تبارک اور اذا زلزلت کی فضیلت کا بیان

اور فرمایا کہ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک تیس آیتین ہین شفاعت کریگی واسطے مرد کے یہان تک کہ اُسکو بخشا جاویگا اور یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص اُسکو پڑھے گا اُسکے واسطے مغفرت مانگے گی۔ یہانتک کہ بخشا جاوے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین دوست رکھتا ہون کہ سورہ ملک ہر مومن کے دل مین ہو یعنے لائق ہے کہ ہر مومن اس کو حفظ کر رکھے اور اُسکو ہمیشہ پڑھتا رہے حدیث مین آیا ہے کہ قبر مین آدمی کے پاس فرشتے آوینگے سو دل پانون کی طرف سے اُسکو عذاب کرنا چاہینگے تو اُس کے دونون پیر کہینگے کہ تمکو ہماری طرف کوئی راہ نہین کہ وہ میری قوت سے قیام نماز مین سورہ ملک پڑھا کرتا تھا پھر سینے کی طرف سے اُسکے پاس آوینگے پھر سر کی طرف سے آوینگے سب اعضا یہی کہینگے کہ تمکو ہماری طرف کوئی راہ نہین سو وہ بچا لینگی آدمی کو عذاب قبر سے اور یہ سورہ توریت مین بھی ہے سو جو شخص سورہ ملک رات مین پڑھے تو اُسنے بہت خیر حاصل کی اور سورہ اذا زلزلت الارض کا ثواب چوتھائی

قرآن کے برابر ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ نصف قرآن کے برابر ہے

سورۂ اخلاص وغیرہ کی فضیلت کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورہ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ کا ثواب چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور فرمایا کہ اچھی ہیں دو سورتیں جو فجر کی سنتوں میں پڑھی جاویں سورۂ کافرون اور قل ہو اللہ احد اور یہ بھی آیا ہے کہ سورۂ اذا جاء نصر اللہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور قل ہو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نماز میں سورۂ قل ہو اللہ کے ساتھ امامت کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکو خبر کردو کہ خدا اسکو دوست رکھتا ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ ایک شخص ہمیشہ سورۂ قل ہو اللہ کو نماز میں اور سورہ کے ساتھ ملا کر پڑھا کرتا تھا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو فرمایا تیری محبت اس سے تجھکو بہشت میں داخل کریگی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ سورۂ قل ہو اللہ پڑھتا ہے سو فرمایا کہ اسکے لیے بہشت واجب ہوئی اور فرمایا قسم ہے اس ذات کی جسکے قابو میں میری جان ہے کہ سورۂ قل ہو اللہ تہائی قرآن کے برابر ہے یعنی جو شخص یہ سورہ پڑھے اسکو تہائی قرآن کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو شخص سوتے کے وقت داہنی کروٹ پر لیٹے پھر سو بار سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کہیگا کہ اے میرے بندے اپنی داہنی طرف بہشت میں داخل ہو

معوذتین کی فضیلت کا بیان

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۂ الفلق اور سورۂ والناس بہتر سورتیں

ہین جو پڑھی گئین اور فرمایا کہ ان دونون سورتون کے ساتھ تعویذ اور دم کیا کرو کہ ان
دونون کے برابر کوئی تعویذ نہین یعنی بلکہ یہ افضل ہین سب تعویذون سے اور حدیث
مین آیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن بھوت اور نظر بد سے اور اسماے الٰہی کے ساتھ
پناہ مانگا کرتے تھے یہانتک کہ معوذتین یعنی سورۂ الفلق اور الناس اتری پھر حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونونکو لیا اور سب کو چھوڑ دیا یعنی پھر صرف انھین دونون کے
ساتھ دم کیا کرتے تھے اور جسنے ان دونون سورتون کے ساتھ سوال کیا اور پناہ
مانگی اسکے برابر کسی نے پناہ نہین مانگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونون
سورتین پڑھا کرو سوتے وقت اور اٹھتے وقت کبھی نہ چھوڑا کرو اسواسطے کہ خدا کے
نزدیک کوئی سورت انکے برابر محبوب تر نہین اور یہ بھی آیا ہے کہ ان آیتون کے
برابر کوئی آیت نہین اتری

اُن دعاؤن کا بیان جو کسی وقت اور سبب کے ساتھ خاص نہین

پہلی دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَ
شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ
خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ
الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
یعنی الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون عاجزی اور سستی سے اور بزدلی اور بڑھاپے سے

اور تاوان سے اور گناہ سے الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون آگ کے عذاب اور فتنے سے
اور قبر کے فتنے اور عذاب سے اور فتنہ مالداری کی بدی سے اور فتنہ محتاجی کی بدی سے اور
مسیح دجال کے فتنے کی بدی سے الٰہی دھو ڈال میرے گناہون کو اولے اور برف سے
اور پاک کر دے میرے دل کو گناہون سے جیسے صاف کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے
الٰہی فرق ڈال دے میرے اور میرے گناہون کے درمیان جیسے تو نے فرق ڈالا مشرق
اور مغرب کے درمیان **دوسری دعا** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ
وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ یعنی الٰہی مین تیری پناہ
مانگتا ہون عاجزی اور سستی اور نامردی اور بڑھاپے سے اور مین تیری پناہ مانگتا ہون
قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے **تیسری دعا** وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْقَسْوَۃِ
وَالْغَفْلَۃِ وَالْعَیْلَۃِ وَالذِّلَّۃِ وَالْمَسْکَنَۃِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْکُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ
وَالسُّمْعَۃِ وَالرِّیَآءِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبُکْمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّیِٔ الْاَسْقَامِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ
یعنی الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون سخت دلی سے اور غفلت سے اور محتاجی سے اور
ذلت سے اور مسکینی سے اور مین تیری پناہ مانگتا ہون فقر سے اور کفر سے اور فسوق
سے اور پھوٹ سے اور سنانے سے اور ریا سے اور مین تیری پناہ مانگتا ہون بہرے
اور گونگے ہونے سے اور جنون اور جذام سے اور بری بیماریون سے **چوتھی دعا**
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ
ضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الرِّجَالِ یعنی الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون اندیشے اور غم

سے اور عاجزی اور سستی سے اور بخیلی اور نامردی سے اور قرض کی سختی سے اور لوگوں
کے غلبے سے پانچویں دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَ
اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ یعنی الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں
نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نکمی عمر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے
فتنے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے چھٹی دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ الْھَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ
اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ
دَعْوَۃٍ لَّا یُسْتَجَابُ لَھَا یعنی الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے اور سستی
سے اور نامردی سے اور بخیلی سے اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے الٰہی تو میرے
نفس کو پرہیزگاری دے اور پاک کر اسکو تو بہتر ہے جو اسکو پاک کرے تو ہی ہے مالک متصرف
اسکا اور تو ہی ہے مددگار اسکا الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے کہ نفع نہ دے
اور اس دل سے کہ اللہ کے ذکر کے ساتھ آرام گیر نہ ہو اور اس نفس سے کہ نہ سیر ہووے
اور اس دعا سے کہ قبول نہ ہووے ساتویں دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَ
الْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَۃِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ یعنی الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں نامردی سے
اور بخیلی سے اور بری عمر سے اور سینے کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے آٹھویں دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ
وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ یعنی الٰہی مین پناہ مانگتا ہون تیری عزت کی کوئی معبود برحق نہین
سوائے تیرے اس سے کہ تو مجھکو گمراہ کر ڈالے تو ایسا زندہ ہی جسکو کوئی موت نہین اور جن
اور آدمی مر جاوینگے **نویں دعا** اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ جُھْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ
وَسُوْءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ یعنی الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون بلا کی مشقت سے
اور بدبختی کے پانے سے اور بری تقدیر سے اور دشمنون کے خوش ہونے سے **دسویں دعا**
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ یعنی الٰہی مین تیری پناہ
مانگتا ہون اس عمل کی بدی سے جو مین نے کیا اور اُس عمل کی بدی سے جو مین
نے نہین کیا **گیارھوین دعا** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ
یعنی الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی بدی سے جو مین جانتا ہون اور
اس چیز کی بدی سے جو نہین جانتا **بارھوین دعا** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ
نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ یعنی الٰہی مین تیری پناہ
مانگتا ہون تیری دی نعمت کے دور ہونے سے اور دی عافیت کے پھرنے سے
اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیرے غضب کے سب سامان سے **تیرھوین دعا**
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ
شَرِّ مَنِیِّیْ یعنی الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کان کی بدی سے اور اپنی آنکھ
کی بدی سے اور اپنی زبان کی بدی سے اور اپنے دل کی بدی سے اور

اپنی منی کی بدی سے چودھویں دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَۃِ وَالذِّلَّۃِ
وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ یعنی الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون فقر سے اور فاقہ سے
اور ذلت سے اور مین تیری پناہ مانگتا ہون اس سے کہ کسی پر ظلم کرون یا کوئی مجھ پر
ظلم کرے پندرھویں دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَدْمِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ التَّرَدِّیْ
وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُبِکَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ
اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا یعنی
الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون اس سے کہ گھر ڈھے کر مجھ پر گر پڑے اور مین تیری پناہ مانگتا
ہون اونچی جگہ سے گرنے سے اور مین تیری پناہ مانگتا ہون ڈوبنے سے اور جلنے سے
اور تیری پناہ مانگتا ہون اس سے کہ بیہوش کر ڈالے مجھ کو شیطان وقت موت کے اور
تیری پناہ مانگتا ہون اس سے کہ مرون تیری راہ مین پیٹھ دیکر اور تیری پناہ مانگتا ہون
اس سے کہ مرون زہردار جانور کے کاٹنے سے سولھویں دعا اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ
مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ [illegible] تیری پناہ مانگتا ہون بری عادتون سے
اور بدعملون اور بری خواہشون سے سترھویں دعا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ
مَا سَأَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ
نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنی الٰہی مین مانگتا ہون تجھ سے خیر اس چیز کی کہ مانگی تیرے
نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مین تیری پناہ مانگتا ہون بدی اس چیز کی سے

کہ پناہ مانگی اس سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تجھ سے مدد مانگی گئی ہے اور تجھ پر ہے
پہونچانا طرف مطلوب کے اور نہیں طاقت پھرنے کی گناہوں سے اور نہ قوت بندگی
کی مگر ساتھ مدد اللہ کے اٹھارھویں دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ
فِیْ دَارِ الْمُقَامَۃِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیَۃِ یَتَحَوَّلُ یعنی الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں بدہمسائے
سے اقامت کے گھر میں اس واسطے کہ جنگل کا ہمسایہ ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف
انتقال کرتا ہے انیسویں دعا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْکُفْرِ وَالدَّیْنِ یعنی میں اللہ کی پناہ مانگتا
ہوں کفر اور قرض سے بیسویں دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ الْعَدُوِّ
وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَآءِ یعنی الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبے سے اور
دشمن کے غلبے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اکیسویں دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَدُعَآءٍ لَّا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنَ
الْجُوْعِ فَاِنَّہٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَمِنَ الْخِیَانَۃِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَۃُ وَمِنَ الْکَسَلِ وَالْبُخْلِ
وَالْجُبْنِ وَمِنَ الْھَرَمِ وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ
الْقَبْرِ وَفِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ عَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَمُنْجِیَاتِ اَمْرِکَ
وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ
یعنی الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے کہ نفع نہ دے اور ایسے دل سے
کہ نہ ڈرے اور ایسی دعا سے کہ قبول نہ ہو اور ایسے نفس سے کہ سیر نہ ہو اور بھوک سے
کہ وہ بدساتھی ہے اور پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کہ وہ بدخصلت ہے اور سستی

سے اور بخل سے اور نامردی سے اور بڑھاپے سے اور اس سے کہ میں نکمی عمر کیطرف پھیرا
جاؤں اور دجال کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے
الٰہی میں تجھ سے مانگتا ہوں تیری مغفرت کی چیزیں اور تیرے عہد سے نجات دینے والی
چیزیں اور سلامتی ہر گناہ سے اور غنیمت ہر نیکی سے اور ظفر یابی ساتھ بہشت کے
اور نجات آگ سے **بائیسویں دعا** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّاَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ
لَّا یَنْفَعُ یعنی الٰہی میں سوال کرتا ہوں تجھ سے علم نفع دینے والا اور میں تیری پناہ مانگتا
ہوں ایسے علم سے کہ نفع نہ دے **تیئیسویں دعا** اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ اَنْ نَّرْجِعَ عَلٰی
اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِیْنِنَا یعنی الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تو ہم کو
ہماری ایڑیوں پر پھیرے یا ہم فتنے کے سبب سے اپنے دین سے پھر جاویں۔
چوبیسویں دعا نَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَنَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الْفِتَنِ مَاظَھَرَ
مِنْھَا وَمَا بَطَنَ وَنَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ یعنی ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ کی آگ
کے عذاب سے اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کے فتنوں سے جو ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ
اور پناہ مانگتے ہیں دجال کے فتنے فساد سے **پچیسویں دعا** اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ
ذُنُوْبِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمَدِیْ یعنی الٰہی بخش مجھ کو میرے گناہ اور میری بھول چوک
اور جو گناہ جان بوجھ کر کیے **چھبیسویں دعا** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ یَّوْمِ
السُّوْءِ وَمِنْ لَّیْلَۃِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَۃِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ
فِیْ دَارِ الْمُقَامَۃِ یعنی الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں برے دن سے اور بری رات سے

اور بُری ساعت سے اور برے ساتھی سے اور بد ہمسائے سے اقامت کے گھر مین ستائیسوین
دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَیِّئِ الْاَسْقَامِ یعنی الٰہی مین تیری
پناہ مانگتا ہون برص اور جنون اور جذام سے اور بُری بیماریون سے اٹھائیسوین دعا اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ یعنی الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون پھوٹ
اور نفاق اور بُری عادتون سے انتیسوین دعا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی
الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یعنی الٰہی ای رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین بھلائی اور آخرت
مین بھلائی اور بچا ہمکو آگ کے عذاب سے تیسوین دعا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَ
اِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ یعنی الٰہی بخش مجھکو بھول میری اور نادانی میری اور
زیادتی میری جو میرے کام مین ہوئی اور تو میرا گناہ مجھ سے زیادہ تر جانتا ہے اکتیسوین دعا
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلَّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ یعنی الٰہی بخش مجھکو قصداً
گناہ میرا اور جو ہنسی سے ہوا اور بھول چوک میری اور جو جان بوجھکر کیا اور سب قصور
میرے اندر جو موجود ہین بتیسوین دعا اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
قَدِیْرٌ یعنی اور تو ہی ہے آگے کرنیوالا اور تو ہی ہے پیچھے ڈالنے والا اور تو ہر چیز پر قادر
ہے (۳۳) اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِکَ یعنی الٰہی
پھیرنے والے دلون کے پھیر ہمارے دلون کو اپنی بندگی کی طرف تینتیسوین دعا
اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالسَّدَادَ یعنی الٰہی ہدایت کر
مجھکو اور مضبوط رکھ مجھکو اپنی راہ پر الٰہی مین تجھ سے مانگتا ہون ہدایت اور مضبوطی

چونتیسویں دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی یعنی الٰہی مین سوال
کرتا ہون تجھ سے ہدایت اور تقوی اور حرام سے بچنا اور بے پرواہی **پینتیسویں دعا**
اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ
لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ
رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ یعنی الٰہی سنوار اور ٹھیک کر دین میرا کہ اُس مین میرے کام کا
بچاؤ ہے اور سنوار میری دنیا جس مین میری معاش ہے اور سنوار میری آخرت جو جگہ ہے
میرے پھرنے کی اور کر زندگی کو سبب زیادتی کا ہر نیکی مین اور کر موت کو آرام میرے
واسطے ہر بدی سے **چھتیسویں دعا** اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ
وَاھْدِنِیْ یعنی الٰہی مجھکو بخش اور میرے رحم کر اور مجھکو عافیت دے اور مجھکو روزی دے اور مجھکو
ہدایت کر **پینتیسویں دعا** رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ وَامْکُرْ لِیْ
وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَاھْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْھُدٰی لِیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ
ذَکَّارًا لَّکَ شَکَّارًا لَّکَ وَھَّابًا لَّکَ مُطْوَاعًا لَّکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاھًا مُّنِیْبًا
رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ
وَاھْدِ قَلْبِیْ وَاسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ یعنی الٰہی مدد کر میری اور نہ مدد کر مجھپر کسی کو اور نصرت
دے مجھکو اور نہ نصرت دے مجھپر کسی کو اور تدبیر کر میرے لیے اور نہ تدبیر کر مجھپر واسطے
کسی کے اور ہدایت کر مجھکو اور آسان کر میرے لیے راہ ہدایت کی اور نصرت
دے مجھکو اُس پر جو مجھ پر سرکشی کرے الٰہی ٹھیرا مجھکو اپنے لیے بہت ذکر

کرنے والا اپنے واسطے بہت شکر کرنے والا اپنے لیے بہت ڈرنے والا اپنے لیے
اور بہت تابعداری کرنیوالا اور تیری فروتنی کرنے والا طرف تیرے بہت رونیوالا
تیری طرف رجوع کرنے والا اے رب میرے توبہ قبول کر اور میرے گناہ کو
دھو ڈال اور میری دعا قبول کر اور میری حجت کو ثابت کر اور میری زبان کو
مضبوط رکھ اور میرے دل کو راہ دکھا یعنی اپنی معرفت کی طرف اور میرے سینے
سے بغض اور کینہ نکال ۔ ال ۔ **اڑتیسویں دعا** اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا
وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا كُلَّهٗ یعنی اے میرے بخشدے
ہمکو اور رحم کر ہمپر اور راضی ہو ہم سے اور قبول کر ہم سے یعنی ہماری بندگی اور داخل کر
ہمکو بہشت مین اور بچا ہمکو آگ سے اور سنوار ہمارے سب کام **انتالیسویں دعا** اَللّٰھُمَّ
اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَی النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ سَمْعِنَا
وَاَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّیَّاتِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ
وَاجْعَلْنَا شَاكِرِیْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِیْنَ بِهَا قَابِلِیْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَیْنَا یعنی اے الفت
ڈال ہمارے دلون مین اور صلح کر درمیان ہمارے اور دکھلا ہمکو راہ سلامتی کی آفتون سے
اور نجات دے ہمکو اندھیرون سے طرف نور کے اور بچا ہمکو بے حیائیون سے جو
ظاہر ہین اور جو پوشیدہ اور برکت کر ہمارے لیے ہمارے کانون مین اور آنکھون مین
اور دلون مین اور برکت کر ہماری بیبیون اور اولادمین اور توبہ قبول کر ہماری

بیشک تو بہت توبہ قبول کرنیوالا ہی مہربان اور تجھیر اہمکو شکر کرنیوالے تیری نعمت کا
شناکرنیوالے ساتھ اُسکے قبول کرنیوالے اور واسطے اُسکے اور تمام کر اُسکو ہمپر چالیسویں دعا
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَاَسْاَلُکَ عَزِیْمَۃَ الرُّشْدِ وَاَسْاَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ
وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ وَاَسْاَلُکَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِیْمًا وَّخُلُقًا مُّسْتَقِیْمًا وَّاَعُوْذُبِکَ
مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ
الْغُیُوْبِ یعنی الٰہی مین تجھ سے مانگتا ہون ثابتی امرو مین ہین اور مین تجھ سے سوال کرتا
ہون ہدایت لازم جس مین کچھ رخصت نہ ہو اور مانگتا ہون تجھ سے شکر تیری نعمت کا
یعنی جو تو نے مجھکو عطا کی ساتھ ہدایت وغیرہ کے اور مانگتا ہون تجھ سے خوب
عبادت تیری یعنی ساتھ اخلاص اور آداب کے اور مانگتا ہون تجھ سے زبان سچی
اور دل سلامت کینہ اور بغض وغیرہ سے اور خو نیک اور مین تیری پناہ مانگتا ہون
اُس چیز کی بدی سے جو تو جانتا ہی اور مانگتا ہون تجھ سے نیکی اُس چیز کی جو تو جانتا ہے
اور مین مغفرت مانگتا ہون تجھ سے اُس چیز سے کہ تو جانتا ہے بیشک تو بہت
جاننے والا ہی چھپی چیزونکا اکتالیسویں دعا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ
وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ یعنی الٰہی بخش مجھکو میرے گناہ
پہلے اور پچھلے اور چھپے اور کھلے اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے بیالیسویں دعا
لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا تَحُوْلُ بِہٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَ
مَعَاصِیْکَ وَبَیْنَ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِہٖ جَنَّتَکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِہٖ

عَلَيْنَا مَصَآئِبَ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ
الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ
مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ
رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا یعنی نہیں کوئی لائق بندگی کے سوا تیرے
الٰہی ہماری قسمت میں کر اپنا خوف جو روکے ہمکو گناہوں سے اور نصیب کر ہمارے اپنی بندگی
جو پہونچادے ہمکو تیری بہشت میں اور عطا کر ہمکو یقین ایسا کہ آسان ہوں ساتھ اُسکے
ہم پر مصیبتیں دنیا کی اور نفع دے ہمکو ہمارے کانوں سے اور ہماری آنکھوں سے اور
قوت سے جب تک کہ تو ہم کو زندہ رکھے اور ٹھیرا ہماری نسل سے وارث ہمارا اور
ٹھیرا بدلا ہمارا خاص اُسی شخص پر جو ہم پر ظلم کرے اور مدد کر ہمارے دشمنوں پر اور
نہ ڈال ہمپر مصیبت ہمارے دین میں اور نہ ٹھیرا دنیا کو بڑا مقصود ہمارا اور نہ منتہا ہمارے
علم کا اور نہ نہایت ہماری رغبت کی اور نہ غالب کر ہمکو اسکو جو ہم پر رحم نہ کرے **تینتالیسویں**
دعا اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْبِرْنَا وَلَا تُصْغِرْنَا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا
تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضَ عَنَّا وَارْضَ عَنَّا یعنی الٰہی زیادہ دے ہمکو نیکی اور نہ کم کر ہمسے اور
ہمکو عزت دے اور ذلیل نہ کر اور ہمکو انعام دے اور خالی نہ چھوڑ اور ہمکو مقدم کر اور
کسی کو ہم پر مقدم نہ کر اور راضی کر ہمکو اور راضی ہو ہمسے **چوالیسویں دعا** اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ
رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ یعنی الٰہی ڈال میرے دل میں ہدایت میری اور
بچا مجھکو میرے نفس کی بدی سے **پینتالیسویں دعا** اَللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِيْ وَاعْزِمْ لِيْ

عَلٰی اَرْشَدِ اَمْرِیْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَخْطَاْتُ وَمَا
عَمَدْتُ وَمَا جَھِلْتُ یعنی الٰہی بچا مجھکو میرے نفس کی بدی سے اور ضرر عطا کر
مجھکو میرے ہدایت کا کام الٰہی بخش مجھکو میرے گناہ چھپے اور کھلے اور جو میں نے بھولے
سے کیا اور جو جان بوجھکر کیا اور جو نادانی سے کیا چھیالیسویں دعا اَسْاَلُ اللّٰہَ
الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنی میں مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ سے عافیت دنیا اور آخرت
میں سینتالیسویں دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ
الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَۃً فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَّ
اَسْاَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُ اِلٰی حُبِّکَ یعنی الٰہی میں پناہ مانگتا ہوں
تجھ سے فعل نیکیوں کا اور ترک بدی کاموں سے اور محبت محتاجوں کی اور یہ کہ تو مجھکو بخشدے
اور مجھپر رحم کرے اور جب تو کسی قوم کو فتنے میں ڈالنا چاہے تو مار مجھکو بغیر فتنے کے اور میں
مانگتا ہوں تجھ سے محبت تیری اور محبت اُس شخص کی کہ جو تجھ سے محبت رکھے اور محبت
اس عمل کی جو تیری محبت کیطرف قریب کرے اڑتالیسویں دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ
حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَحَبَّ اِلَیَّ
مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ یعنی الٰہی میں مانگتا ہوں تجھ سے محبت تیری
اور محبت اُس شخص کی جو محبت رکھے تجھ سے اور وہ عمل جو مجھکو تیری محبت کی طرف
پہونچاوے الٰہی کھیرا اپنی محبت کو محبوب تر میرے نزدیک اپنی جان اور گھر والوں سے
اور بہت ٹھنڈے پانی سے انچاسویں دعا اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ

يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ فَلَمَا رَزَقْتَنِي مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّي فِيمَا
تُحِبُّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّي فِيمَا تُحِبُّ یعنی الٰہی نصیب کر
مجھکو محبت اپنی اور محبت اس شخص کی کہ نفع دے مجھکو محبت اُسکی تزدیک تیرے
الٰہی سو جس طرح تو نے مجھکو روزی دی میری خواہش کے موافق سو ٹھیرا میرے
واسطے قوت اُس چیز مین کہ تو چاہتا ہے اور جو تو نے مجھ سے پھیرا جو مین چاہتا ہون
سو کر اُسکو فراغت اُس چیز مین کہ تو چاہتا ہے **پچاسوین دعا** اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي
وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ يَظْلِمُنِي وَخُذْ مِنْهُ ثَارِي یعنی الٰہی
نفع دے مجھکو میرے کان سے اور میری آنکھ سے اور ٹھیرا میری نسل سے وارث میرا
اور مدد کر میری اس شخص پر جو ظلم کرے مجھپر اور لے اُس سے بدلا میرا **اکیاونین دعا** یَا مُقَلِّبَ
الْقُلُوبِ بَيِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِينِكَ یعنی ای پھیرنے والے دلون کے ثابت رکھ میرے دلکو اپنے
دین پر **باونین دعا** اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ اِيمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيمًا لَّا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ الْخُلْدِ یعنی الٰہی مین تجھ سے
مانگتا ہون ایسا ایمان کہ کبھی نہ بدلے اور ایسی نعمت کہ کبھی تمام نہو اور رفاقت ہماری
نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بہشت کے اعلی درجے مین جو ہمیشہ رہنے کا بہشت ہے
ترپنوین دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ صِحَّةً فِي اِيمَانٍ وَّاِيمَانًا فِي حُسْنِ خُلُقٍ وَّ
نَجَاحًا تَتْبَعُهُ فَلَاحًا وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا یعنی الٰہی مین
مانگتا ہون تجھ سے صحت ایمان کی اور حسن خلق مین اور ظفر پانی دینی کامون مین

جسکا انجام خلاصی ہو اور رحمت تجھ سے اور عافیت اور مغفرت تجھ سے اور رضامندی

چونوین دعا اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ

حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَالِ اَھْلِ النَّارِ یعنی الٰہی نفع دے مجھکو ساتھ اس علم کے کہ تو نے مجھکو

سکھلایا اور سکھلا مجھکو وہ علم کہ نفع دے مجھکو علم اور حمد ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے ہر حال

مین اور مین اللہ کی پناہ مانگتا ہون دوزخیون کے حال مین سے پچنوین دعا اَللّٰھُمَّ

بِعِلْمِکَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوۃَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا

عَلِمْتَ الْوَفَاۃَ خَیْرًا لِّیْ وَاَسْاَلُکَ خَشْیَتَکَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ وَکَلِمَۃَ الْاِخْلَاصِ

فِی الرِّضٰی وَالْغَضَبِ وَاَسْاَلُکَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَقُرَّۃَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُکَ الرِّضَا

بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَاءِکَ

وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ ضَرَّآءَ مُضِرَّۃٍ وَّفِتْنَۃٍ مُّضِلَّۃٍ اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَۃِ الْاِیْمَانِ

وَاجْعَلْنَا ھُدَاۃً مُّھْتَدِیْنَ یعنی الٰہی مین تجھ سے طلب کرتا ہون بحق جاننے

تیرے کے علم غیب کو اور قدرت تیری کے خلق پر کہ زندہ رکھ مجھکو جب تک کہ تو

زندگی کو میرے حق مین بہتر جانے اور مار مجھکو جب تک کہ تو موت کو میرے حق مین

بہتر جانے اور مین تجھ سے سوال کرتا ہون تیرا خوف چھپے اور کھلے اور کلمہ اخلاص کا

راضی اور غصہ ہونے کے وقت اور مین مانگتا ہون تجھ سے ایسی نعمت کہ کبھی تمام

نہ ہو اور ٹھنڈک آنکھ کی کہ کبھی قطع نہ ہو اور مین تجھ سے مانگتا ہون

راضی ہونا ساتھ قضا کے اور ٹھنڈک عیش کی بعد مرنے کے اور لذت دیدار کیطرف

ذات تیری کے اور شوق تیری ملاقات کا اور مین تیری پناہ مانگتا ہون ایسی
بیماری سے جو ضرر رسان ہو اور ایسے فتنے سے جو گمراہ کرنے والا ہو الٰہی زینت دار
کر ہم کو ساتھ زینت ایمان کے اور کر ہمکو ہدایت کرنیوالے راہ یاب **چھپنوین دعا** اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُبِکَ
مِنَ الشَّرِّ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مَا سَاَلَکَ
عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْہُ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْاَلُکَ الْجَنَّۃَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَّاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ
اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْاَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ کُلَّ قَضَآءٍ لِیْ خَیْرًا یعنے الٰہی مین مانگتا
ہون تجھ سے سب بھلائی دنیا کی اور آخرت کی جو مجھکو معلوم ہی اور جو مین نہین جانتا اور
مین تیری پناہ مانگتا ہون سب بدی سے دنیا کی بدی سے اور آخرت کی بدی سے
جو مین اُس سے جانتا ہون اور جو نہین جانتا الٰہی مین تجھ سے مانگتا ہون بھلائی
جو مانگی تجھ سے تیرے بندے اور پیغمبر نے اور مین پناہ مانگتا ہون اُس چیز کی بدی سے
کہ پناہ مانگی اُس سے تیرے بندے اور پیغمبر نے الٰہی مین مانگتا ہون تجھ سے بہشت اور جو
قول اور عمل اُسکے قریب کرے اور مین تیری پناہ مانگتا ہون آگ سے اور جو قول اور عمل
کہ اُسکے نزدیک کرے اور مین سوال کرتا ہون تجھسے یہ کہ کرے تو قضا کو بہتر واسطے میرے
ستاونوین دعا اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ
الْاٰخِرَۃِ یعنے الٰہی نیک کر ہماری عاقبت کو سب کامون مین اور پناہ دے ہمکو دنیا کی رسوائی اور

آخرت کے عذاب سے اٹھاونوین دعا اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَّ احْفَظْنِیْ
بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَّ لَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا وَّ لَا حَاسِدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْاَلُکَ مِنْ کُلِّ خَیْرٍ خَزَائِنُہٗ بِیَدِکَ یعنی الٰہی نگاہ رکھ مجھکو ساتھ اسلام کے اس
حال مین کہ مین کھڑا ہون اور نگاہ رکھ مجھکو ساتھ اسلام کے اس حالت مین کہ مین بیٹھا ہون اور
نگاہ رکھ مجھکو ساتھ اسلام کے اس حالت مین کہ مین لیٹا ہون اور نہ خوش کر ساتھ
میرے کسی دشمن کو اور نہ کسی حاسد کو الٰہی مین تجھسے مانگتا ہون ہر خیر جسکے خزانے
تیرے قابو مین ہین انسٹھوین دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ
وَ اَسْاَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ ھُوَ بِیَدِکَ کُلِّہٖ یعنی الٰہی مین تیری پناہ مانگتا ہون بدی
اُس چیز کی سے جسکی پیشانی تیرے ہاتھ مین ہے اور مین مانگتا ہون تجھسے ہر نیکی جو تیرے
ہاتھ مین ہے ساٹھوین دعا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ
وَ السَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَّ الْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّ الْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَ النَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ
یعنی الٰہی مین مانگتا ہون تجھ سے تیری رحمت کی واجب کرنیوالی چیزین اور تیری مغفرت
کی مؤکد کرنیوالی چیزین اور سلامتی ہر گناہ سے اور غنیمت ہر نیکی سے اور ظفریابی ساتھ
بہشت کے اور نجات آگ سے اکسٹھوین دعا اَللّٰھُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ
وَ لَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَ لَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَہٗ وَ لَا حَاجَۃً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ اِلَّا
قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یعنے نہ چھوڑ ہمارا کوئی گناہ مگر کہ اُسکو بخشدے اور نہ کوئی
غم مگر کہ اُسکو دور کردے اور نہ کوئی قرض مگر کہ اُسکو ادا کردے اور نہ کوئی حاجت

دنیا اور آخرت کی حاجتون سے مگر کہ اسکو روا کردے اے زیادہ رحم کرنیوالے سب
رحم کرنیوالونسے باسٹھوین دعا اَللّٰھُمَّ اَعِنَّا عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ
یعنی الٰہی مدد کر ہماری اپنے ذکر اور شکر اور نیک عبادت پر اور اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ
وَشُکْرِکَ بھی آیا ہے ترسٹھوین دعا اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاخْلُفْ لِیْ
عَلٰی کُلِّ غَائِبَۃٍ لِّیْ بِخَیْرٍ یعنے الٰہی قناعت دے مجھکو ساتھ اُس چیز کے کہ روزی دی
تونے مجھکو اور برکت کر میرے لیے بیچ اُسکے اور خلیفہ ہو میرے ہر غائب پر ساتھ خیر کے
چوسٹھوین دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ عَیْشَۃً نَقِیَّۃً وَّمِیْتَۃً سَوِیَّۃً وَّمَرَدًّا غَیْرَ مُخْزِیٍ وَّلَا فَاضِحٍ
یعنی الٰہی مین مانگتا ہون تجھ سے زندگی عمدہ اور موت اچھی اور ظاہر اور باطن مین اور
بازگشت نہ رسوائی کی اور نہ فضیحت کرنیوالی پینسٹھوین دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ
فِیْ رِضَاکَ ضَعْفِیْ وَخُذْ اِلَی الْخَیْرِ بِنَاصِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَہٰی رِضَایَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ
فَقَوِّنِیْ وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ یعنی الٰہی مین کمزور ہون
سو قوی کر اپنی رضامندی مین میری کمزوری کو اور پکڑ میری پیشانی کو طرف خیر کے اور
ٹھیرا اسلام کو انتہا میری رضامندی کا الٰہی مین کمزور ہون سو قوی کر مجھکو اور مین
ذلیل ہون سو عزت دے مجھکو اور مین محتاج ہون سو روزی دے مجھکو چھیاسٹھوین دعا
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَیْءَ قَبْلَکَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا شَیْءَ بَعْدَکَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ کُلِّ دَابَّۃٍ
اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا بِیَدِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْکَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ
مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ

مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
ھٰذَا مَا سَاَلَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَبَّہٗ یعنی الٰہی تو ہی پہلا ہے سو کوئی چیز تجھ سے پہلے نہیں اور تو ہی
پچھلا ہے سو کوئی چیز تجھ سے پیچھے نہیں مین تیری پناہ مانگتا ہون ہر چیز کی بدی سے
جسکی پیشانی تیرے ہاتھ مین ہے اور مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ سے اور سستی
سے اور قبر کے عذاب سے اور محتاجی کی بلا سے اور مین تیری پناہ مانگتا ہون گناہ سے
اور تاوان سے الٰہی پاک کر ڈال مجھکو گناہ سے جیسا پاک کیا تو نے کپڑا سفید میل سے
الٰہی فرق ڈالدے میرے اور میرے گناہون کے درمیان جیسے فرق ڈالا
تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان یہ وہ دعا ہے جو حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
نے اپنے رب سے مانگی **ستاسٹھوین دعا** اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ خَیْرَ الْمَسْئَلَۃِ وَخَیْرَ الدُّعَآءِ
وَخَیْرَ النَّجَاحِ وَخَیْرَ الْعَمَلِ وَخَیْرَ الثَّوَابِ وَخَیْرَ الْحَیٰوۃِ وَخَیْرَ الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ
مَوَازِیْنِیْ وَحَقِّقْ اِیْمَانِیْ وَارْفَعْ دَرَجَتِیْ وَتَقَبَّلْ صَلَاتِیْ وَاغْفِرْ خَطِیْئَتِیْ وَاَسْاَلُکَ
الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ فَوَاتِحَ الْخَیْرِ وَخَوَاتِمَہٗ وَجَوَامِعَہٗ
وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَظَاھِرَہٗ وَبَاطِنَہٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْاَلُکَ خَیْرَ مَا اٰتِیْ وَخَیْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَیْرَ مَا اَعْمَلُ وَخَیْرَ مَا بَطَنَ وَخَیْرَ مَا ظَھَرَ
وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اَنْ تَرْفَعَ ذِکْرِیْ وَتَضَعَ
وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَتُطَھِّرَ قَلْبِیْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِیْ وَتُنَوِّرَ قَلْبِیْ وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ وَاَسْاَلُکَ
الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّۃِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ اَنْ تُبَارِکَ لِیْ فِیْ

سَمعِی وَفِی بَصَرِی وَفِی رُوحِی وَفِی خَلقِی وَفِی خُلقِی وَفِی اَھلِی وَفِی مَحیَایَ وَ
فِی مَمَاتِی وَفِی عَمَلِی وَتَقَبَّل حَسَنَاتِی وَاَسئَلُکَ الدَّرَجَاتِ العُلیٰ مِنَ الجَنَّۃِ اٰمِین
یعنی الٰہی مین مانگتا ہون تجھسے بہتر سوال اور بہتر دعا اور بہتر ظفریابی اور بہتر عمل اور بہتر
ثواب اور بہتر زندگی اور بہتر موت اور ثابت رکھ مجھکو حق پر اور بھاری کر میرے
نامۂ اعمال کو اور مضبوط کر میرے ایمان کو اور بلند کر میرے درجے کو اور قبول کر میری
نماز کو اور بخش میری بھول چوک کو اور مین مانگتا ہون تجھ سے درجے بلند بہشت مین
قبول کر میری دعا الٰہی مین مانگتا ہون تجھ سے ابتدا نیک و خاتمہ بالخیر اور نیکیان جامع
یعنی جو نافع ہون دنیا اور آخرت مین اور اول خیر کا اور آخر اُسکا اور ظاہر اُسکا اور باطن
اُسکا اور درجے بلند بہشت مین الٰہی مین مانگتا ہون تجھ سے خیر اُس چیز کی کہ مین لاؤن
قول اور عمل سے اور خیر اپنے فعل اور عمل کی اور خیر باطن اور ظاہر کی اور بلند درجے
بہشت مین الٰہی مین تجھ سے مانگتا ہون یہ کہ بلند کرے تو میرے ذکر کو اور اُتارے
میرے گناہ کو اور درست کرے میرے کام کو اور پاک کرے میرے دل کو اور بچاوے
میری شرمگاہ کو اور روشن کرے میرے دلکو اور بخشے میرے گناہ کو اور مین مانگتا
ہون تجھ سے درجے بلند بہشت مین قبول کر دعا میری الٰہی مین مانگتا ہون تجھ سے
یہ کہ برکت کرے تو میرے لیے میرے کان مین اور میری آنکھ مین اور میری روح مین
اور میرے بدن مین اور میری خوخصلت مین اور میرے گھر والون مین اور میری زندگی مین اور
میری موت مین اور میرے عمل مین اور قبول کر میری نیکیون کو اور مانگتا ہون مین تجھسے درجے

بلند بہشت مین میری دعا قبول کرا ۲۸ چھوین دعا اَللّٰھُمَّ اجعل اَوسع رزقک علیّ عند
کبر سنی وانقطاع عمری یعنے الٰہی کرا پنے رزق کو مجھپر کشادہ تر میرے بڑھاپے اور قطع
عمر ہونیکے وقت ۲۹ بہترویں دعا اَللّٰھُمَّ اغفر لی ذنوبی وخطائی یعنی الٰہی بخش مجھکو
میرے گناہ اور بھول چوک اور جان بوجھکے گناہ ۳۰ سلوا اللہ العفو والعافیۃ فانّ احدًا لم یعط
بعد الیقین خیرًا من العافیۃ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
مانگو اللہ سے معافی اور خیریت اسواسطے کہ یقین کے بعد عافیت سے کوئی چیز بہتر نہین اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت کی اور فرمایا کہ بہت مانگا کرو دعا عافیت کی
اور فرمایا کہ نہین مانگی بندون نے کوئی چیز اللہ سے افضل اس سے کہ اُنکو بخشے اور معاف کرے اور یہ بھی
آیا ہی کہ ایک شخص نے کہا کہ یا حضرت مجھکو کوئی دعا سکھلایئے کہ مین خاص اپنے لیے مانگا کرون
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا مانگا کر اَللّٰھُمَّ ربّ النبی محمّد اغفر لی ذنبی
واذھب غیظ قلبی واجرنی من مضلات الفتن ما احییتنا یعنی الٰہی اے
رب نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بخش مجھکو میرا گناہ اور دور کر غصہ میرے دل کا اور پناہ دے مجھکو
فتنون کے گمراہ کرنیوالی چیزونسے جبتک کہ تو مجھکو زندہ رکھے اور ۳۱ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ کوئی یون نہ کہے کہ الٰہی مجھکو میری حجت سمجھا اسواسطے کہ کافر اپنی حجت سکھایا جاتا ہی ولیکن
یون کہے اَللّٰھُمَّ لقّنی حجّۃ الایمان عند الممات یعنی الٰہی مجھکو سمجھا اور میرے دلمین ڈال حجت ایمان کی
وقت مرنیکے یعنی اسواسطے کہ سب مدار نیک خاتمہ پر ہی ف یہ سب دعائین کہ مذکور ہوئین کسی وقت اور سبب کے
ساتھ نہین ہین جسوقت چاہی پڑھے اور یہ سب دعائین پڑھی یا بعضی انمین سے پڑھے اختیار ہی

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے اور سلام کرنیکی فضیلت کا بیان

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ کسی مجلس مین بیٹھین جسمین نہ اللہ کو یاد کرین اور نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھین تو قیامت کے دن اُن پر حسرت ہوگی اور پچھتاینگے اگرچہ بہشت مین داخل ہون واسطے ثواب کے اور فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھپر بہت درود پڑھا کرو سو مقرر تمھارا درود مجھپر پیش کیا جاتا ہی اور یہ بھی آیا ہی کہ جو مجھکو سلام کرے اللہ تعالی وہ سلام میری روح کو پہونچاتا ہی اور مین اُسکو سلام کا جواب دیتا ہون اور فرمایا کہ قریب تر میرے قیامت کے دن وہ لوگ ہونگے جو مجھپر زیادہ درود پڑھتے ہین اور فرمایا کہ بخیل ہی وہ شخص کہ اُسکے پاس میرا نام لیا جاوے پھر وہ مجھپر درود نہ پڑھی اور فرمایا کہ بہت درود پڑھا کرو مجھپر کہ وہ تمھارے واسطے سبب ہی پاک ہونیکا گناہون سے اور یہ بھی آیا ہی کہ خاک آلودہ ہو ناک اُس شخص کی جسکے پاس میرا ذکر ہو پھر وہ مجھپر درود نہ پڑھے اور یہ بھی آیا ہی کہ جسکے پاس میرا ذکر ہو تو چاہیے کہ مجھپر درود پڑھی اور یہ بھی آیا ہی کہ جو میرا نام لے تو چاہیے کہ مجھپر درود پڑھی سو مقرر شان یہ ہی کہ جو مجھپر ایکبار درود پڑھی خدا اس پر دس بار رحمت کرتا ہی اور فرمایا کہ خدائے تعالی کے کچھ فرشتے مستعین ہین کہ سیر کرتے پھرتے ہین علم اور ذکر وغیرہ کی مجلسون مین میری اُمت کا سلام مجھکو پہونچاتے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھکو بشارت دی کہ تیرا رب کہتا ہی کہ جو تجھپر درود پڑھے مین اُسپر درود پڑھتا ہون اور جو تجھپر سلام کرے مین اُسپر سلام کرتا ہون سو مین اللہ کے شکر کے واسطے سجدہ مین گر پڑا اور یہ بھی آیا ہی کہ ایک شخص نے کہا یا حضرت مین چاہتا ہون کہ اپنی دعاؤنکا سب وقت درود پڑھنے مین خرچ کرون فرمایا کہ اب کافی ہوگا تجھکو تیرے تمام غم اندیشے سے اور بخشا جاویگا گناہ تیرا اور یہ بھی آیا ہی کہ جو شخص ایکبار مجھپر درود پڑھی خدا

اُس پر دس بار درود پڑھتا ہی اور اُسکے دس گناہ دور کیے جاتے ہین اور اُسکے دس درجے
بلند کیے جاتے ہین اور اُسکے واسطے دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور یہ بھی آیا ہی کہ جو شخص حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار درود پڑہی تو اللہ اور اُسکے فرشتے اُسپر ستر بار درود پڑھتے ہین
اور کیفیت درود کی پہلے گذر چکی ہی اور حضرت علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ ہر دعا روکی گئی ہی قبول
ہونے سے یا کمال وصول سے یہانتک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکی آل پر درود
پڑھا جاوے اور حضرت عمر فاروق رض سے روایت ہی کہ دعا زمین اور آسمان کے درمیان لٹکتی
رہتی ہی کوئی چیز اُس سے اوپر نہین چڑھتی یہانتک کہ تو اپنے نبی پر درود پڑہی اور شیخ
ابو علی دارانی نے کہا کہ جب تو خدا سے کچھ حاجت مانگے تو اول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم پر درود پڑھ پھر مانگ جو چاہی پھر ختم کر دعا کو ساتھ درود کے اسواسطے کہ اللہ سبحانہ وتعالی
اپنے فضل سے قبول کرتا ہی دونون درود کو اور وہ بزرگ تر ہی اس سے کہ چھوڑے جو اُن کے
درمیان ہی یعنی دونون درود کے درمیان جو دعا ہی وہ بھی لامحالہ قبول ہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ ھَلِّ عَلَیْہِ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ
الْغَافِلُوْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا وَاٰخِرُ دَعْوٰھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر (۸۵)

فقہ حنفی

طریقہ محمدیہ

حصہ چہارم

باہتمام احقر العبید راجی رحمت ربہ بیع محمد سفیع غفرلہ اللہ البدی

مجتبائی پریس میں مطبوعہ

۲۹۷ ۳۶
م ف م
حصہ

عاجز کے کارخانے سے ہر قسم کی کتابیں بہت جلد بکفایت ویلیو پی ایبل روانہ ہوتی ہیں المشتہر حاجی محمد سعید تاجر کتب و مالک مطبع مجیدی کانپور

۲۹۷۵ ۳۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب ہی بیع کے بیان مین

ف بیع کے معنے کبھی عقد کے آتے ہین کہ اس کا اثر نکلنا مال کا ہے ایک کی ملک سے اور داخل ہونا دوسرے کی ملک مین کہ مراد اس سے بدلنا مال کا ہے ساتھ مال کے اور اکثر اطلاق اِس کا اوّل جزو پر آتا ہے کہ نکلنا مال کا ہے ملک سے جسکو بیچنا کہتے ہین اور کبھی دوسرے جزو پر بیع کا لفظ بولا جاتا ہے کہ مراد اس سے خریدنا ہے اور شراء برعکس اسکے ہے اور زیادہ اطلاق اِس کا خریدنے پر آتا ہے اور کبھی بیچنے پر بھی آتا ہے غرضکہ بیع اور شراء کا لفظ ایک دوسرے پر بولا جاتا ہے اور حکمت بیع مشروع کرنے بیع کے یہ ہے کہ حاجت آدمی کی متعلق ہے ساتھ اُس چیز کے کہ اُس کے ساتھی کے ہاتھ مین ہے۔ یعنے جو چیز کہ دوسرے کے پاس ہے آدمی کو اُس کی حاجت ہی اور وہ اُس کو خرچ نہین کرتا اور نہین دیتا پس بیع کے مشروع ہونے مین وسلہ ہے واسطے پہونچنے کے طرف غرض کے بغیر خرچ کے اور جائز ہونا بیع کا ثابت ہی ساتھ قرآن اور حدیث اور اجماع اُمت کے اور حقیقت بیع کی لغت مین مالک کرنا مال کا ہے بدلے مال کے اور

لہ یہ عنوان آیت واحل اللہ البیع مین ہے ۱۲

شرع نے اس مین آپس کی رضامندی کی قید زیادہ کی ہے اور دلیل اوپر شرط ہونے رضامندی بائع اور مشتری کے یہ آیت ہے اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ اس آیت سے معلوم ہوا کہ مدار بیع کے صحیح ہونے کی مجرد تراضی پر ہے یعنے بائع اور مشتری کا باہم راضی ہونا۔ اور راضی ہونا دل کا کام ہے بندے کو اُس پر اطلاع حاصل نہین ہوتی پس معلوم ہوا کہ مدار صحت بیع کی وہ چیز ہے کہ عرف مین اُسکے ساتھ آپس کی رضامندی پہچانی جاوے زبان سے ہو جیسے بائع کہے کہ مین نے بیچا اور خریدار کہے کہ مین نے خریدا یا اشارے سے یا کنایہ جس لفظ سے کہ واقع ہو اور جس صفت سے کہ ہو اور ہر اشارہ مفیدہ سے کہ حاصل ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حلال نہین مال کسی مرد مسلمان کا مگر اُسکے دل کی خوشی سے اور جب خوشی دلکی آپس کی رضامندی مین پائی جاتی ہے تو بھی تراضی اُسمین معتبر ہوگی نہ اور پیزاور زیادہ واضح چیز اس باب مین زبان سے بولنا ہے۔ بعد اسکے تعاطی ہے یعنی ہاتھون ہاتھ لینا دینا اس طور سے کہ اس مین کچھ شک باقی نہ رہے (مسک الختام)

باب ہے بیچ بیان کسب یعنی کمانے اور طلب کرنے حلال کے

جو کوئی قادر ہو کسب پر تو فرض ہے اُس پر کمانا روزی کا اور جو کمانے پر قادر نہو تو اُسکو کمانا فرض نہین لیکن لازم ہے کہ باوجود کسب کے خدا تعالے پر توکل کرے کہ رزاق مطلق اللہ تعالے ہے اور اسباب ظاہری کو رازق نہ جانے کہ یہ شرک خفی ہے اور فرض ہے ڈھونڈھنا حلال اور پاک مال کا اور افضل سب کسبون سے دستکاری ہے اور پاک وہ ہے جو آدمی ہاتھ سے کما کر کھاوے یعنی جیسے کھیتی کرنا اور سینا اور کپڑا بننا اور لکھنا وغیرہ محنت و مشقت کسب کا رہے۔ اور بعد اسکے بیع مقبول ہے یعنی سوداگری کہ شرع مین صحیح ہو اور جھوٹی قسم اور دھوکے اور فریب سے خالص اور خالی ہو

لہ یہ سب مضمون مسک الختام کی جلد دوم مطبوعہ مین ہے ۱۲ منہ
کہ وجوب کسب باب کا
وطلب الحلال کی سرخی فصل مین ہے ۱۲ منہ
کہ یہ صورت باب
الکسب کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ منہ

یعنے یہ بھی پاک کسب ہی اور جو اُسکے ساتھ حاصل ہو وہ پاک روزی ہے اور اسی طرح
مان باپ کے واسطے اپنی اولاد کی کمائی بھی پاک مال ہے پس جائز ہے مان باپ کو کھانا
اُن کی کمائی سے کہ وہ بھی اُن کی کمائی سے ہین کہ اُن کے نکاح کرنے کے سبب سے
پیدا ہوتے ہین تو گویا اولاد کی کمائی مان باپ کی کمائی ہے اور منع ہی چھوڑنا اُس
سودا گری کا کہ اُس سے نفع حاصل ہوا ہو یہانتک کہ متغیر ہو یعنے فائدہ حاصل نہو یا اصل
مال مین نقصان ہو اور جب کوئی پہونچے امر مباح سے خیر کو تو لازم ہی اُس پر ملازمت
اُسکی اور نہ عدول کرے اُس سے طرف غیر اُسکے کے یعنے اُسکو چھوڑکر کوئی اور کسب شروع
نہ کرے مگر بسبب کسی عذر قوی کے اور نہین جائز ہی کمانا مال حرام کا اور نہ کھانا اُس کا
نہ پہننا اُس کا اور نہ اُس سے خیرات قبول ہوتی ہے اور نہ اُس مال مین برکت ہوتی ہی
یعنے بلکہ گھٹتا ہی اور نہ اُس سے برائی دور ہوتی ہے اسواسطے کہ برائی سے برائی دور
نہین ہوتی بلکہ نیکی سے دور ہوتی ہے اگر حلال مال سے خیرات کرے اور خدا کی راہ
مین دے تو اُس سے برائی دور ہوتی ہے اور اُسکے مطابق ہے مضمون اس آیت کا
اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ اور نہین جائز ہی چھوڑنا مال حرام کا پیچھے
اپنے یعنے بعد مرنے کے اور جو شخص کہ مال حرام پیچھے چھوڑ جاوے تو وہ مال اُسکا خرچ راہ ہی
جو اُسکو دوزخ مین پہونچاوے گا یعنے اسلیے کہ جب وہ چھوڑ گیا مال حرام تو اُس کا گناہ اُس پر
قیامت تک ہوگا اس واسطے کہ اُسکے سبب سے اور لوگ گناہ کے مرتکب ہوئے اور جو
شخص مال حرام سے پرورش پاوے اور اُسکا کھانا اور پینا اور پہننا حرام ہو تو اُسکی دعا قبول
نہین ہوتی اور نہ وہ بہشت مین داخل ہوگا اور آدمی کو لازم ہے کہ حلال اور حرام کے درمیان
تمیز کرے اور فرق کرے ایسا نہ کرے کہ جو کچھ آوے ہضم کرے حلال ظاہر ہے یعنے
حلال وہ ہے کہ حلال ہونا اُسکا نص سے معلوم ہو جیسے کھانے کی چیزین کہ متعارف ہین۔ اور
کلام نیک کرنا اور حرام وہ ہے کہ حرام ہونا اُس کا نص سے معلوم ہو جیسے شراب اور سور

لہ مصابیح شرح مشکوٰۃ باب الکسب طلب الحلال کی دوسری فصل مین ہے
سکہ مصابیح شرح مشکوٰۃ باب الانفاق کی تیسری فصل مین ہے
سکہ مصابیح شرح مشکوٰۃ باب الانفاق کی پہلی فصل مین ہے
سکہ مصابیح شرح مشکوٰۃ باب الکسب طلب الحلال کی فصل اول و دوم مین ہے
سکہ مصابیح شرح مشکوٰۃ باب الانفاق کی فصل اول مین ہے
سکہ غفلان کی شرح مشکوٰۃ باب الانفاق کی فصل اول مین ہے

اور مردار اور لہو جاری اور زنا اور جھوٹ اور غیبت وغیرہ اور جو چیزین کہ مشتبہ ہین کہ اشتباہ ہوتا ہے کہ حرام ہین یا حلال بسبب تعارض دلیلون کے بہت لوگ اُن کو نہین جانتے اُن سے بچنا افضل اور اولےٰ ہی اور اُن کو کام مین لانا خلاف تقویٰ اور ترک اولےٰ ہے۔ اور آدمی پورا متقی نہین ہوتا جبتک کہ چھوڑے مباح چیزون کو بخوف واقع ہونے کے حرام اور مشتبہ مین اور نہین جائز اور نہین قبول ہوتی نماز اُس کپڑے سے کہ حرام مال دیکر خریدا گیا ہو جبتک کہ اُسکے بدن پر رہے بلکہ اگر دس درم سے کپڑا خریدے اور اُسکے مول مین مثلاً ایک درہم مال حرام سے ہو تو بھی خدا کے نزدیک اُسکی نماز قبول نہین ہوتی۔ اور حرام ہی مول کتے کا یعنے خواہ سکھایا ہوا ہو یا نہو اور خواہ اس کا رکھنا جائز ہو یا نہو۔ اور نہین واجب ہوتی ہی قیمت اوپر تلف کرنے والے اُسکے کے اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ شکار کے کتے کا مول درست ہی لیکن وہ حدیث ضعیف ہی اور اگر صحت کو پہونچے تو عموم نہی کا اُسکے ساتھ مخصوص ہو گا۔ اور حرام ہے بیچنا اُس کتے کا جو شکاری کتے کے سوا ہو۔ اور حرام ہے خرچی زنا کرنے والی عورت کی اور اُس پر سب علماء کا اجماع ہے اور حرام ہے مول آزاد مرد کا اور حرام ہے مال چرائی ہوئی چیز کا۔ لیکن اگر مالک چیز کو بخشدے تو حلال ہے خواہ ہاتھ کاٹنے کے۔ پہلے یا پیچھے۔ اور حرام ہے شیرینی کاہن کی **فائدہ** کاہن اُسکو کہتے ہین کہ خبر دے آیندہ کی اور دعویٰ کرے علم غیب کا اور یہی حکم ہے نجومی اور رملی اور جفری وغیرہ کی جو فال نکالے اور اس خبر دینے پر جو کچھ مٹھائی یا نقدی وغیرہ ملے وہ سب حرام ہی بالاجماع۔ اور حرام ہے مول شراب کا اور مردار کا اور سور کا اور بتون کا **فائدہ** اور یہی حکم ہے باجون کا اور آلات مناہی اور معازف کا اور ہر جاندار کی تصویر کا اور اُن کا مول بھی حرام ہی اور نہین آتی ہے ضمان یعنی اُسکی قیمت دینی نہین آتی اسکے تلف کرنے والے پر اور حرام ہے مول مردار کی چربی کا لیکن جائز ہے نفع اٹھانا اس سے ساتھ ملنے کے کشتی وغیرہ پر یعنے اُسکو کشتی وغیرہ پر ملنا اور اُس سے چراغ جلانا یا اُس کو

ف صحیح بخاری کی شرح فتح الباری مین باب تفسیر المشبہات کی دوسری فصل مین ہے ۱۲ سکیہ

ف صحیح مسلم کی شرح نووی مین باب تحریم ثمن الکلب کی تیسری فصل مین ہے ۱۲ سکیہ

ف ابوداؤد کی شرح عون المعبود کے باب کسب الحجام کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ سکیہ

کسی اور کام مین لانا درست ہی لیکن آدمی کو اُسکا کھانا اور بدن پر لگانا درست نہین اور حرام ہے مول ہر تیل ناپاک کا اور ہر چکنی چیز کا جو پلید ہو اور اس حدیث مین دلیل ہی اُس پر کہ باطل ہے ہر حیلہ اور ہر وسیلہ کہ پہونچاوے طرف حرام کے اور یہ کہ مول حرام چیز کا اس کے حکم مین ہی اور یہ کہ جس چیز کا کھانا خدائے تعالے نے بندون پر حرام کیا ہی اُس کا مول بھی حرام ہے یعنے واسطے حرام ہونے گوشت اُسکے کے اُسکا مول بھی حرام ہی۔ پس نہین خارج ہوگی اُس سے کوئی چیز مگر جسکو دلیل خاص کرے پس حرام ہی مول ہر پرندے پنجہ دار کا جو پنجہ سے شکار کرے مانند چیل اور باز اور شکرے وغیرہ کے اور حرام ہے مول ہر درندے دانت والے کا جو دانت سے شکار کرے مانند شیر، اور چیتے، اور بھیڑیے وغیرہ کے اور حرام ہے مول زہر کا اور ہر زہر دار جانور کا مانند سانپ اور بچھو وغیرہ کے۔ اور حرام ہے مول چوہے اور کوے کا اسواسطے کہ حدیثون مین اُنکے مار ڈالنے کا حکم آیا ہی اور اگر اُسکا مول درست ہوتا تو اُن کے مار ڈالنے کا حکم نہوتا لیکن بیچنا گدہے کا واسطے سواری کے اور غلام کا واسطے خدمت کے جائز ہی اور حرام ہے مول بلی کا اور کھانا اُسکے مول کا اور نہین جائز ہی بیچنا شراب کا اور کھانا اُسکے مول کا اور خریدنا اُسکا اور خرید کروانا اُسکا **فائدہ** بیچنا اُسکا یعنے اگرچہ وکیل ہو یا دلال اور مول لینا اسکا یعنے پینے والے کے واسطے بطریق وکالت کے ہو یا دلالت کے یا سوائے ان کے کہ ان سب پر خدا کی لعنت پڑتی ہے اور نہین جائز ہی مول گندگی اور پلیدی کا اور اسی طرح ہر ناپاک چیز کا لیکن اگر اُسکا پاک کرنا ممکن ہو تو اُسکا مول جائز ہے اور نہین تو نہین۔ اور نہین جائز ہے مول گانے والی لونڈیون کا اور کھانا اُن کے مول کا **فائدہ** اور یہی مذہب ہی سب علماء کا کہ گانے والے کی اُجرت اور اُسکا مول حرام ہے اور جس چیز کا کھانا حلال ہے اُس کا مول بھی حلال ہے اور جائز ہے مول پرندے کا جو پنجہ سے شکار نہین کرتا اور پنجہ سے کوئی چیز پکڑ نہین سکتا مانند کبوتر، اور مرغ اور مرغابی وغیرہ کے اور جائز ہے مول ہر چوپائے کا جو دانت سے شکار نہین کرتا اور دانت سے چیر پھاڑ نہین کر سکتا مانند گائے

۱؎ یہ حدیث مسلم کی ہی تم نے ترجمہ بلوغ المرام کا دیکھا ہوگا اس حدیث مین ۱۲ سنہ ۱۲ ابوجحیفہ اور ابن عباس کی شکایت کی ہے یا بیچنا بیل کا اور کھانا اُسکا ۱۲ سنہ ۱۲

۲؎ یہ حدیث بھی مسلم کی ہی دیکھو ۱۲ سنہ ۱۲

۳؎ یہ حدیث انس کی شکایت کی ہے یا بخاری کی ہی دیکھو ۱۲ سنہ ۱۲

۴؎ یہ حدیث ابو امامہ کی شکایت کی ہے یا بخاری کی الفصل ثمن ہی دیکھو ۱۲ سنہ ۱۲

۵؎ یہ حدیث عوف کی ہے بلوغ المرام کی یا بخاری کی فصل ثمن ہی دیکھو ۱۲ سنہ ۱۲

اور بکری اور اونٹ اور گورخر وغیرہ کے اور جائز ہے مول مچھلی کا اور حلال[۵۱] ہے مول گیہون اور جو وغیرہ ہر قسم کے غلہ اور اناج کا اور ہر قسم کے میوے اور پھل کا اور ہر قسم کے درخت اور لکڑی اور سبزہ اور ساگ کا اور جائز ہے مول چاندی اور سونے وغیرہ ہر قسم اَزدہات کا اور ہر قسم جواہرات کا اور جائز ہے مول مٹی کا۔ اور حلال[۵۲] ہے مول ہر قسم کے کپڑے کا خواہ سادہ ہو یا نقشی اور خواہ اس کا پہننا جائز ہو یا نہو اور جائز ہے مول ہاتھی کی ہڈیون کا اور جائز ہے مول مردار کی کھال کا جبکہ رنگی ہوئی ہو۔ لیکن اُس جانور کی جسکا گوشت کھایا جاتا ہے اور جس جانور کا گوشت نہین کھایا جاتا ہے اُسکے چمڑے کا مول درست نہین خواہ خود مرجائے یا ذبح کیا جاوے اور خواہ رنگا ہوا ہو یا نہ رنگا ہو۔ اور یہی حکم ہے اُن کی ہڈیون کا اور پشم کا۔ اور[۵۳] جائز ہے مول دودھ کا یعنے اُس جانور کا جسکا گوشت کھایا جاتا ہے۔ اور یہی حکم ہے اُن کے انڈے کا اور مکروہ ہے اُجرت سینگی لگانے کی۔ اور[۵۴] جائز ہے اُجرت لینا لکھنے پر اور اگر کوئی بازار مین سودے وغیرہ کے لیے جانا چاہے تو جب بازار خوب[۵۵] گرم ہو اُسوقت جاوے اور اُسی وقت پھر آوے نہ سب سے پہلے جاوے اور نہ سب سے پیچھے نکلے اسواسطے کہ بازار مین شیطان کے جھنڈے کھڑے کیے جاتے ہین اور جائز ہے اُجرت لینی تولنے اور ناپنے پر اور شبہہ والی چیزون سے بچنا اولے ہی اور نہ سودا[۵۶] کرے بازار مین مگر وہ شخص جو دین مین سمجھ بوجھ رکھتا ہو۔ یہ قول ابن عمرؓ کا ہے۔ اور جب کوئی شخص کچھ بیچے تو چاہیے کہ خود تولکر یا ناپ کر دیوے اور جب کوئی چیز خریدے تو دوسرے سے تلوائے اور نہین جائز ہے سودا کرنا سورج نکلنے سے پہلے اور سنت ہی رکھنا بکریونکا کہ ان مین برکت ہوتی ہی اور وہ بہشت کے چوپایون سے ہی

باب ہے بیچ بیان نرمی کرنے کے معاملات مین

خرید و فروخت وغیرہ معاملات مین لوگون کے ساتھ آسانی اور[۵۷] نرمی کرنے کا بڑا ثواب ہے۔ جب کوئی بیچے تو نرمی سے بیچے اور جب کچھ خریدے تو نرمی سے خریدے۔ اور جب

۵۱ یہ حدیث [illegible] کی بلوغ المرام [illegible] ۱۲
۵۲ [illegible] حدیث [illegible] ۱۲
۵۳ [illegible] ۱۲
۵۴ [illegible] ۱۲
۵۵ [illegible] ۱۲
۵۶ [illegible] ۱۲
۵۷ [illegible] ۱۲

قرض کا تقاضہ کرے تو نرمی سے کرے جو خرید و فروخت اور تقاضہ مین نرمی کرے خدا اُس پر رحمت کرتا ہی۔ اگر قرضدار مفلس ہو تو قرض خواہ کے واسطے مستحب ہے کہ اُسکو اپنا قرض معاف کردے اور اگر قرضدار مالدار ہو اور مہلت چاہے تو مستحب ہے اُسکو قرض ادا کرنے مین مہلت دے جو شخص کہ قرضدار کو اپنا قرض معاف کردے اور مالدار کو قرض ادا کرنے مین مہلت دے وہ بہشت مین جاوے گا۔ اور نہین جائز ہے جھوٹی قسم کھانا بیچنے مین اس واسطے کہ اگرچہ قسم کھانیسے بفعل چیز خوب بکتی ہے لیکن اُس کمائی مین برکت نہین رہتی ہی یعنے یا تو بہ سبب تلف ہونے مال کے یا بہ سبب خرچ کرنے کے ایسی جگہ مین کہ نہ دنیا مین فائدہ ہو نہ آخرت مین ثواب جو شخص کہ بیچے اسباب کو ساتھ جھوٹی قسم خدا کے اُس کے ساتھ قیامت کے دن خدا کلام نہ کرے گا۔ اور نہ اُس کی طرف نظر کرے گا اور نہ اُس کو گناہون سے پاک کرے گا۔ اور واجب ہے سوداگر پر کہ سودے مین سچ بولے جھوٹ نہ بولے اور امانت داری اختیار کرے اور جو سوداگر کہ سچا ہو یعنے قول مین فعل مین امانت دار ہو تو وہ قیامت کے دن پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون کے ساتھ ہوگا۔ یعنے بہشت مین ہوگا۔ اور بہتر نام سوداگر کا تاجر ہے یعنے سوداگر کو تاجر کہا جاوے۔ اور نہین لائق ہے بے فائدہ باتین کرنا خرید و فروخت مین اور نہ قسم کھانا اور جو شخص خرید و فروخت مین بے فائدہ باتین کرے اور قسم یعنے بہت قسم یا جھوٹی قسمین کھاوے تو اُسکو لازم ہے کہ کچھ للہ دیا کرے تاکہ اُس کا کفارہ ہو اس واسطے کہ کلام بے فائدہ اور قسم جھوٹی خدا کے غضب کا باعث ہے اور صدقہ ہٹا دیتا ہی غضب رب کو۔ اور نہین جائز ہے خیانت اور فریب وغیرہ کرنا خرید و فروخت مین اور جو شخص کہ بیع مین فریب وغیرہ کرے تو وہ قیامت کے دن فاجر یعنے جھوٹا اور نافرمان

اُٹھایا جاوے گا

سلہ حصین الحمیدیہ اور ابوداؤد کی مشکوٰۃ کے باب الاقضیۃ کی فصل الاولیٰ میں ہے ۱۲ سلہ حصین الحمیدیہ اور موطا کی مشکوٰۃ کے باب المساھلۃ فی المعاملۃ کی دوسری فصل میں ہے ۱۲ سلہ حصین الحمیدیہ اور ابوداؤد کی مشکوٰۃ کے باب الاسامۃ فی المعاملۃ کی دوسری فصل میں ہے ۱۲ سلہ حصین الحمیدیہ اور ابوداؤد کی مشکوٰۃ کے باب الاقضیۃ کی فصل الاولیٰ میں ہے ۱۲

باب ہی بیع بیان خیار کے

خیار اسم ہے اختیار سے یا تخیر سے اور معنے اسکے ہین دو کامون مین سے اچھا کام طلب کرنا جائز رکھنا بیع کو یا فسخ کرنا اُس کا اور اختیار بیع مین کئی قسم پر ہے خیار شرط اور خیار مجلس اور مراد اس جگہ یہی دو قسم خیار ہے دوسرا خیار رویت اور خیار تعین ہے اور اُن کے معانی اور احکام کتب فقہ مین مذکور ہین۔ اور خیار مجلس اُسکو کہتے ہین کہ جب عقد تمام ہوا ساتھ ہونے ایجاب اور قبول کے تو ہر ایک کو بیچنے والے اور خریدنے والے سے اختیار باقی ہے جبتک کہ دونون مجلس عقد مین بیٹھے ہون اور جب وہان سے اُٹھے تو اختیار جاتا رہا مگر یہ کہ شرط کیا ہو خیار کو کہ اُسکو خیار شرط کہتے ہین اور وہ تین روز تک ہوتا ہے اور زیادہ تین دن سے جب دو شخص آپس مین سودا کرین ایک بیچے اور دوسرا مول لیوے تو عقد بیع تمام ہوا (نہ یہ کہ فقط نرخ کرین بدون عقد کے) تو ہر ایک بیچنے والے اور مول لینے والے سے اختیار رکھتا ہے اپنے ساتھی پر یعنے جائز ہی ہر ایک کو دونون مین سے یہ کہ ثابت رکھے بیع کو یا فسخ کرے جبتک کہ دونون مجلس بیع مین بیٹھے ہون اور ایک دوسرے سے جدا نہ ہوئے ہون۔ اور جب دونون اُس مجلس سے اُٹھ کھڑے ہون یا ایک دوسرے سے جدا ہون یعنے ساتھ بدن کے بعد تمام کرنے عقد بیع کے اور کوئی دونون مین سے بیع کو نہ چھوڑے تو بیع واجب ہو جاتی ہے اور اختیار جاتا رہتا ہے یعنے جدا ہونے کے بعد کسی کو دونون مین سے فسخ بیع کا اختیار نہین رہتا۔ اور اسی طرح جائز ہے ہر ایک کو بائع اور مشتری سے فسخ کرنا بیع کا اور توڑ ڈالنا اُسکا جبکہ اختیار دے ایک دوسرے کو اور کہے کہ اختیار کر اور دوسرا کہے کہ مین نے اختیار کیا یعنے جبکہ شرط کرے خیار کی مدت معلوم تک یعنے کہے کہ مجھے اختیار ہی چاہون گا تو رکھون گا مبیع کو اور چاہون گا تو نہ رکھونگا تو اس صورت مین باوجود جدا ہونے کے بھی اختیار فسخ بیع کا باقی رہتا ہے۔ اور مدت معلوم کے اندر ہر ایک کو

بیع فسخ کرنا جائز ہی خواہ مجلس بیع سے اُٹھکر کہین چلے جاوین۔ لیکن یہ اختیار صرف اُسی کو ہے جس نے خیار شرط کیا ہو اور جس نے اپنے خیار کو ساقط کر ڈالا اُس کو خیار فسخ کا باقی نہین رہتا۔ اور اگر دونون اکٹھے اُٹھین اور اکٹھے چلین تو اختیار باقی رہتا ہے اور شرط خیار رہین بیع تمام ہو جاتی ہے گو فسخ بیع کا اختیار باقی رہتا ہے **فائدہ** یہی حکم ہے ہر بیع کا یعنے بیع صرف اور بیع طعام بالطعام کا اور بیع سلم کا اور تولیہ کا اور تشریک کا اور یہی حکم ہے ہر چیز کا کہ اس مین بیع کے معنے پائے جاوین مانند صلح معاوضہ کے یعنے ان مین بھی جبتک کہ بائع اور مشتری ایک دوسرے سے بدن کے ساتھ جدا نہ ہون تب تک ہر ایک کو فسخ بیع کا اختیار باقی رہتا ہے اور جب ایک دوسرے سے جدا ہو تو اختیار فسخ کا جاتا رہتا ہے مگر یہ شرط خیار کی ہو مدت معلوم تک اور جس چیز مین بیع کے معنے نہ پائے جائین اُسمین یہ حکم جاری نہین ہوتا مگر مانند ابرا اور نکاح اور ہبہ بلا ثواب کے اور معنے تفرق بالابدان کے عرف سے معلوم ہوئے ہین سو اگر گھر چھوٹا ہو یعنے جس مین کہ بیع واقع ہوئی تو باہر نکلنا ہے گھر سے یا چڑھنا اُسکی چھت پر یہ جدا ہونا ہے اور اگر بڑا گھر ہو تو نکلنا دالان سے طرف صحن گھر کے تفرق ہے اور اسی طرح نکلنا دکان سے طرف بازار کے اور اگر بائع اور مشتری تین دن سے زیادہ اکٹھے رہین اور مجلس بیع سے جدا نہون تو بھی اختیار فسخ کا باقی رہتا ہے اس واسطے کہ حدیث مین مدار حکم جدا ہونا ایک کا دوسرے سے واقع ہوا ہے نہ مقدار مدت کی اور اگر کوئی بائع یا مشتری سے مجلس بیع مین مر جاوے اُس کے وارث کی طرف منتقل ہو جاتا ہی۔ اور نہین جائز ہے واسطے بائع یا مشتری کے یہ کہ اپنے ساتھی سے جدا ہو اور مجلس بیع سے اُٹھ کھڑا ہو اس خوف سے کہ طلب کرے اُس سے بیع کے فسخ کرنے کو یعنے چاہیے کہ مجلس بیع مین ٹھہرے اور اُٹھنے مین جلدی نہ کرے واسطے رعایت جانب بھائی مسلمان کے کہ شاید بیع کو فسخ کرے اور نہ جدا ہون مگر ایک دوسرے کی رضامندی سے یعنے اگر بائع یا مشتری کا

لہ یہ عبارت بیع میں اختیار کی شرط کے باب خیار کی فصل دوسری میں ہے

ایک دوسرے سے جدا ہونے کا ارادہ ہو تو اپنے ساتھی سے صلاح کرلے کہ اگر تیرا ارادہ بیع کے فسخ کرنے کا ہو تو فسخ کر نہین تو مین تجھ سے جدا ہوتا ہون بعد جدا ہونیکے تجھکو اختیار فسخ کا باقی نہ رہے گا۔ اور نہین جائز ہے خداع اور فریب کرنا بیع اور شرا مین۔ اگر بائع یا مشتری بیع مین فریب کرے اور غبن ظاہر ہو تو ثابت ہوتا ہے خیار غبن اور جائز ہوتا ہے فسخ کرنا بیع کا ساتھ اسکے اور اگر کوئی شخص ایک چیز اس شرط پر خریدے کہ اگر فلان آدمی اُس پر راضی ہوگا تو بیع جائز ہوگی نہین تو نہین تو بیع درست ہی اور ہر ایک کو فسخ بیع کا اختیار رہتا ہے۔ اور جائز ہے اختیار دینا بعد تمام ہونے بیع کے یہ کہ ایک دوسرے سے کہے کہ خواہ بیع کو رکھ خواہ نہ رکھ اور اس مین اختیار فسخ کا باقی رہتا ہے اور نہین جائز ہی جھوٹ بولنا صفت مبیع مین اور ثمن مین اور نہ عیب چھپانا انکا کہ اس سے برکت دور ہو جاتی ہے اور سچ کہنے سے اُسمین برکت ہوتی ہے اگر کوئی ایک چیز خریدے اور اُس کو بیع سے پہلے نہ دیکھا ہو تو اُسکو دیکھنے کے بعد اختیار ہے اور اسی طرح سودا کرنے کے وقت بائع سے کہے کہ مجھکو فریب نہ دینا تو اُسکے واسطے خیار ثابت ہی برابر ہے کہ اُس کی بات مانی جاوے یا نہ سو اگر غبن ظاہر ہو تو جائز ہی فسخ کرنا بیع کا۔

باب ہے بیع بیان سود کے اور وعید اُسکے کے

فائدہ ربوا کے معنے لغت مین زیادتی کے ہین اور شرع مین ربوا اُس زیادتی کو کہتے ہین جو عوض سے خالی ہو اور شرط کی جاوے اصل عقد مین۔ اور اجماع ہے سب اُمت کا بیاج کے حرام ہونے پر اگرچہ اُس کی تفاصیل مین اختلاف ہی۔ اور ہر بیع حرام کو بھی ربوا کہا جاتا ہے ایک درہم بیاج جان بوجھکر کھانے کا گناہ زیادہ تر سخت ہی چھتیس زنا سے جو شخص کہ بیاج کھاوے وہ ملعون ہی اُس کو ستر گناہ ہوتے ہین

اُن مین سے ادنیٰ گناہ یہ ہے کہ اپنی ماں سے زنا کرے اور قیامت کے دن اُسکے پیٹ مین سانپ بھرے جاوینگے اور انجام کار مال اُس کا تباہ ہو جاتا ہے یعنے یا تو تلف ہو جاتا ہے یا بیجا صرف ہو جاتا ہے اور وہ قیامت کے دن اپنی قبر سے باؤلا اُٹھے گا۔ اور وہ دوزخ مین ڈالا جاوے گا۔ اور یہ بھی آیا ہے کہ بیاج کے تہتر دروازے ہین اُن مین سے آسان تر اُسکے برابر ہے کہ اپنی ماں سے زنا کرے ف یہ سخت وعید اور نہایت تغلیظ اور غایت تشدید ہے بیچ حق کھانے والے بیاج کے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بیاج کا کھانے والا خدا اور اُسکے رسول کے ساتھ لڑتا ہے جیسا کہ قرآن مجید اس پر دلالت کرتا ہے۔ اور خدائے تعالیٰ کے ساتھ لڑنا زنا سے سخت تر ہے اور عدد کو خاص کرنے کی وجہ خدائے تعالےٰ ہی کو معلوم ہے پس[۱] حرام ہے لینا بیاج کا اور دینا اُس کا اور کھانا اُس کا اور کھلانا اُس کا دوسرے کو اور لکھنا اُسکا اور گواہ ہونا اُس کا یعنے حرام ہے لکھنا تمسک بیاج کا اور گواہ ہونا اُس کا اور اسی طرح نہین[۲] جائز ہے وکیل ہونا بیاج کا اور اُسکے درمیان پڑنا اور اُسمین کوشش کرنا اور معاملہ کرنا اور لین دین کرنا ساتھ سود خوار کے اور ملانا مال اپنے کا ساتھ مال اُسکے کے۔

باب ہے بیچ بیان اُن چیزون کے کہ جاری ہوتا ہے اُنمین ربوا

جائز[۳] ہے بیچنا سونے کا بدلے سونے کے مگر برابر برابر حقنا ایک اُتنا دوسرا ہاتھون ہاتھ یعنے اسی مجلس مین بائع اور مشتری جدا ہونے سے پہلے مبیع اور ثمن یعنے مول کو قبض کر لین یہ نہ ہو کہ ایک طرف سے چیز نقد ہو اور دوسری طرف سے اُدھار۔ اور اسی طرح سے نہین جائز ہے بیچنا چاندی کا بدلے چاندی کے مگر برابر برابر ہاتھون ہاتھ اور بیچنا گیہون کا بدلے گیہون کے اور جَو کا بدلے جو کے اور کھجور کا بدلے کھجور کے اور نمک کا بدلے نمک کے مگر برابر برابر ہاتھون ہاتھ لیکن

[۱] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الربا مین ۸۲ ہے یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوٰۃ کے باب الربا کی دوسری فصل مین ۲۴۳ ہے

[۳] یہ حدیث عمر کی مشارق الانوار کے باب اول مین ۱۲۴ ہے

جائز ہے کم و بیش بیچنا ایک چیز کا دوسری چیز سے جبکہ جنس مختلف ہو بشرطیکہ دست بدست ہو یعنے چاندی اور سونے وغیرہ مذکور چیزونکے بدلے اور بیچنے مین دو صورتین ہین ایک صورت تو یہ ہے کہ ایک ہی جنس کا بدلنا ہو جیسے چاندی کو چاندی سے یا گیہون کو گیہون سے تو اُس مین شرط یہ ہے کہ دست بدست بیچے وعدہ نہو اور تول مین بھی دونون برابر ہون اگر تول مین کمی بیشی ہوئی یا ایک چیز موجود ہوئی اور دوسری موجود نہوئی تو بھی بیاج ہے۔ دوسرے یہ کہ دو جنس کا بدلنا ہو جیسے چاندی کا بدلنا سونے سے یا گیہون کا بدلنا جو سے تو اُسمین شرط ہے کہ دست بدست ہو اس مین کمی بیشی بیاج نہین ہے مثلاً ایک تولہ سونے کا دو تولہ چاندی سے بدلنا اور اگر ہاتھون ہاتھ نہو چاندی آج دیوے اور سونا کل لیوے تو یہ بیاج ہے ہرگز درست نہین ف حدیثون مین فقط چھ چیزون کے بیاج کا ذکر آیا ہے سونا اور چاندی اور گیہون اور جو اور کھجور اور نمک سو اہل ظاہر کے نزدیک بیاج فقط ان ہی چھ چیزون مین جاری ہوتا ہے ان کے سوا اور چیزون مین مانند لوہے اور تانبے اور اقسام دانون کے بیاج کا حکم جاری نہین ہوتا ان مین کم و بیش لینا دینا درست ہے اور جمہور علماء کے نزدیک ان چھ چیزون کے سوا اور چیزون مین بھی بیاج کا حکم جاری ہے ان مین کم و بیش لینا دینا درست نہین ہے لیکن ساتھ اختلاف علت کے یعنے علت بیاج کی امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کچھ ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک کچھ ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک کچھ اور حق قول اہل ظاہر کا ہے اور امام شوکانی نے جمہور کے مذہب کی تائید کی ہے (مسک الختام صفحہ ۴۴ و ۴۵) اور جائز ہے بیچنا عمدہ کھجور کا بدلے ناقص کھجور کے مگر برابر کیہ درست ہے اور اگر ناقص کھجور کو نقد مول سے بیچ ڈالے پھر اُسکے مول سے عمدہ کھجور خریدے تو یہ بھی درست ہے۔ اور یہی حکم ہے اُس چیز کا جو ناپ کر بکتی ہے مانند مکئی اور چاول اور باجرے وغیرہ اقسام دانون کے اور نہین جائز ہے بیچنا کھرے سونے چاندی کا بدلے کھوٹے سونے چاندی کے مگر برابر برابر اور یہی حکم ہے

ف حدیثون مین فقط چھ چیزون کے بیاج کا ذکر آیا ہے سونا اور چاندی اور گیہون اور جو اور کھجور اور نمک سو اہل ظاہر کے نزدیک بیاج فقط ان ہی چھ چیزون مین جاری ہوتا ہے ان کے سوا اور چیزون مین مانند لوہے اور تانبے اور اقسام دانون کے بیاج کا حکم جاری نہین ہوتا ان مین کم و بیش لینا دینا درست ہے اور جمہور علماء کے نزدیک ان چھ چیزون کے سوا اور چیزون مین بھی بیاج کا حکم جاری ہے ان مین کم و بیش لینا دینا درست نہین ہے لیکن ساتھ اختلاف علت کے یعنے علت بیاج کی امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کچھ ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک کچھ ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک کچھ اور حق قول اہل ظاہر کا ہے اور امام شوکانی نے جمہور کے مذہب کی تائید کی ہے (مسک الختام صفحہ ۴۴ و ۴۵)

ہر اُس چیز کا کہ تُل کر ہو ترازو سے **ف** اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو حاصل کرنا نفع کاربوا مین منظور ہی اور اُسکو عقد صحیح مستقل کے ساتھ حاصل کرے تو جائز ہوتا ہے اور اُسکے قصد کی طرف نظر نہ کی جاویگی اور اُس کو بیاج کے ساتھ تشبیہ نہ دی جاویگی اور استدلال[1] کیا ہے علماء نے ساتھ اس حدیث کے اوپر جائز ہونے حیلہ کے ہنڈوی مین کہ ایک معاملہ ہے معروف ہندوستان مین اور فقہاء نے اُس کو مکروہ لکھا ہی اس واسطے کہ یہ قرض دینے کے باب سے ہے اور قرض کا نفع بیاج ہی اور یہ معاملہ اس زمانے مین تین صورت سے ہوتا ہے ایک یہ کہ برابر برابر روپیہ لکھتے ہین نہ کم اور نہ زیادہ اس صورت مین کچھ شبہہ بیاج کا نہین دوم یہ کہ کم لیتے ہین اور زیادہ لکھتے ہین سوم یہ کہ زیادہ لیتے ہین اور کم لکھتے[2] ہین اور ان دونون صورتون مین صریح بیاج ہے لینے مین یا دینے مین لیکن طریق خلاص ہونے کا اس سے یہ ہی کہ مثلاً اگر ہنڈوی سو روپیہ کی ہو اور دس روپیہ ہنڈاون لازم آتا ہو تو چاہیے کہ اٹھانوے روپیہ مہاجن کو دیوے اور مہاجن سے دو روپیہ کے پیسے لے کر بارہ روپیہ ان کے بدلے اس کو دے کہ اس صورت مین واسطے مختلف ہونے جنس کے یہ معاملہ صحیح ہو جاتا ہے اور اسی طرح اگر مہاجن سو روپیہ سے کچھ چیز واپس دے کہ اُسکو ہندی مین بھرت کہتے ہین تو اس کا علاج یہ ہی کہ مثلاً سو روپیہ کی ہنڈوی مین پانچ روپیہ واپس دیتے ہون تو چاہیے کہ نوے روپیہ نقد دے اور پانچ روپیہ کے پیسے کرکے دس روپیہ کے بدلے دے اور دس روپیہ آپ لے اور یہی حکم ہے منی آرڈر کا جواب عہد انگریزی مین کچھ مدت سے جاری ہوا ہے اور نہین[3] جائز ہے بیچنا کھجور کے ڈھیر کا جسکی مقدار معلوم نہو بدلے پیمانے معین کے جیسے کہ مثلاً ایک ڈھیر کھجور کا بیچے بدلے بیس پیمانے کھجور کے یعنے اس واسطے کہ معلوم نہین کہ ڈھیر کتنے پیمانے کا ہے شاید کہ ان پیمانون سے زیادہ ہو یا کم پس بیاج لازم آوے گا لیکن اگر معلوم ہو کہ وہ ڈھیر اُن پیمانون کے برابر ہے تو جائز ہے بیچنا اُسکا **فائدہ** اور یہی حکم ہی ہر چیز کا جو ناپ کر بکتی ہو

[1] یہ حدیث اس کی مرتکب اقسام کے ۲۵ من ۲۷ ۲ یہ مضمون مرتکب اقسام کے صفحہ ۲۹ مین ہے ۱۲

[3] یہ حدیث جابر کی بیع الزام کے باب الربوا مین ہے ۱۲

مانند گیہون اور جو وغیرہ سب اقسام دانون کے اور یہی حکم ہے ہر چیز کا جو تول کر بکتی ہی مانند سونے چاندی وغیرہ وزنی چیزون کے۔ لیکن یہ ناجائز ہونے کا حکم اُسوقت ہے جب کہ دونون جانب سے ایک ہی جنس ہو جیسا کہ حدیثون سے ثابت ہو چکا ہے کہ ایک جنس ہو تو کم و بیش بیچنا درست نہین اور اگر جنس مختلف ہو جیسے ایک طرف سے کھجور ہو اور دوسری طرف سے گیہون ہو تو اسوقت ایسا معاملہ کرنا درست ہے اس واسطے کہ جنس مختلف ہونے کے وقت کم و بیش لینا دینا درست ہی جیسا کہ اوپر گذرا۔ اور نہین جائز ہے بیچنا سونے کے جڑاؤ زیور کا بدلے سونے کے خواہ اشرفیان ہون یا کچھ اور ہو مگر یہ کہ اسکے نگینے وغیرہ پہلے جدا کر لیوے پھر اسکو سونے کے برابر تولکر بیچے **فائدہ** یعنے تاکہ بیاج لازم نہ آوے اور یہی حکم ہے چاندی کے جڑاؤ زیور کا کہ اُسکو چاندی کے بدلے بیچنا جائز نہین ہے لیکن اگر جنس مختلف ہو جیسے کہ بیچے جڑاؤ زیور سونے کا بدلے چاندی کے خواہ روپے ہون یا اور کچھ تو یہ درست ہی جیسا کہ اوپر گذرا۔ اور جائز ہی بیچنا ایک غلام کا بدلے دو غلامون کے یعنے اس صورت مین کم و بیش لینا دینا درست ہی اور اسی طرح جائز ہی بیچنا ایک حیوان کا بدلے دو حیوانونکے خواہ ایک جنس کے ہون جیسے کہ بیچے ایک اونٹ کو بدلے دو اونٹون کے یا جنس مختلف ہو جیسے بیچے ایک اونٹ کو بدلے دو گائے کے اور برابر ہی کہ دونون طرف سے سودا دست بدست ہو یا ایک طرف سے نقد ہو اور دوسری طرف سے اُدھار اور نہین جائز ہے بیچنا حیوان کا بدلے حیوان کے اُدھار یعنے اِس طور پر کہ دونون طرف سے اُدھار ہو اس واسطے کہ یہ بیع معدوم کی ہے ساتھ معدوم کے اور نہین جائز ہی بیچنا تازہ کھجور کا بدلے خشک کھجور کے برابر یعنے اسواسطے کہ جب تازہ کھجور خشک ہو تو کم ہو جاتی ہے پس لازم آوے گا کم و بیش لینا دینا ایک جنس مین اور یہ بیاج ہی **فائدہ** اور اسی طرح نہین جائز ہی بیچنا تازے انگور کا بدلے خشک انگور کے برابر اور یہی حکم ہے ہر چیز کا

کر خشک ہو کے کم ہو جاتی ہو مانند اقسام میوون اور دانون وغیرہ کے اور نہین[۵۱] جائز ہے بیچنا گوشت کا بدلے زندہ حیوان کے یعنے خواہ وہ گوشت اُس حیوان کی جنس سے ہو یا غیر جنس اُسکی سے خواہ اُس حیوان کا گوشت کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو کہ یہ از قسم جوے کے ہے۔ اور نہین[۵۲] جائز ہے قبول کرنا تحفہ کا اُس شخص سے جسکو قرض دیا ہو یعنے خواہ وہ تحفہ کوئی چیز کھانے کی ہو یا جس کا بوجھ ہو یا جو کا یا گھاس کا یا اور کچھ چیز ہو اور سوار ہونا اُسکی سواری پر لیکن اگر قرض لینے سے پہلے تحفہ بھیجنے کی عادت ہو تو تحفہ قبول کرنا درست ہی **فائدہ** اس واسطے کہ یہ قرض کی جہت سے نہین ہے بلکہ باعتبار عادت قدیم کے ہے لیکن تحفہ کا قبول کرنا قرضدار سے اُس وقت منع ہے جبکہ عقد مین شرط کر لی ہو اور اگر عقد مین شرط نہ کی ہو تو بالاتفاق درست ہی اور اسی طرح نہین[۵۳] جائز ہی لینا قرضدار سے افضل اور عمدہ اُس چیز سے کہ قرض دے یعنے قرض دینے کے وقت شرط کرے کہ اس سے عمدہ لون گا جیسے بُرے گیہون کسی کو قرض دے اور اچھے لے تو یہ درست نہین ہے اور یہی حکم ہے ہر چیز کا اور اسی طرح نہین[۵۴] جائز ہے زیادہ لینا قرض سے لیکن اگر قرضدار قرض ادا کرنے کے بعد قرضخواہ کو کچھ بطور احسان کے زیادہ دے بدلے احسان اسکے کے تو یہ درست ہے اور اسی[۵۵] طرح اگر قرضخواہ اپنی چیز سے بُری چیز لے تو یہ بھی درست بلکہ ثواب ہی اور نہین[۵۶] جائز ہے قبول کرنا تحفہ کا اُس شخص سے کہ اُسکی سفارش کی ہو اس واسطے کہ یہ بھی قسم بیاج کی ہے **فائدہ** یعنی برابر ہے کہ سفارش کے وقت اُس کا قصد ہو یا نہو اور نہین[۵۷] جائز ہے توڑنا سکہ کسی مسلمان کا اور نہین[۵۸] جائز ہے بیع عینیہ کی **فائدہ** بیع عینیہ یہ ہی کہ بیچے اسباب اپنے کو ساتھ قیمت معلوم کے ایک مدت معلوم تک پھر خریدے اُس کو اس شخص سے ساتھ کمتر قیمت کے اُسکی پہلی قیمت سے تاکہ بہت قیمت اُسکے ذمہ باقی رہے اور نام رکھا گیا اُس کا عینیہ واسطے پھرنے عین مال بائع کا طرف بائع کے

[۵۱] یہ حدیث ابی ہریرہؓ اور انس کی مشکوٰۃ کے باب الربوا کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

[۵۲] یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب الربوا کی فصل ثالث کے ہے ۱۲

[۵۳] یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب الربوا کی فصل سابع کے ہے ۱۲

[۵۴] یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوٰۃ کے باب الربوا کی فصل ثالث مین ہے ۱۲

[۵۵] یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوٰۃ کے باب الربوا کی فصل ثالث مین ہے ۱۲

[۵۶] یہ حدیث ابن عمر کی بلوغ المرام کے باب الربوا کی فصل ثالث مین ہے ۱۲

[۵۷] یہ حدیث ابن عمر کی بلوغ المرام کے باب البیوع کی فصل ثالث مین ہے ۱۲

[۵۸] یہ حدیث عائشہ کی مشکوٰۃ کے باب الربوا کی فصل ثانی مین ہے ۱۲

[۵۱] حدیث ابوسعید کی مشکوٰۃ کے باب الربوا کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

اور جس چیز مین کہ بیاج کا شبہہ ہو تو لائق ہے آدمی کو کہ اُس سے بچے واسطے تقویٰ اور احتیاط کے اور نہین جائز ہے دینا رشوت کا اور نہ لینا اُس کا بلکہ حرام ہے

فائدہ رشوت اُس چیز کو کہتے ہین کہ دیجاوے واسطے باطل کرنے حق کے اور ثابت کرنے باطل کے بنا بر اس تقدیر کے خرچ کرنا مال کا واسطے پہونچنے کے طرف حق کے رشوت نہوگا اور اسی طرح اگر حق کے ثابت کرنے اور اپنی جان سے ظلم دفع کرنے کے واسطے دے تو یہ رشوت نہین اور اگر کوشش کرے بیچ پہونچانے حق کے طرف حقدار کے یا واسطے دفع کرنے ظلم کے اُس سے تو اُس پر کچھ لینا رشوت نہین ۔

باب ہے بیچ بیان رخصت کے عرایا مین اور بیچنے درختون اور میوونکے

فائدہ اصل مین رخصت کے معنے سہل اور آسان کرنے کے ہین اور عرف شرع مین وہ احکام ہین کہ شروع ہوئے ہین واسطے عذر کے ساتھ باقی رکھنے دلیل ایجاب اور تحریم کے اور یہ دلیل ہے اس پر کہ حکم عرایا کا خارج ہے حرام چیزون سے مخصوص کیا گیا ہے ساتھ حکم کے اور آتی ہے تصریح ساتھ استثنا اُسکے کے ۔ جابر کی حدیث مین نزدیک بخاری کے ساتھ اس لفظ کے کہ منع فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیع میوون کی سے یہانتک کہ پکے اور نہ بیچی جاوے کوئی چیز اس سے مگر ساتھ درہم اور دیناروں کے مگر عرایا (مسک الختام صہ ۵۵) جائز ہے واسطے آدمی کے یہ کہ بیچے تازہ کھجور کو کہ کھجور کے درختون کے اوپر ہو یعنے ابھی کٹی نہو اندازہ کرکے کہ مثلاً خشک ہونیکے بعد دس یا بیس پیمانے رہین گے بدلے پیمانے معین یعنے دس یا بیس پیمانے کے مثلاً کہ لینے والے کے پاس ہین تاکہ خریدار تازہ کھجور کھاوے **فائدہ** عریہ اور مزابنہ ایک چیز ہے کہ ضرورت کے واسطے اہل حاجت کو اُسکی اجازت دی گئی جو کھجور کے درخت نہین رکھتے اور نہ نقد مول رکھتے ہین تاکہ اُسکے ساتھ تازہ کھجور خریدین اور خشک کھجور اُن کی

لہ حدیث بیع العرایا من التمر کی اور مفہوم بخاری کے مسک الختام کے صہ ۱۱ حدیث ہے صحیح بخاری کی باب بیع الثمار قبل ان یبدو صلاحہا باب بیع الثمر علی رؤس النخل صہ ۱۲

گذران سے بچ رہی تھی اور چاہتے ہین کہ اسکے ساتھ کسی باغ والے سے تازہ کھجور خریدین - روایت ہی کہ مدینے کے محتاجون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر شکایت کی کہ آپ نے اس بیع سے منع فرمایا ہی اور ہمکو تازہ کھجور کی رغبت ہی اور ہمارے پاس چاندی سونا نہین کہ اُس سے تازہ کھجور خریدین سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اُسکی رخصت دی اور بعضے کہتے ہین کہ ایک مرد تھا کہ اُسکے باغ مین کسی اور شخص کے کھجور کے چند درخت تھے کہ اُس باغ والے نے وہ درخت اُسکو ہبہ کر دیے تھے یا اُسکی اصل ملکیت تھی اور باغ والا بحسب دستور مدینہ والون کے اپنے اہل وعیال کے ساتھ اپنے باغ مین آکر بیٹھتا اور وہ دوسرا مرد اپنے درختون پر آکر چڑھتا پس باغ والے کو اُس سے ایذا اور تکلیف پہونچتی سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس باغ والے کو اجازت دی کہ جو میوہ اُسکے درختون پر ہی اُسکو اندازہ کرکے اتنی خشک کھجور اُسکو اپنے پاس سے دیوے اور جو تازہ کھجور اُس کے درختون پر ہی اُسکو آپ خرید لے **فائدہ** اور یہی حکم انگور کا ہے لیکن یہ بیع اُسی وقت جائز ہے کہ کھجور پانچ وسق سے کم ہو اور اگر کھجور پانچ وسق سے زیادہ ہو تو بیع درست نہین یعنے اس واسطے کہ رخصت واسطے حاجت کے ہی اور اسقدر کافی ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی اور صاع قریب تین سیر انگریزی کے ہوتا ہی اور نہین[۵] جائز ہی بیچنا کچے میوے کا یعنے خواہ کھجور ہو یا انگور یا آم یا کچھ اور یہانتک کہ ظاہر ہو پختگی اُس کی یعنے پک جاوے اور سرخ اور زرد ہو یعنے جو سرخی زردی کہ پکنے کے ابتدا مین ہوتی ہی اور بخوف ہو آفت سے اور نہین[۶] جائز ہی بیچنا دانے کا یہانتک کہ سخت ہو اور نہین جائز ہے بائع کو بیچنا اُس کا اور نہ مشتری کو خریدنا اُسکا **فائدہ** بائع کو اس کا بیچنا اسواسطے جائز نہین کہ تا دوسرے کا مال ناحق نہ کھاوے اسلیے کہ اگر خدا ے تعالے میوے کو پکنے سے منع کردیوے یا کوئی آفت پہونچے اور میوہ جھڑ جاوے تو بیچنے والا خریدار کا

[۵] یہ صورت الوبر یعنے کچی کھجور کی بیع کی ہے الخ منہ
[۶] یہ صورت ابن عمر کی اور اُس کی بیع الثمار کے باب الربا مین ۱۲ ک

مال ناحق کھاویگا اور مشتری کو اُس کا خریدنا اس واسطے جائز نہین تاکہ اپنے مال کو ضائع نہ کرے بہ سبب خوف ہلاک کے لیکن جائز ہی بیچنا میوے کا بعد ظاہر ہونے پختگی اُسکی کے **فائدہ** اور یہ جو فرمایا کہ یہانتک کہ ظاہر ہو پختگی اُسکی تو اُس سے مفہوم ہوتا ہے کہ بیع کے جائز ہونے مین سب میوے کا پکنا شرط نہین بلکہ بعض میوے اور بعض درخت کا پکنا کافی ہی ساتھ حاصل ہونے معنی مقصود کے کہ وہ بخوف ہونا ہی آفت سے اور حکمت الٰہی جاری ہے کہ سب میوہ یکبارگی نہین پکتا بلکہ کچھ پہلے پکتا ہی کچھ پیچھے پکتا ہی میوہ کھانے کی مدت تک اور اگر میوہ بیچے اور اُسکو آفت پہونچے جس سے وہ سب تباہ ہو جاوے تو بائع کو حلال نہین کہ مول سے کچھ چیز لے کر وہ اپنے بھائی کا مال ناحق کھاویگا اور اگر اُسکو آفت پہونچے اور کچھ میوہ جھڑ جاوے تو بائع کو چاہیے کہ مول سے کچھ چیز کم کرے یا مشتری کو پھیر دے **فائدہ** اور اس حدیث مین دلیل ہی اُس پر کہ جو میوہ درخت کے اوپر ہو جب مالک اُسکو بیچے پھر وہ میوہ کسی آفت سے تباہ ہو جاوے تو بائع کا مال تلف ہوا اور وہ خریدار سے کسی چیز کا مستحق نہین ہی اور ظاہر حدیث کا اس بیع مین ہے جو پختگی ظاہر ہونے کے بعد واقع ہو اسواسطے کہ اس سے پہلے بیع منع ہی۔ راقم کہتا ہی کہ اب اس زمانے مین تو بہت اندھیر پڑا ہوا ہی اکثر میوہ جات اور باغات کی بیع ناجائز طور پر ہوتی ہی اوّل ابتدا مین میوہ نمود ہوتے ہی میوے کے درختون کو بیچ ڈالتے ہین بلکہ کئی کئی سال کا پیشتر سے ٹھیکہ ہو جاتا ہی۔ پس یہ سب حرام ہی درست نہین۔ اور جائز ہی بیچنا کھجور کے درخت کا بعد پیوند کرنے اُسکے کے اور اسی طرح جائز ہی خریدنا اُسکا اور جو شخص کہ خریدے درخت کھجور کا بعد پیوند کرنے اُسکے کے اسواسطے کہ یہ پیوند کرنے کو لازم ہی تو اس کا میوہ بیچنے والے کے واسطے ہی درخت کے تابع نہین ہی اور مشتری کا حق نہین یعنے اس حالت مین کہ بیع کے وقت بائع اور مشتری کے درمیان میوے کا مطلق ذکر نہ آیا ہو لیکن اگر خریدار خریدنے کے وقت شرط کرلے کہ یہ میوہ بھی مین ہی لونگا اور بائع اسکے ساتھ

راضی ہو جاوے تو اس صورت مین وہ خریدنے والے کا حق ہی بائع کا حق نہین رہتا
فائدہ تابیر کے معنے یہ ہین کہ نر کھجور کے درخت کا پھول مادہ کھجور کے درخت کے پھول
مین رکھتے ہین سو حکم الٰہی سے میوہ زیادہ ہوتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ درخت
کے ساتھ کچے میوہ کا بیچنا درست ہی گو ابھی ظاہر ہوا ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر درخت
پیوند کیا ہوا نہ ہو تو اُسکا پھل بیچنے والے کا نہین ہوتا بلکہ وہ خریدنے والے کا حق
ہے مگر یہ کہ بیچنے والا شرط کرلے کہ اس کا میوہ مین لونگا اور یہی حکم ہی سب درختون کا
اور یہی حکم ہی سب میوون اور دانون کا اور جو شرط کہ مقتضی عقد کے مخالف نہو وہ بیع کو فاسد نہین کرتی۔ پس
یہ حکم مخصوص ہی نہی بیع اور شرط سے کما سیاتی انشاء اللہ تعالے۔

شاید جھگڑون سے اختتام کے لئے ہین ۱۲

باب ہی بیچ بیان شرط بیع کے اور اُن بیعون کے کہ منع کیا گیا ہی اُن سے

فائدہ نہی بیع سے کبھی حرمت کے واسطے ہوتی ہی اور کبھی کراہت کے واسطے ہوتی
ہی اور شرط فقہا کی عرف مین وہ چیز ہی کہ لازم آئے اُسکے نہونے سے نہونا حکم کا
یا نہونا سبب کا برابر ہی کہ کلمہ شرط کے ساتھ معلق ہو یا نہو اور شرطین بیع کی چند
قسم ہین بعضی شرط اُن مین سے عاقدین ہوتی ہی کہ عاقل اور ممیز ہوا اور بعضے آلہ مین
ہوتی ہی کہ ماضی کے لفظ سے ہوا اور بعضی محل مین ہوتی ہی کہ مال متقوم ہو یعنی شرع
نے اُسکی قیمت ٹھہرائی ہو اور مقدور التسلیم ہو یعنے بائع اُسکو مشتری کے سپرد کرسکے
اور ایک باہم رضامندی عاقدین کی ہے اور ایک شرط تفاضہ ہی کہ ملک اور ولایت
ہی (مسک اختام صہ۳) حرام ہی بیچنا حمل حمل کا **فائدہ** حمل حمل کے معنے یہ ہین کہ ایک
اونٹنی حاملہ ہی اُسکے پیٹ مین بچہ ہی ایک شخص نے بیع کی اس طور سے کہ اگر اس اونٹنی
پیٹ سے اونٹنی پیدا ہو اُسکے بچے کو مین نے بیچا اور اُسکے معنے چار طور سے ہوسکتے ہین

اسواسطے کہ مراد اس سے بیچنا ہی ساتھ تاخیر مول کے۔ یا بیچنا ہے اُسکے پیٹ کے بچے کا اور بر تقدیر اوّل مراد ساتھ تاخیر مول کے اُسکی مان کے جننے کی مدت ہی۔ یا اُسکے بچہ جننے کی مدت ہی یعنے بیچے اس شرط پر کہ جب یہ اونٹنی بچہ دیگی یا اُسکے پیٹ کے بچے سے بچہ پیدا ہوگا اُسوقت اُس کا مول دونگا۔ اور بر تقدیر ثانی مراد بیچنا اُسکے پیٹ کے بچہ کا ہے یا بچہ کے بچے کا یعنے کہے کہ مین نے اُسکے پیٹ کے بچے کو یا اُسکے بچے کے بچے کو بیچا اور یہ بیع حرام اسواسطے ہے کہ بیع معدوم کی ہے کہ ہنوز پیدا نہین ہوا اور وہ بیع مجہول اور غیر مقدور التسلیم کی ہے اور داخل ہی بیع غرر مین اور بر تقدیر اول واسطے تاخیر کرنے مول کے ہی اسلیے کہ اُدھار بیچنا جائز نہین ہی اس طور سے کہ ایک طرف سے چیز موجود ہو اور دوسری طرف سے موجود نہ ہو۔ اور نہین[1] جائز ہی مزابنت **فائدہ** اور مزابنت بیچنا ہی تازہ کھجور کا کہ درخت کے اوپر ہو اندازہ کرکے کہ مثلاً خشک ہونے کے بعد دس یا بیس پیمانہ رہیگی بدلے پیمانے معین کے یعنے دس یا بیس پیمانے خشک کھجور کے کہ لینے والے پاس ہو بیچے بائع یہ کہے کہ اگر زیادہ نکلے میوہ پیمانے معین سے تو وہ واسطے میرے ہی اور اگر کم نکلے تو پورا کردونگا تجھکو اے مشتری اور نہین جائز ہی بیچنا تازہ انگور کا کہ درخت کے اوپر ہو بدلے خشک انگور کے ساتھ پیمانے معین کے اور اسی طرح نہین جائز ہی بیچنا گیہون اور جو وغیرہ غلہ کا کہ کھیتی مین ہو بدلے گیہون وغیرہ کے ساتھ پیمانے معین کے پہلی صورت کا نام شرع مین مزابنت ہی اور دوسری کا محاقلت یہ سب درست نہین اور یہی حکم ہے تازہ کھجور کا کہ زمین پر ہو کہ اُسکو بھی خشک کھجور کے ساتھ بیچنا درست نہین ہی اور یہ منع اسواسطے ہے کہ جوا اور قمار ہی۔ لیکن جائز ہی بیچنا عرایا کا جبکہ پانچ وسق سے کم ہو کما مر۔ اور اسی طرح نہین جائز ہی مخابرت اور مخابرت کرایہ دینا زمین کا حصۂ معین پر جیسے تہائی یا چوتھائی وغیرہ پر **فائدہ** یعنے ایک شخص کسی کو زمین دے اِس شرط پر کہ اسمین بوئے جوتے اور جو اسمین پیدا ہو اُسمین سے تہائی یا چوتھائی مثلاً

[1] یہ حدیث جابر کی طرح الاس کے باب الشروط فی البیع کے ہے ۱۲

مجھکو دینا اور یہ جائز اسواسطے نہین کہ اسمین جہالت ہی اُجرت کی اور وہ معدوم ہی اور مخابرت کو مزارعت بھی کہتے ہین ولیکن مخابرت مین تخم بونے والے کا ہوتا ہے اور مزارعت مین مالک کا اور نہین جائز ہی معاومت[۱] **فائدہ** معاومت کے معنے یہ ہین کہ بیچنا میوے کا درخت پر ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ کا پہلے پیدا ہونے میوے کے اسکو ٹھیکہ کہتے ہین۔ اور نہین[۲] جائز ہی استثناء کرنا کچھ چیز کا **فائدہ** استثناء یہ ہی کہ مثلاً بیچے میوے کو کہ درخت پر ہو اور کچھ قدر غیر معین استثناء کرلے یعنے کہے کہ مین نے درخت پر کا میوہ بیچا مگر کچھ اُسمین سے نہین بیچا یہ درست نہین واسطے دھوکے اور مجہول ہونے کے لیکن اگر مستثنے کی مقدار معلوم ہو مانند تہائی یا چوتھائی کے یا دس اور بیس پیمانے کے یا ایک درخت درختون مین سے یا ایک مکان مکانون مین سے یا جگہ معلوم زمین سے اور مانند اُسکے تو یہ استثناء بالاتفاق صحیح ہی اور نہین[۳] جائز ہے بیچنا کچے میوہ کا اور نہ غلہ وغیرہ کا یہانتک کہ ظاہر ہو پختگی اُسکی اور بیخوف ہو آفت سے اور اگر کچے میوے کو بیچے اور میوہ کسی آفت سے ہلاک ہو جاوے پکنے سے پہلے تو وہ بائع کا مال گیا وہ مشتری سے کسی چیز کا مستحق نہین ہی اور نہین جائز ہی بیع حصاۃ کی اور نہ بیع غرر کی یعنے بیع فریب اور دھوکے کی **فائدہ** بیع حصاۃ یعنے بیع کنکری کی اسکی تفسیر مین اختلاف ہی اسکی صورت یہ ہی کہ مشتری بائع سے کہے کہ جب تیری چیز پر کنکری پھینکون تو واجب ہو بیع یا بیچے اپنی زمین مین سے اس قدر کہ جہانتک کہ کنکری جاوے یا ایک مٹھی کنکریون کی لے اور کہے مشتری کہ جسقدر کنکریان آدین اُس قدر مبیع میری ہوگی یا کوئی چیز بیچے اور ایک مٹھی کنکریون کی لے کر کہے کہ جسقدر کنکریان آدین ہر کنکر کے بدلے ایک درہم لون گا یا بکریونکا گلہ آگے لاوے اور مٹھی ایک کنکریونکی لے کر کہے کہ جس بکری پر تیری کنکری پڑے وہ تیری ہوگی اتنے سے اور ان سب صورتون مین دغا اور دھوکا ہے واسطے نہ معلوم اور نہ معین ہونے مول یا مبیع کے اور لفظ

[۱] یہ حدیث جابر کی مشکوٰۃ کے باب منہی عنہا من البیوع کی پہلی فصل مین ہی ۱۲

[۲] حدیث شجاع کی بلوغ المرام کے باب شروط مین ہی ۱۲

[۳] حدیث بلوغ المرام کے باب الاختلاف فی العوضین مین ہی ۱۲

غرر کا اُسکو شامل ہے اور معنی غرر کے دھوکا ہین کہ جگہ گمان نہ راضی ہونے کی ہو وقت تحقیق کے پس یہ از قسم کھانے مال کے ہو ساتھ باطل اور ناحق کے اور یہ بیع اصل جامع ہو اُصول شرع سے شامل ہے بہت فروعات کو چنانچہ چند صورتین ازان جملہ حدیثون مین آئی ہین جیسا کہ ذکر اُن کا آتا ہو۔ نہین صحیح اور جائز ہے بیع ملامست کی **فائدہ** ملامست یہ ہے کہ آدمی اپنا ہاتھ دوسرے کے کپڑے کو لگاوے رات مین یا دن مین اور نہ اُلٹے اُسکو اور نہ کھولے اُسکو مگر ساتھ ہاتھ لگانے کے یعنی حق یہ تھا کہ کپڑے کو کھولتا اور اُسکو دیکھتا اور اُس نے اُسکو نہ کھولا اور نہ دیکھا سوائے چھونے کے اور چھونے سے کھولنا اور دیکھنا حاصل نہین ہوتا اور اُس نے نہین کیا ہو مگر یہی چھونا حاصل یہ ہو کہ جاہلیت کے زمانے مین یہ بیع تھی کہ جہان ایک نے دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ لگایا پس وہی بیع ہوگئی دیکھتے بھالتے نہ تھے اور نہ شرط خیار کرتے تھے کہ بعد دیکھنے کے چاہین گے تو رکھین گے اور چاہین گے تو پھیر دینگے۔ اور یہ بیع اسواسطے جائز نہین کہ اسمین فریب اور دھوکا ہے اور نہین جائز اور نہین صحیح ہے۔ بیع منابذت کی **فائدہ** اور منابذت یہ ہو کہ کہے کہ ڈال طرف میرے جو کپڑا کہ تیرے ساتھ ہو اور ڈالتا ہون مین طرف تیرے جو کپڑا کہ میرے پاس ہے اور یہی ڈالنا کپڑے کا ایک دوسرے کی طرف بیع ہوگی اور یہ بیع بھی جاہلیت کے زمانے مین تھی کہ جب آپس مین ایک نے دوسرے کی طرف کپڑا ڈال دیا تو بس یہی بیع ہوگئی بغیر دیکھنے مبیع کے اور بغیر رضامندی ایک دوسرے کے اور احمد نے معمر سے اُسکی تفسیر یہ کی ہے کہ بیع منابذت یہ ہو کہ جب مین یہ کپڑا تیری طرف ڈالون تو البتہ واجب ہوگی بیع اس جگہ سے معلوم ہوا کہ ان بیعون مین نفس لمس اور نبذ کو بیع ٹھہرایا گیا ہو بغیر صیغہ کے یعنے بغیر اسکے کہ جاری ہو بائع اور مشتری کے درمیان ایجاب اور قبول لفظ مین اور تعاطی فعل مین یعنے نہ تو بائع منہ سے کہے کہ مین نے خریدی اور نہ لین دین واقع ہو ہم کو بایع خوشی سے مبیع (یعنے جو چیز بیچی) دے اور مشتری مول دے **فائدہ** اس سے

لہ یہ حدیث ابو سعید کی ہے بخاری نے کتاب البیوع مین فصل کی اول مین اور مسلم نے کتاب البیوع مین ۱۲

معلوم ہوا کہ نہین جائز ہی بیع غایب کی اور نہ اندھے کی اسلیے کہ اسمین بھی غرر اور دھوکا ہے اور جو شخص اُسکو صحیح کہتا ہی اس مین خیار ثابت کرتا ہی اور نہین جائز ہی اور نہین صحیح ہے خریدنا اُس چیز کا کہ چوپایون کے پیٹ مین ہے یعنے اُس بچے کا کہ اُنکے پیٹ مین ہی یہانتک کہ جنین اور نہین جائز ہی خریدنا دودھ کا جو اُن کے تھنون مین ہی اور نہین جائز ہے خریدنا غلام بھاگے ہوئے کا اور خریدنا غنیمت کے مال کا پہلے تقسیم ہونے سے اور نہ خریدنا صدقہ کا قبض کرنے سے پہلے اور نہ خریدنا غوطہ زن کے غوطہ کا **فائدہ** پہلی اور دوسری صورت کے حرام ہونے پر اجماع ہی اور تیسری اس واسطے جائز نہین کہ اس مین سپرد کرنا مبیع کا مشکل ہے اور اس واسطے کہ اسمین ملک نہین اور پانچوین صورت سے استثنار لیا ہے فقہانے یعنی مصدق یعنے زکوۃ کی تحصیل کرنے والے کا صدقہ کو قبل قبض کے بعد تخلیہ کے یعنے صدقہ کو ایسی جگہ مین رکھدے کہ وہان اُسکو کوئی چیز لینے سے مانع نہو اس صورت مین بیع صحیح ہے اسواسطے کہ فقہانے تخلیہ کو اس حق مین مانند قبض کرنے کے ٹھہرایا ہی اور چھٹی صورت کہ غوطہ زن سے کہے کہ اتنی اُجرت یعنے مثلاً دو یا چار روپیہ اُجرت پر دریا مین غوطہ مار اور جو کچھ کہ دریا مین سے ہاتھ آوے وہ میرا ہے اور یہ بھی اسواسطے جائز نہین کہ اس مین فریب اور دھوکا ہے اور نہین جائز اور نہین صحیح ہے خریدنا مچھلی کا پانی مین اس واسطے یعنے اسلیے کہ جبتک مچھلی پانی مین ہو اُسکی حقیقت چھپی ہوتی ہے اور چھوٹی بڑی نظر آتی ہی اور بالعکس اور ظاہر نہی کا اطلاق ہے اور فقہار نے اسمین تفصیل کی ہے کہ اگر مچھلی بہت پانی مین ہو کہ اُس کا پکڑنا بغیر شکار کے ممکن نہو اور نہ پکڑنا اُسکا جائز ہو تو وہ بیع صحیح نہین اور اگر اتنے پانی مین ہو کہ فوت نہین ہوتی ہے اُسمین اور شکار سے ہاتھ آتی ہے تو بیع صحیح ہے اور خیار اس مین بعد تسلیم کے ثابت ہی اور اگر شکار کی حاجت نہو بدون شکار کے ہاتھ آسکے تو بیع صحیح ہے اور خیار اس مین ثابت ہی اور یہ تفصیل اسمین ماخوذ ہے اور دلیلون سے لیکن تعلیل اسکی ساتھ غرر کے جو تقاضا کرتی ہے لاحق کرنے کو مخصص ہی عموم

مسئلہ صورت دوسری کی مبیع کی قبض الزام کرنے کے باب شروط مانعی غرر مین ۱۲ سر ۱۲ یہ مضمون سمک بختام سمک ۱۲ مین ۱۲

نہی کے کو اور یہی حکم ہے پرندہ کا ہوا مین کہ اُس کا بیچنا بھی جائز نہین واسطے عاجز ہونیکے
اُسکے پکڑنے سے (مسک الختام صہ۳۷) اور نہین صحیح ہے اون اور پشم کی بیع جانور کی پیٹھ پر اور
نہین صحیح ہے بیچنا اُس چیز کا کہ نرون کی پیٹھ مین ہے **فائدہ** اور اُس پر اجماع ہے اس سے
معلوم ہوا کہ نہین جائز ہے بیچنا گھی کا دودھ مین اور جائز ہے طلب کرنا بیع کسی چیز کی کا کسی
شخص سے اور تکرار کرنا طلب مین یعنے دوسرے سے کہنا کہ یہ چیز میرے ہاتھ بیچ ڈال اور
اسی طرح جائز ہے طلب کرنا کمی مول کا اُس سے یعنے اُس سے کہے کہ مول کم کر گو بائع نہ مانے
اور صحیح ہے بیچنا چوپائے کا ساتھ استثنا کرنے سواری اُسکی کے یعنے بائع اور مشتری سے کہے
کہ مین اس شرط سے بیچتا ہون کہ مثلاً فلانی جگہ تک یا اتنے کوس یا اتنی مدت اُس پر سواری
کرونگا یہ جائز ہے **فائدہ** اور اسی طرح صحیح ہے ہر شرط کہ صحیح ہو افراد اُسکا ساتھ عقد کے یعنے
تنہا عقد کرنا اُسکا صحیح ہو مانند پہونچانے مبیع کے گھر تک اور سینے کپڑے کے اور رہنے
کے گھر مین مثلاً ایک مہینا یا کم و بیش اور جائز ہے بیچنا غلام مدبر کا **فائدہ** مدبر اُس غلام
کو کہتے ہین جسکو مالک کہے کہ میرے مرنیکے بعد آزاد ہے اور حرام ہے کھانا گھی نجس کا
اور نہین جائز ہے بیچنا اُس کا **فائدہ** لیکن جائز ہے نفع اُٹھانا ساتھ اُسکے لیکن آدمی کو
کھانا اُس کا اور بدن پر لگانا جائز نہین۔ اور جائز ہے کھلانا مردار وغیرہ ناپاک اور حرام
چیزون کا کتے اور بلی اور پرندے وغیرہ غیر مکلف کو بالاجماع اس واسطے کہ اُس کا منع ہونا
سلف سے معلوم نہین بلکہ اگر اسکے سوائے اور کوئی کھانے والا نہ ہو تو واجب ہے جیسا کہ
حدیث مین آیا ہے کہ ایک عورت دوزخ مین داخل ہوئی بلی کے سبب سے اور اُس کا سبب
اس طرح آیا ہے کہ اُس نے نہ اُسکو کھلایا اور نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے کھاتی اور کیڑے
زمین کے وہ ہین جو حرام ہین مکلف وغیرہ پر پس اس حدیث نے دلالت کی اُس پر کہ دو
امرون مین سے ایک امر واجب ہے یا کھلانا یا چھوڑنا (مسک الختام صہ۱) اور جائز ہے بیچنا
غلام مکاتب کا اور مکاتب غلام ہے جبتک کہ اُس پر ایک درہم باقی ہو۔ اور نہین جائز ہے

سلم بیع عین کی بیع غائب کی
عباس شروط مین
سکے باب شروط مین
سلم بیع عین
بیع عین کی بیع
حرمت حاضر کی
بیع غائب کی باب
بیع غائب کی شروط مین
سلم بیع عین
بیع عین کی بیع
بیع عین کی بیع
حرمت حاضر کی
بیع غائب کی باب
بیع غائب کی شروط مین

بائع کہکر شرط کرے بیع مین دلالی جیسے کہے کہ مین غلام اپنا تیرے ہاتھ اس شرط پر بیچتا ہون کہ اُس کا دلا میرے لیے ہو اور جو شخص کہ شرط کرے بیع مین ایسی شرط جو خدا کی کتاب مین نہ ہو تو وہ باطل ہے اُسکا کچھ اعتبار نہین اور اُس سے بیع باطل نہین ہوتی فائدہ لونڈی جائز ہے اُم ولد لونڈی کا بیچنا ف اُم ولد اُس لونڈی کو کہتے ہین جو اپنے مالک کے نطفے سے بچہ جنے لیکن رائج نہ بیچنا اُسکا ہے۔ اور نہین جائز ہے بیچنا پانی کا جو حاجت سے زیادہ ہو فائدہ یعنے اگر پانی اُسکی حاجت سے زیادہ ہو اور لوگون کو اُسکی حاجت ہو تو جائز نہین واسطے اُسکے روکنا پانی کا اُن سے اور بیچنا اُن کے ہاتھ اور یہی حکم ہے گھاس کا کہ بیچنا بھی منع ہے یعنے اسواسطے کہ لازم آتا ہے بیچنے پانی کے سے بیچنا گھاس کا کیونکہ جو کوئی چاہتا ہے کہ اپنے جانور پانی کے گرد چرائے اور وہ جانورون کو پانی پینے نہین دیتا بغیر عوض کے تو لاچار ہوگا ساتھ خریدنے پانی کے اور اُسکو ضرور مواشی کے واسطے پانی خریدنا پڑیگا پس پانی کا بیچنا گویا گھاس کا بیچنا ہوگا اور گھاس کا بیچنا منع ہے اور یہ حکم اُس صورت مین ہے کہ مباح زمین مین پانی کا چشمہ نکلے اور جو اس سے قریب تر ہو اُسکا پانی پیوے اور اگر کچھ پانی اُسکی حاجت سے زیادہ ہو تو اُسکے واسطے جائز نہین کہ غیر کو اُس پانی سے منع کرے اور اسی طرح اگر زمین مملوک مین گڑھا کھودے اور اُسمین پانی جمع ہو یا کنوان کھودے کہ اُس سے پانی پیوے اور زمین کو سینچے تو جو پانی کہ حاجت سے زیادہ ہو یعنے پینے اور کھیتی سینچنے اور وضو وغیرہ سے تو اُسکا بیچنا درست نہین برابر ہے کہ مباح زمین ہو یا مملوک مین لیکن جو پانی کہ مشکون اور برتنون مین بھر رکھا ہو اُسکا بیچنا جائز ہے اور اسی طرح جائز ہے بیچنا کنوئین اور چشمے کا اس واسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ کون ہے کہ رومہ کے کنوئین کو خریدے اور اُسکے ساتھ مسلمانون پر پانی کی وسعت کرے اور اُسکے واسطے بہشت ہو تو حضرت عثمانؓ نے اُسکو خریدا اور قصہ اُسکا معروف ہے اور نہین جائز ہے بیچنا جست نر کی کا یعنے کرایے دینا نر اونٹ یا گھوڑے وغیرہ کا واسطے چھوڑنیکے

لہ صورت جائز کی بلوغ المرام کے باب البیوع میں ہے ۱۲

سہ صحیح بخاری کی بلوغ المرام کے باب البیوع میں ہے ۱۲

سہ یعنے ان کے مملوک انعام کے مفہوم میں ہے ۱۲

سہ صحیح بخاری کی بلوغ المرام کے باب فرض والمدین میں ہے ۱۲

مادہ پر اور اُسکی اُجرت لینا منع ہے **فائدہ** یہ اس واسطے جائز نہین کہ مبیع مجہول ہے کیونکہ نر کبھی جفت کرتا ہی اور کبھی نہین کرتا اور مادہ کو اُس سے کبھی حمل ہوتا ہی اور کبھی نہین ہوتا اور نہین جائز ہے بیچنا ولا کا اور نہ ہبہ کرنا اُس کا **فائدہ** ولا کہتے ہین آزادی کے حق کو کہ کوئی شخص اپنے غلام کو آزاد کرے اور غلام آزاد مرجاوے اور مال چھوڑ جاوے اور اُس کا کوئی عصبہ نہو تو اُسکے مال کا وارث اُس کا آزاد کرنے والا ہی پس اس حق کا بیچنا اور بخشنا جائز نہین باسواسطے کہ ولا مال نہین کہ اُسکو بیچے یا بخشے بلکہ وہ مانند نسب کے ہی کہ دور کرنے سے دور نہین ہوتا اور نہین[۵۱] جائز ہی بیچنا اناج کا بعد خریدنے کے قبض کرنے سے پہلے **فائدہ** اگر کوئی شخص اناج خریدے اور پھر اُسکو بیچنا چاہے تو نہین ہے واسطے اُسکے بیچنا اُسکا یہانتک کہ اُسکو قبض کرے اور قبض کرنا منقول کا ہی کہ اُسکو اُسکی جگہ سے اُٹھا کر اور جگہ رکھ لے اگرچہ اُسکے پاس ہو اور قبض مین کیل کرنا شرط نہین لیکن اگر اُسکو دوسرے کے ہاتھ بیچنے لگے تو ضرور ہی کہ اسکو دوبارہ پیمانے سے ناپ[۵۲] کر دیوے اور نہین[۵۳] جائز ہی سپرد کرنا چیز کا ساتھ پیمانے اوّل کے جسکے ساتھ خریدی کی اور قبض کی یہانتک کہ مشتری کو دوسری بار ناپ کر دے **فائدہ** اور یہی حکم ہی ہر چیز کا سوائے اناج کے کہ قبض سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہین ہی اور اگر کوئی چیز خریدے تو خود ناپ کر لیوے اور اگر بائع اُسکے روبرو ناپے تو یہ بھی درست ہی اور نہین[۵۴] جائز ہی کرنا دو بیعون کا ایک بیع مین علمانے اُسکی تفسیر دو طور سے کی ہی ایک یہ کہ کہے بائع مشتری سے کہ مین نے یہ چیز تیرے ہاتھ بیچی دس روپے سے نقد اور بیس روپے سے اُدھار پس جس مول تو چاہے خریدلے دوم یہ کہ کہے کہ بیچا مین نے غلام اپنا تیرے ہاتھ ہزار روپیہ سے اس شرط پر کہ بیچے تو میرے ہاتھ لونڈی اپنی سو روپیہ کو اور یہ بیع فاسد ہی اسواسطے کہ اسمین ابہام اور تعلیق ہی اور علت نہی کی اول صورت مین نہ قرار پانا مول کا ہی اور لازم آنا ربا ج کا ہی نزدیک اُسکے جو منع کرتا ہی بیع کو ساتھ زیادتی کے اُسکے

۵۱ حدیث ابن عمر کی بلوغ المرام کی باب شروط مین ہی ۱۲

۵۲ حدیث ابوہریرہ کی بلوغ المرام کے باب الشروط مین ہی ۱۲

۵۳ حدیث ابن عباس کی مشکوٰۃ کے باب المنہی عنہا من البیوع کی فصل دوم مین ہی ۱۲

۵۴ حدیث ابوہریرہ کی بلوغ المرام کے باب شروط مین ہی ۱۲

نرخ سے بنابر اُدھار کے اور دوسری صورت مین تعلیق اُسکی ہی ساتھ شرط مستقبل
کے کہ اُس کا واقع ہونا اور نہ واقع ہونا دونون جائز ہین پس ملک مستقر نہین ہے
اور بعضون نے کہا اسکی تفسیر یہ ہی کہ کسی کو ایک اشرفی ایک پیمانے گیہون کے ساتھ
قرض دے ایک مہینے تک سو جب وعدہ کا وقت آوے اور گیہون کا مطالبہ
کرے تو کہے مشتری کو کہ مجکو دو مہینے کی مہلت دے کہ دو مہینے تک دو پیمانے دونگا
سو یہ دو بیع ہین ایک بیع مین اس واسطے کہ بیع دوسری داخل ہوئی ہے پہلی بیع
مین اور جو کرے دو بیعون کو ایک بیع مین تو واسطے اُسکے کمتر ہی دونون بیع مین سے
بیاج **فائدہ** یعنے اُس کا فاعل ان دونون حال سے خالی نہین یعنے جب کہے بائع
کو بیچی مین نے یہ چیز تیرے ہاتھ دس روپے سے نقد اور بیس روپے سے اُدھار تو
اُسکے واسطے دس روپیہ نقد سے بیع جائز ہوگی اور وہ دس روپیہ کا مستحق ہی زیادہ کا
نہین اور بیس روپیہ کی حالت مین بیاج لازم آویگا اور بنابر پہلی تفسیر کے لازم آتا
ہے کہ حرام ہے بیچنا ساتھ زیادہ مول کے اُس دن کے نرخ سے بنابر اُدھار کے یعنے
اگر اُدھار بیچے تو اُس دن کے نرخ کے مطابق بیچے اُس دن کے نرخ سے زیادہ مول
کے ساتھ بیچنا منع ہی لیکن اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ اُس دن کے نرخ سے
زیادہ مول کے ساتھ بیچنا جائز ہی (مسک الختام صـ ۱۶ اور نہین[۱] حلال ہی اسکی قیمت سے
فائدہ اور موطائے امام مالکؒ مین اسکی تفسیر یون آئی ہے ایک شخص دوسرے
سے کہے کہ مین تیرا اسباب اتنی اتنی قیمت سے خریدتا ہون بشرطیکہ تو مجکو اسقدر قرض
دے پس یہ بیع درست نہین اور اگر ترک کرے جس نے کہ قرض لینے کی نیت کی تھی
تو یہ بیع درست ہی اور یہ حلال اس واسطے نہین کہ یہ حیلہ ہی بیع قرض چاہنے مول کے
بائع سے اور نہین[۲] حلال ہین دو شرطین ایک بیع مین۔ **فائدہ** اس کی تفسیر مین اختلاف
ہی بعضون نے اُسکی یہ تفسیر کی ہے کہ کرنا دو بیعون کا ایک بیع مین جیسے پہلے گذرا۔

[۱] یہ حدیث مؤطا امام محمد شیبانی کی بلفظ الزام ہے باب الرخصۃ فی بیع العینۃ مین ہی ۲۱۲

[۲] یہ حدیث مؤطا امام محمد شیبانی کی بلفظ الزام ہے باب الرخصۃ فی بیع العینۃ مین ہی ۲۱۲

اور بعضون نے کہا کہ بیچنا چیز کا ہی ساتھ دو شرطون کے مثلاً کسی کے ہاتھ کپڑا بیچے کہ سلا بھی دونگا اور کہا علماء نے کہ دو شرط کی قید اتفاقی ہی ایک شرط بھی جائز نہین ہی واسطے وارد ہونے نہی کے بیع اور شرط سے اور نہین حلال ہی نفع اُس چیز کا کہ ضمانت مین نہین آئی **فائدہ** مراد بیچنا اُس چیز کا ہی کہ قبض کی گئی اور یہ جائز نہین واسطے نہ داخل ہونے اُسکے خریدار کے ضمان مین پس اگر تلف ہو تو بائع کا مال تلف ہوا یا مراد وہ چیز ہی جو اس کی ملک نہین اور یہ غصب ہی یعنے جبراً کسی کا مال چھین لینا اسواسطے کہ غصب غاصب کی ملک نہین اور جب اُس نے اُسکو بیچکر اُسکے مول کا نفع کھایا تو یہ نفع اُسکو حلال نہین اور نہین حلال ہی بیچنا اُس چیز کا جو پاس موجود نہ ہو **فائدہ** یعنے بیچنے کے وقت پاس حاضر موجود نہ ہو خواہ ملک مین ہو یا نہو یا معنے یہ ہین کہ قبض نہ کی ہو یا گم گئی ہو یا غیر کا مال ہو اپنی ملک مین نہو پس اسمین دلیل ہے اس پر کہ نہین حلال ہی بیچنا کسی چیز کا مالک ہونے سے پہلے اور یہ حکم بیع سلم کا سوا ہی اور وہ بالاتفاق جائز ہی ساتھ شرائط معلومہ کے اور نیز جائز ہی بیچنا غیر کے مال کا اور بیع موقوف رہتی ہی نزدیک تین امامون کے سوائے شافعیؒ کے اور بعضون نے کہا کہ مصداق اُسکا غلام بھاگا ہوا ہی جسکا مکان معلوم نہوا اور غلام چھینا گیا کہ اُسکو غاصب کے ہاتھ سے چھڑا نہین سکتا اور پرندہ چھوٹا ہوا کہ اُس کا پھر آنا معتاد نہو مسک الختام صـ۱۸ اور نہین جائز ہی بیع غربان **فائدہ** بیع غربان یہ ہے کہ کوئی شخص کسی شخص سے کوئی چیز خریدے یا کرائے لے اور اُسکو مثلاً ایک روپیہ یا کم و بیش دے اس شرط سے کہ اگر مین نے اُس چیز کو خریدا یا اُس پر سوار ہوا تو یہ روپیہ اُسکی قیمت یا کرائے مین محسوب ہو جاویگا اور اگر مین نے نہ خریدا یا سوار نہ ہوا تو یہ روپیہ تیرا ہوا یعنی واپس نہین لونگا اُسکو بیعانہ کہتے ہین یہ جائز نہین اسواسطے کہ اسمین شرط فاسد اور دھوکا ہی اور کھانا مال کا ہے ساتھ باطل کے اور نہین جائز ہی بیچنا کسی چیز کا بعد خریدنے اُسکے کے یہانتک کہ جمع کرے اُسکو طرف جگہ کے یعنی جس جگہ چیز خریدے وہان اُسکو نہ بیچے

بلکہ اُسکو دوسری جگہ مین لیجا کر بیچے لیکن علماء کہتے ہین کہ مراد ساتھ نقل کے قبض ہی اوّل قبض کرنا چاہیے پھر بیچنا چاہیے۔ اور اگر قبض کرنے کے بعد اُسی جگہ بیچے تو بھی درست ہی لیکن اِس حدیث مین دلیل ہی اس پر کہ کافی نہین مجرد قبض کرنا بلکہ ضرور ہی اُٹھا لیجانا اُسکو طرف جگہ رہنے اپنے کے (مسک الختام صہ۳) اور نہین[۱] جائز ہی لینا اشرفیون کا بدلے روپیون کے اور روپیون کا بدلے اشرفیون کے جبکہ بیچے کوئی چیز روپیون یا اشرفیون سے پھر اُسکے بدلے دوسری چیز لے جیسے اشرفیون سے بیچے اور اسکے بدلے روپے لے یہ جائز نہین لیکن اگر اُس دن کے نرخ کے موافق لے تو جائز ہی مثلاً اگر اشرفی کا نرخ اُس دن دس روپیہ ہو تو مشتری کو دس روپیہ مجرا دے اور یہ جائز اُسوقت ہی کہ دونون طرف[۲] ہاتھون ہاتھ ہو اور اُسی مجلس مین قبض کر لین تا بیع نقد کی ساتھ اُدھار کے لازم نہ آوے اور بیاج نہ ہو جاوے پس نہین[۳] جائز ہی لینا کچھ اشرفیون کا اور چھوڑنا بعض کا بیچ ذمہ اُس شخص کے کہ لازم ہین اُس پر اشرفیان عوض اُسکے اور نہ بالعکس اسواسطے کہ یہ بیع صرف ہی اور بیع صرف مین شرط ہی کہ بائع اور مشتری ایک دوسرے سے جدا نہو اس حال مین کہ اُنکے درمیان کچھ چیز باقی ہو اور نہین[۴] جائز ہی بخش **فائدہ** بخش یہ ہی کہ ایک شخص کچھ خریدتا ہی اور دوسرا ایک شخص آیا اُس نے اُس چیز کی تعریف کی کہ بہت عمدہ ہی یا زیادہ مول لگایا اُسکا اور اُسکو خریدنا منظور نہین منظور یہی ہی کہ لینے والا میری دیکھا دیکھی اُسکے لینے مین زیادہ رغبت کرے اور دھوکے مین آکر اُسکو خریدلے اور جائز اس واسطے نہین کہ اسمین لینے والے کو فریب دینا ہی اور اجماع ہی اُس پر کہ اُس کا فاعل گنہگار ہی اور یہ بیع فاسد ہی اور نہین[۵] جائز ہی آگے آگے جا ملنا قافلے سے کہ غلہ وغیرہ لایا ہو اور خریدنا اناج کا قافلے والون سے اور جو آگے بڑھ کر قافلے والون کو جا ملے اور اُن سے اناج خریدلے تو جسوقت کہ اُسکا مالک بازار مین آوے تو اُسکو اختیار ہی خواہ بیع رکھے یا نہ رکھے **فائدہ** یعنے اگر خبر سُنے کہ ایک قافلہ غلہ وغیرہ لایا ہی تو سستا خریدنے کے لیے اُن کو آگے جا ملنا جائز

[۱] بحوالہ ابن ماجہ کی بیع الصرف کے باب شرط ۱ آخرین ہی
[۲] بحوالہ مسک الختام صہ ۳ اور ابن ماجہ کی بیع الصرف کے باب شرط ۱ آخرین ہی
[۳] بحوالہ ابن ماجہ کی بیع الصرف کے باب شرط ۱ آخرین ہی
[۴] بحوالہ ابن ماجہ کی بیع الصرف کے باب شرط ۱ آخرین ہی
[۵] بحوالہ ابن ماجہ کی بیع الصرف کے باب شرط ۱ آخرین ہی

نہین پہلے اِس سے کہ شہر و بازار مین آوین اور بازار کا نرخ معلوم کرین اور ابتدا آگے جالنے کا خارج ہی اُس بازار سے کہ اُسمین خرید و فروخت ہوتی ہو پس بازار مین قافلے کو آگے جالنا منع نہین ہی۔ پس اگر کوئی بازار کی پرلی طرف سے آگے بڑھ کر قافلے کو بازار کے ابتدا مین جالے اور اُس سے اناج خریدے تو یہ منع نہین بلکہ جائز ہی۔ لیکن یہ منع اُسوقت ہی کہ شہر والون کو ضرر کرے اور اگر ضرر نہ کرے تو کچھ ڈر نہین اور نیز یہ اُس صورت مین ہی کہ شہری بازار کا نرخ قافلے والون سے چھپاوے کہ اُن کو اسمین ضرر ہے اور اگر شہر کا نرخ اُن سے نہ چھپاوے تو بالاتفاق جائز ہی اور قافلے والون کو خیار اس صورت مین حاصل ہے جبکہ شہر کے نرخ سے اُن سے سستا خریدین۔ اگر شہر کے نرخ خریدین تو خیار نہین۔ اور نہین جائز ہی بیچنا شہری کا واسطے جنگلی کے **فائدہ** یعنے ایک گنوار غلہ وغیرہ شہر مین لایا اس ارادے سے کہ آج کے نرخ اور بھاؤ سے بیچ جاؤن تو شہر کے ایک شخص نے اُس سے کہا تو اُسس کو میرے سپرد کر جا اُسکو بسہولت آہستہ آہستہ مہنگا بیچون گا اور اُسکو اُسدن کے بھاؤ سے نہ بیچنے دے اور یہ جائز اسواسطے نہین کہ اُسمین روکنا نفع کا ہی مخلوق خدا سے۔ اور یہی حکم ہے خریدنے کا واسطے جنگلی کے اور اُسکا مطلب یہ ہی کہ اُسکے واسطے دلال نہ بنے خواہ اُجرت سے ہو یا بدون اُجرت کے اور نہین جائز ہی بیع کرنا دوسرے کی بیع پر **فائدہ** یعنی ایک شخص نے ایک چیز مین بیع خیار کرلی اور دوسرا شخص اُس خریدار کو مدت خیار مین آکر کہے کہ اس بیع کو فسخ کرڈال کہ مین تیرے ہاتھ ایسی ہی چیز اس سے سستے مول بیچون گا **فائدہ** اور یہی حکم ہی خریدنے کا دوسرے کے خریدے پر کہ بائع کو کہے مدت خیار مین کہ فسخ کر اس بیع کو اور مین تجھ سے یہی چیز اس سے زیادہ مول سے خریدتا ہون یا اُسکی یہ صورت ہی کہ ایک شخص ایک چیز خریدتا ہی اور بائع اور مشتری ایک چیز پر راضی ہوئے ہین اور دوسرا آدمی اُن کے معاملے کو بگاڑ ڈالے اور آپ خرید لے یہ جائز نہین اور اگر قصد خریدنے کا نہو بلکہ صرف اُن کے معاملے کے بگاڑنے کا قصد ہو

تو یہ اوّل سے بھی بدتر ہی اور نہین جائز ہی طلب کرنا خریداری کا اوپر طلب خریداری بھائی مسلمان کے **فائدہ** اور اُسکی صورت یہ ہی کہ بائع اور مشتری نے بیع اور عقد پر اتفاق کیا ہی بائع چاہتا ہی کہ بیچے اور مشتری چاہتا ہی کہ خریدے ایک دوسرا شخص آیا اور بائع سے کہا کہ مین تجھ سے اس چیز کو زیادہ مول سے لیتا ہون بعد اسکے کہ دونون کے درمیان ایک مول ٹھہر چکا ہو اور دونون اُس پر راضی ہو گئے ہون **فائدہ** اور اجماع ہی علماء کا اوپر حرام ہونے ان سب صورتون کے لیکن جائز ہے نیلام کرنا کسی چیز کا کہ جو زیادہ مول دے اُسکو یہ چیز ملیگی **فائدہ** ابن عبدالبر نے کہا کہ نیلام کرنا بالاتفاق جائز ہے۔ اور جائز ہے بیع معاطاۃ یعنے بائع کا چیز کو دینا اور مشتری کو قیمت دینا کافی ہے بیع مین اگرچہ مُنہ سے کچھ نہ بولین۔ اور نہین جائز ہی جدائی کرنا درمیان مان کے اور اُس کی اولاد کے بیع مین **فائدہ** یعنے اگر کسی کے ملک مین ایک لونڈی ہو اور اُسکی اولاد ہو بیٹی یا بیٹا سو اگر اُن کو بیچنا چاہے تو دونون مان بیٹے کو اکٹھے بیچے یہ نہ کرے کہ ایک کو بیچ ڈالے اور ایک کو پاس رکھے ان کے درمیان جدائی کر ڈالے خدا قیامت مین اُسکے اور اُسکے دوستون کے درمیان جدائی ڈالے گا اور یہی حکم ہی دادا اور دادی اور باپ اور بھائی اور بہن اور تمام ناتے دار دن محارم کا لیکن یہ منع اُسوقت تک ہی کہ نابالغ ہون اور نہین جائز جُدے جُدے بیچنا دو غلامون کا کہ آپس مین سگے بھائی ہون اگر بیچے تو دونون کو اکٹھے بیچے اور نہین تو دونون کو اپنے پاس رکھے یہ نہ کرے کہ ایک کو بیچ ڈالے اور ایک کو پاس رکھے **فائدہ** اور یہی حکم ہے ہبہ اور نذر وغیرہ انشاآت کا کہ بائع کے اختیار سے اور اسپر تفریق ساتھ تقسیم کرنیکے کہ اپنے اختیار سے نہین بس سبب اُسکا ملک قہری ہے اور وہ میراث ہی اور تفریق عام ہی اس سے کہ مثلاً ایک کو بیچ ڈالے اور ایک کو اپنے پاس رکھے یا ایک کو ایک کے ہاتھ بیچے اور دوسرے کو دوسرے کے ہاتھ اور یہ بیع باطل ہے اور اسپر جدائی کرنا درمیان چوپایون کے سو جائز ہے اور نہین جائز ہے نرخ مقرر کرنا اناج وغیرہ کا اور نہ معین کرنا

ف صورت بیع کی اور شرائط کی باب الذی عنہا پہلی فصل اس کی ف یہ صورت انس کی شرائط کی باب الذی عنہا کی دوسری فصل مین ہی ف یہ صورت دو ایسی بیع کی جنکا انجام ایک ہی ف یہ صورت بیع کی کی انواع اور انکا باب شروع مین ہی ف یہ صورت بیع فاسد کی سب کا حکم ایک ہی ف یہ صورت بیع فاسد کی مختلف احکام ہر ایک مین ہی

اُسکا اور نہ حکم کرنا لوگون کو کہ اس بھاؤ سے بیچین اسواسطے کہ نرخ خدا کے ہاتھ ہی کہ اسکے ساتھ لوگون پر روزی فراخ کرتا ہی اور تنگ کرتا ہی پس جو یہ کہتے ہین کہ نرخ آسمانی ہی اسکے یہی معنی ہین **فائدہ** نرخ مقرر تصرف کرنا ہی لوگون کے مال مین بدون ان کے اذن کے اور ظلم کرنا ہی ان کے حق مین اور کبھی نوبت پہونچاتا ہی یہ طرف باز رہنے کے بیع سے اور یہ نوبت پہونچانا ہی طرف قحط کے مراد یہ ہی کہ نہ تکلیف دیجاے لوگونکو ساتھ معین کرنے اور لازم کرنے نرخ کے لیکن حکم کیا جاوے اُنکو ساتھ انصاف کے اور شفقت کرنیکے مخلوق پر حاصل یہ ہی کہ نرخ مقرر کرنا ظلم ہے۔ اور جب ظلم ہوا تو حرام ہوگا اور نہین فرق ہی اسمین درمیان حالت گرانی اور حالت ارزانی کے اور محبوب کے اور غیر اسکے کے حیوانون سے اور درمیان دوسرے اسبابون کے اور نہین جائز ہی تصریہ اونٹ اور بکری مین وقت ارادے بیع کے **فائدہ** تصریہ کے معنے ہین جمع کرنا دودھ کا اور بند رکھنا اُس کا اونٹ اور بکری کے تھنون مین کئی دن تک یعنے کئی دن اُسکو نہ دوھنا تاکہ دودھ تھنون مین بہت جمع ہو جائے اور مشتری گمان کرے کہ اُسکی عادت اسیقدر دودھ دینے کی ہے اور اِس دُھوکے مین اُسکو منگے مول سے خرید لیوے یہ درست نہین اسواسطے کہ اسمین فریب اور دُھوکا ہی اور اگر کوئی اس طرح کا جانور خریدے اور دودھ دوھنے کے بعد معلوم ہو کہ دودھ کم ہی تو وہ دو کام مین مختار ہے خواہ اُسکو رکھے خواہ اُسکو پھیر دیوے تین سیر کھجور بدلہ دیکر اور اس خیار کی حد تین دن تک ہی تین دن کے اندر پھیر سکتا ہی۔ اور تین دن کے بعد نہین پھیر سکتا۔ اور یہی حکم ہی گائے اور بھینس کا اور اگر کھجور ہاتھ نہ آوے تو اُسکے بدلے کوئی اور طعام دیدیوے اور تین سیر سے زیادہ دینا نہین آتا خواہ دودھ زیادہ ہو یا کم لیکن اگر بیع کے واسطے تصریہ نہ کرے بلکہ اپنے فائدے کے واسطے جانور کے تھنون مین دودھ جمع کرے تو یہ منع نہین اسواسطے کہ اسمین کسی کو ضرر دینا نہین ہے۔ اور نہ دھوکا ہی اور ثابت ہونا خیار کا واسطے مشتری کے دلالت کرتا ہے اس پر کہ بیع مصراۃ کی جائز ہی اس سے معلوم ہوا

کہ اگر کوئی شخص عیب دار چیز کو بیچے اور اُسکا عیب مشتری کے آگے ظاہر نہ کرے پھر اُسکے بعد اُسکا عیب ظاہر ہو تو مشتری کو اختیار ہی خواہ اُس چیز کو رکھے خواہ بائع کو پھیر دے اور یہ کہ مدت خیار کی تین دن ہے اور یہ کہ نہین جائز دغا کرنا اور فریب اور دھوکا دینا اور اگر اناج مینھ سے تر ہو جاوے[۱] تو اُسکو ڈھیر کے تلے چھپانا درست نہین بلکہ اُسکو ڈھیر کے اوپر رکھے تاکہ کسی خریدار کو فریب نہ لگے اور اسی طرح نہین[۲] جائز ہی یہ کہ رکھے خراب غلہ کو نیچے ڈھیر کے اور اچھے کو اوپر اُسکے کہ اسمین بھی فریب ہی **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ حرام ہے دغا کرنا اور دھوکا دینا کسی کو اور اس پر اجماع ہے۔ اور نہین جائز ہی بیچنا انگور کا بیچ ہاتھ اُس شخص کے کہ اُس سے شراب بناتا ہو **فائدہ** اور اگر قصداً بیچے تو بالاجماع حرام ہی اور اگر قصداً نہو تو جائز ہے ساتھ کراہت کے اور مراد ساتھ اسکے شک ہی بیچ شراب بنانے کے اور اگر معلوم ہو تو حرام ہی اور یہی حکم ہے ہر چیز کا کہ اس سے گناہ پر مدد کی جاوے اور اسپر جو چیز کہ صرف گناہ کے واسطے بنائی جاتی ہی مثل بانسری اور طنبور وغیرہ باجون کے تو اُن کا خریدنا اور بیچنا دونون حرام ہین بالاجماع اور اسی طرح نہین جائز ہی بیچنا ہتھیارون کا کافرون اور باغیون کے ہاتھ مین جبکہ اُن سے مسلمانون کی لڑائی پر مدد[۳] لین اور نہین[۴] جائز ہی واسطے بائع کے یہ کہ کم تولے مبیع کو اور کمی کرے تول مین اور اسی طرح نہین جائز ہی واسطے خریدار کے کہ کمی کرے قیمت مین اور نہین[۵] جائز ہی بے عذر تاخیر کرنا قیمت مین اور نہین جائز ہی ملانا جو کا ساتھ[۶] گیہون کے واسطے بیچنے کے کہ اسمین دغا اور فریب ہی اور نہین[۷] جائز ہی بیچنا قرض کا ساتھ قرض کے **فائدہ** یعنی اسطرح کہ آدمی ایک چیز خریدے مدت معلوم تک اور جب وقت وعدہ کا آوے اور خریدار مول نہ پاوے تاکہ ادا کرے تو خریدنے والا کہے کہ اُسکو میرے ہاتھ بیچڈال ساتھ کچھ مدت کے کچھ زیادہ مول سے جیسے کہ مثلاً دس روپیہ کو اُس نے وہ چیز لی تھی اور کہا کہ بارہ روپیہ کو میرے ہاتھ اُسکو بیچڈال کہ ایک مہینے کے بعد اُس کا

[۱] صحیح بخاری باب البیوع باب کراہیۃ الخداع فی البیع ۱۲
[۲] صحیح مسلم کتاب البیوع باب تحریم بیع الطعام حدیث ۳۰۲۴ مین ہی ۱۲
[۳] یعنی قولہ تعالیٰ لا تعاونوا علی الاثم والعدوان ۱۲
[۴] صحیح مسلم کتاب البیوع باب تحریم الاحتکار ۱۲
[۵] صحیح بخاری کتاب البیوع باب من لم یرالا الاحتکار فی الاقوات ۱۲
[۶] صحیح ابن عمر کی بیع الکالی بالکالی ۱۲
[۷] صحیح ابن عمر کی بیع الکالی بالکالی ۱۲

مول دون گا پس بیچے اُسکو بغیر قبض کرنے کے آپس مین اور یا اُسکی صورت یہ ہی کہ زید کا عمدہ پر ایک کپڑا ہی اور بکر کے عمدہ پر دس روپیہ ہین تو زید بکر کو کہے کہ بیچا مین نے تیرے ہاتھ کپڑا اپنا کہ عمدہ پر ہی عوض اِن روپیون کے جو تیرے عمدہ پر آتے ہین اور کہا بکر نے کہ مین نے قبول کیا سو یہ بیع نہین جائز ہی اس واسطے کہ یہ بیع اُس چیز کی ہی کہ قبض نہین ہوئی اور اگر یہ بیع واقع ہو تو باطل ہوتی ہی اور اگر خریدار[۱] بیع مین بائع سے شرط کرلے یعنے کہے کہ مین یہ چیز تجھ سے اس شرط پر لیتا ہون کہ اسمین نہ کوئی عیب ہو نہ کوئی بیماری اور نہ کوئی بُرائی یعنے اگر اسمین عیب یا بیماری ہو تو مجھکو فسخ بیع کا اختیار ہوگا۔ تو یہ شرط جائز ہی۔ اور اگر شرط کو لکھ لے تو یہ بھی درست ہی اور اگر اسمین کوئی عیب نکلے تو مشتری کو فسخ بیع کا اختیار ہے۔ اور جائز ہی بیع ضعیف العقل کی اور جائز ہی واسطے مشتری کے یہ کہ خریدے غلام کو اس شرط پر کہ اُسکا ولا خریدار کے لیے ہو۔

باب ہی بیچ اختلاف بائع اور مشتری کے

اگر اختلاف[۲] کرین بائع اور مشتری یعنے مقدار قیمت مین یا شروط خیار مین یا مدت مین یا سوا اسے ان کے اور شرطون مین اور نہو اُنکے درمیان کوئی گواہ اور بیع یعنے جو چیز بکی ہی جون کی تون موجود ہو تو قول معتبر وہ ہی کہ کہا بائع نے یعنے ساتھ قسم کے کہ بیچنے والے کو قسم دیجاوے کہ تو نے نہین بیچا اتنے اتنے کو سو اگر وہ قسم کھا جاوے تو مول لینے والا اختیار رکھتا ہے کہ خواہ راضی ہووے ساتھ اُس چیز کے کہ قسم کھائی ہے اُس پر بائع نے یا دونون رد کرین بیع کو یعنی اُسکو فسخ کر ڈالین اور اگر بیع موجود نہو تو معتبر قول مشتری کا ہی ساتھ قسم کے اور اگر دونون کے درمیان گواہ ہون تو اُسوقت معتبر وہ قول ہے جو گواہ کہین۔ اور اگر[۳] کوئی شخص غلام خریدے پھر اسمین کوئی عیب پاوے تو اُسکو اگر تین دن کے اندر پھیر دے تو اُسمین گواہ کی کوئی حاجت نہین لیکن اگر تین دن کے بعد پھیرے

[۱] جو چیز نہ دیکھی ہو اُسکا اختیار ہوتا ہے
[۲] باب اختلاف کا بیان
[۳] جو عیب بیع مین نہ ہو
[۴] جو عیب ایسا ہو کہ جسکو بیچنے والے نے نہ جانا ہو
[۵] باب شروط کا بیان
[۶] جو شرط بیع مین ہو
[۷] جو شرطین بیع کو فاسد کرتی ہین
[۸] فصل بائع کے
[۹] باب اختلاف المتبایعین
[۱۰] جو ہو

تو اُسوقت گواہون کا پیش کرنا ضرور ہی جو یہ گواہی دین کہ یہ عیب بائع کے ہاتھ مین موجود تھا اور اگر کوئی شخص لونڈی خریدے اور اُسکے بعد معلوم ہو کہ وہ خاوند والی ہی تو خریدار کو فسخ بیع کا اختیار ہی خواہ رکھے خواہ پھیر دے اور اگر لونڈی خریدے اور اُس سے صحبت کرے اُسکے بعد اُسمین کوئی عیب پاوے تو اُسکو فسخ بیع کا اختیار نہین لیکن اُسکو جائز ہی کہ اس عیب کے بدلے بائع سے کچھ قیمت اُسکی واپس لے اور اگر صحبت کرنے سے پہلے عیب پاوے تو اُسکو فسخ بیع کا اختیار ہی خواہ بیع کو رکھے خواہ نہ رکھے یا بائع کو قسم دی جاوے کہ یہ عیب تیرے ہاتھ مین تھا یا نہین پھر اگر بائع قسم کھاوے تو معتبر قول بائع کا ہی اور اگر قسم سے انکار کرے تو خریدار کو اختیار ہے خواہ بیع کو رکھے خواہ نہ رکھے۔ اور اگر کوئی زمین خریدے اور اُسمین گڑا ہوا مال پاوے اور اُسمین اختلاف کرین تو وہ مال مشتری کا ہے۔ اور اگر کوئی شخص مال خریدے اور اُسکے پاس مال ہو تو وہ مال بائع کا ہی لیکن اگر خریدار شرط کرلے تو وہ مال خریدار کا ہوتا ہی اور یہی حکم ہی اُن کپڑون کا کہ غلام پہنے ہون کہ بیع مین داخل نہین ہوتے لیکن اگر شرط کرلے خریدار تو اُسکے ہوتے ہین اور یہی حکم ہی درخت کا کہ پیوند کے بعد بیچا جاوے کہ وہ بائع کا مال ہی مگر یہ کہ خریدار شرط کرلے تو اس صورت مین خریدار کا ہوگا۔ اور اگر کوئی شخص لونڈی غلام خریدے اور اُسکے ولا مین بائع اور مشتری جھگڑا کرین یعنے بائع کہے کہ اُسکا ولا میرے لیے ہی اور مشتری کہے کہ میرے لیے ہوگا تو اُسکا ولا آزاد کرنے والے کے لیے ہی جو اُسکو آزاد کریگا وہی اُسکی ولا کا مالک ہوگا گو بائع بیع مین اسکی شرط کرلے۔ اور نفع بدلے ضمان کے ہی مثلاً کسی عیب قدیم پر مطلع ہوا جو بائع کے ہاتھ مین تھا تو اُس کے واسطے اختیار ہی خواہ غلام کو رکھے خواہ پھیر دے لیکن کمائی اُسکی خریدار کا حق ہی بائع کا اُسمین حق نہین اسلیے کہ نفع بدلے ضمان کے ہی یعنے تاوان کے یعنے اگر غلام خریدار کے ہاتھ مین

حدیث جو ورت اور لونڈی کی شکایت کے باب الفتیا کے بعد کے باب تیسری فصل مین ۱۲

حدیث ابن عمر کی شکایت کے باب الفتیا کے بعد کے باب کی پہلی فصل مین ۱۲

حدیث عائشہ کی اور قبیلہ کی شکایت کے باب ایضاً مین ۱۲ منہ

حدیث عائشہ کے باب خلع الامام کے عزین ۱۲ منہ

مرجاتا یا ناقص ہوجاتا تو مول خریدار کا نقصان ہوتا بائع کا کچھ نہ جاتا پس اگر نفع حاصل ہو تو وہ بھی خریدار کا ہوگا نہ بائع کا اور اسی طرح اگر زمین خریدے اور اُس سے غلہ پیدا ہو یا جانور مویشی خریدے اور اُس سے بچہ پیدا ہو یا سواری کا جانور خریدے اور اُس پر سواری کرے یا غلام خریدے اور اُس سے خدمت لے پھر اُسکے بعد ان مین عیب پادے تو مشتری کے واسطے جائز ہی کہ بیع کو پھیر دے اور جو اُس نے اُس سے نفع اُٹھایا ہی اُس سے کوئی چیز اُس پر پھیرنی نہین آتی بلکہ وہ مشتری کا حق ہی بائع کا نہین اسواسطے کہ اگر وہ چیز اس مدت مین تلف ہوجاتی تو مشتری کی ہوتی بائع کا کچھ نہ جاتا پس اسی طرح اگر اس سے نفع حاصل ہو تو وہ بھی خریدار کا ہوگا نہ بائع کا - اور مستحب ہی پھیر دینا بیع کا یعنے اگر بیع کے تمام ہونے کے بعد بائع یا مشتری بیع سے پشیمان ہووے اور بیع کو پھیرنا چاہے تو مستحب ہی کہ پھیر دے اور جو شخص کہ مسلمان کی بیع کو پھیر دے تو خدا قیامت کے دن اُسکے گناہ بخشدیگا **فائدہ** اقالہ یعنے بیع کا پھیر دینا بالاجماع جائز ہی اور ضروری ہی بولنا لفظ کا کہ اُس پر دلالت کرے اور مسلمان کا ہونا شرط نہین ہی کافر کو بیع پھیر دے تو اسمین بھی ثواب ہی -

باب ہے بیع سلم کے بیان مین

فائدہ سلم اُس بیع کا نام ہی کہ بالفعل روپیہ یا اشرفی دیدیوے اور مبیع یعنے ایک جنس ٹھہرالے کہ اتنی مدت مین لونگا ایک مہینے تک یا دو مہینے تک مثلاً دو روپیہ ایک شخص کو دیوے اور اُس سے ٹھہرالے کہ ایک مہینے تک سو من گیہون اس قسم کے تجھ سے لونگا اسکو عربی مین بیع سلم کہتے ہین اور کبھی سلف بھی کہتے ہین اور نام رکھا گیا ہی اسکا سلم واسطے سپرد کرنے ثمن یعنے مول کے پہلے اس سے کہ وہ مبیع کو مشتری کے سپرد کرے اور فقہ مین اسکی سولہ شرطین لکھی ہین اور حدیثون سے فقط

تین شرطین معلوم ہوتی ہین معین ہونے پیمانے کا اور معین ہونا تول کا اور معین ہونا مدت کا
اور معین ہونا اُسکا اور چوتھی شرط یعنے جنس کا معین ہونا اجماع سے ثابت ہی اور جائز
ہے بیع سلم کرنا اور جب کوئی بیع سلم کرے کسی چیز مین مثلاً گیہون مین تو چاہیے کہ سلم
کرے کیل یعنے پیمانے معین مین مثلاً سو من یا دو سو من سے اگر وہ چیز ناپ کر بک سکتی
ہو اور وزن معلوم مین یعنے اگر سلم کرے تلنے کی چیز مین جیسے مثلاً زعفران وغیرہ مین
ہی تو سلم کرے وزن معلوم مین مثلاً چار تولے یا پانچ تولے لونگا اور مدت معلوم تک
جیسے ایک مہینہ یا ایک برس **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ اگر مسلم فیہ کیلی چیز ہو تو اسمین
شرط ہی کہ کیل معلوم اور معین ہو اور اگر وزنی چیز ہو تو شرط ہی کہ اسکا وزن اور تول معلوم
ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیع سلم مین مدت کا ہونا بھی شرط ہی اور یہ بھی شرط ہی کہ مدت معلوم
ہو پس بنا بر شروط مذکور کے نہین جائز ہی بیع سلم زمین معین کی پیداوار اور معین درختونکے
میوے مین اور نہین جائز ہی سلم اُس چیز مین جسکا ناپ اور تول معلوم نہو اور نہین جائز
ہے سلم بدون مدت کے یعنے حال مین درست نہین اور نہین جائز ہی سلم ساتھ مدت مجہول
کے یعنے کچھ مدت تک دونگا۔ اور اتفاق ہی اس پر جو چیز کہ بیع مین شرط ہی وہ سلم مین بھی
شرط ہی اور شرط ہے سپرد کرنا راس المال یعنے مول مجلس عقد مین اسواسطے کہ اگر وہ بھی
بالفعل موجود نہ ہو تو لازم آوے گا بیچنا دین کا بدلے دین کے اور باطل ہی اور لفظ سلم اور
سلف کا مشعر ہی ساتھ اُسکے اور اگر سلم اُس چیز مین ہو جو کیلی اور وزنی نہو تو اسمین ضرور
ہے کہ اُس کا عدد یا گز معلوم ہو اسواسطے کہ عدد اور گز لاحق ہین ساتھ کیل اور وزن کے
واسطے جامع کے درمیان اُنکے کہ وہ دور ہونا جہالت کا ہی ساتھ مقدار کے اور اتفاق
ہے اس پر کہ ضرور ہی پہچاننا صفت چیز مسلم فیہ کا ساتھ ایسی صفت کے کہ متمیز اور جدا
ہو جاوے ساتھ اُسکے اپنے غیر سے اور حدیث مین اس شرط کو ذکر نہین کیا اسواسطے کہ
وے لوگ اُسکو جانتے تھے اور نہین فرق ہی درمیان مدت قریب اور بعید کے اور ضرور ہی

سلف یعنے حدیث ابن عباس کی بطوع الاوم کہ باب سلم الخ مین ہی

پہچاننا قدر راس المال کا۔ اور ضرور ہی ہونا مسلم فیہ کا دین ذمہ مین اور داخل ہی حقیقت
سلم مین نہین تو سلم اور سلف نہوگی اور یہ دونون لفظ مشعر ہین ساتھ اسکے پس اگر سلم غلام
حاضر مین واقع ہو تو سلم نہین ہوگی اور ضرور ہی کہ معلوم الوصف والقدر ہو کہ اسقدر ہوگی اور
اس قسم کی ہوگی اور معلوم اور مجہول ہونا لوگون کی عرف پر ہی اور ہر شہر کی عرف جدی جدی
ہے جیسا کہ نقل کیا ہی اسکو امام بخاری نے اپنی صحیح مین بعض تابعین سے اور معنی معلوم
الوصف ہونیکے یہ ہین کہ بیان کرے اوصاف کو ایسی وجہ سے کہ متعلق ہو ساتھ اُسکے
علم عاقدین کا اور بعض غیر عاقدین کا اہل شہر سے ساتھ موصوف کے نص کلام سے یا اُسکے
اشارے سے ساتھ ایسی وجہ کے کہ غالباً نزاع[۱] اور جھگڑا دور ہو اور جائز ہی بیع سلم ایک
سال تک اور دو سال تک اور تین سال تک یا کم و بیش اور جائز ہی[۲] بیع سلم کرنا گیہون
مین اور جو مین اور کھجور مین اور خشک انگور مین اور تیل مین **فائدہ** اور یہی حکم ہی اقسام غلہ
اور کپڑے اور حیوان وغیرہ ہر چیز کا جسکی بیع درست ہی اور ضرور ہے سلم مین یہ کہ سپرد کرے
راس المال کو بیچ مجلس عقد کے اس شرط پر کہ اسکو کوئی چیز معلوم دیوے جس پر کہ دونون
راضی ہون مدت معلوم تک اور صحیح ہے سلم اُس چیز مین کہ معدوم ہو بیچ حال عقد کے
اگر ہو شرط اُسکی وجود مسلم فیہ کا۔ اور جائز[۳] ہی سلم کرنا اونٹ مین **فائدہ** یعنے اگر کوئی شخص
مثلاً ایک اونٹ کسی کو بالفعل دے اور اُسکے بدلے مثلاً دس[۴] بیس اونٹ ایک یا دو
مہینے یعنے ٹھہرا لے تو درست ہی اور اگر کوئی[۵] شخص کسی چیز مین سلم کرے پھر وقت وعدے پر
جنس لیوے یعنی مثلاً نصف یا کم و بیش اور باقی اپنا روپیہ پھیر لے یعنی اپنی خوشی سے تو یہ
درست ہی اور نہین[۵] جائز ہی سلم کرنا فصل کٹنے تک اور اسکے کٹنے تک اور نہ انگورون کے
پنجوڑنے تک اور نہ عطا ملنے تک بلکہ اُسکے واسطے کوئی مدت معین کر لینی چاہیے مثلاً
ایک سال یا دو سال یا ایک مہینا یا دو مہینے اور جو شخص کہ بیع سلم کرے کسی
چیز مین تو نہین جائز[۶] پھیرنا اسکا طرف غیر اسکے کے یعنے نہین جائز ہی بیچنا اُس کا اور نہ ہبہ کرنا

اُسکا اُسکے قبض کرنے سے پہلے **فائدہ** اور اسی طرح اگر ایک چیز مثلاً گیہون لینا ٹھہرچکا ہو تو اُسکے بدلے کوئی اور چیز مثلاً جو یا چنے نہ لیوے پہلے قبض کرنے کے اور اگر وعدے کے وقت پر جنس مسلم فیہ میسر نہو تو مشتری کے بدے اسقدر روپیہ اس دن کے نرخ سے حساب کرکے لینا درست نہین اس واسطے کہ لازم آتا ہی بیچنا اُسکا قبض کرنے سے پہلے اور یہ درست نہین۔ اور جائز ہی تمسک اور اقرارنامہ لکھوانا بیع سلم مین خدائے تعالے نے فرمایا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ

سلم یہ حدیث عبداللہ بن عمر کی بخاری و مسلم کی ہی اور ابوداؤد کی ہی اور حدیث ابورافع کی شمائل کی باب اخلاص مین ہی

باب ہے قرض کے بیان مین

فائدہ قرض مالک کرتا ہی ایک چیز پر کسی کو اس شرط سے کہ اس کا بدلا قرض دینے والے کو پھیر دے اور وہ بیع نہین بلکہ ایک عقد ہی کہ ابتدا مین احسان ہی اور آخر مین امین معنی مبادلہ کے ہین اور ضرور ہی بولنا صیغے کا جو اُس پر دلالت کرے جیسے کہے کہ مین نے تجھکو قرض دیا لیکن اگر رواج مین بدون لفظ کے قرض دیا جاتا ہو اور قرینون سے سمجھا جاتا ہو تو جائز ہی جیسے کہ بیع معاطاۃ ہے اور اگر اختلاف کرین ایک کہے کہ قرض تھا اور دوسرا کہے کہ ہبہ تھا تو معتبر قول صاحب مال کا ہی اور جائز ہی قرض ہر چیز مین جسمین سلم جائز ہی حیوان وغیرہ سے جو وصف سے پہچانی جاوے اور روٹی کا قرض لینا دینا بھی جائز ہی اور اگر مثلی چیز قرض لے تو لازم ہی اسمین پھیر دینا مثلی کا اور قیمت والی چیز مین بھی مثلی کا دینا جائز ہی (مسک الختام ص۶۱) جائز ہی قرض لینا اور دینا ساتھ قرآن اور حدیث کے اور قرض دینے کا بہت بڑا ثواب ہی جو شخص کسی کو قرض دے تو اُسکو آدھے صدقہ کا ثواب ہوتا ہی۔ اور اگر کوئی قرض لے تو ادا کرنے کی نیت سے لے اور اُس کے ادا کرنے مین کوشش کرے اس لیے کہ جو شخص اس نیت سے قرض لے خدا اُسکا قرض ادا کر دیتا ہے یعنے دنیا مین اور آخرت مین یعنے اُسکو توفیق دیتا ہی اسکے ادا کرنے کی

اور میسر کرتا ہی واسطے اُسکے موافق نیت اُسکی کے وہ چیز کہ ادا کرے ساتھ اسکے قرض اپنا
دنیا مین اور آخرت مین ادا کرنا یہ ہی کہ راضی کرے گا اللہ تعالی اُسکے قرضخواہ کو ساتھ
جس چیز کے کہ چاہی گا اور نہین جائز ہی قرض لینا نہ ادا کرنیکی نیت سے اور جو قرض لے
لوگونکے مال ضایع کرنیکی نیت سے تو خدا اُسکو ہلاک کر ڈالتا ہی یعنی خدا اُسکی مدد نہین کرتا اور اُسکو اُسکے ادا کرنے کی توفیق
نہین دیتا یا وہ دنیا مین نہایت تنگ اور لاچار ہو جاتا ہی اور اُسکی روزی تنگ
ہو جاتی ہے یا خدا اُسکو آخرت مین عذاب کریگا **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ
بے حاجت اور بے ضرورت قرض لینا درست نہین اور جب کوئی کسی کو قرض دے تو چاہیے
کہ اُس سے تمسک لکھوا لیوے گو سادے کاغذ پر ہو کہ پھر اُسمین قضیہ نہو اور چاہیئے
کہ دو مرد گواہ کر لیوے یا ایک مرد اور دو عورتین جن کو ہر کوئی پسند کرے اور نہین
جائز ہی لکھنے والے اور نہ گواہ کو کہ نقصان کرین کسی کا بلکہ جو حق واجبی ہو سو ہی ادا کرین
اور جو مالک کہے سو ہی لکھے اور اگر ایک دوسرے کو امین اور معتبر جان کر تمسک
نہ لکھوا دین تو یہ بھی جائز ہی۔ اور جائز ہی بیچنا کپڑے کا ساتھ اُدھار کے میسر ہونے تک
کہ جب میسر ہوگا اُسکا مول ادا کیا جاویگا **فائدہ** اور اس حدیث مین دلیل ہی اُس پر کہ صحیح
ہی بیع ساتھ وعدے کے اور اُس پر کہ صحیح ہی مدت مقرر کرنا اور مہلت دینا میسر ہونے تک
اور جب کوئی کسی کو قرض دے تو نہ ہدیہ قبول کرے قرضدار سے اور نہ سوار ہووے
اُسکے جانور پر لیکن اگر قرض لینے سے پہلے ہدیہ بھیجنے بھجانے کی عادت ہو تو جائز ہے
اور اسی طرح نہین جائز ہی لینا قرضدار سے بوجھ بھوس کا اور گٹھا گھاس کا اور نہ کسی اور
چیز کا پینے اسواسطے کہ وہ بیاج کے حکم مین ہی اور جائز ہی قرضخواہ کو تقاضا کرنا اپنے
قرض کا قرضدار سے اور سختی کرنا اُس پر تقاضے مین اور شکایت کرنا اُسکی اور غصہ کرنا
اوپر اُسکے اور لیجانا اُسکو پاس حاکم کے اور نہین جائز ہی قرضدار کو کہ مقابلہ کرے اُسکا
اور جوابدے اُسکو اور جائز ہی تقاضا کرنا مسجد مین اور جائز ہی سفارش کرنا واسطے

قرضدار کے پاس قرضخواہ کے کہ اُسکو قرض مین سے کچھ چھوڑدے اور مستحب ہی قرضخواہ کو
کہ اُسکی سفارش کو قبول کرے اور اُسکو قرض مین سے کچھ چھوڑدے اور نہین جائز ہی
قرضدار کو تاخیر کرنا قرض ادا کرنے مین جبکہ مالدار ہو اور اگر جان بوجھکر قرض ادا کرنے مین
تاخیر کرے تو جائز ہی واسطے قرضخواہ کے بے آبروئی کرنی اُسکی اور قید کرنا اُسکا یہانتک
کہ قرض ادا کرے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ مفلس کی بے آبروئی کرنی جائز نہین
کہ وہ مالدار نہین بلکہ اُسکو مہلت دیجاوے میسر ہونے تک اور مستحب ہی دینا اچھی
چیز کا بہ نسبت اُس چیز کے کہ قرض لے اور کچھ زیادہ دینا بعد ادا کرنے اصل قرض کے
بشرطیکہ اصل عہد مین شرط نہ کی ہو۔ اور مستحب ہی واسطے قرضدار کے کہ قرض ادا کرنے کے
بعد قرضخواہ کا شکریہ کرے یعنے کہے کہ خدا تجھکو برکت دے اور جائز ہی یہ کہ دے قرضدار
قرضخواہ کو قرض مین کچھ بطور اندازے کے جبکہ قرض سے کمتر ہو اور جائز ہی ادا کرنا بعض قرض کا
اور تاخیر کرنا بعض مین جبکہ ہو قرضخواہ کی رضامندی سے اور جائز ہی قرض دینا مدت
معین تک اور جائز ہی پناہ مانگنا قرض کی ہلاکتون اور خرابیون سے اور قرض کسی
آدمی کا معاف نہین ہوتا یہانتک کہ شہید کا بھی۔ اگرچہ فرضًا تین بار زندہ ہوکر خدا
کی راہ مین شہید ہو۔ بلکہ قرضدار کی روح لٹکائی جاتی ہی بدلے قرض اُسکے کے یعنے
بہشت مین داخل نہین ہوتی یہانتک کہ اُس کا قرض ادا کیا جاوے۔ یعنے پس قرضدار
کو لازم ہے کہ مرنے سے پہلے قرض کو ادا کرے یا اسقدر مال چھوڑجاوے جس سے اُسکا
قرض ادا ہو لیکن تین شخص ہین کہ اگر اُن کا قرض دنیا مین ادا نہ ہو تو قیامت کے دن
خدائے تعالی اُنکا قرض اپنی طرف سے ادا کردیگا یعنے معاف کرادیگا۔ ایک وہ شخص
کہ مسلمانون کو دشمن سے بچانیکے لیے قرض لے کر ہتھیار خریدے اور خدا کی راہ مین
قوت پکڑے پھر ادا کرنے سے پہلے مرجاوے دوسرا وہ کہ اُسکے پاس کوئی مسلمان مرگیا
اور اُس نے اُسکے کفن کے واسطے کوئی چیز نہ پائی سو کسی سے قرض لے کر اُسکو کفنایا پھر قرض

۱ بصورت ابوداؤد اور بیہقی اور بجائے کی شکوہ کے باب الافلاس
۲ بصورت ابوداؤد اور بجائے کی شکوہ کے باب الافلاس
۳ بصورت ابوداؤد اور بجائے کی شکوہ کے باب الافلاس

ادا کرنے سے پہلے مرگیا تیسرا جسنے خوف زنا سے قرض لے کر نکاح کیا پھر ادا کرنے سے پہلے مرگیا پس ان تینون کا قرض قیامت کے دن معاف ہو جائیگا۔ اور اسی طرح اگر کسی مسلمان کا مال ڈوب گیا یا جل گیا یا چوری گیا تو اُس کا قرض بھی قیامت کے دن معاف ہو جائیگا اور اگر کوئی قرضدار مرجاوے تو اُسکے وارثون پر لازم ہی کہ کچھ مدت لوگون مین پکارین کہ جسکا قرض اس میّت پر آتا ہی وہ آکر اپنا قرض لیوے اور ضرور ہی کہ قرضدار مرتے وقت اپنے وارثون کو قرض ادا کرنیکی وصیت کرجاوے اور نہین جائز ہی قرض لینا طعام کا اس شرط پر کہ دوسرے کسی شہر مین قرضخواہ کو ادا کریگا یعنے اسواسطے کہ اسمین کرایہ باربرداری کا اُسکو فائدہ ہی۔

باب ہی بیچ بیان مفلسی اور مہلت دینے قرضدار کے

اگر کوئی شخص مفلس ہو جاوے اور ایک شخص اپنا مال ہو بہو اسکے پاس پاوے تو وہ زیادہ تر لائق ہی ساتھ اس مال کے اپنے غیر سے **فائدہ** مثلاً ایک شخص نے کچھ خریدا اور اُس کا مول نہ دیا تھا کہ مفلس ہو گیا اور قاضی نے اسکے مفلس ہونے کا حکم کردیا اور بیچنے والے نے اپنی چیز ہو بہو اسکے پاس پائی یعنے ہلاک نہوئی تھی وہ حسّاً بمعنی ساتھ تصرفات شرعیہ کے مانند ہبہ اور وقف کے تو بائع کو جائز ہی کہ بیع کو فسخ کرڈالے اور اپنی چیز ہو بہو کہ مبیع ہی لے لے کہ بہ نسبت اور قرضخواہون کے وہ مقدم ہے اور اُسکے سوا اور قرضخواہون کو اُسمین سے کچھ نہین پہونچ سکتا اور اُن کا اسمین کچھ نہین اور اسی طرح اگر خریدار مرجاوے اور بیچنے والا اپنی چیز ہو بہو اُسکے پاس پاوے تو اس صورت مین بھی بائع لائق تر ہی ساتھ اُس چیز کے بہ نسبت اور قرضخواہون کے اور اگر اپنی چیز ہو بہو نہ پاوے اُسکی ذات مین نقصان ہوا ہو یا اُسکی کوئی صفت متغیر ہوئی ہو ساتھ زیادتی کے یا نقصان کے یا کوئی چیز اسکے سوا پاوے یا کچھ مول اُس کا

لے لیا ہو اور کچھ مشتری پر باقی ہو تو وہ اسمین مثل اور قرض خواہون کے ہے یعنے اِسمین سے سب کو موافق قرض کے حصہ ملیگا اور اگر اس سے قرض ادا نہو سکے کچھ باقی رہے تو واجب ہی کہ اُسکو مہلت دین میسر ہونے تک کہ جب اُسکو میسر آئے باقی اُسوقت لے لین اور نہین جائز ہی ان کو قید کرنا اُسکا اور نہ سختی کرنی اوپر اُسکے **فائدہ** اور یہی حکم ہے قرض اور عاریت اور امانت وغیرہ کا کہ ان مین بھی مالک چیز کا لائق تر ہی ساتھ اُسکے اپنے غیر سے اگرچہ حدیث مین بیع کے ساتھ تصریح آئی ہے اور اگر اُسکے سوا اور کوئی قرضخواہ نہو تو وہ اُس کا ہر صورت مین حقدار ہے گو وہ چیز متغیر ہوئی ہو یا اُسکا کچھ مول لے چکا ہو۔ اور اگر کوئی شخص مفلس ہو جاوے اور قرض ادا کرنیکے واسطے اُسکے پاس کوئی چیز نہو تو مستحب ہی کہ لوگ اسپر صدقہ کرین یعنی للہ اُسکو کچھ مال جمع کر دین جس سے وہ اپنا قرض ادا کر دے اور اگر کوئی قرضدار مفلس ہو جاوے اور وہ بالفعل قرض ادا نہ کر سکے اور نہ اُسکے پاس کوئی چیز قرض ادا کرنیکے واسطے ہو تو قرضخواہ کو مستحب ہی کہ اُسکو مہلت دے میسر ہونے تک یا اُسکو اپنا سارا حق معاف کر دے یا کچھ اُسمین سے چھوڑ دے تو خدا اُسکے گناہون کو معاف کر دیگا اور اُسکو قیامت کی سختیون سے بچا دیگا اور اُسکو اپنے سایہ مین جگہ دیگا اور اُسکو ہر دن کے بدلے صدقہ کا ثواب ہوتا ہی

لہ حدیث ابو سعید کی بروایت الائمہ کے باب التفلیس مین ہی

سہ سنن ابوداؤد اور ابوہریرہ اور ابو بکر کی بروایت الائمہ کے باب الافلاس مین ۱۲ ۵۳

سہ حدیث عمران کی باب الافلاس مین ۱۲ ۵۳ سہ حدیث ابوالیسر کی کب اور عمر بن شعیب کی بروایت الائمہ کے باب التفلیس مین ہی ۱۲

باب ہی بیچ منع کرنے قاضی کے مفلس کو تصرف کرنے سے اپنے مال مین

سہ اگر کوئی شخص قرضدار ہو اور مفلس ہو جاوے یعنے اُس پر قرض بہت ہو اور اس کے پاس مال موجود تھوڑا ہو تو واجب ہی حاکم کو کہ منع کرے اُسکو تصرف کرنے سے اُسکے مال مین اور اُسکو بیچ کر اُسکا قرض ادا کرے **فائدہ** اور یہ حکم اُس شخص کا ہی جسکا مال

دین کے ساتھ مستغرق ہو یعنے قرض کے برابر یا اُس سے کم ہو اور جس کا مال دین یعنے قرض کے ساتھ مستغرق نہو بلکہ قرض سے زیادہ ہو اور معطل یعنے قرض کے ادا کرنے مین تاخیر کرے تو اُسکا بھی یہی حکم ہے کہ حاکم اُسکو اُسکے مال مین تصرف کرنے سے روکے اور اُس کے مال کو بیچکر اُسکا قرض ادا کرے۔ اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ تاخیر کرنا مالدار کا قرض ادا کرنے مین حلال کرتا ہی اُسکی بے آبروئی اور عقوبت کو اور اُسکو تصرف کرنے سے اپنے مال مین منع کرنا اور اُسکے مال کو بیچڈالنا یہ بھی عقوبت کے مفہوم مین داخل ہی اور اسی طرح جائز ہی واسطے حاکم کے یہ کہ منع کرے نابالغ کو تصرف اور دست اندازی کرنے سے اُسکے مال مین اور تصرف کرنا اُسکا اپنے مال مین ساتھ بیع وغیرہ کے نافذ اور جاری نہین ہوتا پس اگر بیع کرے تو اُسکی بیع منعقد نہین ہوتی اور بلوغت یعنے بالغ ہونے کی مدت پندرہ برس ہین اور اگر پندرہ برس سے کم ہو تو وہ بالغ نہین پھر جب آدمی پندرہ برس کا ہو تو مکلف بالغ ہوا اُسکو اپنے مال مین تصرف کرنا جائز ہے لیکن اگر بیوقوف اور بیعقل ہو کچھ سمجھ بوجھ نہ رکھتا ہو تو اُسکو بھی اپنے مال مین تصرف کرنا جائز نہین اور جائز ہی حاکم کو کہ اُسکو تصرف کرنے سے منع کردے اگرچہ بالغ ہو اور پندرہ سال سے زیادہ کا ہو اگر کوئی شخص کسی کے مال کا ضامن ہوا اور اُسکا ادا کرنا اُسکے ذمہ آپڑے تو اُسکو مفلس ہونیکا حکم نہین دیا جاتا اور نہین جائز ہی حاکم کو یہ کہ منع کرے اُسکو تصرف کرنے سے اپنے مال مین بلکہ اُسکو چھوڑ دین اور جائز ہی اُسکو سوال کرنا لوگون سے یہانتک کہ اپنا قرض ادا کرے اور نہین جائز ہے عورت کو کہ تصرف کرے اپنے خاوند کے مال مین بدون اُسکے اذن کے

باب ہی رہن اور گروی رکھنے کے بیان مین

فائدہ۔ رہن کے معنی شرع مین محبوس کرنا ہی ایک چیز کا بدلے حق کے اور پورا کرانیا

۱۲ بقیہ مضمون سلک انتظام
۱۲ بقیہ مضمون سلک انتظام
۱۲ بقیہ مضمون سلک انتظام
۱۲ بقیہ مضمون سلک انتظام
۱۲ بقیہ مضمون سلک انتظام
۱۲ بقیہ مضمون سلک انتظام

اُسکا اُس سے ممکن ہو جیسا کہ دین اور گروی رکھنا ثابت ہی ساتھ قرآن اور حدیث کے اور قبض کرنا اُسمین شرط ہی۔ جائز ہی گروی رکھنا حضر یعنے شہر مین بھی اور سفر مین۔ اور جائز ہی گرو رکھنا ہر اُس چیز کا جسکی بیع جائز ہی اور جائز ہی گرو رکھنا گھوڑے اور اونٹ وغیرہ سواری کے جانور کا۔ اور جائز ہی گرو رکھنا گاے بکری وغیرہ شیردار جانور کا جسکا دودھ پیا جاتا ہی اور جائز ہی مرتہن کو سوار ہونا سواری کے جانور پر جبکہ ہو گرو اور جائز ہی اُسکو دودھ پینا شیردار جانور کا جبکہ ہو گرو بدلے خرچ اُسکے کے خواہ مالک کا اذن ہو یا نہو اور خواہ اُسکا خرچ (دانہ گھاس) مثلاً دودھ سے کم ہو یا زیادہ **فائدہ** اور ملحق ہی ساتھ سوار ہونے اور دودھ پینے کے ہر چیز جو سوا ے ان دونون کے ہی واسطے نہ ہونے فارق کے درمیان ان کی پس نہین حرام ہی مرتہن کو نفع اُٹھانا ساتھ اُس چیز کے کہ سوا ے اُن دونون چیز کے ہی لیکن شبہہ سے خالی نہین پس احتراز کرنا اور بچنا اُس سے اولیٰ ہی واسطے احتیاط اور تقویٰ کے اور اگر راہن گروی چیز پر خرچ کرے تو اُسکو بھی گروی چیز سے نفع اُٹھانا جائز ہی اور جائز ہی گرو کرنا اسباب لڑائی کا پاس ذمی کافرون کے

باب ہی صلح کے بیان مین

صلح کے معنی ہین نیک کرنا سنوارنا ضد فساد کی اور صلح علمار کے نزدیک چند قسم ہے صلح مسلمان کی ساتھ کافر کے اور صلح کرنا درمیان میان بیوی کے اور صلح کرنا درمیان گروہ باغی اور عادل کے اور صلح کرنا درمیان اُن دو مردون کے جو آپسمین غصے ہوئے ہون اور صلح خراج مین مانند عقد کرنے کے مال پر اور صلح کرنا واسطے قطع کرنے جھگڑے کے جو واقع ہو درمیان املاک اور حقوق کے اور یہی قسم مراد ہی اس جگہ اور اسی کو فقہا صلح کے باب مین ذکر کرتے ہین اور صلح کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

لہ یعنی مرتہن کرت قربان مجبور ہو ہے ۱۲ ۵۲ بحدیث عائشہ کی شیخین کما بالسلم ہے ۱۲ ۵۲ بحدیث بلوغ المرام کے باب الرہن ہے ۱۲ ۵۲ یعنی مرتہن سکے اخراجات کے عوض ۱۲ ۵۲

ساتھ کفار مکہ کے سال حدیبیہ مین کہ چھٹا سال ہجرت کا تھا اوپر ترک کرنے لڑائی کے
دس سال تک ثابت ہی اور دلیل صلح کی قرآن مجید سے یہ آیت ہی۔ لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ
مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ اور یہ شامل ہی سب
اقسام صلح کو اور جائز ہی صلح کرنا درمیان مسلمانون کے ہر قسم سے مگر وہ صلح جائز نہین
جو حلال کو حرام کرے یا حرام کو حلال کرے اور مسلمان اپنی شرطون پر ہین
مگر وہ شرط کہ حرام کرے حلال کو اور حلال کرے حرام کو **فائدہ** صلح مین طرفین کی
رضامندی شرط ہی واسطے دلیل قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ جائز ہی
پس اگر خصم راضی نہو تو صلح جائز نہین اور یہ اول مسئلہ ہی بیچ بیان احکام صلح کے اور حکم
لازم نہین کہ اسکے ساتھ فیصلہ کیا جائے اگرچہ خصم اسکے ساتھ راضی نہ ہو اور نیز جائز ہی صلح
درمیان کافرون کے اور صلح کے احکام درمیان کافرون کے بھی معتبر ہین اور خاص کرنا
مسلمانون کا حدیث مین ساتھ ذکر کے اسوجہ سے ہی کہ معتبر خطاب مین اور منعقد حکم کتاب
اور سنت کے یہی مسلمان لوگ ہین اور ظاہر عموم صحت صلح کا ہی برابر ہی کہ ہو پہلے ظاہر ہونے
حق کے واسطے خصم کے یا بعد اُسکے اور تحقیق یہ ہی کہ صلح نہین ہوتی ہی مگر حق ظاہر ہونے
سے پہلے اور اسپر بعد ظاہر ہونے حق کے پس مطلوب صاحب حق سے چھوڑنا بعض
حق کا ہی واسطے خصم کے اور جائز ہے صلح کرنا باوجود انکار خصم کے یعنے اگرچہ وہ انکار
کرے اور کہے کہ تیرا حق میرے ذمہ کچھ نہین آتا پھر مدعی جانتا ہو کہ اُسکے خصم کے ذمہ
اُسکا کچھ حق ہی تو جائز ہی اُسکو لینا اُس چیز کا جس پر کہ صلح واقع ہوئی ہو اگرچہ خصم اُسکا
اُس سے منکر ہو اور اگر مدعی نے دعوی جھوٹا کیا ہو تو حرام ہی اُسکو دعوی کرنا اوپر اُسکے
اور لینا اُس چیز کا کہ اُس پر صلح واقع ہوئی ہو۔ اور اسی طرح اگر مدعا علیہ جانتا ہی کہ مدعی کا
اُسکے ذمہ کچھ حق ہی لیکن کسی سبب سے انکار کرتا ہی تو واجب ہی اُسکو سپرد کرنا اُس
چیز کا جسپر صلح واقع ہوئی اور اگر جانتا ہی کہ مدعی کا اُسکے ذمہ کچھ حق نہین تو جائز ہی اُسکو

دینا کچھ مال اپنے کا واسطے دفع کرنے جھگڑے کے اور حرام ہی مدعی پر لینا اُسکا اور دوسرا مسئلہ
ہیچ بیان احکام صلح کے یہ ہی کہ مسلمان لوگ اپنی شرطون پر ہین یعنے جو شرطین صلح اور
لڑائی مین ٹھہر چکی ہون اُنکا پورا کرنا لازم ہے لیکن جو صلح اور شرط کہ حلال کو حرام کرے جیسے
مثلاً صلح کرے اُس پر کہ بیوی کی سوکن سے صحبت نہین کرنے کا تو یہ صلح درست نہین کہ
اسمین حلال کو حرام کرنا لازم آتا ہی اور اگر صلح کرے مثلاً شراب اور سور پر تو یہ بھی درست
نہین کہ اسمین حرام کا حلال کرنا لازم آتا ہی اور اسی طرح نہین لازم ہی پورا کرنا اس شرط کا
کہ حرام کرے حلال کو جیسے بائع شرط کرے کہ مشتری لونڈی کی وطی نہ کرے یا شرط کرے
وطی اس لونڈی کی کہ اُسکو اس سے صحبت کرنی حرام ہی اور جائز ہی صلح کروانا درمیان
قرضخواہ اور قرضدار کے ساتھ اس طور کے کہ قرضخواہ قرض مین سے آدھا قرض یا کچھ
کم وبیش چھوڑ دے اور قرضدار باقی کو بالفعل ادا کرے

باب ہی احتکار کے بیانمین

فائدہ احتکار کے معنے شرع مین بند رکھنا قوتون کا یعنے جو چیز کہ آدمی کی زندگی کی سبب
ہین واسطے انتظار کرانے کے اس طور سے کہ گرانی کے وقت کہ لوگ اناج وغیرہ کی حاجت
رکھتے ہون اُسکو مول لے کر بند رکھے اس نیت سے کہ جب اور زیادہ مہنگا ہوگا تو بیچونگا
پس یہ احتکار حرام ہے جائز نہین[1] ہی اور جو شخص احتکار کرے اس نیت سے تو وہ گنہگار اور
حرام خور ملعون ہی اور خدا اُسکو مفلس کر دیتا ہی اور مبتلا کرتا ہی ساتھ جذام کے کہ ایک بیماری
ہے مشہور اور اُسکے مال کو ہلاک کر ڈالتا ہے اور جو کوئی احتکار کرے یعنے بند رکھے اناج کو
چالیس دن پھر اُسکو خدا کی راہ مین خیرات کر ڈالے تو نہین ہوتا ہی یہ کفارہ واسطے گناہ
اُسکے کے اور بیزار ہوتا ہی اس سے اللہ لیکن یہ حرام اسوقت ہی کہ گرانی کے وقت خرید کر رکھے
اُس نیت سے کہ جب اور زیادہ مہنگا ہوگا تو بیچونگا اور اگر ارزانی کے وقت خرید کر رکھے

[1] یہ حدیث مسلمون کے باب الاحتکار مین ہی

کہ جب لوگون کو حاجت ہوگی تو بیچون گا تو یہ جائز ہی اور اسی طرح جائز ہی بند رکھنا اُس غلہ کو کہ آوے اُسکو اپنی زمین سے یا خرید کرے اُسکو دوسرے شہر سے پھر بیچے اُسکو گرانی مین کہ یہ حرام نہین ہے اور اسی طرح حرام نہین احتکار اُن چیزون مین کہ قوت نہین ہین اور علمار نے لکھا ہے کہ نہین ہی احتکار مگر بیچ قوت آدمیون کے اور جانورون کے اور تحقیق یہ ہے کہ جس احتکار مین عام لوگون کو ضرر ہو وہ حرام ہے اور جس احتکار مین لوگون کو ضرر نہو وہ درست ہی امام ترمذی نے کہا کہ عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہتے ہین کہ طعام مین احتکار کرنا درست نہین ہی۔ اور بعض اہل علم کہتے ہین کہ طعام کے سوا اور چیزون مین احتکار درست ہی۔ اور اگر شہر بڑا ہو اور اُسکے احتکار سے لوگون کو ضرر نہ پہونچے تو یہ احتکار بھی حرام نہین ہی اور جو کوئی غلہ وغیرہ باہر سے لاکر شہر مین بیچے بموجب نرخ حال کے یعنے برخلاف احتکار کرنے والے کے تو اُس کے رزق مین برکت ہوتی ہی

(۱) یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب الاحتکار مین ہی (۲) مضمون سب انتظام کے صفحہ ۷۰ مین ہی ۱۲

باب ہے حوالہ کے بیان مین

فائدہ حوالہ کی حقیقت نزدیک فقہا کے نقل کرنا دین کا ہے۔ ایک شخص کے ذمہ سے دوسرے کے ذمہ مین اور اُسکی صورت یہ ہی کہ مثلاً زید کا عمرو پر قرض ہی اور اِس سے اُس کا مطالبہ کرتا ہی اور عمرو کا قرض خالد پر ہی غصب کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اُسکے ذمہ عمرو کا حق ثابت ہی پس عمرو اپنے قرض کو خالد پر حوالہ کرتا ہے یعنے کہے خالد کو کہ تو میری طرف سے میرا قرض زید کو جو اُسکا میرے ذمہ ہی ادا کردے اور زید کو کہے کہ میرا قرض خالد سے لے لے پس عمرو کو محیل کہتے ہین یعنے حوالہ کرنے والا اور زید کو محال کہتے ہین یعنے حوالہ کیا گیا اور خالد کو محال علیہ یا محتال علیہ کہتے ہین یعنے حوالہ کیا گیا اوپر اُسکے اور یہ صورت مخصوص نہی بیع دین سے

ساتھ دین کے اور شرط ہی اُسکی صحت مین بولنا لفظ حوالہ کا اور رضامندی حوالہ کرنیوالے
کی بلا خلاف اور محال نزدیک اکثر کے اور محال علیہ کی نزدیک بعض شاذ کے اور
نیز شرط ہی کہ دونون حق صفت مین ہم مثل ہون اور یہ کہ ہو حوالہ چیز معلوم مین۔ اور
خاصیت حوالہ کی یہ ہی کہ منتقل ہوتا ہی دین اور بری ہوتا ہی محال محتال کے دین سے
اور محتال علیہ محیل کے دین سے پھر اسکے بعد اگر محتال علیہ قرض ادا کرنے مین تاخیر کرے
یا مفلس ہو جاوے اور قرض ادا نہ کر سکے تو محال کو محیل پر رجوع کرنا درست نہین
اور وہ اُس سے قرض نہین لے سکتا۔ جائز[۵۱] ہی حوالہ کرنا اور جب کوئی قرضخواہ کسی
مالدار پر حوالہ کیا جاوے تو چاہیے کہ حوالہ قبول کرے یعنے تاکہ اُسکا قرض ضائع نہو
اور نہین شرط ہی حوالہ مین رضامندی محتال علیہ کی یعنے بعد ثابت ہونے قرض کے
اوپر اُسکے اور اگر ایسے شخص پر قرض حوالہ کرے کہ اُسکے ذمہ محیل کا قرض نہو اور
محتال علیہ بطور احسان کے اُسکا حوالہ قبول کرلے تو یہ بھی درست ہی اور محیل سے قرض
ساقط ہو جاتا ہی اور اگر کسی محتاج پر حوالہ کرے اور محتال علیہ حوالہ قبول کرے تو یہ بھی
درست ہی لیکن محتال کو اختیار ہے کہ خواہ حوالہ قبول کرے یا نہ کرے اور اگر قبول کرے
اور محتال علیہ قرض نہ ادا کر سکے تو محیل کی طرف رجوع کرنا درست ہی اور جائز[۵۲] ہے
حوالہ کرنا مردے کے قرض کا

باب ہی کفالہ[۵۳] اور ضمان کے بیان مین

جائز ہی ضامن[۵۴] ہونا قرض اور دیون مین ساتھ بدنون اور مال کے یعنے حاضر ضامن ہونا یا مال
ضامن ہونا یعنے کہے کہ مین اُسکو حاضر کردونگا یا اُس کے مال کا ضامن ہون ف
اسکی صورت یہ ہی کہ مثلاً زید کا عمرو پر قرض ہی اور بکر عمرو کی طرف سے زید کے قرض کا
ضامن ہو جائے کہ مین تجھکو عمرو کی طرف سے قرض ادا کردونگا پس بکر ضامن ہی

[۵۱] حدیث ابوہریرہ کی جو غلام کے باب الحوالہ مین ہی
[۵۲] حدیث جابر کی جو غلام کے باب احکار مین ہی ۱۲
[۵۳] کفالہ کہتے ہین لغت مین کفالہ کا اور شریعت مین ضم ذمہ کا ذمہ کے بطور انجذاب کے
[۵۴] حدیث بخاری کی کتاب الکفالہ مین ہی ۱۲

اور زید مضمون لہ اور عمرو مضمون عنہ ہی اور ضرور ہی کہ کوئی لفظ بولے جس سے ضمانت سمجھی جاوے جیسے کہے کہ مین ضامن ہوا تیرے قرض کا یا مین نے اُسکو اُٹھالیا یا مین نے اُسکو اپنے گلے مین ڈالا یا کہے کہ مین ضامن ہوا یا یہ مضمون لکھے اور حکم اُسکا یہ ہی کہ قرض ضامن کے ذمہ لازم ہو جاتا ہے۔ اور مضمون عنہ کا ذمہ اُس سے بری ہو جاتا ہے اور مضمون لہ کو مضمون عنہ کی طرف رجوع کرنا درست نہین اور وہ اُسکے بعد اُس سے قرض نہین لے سکتا اور جائز ہی ضامن ہونا مردے کے قرض کا۔ اور صحیح ہے ضمانت اُسکی خواہ مردے نے اسقدر مال چھوڑا ہو جس سے قرض ادا ہو سکے یا نہ چھوڑا ہو اور نہین جائز ہی ضامن کو رجوع کرنا مردے کے مال مین اور مردے کا ذمہ اس سے پاک ہو جاتا ہی اور لازم ہے یہ حاکم مسلمان پر کہ ادا کرے قرض مردے کا جبکہ نہ چھوڑے مردہ مال جس سے قرض ادا ہو سکے اور نہین جائز ہی ضامن ہونا کسی حد مین خدا کی حدون سے **فائدہ** یعنے مثل زنا اور چوری وغیرہ کے بلکہ ضرور ہی واقع ہونا حد کا اوپر مستحق اسکے کے نہ ضامن پر جیسا کہ دوسری حدیث مین آیا ہے کہ جنایت نہین کرتا کوئی جنایت کرنے والا مگر اپنے نفس پر۔

باب ہے شرکت کے بیان مین

فائدہ شرکت ایک حالت ہی کہ حادث ہوتی ہی ساتھ اختیار کے درمیان دو آدمیونکے اور زیادہ کے اور اگر ہو مراد شرکت سے شرکت درمیان وارثون کے بیچ مال موروث کے تو اختیار کی قید کو حذف کر دینا چاہیے مستحب ہی شرکت کرنی تجارت اور سوداگری مین اسلیے کہ مدد کرتا ہی خدائے تعالے اُنکی سوداگری مین ساتھ خیر اور برکت کے جبتک کوئی ان مین سے خیانت نہ کرے اور جب کوئی خیانت کرے تو خدا اُنکے درمیان سے نکل جاتا ہی یعنی اُن کی مدد نہین کرتا اور شیطان اُن کے درمیان آجاتا ہے یعنے سبب نقصان اور فساد کا ہوتا ہے پس نہین جائز ہی خیانت کرنی شرکت اور

مشترک چیز مین کہ موجب ہی نقصان اور خسارے کا اور نہین جائز ہی بیچنا مشترک چیز کا بدون اذن شریک کے اور صحیح ہی شرکت یعنے شریک ہونا کسیون مین کہ دو یا زیادہ آدمی ملکر کما دین اور جو حاصل ہو اُسکو آپسمین بانٹ لین آدھم آدھ یا جسطرح ٹھہر چکا ہو خواہ برابر کام کرین یا کم و بیش اور اُسکا نام شرکت ابدان ہی فائدہ اجماع ہی اس پر کہ شرکت صحیح ہے اگر دونون شریک برابر مال ڈالکر ملا دین اس طور سے کہ دونون کے مال کے درمیان کچھ تمیز نہ رہے اور دونون اسمین تصرف کرین مگر یہ کہ ایک دوسرے کو اپنے قائم مقام کرے اور اس کا نام شرکت عنان ہی اور اگر ایک کا مال دوسرے سے کم ہو اور اُسکو تجارت کے واسطے آپس مین ملا دین تو نفع بھی ان کے درمیان بقدر راس المال کے ہوگا۔ اور جائز ہی شرکت کرنی عقود مین فائدہ شرکت عقد یہ ہی کہ ایک شخص کوئی چیز خریدے اور کسی دوسرے کو اسمین اپنے ساتھ شریک کرے یعنے کہے مین نے تجھکو اسمین شریک کیا اور دوسرا کہے کہ مین نے قبول کیا۔ اور جائز ہی شرکت کرنی مال غنیمت مین سے جو ہاتھ لگے وہ آپسمین برابر بانٹ لین گے اور شرکت ثابت ہو جاتی ہی اگرچہ ایک کو غنیمت مین سے مال ملے اور دوسرے کو نہ ملے اور جائز ہی شریک ہونا لونڈی غلام وغیرہ حیوان مین۔

باب ہے وکالت کے بیان مین

فائدہ وکالت کے معنی ہین قائم کرنا غیر کا اپنی جگہ تصرف مین مطلق یا مقید اور شرط وکالت کی یہ ہی کہ مؤکل اور وکیل دونون تصرف کے مالک ہون اور دونون کو مباشرت اس عمل کی اپنے حق مین صحیح ہو پس نہین صحیح ہے وکیل کرنا لڑکے اور مجنون کا اور ان کا وکیل ہونا بھی صحیح نہین اور عقد اندھے کا مستثنی کیا جاتا ہے اس مسئلے سے یعنے اندھے کو بیع و شرا مین وکیل کرنا درست ہے اسواسطے کہ اگر اس کا

یہ مضمون مسک الختام کا ہے
جن کی اسناد یہ ہے
زہری کی روایت سے مسئولہ کے باب الشرکۃ کی پہلی فصل مین ہے
یہ حدیث ابن مسعود کی رفع الملام کے باب الشرکۃ مین ہے
یہ مضمون مسک الختام کے صفحہ ۴۰ مین ہے

وکیل کرنا صحیح نہو تو اس کا کاروبار سب درہم برہم ہو جاوے جائز ہی وکیل کرنا دوسرے
کو کسی کام مین ف اور اُس پر اجماع ہی اور جائز ہی وکیل کرنا شریک کا شریک کو تقسیم
وغیرہ مین اور جائز ہے وکیل کرنا مسلمان کا حربی کو دار الحرب یا دار الاسلام مین
فائدہ اور اسی طرح جائز ہے وکیل کرنا حربی مستامن کا مسلمان کو بالاتفاق اور
جائز ہی وکیل کرنا بیع صرف مین یعنے بیچ بیع نقد کے ساتھ نقد کے جیسے بیچے روپیہ
بدلے اشرفی کے یا اشرفی بدلے روپیہ کے اور اسی طرح جائز ہے وکیل کرنا ہر اُس
چیز مین کہ ناپ کر یا تُلکر بکتی ہے اور جائز ہی وکیل کو ذبح کرنا بکری کا کہ مرتی ہو اور درست
کرنا اس چیز کا کہ اُس پر فساد کا خوف ہو کہ خراب ہو جاویگی اور وکیل سے اس صورت
مین ضمان ساقط ہو جاتی ہے اور جائز ہے وکیل کرنا حاضر کو اور غائب کو یعنے جو
حاضر نہو پر اُسکی جگہ معلوم ہو ف یعنی ایک شخص شہر مین موجود ہی اگر وہ اپنی
طرف سے کسی کو بغیر عذر کے وکیل کرے تو درست ہی اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک
اگر حاضر آدمی اپنی طرف سے کسی کو وکیل کرے تو منع ہے وہ کہتے ہین کہ وکیل کرنا
منع ہے مگر ساتھ عذر مرض یا سفر کے یا ساتھ راضی ہونے خصم کے یعنے جسکے ساتھ معاملہ
کرتا ہے اور اتفاق کیا ہے اصحاب نے اوپر جائز ہونے وکیل حاضر کے بغیر شرط کے یعنے بغیر
کسی عذر کے اور وکالت غائب کی محتاج ہے طرف قبول کرنے وکیل کے وکالت کو
ساتھ اتفاق کے اور جبکہ وہ قبول کرنے کے محتاج ہوئے تو حکم غائب اور حاضر کا
برابر ہے (فتح) اور جائز ہے قرضدار کو وکیل کرنا بیچ ادا کرنے قرض کے فائدہ
یعنی قرض ادا کرنے مین اسقدر تاخیر کرنا جائز ہے اور یہ مطل نہین شمار کیا جاتا
جو منع اور ظلم ہے اور جائز ہے بخشنا چیز کا واسطے وکیل اور سفارشی کسی قوم کے فائدہ
یعنے اگر طلب کرے وکیل یا سفارشی کسی قوم کا کوئی چیز واسطے ذات اپنی کے اور واسطے
غیر اپنے کے یعنے مُوکل کے اور وہ چیز اُسکو ملجاوے تو اُسکا حکم اُن کا حکم ہے یعنے

وہ چیز اُسی شخص کی ہوگی جسکی طرف سے وہ مُوکل ہے یا سفارشی اور محق ہی ساتھ اُسکے
وہ شخص جو کسی کو کسی چیز کے خریدنے پر وکیل کرے اور وکیل اُسکو خریدے پھر وکیل دعویٰ
کرے کہ مین نے تو یہ چیز صرف اپنے واسطے خریدی ہے تو دعویٰ اُسکا مقبول نہوگا اور
بیع مُوکل کے واسطے ہوگی اور اس سے معلوم ہوا کہ اقرار وکیل اپنے موکل پر مقبول ہی اور
اگر وکیل کرے کسی مرد کو یہ کہ کوئی چیز دے اور نہ بیان کرے کہ کتنی دے پس دے
وکیل موافق دستور لوگون کے تو جائز ہی۔ اور جائز ہی واسطے عورت کے یہ کہ وکیل
کرے امام کو اپنی طرف سے نکاح مین اور اگر کوئی کسی مرد کو وکیل کرے اور وکیل کسی
چیز کو چھوڑ دے یعنے اس چیز سے کہ وہ اسمین وکیل ہی اور موکل اُسکو جائز رکھے تو جائز
ہی اور اگر وکیل وہ چیز کسی کو قرض دے ایک مدت معین تک اور موکل جائز رکھے
تو جائز ہی اور یہ کہ جو کسی چیز کی حفاظت کے واسطے قائم کیا جاوے تو اُسکا نام وکیل
رکھا جاتا ہے اور جب بیچے وکیل کوئی چیز ساتھ بیع فاسد کے تو اُسکی بیع مردود ہی
اس کا کچھ اعتبار نہین اور جائز ہے وکیل کرنا وقف مین اور جائز ہی واسطے وکیل کے
یہ کہ کھاوے اُس سے موافق دستور کے اور کھلاوے اپنے یار کو اور جائز ہی وکیل
کرنا بیچ قائم کرنے حدون کے اور جائز ہی وکیل کرنا ہدی کے اونٹون مین اور خبرگیری
ان کی مین اور جائز ہی وکیل کرنا جھگڑے مین اور جائز ہی وکیل کو جھگڑنا بیچ اس کے
اور جب کوئی مرد اپنے وکیل سے کہے کہ خرچ کر مال جس جگہ تجھکو بہتر معلوم ہو اور وہ
اُسکو کسی مناسب جگہ سمجھ کر خرچ کرے تو جائز ہی اور خزانچی وکیل ہی خزانے
وغیرہ مین اور اسی طرح جائز ہی وکیل کرنا قربانی خریدنے اور زکوٰۃ وغیرہ کے تحصیل
کرنے مین۔ اور اسی طرح جائز ہی وکیل کرنا معاملات مین اور تمام ایسی چیزون مین
کہ جاری ہوتی ہے اُن مین نیابت پس عبادتون مین وکیل کرنا درست نہین ہی
مگر حج مین اور تقسیم زکوٰۃ اور قربانی مین۔ اور اسی طرح نہین جائز ہی وکیل کرنا

ف ۱ تجرید بخاری اور تجرید تراجم اور ابو داؤد اور ابو سعید اللہ عمر دین نیسار اور بقیہ اصحاب ستہ اور ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کی صحیح بخاری کی کتاب الوکالہ مین ہا ہے حدیث متفق علیہ فصل رابع بر وکالہ صحیح حدیث اتفاق بخاری کی ترجمہ کالہ مین ہے حدیث شکوٰۃ کی باب الوکالہ مین ۱۲ منہ

ف ۲ یہ حدیث ابو داؤد کی ہے ۱۲ منہ

ایلا اور لعان اور شہادت اور اقرار اور اظہارین اور جائز ہی وکیل کرنا بیچ دونون طرف بیع اور ہبہ اور سلم اور رہن اور نکاح اور طلاق اور تمام عقود اور فسوخ کے اور قبض کرنے دین اور قبض کرانے اُسکے کے اور دعوی اور جواب اُسکے اور مالک ہونے مباح چیزون کے مانند لکڑی لانے اور شکار کرنے اور آباد کرنے ویران زمین کے اور پورا لینے سزا کے کہ حق آدمی کا ہی مانند قصاص اور حد قذف کے

باب مے اقرار کے بیان مین

فائدہ اقرار کے معنی لغت مین ثابت کرنا ہی اور شرع مین خبر دینا آدمی کا ہی ساتھ اُس چیز کے کہ اُسکی ہے یعنے ثابت کرنا حق غیر کا اپنے اوپر اور ضد اُس کی جحود ہی کہ حق اور سچ اگرچہ کڑوا اور تلخ ہو فائدہ اور یہ شامل ہے اپنے نفس کو اور غیر کو پس جائز اور معتبر ہی اقرار آدمی کا اوپر نفس اپنے کے سب کامون مین اور یہ شامل ہی سب احکام کو اسواسطے کہ کہنا حق کا اپنے نفس پر خبر دینی ہی ساتھ اُس چیز کے کہ اوپر اُسکے ہی اس قسم سے کہ لازم ہی اسکو خلاص ہونا ساتھ مال کے یا بدن کے یا عرض کے

باب مے عاریت کے بیان مین

ف شرع مین عاریت کے معنی ہین مباح کرنا منافع کا بدون ملک اصل چیز کے یعنے کسی کو مانگے چیز دینی کہ وہ اُس سے نفع اُٹھا دے اور پھر مالک کو واپس کر دے اور یہ جائز ہی ساتھ اجماع کے اور متحقق ہوتی ہے ساتھ معیر اور مستعیر اور مستعار کے معیر وہ ہی جو عاریت دے اور مستعیر وہ ہی جو عاریت لے اور مستعار وہ چیز ہی جو مانگی گئی اور شرط مستعار کی یہ ہی کہ اُسکے ساتھ نفع اُٹھایا جاوے باوجود باقی رہنے

۱۲ حضرت رسول کی اور مضمون کے انجام کے صفحہ ۹۴ مین ہجر ۱۲

ذات اُسکی کے پس عاریت طعام کی کوئی وجہ نہین رکھتی اور وہ منفعت مباح ہوے
پس صحبت کے واسطے لونڈی کا مانگنا درست نہین۔ جائز ہی عاریت لینا چیز کا اور
دینا اُسکا اور نفع اُٹھانا اُس سے اور ہاتھ والے پر ہی ضمان اُس چیز کی کہ لے یہانتک
کہ ادا کرے وہ چیز کہ لے ف یعنی جو شخص کسی کی کوئی چیز بطور عاریت کے لے تو واجب ہی
پھیر دینا اُس کا طرف مالک اُسکے کے جبکہ پوری ہوچکی مدت اگر مدت معین کی ہو
اور نہین پاک ہوتا ہی ذمہ مستعیر کا ساتھ پھیرنے اس چیز کے طرف مالک اُسکے کے اور
اگر وہ چیز مستعیر کے ہاتھ مین تلف ہوجاوے تو وہ اُسکا ضامن نہین اور اُس پر اُس کا
بدلہ دینا نہین آتا۔ مگر جبکہ مستعیر ضامن ہوا ہو اور عاریت لینے کے وقت شرط کرلی ہو
کہ مین اُسکا ضامن ہون یا تو معیر کی طلب سے اور یا بطور احسان کے اور اسی طرح
ضامن ہونا ساتھ خیانت کے۔ اور جائز ہی عاریت لینا گھوڑے کا واسطے سواری کے
اور یہی حکم ہے جانور کا۔ اور جائز ہی پھیر دینا عاریت کا اور پھیر لینا اُسکا جب چاہین خواہ
مدت معین کی ہو یا نہ کی ہو۔ اور اگر کافر سے عاریت کوئی چیز لے تو اُسکا یہی حکم ہی کہ اسکا
پھیر دینا واجب ہی۔ اور اگر تلف ہو تو نہین لازم ہی ضمان اُسکا مگر جبکہ وہ ضامن ہوچکا
ہو اور عاریت دو قسم ہی ایک مودا ۃ ہی اور ایک مضمون پس اگر یہ شرط کی کہ ادا
کیجاویگی تو تلف ہونے سے قیمت دینی نہین آتی اور اگر شرط کی ہو کہ اُسکی ضمان
دیجاوے گی تو تلف ہونے سے اُسکی قیمت دینی آویگی اور جائز ہی عاریت لینا زرہ
وغیرہ جنگ کے ہتھیارون کا اور جائز ہی عاریت لینا کپڑے کا واسطے پہننے کے
شادی وغیرہ مین اور بدون اسکے بھی

باب ہے امانت کے بیان مین

ف شرع مین امانت کے معنی یہ ہین کہ کوئی شخص یا نائب اُس کا کوئی چیز

ف یعنی جو شخص کسی کی کوئی چیز بطور عاریت کے لے تو واجب ہی پھیر دینا اُس کا طرف مالک اُسکے کے جبکہ پوری ہوچکی مدت اگر مدت معین کی ہو

ف یعنی ذمہ مستعیر کا ساتھ پھیرنے اس چیز کے طرف مالک اُسکے کے اور

ف یعنی مستعیر ضامن ہوا ہو اور عاریت لینے کے وقت شرط کرلی ہو

ف شرع مین امانت کے معنی یہ ہین کہ کوئی شخص یا نائب اُس کا کوئی چیز

کسی دوسرے کے پاس رکھے تاکہ وہ اسکی نگہبانی کرے اور یہ مشروع اور جائز ہے ساتھ اجماع کے اور مستحب ہی اگر اپنی جان پر امانت کا اعتماد ہو واسطے دلیل اس آیت کے وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى اور واجب ہی جبکہ کوئی اُسکے سوائے امانت کے لائق نہو اور واجب ہی امین پر ادا کرنا امانت کا ساتھ نص قرآن مجید کے اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا یعنے خدا تم کو حکم کرتا ہی کہ امانتون کو اُن کے مالکون کی طرف پہونچادو اور اگرچہ مورد اس آیت کا خاص ہی لیکن عبرت ساتھ عموم لفظ کے ہے اور نہین ہی امین پر ضمان جبکہ وہ چیز تلف ہو بدون قصور اور خیانت اسکے کے اور اس پر اجماع ہے لیکن اگر تلف ہوا امین کے قصور سے تو لازم آتی ہے اس پر ضمان اسواسطے کہ قصور سے خائن ہوتا ہے اور خائن ضامن ہے ف اور اسی طرح ضامن ہوتا ہی امین جبکہ واقع ہو اُس سے تعدی بیچ حفاظت اُس چیز کے اسواسطے کہ یہ بھی ایک قسم کی خیانت ہی اور نہین جائز ہی خیانت کرنی امانت مین بلکہ نہین جائز ہی خیانت کرنی اُس شخص کی جسنے خیانت کی ہو فائدہ جمہور علماء کے نزدیک یہ حدیث استحباب پر محمول ہی ان کے نزدیک اگر کسی کا کسی پر کچھ حق آتا ہو اور وہ نہ دیوے تو اُسکو جائز ہی کہ اگر اُسکے مال پر قابو پادے تو اسمین سے بقدر اپنے حق کے لے لیوے خواہ اُسکو اطلاع ہو یا نہ ہو اور خواہ راضی ہو یا نہو اسکا نام مسئلہ ظفر ہی

باب مے غصب کے بیان مین

فائدہ غصب کے معنی یہ ہین کہ چھین لینا مال کسی کا ساتھ زور اور ظلم کے بغیر چوری کے نہین جائز ہی لوٹنا غیر کے مال کا اور نہ چھیننا اُس کا ساتھ ظلم کے اور نہین حلال ہی کھانا لوٹی اور چھینی ہوئی چیز کا اور نہ نفع اُٹھانا ساتھ اُسکے بلکہ وہ اُس پر حرام ہے اور واجب ہی پھیر دینا اُس چیز کا مالک کو اگرچہ نہ مانگے اور اگر وہ چیز غاصب کے

ف یہ ضمان کے اقسام سے ہی ۱۲ امین اور وصی کی ضمان کے باب ۱۲ اس باب کے ابواب ۱۲ اس حدیث کی بحث ۱۲ اس باب کے ابواب ۱۲ حدیث ابن عمر کی بحث اس باب کے اقسام مین سے ہی ۱۲ اس باب کے ابواب ۱۲ ان عاقل نابالغ کی ضمان کے باب مین ۱۲ اس باب کے ابواب مین سے ہی ۱۲

ہاتھ مین تلف[۱] ہو تو لازم ہی اس پر ضمان اُسکی ساتھ مثل کے اگر مثلی ہو نہین تو ساتھ قیمت کے اور نہین ضمانت آتی ساتھ قیمت کے مگر وقت نہ ہونے مثل اُسکی کے اور نہین[۲] جائز ہی چھیننا زمین غیر کا ساتھ ظلم کے تھوڑی ہو یا بہت اور جو چھین لے کسی کی کچھ زمین ساتھ ظلم کے تو وہ ٹکڑا زمین کے ساتون طبق سے لے کر قیامت کے دن اُسکے گلے مین ڈالا جائیگا اور وہ قیامت کے دن سات زمینون تک دھنسایا جاویگا اور ہر قطعہ زمین کا بطور طوق کے سکی گردن مین ہوگا۔ اور اس کو حکم ہوگا کہ اُٹھاوے مٹی اُسکی اپنے سر پر محشر مین اور تکلیف دیویگا اُسکو اللہ غالب اور بزرگ یعنے قہر مین کہ کھودے اسکو یہانتک کہ پہونچے آخر ساتوین زمین تک

فائدہ اِس سے معلوم ہوا کہ ظلم اور غصب حرام ہی اور اُسکا گناہ نہایت سخت ہی اور یہ کہ ممکن ہی چھیننا زمین کا اور جو کسی زمین کا مالک ہو وہ ساتوین زمین تک اس کا مالک ہو جاتا ہی اور جو کوئی اُسکی زمین کے نیچے کنوان کھودنے کا ارادہ کرے وہ اسکو منع کر سکتا ہی اور جو کچھ اس زمین کے اندر ہو عمارت اور پتھر اور کان وغیرہ سے وہ سب اسی کی ملک ہی پس اگر کوئی غیر اسمین گرا مال پادے تو وہ غاصب ہے کہ اس نے صاحب زمین کا حق چھینا اور نہین[۳] جائز ہی دودھ دوہنا غیر کے مواشی کا بدون اُسکے اذن کے کہ وہ غصب ہی اور اگر مواشی کا مالک پاس نہو تو تین بار آواز کرے سو اگر کوئی اُسکو جواب دے تو چاہیے کہ اُس سے اجازت لے اور اگر کوئی اُسے جواب نہ دے تو چاہیے کہ دودھ دوہے اور پیوے یعنے اسکو اس صورت مین مواشی غیر کا دودھ پینا جائز ہی اور اس پر ضمان یعنے اسکا بدلہ نہین آتا اور وہ از قسم غصب نہین لیکن نہین جائز ہی اُٹھا لیجانا دودھ کو ساتھ اپنے کہ یہ غصب ہی اور نہین[۴] جائز ہی جھاڑنا میوے کا درخت پر سے ساتھ پتھر وغیرہ کے کہ وہ از قسم غصب ہی لیکن جو میوہ خود بخود درخت کے تلے گرا پڑا ہو اُسکو کھانا

[۱] یہ حدیث انس کی بلوغ المرام کتاب الغصب مین ہی

[۲] یہ حدیث صحیحین اور سلم اور یعلی کی شریک کے باب الغصب مین ہی

[۳] یہ حدیث ابن ماجہ اور ابوداؤد کی شکوہ کے باب الغصب مین ہی

[۴] یہ حدیث رافع کی شکوہ کے باب الغصب مین ہی

جائز ہی اور اسمین ضمان نہین آتی اور نہین[۱] جائز ہی درخت لگانا کسی کی آباد کی ہوئی زمین مین بدون اُسکے اذن کے کہ وہ غصب ہی اور درخت لگانے کے سبب سے اس زمین کا مستحق نہین ہوتا بلکہ وہ مالک کی ہی اور درخت لگانیوالے کو حکم کیا جاوے کہ اپنا درخت اُسمین سے اُکھاڑ لیوے اور نہین ہی واسطے اُس ظالم کے کوئی حق یعنے جس نے دوسرے کی زمین غصب کرکے اُسمین درخت لگایا ہو وہ ظالم ہی۔ اور جب ظلم ہوا تو مالک نہ ہو سکے گا اور اسی طرح اگر کوئی کسی زمین مین گھر وغیرہ بنا دے تو وہ اسکے سبب سے اس زمین کا مالک نہین ہوتا بلکہ وہ غاصب ہی۔ اس کا کوئی حق نہین۔ اور اسی طرح اگر کوئی دوسرے کی زمین مین کھیتی کرے بدون اسکے اذن کے تو نہین ہی واسطے اسکے کچھ حصہ کھیتی مین سے سوائے تخم کے یعنے بونے والے کو صرف تخم ملے گا اور کچھ نہین۔ اور نہین جائز[۲] ہی چھیننا کسی کی لاٹھی کا۔ اور جو کسی کی لاٹھی چھینے تو چاہیے کہ اُسکو پھیر دے کہ وہ از قسم غصب ہی یعنے ادنی حقیر چیز کا چھیننا بھی درست نہین اور نہین جائز ہی واسطے مواشی والون کے کہ اپنے مواشی رات کو چھوڑ دین۔ اور اگر جانور رات کو کسی کی کھیتی یا باغ خراب اور تلف کر ڈالے تو جانور کے مالک پر بدلہ دینا آتا ہی۔ اس واسطے کہ یہ قصور اُسکی طرف سے ہی کہ رات کو جانور کی نگہبانی اس پر واجب تھی۔ لیکن جائز ہے واسطے مواشی والون کے چھوڑنا مواشی کا دن کو پس اگر جانوردن کو کسی کی کھیتی یا باغ تلف کر ڈالے تو نہین ہے اُسکے مالک پر ضمان[۳] یعنے بدلہ اسواسطے کہ یہ قصور باغ والے کی طرف سے ہے کہ دن کو باغ کی نگہبانی اس پر واجب تھی اور اسی طرح اگر چوپایہ مالک سے چھوٹ کر کسی کی کوئی چیز یا نون سے خراب کر ڈالے تو اُسکے مالک پر ضمان یعنے بدلہ دینا نہین آتا اور اسی طرح اگر کسی نے آگ جلائی بغیر قصد ایذا رسانی کے اور اُسمین سے کسی کے اسباب پر ہوا سے چنگاری جا پڑی اور اُسکو جلا دیا تو آگ کے جلانے والے پر

[۱] حدیث عروہ اور رافع کی بلوغ المرام کے باب الغصب سے ہی

[۲] حدیث انس کی متفق علیہ ہے باب الغصب مین ہی

[۳] حدیث البرا کی متفق علیہ ہے باب الغصب مین ہی

بدلہ نہین آتا اور اگر کسی[1] نے غصب کیا مال کسی کا اور وہ دوسرے کے ہاتھ پڑا اور اس سے اور شخص نے خریدا پھر مال کا مالک اپنا مال ہو بہو خریدار کے پاس پاوے تو وہ مال اپنا اِس سے لے لیوے اور خریدار بیچنے والے سے اُسکا مول لے۔ اور اگر کوئی[2] نشے یا بیہوشی اور جنون کی حالت مین کسی کی کوئی چیز تلف کر ڈالے تو نہین ہی اُس پر ضمان یعنے بدلہ دینا نہین آتا اور اگر کسی کے پرنالے کا پانی وغیرہ کسی پر پڑ جاوے تو وہ اُسکے سبب سے اُسکے اُکھاڑنے کا مستحق نہین ہی اگرچہ اسکے کپڑے اس سے آلودہ ہو جاوین اور اگر کسی شخص کا درخت ہو اور اُسکے سائے مین اور لوگ بیٹھتے ہون تو اُسکے مالک کو اختیار ہی خواہ اسکو رکھے خواہ اسکو کاٹ ڈالے اور سائے مین بیٹھنے والون کا اس مین کچھ حق نہین ہی اور اگر کوئی شخص کسیکی ہانڈی یا ڈول لیوے بدون اُسکے اذن کے تو یہ غصب نہین اسواسطے کہ یہ ماعون مین داخل ہی جس کے مانع کے حق مین قرآن مجید مین وعید آئی ہے

[1] یہ حدیث سمرہ کی مشکوٰۃ کتاب الغصب میں ہی [2] حدیث عبادت ابن عباس اور کل کی مشکوٰۃ کی فصل رابع مین ہی ۱۲

باب ہے شفعہ کے بیانمین

ف شفعہ[3] کے معنے ملانے اور جفت کرنے کے ہین اور شرع مین انتقال حصۂ شریک کا ہی طرف شریک کے ساتھ سبب شرعی کے کہ منتقل ہوا تھا طرف اجنبی کے ساتھ مثل عوض مسلمے کے اور یہ نام اِس کا اِس واسطے رکھا گیا کہ اس مین ملانا ہی زمین خریدی ہوئی کا ساتھ زمین شفیع کے اور نہین اختلاف ہی اسکے مشروع ہونے مین شفعہ ثابت ہی ہر چیز مشترک مین کہ بانٹی گئی ہو یعنے اگر کسی کے پاس کوئی چیز مشترک ہو اور اپنا حصہ کسی اجنبی کے پاس بیچ ڈالے تو شریک کو پہونچتا ہی کہ جس مول سے وہ چیز بکی ہو اس مول کو دیکر وہ چیز خریدار سے لے لیوے اگرچہ مشتری راضی نہو برابر ہی کہ وہ چیز حیوان ہو یا جماد اور برابر ہی کہ منقول ہو یا غیر منقول اور یا کوئی شخص ایک چیز بیچتا ہی تو اُسکے

[3] یہ مضمون مسک الختام کے صفحہ ۹۱ مین ہی ۱۲

شریک کو جائز ہی کہ اس سے خواہ نخواہ وہ چیز خریدے اور اُسکو دوسرے کے ہاتھ نہ
بیچنے دے اور جب واقع ہون حدین یعنے مشترک تقسیم کیا جاوے اور پھیری جاوین ملین
یعنے ہر ایک کے حصہ کی راہ جدی جدی ہو جاوے تو پھر شفعہ کا حق باقی نہین رہتا فائدہ
یعنے واسطے نہ باقی رہنے شرکت کے اس سے معلوم ہوا کہ ہمسایے کے واسطے حق شفعہ
نہین ہی اور وہ ہمسایے کا حصہ جبراً نہین لے سکتا۔ لیکن اگر دونون کی راہ ایک ہو
تو ہمسایے کو حق شفعہ پہونچتا ہی اور نہین جائز ہی یہ کہ بیچے شریک حصہ اپنا یہانتک کہ
اپنے شریک کو خبر کرے پھر شریک اگر چاہے تو لے اور چاہے تو نہ لے
اور اگر بیچے اور شریک کو خبر نہ کرے تو وہ لائق تر ہی ساتھ اسکے یعنے وہ خریدار سے
وہ چیز لے سکتا ہی۔ اور نہین باطل ہوتا ہی شفعہ ساتھ نہ حاضر ہونے شریک اور ہمسائے
کے جبکہ دونون کی راہ ایک ہو اور اسمین فوراً شرط نہین بلکہ انتظار کیا جاوے
اگرچہ دیر سے آوے پھر جب آوے تو اُسکو خبر کی جاوے پھر چاہے لیوے
اور چاہے نہ لیوے اور اسی طرح انتظار کیا جاوے لڑکے نابالغ کا یہانتک کہ بالغ
ہو۔ اور نہین ثابت ہی حق شفعہ کنوئین مین اسلیے کہ شفعہ اُس چیز مین ہی کہ تقسیم ہو سکے
اور کنوان تقسیم نہین ہو سکتا اور نہین ہی شفعہ بیچ درخت کھجور کے ف یعنے جبوقت
کہ وارث ہون کئی شخص کھجور کے درختون مین اور درختون کو آپسمین بانٹ لین اور
اُن مین ایک درخت نر کھجور کا ہو جسکا پھول ان کھجورون پر ڈالتے ہون یعنے وہ سب کے
درمیان مشترک ہو سو اگر ان مین سے ایک شخص اپنا حصہ مع حقوق اُسکے کے
درخت نر سے بیچڈالے تو شریکون کو درخت مین شفعہ نہین پہونچتا فائدہ اور اسی طرح
نہین ہی شفعہ ہر چیز مین کہ تقسیم نہ ہو سکے اور اگر اسکو تقسیم کرین تو منفعت مقصودہ تلف
ہو جاوے اور ثابت ہی حق شفعہ کا غرفی مے کے اوپر مسلمان کے جبکہ ملک مین شریک
ہون اور اگر شریک شریک کو بیچنے کے ساتھ اذن دیدیوے اور وہ اُسکو بیچڈالے

ف باب الشفعہ
مے غرفی
حضرت عثمان کا
شفعہ مین
فصل
مے بیچنا
مے اختیار
مے دین

تو اُسکے بعد اُسکو حق شفعہ نہین پہونچتا اور نہین جائز ہی کاٹنا بیر کے درخت کا یعنے جنگل مین جسکے سایہ مین آدمی اور جانور آرام پکڑتے ہون ظلم سے ناحق کہ اُسکا اسمین حق نہو اور جو شخص ایسا کرے تو وہ قیامت کے دن دوزخ مین اُلٹا ڈالا جاویگا

فائدہ اور یہی حکم ہی ہر درخت کا کہ جنگل مین ہو کسی کی ملک ہو اور آدمی اور جانور اسکے سایہ مین آرام پاتے ہین یا کسی کی ملک نہوا سکے اور نہ کسی دوسرے کے اور اگر کسی قوم کے درمیان کچھ زمین پڑی ہوئی ہو اور اُسمین راہ ہو اور وہ اُس مین کچھ عمارت بنانی چاہین سو اگر اتفاق کرین ایک مقدار پر تو فبہا یعنے دو تین ہاتھ یا جسقدر چاہین راہ چھوڑین اور اگر اُسکی مقدار مین اختلاف کرین تو سات ہاتھ راہ مقرر کی جاوے اور جو زمین کہ سوائے اسکے ہو اُسمین عمارت بنانی جائز ہے

ف اور اگر کوئی راہ چلتی ہوئی سات ہاتھ سے زیادہ ہو اُسکو لینا درست ہی اور نہین درست ہی اور نہین لائق ہی بیچنا زمین اور گھر وغیرہ غیر منقولات کا کہ اس مین برکت نہین ہوتی یعنی غیر منقولات مین منافع بہت اور آفت کم کہ اسکو کوئی چور نہین چراتا بخلاف منقولات کے یعنی اُن چیزون کے کہ اُٹھ سکتی ہین پس اولے یہ ہی کہ نہ بیچے غیر منقولات کو اور اگر بیچے تو اسکا مول زمین اور مکانات مین خرچ کرے اور نہین جائز ہی یہ کہ منع کرے ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو گاڑنے لکڑی کے سے اپنی دیوار مین یعنے جیسے کہ شفعہ زور کے ساتھ لیا جاتا ہی اگرچہ مالک راضی نہ ہو اسی طرح ہمسایہ کی دیوار مین لکڑی گاڑنی بھی جائز ہی اگرچہ وہ راضی نہو۔

باب ہی مضاربت کے بیانمین

ف مضاربت کے معنی ہین کہ ایک شخص اپنا مال دوسرے کو سوداگری کے واسطے دے اور وہ اسمین محنت کرے اور نفع دونون کے درمیان مشترک ہو آدھم آدھ

شرح حدیث عبداللہ کی مشکوٰۃ کے باب الشفعہ مین ص ۱۲۷ ع ۲

حدیث ابوہریرہ کی مشکوٰۃ کے باب الشفعہ مین ص ۱۲۷ ع ۳

حدیث ابوسعید کی مشکوٰۃ کے باب احیاء الموات مین ص ۲۱۲ ع ۲

یا کم و بیش جس طور سے کہ ٹھہرالین اور یہ جائز ہی بالاجماع اور نہین اختلاف ہی درمیان مسلمانون کے اسکے جائز ہونے مین اور یہ از قسم اجارہ ہی لیکن اسمین مجہول ہونا اُجرت کا معاف ہی اور رخصت دی گئی ہی اس مین واسطے آسانی کرنیکے ساتھ لوگون کے اور جائز ہی درمیان کافر اور مسلمان کے اور بالعکس اور اسکے واسطے چند احکام ہین جن پر اجماع ہے از انجملہ یہ ہی کہ جہالت اُجرت کی اسمین معاف ہی اور از انجملہ یہ ہے کہ نہین ضمان یعنے بدلہ عامل یعنے محنت کرنے والے پر جبکہ تلف ہو کچھ راس المال سے بدون تعدی اسکے کے جو کوئی مضاربت کرے اُسکے مال مین برکت ہوتی ہی پس مستحب ہی کرنا اس سوداگری کا اور جائز ہے دینا مال کا کسی کو بطور مضاربت کے اس شرط پر کہ میرے مال سے مثلاً جانور نہ خریدنا اور اُسکو لیکر دریا مین سوار نہونا۔ اور اُسکو لیکر نالے کے اندر نہ اُترنا جہان سیل چلتا ہی یعنے اس واسطے کہ جاندار چیز تو معرض ہلاکت مین ہی ساتھ مرجانیکے اور دریا اور نالے مین غرق ہونیکا خطرہ ہی اور اگر تو نے کوئی کام ان کامون سے کیا تو تو میرے مال کا ضامن ہے پھر اسکے بعد اگر وہ عامل اُس شرط کی مخالفت کرے تو وہ اسکے نقصان کا ضامن ہوگا فائدہ اور اسی طرح جائز ہی مال کے مالک کو یہ کہ بند کرے عامل کو جس چیز سے کہ چاہے اور اگر عامل اسکی مخالفت کرے تو وہ نقصان کا ضامن ہوتا ہے اور عامل کو لائق ہے کہ احتیاط سے کام کرے پس بیع ساتھ غبن اور اُدھار کے نہ کرے اور جائز ہی عامل کو بیچنا بدلے اقسام اسباب کے اس واسطے کہ وہ عمدہ ابواب نفع سے ہے اور جائز ہے اُسکو رد کرنا ساتھ عیب کے اگر مصلحت ظاہر ہو اور اگر مالک اور عامل بیچ مصلحت ہونے رد کے اختلاف کرین تو جو بات قوی ہو اُسکو لازم کیا جاوے اور نہ خرید کرے کسی چیز کو ساتھ زیادہ کے راس المال سے اور نہ خریدے اُس شخص کو کہ مالک پر آزاد ہو مگر اُسکے اذن سے اور نہ سفر کرے ساتھ مال اُس کے کے مگر

ع یعنے مضمون اسکے اختیار کرے

ع یعنے مضمون اسکے اختیار کرے

اُسکے اذن سے اور نفقہ یعنی روٹی کپڑا عامل کا اس سے محسوب نہین ہوگا اور اگر اُسکے قول کی مخالفت کرے تو بیع فاسد ہوگی اور پھل درخت کا اور بچہ حیوان کا اور کسب غلام کا کہ مضاربت کے مال مین سے ہو مالک کی ملک ہوتا ہی اسمین عامل کا حصہ نہین ہی اسواسطے کہ اثر مضاربت کا نفع مین ہی نہ زوائد مین جو نفع کے سوا ہون اور اگر از زانی کے سبب سے نقصان حاصل ہو تو اُسکو نفع مین صرف کیا جاوے اور اسی طرح تلف بعض کو اور جب نقصان نفع کو تمام کرے تو پھر راس المال مین اثر کریگا اور جائز ہی ہر ایک کو توڑ ڈالنا اُس عقد کا مالک کو بھی اور عامل کو بھی اور اگر ایک دونون مین سے مرجاوے یا دیوانہ ہوجاوے تو عقد ٹوٹ جاتا ہی اور صورت فسخ مین استیفا مول کا اور کم ہونا مال کا اگر اسباب ہو ذمہ عامل کے ہے اور اگر اختلاف کرین توابع عقد مین تو معتبر قول عامل کا ہے اور اگر شرط عقد مین اختلاف ہو مانند نصف اور تہائی کے تو دونون قسم کھاوین پھر بعد قسم کھانیکے دونون کے لازم ہوتی ہی اُجرت مثل کی اور اگر مالک نے شرط نہ کی ہو اور عامل کی تعدی سے کوئی چیز تلف ہوجاوے تو بھی عامل ضامن ہی

باب ہے اجارے کے بیان مین

ف اجارے کے معنے ہین کرائے پر دینا کسی چیز کو اور اُجرت مزدوری کو کہتے ہین اور اجیر مزدور کو کہتے ہین اور مستجیر مزدوری کرنیوالے کو کہتے ہین اور شرع مین اجارے کے معنے ہین بیچنا اور مالک کرنا منفعت کا یعنے منفعت کو غیر کی ملک کرنا اور قیاس چاہتا ہی کہ اجارہ جائز نہ ہو واسطے معدوم ہونے منفعت کے یعنے اسلیے کہ جس منفعت اور خدمت کو اجیر نے مستجیر کی ملک کیا ہی وہ ہنوز موجود نہین فقط معدوم چیز پر عقد واقع ہوا ہی لیکن جائز رکھا ہے اسکو شارع نے واسطے حاجت لوگون کے اور اجارہ ثابت ہی احادیث اور آثار سے جائز ہی نوکر اور مزدور رہنا اور جائز ہی نوکری کافر کی اور جائز ہی نوکر رہنا اور اُجرت لینا

ملا پہلے تجارت شرکت کے باب مین اسکے فصل سابع مین ہے

۱۲ منہ

اقتا صفحہ ۹۹ مین ہے

۱۳ منہ

یہ حدیث عبداللہ بن مغفل اور ابوہریرہ کی مشکوٰۃ کے باب الاجارہ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲

بکریون کے چرانے پر اور جائز ہی[۱] مزدوری لینا اوپر جھاڑ پھونک کرنے کے ساتھ قرآن کے اور ذکر اللہ کے اور[۲] جائز ہی مزدوری لینا قرآن مجید کی تعلیم اور پڑھانے پر برابر ہی کہ سیکھنے والا قرآن کا چھوٹا ہو یا بڑا۔ اور اگرچہ اپنی تعلیم کو ایک تعلیم پانے والے پر متعین کرے اور یہی مذہب ہی اکثر علماء کا اور حدیث عبادہ کی جس سے قرآن کی اُجرت کا حرام ہونا معلوم ہوتا ہی ضعیف ہی پس ابن عباس کی حدیث کو معارض نہ ہوگی۔ اور جائز ہی نوکر رہنا عوض نکاح کے یعنے نکاح کرنا کسی عورت سے اُس مہر پر کہ مین مثلاً آٹھ یا دس سال تیری نوکری کردن گا یا تجھکو قرآن پڑھادون گا۔ اور[۳] جائز ہی اُجرت لینا اِسپر کہ کنوئین سے پانی نکال کر کھیتی کو پلادے اور نہین[۴] جائز ہے کام کروانا مزدور سے یہانتک کہ اُسکے واسطے اُجرت مقرر کی جاوے کہ مثلاً فی یوم آٹھ آنہ دون گا یا کم وبیش یعنے اس واسطے کہ اُجرت مجہول پر محنت کرنا منع ہی اور جائز نہین[۵] ہی اُجرت اور مزدوری لینا منتر باطل پر فائدہ منتر[۶] باطل وہ ہے جسمین ذکر ہو ستارون کا اور مدد مانگنی تارون اور جنون سے اور اور چیزون سے سوائے اللہ کے پس ایسے منتر کا پڑھنا حرام ہی بلکہ کفر ہی اور اسی طرح اکثر ہندی منتر حرام ہین بلکہ صاف کفر ہین اور ان مین شرک کا مضمون ہوتا ہے جیسے کلواہیرا اور لونا چماری اور باسکھدیو اور ہنومان کی دوہائی اور اسی طرح وہ منتر بھی حرام ہین جنکے معانی معلوم نہ ہون کہ شاید ان مین بھی شرک ہو اور جس منتر مین شرک نہ ہو وہ جائز ہے اور جائز ہے اُجرت لینا اذان دینے پر کہ وہ عبادت ہی اور[۷] جائز ہی نوکر رکھنا۔ اور مزدور ٹھہرانا نیک مرد کو یعنے نیک بخت آدمی کو نوکر رکھنا منع نہین اور[۸] جائز ہے نوکر رکھنا اور مزدور ٹھہرانا کافر کو وقت ضرورت کے جبکہ نہ پایا جاوے کوئی مسلمان اور جائز[۹] ہی نوکر رکھنا کافر کو واسطے راہ بتلانے کے یعنے اگر کسی شہر یا ملک وغیرہ کی راہ معلوم نہ ہو اور کوئی کافر راہ جانتا ہو تو کافر کو راہ بتلانے کے لیے نوکر رکھنا جائز ہے اور[۱۰] جائز ہے واسطے دو آدمیون کے یہ کہ مزدور رکھین ایک آدمی کو ایک کام پر

---

[۱] حدیث ابن عباس کی بخاری نے باب الاجارہ مین روایت کیا ہے

[۲] حدیث عقبہ کی بخاری نے باب الاجارہ مین روایت کیا ہے

[۳] حدیث ابن عباس کی بخاری نے باب الاجارہ مین روایت کیا ہے

[۴] حدیث ابی جحیفہ کی بخاری نے باب الاجارہ مین روایت کیا ہے

[۵] حدیث رافع بن خدیج کی بخاری نے باب الاجارہ مین روایت کیا ہے

[۶] حدیث عوف بن مالک اشجعی کی ابوداؤد نے باب الرقی مین روایت کیا ہے

[۷] حدیث عثمان بن ابی العاص کی مسلم نے باب الصلوٰۃ مین روایت کیا ہے

[۸] حدیث خارجہ کی بخاری نے باب الاجارہ مین روایت کیا ہے

[۹] حدیث ابوہریرہ کی بخاری نے باب الاجارہ مین روایت کیا ہے

[۱۰] حدیث ابی سعید کی بخاری نے باب الاجارہ مین روایت کیا ہے

اور جائز ہی نوکر اور مزدور رکھنا اس شرط پر کہ مزدور مثلاً تین دن یا ایک مہینہ یا ایک سال کے بعد کام کرے یعنے اِس صورت مین عقد اجارہ باطل نہین ہوتا اور اجارے کے وقت سے عمل مین شروع کرنا لازم نہین بلکہ اجارے کے وقت سے عمل اور خدمت مین تاخیر کرنی جائز ہی اور جائز ہی نوکر رکھنا اور مزدور ٹھہرانا جنگ اور جہاد مین یعنے جہاد مین اگرچہ مقصود حاصل کرنا اجر کا ہوتا ہی[۱] لیکن یہ نہین مخالف ہی مدد لینے مجاہد کے کو ساتھ اُس شخص کے جو مجاہد کی خدمت کرے اور کفایت کرے اسکو بہت کامون مین جن کو خود شغل جہاد کے سبب سے نہین کرسکتا اور جائز[۲] ہے مزدور رکھنا کسی شخص کو جبکہ بیان کرے واسطے اُسکے مدت معین اور نہ بیان کرے واسطے اسکے کام کو یعنے نہین شرط ہی نص کرنی عمل پر ساتھ لفظ کے کہ مثلاً مین تجھ سے فلان کام لون گا بلکہ اگر دونون کے درمیان کام معلوم ہو تو کفایت کرتا ہی۔ اور جائز[۳] ہی مزدور رکھنا واسطے کچھ حصہ دن کے جبکہ حصہ معلوم ہو مثلاً آدھا دن یا کم و بیش یعنے مزدور ٹھہرانے کی ادنی مدت پورا ایک دن نہین بلکہ اس سے کم و بیش مدت ٹھہرانی بھی جائز ہی اور جائز[۴] ہی مزدور رہنا تاکہ اپنی پیٹھ پر بوجھ اُٹھا دے۔ اور جائز[۵] ہی اُجرت لینا دلالی پر فائدہ لیکن یہ شرط ہی کہ اُجرت معلوم ہو۔ اور جائز ہے مسلمان کو کہ مزدور رہے پاس کافر کے دارالحرب مین اور نوکر رہے پاس اُسکے اور جائز ہی اُجرت لینا سینگی لگانے پر لیکن مکروہ ہی اور جائز[۶] ہی محنت کرنی غیر کے مال مین بدون اُسکے اذن کے اور جو اُس مال سے نفع حاصل ہو وہ اُسکے واسطے حلال ہے لیکن مستحب ہے کہ اُسکا نفع بھی مال کے مالک کو دیوے اور نہین جائز[۷] ہے رکھنی مزدوری اُس شخص کی کہ لیا ہو پورا کام اس سے اور جو کوئی مزدور سے پورا کام لے اور اُسکی مزدوری نہ دے تو قیامت کے دن خدا تعالے دشمن و مدعی ہو جاویگا۔ بلکہ واجب ہی کہ مزدوری دے اُسکو پہلے اس سے کہ خشک ہو پسینہ اُسکا یعنے کام کے تمام ہونیکے بعد مزدور کو اُجرت جلدی دیوے دیر نہ کرے اور واجب ہی کہ اُسکو پوری اُجرت[۸] دے جو ٹھہر چکی ہو اس سے کم نہ کرے

[۱] حدیث بخاری کی صحیح بخاری کی کتاب الاجارہ مین ہے ۱۲
[۲] یہ مضمون آیت ائنی ایریدان انکح احدی ابنتی ہاتین الآیۃ مین ہے ۱۲
[۳] حدیث ابن عمر کی صحیح بخاری کی کتاب الاجارہ مین ہے ۱۲
[۴] حدیث ابن مسعود کی صحیح بخاری کی باب اذا آجر نفسہ مین ہے ۱۲
[۵] حدیث شجاب کی صحیح بخاری کی باب اذا آجر نفسہ مین ہے ۱۲
[۶] حدیث رافع بن خدیج صحیح بخاری کی باب الاجارہ مین ہے ۱۲
[۷] حدیث ابوہریرہ کی مشکوٰۃ مین باب الاجارہ مین ہے ۱۲
[۸] حدیث ابن عمر کی مشکوٰۃ کتاب الاجارہ مین ہے ۱۲

اور جائز ہی لینا ہر چیز کا اُجرت مین اور مقرر کرنا اس کا خواہ روپیہ اشرفی ہو خواہ کسی قسم کا غلہ ہو خواہ کھجور

باب مساقات اور مزارعت کے بیان مین

فائدہ مساقات کے معنی یہ ہین کہ اپنے درخت کسی کو دے کہ وہ اُن مین عمل کرے ساتھ پانی دینے اور اصلاح کرنے اُن کے کے اس شرط پر کہ میوہ دونون کے درمیان منقسم ہو ساتھ اس طور کے کہ ٹھہر چکا ہو یعنے حصۂ معین پر مانند نصف یا تہائی یا چوتھائی کے اور مزارعت یہ ہی کہ کسی کو زمین دے کہ اُس زمین مین کھیتی کرے اور جو اُسمین پیدا ہو آپسمین بانٹ لین گے آدھم آدھ جس طور سے کہ ٹھہر چکا ہو پس مساقات درختون مین ہوتی ہے اور مزارعت زمین مین اور مخابرت کے بھی یہی معنی ہین لیکن مزارعت مین عمل ایک کی طرف سے ہوتا ہی اور تخم اور زمین ایک کی طرف سے اور مخابرت مین زمین ایک کی طرف سے ہوتی ہے اور محنت اور تخم دوسرے کی طرف سے ہوتا ہی اور بعضون نے کہا مزارعت مین تخم مالک کی طرف سے ہوتا ہی اور مخابرت مین عامل کی طرف سے اور بعضون نے کہا کہ تینون کے ایک معنی ہین یعنے کرائے دینا کسی چیز کا حصۂ معین پر پس جائز اور صحیح ہے مساقات اور مزارعت یعنے کرائے دینا زمین اور درختون کو کہ محنت کرے ان مین دوسرا اور جو پیدا ہو اُسکو آپسمین بانٹ لین آدھم آدھ یا جس طور سے کہ ٹھہر چکا ہو اور جائز ہین دونون اکٹھے بھی اور جدی جدی بھی اور اسی پر عمل مسلمانون کا ہی بدستور ہر زمانے اور ہر شہر مین یعنی ہر زمانے مین لوگ مزارعت پر عمل کرتے آئے ہین اور نہین منع کیا ہی اس سے کسی نے اہل علم مین سے سوائے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے لیکن یہ قول اُن کا مخالف ہی حدیث کے اور متروک ہی اور فتوی ابوحنیفہ کے نزدیک صاحبین کے قول پر ہی اور نہی کی حدیثین مجمول

ع یہ تعریف ابن ہبیرہ کی حنفیون کے نزدیک ہی کہ عمل مالک پر ہی سب کا انتظام

ع ۱۲ صہ ۱۲۹ ع

صحیح البخاری کی

باب المساقات مین ہی ۱۲

ہین اوپر اجارے یا دیانات کے یا قطعہ معینہ کے یا محمول ہین کراہت تنزیہ پر یا محمول ہین اوپر مصلحت کے کہ خاص اُسوقت مین تھی واسطے کثرت تنازع اُن کے کہ اس معاملہ مین اور جائز ہی کرائے دینا زمین کو ساتھ سونے یا چاندی کے فائدہ اور اسی پر اجماع ہے سب اصحاب کا اور اسی طرح جائز ہی کرائے دینا زمین کو ساتھ ہر اُس چیز کے کہ مول مبیع کا ہو سکتی ہو اقسام اسباب اور اناج سے برابر ہی کہ پیداوار زمین کی جنس سے ہو یا غیر اُسکے سے اور جائز ہے مساقات اور مزارعت ساتھ مدت مجہول کے لینے کے مالک عامل کو کہ مقرر رکھون گا تجھکو اس پر جبتک کہ چاہون گا۔ اور کوئی مدت معین نہ کرے کہ مثلاً دو سال یا تین سال یا کم و بیش رکھون گا۔ اور جائز ہی دراز کرنا مدت مزارعت اور مساقات کا اور کم کرنا اس کا جسقدر کہ چاہے۔ اور نہین جائز ہی مزارعت اور خابرت ساتھ اُس چیز کے کہ پیدا ہونا لیون کے کنارے پر یعنے کسی کو زمین دے کہ وہ اسمین کھیتی کرے ساتھ تخم اپنے کے اور اُس سے شرط کرے کہ جو کچھ نالیون کے کنارے پر اور سیلاب کی جگہ مین پیدا ہو وہ میرے لیے ہوگا اور جو کچھ کہ اسکے سوا اور زمین مین پیدا ہو وہ تیرے لیے ہوگا اے عامل پس یہ جائز نہین۔ اور اسی طرح جائز نہین ہی مزارعت ساتھ قطعہ معین کے یعنے زمین دے کسی کو واسطے کھیتی کرنیکے اس شرط پر کہ جو کچھ قطعہ معین مین پیدا ہو وہ مالک کے لیے ہوگا اور جو کچھ اسکے سوا اور جگہ مین ہو وہ عامل (کاشتکار) کے لیے ہوگا یہ بھی جائز نہین اسواسطے کہ اسمین خطرہ اور دھوکا ہے کہ شاید ایک قطعہ مین اناج پیدا ہو اور اسکے سوا دوسرے مین نہو اور نہین جائز ہی مزارعت ساتھ کچھ چیز مجہول القدر کے یعنے زمین دے کسی کو کہ وہ اسمین بووے اور کھیتی کرے اور شرط کرے کہ مین اسمین سے کچھ چیز لون گا بغیر اسکے کہ اسکے مقدار کو معین کرے کہ یہ بھی جائز نہین واسطے دھوکے اور جہالت کے

صورت ابن عمر کی بیع اور امام بخاری کا باب المزارعۃ مین ترجمہ کرنا اور ابن عباس کا باب الخابرۃ مین ترجمہ کرنا اور امام بخاری کا باب المساقات مین ترجمہ کرنا

باب مے بیچ آباد کرنے ویران زمین کے

فائدہ ویران[1] اُس زمین کو کہتے ہین کہ نہ اُسمین کھیتی ہو اور نہ اُسمین کوئی مکان ہو اور نہ اُسکا کوئی مالک ہو اور بعضون نے کہا کہ ویران وہ زمین ہی کہ نہ فائدہ اُٹھایا جاتا ہو ساتھ اُسکے بہ سبب دور ہونے اُسکے کے پانی سے یا بسبب ہونے خار وار درختون کے بیچ اُسکے یا بسبب دور ہونے اُسکے کے شہرون سے اور آباد کرنا اس کا شرع مین مطلق آیا ہی یعنے کس چیز سے آباد ہوتی ہی اسکا کوئی ذکر نہین پس واجب ہی اسمین رجوع کرنا طرف عرف کے اسواسطے کہ عرف بیان کرنے والے کا ہی شارع کی مطلق چیزون کو اور عرف مین آباد کرنا اس کا حاصل ہوتا ہے ساتھ پاک اور صاف کرنے زمین کے یا ساتھ پلانے پانی کے یا ساتھ کھیتی کرنیکے یا ساتھ مکان بنانے کے یا ساتھ درخت لگانے کے اور یہ سب معنی آپس مین قریب قریب ہین اور دلالت کرتی ہین ان پر حدیثین باب کی۔

جائز[2] ہی آباد کرنا زمین ویران کا جو کسی کی ملک نہ ہو تو وہ زمین اُسکی ملک ہوجاتی ہے اور جو آباد کرے زمین ویران کو جو کسی مسلمان کی ملک نہ ہو لیکن آباد کرنے سے فقط اُسی قدر زمین کا مالک ہوتا ہی جسقدر آباد کرے اور جو زمین اُسکے آس پاس غیر آباد پڑی ہے وہ اُسکی ملک مین نہین آتی جبتک کہ اُسکو آباد نہ کرے اور اگر ویران زمین کسی مسلمان کی ملک ہو اور کسی کا اُسمین حق ہو آباد کرنے سے آباد کرنے والے کی ملک نہین ہوتی برابر ہے کہ اُسمین حق خاص ہو مانند راہ خاص کے یا حق عام ہو مانند چراگاہ اور ہیزم گاہ وغیرہ کے اور اگر اُسمین کافر کا حق ہو تو اِس کا کچھ اعتبار نہین آباد کرنے والا اس کا مالک ہوجاتا ہے اور کافر کا حق باطل ہوجاتا ہے۔ اور نہین شرط ہی بیچ آباد کرنے ویران زمین کے

اذن لینا امام اور بادشاہ مسلمان سے بلکہ جائز ہی آباد کرنا اُس کا بدون اُس کے
اذن کے فائدہ لیکن[۱] جو زمین کہ پہلے کسی نے آباد کی ہو پھر اُسکے بعد ویران ہوگئی
ہو اور اس کا مالک معلوم نہ ہو تو اسکو بدون اذن امام کے آباد کرنا درست نہین
اور اسی طرح حکم ہے اُس زمین کا کہ متعلق ہو ساتھ اُسکے حق غیر کا مانند پیٹ نالون کے
کہ ان کو بھی بدون اذن امام کے آباد کرنا جائز نہین ہی اور نہین جائز ہی امام کو اذن دینا
مگر بیچ صورت مصلحت عام کے کہ اُسمین کسی کا ضرر نہ ہو۔ اور نہین جائز ہی اذن لینا
حاکم کافر سے۔ اور حاصل ہوتا ہی[۲] آباد کرنا زمین ویران کا ساتھ گھیرنے دیوار کے گرد
اُسکے اور وہ گھیرنے والا اُس زمین کا مالک ہو جاتا ہی جسکو اس نے گھیرا اگرچہ اُسکو
آباد نہ کرے فائدہ اور مراد اس سے وہ زمین ہے کہ اس مین کسی کا حق نہ ہو اور جائز
ہے کنوان[۳] کھودنا ویران زمین مین۔ اور حاصل ہوتا ہی آباد کرنا ساتھ کھودنے اُسکے کے
اور مالک ہو جاتا ہی وہ چالیس گز زمین کا گرداسکے۔ اس کا نام حریم کنوین کا ہی
کہ حرام ہے دوسرے کو تصرف کرنا بیچ اُسکے اور کھیتی[۴] کے کنوین کا حریم تین سو گز ہی
ہر طرف سے۔ اور یہ سب حکم مباح زمین مین ہی اور مملوکہ زمین مین کوئی حریم نہین ہر کوئی اپنے
ملک مین مختار ہی اور حاصل ہوتا ہی آباد ہونا زمین کا ساتھ عمارت بنانے کے یا درخت
لگانے کے اور جو کوئی[۵] عمارت بنادے ویران زمین مین یا درخت لگادے بیچ
اُسکے تو اُسکا ثواب ہمیشہ جاری رہتا ہے جبتک کہ فائدہ اُٹھاوے اُس سے
خلقت اور جائز ہی[۶] واسطے مسلمان بادشاہ کے یہ کہ جاگیر دے کسی کو اپنی رعیت
مین سے کچھ زمین ویران تاکہ وہ اُسکو آباد کرے اور لائق تر ہووے ساتھ زندہ
کرنے اسکے کے غیر سے جو اس سے پہلے اسکی طرف نہین پہونچا یعنے بادشاہ مسلمان
بھی جسکو مناسب جانے وہ زمین ویران دیسکتا ہی کہ اس مین کسی کا حق نہین۔ اور
جائز ہے جاگیر[۷] دینا کان نمک کا جبکہ حاصل ہوتا ہو اس سے نمک محنت سے اور

[۱] سک المختار ص ۱۰۱ ج ۲
[۲] بصحت ہر دو کی بلوغ المرام مع بلاب احیاء الموات مین ہی
[۳] حدیث عبداللہ بن معقل کی بلوغ المرام مع باب احیاء الموات مین ہی
[۴] سک المختار ص ۱۰۱ ج ۲
[۵] حدیث سمرۃ کی بلوغ المرام مع باب احیاء الموات مین ہی
[۶] حدیث ابن عباد ورافع بن خدیج کی بلوغ المرام مع باب احیاء الموات مین ہی
[۷] حدیث ابیض کی مشکوۃ مع باب احیاء الموات ص ۲۶۰

اور اگر بغیر محنت کے حاصل ہو تو اُسکا جاگیر دینا جائز نہین **فائدہ** جائز ہی جاگیر دینا کانون کا
جب کہ ہون پوشیدہ کہ نہ حاصل ہو اُن سے نفع مگر ساتھ رنج اور محنت کے اور جو کان
کہ ظاہر ہو کہ حاصل ہو اُس سے نفع بغیر محنت اور مشقت کے تو اُسکا جاگیر دینا جائز نہین
بلکہ سب لوگ اسمین شریک ہین اور سب کا اسمین حق ہے۔ اور یہی حکم ہے گھاس
اور پانی کا اور جائز ہی جاگیر دینا کھجور کے درختون کا اور نہین جائز ہی آباد کرنا اُس زمین کا
کہ قریب ہو آبادی کے اسلیے کہ وہان حاجت پڑتی ہے مواشی کے چرانے کی **فائدہ**
اور یہی حکم ہی اُس زمین کا کہ وہان جانورون کے چرانے کی حاجت پڑتی ہو اور لوگونکے
جانور وہان جاکر چرتے ہون اگرچہ آبادی سے دور ہو۔ اور نہین جائز ہی کسی کو گھیرنا
روند کا واسطے مواشی اپنے کے یعنے گھیرے اُس زمین کو کہ اُسمین عام مسلمانون کی
منفعت ہو واسطے مواشی اپنے کے اور لوگون کے جانورون کو اُسمین چرنے سے
منع کرے مگر واسطے اللہ اور اُسکے رسول کے یعنے جائز ہی گھیرنا روند کا واسطے گھوڑون
اور اونٹون کے کہ واسطے جہاد کے ہون اور سواری کی جاوے اوپر اُنکے خدا کی راہ
مین۔ اور چرائے جاوین اُسمین جانور صدقے کے اور نہین ہی تعارض درمیان اجازت
آباد کرنے ویران زمین کے اور درمیان تھی روند گھیرنے کے اسواسطے کہ منع روند گھیرنا
اس زمین ویران کا ہے جسمین گھاس بہت ہو اور اُسکو خاص اپنے مویشی کے واسطے
گھیرے مانند فعل جاہلیت کے اور آباد کرنا اُس زمین کا مباح ہے کہ
اس مین مسلمانون کی منفعت نہ ہو پس یہ دونون مسئلے جُدے جُدے ہین
اور روند کی زمین کو ویران اس واسطے کہتے ہین کہ وہ پہلے کسی کی ملک نہین
لیکن وہ آباد زمین کے برابر ہے اسس واسطے کہ اُس مین عام لوگون کی
منفعت ہی

باب ہے بیچ بیان پانی پلانے اور بیان ان چیزونکے کہ سب لوگ اُنمین شریک ہین

پانی پلانے کا بہت بڑا ثواب ہی جو پلاوے کسی مسلمان کو پانی ایک بار جہان پانی پایا جاتا ہو تو گویا کہ آزاد کیا اُس نے ایک بردہ اور جو پانی پلاوے مسلمان کو ایک بار جہان پانی نہ ملتا ہو تو گویا اُس نے زندہ کیا اُسکو بعد مرنے کے نہین[1] جائز ہی منع کرنا پانی کا کہ زیادہ ہو حاجت سے اور نہین جائز ہے منع کرنا اُس پانی کا کہ سب مسلمان لوگ اُسمین شریک ہون اور سب کا اُسمین حق ہو مانند پانی دریا اور نہرون اور نالونکے کہ اُسمین سب کا حق ہی بیچ پانی پینے کے اور پانی پلانے زمین کے فائدہ اور اسی طرح حرام ہی منع کرنا اُس کنوئین سے کہ ویران زمین مین ہو اور حرام ہی منع کرنا مینھ کے پانی سے کہ مباح زمین مین جمع ہوا ہو اور نہین ہی کوئی زیادہ ترحق دار ساتھ اُسکے دوسرے سے بہ سبب قریب ہونے زمین کے ساتھ اُسکے اور اگر مینھ کا پانی مملوک زمین مین جمع ہوا تھا تو اُسکا بھی یہی حکم ہے مگر مالک اُسکا لائق تر ہی ساتھ پینے اُسکے اور پلانے اُسکے کے مواشی اپنے کے اور واجب ہی اُس پر خرچ کرنا پانی کا جو حاجت سے زیادہ ہو۔ اور اگر اپنی زمین یا سرائے مین چشمہ خود جاری ہو یا اُس مین کنوان کھودا ہو تو وہ اُسکے پانی کا مالک نہین بلکہ مقدم ہی حق اس کا غیر پر بیچ نفع اُٹھانے کے ساتھ اُس کے اور غیر کو اُس کی زمین مین داخل ہونا جائز ہے اور جائز ہے بیچنا کنوئین اور چشمے کا اس واسطے کہ منع بیچنا زیادہ پانی کا ہے نہ اصل کنوئین اور چشمے کا اور مشتری لائق تر ہے ساتھ اُس کے بقدر کفایت کے یعنے جسقدر پانی کہ کفایت کرے اُسکو

[1] یہ صورت البتہ جہاں کہ پانی کا ہونا ضروریات مین سے ہو سکتا ہو

پینے مین اور اپنے مواشی اور کھیتی کے پلانے مین اس قدر پانی مین وہ سب سے
مقدم ہے اور جو اُسکی حاجت سے زیادہ ہو اُس مین سب لوگون کا حق ہے کسی کو
منع کرنا اس سے درست نہین اور نہین جائز ہی روکنا پانی سیل کا زیادہ ٹخنون سے یعنے
اگر نالے مین سیل کا پانی آوے تو جسکی زمین نالے کے نزدیک ہو اوّل اُس کا حق ہی
پانی دینے کا یہانتک کہ پہونچے ٹخنون کو پھر چھوڑ دیوے[۱] پانی کو تاکہ پہونچے اُس زمین
کو جو اُس سے نیچے ہے وعلی ہذا القیاس پھر اُسکو جو اس سے نیچے ہو اور یہی حکم ہے ہر
نہر اور چشمے کا کہ خود بخود جاری ہو کسی نے اُسمین محنت اور مشقت نہ کی ہو کہ جس کی
زمین اوپر کی طرف ہو یعنے نہر سے زیادہ قریب ہو وہ پانی کو ٹخنون تک روکے
رکھے پھر جو پانی کہ اس سے زیادہ ہو اُسکو چھوڑ دے تاکہ پہونچے اُس زمین کو جو اُس سے
نیچے[۲] ہو اور اسی طرح نہین جائز ہی روکنا گھاس کا کہ مباح زمین مین اُگے اسواسطے
کہ اُسمین سب مسلمانون کا حق ہے جو چاہے اُس مین جانور چرائے اور جو چاہے
اُس مین سے کاٹے کسی کو اُس سے منع کرنا درست نہین۔ فائدہ مراد گھاس اس
زمین کا ہے جو کسی کی ملک[۳] نہو اور جو گھاس کہ کسی خاص آدمی کی مملوک زمین مین
ہو وہ خاص مالک کی ہے اس مین کسی دوسرے کا حق نہین ہے۔ اور اسی طرح
جو گھاس کہ کاٹکر رکھی ہو اس مین بالاجماع شرکت نہین یعنی اسمین کسی کا حق نہین ہی
اور نہین[۴] جائز ہے منع کرنا آگ سے یعنے آگ مین بھی سب لوگون کا حق ہے اگر
کسی کے پاس آگ ہو اور کوئی اسمین سے آگ لے یا چراغ روشن کرے یا اُسکی
روشنی مین بیٹھے تو اُسکو اُس سے منع کرنا درست نہین فائدہ اگرچہ ان چیزون مین
سب لوگ شریک ہین لیکن مراد ہر جہت کے لوگ ہین کہ ہر ایک بقدر کفایت خود
اُن مین شریک ہی نہ دارہ ہونے پر اور پر اُن کے اور جہت سے سوائے اس کے
اسلیے کہ اگر مراد یہ ہو کہ سب دنیا کے لوگ ہر جہت کے لوگون کے حق مین شریک ہین

[۱] یہ عبارت حدیث کی ہے
[۲] جن نشیب کی طرف ہو
[۳] یہ عبارت حدیث کی ہے
[۴] یہ عبارت حدیث کی ہے

تو یہ نوبت پہونچاتا ہی طرف فساد کبیر کے پس واجب ہی خلیفہ پر تقسیم کرنا ہر مباح کا ہر جانب کے لوگون پر بقدر استحقاق اُن کے کے اور واجب ہی اُن پر بجالانا اُسکے حکم کا اس واسطے کہ بھلائی لوگون کی اُسمین ہی پس بس اور اشارہ کیا ہی طرف اسکے شارع نے بیچ پانی کے جیسا کہ فرمایا کہ پہلے وہ پانی پلاوے جو پانی سے قریب تر ہو۔ پھر وہ جو اُس سے نیچے ہو اور نہین حق ہی نیچے والے کا مگر بعد پورا لینے اوّل کے حق اپنے کو باوجودیکہ اسمین سب لوگ شریک ہین۔ اور اسی طرح نہین جائز ہی منع کرنا نمک سے کہ اُسمین بھی سب لوگ شریک ہین ف مراد نمک سے کان نمک کی نہین بلکہ مراد وہ نمک ہی جو خاص کسی شخص کی ملک ہوا اور اسی طرح مراد پانی اور آگ سے وہ پانی اور آگ ہی جو خاص کسی کی ملک ہوا سو اسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جس نے آگ دی تو گویا اُس نے صدقہ کیا تمام کھانا جو اُس آگ سے پکا اور نہین حاصل ہوتا ہی یہ ثواب مگر ساتھ اُس چیز کے کہ ملک مین ہو اور جو کوئی پہونچ جاوے طرف کسی پانی کے کہ نہ پہونچا ہو طرف اُسکے کوئی مسلمان پہلے اس سے تو وہ واسطے اُسکے ہے یعنے جو پانی کہ اُس نے لیا ہو وہ اسکی ملک ہو جاتا ہی اور جو پانی کہ اُس جگہ باقی ہی اُسکی ملک نہین ہوتا یا وہ مقدم ہے اپنے غیر پر بیچ نفع اُٹھانے کے ساتھ اُس پانی کے بقدر کفایت کے پھر جو اُس سے باقی رہے اُسکے ساتھ اور لوگ نفع اُٹھادین اور یہی حکم ہی سب مباح چیزون کا مانند لکڑی اور گھاس وغیرہ کے

باب ہی بیان وقف کے

ف شرع مین وقف کے معنے ہین روکنا مال کا کہ اُس سے نفع اُٹھانا ممکن ہو ساتھ باقی رکھنے اصل مال کے یعنے اصل مال باقی رہے اور اُس کا حاصل خدا کی راہ مین خیرات کیا جاوے جائز ہی وقف کرنا کسی چیز کا اقسام مال اور

لہ یہ حدیث عائشہ کی مشکوٰۃ کے باب احیاء الموات مین ہی ۱۲ سہ سرک الخ ہم ۱۲ سہ یہ حدیث ابن عمر کی مشکوٰۃ کے باب الوقف مین ہی ۱۲

اسباب سے اور اس پر اجماع ہی سب اصحاب کا اور جو اُنکے بعد ہین کسی مسلمان کو
اسمین اختلاف نہین اور یہ صدقہ جاریہ ہی اس کا ثواب پہونچتا رہتا ہی اور
جائز ہی وقف کرنا زمین کا اور اسی طرح جائز ہی وقف کرنا گھر اور باغ وغیرہ
منقول کا جو اُٹھ نہین سکتی ہین اور جائز ہی وقف کرنا جنگ کے ہتھیارون کا
مثل نیزہ اور برچھی اور تلوار وغیرہ کے **فائدہ** اور یہی حکم ہی ہر قسم کے مال اور
اسباب کا اور جائز ہی وقف کرنا گھوڑے کا **فائدہ** اور یہی حکم ہی ہر حیوان کا جس سے
نفع اُٹھانا مشروع ہی اور جب کوئی شخص کچھ چیز وقف کرنی چاہے تو ضرور ہے
کہ زبان سے کہے کہ مین نے اسکو وقف کیا یا حبس کیا یا سبیل کیا یا کہے کہ مین نے
اسکو محتاجون پر صدقہ کیا اور مراد وقف ہو پھر جب زبان سے کہے کہ مین نے
اس چیز کو وقف کیا تو وہ چیز وقف ہو جاتی ہی اور اُسکا وقف ہونا لازم ہو جاتا ہی
یعنے وہ چیز موقوف واقف کی ملک سے نکل جاتی ہی۔ اگر اُسکو پھر اپنے ملک مین
لانا چاہے تو نہین آسکتی اور اُسکا حکم یہ ہی کہ خرچ کیا جاوے حاصل اُس کا
محتاجون اور فقیرون مین اور قرابتیون مین اور مکاتب غلامون کے آزاد کرنے
مین یعنے تاکہ بدل کتابت دیکر آزاد ہون اور خدا کی راہ مین یعنے غازیون اور حاجیون
اور مسافرون مین یعنے اگرچہ گھرون مین مال رکھتے ہون اور مہمانون مین اور
جائز ہی واسطے اُس شخص کے کہ متولی ہو اُس چیز کا یعنے تدبیر کرے اسکی اور پہونچاوے
حاصل اس کا مصارف مذکورہ مین یہ کہ کھاوے اُسمین سے موافق دستور کے
اور جائز ہی واسطے اسکے یہ کہ کھلاوے کسی کو اپنے گھر والون سے جو مالدار نہ ہون
بقدر ضرورت اور گزران کے اور جائز ہی یہ کہ کھلاوے اپنے دوست کو اس مال
مین سے کہ نہ جمع کرنے والا ہو مال کو اسکے حاصل مین سے یا اس قدر غلہ نہ لے
کہ اس سے کوئی چیز خریدے اور جائز ہی وقف کرنے والے کو یہ کہ متولی ہو موقوف

لہ یہ حدیث ابوداؤد کی باب الوقف سے
سہ یہ حدیث ابن ماجہ کی باب الوقف سے
سہ یہ حدیث ابوداؤد کی باب الوقف سے
سہ یہ حدیث بخاری کی باب الوقف مین ہی
سہ یہ حدیث بخاری کی باب الوقف سے
سہ یہ حدیث بخاری کی باب الوقف مین ہی

چیز کا اور کھاوے اس سے بقدر قوت کے اور کھلاوے اپنے اہل اور یار کو
اور نہین جائز ہی بیچنا وقف کا۔ اور نہ ہبہ کرنا اُسکا یعنے نہ وقف والے کو اور نہ کسی
غیر کو اور نہین جاری ہوتی ہی اسمین میراث یعنے وقف کرنے والے کے مرنیکے بعد
اسکے وارثون کا اس مین حق وراثت نہین ہی یعنے وقف عقد لازم ہی کما مر اور
نہین صحیح[۵۱] ہی وقف کرنا اس چیز کا کہ اِس سے نفع حاصل نہ ہو سکے مانند طعام نہ
کھائے ہوئے کے اور خوشبو نہ سونگھی ہوئی کے اور نہین صحیح ہے وقف کرنا کسی
چیز کا اوپر نفس اپنے کے کہ وہ لغو ہے اور نہین صحیح ہے وقف کرنا کسی چیز کا اوپر
جہت گناہ کے اور نہین صحیح ہے وقف کرنا اِس چیز کا کہ وارث کو ضرر کرے کہ وہ
وقف باطل ہی اور جو کوئی رکھے مال کو مسجد مین یا کسی مزار اور مشہد مین تو جائز ہے
صرف کرنا اس کا بیچ محتاجون کے اور مصالح اہل اسلام کے اور باطل ہی وقف کسی
چیز کا قبر پر اور جائز ہی وقف کرنے والے کے مان باپ کو یہ کہ تصرف کرین اپنے
بیٹے کی وقف چیز مین اور پھیرلین اُس کو وقف سے جب کہ نہ ہو ان کے پاس
کوئی وجہ معاش کی سوائے اسکے اور جائز ہی وقف یعنے بیٹے کو یہ کہ مالک ہو اس
چیز کا بعد مرنے ان کے کے بطور میراث کے یعنے اسواسطے کہ اب وہ چیز وقف نہین
رہی تاکہ اسمین میراث نہ ہو

[۵۱] سک ۱۰ ۱۲ ۱۲ ۱۲

[۵۲] جوہر جابری باب ۱۰ الزام ۱۲ باب ۱۰ ۱۲

باب ہی عُمری کے بیان مین

فائدہ عمری[۵۲] جائز ہی عمری اُس کو کہتے ہین کہ کوئی شخص اپنا مکان کسی دوسرے کو
دے اِس طرح سے کہے کہ مین نے تجھکو یہ مکان دیا جبتک کہ تو زندہ ہی یعنی تیری
عمر بھر تجھکو دیا پس یہ جائز ہی اور وہ مکان اسکی ملک ہو جاتا ہی جبتک کہ وہ شخص
زندہ رہے جسکو دیا گیا دینے والا اِس سے لے نہین سکتا اور اسکے مرنے کے بعد

اُسکی اولاد کی میراث ہوتا ہے دینے والے کا اسمین کچھ حق باقی نہین رہتا **فائدہ** عمری تین قسم ہوتا ہے ایک یہ کہ مالک کہے کہ یہ مکان مین نے تجھکو دیا جبتک کہ تو زندہ ہے اور جب تو مریگا تو تیرے وارثون اور تیری اولاد کا ہوگا سو اس کا حکم یہ ہے کہ یہ ہبہ ہے اور وہ مکان مالک کی ملک سے نکل جاتا ہی اور جسکو دیا گیا اُسکی ملک مین آجاتا ہے اور اُسکے مرنے کے بعد اُسکے وارث اُس کے مالک ہوتے ہین اور اگر اس کا کوئی وارث نہو تو بیت المال مین داخل کیا جاوے دوسرے یہ کہ مطلق کہے کہ مین نے تجھکو یہ مکان دیا جبتک کہ تو زندہ ہے یعنے بدون ذکر اس شرط کے کہ تیرے مرنیکے کے بعد تیرے وارثون کا ہے یا میرا تو اُس کا حکم بھی یہی ہے کہ وہ مکان مالک کی ملک سے نکل جاتا ہے اور جس کو دیا گیا اُسکی ملک مین آجاتا ہے اور اسکے بعد اسکے وارث مالک ہوتے ہین تیسرے یہ کہ کہے یہ مکان میرا تیرے لیے ہی تیری مدت عمر تک اور اگر تو مرے تو میری ملک مین اور میرے وارثون کی ملک مین ہو تو صحیح یہ ہی کہ یہ بھی حکم اوّل صورت کا رکھتا ہی اور یہ شرط فاسد ہی۔ حاصل یہ ہی کہ عمری مالک کی ملک سے نکل جاتا ہی اور جسکو دیا گیا اُسکی ملک مین آجاتا ہی اور اسکے مرنیکے بعد اسکے وارث مالک ہوتے ہین یعنے وارث اُس شخص کے جسکو دیا گیا برابر ہی کہ مدت عمر کے ساتھ مقید[۱] ہو یعنے کہے کہ مین نے تجھ کو عمر بھر کو دیا اس کے بعد نہین یا مطلق یعنے مدت عمر کے ساتھ مقید نہو یا مؤبد یعنے کہے کہ مین نے تجھکو ہمیشہ کو دیا اور جو روایت کہ فرق پر دلالت کرتی ہی وہ معلول ہی ساتھ مدرج ہونے کے پس مطلق حدیثون کی تقیید کے واسطے صلاحیت نہین رکھتی ہی

باب ہے رقبے کے بیان مین

جائز[۲] ہے رقبے **ف** یعنے ایک شخص کہے کہ مین مکان تجھکو دیتا ہون اس شرط پر

کہ اگر مین تجھسے پہلے مردن تو یہ مکان تیرے ہی پاس رہیگا اور اگر تو مجھ سے پہلے مرے تو پھر آوے طرف میرے اور میری ملک ہو پس یہ جائز ہی اور وہ مکان مالک کی ملک سے نکل جاتا ہی اور جسکو دیا گیا اُسکی ملک مین آجاتا ہی اور اسکے مرنے کے بعد اسکے وارث مالک ہوتے ہین اور دینے والے یعنے مالک کی طرف نہین پھرتا مانند عمری کے اور یہ جو آیا ہے کہ رقبے نہ کرو تو یہ محمول ہے نہی تنزیہی پر۔

باب ہبے بیان ہبہ کے

فائدہ ہبہ[1] کے معنی ہین مالک کرنا کسی چیز کا دوسرے کو ساتھ عقد کے بغیر عوض معلوم کے زندگی مین یعنے کسی کو کوئی چیز للہ بخش دینی بغیر عوض کے اور اطلاق کیا جاتا ہے ساتھ معنے عام تر کے اوپر انواع نیکی اور احسان کے اور وہ ہبہ دین کا ہے اس شخص سے جس پر کہ دین ہے اور صدقہ ہی اور وہ ہبہ ہی جس سے محض ثواب آخرت مطلوب ہوتا ہی پس جائز ہی ہبہ کرنا اور بخش دینا کسی چیز کا دوسرے کو بغیر عوض[2] معلوم کے زندگی مین اور ہبہ کرنے سے وہ چیز مالک کی ملک سے نکل جاتی ہے اور جسکو دی گئی ہے اس کی ملک مین آجاتی ہے اور جائز ہی ہبہ کرنا اس چیز کا کہ جائز ہے بیچنا اس کا اور جائز ہے ہبہ کرنا کسی چیز کا اپنی اولاد کو لیکن اگر اولاد ایک سے زیادہ ہو تو واجب ہے کہ اور[3] ان کو بھی اتنا دے جتنا ایک کو دیا اور سب اولاد کے درمیان برابری کرے برابر ہی کہ بیٹے ہون یا بیٹیان سب کو برابر دے اور نہین جائز ہی فرق کرنا درمیان اولاد کے ہبہ مین کہ ایک کو دے اور دوسرے کو نہ دے یا ایک کو زیادہ دے اور دوسرے کو کم اگر ایسا کرے تو وہ ہبہ باطل ہے اور نہین واجب ہی ان پر خدمت مان باپ کی برابر ان کے جن کو ہبہ دیا اور نہین جائز ہی ہبہ کرنے والے کو رجوع کرنا اپنی ہبہ کی ہوئی چیز مین

[1] سنن الدارقطنی ص ۳۰۲ ج ۳ صحیح ابن عباس لعمر ابن عمر کی طرح للام کے باب الہبہ ص ۳۰۲ ج ۳

[2] صحیح نسائی کتاب البیوع باب الہبہ ص ۲۰۴ ج ۲

اور پھیر لینا اسکو موہوب سے کہ وہ حرام ہے اور یہی حکم ہے صدقہ اور ہدیہ وغیرہ کا کہ اس مین بھی رجوع کرنا حرام ہی لیکن جائز ہی باپ کو رجوع کرنا اس چیز مین کہ ہبہ کی ہو اپنے بیٹے کو برابر ہی کہ بیٹا بڑا ہو یا چھوٹا **فائدہ** اور اسی طرح جائز ہی رجوع کرنا اُس چیز مین کہ ہبہ کی ہو ساتھ شرط عوض کے۔ اور اُس ہبہ مین جس کا عوض نہ ملا ہو اور اُس ہبہ مین کہ قبض نہ کیا ہو۔ اور اُس ہبہ مین کہ میراث نے اُسکو ہبہ کرنے والے کی طرف رد کیا ہو اور نہین جائز ہی خریدنا اُس چیز کا کہ ہبہ کی ہو اگرچہ ایک درہم سے بیچے یعنے اُسکی ارزانی کی طرف نظر نہ کرے بلکہ اُسطرف نظر کرے کہ وہ صدقہ ہی اور یہ بظاہر پھرنا ہے صدقہ مین۔ اور نہین جائز ہی ہبہ کرنا ولا یعنے حق آزادی کا اور نہین جائز ہبہ کرنا اُس چیز کا کہ نہین جائز ہی بیچنا اُس کا اور نہین شرط ہی ہبہ مین ایجاب اور قبول بلکہ جب قرینہ قوی ہو تو ہاتھ سے لینا دینا کافی ہی

باب ہے بیچ بیان ہدیہ کے

ہدیہ کے معنے ہین وہ چیز کہ لازم ہے موہوب لہ کو عوض اُس کا مستحب ہی ہدیہ دینا اور تحفہ بھیجنا ایک دوسرے کو اسلیے کہ تحفہ بھیجنا دور کرتا ہے غصے اور کینے کو یعنے بغض اور عداوت اُس سے جاتی رہتی ہے اور اُلفت اور محبت اُس سے پیدا ہوتی ہے اور جائز ہی تحفہ بھیجنا تکیہ اور تیل اور خوشبو اور دودھ کا۔ اور نہین لائق ہے پھیر دینا ان کا۔ اور جائز ہی قبول کرنا تحفہ کافر کا اور بدلہ دینا اُسکا اور نہی محمول ہی ابتدا اسلام پر اور نہ حقیر جانے تحفہ بھیجنے والا تحفے کو بلکہ تحفہ بھیجے اگرچہ تھوڑی چیز ہو۔ اور اسی طرح لینے والے کو بھی نہ چاہیے کہ حقیر جانے تحفہ کو بلکہ لے لیوے اگرچہ تھوڑی چیز ہو خاص کر جبکہ ایک دوسرے کا ہمسایہ ہو کہ اُن کو تو آپسمین ہدیہ بھیجنا بطریق اولے مستحب ہی اگرچہ تھوڑی چیز ہو۔ اور اسی طرح مستحب ہی قبول کرنا ہدیہ کا اور لینا اس کا

اور جب کوئی شخص کچھ چیز ہدیہ دیا جاوے تو چاہیے کہ اس کا بدلہ دے اگرچہ مقدور پاوے اور اگر بدلہ دینے کا مقدور نہ رکھتا ہو تو چاہیے کہ تحفہ بھیجنے والے کی تعریف کرے اور مبالغہ کرے اسکی تعریف مین اور کمال مبالغہ یہ ہے کہ اس کو کہے جزاک اللہ خیراً یعنے بدلہ دے تجھکو اللہ تعالے بہتر اور ظاہر کرے اس کی عطا[۱] کو اسلیے کہ جس نے اپنے محسن کی تعریف کی سو مقرر اُس نے شکر ادا کیا یعنے فی الجملہ بدلا اُتارا اور جس نے کسی کا احسان چھپایا یعنے اس کا بدلہ نہ اُتارا نہ ساتھ دینے تحفہ کے اور نہ ساتھ تعریف کرنے کے تو مقرر اُس نے کفران نعمت کیا یعنے اسکی نعمت کا اقرار نہ کیا اور جس نے بندون کا شکر ادا نہ کیا وہ خدا کا شکر بھی نہین ادا کرنے کا اور مستحب[۲] ہے کہ جو چیز ہدیہ لے اُس کے بدلے مین اِس سے زیادہ اور افضل دے یعنے بہ نسبت اِس چیز کے کہ لے بلکہ شرط ہے راضی ہونا واہب کا اور اگر وہ قدر موہوب کے ساتھ راضی نہ ہووے تو اُس کو زیادہ دے اور جب کوئی نیا میوہ ہدیہ دیا جاوے تو مستحب ہے کہ اُسکو اپنے دونون ہونٹ اور آنکھ پر رکھے اور یہ دعا کرے الٰہی جیسے کھلایا تو نے ہمکو اوّل اُسکا سو کھلا ہمکو آخر اُسکا **فائدہ** یہ دعا ہے ساتھ درازی عمر کے یا مراد یہ ہے کہ ہم کو آخرت کی نعمت بھی نصیب کر

باب ہے لقطہ کے بیان مین

لقطہ کہتے ہین گری پڑی چیز اُٹھانے کو جس کا مالک معلوم[۳] نہ ہو جائز ہے اُٹھا لینا گری پڑی چیز کا جس کا مالک معلوم نہ ہو اور جب کوئی گری پڑی چیز کو اُٹھاوے تو واجب ہے اس پر دو گواہ رکھے عادل یعنے اس پر کہ مین نے یہ چیز پڑی پائی تا دوسرے وقت مین تہمت اور دعوی زیادتی کا نہ کرے اور اپنے نفس کا طمع اُٹھ جاوے اور واجب[۴] ہے کہ پہچان رکھے ظرف اس کا یعنے جسمین لقطہ ہو خواہ چمڑے مین ہو خواہ

[۱] حدیث ابوہریرہ کی مشکوٰۃ کے باب العطایا مین ہے

[۲] حدیث عروہ کی مشکوٰۃ کے باب العطایا مین ہے

[۳] حدیث زید بن خالد کی بلوغ المرام کے باب لقطہ مین ہے

[۴] حدیث عیاض کی بلوغ المرام کے باب لقطہ مین ہے

کپڑے مین اور پہچان رکھے سر بند اس کا یعنے تاگا جسکے ساتھ ہمیانی اور کیسہ اور مشک
وغیرہ کا مُنھ باندھا جاتا ہے یعنے تاکہ اگر کوئی اسکا پتہ ٹھیک ٹھیک بتلاوے تو لقطہ
اُسکو دیا جاوے پھر تعریف کرے اُسکی یعنی شہور کرے اُسکو لوگون مین ایک سال
یعنی بیچ اِس جگھ کے کہ پائی جاوے اور بازارون اور مسجدون کے دروازون پر اور
اُن جگھون مین جہان لوگ جمع ہوتے ہون اور طریق تعریف کا یہ ہی کہ پکارے کہ جس
کسی کی کوئی چیز گم ہوئی ہو اور جاتی رہی ہو آوے اور اُسکی صفت بیان کرے
پھر اگر ایک سال تک اس کا مالک آوے اور اُسکی ظرف اور سر بند اور شمار کا
پورا پتہ بتلاوے تو اُسکو دیدیوے اور اگر ایک سال تک مالک نہ آوے تو اُٹھانے
والے کو جائز ہی کہ اسکے ساتھ نفع اُٹھاوے یعنی گری پڑی چیز کی اُٹھانے
والا تعریف کے بعد اسکا مالک ہو جاتا ہی خواہ مالدار ہو یا فقیر لیکن لازم ہے اِس پر ضمان
یعنے بدلہ اِسکا یعنے اگر اسکے بعد اس کا مالک آوے تو وہ چیز اسکو دیدیوے اگر وہ
چیز ہو بہو باقی ہو۔ نہین تو اسکی قیمت دے خواہ کتنی مدت کے بعد آوے اور جائز ہی
پکڑ لینا گم ہوئی بکری کا اور جائز ہے نفع اُٹھانا ساتھ اُسکے یعنے بعد اسکے کہ ایک سال
تعریف کرے اور اُس کا مالک نہ آوے پھر اگر اسکے بعد اس کا مالک آوے تو اُسکو
دیدے **فائدہ** اور یہی حکم ہے ہر حیوان کا کہ ضائع ہو بدون چرانے والے کے
اور جائز ہے بکری کے پالنے والے کو کھانا اس کا جبکہ پاوے اس کو جنگل مین اور
دور ہو آبادی سے اور جائز ہے[۱] اُٹھا لینا گری پڑی لاٹھی کا اور کوڑے اور رسی کا
اور مانند ان کے کہ عرف مین ان کو قلیل جانتے ہین اور جائز ہی[۲] نفع اُٹھانا ساتھ
اُن کے یعنے بغیر تعریف کے اور اسی طرح[۳] جائز ہی اُٹھا لینا گری پڑی کھجور کا اور کھا لینا
اس کا اور نہین واجب ہی تعریف اُسکی **فائدہ** اور یہی حکم ہے ہر کھانے کا کہ زمین
پر گرا پڑا ہو اور جائز ہے اُٹھا لینا لڑکے لاوارث کا جس کا کوئی وارث معلوم نہ ہو

[۱] یعنے جو شخص کسی گمشدہ چیز کو پاوے اور اسکا مالک معلوم نہ ہو تو اسکو جائز ہی کہ اُسکو اُٹھا لے اور اسکا نام لقطہ ہی اور اُٹھانے والے کو لقیط کہتے ہین اور اُسکے احکام کو باب اللقطہ مین بیان کرتے ہین

[۲] یعنے جو چیز کہ عرف مین قلیل سمجھی جاتی ہو اُسکو اُٹھانے والے کو جائز ہی کہ اُسکو اپنے کام مین لاوے اور اُسکا نام لقطہ ہی اور اُسکے احکام کو باب اللقطہ مین بیان کرتے ہین

[۳] یعنے جو چیز کہ عرف مین کثیر سمجھی جاتی ہو اُسکو اُٹھانا جائز ہی اور اُسکا نام ضالہ ہی اور اُسکے احکام کو باب ضالۃ الابل مین بیان کرتے ہین

جبکہ خوف ہو اُسکے ضائع ہونے کا اور جائز ہے اُٹھانا اُس چیز کا کہ پائی جاوے
گانوں ویران اور زمین قدیم مین اور نہ پائی جاوے اس پر عمارت اہل اسلام کی
اور نہ داخل ہو وہ کسی مسلمان کی ملک مین برابر ہے کہ وہ گری چیز سونا ہو یا چاندی
یا سوائے ان کے قسم ظروف اور زیور سے پس اس مین اور گرا مال جو پاوے اسمین
پانچوان حصہ للہ دینا آتا ہے یعنے وہ چیز فقط اُٹھانے والے کا حق ہے اور کسی کا اسمین
حق نہین ہے اور نہ اُسکی تعریف کرنی واجب ہے اور اسی طرح جائز ہے اُٹھا لینا
اس چیز کا کہ پاوے اُسکو چوہے کے سوراخ مین اور وہ بھی صرف اُٹھانے والے کا حق
ہے۔ اور نہین جائز ہے[۱] پکڑنا گم ہوئے اونٹ کا اس واسطے کہ ساتھ اسکے ہے مشک اسکی
اور موزے اسکے کہ دار د ہوتا ہے وہ پانی پر اور کھاتا ہے درخت یہانتک کہ ملے اس سے
مالک اسکا یعنی وہ ضائع نہین ہوتا کہ پیٹ اُسکا بجائے مشک کے ہے کہ اس مین
رطوبت کئی دنون تک بھری رہتی ہے۔ اور نہین جائز ہے اُٹھانا پڑی چیز کا واسطے اُس
شخص کے کہ نہ تعریف کرے اُسکی لوگون مین کہ اسمین خیانت اور گمراہی ہے۔ اور نہین
جائز ہے اُٹھانا حرم مکہ کی گری پڑی چیز کا مگر واسطے اُس شخص کے کہ تعریف کرے اُسکی
اور پہونچاوے اُسکو مالک کے تئین یعنے لقطہ[۲] مکہ کا خاص ہے ساتھ تعریف ابدی کے اور نہین
جائز ہے لینا اسکا واسطے مالک ہونیکے اور نہ نفع اُٹھانا ساتھ اسکے اور نہین جائز ہے اُٹھانا حاجی
کی گری پڑی چیز کا یعنی خواہ حرم مکہ مین ہو یا بیچ غیر اسکے کے یعنی برابر ہے کہ حاجی جانے والا ہو
یا پھرنے والا یا مکے مین اور اسی طرح نہین جائز ہے حاجی کو اُٹھانا لقطہ غیر کا یعنی اس واسطے
کہ حاجی شغل مین ہے ساتھ نفس اپنے کے اور سفر اپنے کے یعنی بسبب شغل اپنے کے لقطہ کی تعریف
نہین کر سکتا۔ اور نہین حلال[۳] ہے لقطہ کا فروختی کا یعنے جس سے حاکم اسلام کا عہد و پیمان ہو چکا ہو۔
اور نہین جائز ہے چھپانا گری پڑی چیز کا یعنی ساتھ ترک تعریف کے اور نہ غائب کرنا اس کا

یعنی اس کو اور مکان مین نہ بھیجدے

[۱] صورت نیکی بلوغ المرام کے باب اللقطہ مین ہے کہ مسک الخمام ص ۱۳۶

[۲] صورت بلوغ المرام کے باب اللقطہ مین ہے

باب ہی فرائض کے بیان مین

فائدہ مراد اس جگہ وہ حصے[۱] ہین جو معین ہین قرآن مین یا حدیث مین بیچ میراث کے

فائدہ یعنے جب کوئی شخص مرجاوے تو متعلق ہوتے ہین ساتھ متروکہ اس کے کے چار حق اس ترتیب سے کہ اوّل میت کی تجہیز و تکفین کرے یعنے پہلے اس کو غسل دے پھر کفناوے پھر دفناوے اور خرچ کرے ان چیزون مین مال بقدر حاجت کے بغیر تنگی اور اسراف کے پھر اس کے بعد اگر مردے کے ذمہ دین ہو تو دین ادا کرے بعد اس کے جو مال بچے اُس مین تہائی تک وصیت جاری کرے اگر میت نے وصیت کی ہو پھر اس کے بعد باقی مال کو وارثون کے درمیان تقسیم کیا جاوے اس طور سے کہ پہلے اصحاب[۲] فرائض کو دے جن کا حصہ قرآن یا حدیث مین معین ہی پھر اس کے بعد جو بچا تو میت کے عصبون کو دے اور اصحاب فروض بارہ آدمی ہین چار مرد ہین اور وہ باپ[۱] ہے اور دادا[۲] اگرچہ اوپر کے درجے کے ہون اور بھائی[۳] اخیافی کہ ماں دونون کی ایک ہو اور باپ دو اور خاوند[۴] اور آٹھ عورتین ہین جورو[۱] اور بیٹی اور پوتی[۲] اگرچہ نیچے کے درجے کی ہو اور بہن[۳] سگی اور بہن[۴] سوتیلی اور بہن[۵] اخیافی اور ماں[۶] اور جدہ[۷] یعنے دادی اور نانی پس[۵] باپ کا چھٹا حصہ ہے اگر اس کے ساتھ بیٹا یا پوتا میت کا ہے اگرچہ نیچے کے درجہ کا ہو اور باقی بیٹے کو لے گا کہ وہ عصبہ ہے اور اصحاب فروض سے بچے وہ عصبہ لیتا ہی اور اگر یہ دونون نہ ہون اور اس کے ساتھ بیٹی یا پوتی ہو اگرچہ نیچے کے درجے کی ہو تو باپ کا چھٹا حصہ بھی لے گا اور عصبہ بھی ہو گا اور اگر میت کی اولاد نہ ہو اگرچہ نیچے کے درجے کی ہو تو باپ نرا عصبہ ہی باقی سب مال وہی لے گا اور دادا[۲] مانند باپ کے ہے تینون حال مین اور باپ میت کے ہوتے دادا محروم ہے اور بھائی اور بہن اخیافی کا چھٹا حصہ ہی اگر ایک[۵] ہو

[۱] یعنے جن کی خبر قرآن وہ حدیث مین ہے

[۲] یعنے باب الفرائض مین

[۳] یعنے باب الفرائض مین

[۴] یعنے باب الفرائض مین

[۵] یعنے باب الفرائض مین

اور اگر دو یا زیادہ ہون تو تیسرا حصہ ہی کہ مرد اور عورت کے درمیان برابر بانٹا جائے جتنا مرد کو اتنا عورت کو اور بھائی اور بہن اخیافی ساتھ اولاد میّت کے اگرچہ نیچے کے درجے کی ہو محروم ہین نہ اس واسطے کہ وہ کلالہ کے قبیل سے ہین جیسا کہ معلوم ہوتا ہے آیت کلالہ سے اور البتہ شرط کیا گیا ہے اس کے وارث ہونے مین نہ ہونا اولاد اور والد کا اور ایسے[۱] خاوند پس واسطے اُس کے دو حالتین ہین چوتھا حصہ ہی وقت موجود ہونے اولاد میّت کے اور آدھا ہے وقت نہ موجود ہونے اولاد میت کے اور بیوی[۲] کا آٹھوان حصہ ہے ایک ہو یا زیادہ وقت موجود ہونے اولاد میت کے اور اگر اولاد کی اولاد نہ ہو تو چوتھا حصہ ہے اور مان[۳] کا چھٹا حصہ ہی اگر اس کے ساتھ اولاد میّت کی ہو اگرچہ نیچے کے درجے کی ہو یا ایک بھائی[۴] اور ایک بہن یا دو بھائی یا دو بہن یا زیادہ ہون دو سے۔ سگے ہون یا سوتیلے۔ اور اگر ان مین سے کوئی نہ ہو تو تیسرا حصہ[۵] کل مال مین سے اگر ان کے ساتھ باپ اور خاوند یا بیوی میّت کی ہو تو خاوند یا بیوی کو حصہ دیکر باقی مال کی تہائی کی وارث ہو گی اور اگر اس مسئلے مین دادا ہو بجائے باپ کے تو حصہ مان کا تہائی ہے باقی مال ترکہ ہو گا کہ دادا اس مین بجائے باپ کے نہین ہے اور دادی کا چھٹا حصہ ہی ایک[۶] ہو یا زیادہ مان کی طرف سے ہو یا باپ کی طرف سے اور یہی حکم ہے نانی کا لیکن[۷] مان کے ہوتے دادی بھی محروم ہے اور بیٹی اگر ایک[۸] ہو تو اُس کا آدھا حصہ ہی۔ اور دو یا دو سے زیادہ ہون تو اُن کو دو تہائی حصہ ملتا ہے جس صورت مین کہ ان کے ساتھ سگا یا سوتیلا بھائی نہ ہو اور اس کے ساتھ بھائی ہو تو عصبہ ہوتی ہے پس حصہ اس کا بہ نسبت حصہ بھائی کے آدھا حصہ ہو گا۔ اور اگر میّت کے بیٹے اور بیٹیان بہت[۹] ہون تو اُن کے درمیان ترکہ اس طرح تقسیم کیا جاوے کہ بیٹے کے دو حصہ اور بیٹی کا ایک حصہ اور پوتی اگر ایک ہو تو حصہ اُس کا آدھا ہے اور اگر دو یا زیادہ ہون تو دو تہائی

۱ یہ مضمون ولکم نصف ما ترک ازواجکم الآیۃ مین ہے ۱۲
۲ یہ مضمون ولہن الربع مما ترکتم الآیۃ مین ہے ۱۲
۳ یہ مضمون لکل واحد منہما السدس الآیۃ مین ہے ۱۲
۴ یہ مضمون آیۃ فان کان لہ اخوۃ الآیۃ مین ہے ۱۲
۵ یہ مضمون آیۃ فان کان لہ ولد و ورثہ ابواہ مین ہے ۱۲
۶ یہ صورت قیاس کی ہے ۱۲ منہ
۷ یہ مضمون آیۃ للرجال نصیب مما ترک الوالدان الآیۃ مین ہے ۱۲
۸ یہ صورت بہ نص شکوٰۃ کے باب الفرائض مین ہے ۱۲
۹ یہ مضمون آیۃ یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ ان امرؤا ہلک لیس لہ ولد و لہ اخت فلہا نصف الآیۃ مین ہے ۱۲

۵ یہ مضمون آیت یوصیکم اللہ الآیۃ مین ہے ۱۲

حصہ ان کو ملے گا اگر میت کی بیٹی یا پوتی نہ ہو اس واسطے کہ پوتی بیٹی کے قائم مقام ہوتی ہے وقت نہ موجود ہونے بیٹی کے اور اگر میّت کی ایک بیٹی ہو تو پوتی کا چھٹا حصہ ہے اور اگر دو بیٹیاں ہون تو پوتی محروم ہے اس واسطے کہ جب دو تہائی مال دونون بیٹیون نے لیا تو اب بیٹیون کے حق سے کوئی چیز باقی نہین رہی تاکہ پوتی کو دیجاوے۔ لیکن اگر پوتی کے ساتھ میّت کا پوتا ہو تو اس صورت مین باوجود بیٹیون کے پوتی عصبہ ہوگی اور اگر پوتا درجہ مین اسکے مساوی ہو یا اس سے نیچے ہو اور اگر پوتا اوپر کے درجہ کا ہو تو نیچے کے درجہ کی پوتی محروم ہوگی اور پہلی صورت مین تقسیم ان کے درمیان بطور عصوبت کے ہوگی یعنے پوتے کے دو حصے اور پوتی کا ایک حصہ یہ پوتا سگا بھائی اس پوتی کا ہو یا سوتیلا بھائی یا چچا کا بیٹا بھائی اور یہ پوتی میّت کے بیٹے کی ہوتے ہوئے محروم محض ہے ہر حال مین اور بیچ صورت نہونے اولاد میّت کے اور نہ ہونے اولاد بیٹے میّت کے پڑ دتی میّت کی قائم مقام پوتی کے ہے سب باتون مین جو مذکور ہوئین۔ اور اولاد پوتے کی پوتے کے ہونے سے اور اولاد بیٹے کی بیٹے کے ہونے سے محروم ہوتے ہین۔ بھائی اور بہنین اخیافی ساتھ ہونے اولاد میّت کے بیٹے کی اولاد کے اگرچہ نیچے کے درجہ کے ہون اور باپ اور دادا کے ہونے سے بھی محروم ہین۔ اور سگی بہن بیچ صورت نہ ہونے بیٹی کے اور نہ ہونے پوتی کے سب حال مین قائم مقام بیٹی کے ہے یعنی ایک کو آدھا اور دو کو یا دو سے زیادہ کو دو تہائی اور بہن سوتیلی بہ شرط نہ ہونے سگی بہن کے یہی حکم رکھتی ہے اور عصبہ ہوتی ہے بہن سگی یا سوتیلی ساتھ ہونے بیٹی میت کے یا پوتی میت کے اگرچہ نیچے کے درجہ کی ہو اور اسی طرح بہن سگی بھائی سگے کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے اور سوتیلے بھائی کے ساتھ صاحب فرض ہوتی ہے اور محروم ہین بھائی اور بہنین سوتیلی ساتھ ایک بھائی سگے کے اور اگر ایک سگی بہن ہو تو سوتیلی بہن کا چھٹا حصہ ہے۔ ایک ہو یا زیادہ ایک سے

اور اگر دو سگی بہنین ہون تو سوتیلی بہن ساقط ہوتی ہے۔ لیکن اگر سوتیلی بہن کے ساتھ سوتیلا بھائی بھی ہو پس بیچ صورت ہونے ایک بہن سگی یا دو بہنون سگی کے اور بیچ صورت نہ ہونے سگی بہن کے سوتیلی بہن سوتیلے بھائی کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے اور حصہ درمیان ان کے بطور عصوبت کے تقسیم ہوتا ہے اور جب سگی بہن ساتھ بیٹی یا پوتی یا پردتی کے عصبہ ہوگی تو بھائی سوتیلا اور بہن سوتیلی محروم ہون گے اور محروم ہوتے ہین بھائی اور بہنین سگی اور سوتیلی وقت ہونے بیٹی اور پوتی میت کے اگرچہ نیچے کے درجے کی ہون۔ اور ساتھ ہونے باپ اور دادا کے **فائدہ** یہ جو حدیث مین آیا ہے کہ جو کچھ کہ اصحاب فروض سے بچے تو وہ واسطے اُس شخص کے ہے کہ بہت[1] قریب ہو میت کے مردون مین سے تو مراد اس سے عصبہ ہے اور عصبات[2] چار قسم پر ہین اول بیٹا اور پوتا اگرچہ نیچے کے درجے کا ہو۔ دوسری قسم باپ اور دادا اگرچہ اوپر کے درجے کے ہون۔ تیسرے بھائی سگے اور سوتیلے اور بیٹے اُن کے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون۔ چوتھے چچا میت کے باپ کے اور بیٹے اور پوتے ان کے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون اور مقدم ان مین بیٹے ہین پھر پوتے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون۔ پھر بھائی پھر بھتیجے اگرچہ بیچے کے درجے کے ہون پھر چچا پھر اولاد اُن کی پس جہان کہین کہ ایک قسم اوّل سے ہوگا تو باقی تین قسم کے لوگ محروم ہونگے اور اسی طرح بہ سبب ہونے ایک کے قسم دوسری سے باقی دو قسم کے لوگ محروم ہون گے اور بیچ ہر قسم کے اِن قسمون مین سے قریب بعید سے اولیٰ ہے اس واسطے کہ لفظ حدیث کا محفوظا ولی رجل ذکر عام ہے شامل ہے سب قریب کو اور باقی تفصیل اس کی فرائض مین ہے شائق اس کا مطالعہ کرے اور وارث ہوتا ہے بھانجا اپنے مامون کا یعنے جبکہ کوئی ذوی الفروض اور عصبات سے نہو اور اسی طرح وارث ہوتا ہے مامون اپنے بھانجے کا جبکہ کوئی ذوی الفروض اور عصبہ اس کا

[1] حدیث ابن عباس کی لحق الفرائض کے باب الفرائض مین ہے [2] حدیث اقرؤہم کی مشکوٰۃ کے باب الفرائض مین ہے

وارث نہ ہو اور وارث ہوتی ہے خالہ یعنے موسی اپنے بھانجے کی یعنے اگر میت کی
مان نہ ہو۔ اور خالہ پھپی کے ساتھ جمع ہو تو دو تہائی مال پھپی کو دیا جاوے گا
اور ایک تہائی خالہ کو کہ خالہ بجاے مان کے ہے وقت نہ ہونے مان کے یعنی
اس واسطے کہ بھانجا اور ماموں اور خالہ ذوی الارحام سے ہین **فائدہ** اور انکے
سوا اور ذوی الارحام بھی وارث ہوتے ہین جبکہ کوئی ذوی الفروض اور
عصبہ نہ ہو اور یہ ذوی الارحام مقدم ہین بیت المال پر اور ذوی الارحام وہ
ہین جو اصحاب فروض اور عصبات کے سواے ہین اور وارث ہوتے ہین
سگے بھائی نہ سوتیلے بھائی **فائدہ** یعنے اگر کوئی مرجاوے اور سگے بھائی اور
سوتیلے بھائی چھوڑے تو سگے بھائی یعنے جو مان باپ دونون مین شریک ہون
وارث ہوتے ہین اور سوتیلے بھائی یعنے جو فقط باپ مین شریک ہون وارث
نہین ہوتے اور وارث ہوتا ہے لڑکا جبکہ آواز کرے **فائدہ** یعنی اگر بچہ پیدا ہونے
کے وقت آدھے سے زیادہ نکلا ہو اور اس مین زندگی کی کوئی نشانی معلوم ہوئی
ہو خواہ آواز کی خواہ سانس لی خواہ چھینکا خواہ کوئی عضو ہلایا پھر مرگیا تو وارث
بھی ہوتا ہے اور اس کا متروکہ بانٹا بھی جاویگا پس اگر کوئی مرجاوے اور اس کا
وارث پیٹ مین ہو یعنے اس کی عورت حاملہ ہو تو اُس کے واسطے میراث رکھ چھوڑی
جاوے پھر اگر پیدا ہونے کی کوئی نشانی اس مین پائی جاوے تو اپنے باپ کا
وارث ہوگا اور اس کے بعد اس کی میراث اس کے وارثون کی طرف نقل کریگی
اور وارث ہوتی ہے عورت تین شخصون کی اپنے آزاد کیے غلام کی یعنے ایک عورت
غلام آزاد کرے وہ غلام آزاد مرجاوے اور اس کا کوئی عصبہ نسبی نہ ہو تو وہ عورت
اس کی وارث ہوتی ہے مانند مرد کے اور اسی طرح وارث ہوتی ہے پرلے پائے
ہوئے اپنے کے یعنے ایک عورت نے راہ مین بچہ پڑا پایا اور اُس کو پالا سو اگر مرجاوے

اور مال چھوڑے تو وہ عورت اسکی وارث ہوتی ہے مانند مرد کے اور اسی طرح وارث ہوتی ہے اپنے بچہ کی کہ لعان کیا ہو اس سے **فائدہ** لعان اس کو کہتے ہین کہ خاوند اپنی بیوی کو زنا کی تہمت کرے یا انکار کرے بچے سے کہ یہ بچہ میرا نہین اور اس سبب سے میان اور بیوی دونون مین لعان واقع ہو پس جس بچے کے پیدا ہونے مین لعان ہوا اس بچے کا نسب باپ سے ثابت نہین ہوتا۔ اور نہ آپس مین ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہین اور نسب اس کا مان سے ثابت ہی پس یہ آپسمین ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہین وہ اپنی مان کے مال کا وارث ہوگا اور مان اسکی وارث ہوگی **ف** اور یہی حکم ہے ولد الزنا کا کہ اُس کا نسب بھی باپ سے نہین ثابت ہوتا بلکہ نسب اس کا مان سے ثابت ہوتا ہے پس وہ مان کا وارث ہوتا ہے اور مان اُس کی وارث ہوتی ہے اور وارث ہوتا ہے آزاد کرنے والا[۵۱] غلام کا یعنے اگر غلام آزاد مرجاوے اور مال چھوڑ جاوے اور اس کا کوئی عصبہ نسبی نہ ہو تو اُس کے مال کا وارث اُس کا آزاد کرنے والا ہے اور اسی طرح وارث[۵۲] ہوتا ہے غلام آزاد اپنے آزاد کرنے والے کا جبکہ اس کا ذوی الفروض اور عصبہ نہ ہو اور وارث ہوتی ہے عورت اپنے خاوند کی دیت کی **فائدہ** یعنے اگر کوئی شخص کسی کو مار ڈالے اور مقتول کے وارث دیت پر راضی ہو جاوین تو اس دیت مین سے اسکی عورت[۵۳] کو بھی حصہ ملے گا۔ اور دیت یعنے خونبہا سو اونٹ ہی اور جس شخص کا وارث[۵۴] نہو یعنے اصحاب فروض مین سے نہ عصبات مین سے نہ ذوی الارحام مین سے تو اس کا ترکہ بیت المال مین رکھا جاوے اور مصالح مسلمین مین خرچ کیا جاوے اگر کوئی شخص[۵۵] کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام لاوے پھر مرجاوے اور اس کا کوئی ذی فرض اور عصبہ نہ ہو اور نہ کوئی ذوی الارحام مین سے ہو تو اُس کے مال کا وارث وہ شخص ہے جسکے ہاتھ پر مسلمان ہوا اور وارث ہوتا ہے[۵۶] ولاء کا جو وارث ہوتا ہے

[۵۱] حدیث عائشہ کی شکوٰۃ کے باب الوصایا مین ۲۷۲ صفحہ

[۵۲] یہ حدیث ابن عباس کی شکوٰۃ کے باب الفرائض مین ۲۷۳ صفحہ

[۵۳] اور اسی طرح وارث ہوتی ہے عورت اپنے خاوند کی جبکہ طلاق نہ دیا ہو اسکو حالت بیماری مین چنانچہ یہ حدیث عائشہ اور بیہقی کی شکوٰۃ کے باب الفرائض مین ۲۷۲ صفحہ

[۵۴] یہ حدیث شریف کی فصل ثانی مین ہے

[۵۵] یہ حدیث تمیم کی شکوٰۃ کے باب الفرائض مین ۲۷۳ صفحہ

[۵۶] حدیث عمرو بن شعیب کی شکوٰۃ کے باب الفرائض مین ۲۷۲

مال کا فائدہ دلا، کہتے ہین غلام آزاد کے مال کو یعنے مثلاً بعد مرنے باپ کے مرا غلام آزاد کیا ہوا باپ کا تو اُس کے مال کا وارث اس کا بیٹا ہوگا۔ اور یہ مخصوص ہے ساتھ عصبہ کے یعنی جو عصبہ بنفسہ کہ وارث ہوتا ہے میت کے مال کا وارث ہوتا ہے دلا، کا پس نہین وارث ہوتی ہے دلا، کی بیٹی اور وارث ہوتا ہے بھتیجا اپنی پھپی کا اور نہین وارث[۱] ہوتا ہے مسلمان کافر کا نہ کافر مسلمان کا فائدہ اور اس پر اجماع ہے اور نہین وارث ہوتا ہے قاتل اپنے[۲] مقتول کا یعنی جو شخص کہ مورث کو مار ڈالے وہ اسکی میراث سے محروم ہے اور نہین[۳] وارث ہوتا ہے وہ لڑکا جو مرا ہوا پیدا ہو اور نہین وارث ہوتی ہے عورت[۴] دلا، کی یعنے اپنے خاوند کے آزاد کیے ہوئے غلام کی کہ اس کے خاوند کے بعد مرا ہو۔ مستحب[۵] ہے سیکھنا علم فرائض کا اور سکھلانا اس کا کہ وہ آدھا علم ہے۔ اور وہ اوّل علم سے ہے جو اِس اُمت سے کھینچا جاویگا

باب ہے وصیت کے بیان مین

فائدہ وصیت کا لفظ اطلاق کیا جاتا ہے اوپر فعل موصی کے اور اطلاق کیا جاتا ہے مال وغیرہ پر جسکے ساتھ وصیت کی جاتی ہے اور شرع مین مراد ہے عہد خاص سے جو منسوب ہے طرف اس چیز کے کہ موت کے بعد ہے یعنے میرے مرنیکے بعد ایسا ایسا کام کرنا۔ اگر کوئی مسلمان کسی چیز کی وصیت کرنیکا ارادہ رکھتا[۶] ہو قبیل مال اور معاملہ لوگون کے سے تو حق ہے واسطے اسکے کہ نہ کاٹے دو رات مگر کہ وصیت نامہ اسکا اسکے پاس لکھا ہوا ہو یعنے وصیت نامہ لکھ کر ہر وقت اپنے پاس رکھے ایسا نہو کہ اچانک موت آجاوے اور وصیت کرنے کی فرصت نہ پاوے فائدہ مقصود[۷] یہ ہے کہ قلیل زمانہ بھی نہ گذرنے دے۔ لیکن اگر ایک رات

۱ حدیث لا یرث المسلم الکافر ۲ حدیث لیس لقاتل شیء ۳ حدیث لا یرث ولد الملاعنۃ ۴ حدیث الولاء لحمۃ کلحمۃ النسب ۵ حدیث تعلموا الفرائض وعلموھا الناس ۶ حدیث ما حق امرئ مسلم لہ شیء یوصی فیہ یبیت لیلتین الا ووصیتہ مکتوبۃ عندہ ۷ حدیث ما حق امرئ مسلم لہ شیء یوصی فیہ یبیت لیلتین الا ووصیتہ مکتوبۃ عندہ

گذر جاوے تو کچھ ڈر نہین اور غایت دیر کرنے کی تین راتین ہین اس سے زیادہ وصیت کرنے مین دیر نہ کرے اور وصیت واجب اس شخص پر ہی کہ اُس پر حق شرعی ہو اور ڈرے کہ اگر وصیت نہ کرے تو وہ حق ضائع ہوگا مثل امانت اور دین آدمی کے یا خدا کے اور جس پر کوئی حق شرعی نہو تو اس پر واجب نہین مستحب ہے پھر وصیت واجب کل مال مین جاری ہوگی اور حق وارثون سے مقدم ہے اور مستحب تہائی مال مین جاری ہوگی۔ پس جائز ہی لکھنا وصیت نامہ کا اور عمل کرنا اوپر اُسکے اگرچہ اسکے ساتھ کسی کی گواہی نہ ہو یعنے فقط موصی کا وصیت نامہ لکھنا کافی ہے اگرچہ اس پر کوئی گواہ نہ ہو جسکے سامنے لکھا گیا۔ اور جب وصیت[۵۱] نامہ لکھنا چاہے تو اِس طور سے لکھے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ وہ چیز ہی کہ وصیت کی ساتھ اسکے فلان بن فلان نے مقرر وہ گواہی دیتا ہے کہ نہین کوئی لائق عبادت کے سوائے خدا کے وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہین اور یہ کہ محمد اُس کا بندہ ہے اور اُس کا رسول ہے اور مقرر قیامت آنے والی ہے اِس مین کوئی شک نہین اور البتہ خدا اُٹھاویگا ان لوگون کو جو قبرین ہین اور وصیت کرے ان لوگون کو جو پیچھے رہین اسکے گھر والون مین سے یہ کہ ڈرتے رہین اللہ سے اور اصلاح کرین درمیان اپنے اور حکم مانین اللہ اور اس کے رسول کا اگر ہون ایماندار اور وصیت کرے اُن کو ساتھ اُس چیز کے کہ وصیت کی حضرت ابراہیم نے اپنے بیٹون کو اور یعقوبؑ نے کہ مقرر خدائے تعالے نے چن لیا ہے واسطے تمھارے دین کو سو نہ مریو مگر حالت اسلام مین اور اُن کو وصیت کرے کہ اگر کوئی حادثہ مجھپر نازل ہو یعنے مین مر جاؤن تو میرے بعد ایسا ایسا کام کرنا یعنے بعد اس خطبے کے جس جس چیز کی وصیت کی حاجت ہو اُسکی وصیت کرے خواہ قلیل مال سے ہو یا معاملہ لوگون کے سے اور جائز ہے[۵۲] وصیت کرنی ساتھ تہائی مال کے یعنے میرے مرنیکے بعد میرا تہائی

[۵۱] مسلک المتقی ص ۱۳۲ ج ۲ یہ حدیث سعد کی بلوغ المرام کے باب الوصایا مین ہے ۱۲ طحطاوی

[۵۲]

مال خدا کی راہ مین خیرات کردینا لیکن مستحب ہی کہ تہائی مال سے کم یعنے ربع یا خمس
کے ساتھ وصیت کرے اسواسطے کہ وصیت کے واسطے تہائی بھی بہت ہے اور
نہین جائز ہے وصیت کرنی ساتھ زیادہ کے تہائی مال سے اُس شخص کو جسکا وارث
موجود ہو اگرچہ غنی ہو اور اگر کرے تو تہائی مال سے زیادہ مین وصیت جاری نہین
ہوتی لیکن اگر وارث جائز رکھین تو تہائی سے زیادہ مین بھی وصیت جاری ہوگی
یعنے اگرچہ تمام مال کی جائز رکھین اس واسطے کہ تہائی مال سے زیادہ کے ساتھ
وصیت کو منع کرنا واسطے رعایت حق وارثون کے ہے اور جب وہ اجازت دین تو
اُن کا حق ساقط ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح جائز ہی وصیت کرنا ساتھ زیادہ کے تہائی
مال سے جبکہ میّت کا کوئی وارث نہو اور جائز ہے وصیت کرنی ساتھ مال اپنے کے
راہ مین یعنے عام طور سے بدون اِسکے کہ کسی خاص مصرف یا خاص شخص کا نام
لے پس یہ درست ہی اور جائز ہے خرچ کرنا اِس کا غازیون اور حاجیون وغیرہ
مین۔ اور نہین[۱] ہے وصیت کرنی قلیل مال مین **فائدہ** قلیل مال چھ سو یا سات
سو درہم ہے اور مال کثیر جسمین وصیت ہی ہزار درہم ہے اور نہین جائز[۲] ہی وصیّت
کرنی واسطے وارث کے یعنے خواہ صاحب فرض ہو یا عصبہ اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ
نے وارثون کے لیے حصہ مقرر کردیا ہے اور اگر میّت کسی وارث کے واسطے
وصیّت کر بھی جاوے تو اُسکی وصیت جاری نہین ہوتی مگر جبکہ وارث اسکے
(جو بالغ ہون) کسی وارث کے واسطے وصیّت کو جائز رکھین یعنے زیادہ حصہ اسکے
سے تو درست ہی۔ اور نہین جائز ہی ضرر پہونچانا وارثون کو وصیت[۳] مین یعنے
بسبب وصیت کرنے کے واسطے اجنبی کے زیادہ تہائی سے یا ہبہ کردے تمام
مال اپنا ایک وارث کو تاکہ نہ پہونچے اور وارث کو کچھ مال سے پس یہ جائز نہین ہی
اور اسی طرح نہین جائز ہی محروم کرنا کسی وارث کو اس کی میراث سے اور جو کوئی

[۱] صحیح مسلم کتاب الوصایا
[۲] صحیح بخاری کتاب الوصایا
[۳] سنن ابوداؤد کتاب الوصایا

محروم کرے کسی وارث کو اپنی میراث سے محروم کریگا اللہ تعالے اُسکو بہشت سے اور نہین جائز ہی وصیت واسطے کافر کے۔ اور نہین جائز ہی جاری کرنا وصیت کا قرض ادا کرنے سے پہلے یعنی بلکہ اوّل میّت کا قرض ادا کیا جاوے پھر باقی مال کی تہائی مین وصیت جاری کیجاوے۔ اور نہین جائز ہے وصیت کافر کی اور نہین لازم ہے جاری کرنا اس کا۔ یعنے اسواسطے کہ کافر کو کچھ مفید نہین بلکہ ثواب تو فقط مسلمان کو پہونچتا ہے اور نہین اعتبار ہی وصیت مین مگر اُس کلام کا کہ اخیر مین کرے اور اُس پر وصیت ختم کرے یعنے مثلاً ایک غلام کے آزاد کرنے کی وصیت کی پھر اسمین رجوع کیا اور دوسرا غلام آزاد کیا تو پہلی وصیت باطل ہوئی اور جس غلام کے آزاد کرنے کی اخیر مین وصیت کی وہ جاری ہوگی۔

باب ہی بیچ بیان بردہ آزاد کرنیکے اور اُسکے ثواب کے

فائدہ آزاد کرنے کے معنے ساقط کرنا ملک کا ہے آدمی سے واسطے قربت حاصل کرنیکے طرف اللہ تعالی کے مستحب ہی آزاد کرنا بردے کا یعنے خواہ لونڈی ہو یا غلام اور اُسکا ثواب ہی۔ اور سبب ہی نجات اور سلامتی کا دوزخ کی آگ سے جو مسلمان کہ آزاد کرے بردہ مسلمان کو تو چھوڑا دیگا خدا ہر جوڑ اس کا بدلے ہر جوڑ بردے کے آگ دوزخ سے یہانتک کہ شرمگاہ اسکی کو بدلے شرمگاہ اُسکی کے اور داخل کرے گا اُسکو بہشت مین اور نہین صحیح ہے آزاد کرنا کافر کا بردے کو اور نہین ہے اسکو اسمین کچھ اور آزاد کرنا بردے مسلمان کا افضل ہے کافر بردے کے آزاد کرنے سے اور اسی طرح آزاد کرنا مرد بردے کا افضل ہے عورت کے آزاد کرنے سے۔ بلکہ عورت کے آزاد کرنے مین آدھا ثواب ہی بہ نسبت مرد کے لیکن اگر عورت عورت کو آزاد کرے تو اُسکو پورا ثواب ہے اور افضل اس غلام کا آزاد کرنا ہی جو قیمت مین زیادہ تر ہو اور

پیارا ہو نزدیک مالکون کے اور افضل ہے آزاد کرنا اُس غلام کا کہ اسمین کسی دوسرے کا حصہ نہو یعنے مشترک نہو اور مستحب ہی آزاد کرنا غلام کا مردے کی طرف سے اور خلاص ہوتا ہے ہر عضو مردے کا بدلے ہر عضو غلام کے آگ دوزخ سے۔ اور مستحب ہی سفارش کرنی واسطے آزاد کرنے غلام کے

باب ہی بیچ آزاد کرنے غلام مشترک کے یعنی جو دو یا زیادہ شخصون کے درمیان مشترک ہو

جائز ہے آزاد کرنا غلام مشترک کا یعنے اگر ایک غلام مثلاً دو آدمیون کے درمیان مشترک ہو خواہ آدھون آدھ یا کم وبیش اور ایک حصہ اپنا اِس غلام مین سے آزاد کردے اور آزاد کرنے والے کے پاس مال ہو جو غلام کی قیمت کو پہونچتا ہو یعنے اُسکی باقی قیمت تو قیمت کیا جاوے غلام یعنے باقی غلام قیمت انصاف کی یعنے برابر بغیر کمی بیشی کے پھر اسکے شریکون کو ان کا حصہ دیا جائے اور آزاد ہو جاتا ہے اس پر تمام غلام اور اگر آزاد کرنے والے کے پاس مال نہ ہو یعنے فقیر اور مفلس ہو تو آزاد ہوا اِس سے جو آزاد ہوا یعنے اور شریکون کا حصہ غلام رہیگا وہ آزاد نہین ہوگا۔ اور نہین جائز ہے واسطے شریک کے یہ کہ سعایت چاہے غلام سے یعنی محنت کروائے اُس سے واسطے حاصل کرنے قیمت اپنے حصہ کے جبکہ آزاد کرنے والا مالدار ہو اسی طرح نہین لازم ہے شریک پر آزاد کرنا اپنے حصہ کا اور نہ تکلیف دیجاوے اسکو ساتھ آزاد کرنے اسکے کے وقت غنی ہونے معتق کے اور جائز ہی شریک کو یہ کہ محنت کروائے غلام سے واسطے حاصل کرنے قیمت حصے اپنے کے جبکہ آزاد کرنے والا مفلس ہو اور نہین لازم ہی اس پر آزاد کرنا اپنے حصے کا لیکن نہین جائز ہی واسطے شریک کے یہ کہ مشقت مین ڈالے غلام کو

یعنے نہ تکلیف دے اُسکو ساتھ اِس کام کے کہ اس سے نہ ہو سکے اور یہ سب حکم اِس صورت مین ہے کہ غلام ایک یا دو یا زیادہ آدمیون کے درمیان مشترک ہو اور اگر سارا غلام ایک شخص کی ملک ہو اور وہ اِسمین سے ایک حصہ یعنے مثلاً آدھا یا تہائی آزاد کردے تو سارا غلام آزاد ہو جاتا ہے بشرطیکہ مالک غلام کا غنی اور مالدار ہو اور مالدار نہ ہو تو آزاد ہوا اُس سے جو آزاد ہوا یعنے جو حصہ آزاد نہین کیا وہ غلام رہے گا **فائدہ** حدیث سعایت کی محمول ہے اوپر حالت قادر ہونے غلام کے اوپر اُسکے اور حدیث وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ محمول ہے اس پر کہ اپنا حصہ آزاد کرنے والا فقیر ہو اور غلام سعایت پر قادر نہو

باب سے بیچ بیان آزاد کرنے غلام کے بیماری کی حالت مین

جائز ہے آزاد کرنا غلام کا بیماری کی حالت مین پس نہین جاری ہوتا ہے عتق مگر تہائی مال مین واسطے متعلق ہونے حق وارثون کے ساتھ اُس کے پس اگر کوئی اپنے مرض الموت مین مثلاً تین غلام آزاد کرے تو ان مین سے ایک غلام آزاد ہو گا۔ اور دو آزاد نہین ہون گے نہ یہ کہ ہر ایک غلام سے تہائی اس کی آزاد ہوتی ہے اور دو تہائی اس کی آزاد نہین ہوتی اور جائز ہے رجوع کرنا اس غلام مین کہ آزاد کیا ہو اُس کو حالت بیماری مین جیسے مثلاً پہلے ایک غلام کو آزاد کیا پھر اس مین رجوع کیا اور دوسرے غلام کو آزاد کیا تو یہ درست ہے اور مستحب ہے آزاد کرنا غلام کا مردے کی طرف سے اور مردے کو اس کا ثواب پہونچتا ہے **فائدہ** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عبادت مالی کا ثواب مردے کو پہونچتا ہے اور اس پر سب علماء کا اتفاق ہے اور عبادت بدنی مین اختلاف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ اس کا ثواب بھی میت کو پہونچتا ہے

باب ہے بیچ آزاد کرنے قرابتی اور ناتے دار محرم کے

فائدہ ناتے دار محرم وہ ہے جسکے ساتھ کبھی نکاح درست نہ ہو جیسے باپ اور بیٹا اور بھائی اور چچا اور جو اُن کے معنے مین ہو جائز ہے خریدنا قرابتی محرم کا اور جو شخص کہ مالک ہو کسی قرابتی محرم کا یعنے بہ سبب خریدنے کے یا ہبہ کے یا ارث کے تو وہ صرف مالک ہونے سے آزاد ہو جاتا ہے **فائدہ** مثلاً باپ نے بیٹے کو مول لیا کہ کسی کی ملک مین تھا یا بیٹے نے باپ کو مول لیا یا بھائی نے بھائی کو پس مجرد مول لینے سے آزاد ہو جاتا ہے حاجت آزاد کرنے کی نہین پڑتی اور نہین آزاد ہوتا مجرد مول لینے سے وہ قرابتی جو محرم نہ ہو مانند چچا کے بیٹے کے اور جو مانند اسکے ہے جب تک کہ خود اُسکو آزاد نہ کرے اور نہین بدلہ اُتار سکتا ہے کوئی لڑکا اپنے باپ کا یعنی اسکے احسان کا مگر اس طرح سے کہ پاوے اُسکو غلام پاس کسی کے سو اسکو خرید کر آزاد کرے یعنے آزاد کرے اسکو بہ سبب خریدنے اسکے کے۔

باب ہے مکاتب کے بیان مین

مکاتب اُس غلام کو کہتے ہین کہ مالک اُسکو لکھدے کہ جب تو اسقدر روپیہ مثلاً دس یا بیس ادا کرے گا تو تو آزاد ہے اور جب وہ اسقدر روپیہ ادا کرے تو آزاد ہو جاتا ہے۔ جائز ہے مکاتب کرنا اپنے غلام کو اور لکھدینا اُسکو کہ جب تو اس قدر روپیہ ادا کریگا تو آزاد ہے اور آزاد ہو جاتا ہے جبکہ ادا کرے کل بدل کتابت کو اور نہین آزاد ہوتا ہے جبتک کہ باقی رہے اس پر ایک درہم بدل کتابت سے اور جائز ہے جیتا غلام مکاتب کا اور ہبہ کرنا اس کا اور وصیت کرنی ساتھ اُس کے اور جاری ہوتے ہین اس پر سب احکام غلامون کے اور نہین فسخ ہوتی ہے

کتابت اسکی ساتھ بیع وغیرہ کے لیکن مراد اس سے وہ مکاتب ہی کہ باقی مال کتابت نہ پاوے اگرچہ ایک درہم باقی ہو۔ اور اگر مکاتب کے پاس اسقدر مال ہو کہ اُس سے بدل کتابت ادا ہو سکے تو وہ مکاتب آزاد کے حکم مین ہے اگرچہ ابھی تمام ادا نہ کیا ہو اور مالک کو نہ دیا ہو یعنے اس واسطے کہ جب قدرت رکھتا ہی ادا کی تو گویا وہ ادا کر چکا۔ اور جائز ہی غلام کو نظر کرنی طرف مالکہ اپنی کے پہلے مکاتب کرنے اسکے کے اور بعد مکاتب کرنے کے بھی جبتک کہ اسقدر مال نہ پاوے جس سے تمام بدل کتابت ادا ہو سکے اور اس پر دلالت کرتا ہے منطوق قول اللہ تعالی کا اوما ملکت ایمانکم جو سورۂ نور مین ہے۔ اور اگر مکاتب بعض بدل کتابت کو ادا کر دے اور بعض کو ادا کرنے سے عاجز ہو جاوے مثلاً مکاتب کرے کوئی غلام کو سو روپیہ پر پس ادا کرے سب بدل کتابت کو مگر عاجز ہووے دس روپیہ کے ادا کرنے سے تو وہ مکاتب غلام ہی اور جائز ہے مالک کو فسخ کرنا کتابت اسکی کا پس ہو جاویگا غلام جیسا کہ پہلے تھا اور جو کچھ کہ اس نے اپنے مالک کو بدل کتابت مین دیا وہ مالک کا ہوا اسکو مالک پھیر نہین سکتا اور مستحب ہی مدد کرنی مکاتب کی بیچ ادا کرنے بدل کتابت اسکی کے اور اس کا بہت بڑا ثواب ہی جو شخص غلام مکاتب کی مدد کرے وہ قیامت کے دن خدا تعالی کے سایے مین ہو گا

باب ہے بیان مین غلام مدبر اور اُم ولد کے

مدبر اُس غلام کو کہتے ہین جسکو اُسکا مالک کہے کہ تو میرے مرنیکے بعد آزاد ہے اور اُم ولد اُس لونڈی کو کہتے ہین کہ اپنے مالک کے نطفے سے بچہ جنے۔ جائز ہی مدبر کرنا اپنے غلام کا مطلق یعنے بدون قید کرنیکے ساتھ فسق اور ضرورت کے اور وہ اُسکے مرنیکے بعد آزاد ہو جاتا ہی اور جائز ہی خدمت لینی غلام مدبر سے اور اگر لونڈی

سلہ یہ حدیث سلیمان کی بلوغ المرام کی کتاب العتق مین ہی اور حدیث علی کی مسک الختام کے صفحہ ۳۰۰ مین ہی ۱۲ سلہ یہ حدیث عمرو بن شعیب کی مشکوٰۃ کے کتاب العتق مین ہی ۱۲ سلہ یہ حدیث جابر کی بلوغ المرام کے کتاب العتق مین ہی ۱۲

تو جائز ہی صحبت کرنی مالک کو اُس سے اور نکاح کر دینا اس کا غیر سے بدون اسکی رضامندی کے اور جائز ہی بیچنا غلام مدبر کا واسطے ادا کرنے قرض کے اور خرچ عیال کے اور یہی حکم ہے ہر حاجت کا لیکن بدون حاجت کے بیچنا اسکا جائز نہین ہی اور ام ولد لونڈی مدبر ہی مالک کے مرنے کے بعد آزاد ہو جاتی ہے **فائدہ** ام ولد لونڈی کے بیچنے مین حدیثین مختلف آئی ہین بعضی حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ اُس کا بیچنا جائز نہین اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے لیکن احتیاط بیچ بچنے کے ہے بیع اُسکی سے اس واسطے کہ اس سے کمتر نہین کہ ہو مشتبہ امرون سے اور شبہہ والی چیزون سے بچنا اولیٰ ہے

باب ہی اُن مسئلونکے بیان مین کہ متعلق ہین ساتھ آزاد کرنیکے

صحیح ہی شرط کرنی خدمت کی اوپر غلام آزاد شدہ کے یعنے مالک آزاد کرے غلام کو اِس شرط پر کہ عمر بھر دوسرے شخص کی خدمت کرے یا خود مالک کی خدمت کرے اور صحیح ہے معلق کرنا آزادی کا ساتھ شرط کے پس واقع ہوتا ہی آزاد ہونا اس کا ساتھ واقع ہونے شرط کے اور حق آزادی کا واسطے اُس شخص کے ہے جس نے آزاد کیا ہو پس اگر آزاد کیا ہوا مر جاوے اور مال چھوڑ جاوے اور اس کا کوئی وارث نہو تو اُس کے مال کا وارث اس کا آزاد کرنے والا ہے اور جو آزاد کرے غلام کو اور غلام کے پاس مال ہو تو جو مال غلام کے پاس ہے وہ اسکے مالک کی ملک ہی مگر یہ کہ شرط کرے مالک **فائدہ** غلام مالک مال کا تو ہوتا ہی نہین اس کا مال کیا ہوگا پس مراد یہ ہی کہ مالک کے اذن سے جو اس نے کسب و تجارت کی ہو اور اس سے مال حاصل ہوا ہو وہ ملک مالک کی ہے اس لیے کہ غلام اور جو کچھ اسکے پاس ہے مالک کی ملک ہی غلام کا اسمین کچھ حق نہین مگر یہ کہ مالک آزاد کرنے کے

وقت کہدے کہ مال غلام کی ملک ہے پس وہ مال ہبہ ہوگا مالک کی طرف سے غلام کے لیے بعد آزاد ہونیکے اور جو خریدے غلام کو اور نہ شرط کرے مال اس کا یعنے جو اسکے پاس تھا تو نہین حق ہے اس مین مول لینے والے کا یعنے اس لیے کہ جو مال اس کے ساتھ ہے وہ ملک مالک کی ہے مگر یہ شرط کرلے مول لینے والا تو مول لینے والے کا ہوگا

تمت

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب فیض انتساب مسمی بہ فقہ محمدیہ وطریقۂ احمدیہ حصہ چہارم حسب فرمائش جناب **حاجی محمد سعید صاحب** تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵ باہتمام تمام وحسن انتظام صاحب پایگاہ رفیع حاجی محمد شفیع سلمہ اللہ البصیر والسمیع خلف الرشید حاجی محمد سعید مطبع **مجیدی** واقع کانپور مین بماہ رجب المرجب ۱۳۴۳ھ مطابق فروری ۱۹۲۵ء طبع ہوکر فیض بخش خاص وعام اہل اسلام ہوئی بمنہ وکرمہ

فہرست مضامین فقہ محمدیہ و طریقہ احمدیہ حصہ چہارم

۲	باب بیع کے بیان مین	۴۵	باب رہن اور گروی کے بیان مین
۳	باب کسب کے بیان مین یعنی کمانے اور طلب کرنے حلال کے	۴۶	باب صلح کے بیان مین
		۴۸	باب اجکار کے بیان مین
۷	باب بیان نرمی کرنے معاملات مین	۴۹	باب حوالہ کے بیان مین
۹	باب خیار کے بیان مین	۵۰	باب کفالہ اور ضمان کے بیان مین
۱۱	باب بیان مین سود اور اُسکے وعید کے	۵۱	باب شرکت کے بیان مین
۱۲	باب بیان مین اُن چیزون کے جن مین ربوا جاری ہوتا ہے	۵۲	باب وکالت کے بیان مین
		۵۵	باب اقرار کے بیان مین
۱۷	باب بیان مین رخصت کے عریا مین اور بیچنے درختون اور میوہ کے	۵۵	باب عاریت کے بیان مین
		۵۶	باب امانت کے بیان مین
۲۰	باب بیان مین شرط بیع کے اور اُن بیعونکے کہ منع کیا گیا ہے اُن سے	۵۷	باب غصب کے بیان مین
		۶۰	باب شفعہ کے بیان مین
۳۵	باب بیان مین بائع اور مشتری کے اختلاف کے	۶۲	باب مضاربت کے بیان مین
۳۷	باب بیان مین بیع سلم کے	۶۴	باب اجارے کے بیان مین
۴۰	باب قرض کے بیان مین	۶۷	باب مساقات اور مزارعت کے بیان مین
۴۳	باب بیان مین مفلسی کے اور قرضدار کو مہلت دینے مین	۶۹	باب ویران زمین کے آباد کرنیکے بیان مین
۴۴	باب بیان مین منع کرنے قاضی کے مفلس کو اپنے مال مین تصرف کرنے سے		

۷۰	باب بیان مین پانی پلانیکے اور بیان مین اُن چیزونکے جنمین سب لوگ شریک ہین	۹۳	باب غلام مشترک کے آزاد کرنے مین جو دو یا زیادہ شخصون کے درمیان مشترک ہو
۷۴	باب وقف کے بیان مین	۹۴	باب بیان مین آزاد کرنے غلام کے حالت بیماری مین
۷۶	باب عمری کے بیان مین	۹۵	باب بیان مین آزاد کرنے قرابتی اور نا محرم کے
۷۷	باب رقبی کے بیان مین	〃	باب بیان مین مکاتب کے
۷۸	باب ہبہ کے بیان مین	۹۶	باب بیان مین غلام مدبر اور ام ولد کے
۷۹	باب ہدیہ کے بیان مین	۹۷	باب بیان مین اُن مسئلونکے کہ متعلق ہین ساتھ آزاد کرنے کے
۸۰	باب لقطہ کے بیان مین	۹۹	فہرست ابواب
۸۳	باب فرائض کے بیان مین		
۸۹	باب وصیت کے بیان مین		
۹۲	باب بردہ آزاد کرنے اور اُس کے ثواب کے بیان مین		

حصہ پنجم

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

فقہ محمدیہ

و

طریقہ احمدیہ

باہتمام نیازمند محمد شفیع ابن عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفرلہ اللہ الواحد

مطبع مجتبائی فتح پور حسوہ

۲۹۷ ۳۶
م ف م

عاجز کے کارخانے سے ہر قسم کی کتابین بزرخ تاجرانہ جلد بکفایت ویلیو پی ایبل روانہ ہوتی ہین
المشتہر حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

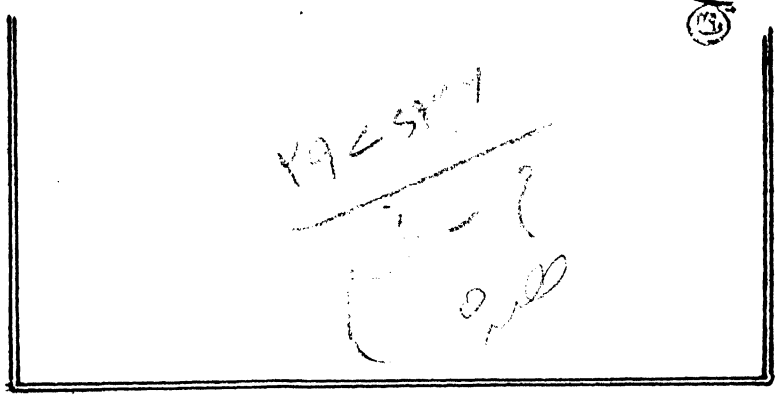

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب قسمون کے بیان مین

ف قسم یا ساتھ عقد قلب اور قصد کے ہے یا جاری ہوتی ہے زبان پر بغیر عقد قلب اور قصد کے باعتبار عادت متکلم کے خواہ ساتھ اثبات کے ہو یا نفی کے مانند واللہ باللہ اور لا واللہ کے پس اس قسم کا نام لغو ہے اسمین کفارہ نہین خدائے تعالے نے فرمایا لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ یعنی خدا تمکو تمھاری لغو قسمون پر مواخذہ[1] نہین کرتا اور اگر عقد قلب اور قصد سے ہووے تو وہ دو قسم ہے ایک سچی قسم ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا کے نامون اور اسکی صفتون کے ساتھ قسم کھاوے۔ ایک کام کے کرنے پر یا نہ کرنے پر زمانہ آیندہ مین اور حکم اُس کا یہ ہے کہ کفارہ واجب ہوتا ہے اگر خلاف قسم کرے۔ اور کفارہ قسم کا یہ ہے کہ ایک[2] بردہ آزاد کرے یا دس مسکینون کو کھانا کھلاوے یا دس مسکینونکو لباس دے اور اگر تینون سے ایک بھی نہ کر سکے وقت ادا کرنے کفارے کے تو تین روزے رکھے پے در پے اور دوسری قسم وہ ہے جسکا جھوٹ ہونا

[1] یہ مضمون آیت لا یواخذکم اللہ بالغو فی ایمانکم الآیۃ مین اور حدیث عائشہ رضہ کی بلوغ المرام کے کتاب الایمان والنذور مین ہے ۱۲ [2] یہ مضمون قرآن مجید مین پارہ ساتوین کے دوسرے رکوع مین ہے ۱۲ + + + + + + + + + + + +

معلوم ہوا اور یہ قسم وہ ہے کہ کاٹے ساتھ اسکے مال مرد مسلمان کا یعنی جھوٹی قسم کھاکر مسلمان کا مال لے لیوے اسکا نام قسم غموس ہے کہ اسکے ساتھ قسم کھانے والے کو آگ مین غوطہ دینگے اس قسم مین کفارہ نہین آتا۔ جائز ہے قسم کھانی ساتھ اللہ کے نامون کے اور صفتون[۵۱] اسکی کے۔ اور جائز ہے تاکید[۵۲] اور مبالغہ کرنا قسم مین اور اگر قسم مین مبالغہ کرنا چاہے تو اس طور سے قسم کھاوے قسم ہے اس ذات کی جس کے قابو مین میری جان ہے اور جائز ہے قسم کھانی ساتھ اس طرح کے کہ بخشش چاہتا[۵۳] ہون اللہ کی اگر ہوا امر برخلاف اسکے اور یہ کہنا بجائے قسم کے ہے اور جائز ہے انشاء اللہ کہنا ساتھ قسم کے اور جو شخص کہے[۵۴] انشاء اللہ ساتھ قسم کے وہ حانث نہین ہوتا یعنی نہ وہ قسم ہوتی ہے اور نہ اسکے توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے ف اگر انشاء اللہ قسم کے ساتھ متصل ہو تو اسکے توڑنے سے کفارہ لازم نہین آتا اور حد متصل[۵۵] ہونے کے یہ ہے کہ قسم اور انشاء اللہ کے درمیان اور کلام کے ساتھ مشغول نہو۔ اور اسکے بعد اور کلام کے ساتھ مشغول ہو پھر انشاء اللہ کہا تو یہ متصل نہین منفصل ہے اور اگر کوئی قسم کھاوے کسی چیز پر پھر دیکھے خلاف اسکا بہتر مثلاً قسم کھاوے کہ نماز نہین پڑھونگا یا فلانے مسلمان کو ناحق مار ڈالونگا یا اپنے ماں باپ سے کلام نہین کرنے کا تو واجب ہے کہ قسم کو توڑ ڈالے اور قسم کا کفارہ دے اور جب[۵۶] کوئی قسم کھانی چاہے تو واجب ہے کہ قسم کھاوے ساتھ اللہ کے اسلیے کہ قسم مختص ہے ساتھ باری تعالیٰ کے بسبب کمال عظمت اسکی کے پس نہین جائز[۵۷] ہے مشابہ کرنا ساتھ اسکے غیر اسکے کو اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اگر قسم کھاؤن مین اللہ کی سو بار پھر توڑ ڈالون اسکو بہتر ہے اُس سے کہ قسم کھاؤن غیر اللہ کی پھر پورا کرون

۵۱ یہ حدیث ابن عمرؓ کی مشکوٰۃ کے باب الایمان والنذور مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابو سعیدؓ کی مشکوٰۃ کے باب الایمان والنذور مین ہے ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی کتاب الایمان کے فصل دوسری مین ہے ۱۲ ۵۴ یہ حدیث ابن عمرؓ کی مشکوٰۃ کے کتاب الایمان کی فصل ایضاً مین ہے ۱۲ ۵۵ مسک الختام ص۱۳۱ ج۴ ۵۶ یہ حدیث ابو موسیٰ اور عبدالرحمن کی مشکوٰۃ کے کتاب الایمان والنذور مین ہے ۱۲ ۵۷ یہ حدیث ابن عمرؓ کی مشکوٰۃ کے کتاب ایضاً مین ہے ۱۲ +

اس کو اور جائز[۱] ہے اور کرنا کفارے کا پہلے قسم توڑنے سے۔ اور قسم اوپر نیت قسم لینے والے کے ہے یعنی معتبر سچ ہونے قسم کی نیت اس شخص کے ہے کہ قسم دے اور جو اسکا مقصود ہو اور نہین معتبر ہے اس مین نیت قسم کھانے والے کے اور توریہ اور تاویل اس کی اور یہ عام ہے کہ قسم دینے[۲] والا حاکم ہو یا مدعی حق اور یہ اس صورت مین ہے کہ قسم دینے والا صاحب حق ہو اور باطل ہوتا ہو حق اس کا ساتھ توریہ قسم کھانے والے کے اور اگر اس طرح نہ ہو تو معتبر نیت قسم کھانے والے کی ہے۔ اور اگر قسم[۳] بدون طلب کسی قسم لینے والے کے ہو تو اس مین توریہ کرنے کا کوئی ڈر نہین خاص کر اگر اس مین کسی کا نفع ہو جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے سارہ کے حق مین کہا کہ یہ میری بہن ہے ساتھ ارادے برادری اسلام کے تا انکو دشمن کے ہاتھ سے خلاص کرے اور مانند اسکے اور نہین معتبر ہے اس مین نیت قسم کھانے والے کی بلکہ معتبر نیت قسم لینے والے کی ہے اور نہین جائز ہے قسم کھانی باپ[۴] اپنے کی اور مان اپنی کی اور یہی حکم ہے بھائی اور بیٹے وغیرہ قرابتیون کا اور نہین جائز ہے قسم کھانی بتون کی اور جو قسم کھاوے بتون کی تو چاہیے کہ کہے لا الہ الا اللہ یعنے کلمۂ توحید پڑھے اسواسطے کہ آدمی اس سے کافر اور مرتد ہو جاتا ہے پس کہے لا الہ الا اللہ واسطے تجدید ایمان کے پس یہ توبہ ہو گی گناہ سے اور نہین جائز ہے قسم کھانی کسی دین پر کہ سوائے اسلام کے ہے جھوٹی[۵] یعنی کہے کہ اگر مین یہ کام کرون تو یہودی ہون یا نصرانی ہون یا بیزار ہون دین اسلام سے اور جو ایسی قسم کھاوے جھوٹی تو ہو جاتا ہے جیسا کہ کہا اس نے ف یعنی کافر ہو جاتا ہے بمجرد قسم کھانے کے اور جھوٹ اسمین یہ ہے کہ مثلاً پھر کرے اس کام کو اس لیے کہ قسم واسطے منع کرنے کے ہوتی ہے فعل سے پس سچ تو اسکا یہ ہے کہ نہ کرے اور اگر کرے تو جھوٹا ہو گا اور جھوٹا ہو گا تو ویسا ہو گا جیسا کہا یعنی یہودی یا نصرانی اور اگر سچا بھی ہو یعنی اس کام کو نہ کرے تو بھی گناہ سے خالی نہین

---

[۱] یہ حدیث عبدالرحمن کی مشکوٰۃ کے کتاب ایضاً مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث ابوہریرہ کی بلوغ المرام کے باب الایمان والنذور مین ہے ۱۲ [۳] مسک الختام ص۱۲۵۔ [۴] یہ حدیث ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ کی بلوغ المرام کے باب الایمان والنذور مین ہے [۵] یہ حدیث ثابت کی مشکوٰۃ کے باب الایمان والنذور مین ہے ۱۲۔

اور نہین[1] جائز ہے قسم نماز اور حج اور روزے وغیرہ کی اور نہین جائز ہے قسم کھانی کعبے کی۔ اور نہین[2] جائز ہے جھوٹی قسم کھانی ساتھ اللہ کے یعنی اگر قسم کھانے کی حاجت پڑے تو خدا کی قسم کھاوے اور خدا کے ساتھ بھی سچی قسم کھاوے جھوٹی قسم نہ کھاوے اور نہین[3] جائز ہے قسم کھانی ساتھ کسی چیز کے سوا اللہ کے خواہ نبی ہو یا ولی غوث ہو یا قطب اور خواہ وہ چیز از قسم حیوانات ہو یا نباتات اور جمادات ف اور اس پر سب علماء کا اجماع ہے۔ اور جو کوئی قسم کھاوے ساتھ کسی چیز کے سوا اللہ کے وہ کافر اور مشرک ہو جاتا ہے ف اور خدا کے سوا اور چیز کے ساتھ قسم کھانی جو منع آئی ہے اس لیئے ہے کہ قسم کھانی[4] ساتھ کسی چیز کے اُسکی تعظیم چاہتی ہے اور عظمت درحقیقت خاص خدا ہی کے واسطے ہے پس لازم ہے کہ قسم نہ کرے مگر ساتھ خدا کے اور ذات اُسکی کے اور صفات اُسکی کے اور اس پر اتفاق ہے سب علماء کا لیکن اگر خدا کے سوا کسی اور چیز کے ساتھ قسم کھا بھی بیٹھے تو اس مین کفارہ قسم کا لازم نہین آتا گو آدمی کافر ہو جاتا ہے اسواسطے کہ کفارہ مشروع اُس چیز مین ہے کہ خدا نے اُسکے ساتھ قسم کھانے کی اجازت دی ہے نہ اُس چیز مین کہ اسکے ساتھ قسم کھانے سے منع کیا ہے اور اسواسطے کہ شارع علیہ السلام نے اس مین کفارہ کا ذکر نہین کیا بلکہ فرمایا کہ کلمۂ توحید کا کہے اور اللہ تعالیٰ[5] کے ننانوے[99] نام ہین جو انکو یاد کرے وہ بہشت مین داخل ہوگا ف یاد کرنے کے کئی معنے ہین اوّل یہ کہ ان سب ناموں کو گنے اور اُنکے شمار کو ننانوے[99] تک پورا کیا کرے یعنی بعض پر اقتصار نکرے بلکہ خدا کو اُسکے سب ناموں سے پڑھے اور یاد کرے اور مستحق ثواب موعود[6] کا ہووے دوم یہ کہ اُنکے مقتضے کے ساتھ عمل کرے یعنی اُنکے معنون کا اعتبار کرے اور نفس کو انکے موجب کے ساتھ گردانے مثلاً جب کہے رزاق تو یقین اور اعتماد کرے ساتھ رزق کے اور اسی طرح سب نام سوم[3] یہ کہ مراد احاطہ کرتا ہے ساتھ معنون انکے کے یعنی اُنکے معنی پہچان کر انکے ساتھ ایمان لاوے اور ننانوے[99] نام یہ ہین

---

[1] یہ حدیث بریدہ رض کی مشکوٰۃ کے باب ایضاً مین ہے ۱۲ [2] یہ حدیث ابوہریرہ رض کی بلوغ المرام کے باب الایمان والنذور مین ہے ۱۲

[3] یہ حدیث ابن عمر کی مسک الختام کے صفحہ ۱۱۴ مین ہے ۱۲ [4] مسک الختام ص ۱۱۴ [5] یہ حدیث ابوہریرہ رض سے بلوغ المرام کے باب الایمان والنذور مین ہے ۱۲ [6] مسک الختام صفحہ ۱۱۴ اور صفحہ ۱۱۸ ۱۲

اِنَّ اللّٰہَ الرَّبُّ الْاِلٰہُ الْوَاحِدُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ الْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ التَّوَّابُ الْحَکِیْمُ الْوَاسِعُ الْحَلِیْمُ الشَّاکِرُ الْعَلِیْمُ الْمُغْنِیُ الْکَرِیْمُ الْعَفُوُّ الْقَدِیْرُ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْمَوْلٰی النَّصِیْرُ الْقَرِیْبُ الْمُجِیْبُ الرَّقِیْبُ الْحَسِیْبُ الْقَوِیُّ الشَّهِیْدُ الْحَمِیْدُ الْمَجِیْدُ الْحَفِیْظُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْخَلَّاقُ الْفَتَّاحُ الْوَدُوْدُ الْغَفُوْرُ الرَّءُوْفُ الشَّکُوْرُ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالُ الْمُقِیْتُ الْمُسْتَعَانُ الْوَهَّابُ الْحَقُّ الْوَارِثُ الْوَلِیُّ الْقَائِمُ الْقَادِرُ الْغَالِبُ الْقَاهِرُ الْبَرُّ الْحَافِظُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْمَلِکُ الْمُقْتَدِرُ الْوَکِیْلُ الْهَادِیُ الْکَفِیْلُ الْکَافِیْ الْاَکْرَمُ الْاَعْلٰی الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ غَافِرُ الذَّنْبِ قَابِلُ التَّوْبِ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ رَفِیْعُ الدَّرَجَاتِ سَرِیْعُ الْحِسَابِ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَالِکُ الْمُلْکِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۝

اور یہ ترتیب حصن حصین کی ترتیب کے مخالف ہی اور نیز بعضے نام جو اس ترتیب مین ہین وہ اس مین نہین اور جو اس مین ہین اِس مین نہین۔ اور خدا کے نام صرف انھین نامون مین حصر نہین بلکہ انکے سوا اور بھی بہت نام خدائے تعالےٰ کے ہین جو حدیثون مین وارد ہو چکے ہین اور غرض اس سے یہ ہے کہ ان نامونمین سے ہر نام خدائے تعالےٰ کے ساتھ قسم کھانی جائز ہے

باب نذرون کے بیان مین

ف نذر کے معنے یہ ہین کہ واجب کرے اپنے نفس پر اس چیز کو کہ واجب نہین بطور تنجیز کے ہو یعنے بدون تعلیق کے یا ساتھ تعلیق کے جائز ہے نذر[1] یعنے منت ماننی اللہ کی طاعت مین کسی اس چیز مین کہ اس مین گناہ نہو خواہ قبیل مال سے ہو یا عبادات سے مانند نماز اور روزے اور حج اور زکوٰۃ دینے کے کہ خدا نے اُنپر فرض کیا ہے اور واجب[2] ہے پورا کرنا اسکا لازم ہے اس مین کفارہ

[1] یہ حدیث عائشہ کی مشکوٰۃ کے باب النذور مین ہی ۱۲ اور یہ مضمون آیت یوفون بالنذر مین ہے [2] یہ حدیث عقبہ کی بلوغ المرام کے کتاب الایمان والنذور مین ہے ۱۲

قسم کا یعنی ایک بردہ آزاد کرے یا دس مسکینون کو کھانا کھلاوے یا انکو لباس دے اور یہ نہو سکے تو تین روزہ روزے رکھے پے درپے اور جائز ہے[۵۱] نذر ماننی مطلق یعنی غیر معین جیسے کہے کہ خدا کے لیے مجھپر نذر ہے اور معین نکرے اس چیز نذر کیگئی کو مثلاً روزہ ہے یا صدقہ اور کفارہ اسکا کفارہ قسم کا ہے اسواسطے کہ نہین ممکن ہے وفا کرنا ساتھ اسکے اور واجب[۵۲] ہے ادا کرنا اس نذر کا کہ میت پر ہو ادا کرنا وارث کا نذر قریبت کو میت کی طرف سے کفایت کرتا ہے۔ اور صحیح[۵۳] ہے نذر ماننی ساتھ جانے خانہ کعبہ کے بدون حج اور عمرے کے اور جائز ہے منت[۵۴] ماننی ساتھ ذبح کرنے جانور کے کسی مکان معین مین اور واجب ہے وفا کرنا ساتھ اسکے جبکہ نہو تعیین مین کوئی گناہ اور مفسدہ اعتقاد شرک سے اور مانند اسکے سے اور نہو اس جگھ مین کوئی بت کہ لوگ اسکو پوجتے ہون نہ پہلے زمانے مین ہو اور نہ پچھلے زمانہ مین۔ اور اگر کسی پہلے زمانہ مین وہان کوئی بت تھا کہ لوگ اسکو پوجتے تھے یا کوئی وہان میلہ ہوتا تھا کفار کے میلون سے تو اسکو پورا کرنا جائز نہین ہے اگرچہ بالفعل وہان کوئی بت اور میلہ نہو اور جائز ہے[۵۵] سنت ماننی ساتھ اعتکاف کرنے ایک رات یا ایک دن کم و بیش کے مسجد حرام یعنی خانہ کعبہ کی مسجد مین اور واجب ہے پورا کرنا اسکا اور جائز ہے نذر ماننی ساتھ ہمیشہ روزہ رکھنے کی اور واجب ہے پورا کرنا اسکا اور واجب[۵۶] ہے مسلمان پر پورا کرنا اس نذر کا کہ حالت کفر مین مانی ہو یعنی مسلمان ہونے کے بعد اسکا پورا کرنا اس پر واجب ہے اور جائز ہے[۵۷] نذر ماننی ساتھ نماز پڑھنے کے بیت المقدس مین جو شام مین ہے اور نکلتا ہے نذر سے اگر پڑھے نماز خانہ کعبہ کی مسجد مین اور اگر بیت المقدس مین جاکر پڑھے تو بھی اختیار ہے اور نہین[۵۸] جائز ہے معین کرنا مکان کا ساتھ نذر نماز کے سوائے خانہ کعبہ اور بیت المقدس اور مسجد نبوی کے اور نہین[۵۹] جائز ہے نذر ماننی اس اعتقاد سے کہ نذر اسکی غرض کے حاصل کا سبب ہے یا خدا تعالیٰ

---

۵۱ یہ حدیث ابن عباس کی بلوغ المرام کے کتاب الایمان والنذور مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابن عباس کی بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے ۱۲ ۵۳ مسک الختام ص۴۲۱ ۵۴ یہ حدیث ثابت رض کی بلوغ المرام کے کتاب الایمان والنذور مین ہے ۱۲ ۵۵ یہ حدیث ابن عباس رض کی مشکوٰۃ کے باب النذور مین ہے ۱۲ ۵۶ یہ حدیث عمر رض کی بلوغ المرام کی کتاب الایمان والنذور مین ہے ۱۲ ۵۷ یہ حدیث جابر کی مشکوٰۃ کے باب النذور مین ہے ۱۲ ۵۸ یہ حدیث ابو سعید رض کی بلوغ المرام کے کتاب الایمان والنذور مین ہے ۱۲ ۵۹ یہ حدیث ابن عمر رض کی بلوغ المرام کی کتاب ایضاً مین ہے ۱۲

نذر کے سبب سے اسکے ساتھ یہ کام کرتا ہے یعنی نذر ماننی اس اعتقاد سے کہ وہ تقدیر کو پھیرتی ہے کہ یہ قریب کفر بلکہ کفر ہے۔ پس ایسی نذر ماننی حرام ہے اور مکروہ ہے اس شخص کے حق مین جسکا یہ اعتقاد فاسد نہو اور اسیطرح نہین جائز ہے نذر ماننی ساتھ مال کے جیسے کہے کہ اگر خدا میرے بیمار کو شفا دے تو مجھپر صدقہ ہے یعنے جس نذر مین مال ہو وہ جائز نہین ف جاننا چاہیے کہ یہ سب حکم اللہ کی نذر کے ہین اور اللہ کے سوائے کسی کی منت ماننی جائز نہین نہ کسی نبی کی نہ فرشتے کی نہ ولی کی نہ اور کسی کی پس جو نذر اور منت کہ اکثر عوام قبرون اور خانقاہون پر مانتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر حاجت میری برآوے گی یا میرے بیمار کو شفا ہوگی تو فلانے ولی کے نام پر اس قدر طعام یا اسقدر نقد دونگا یا فلانے بزرگ کی نیاز دونگا یا فلانے بزرگ کی قبر پر اسقدر طعام چڑھاؤنگا تو اس طرح کی نذر ماننی حرام اور باطل ہے اور حرام ہی کھانا اُس کا بالاجماع اسواسطے کہ منت ماننے والا اعتقاد کرتا ہے قبر والے کے حق مین کہ وہ نفع یا ضرر پہونچاتا ہے اور خیر اور برکت کے حصول کا موجب ہوتا ہے اور بدی دفع کرتا ہے اور درد والے کو آرام اور بیمار کو شفا دیتا ہے اور یہی ہے ہو بہو وہ کام جو بت پرست لوگ کیا کرتے تھے پس حرام ہی جیسے کہ حرام ہے نذر بُت کی اور حرام ہے لینا اُسکا اسواسطے کہ وہ جمع رہتا ہے شرک پر اور واجب ہے منع کرنا اُس سے اور ظاہر کرنا کہ وہ اعظم محرمات سے ہے اور یہی وہ کام ہے جو بت پرست لوگ کیا کرتے تھے اور جو نذر کہ مانتے ہین[1] اکثر عوام اسطرح پر دیکھی جاتی ہی جیسے کسی کا کوئی آدمی غائب ہو یعنے کہین گیا ہوا ہو اسکا مکان معلوم نہو۔ یا کوئی اسکا بیمار ہو یا کوئی اسکو حاجت ضروری ہو سو وہ بعضے نیکون کی خانقاہون پر آوے سو اُسکا پردہ اپنے سر پر رکھے اور کہے کہ اے میرے سردار فلانے اگر آوے غائب میرا یا آرام ہو میرے بیمار کو یا پوری ہو حاجت میری تو تیری نذر اسقدر سونا یا چاندی کرونگا کھانا یا پانی یا تیل اسقدر سو یہ نذر باطل ہی بالاجماع کئی وجہ سے ایک تو یہ کہ نذر ہے واسطے مخلوق کے اور نذر مخلوق کی جائز نہین اسواسطے کہ وہ عبادت ہے اور عبادت نہین ہوتی ہے واسطے مخلوق کے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ جسکی اُسنے نذر مانی وہ میت ہے اور مردہ نہین مالک ہوتا کسی چیز کا

[1] یہ مضمون بحر الرائق کا مظاہر حق جلد سوم کے صفحہ ۲۲۳ مین ہے ۱۲

اسواسطے کہ اگر وہ کسی چیز کا مالک ہوتا تو اُسکا ترکہ اُسکے وارثون مین تقسیم نہ کیا جاتا اور نہ اس کی عورت سے نکاح کیا جاتا اور جب وہ خود اپنے ترکہ کا مالک نہین رہا تو پھر غیر کی چیز کا کس طرح مالک ہوسکے گا اور نیز یہ بھی معلوم ہے کہ اگر وہ قبر والا فرضًا عذاب الٰہی مین گرفتار ہو تو وہ اپنے وجود سے عذاب کو دور نہین کرسکتا بلکہ زندگی مین بھی اپنے نفع اور نقصان کا مالک نہ تھا بلکہ اگر مکھی جو ایک ادنیٰ مخلوق ہے اس سے کچھ چیز چھین لیجاتی تو اسکو اس سے نہین چھڑا سکتا تھا اور جب وہ خود اپنے نفع نقصان کا مالک نہین تو پھر دوسرے کو نفع نقصان کسطرح پہونچا سکتا ہے اور تیسرا سبب یہ ہے کہ اگر گمان کرے کہ مُردہ تصرف کرتا ہے کامون مین سوائے اللہ کے تو یہ اعتقاد کرنا مُردے کے حق مین کفر ہے۔ پس نہین حلال ہے لینا اس نذر کا کسی کو خانقاہ کے مجاورون کو اور نہ کسی اور کو اور نہین ثابت ہوا ہے شرع شریف مین جائز ہونا تصرف کا واسطے مالدارون کے اسواسطے کہ اجماع ہے اس پر کہ حرام ہے نذر ماننی واسطے مخلوق کے اور نہین منعقد ہوتی اور نیز یہ کہ وہ حرام ہے بلکہ سخت ہے پس نہین جائز ہے واسطے خادم کے شیخ کے لینا اسکا اور نہ تصرف کرنا بیچ اس کے کسی وجہ سے مگر یہ کہ ہو فقیر محتاج اور واسطے اس کے عیال اور اطفال ہون عاجز کسب سے اور ہون وہ بیقرار بھوک کے مارے سو لین اسکو بطور صدقہ کے اور جب تو نے یہ جان لیا سو جو لیا جاتا ہے درہمون اور شمع اور تیل وغیرہ سے اور تعلق کیا جاتا ہے طرف قبرون اولیاء کے واسطے نزدیکی حاصل کرنے کے طرف اُنکے سو حرام ہی ساتھ اجماع مسلمانونکے تمام ہوا خلاصہ کلام بحر الرائق کا۔ اور نہین[1] جائز ہے نذر ماننی گناہ مین اور نہین[2] جائز ہے پورا کرنا اسکا واسطے ناممکن ہونے وفا کے برابر ہے گناہ کرے یا نکرے اور لازم[3] آتا ہے اس مین کفارہ قسم کا اور نہین جائز ہے نذر اس چیز کی کہ آدمی کے ملک[4] مین نہو۔ اور نہین لازم ہے پورا کرنا اسکا جیسے کہے کہ اگر میرا بیمار شفا پاوے تو مین فلانے غلام کو آزاد کرونگا اور وہ غلام اسکے ملک مین نہو اور نہین آزاد

[1] یہ حدیث عمران بن حصین کی مشکوٰۃ کے باب النذور مین ہے ۱۲ [2] یہ حدیث عائشہ رضہ کی مشکوٰۃ کے باب ایضًا کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ [3] یہ حدیث ثابت کی بلوغ المرام کے کتاب النذور والایمان مین ہے ۱۲

ہوتا ہے وہ غلام اگرچہ اسکے بعد اُسکے ملک مین آوے اور نہین لازم آتا ہے اسمین کفارہ قسم کا اور نہین جائز ہے ماننا ایسی نذر کا کہ نہ طاقت رکھے اس کے پورا کرنے کی مثلاً نذر مانے پہاڑ اُٹھانے کی اور کفارہ اُسکا کفارہ قسم کا ہے یعنے برابر ہے کہ نذر طاعت کی ہو یا گناہ کی یا مُباح کی ف لیکن گناہ کی نذر جائز نہین ہی جیسے کہ گذرا پس باقی رہی طاعت مباح کی اور نہین جائز ہے نذر ماننی ناتا توڑنے کی برادری سے۔ اور نہین[۱] جائز ہے نذر ماننی یہ کہ (ہمیشہ) کھڑا رہے اور نہ بیٹھے اور نہ سایئے مین آوے اور نہ بولے مطلق اور نہین لازم ہے پورا کرنا اسکا۔ بلکہ واجب ہے کہ سایہ مین آوے اور کلام کرے اور نہ بیٹھے ف اور لازم ہے کفارہ قسم کا اور نہین واجب[۲] ہی وفا کرنا اس نذر کا کہ نذر مانی ہو ساتھ پیادہ چلنے کے طرف خانہ کعبہ کے بلکہ سوار ہو کر چلنا بھی جائز ہے اگر چلنے کی طاقت ہو ف اور یہی حکم ہے ہر مکان کا کہ اسکی طرف چلنا عبادت ہو یعنی اسواسطے کہ نفس چلنا طاعت ہے نہین بلکہ طاعت پہونچنا ہے طرف اس مکان کے۔ اور واجب ہے اس مین کفارہ یعنے قربانی کرنا ایک جانور کا یا تین روزے رکھنا۔ اور نہین جائز ہے عورت کو نذر ماننی ساتھ جانے کے طرف کعبے کے ننگے سر ہو کر اور نہین واجب ہے پورا کرنا اسکا بلکہ چاہیئے کہ کپڑا پہنے اور تین روزے رکھے یعنے اسکے کفارے مین اور جائز ہے نذر ماننی ساتھ[۳] بجانے دف کے کسی بزرگ یا دوست وغیرہ کے آنے پر اور جائز ہے پورا کرنا اسکا ف اس سے معلوم ہوا کہ مباح ہے بجانا دف کا اور نہین[۴] جائز ہے نذر ماننی ساتھ اسکے کہ ذبح کرے اپنے تئین اور نہین جائز ہے پورا کرنا اُسکا وہ خودکشی ہی اور ذبح کرے بدلے اسکے ایک دُنبہ اور اسیطرح نہین جائز ہے نذر ماننی ساتھ اسکے کہ ذبح کرے اپنے بیٹے کو اور نہین جائز ہے پورا کرنا اُسکا۔ اور نہین صحیح ہی نذر ماننی ساتھ اسی طور کے کہ سب[۵] مال میرا خانۂ کعبہ مین صرف کیا جاوے گا اور کفارہ اسکا کفارہ قسم کا ہے ف اور اسیطرح اگر کوئی نذر مانے کہ میرا سب مال فلانے خانقاہ یا فلانے ولی کی قبر پر صرف کیا جاوے تو یہ جائز نہین ہے۔

---

[۱] یہ حدیث ابن عمر رض کی مشکوٰۃ کے باب النذور کے پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث عقبہ کی بلوغ المرام کے کتاب الایمان والنذور مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث عمرو بن شعیب کی مشکوٰۃ کے باب النذور مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث محمد کی مشکوٰۃ کے باب الیمین مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث سعید کی مشکوٰۃ کے باب النذور مین ہے ۱۲ ++

باب قصاص کے بیان مین

ف قص کے معنے ہین کسی کے پیچھے جانا۔ اور چونکہ ولی مقتول کا پیچھا پکڑتا ہے قاتل کا تاکہ مارے اسکو بدلے مقتول کے اس لیے اسکو قصاص کہتے ہین اور یہ حق ولی مقتول کا ہے۔ نہین[۱] جائز ہے مار ڈالنا کسی مسلمان کو ناحق اور اسکے مارنے کا بڑا سخت اور اشد گناہ ہے اور جو[۲] مار ڈالے کسی مسلمان کو ناحق جان بوجھکر تو گویا اُس نے ساری دُنیا کو فنا کیا اور سزا اُسکی دوزخ ہے ہمیشہ رہے گا بیچ اُسکے اور غضب ہے اللہ کا اوپر اُسکے اور لعنت اُسکی اور تیار کر رکھا ہے واسطے اُسکے خدائے تعالےٰ نے عذاب درد دینے والا اور اگر تمام زمین اور آسمان اور زمین والے ایک مسلمان کے خون مین شریک ہون تو سب گناہ مین برابر ہین یعنی سب کو خدائے تعالیٰ دوزخ مین اُلٹا دیگا۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر ناحق مار ڈالے تو جائز ہے واسطے ولی مقتول کے کہ اسکو اسکے عوض مین مار ڈالے۔ اور قصاص مین سب مسلمان برابر[۳] ہین یعنی اشراف اور کم ذات کا فرق نہین غلام اور آزاد کا فرق نہین مالدار اور فقیر کا فرق نہین چھوٹے اور بڑے کا فرق نہین عالم اور جاہل کا فرق نہین مرد اور عورت کا فرق نہین قصاص اور دیت لینے دینے مین پس جائز ہے مار ڈالنا آزاد کو بدلے غلام[۴] کے اور مرد کو بدلے[۵] عورت کے اور اشراف کو بدلے کم ذات کے مثلاً سید کو بدلے جولاہے کے اور عالم کو بدلے جاہل کے اور مالدار کو بدلے فقیر کے اور بڑے کو بدلے چھوٹے کے اور[۶] جائز ہے مار ڈالنا مالک کو بدلے غلام اُسکے کے یعنی اگر کوئی اپنے غلام کو مار ڈالے تو اُسکو اُسکے قصاص مین مار ڈالنا جائز ہے اور اسی طرح[۷] جائز ہے مار ڈالنا بیٹے کو بدلے باپ کے نہین لیکن جائز ہے قصاص[۸] لینا کافر کا مسلمان سے خواہ کافر ذمی ہو یا حربی یعنی اگر مسلمان کسی کافر کو مار ڈالے تو اُسکو اسکے عوض مین مار ڈالنا جائز نہین۔ اور اسطرح نہین جائز ہے قتل کرنا باپ کو بدلے بیٹے کے

---

[۱] یہ حدیث ابو سعید اور ابن عباسؓ کی مشکوٰۃ کے باب القصاص مین ہے ۱۲ [۲] یہ مضمون قرآن مجید کے پارۂ پنجم کے پاؤ تیسرے مین ہے ۱۲
[۳] یہ حدیث علی کی بلوغ المرام کی کتاب الجنایات مین ہے اور یہ مضمون قرآن مجید کے پارۂ چھٹے کے تیسرے پاؤ مین ہے [۴] یہ حدیث سمرہ کی بلوغ المرام کے کتاب الجنایات مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث انس کی مشکوٰۃ کے کتاب القصاص مین ہے ۱۲ [۶] یہ حدیث سمرہ کی بلوغ المرام کے کتاب الجنایات مین ہے ۱۲ [۷] یہ حدیث عمرو بن شعیب کی مشکوٰۃ کے کتاب القصاص مین ہے ۱۲ [۸] یہ حدیث علی و ابن عمرؓ کی بلوغ المرام کے کتاب الجنایات مین ہے ۱۲

اگر باپ بیٹے کو مار ڈالے تو اس کے قصاص مین باپ کو نہ مارا جاوے اور نہین جائز ہے پکڑنا باپ کو بدلے قصور بیٹے کے اور نہ بیٹے کو بدلے قصور باپ کے یعنی اگر باپ کسی کو مار ڈالے تو اسکے بدلے اسکے بیٹے کو قتل کرنا درست نہین اور نہ بالعکس اور ثابت ہوتا ہی قصاص ساتھ دو گواہونکے یا اقرار قاتل کے خواہ ایکبار ہو یا دو بار اور واجب ہوتا ہے قصاص ساتھ بھاری چیز کے کہ حاصل ہو ساتھ اسکے قتل غالبًا جیسے کہ واجب ہوتا ہے قصاص ساتھ قتل کرنے کے لوہے کی چیز سے مانند تلوار وغیرہ کے یعنی اگر کسی کو بھاری چیز سے مار ڈالے تو واجب ہوتا ہے اس مین قصاص یعنی قاتل کو مقتول کے بدلے قتل کیا جاوے اور جائز ہے قصاص لینا قاتل سے جس طرح اس نے قتل کیا ہو یعنی اگر قاتل نے تلوار سے مارا ہو تو اسکو بھی تلوار سے مارا جاوے اور اگر اس نے پتھرون سے مقتول کا سر کچلا ہو تو اسیطرح اسکا سر بھی پتھرون سے کچلا جاوے اور اگر اس صورت مین قاتل کو تلوار سے مارا جاوے تو بھی جائز ہے اور جائز ہے قتل کرنا کئی آدمیونکا بدلے ایک شخص کے یعنی اگر کئی آدمیون نے مل کر ایک آدمی کو مار ڈالا ہو تو اسکے عوض مین سب کو قتل کرنا چاہیئے بلکہ اگر کسی شہر کے تمام آدمی مل کر ایک شخص کو مار ڈالین تو اسکے قصاص مین سب کو قتل کیا جاوے اور واجب ہے قصاص اس شخص پر کہ قتل کرے بعد لینے دیت کے یعنی دیت لینے کے بعد قاتل کو مار ڈالے اور نہین واجب ہی قصاص شبہ عمد مین مثلاً ایک شخص مارا جاوے اندھادھند مین یعنی اس حال مین کہ نہ معلوم ہو قاتل اسکا اور نہ معلوم ہو کہ کسنے مارا بیچ لڑائی کے کہ ہو درمیان انکے ساتھ پتھرونکے یا کوڑونکے یا لکڑیون کے پس یہ قتل بیچ حکم قتل خطا کے ہے گناہ نہونے مین اور دیت اسکی دیت خطا کی ہے اور اس قتل کا نام شبہ عمد ہے ف قتل تین قسم ہے عمد اور شبہ اور خطا خاص قتل عمد یہ ہے کہ قصدًا قتل کرے ساتھ لوہے کے یا ہتھیار کے یا اس چیز کے جو اسکے حکم مین ہی اور اسسے قاتل گنہگار ہوتا ہے اور لازم آتا ہے اسپر قصاص مگر یہ کہ عفو کیا جاوے یا راضی ہون

لہ یہ حدیث رافع کی مشکوٰۃ کے باب القسامۃ مین ہی ۱۲ سہ یہ حدیث انس کی بلوغ المرام کے کتاب الجنایات مین ہی ۱۲

سہ یہ حدیث سعید بن مسیب کی مشکوٰۃ کے کتاب القصاص مین ہی ۱۲ سہ یہ حدیث عبداللہ بن عمرؓ کی بلوغ المرام کے باب الدیات مین ہے ۱۲ ۵ یہ حدیث ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ کی بلوغ المرام کی کتاب الجنایات مین ہی اور حدیث نعمان کی مسک الختام کے صفحہ ۲۷۵ مین ہے ۱۲ اور حدیث عمرو بن شعیب کی بلوغ المرام کے کتاب الدیۃ مین ہے ۱۲

وارث مقتول کی دیت پر اور شبہ عمدیہ ہے کہ قتل کرے قصداً ساتھ غیر ان چیزون کے کہ ذکر کی گئین ف اور یہ امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک ہے اور امام شافعی کے نزدیک شبہ عمد وہ ہے کہ قصداً قتل کرے ساتھ ایسی چیز کے کہ نہ حاصل ہوتا ہو اس سے قتل غالباً مانند پتھرون اور لاٹھی اور کوڑے کے۔ اور لازم آتی ہے اس قتل سے دیت مغلظہ عاقلہ پر نہ قصاص اور اس مین بھی جان مارنے سے کم مین قصاص لازم آتا ہے یعنی اگر اس سبب سے عضو قطع ہو تو اسکے بدلے اسکا عضو کاٹا جاوے اور قتل خطا محض یہ ہے کہ چوک کر مارے بغیر قصد کے جیسے کہ ایک شخص کو تیر مارے شکار گمان کرکے اور تھا وہ آدمی مسلمان اور اس مین قصاص نہین آتا اور لازم آتی ہے دیت عاقلہ پر اور نہین جائز ہے قصاص لینا بدلے بچے کے جو لڑائی مین عورت کے پیٹ سے گر کر مر جاوے۔ اور نہین واجب ہے قصاص لڑکے نابالغ پر جبکہ مار ڈالے کسی کو یا کاٹ ڈالے عضو کسی کا۔ اور نہین جائز ہے رد کرنا وارث مقتول کو قصاص لینے سے ساتھ غلبہ کے اور جبر و کے اسکو بدلہ لینے سے تو اوسپر لعنت ہے خدا کی اور غضب اسکا نہ قبول کیجاویگی توبہ اسکی اور نہ قبول ہوگا اس سے نفل اور نہ فرض اور جائز ہے پھوڑنا آنکھ کا بدلے آنکھ کے۔ اور جائز ہے کاٹنا ناک کا بدلے ناک کے اور کان کا بدلے کان کے اور ہاتھ کا بدلے ہاتھ کے اور انگلی کا بدلے انگلی کے اور اسی طرح جائز ہے توڑنا دانت کا بدلے دانت کے اور اسی طرح جائز ہے کاٹنا ہر عضو کا بدلے ہر عضو کے جہان تک کہ ممکن ہو اور زخمون کا بدلہ ہے یعنے ہر زخم کا بدلا لینا درست ہے اور جائز ہے واسطے ولی مقتول کے یہ کہ معاف کردے قصاص اور دیت دونون کو قاتل سے اور نہین جائز ہے بدلہ لینا زخم کا یہانتک کہ اچھا ہو اور اگر معاف کردے تو بڑا ثواب ہے

ف یہ حدیث ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ کی بلوغ المرام کے کتاب الجنایات مین ہے ۱۲ ف۲ یہ حدیث خشف کی مشکوٰۃ کے کتاب القصاص مین ہے ۱۲ ف۳ یہ حدیث مغیرہ کی مشکوٰۃ کے کتاب القصاص مین ہے ۱۲ ف۴ یہ حدیث عمران کی مشکوٰۃ کے باب الدیات مین ہے ف۵ یہ حدیث ابن عباسؓ کی بلوغ المرام کی کتاب الجنایات مین ہے ۱۲ ف۶ یہ مضمون قرآن مجید کے چھٹے پارے کے تیسرے پاؤ مین ہے ۱۲ اور حدیث انس کی بلوغ المرام کی کتاب الجنایات مین ہے ۱۲ ف۷ یہ حدیث ابوشریح کی مشکوٰۃ کے کتاب القصاص مین ہے ۱۲

باب دیتون کے بیان مین

ف دیت اس مال کو کہتے ہین کہ دیا جاتا ہے بدلے قتل کرنے نفس کے یا ناقص کرنے عضو کے کسی کے اعضا سے اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو ناحق مار ڈالے تو مقتول کے وارث کو اختیار ہے کہ خواہ بدلہ لے اور قاتل کو مار ڈالے یا معاف کر دے یا لیوے دیت یعنی معتبر اس مین رضا وارث مقتول کی ہے جس طرح چاہے کرے خواہ بدلہ لے خواہ معاف کر دے خواہ دیت لے اور نہین معتبر ہے اس مین رضامندی قاتل کی یعنی اسکو اختیار نہین ہے خواہ قصاص دے خواہ[۱] دیت دے اور دیت اسکی سو اونٹ ہین اور جسکے پاس اونٹ نہون سونا ہو وہ ہزار اشرفی دے اور جسکے پاس چاندی ہو وہ بارہ ہزار درہم دے اور جسکے پاس گائین ہون وہ سو گائین دے اور جسکے پاس بکریان ہون وہ دو ہزار بکریان وے اور جسکے پاس کپڑے ہون اور کچھ نہو وہ دو سو جوڑے دے **ف** اور ثابت ہو چکا ہے کہ دیت قتل عمد اور شبہ عمد کی مغلظہ[۲] ہے یعنے سو اونٹ تین طرح کے تیس حقہ جو چوتھے برس مین لگے ہون اور تیس جذعہ جو پانچوین برس مین لگے ہون اور چالیس ثنیہ یعنی دو ثنیات حاملہ جو چھٹے برس مین لگی ہون آٹھوین برس تک اور قتل خطا محض مین سو اونٹ پانچ طرح کے ہین۔ سو اگر گائے بکری چاندی سونے وغیرہ کی دیت کو جائز رکھا جاوے تو پھر تغلیظ اور تخفیف کے کوئی معنے نہونگے سب اقسام قتل کی دیت یکسان ہو جاویگی اور وجہ تطبیق کی یہ ہے کہ ہزار اشرفی یا بارہ ہزار درہم وغیرہ دیت خطا کی ہے نہ عمد کی۔ یا یہ کہ اصل دیت مین اونٹ ہین اور اگر اونٹ نہ ملین سونا چاندی وغیرہ ہو تو واجب ہوتی ہے قیمت انکی جسقدر کہ ہو یہ امام شافعی کا جدید قول ہی اور لازم آتی ہے یہ دیت[۳] قاتل کے عاقلہ پر **ف** اور مراد ساتھ عاقلہ کے عصبات ہین جو بیٹے اور ذوی الارحام کے سوائے ہین امام ترمذی نے کہا کہ اجماع اہل علم کا اسپر ہے کہ دیت لیجاوے

---

[۱] یہ حدیث ابو بکر محمد کی اور عمران بن شعیب کی مشکوٰۃ کے کتاب الدیات مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث عمرو بن شعیب کی اور علی اور مجاہد کی مشکوٰۃ کے باب الیفر کے دوسرے فصل مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی بلوغ المرام کی کتاب الجنایات مین ہے ۱۲

تین سال مین ہر سال مین تہائی دیت کی اور کہتے ہین کہ دیت قتل خطا کی قاتل کے عاقلہ پر ہے سو بعضے کہتے ہین کہ عاقلہ مرد کے وہ ہین جو باپ کی طرف سے ناتا رکھتے ہون یہ قول امام شافعی اور مالک کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ دیت فقط مردون پر آتی ہے عورتون اور لڑکون پر نہین آتی اور ہر مرد سے چوتھائی دینار کی لیجاوے اور بعضے کہتے ہین آدہی لیجاوے پس اگر پوری ہوجاوے دیت تو فبہا والا نظر کیجاوے طرف اقرب قبائل کے پس لیجاوے باقی دیت اُسسے۔ اور یہ دیت عاقلہ پر اسوقت لازم آتی ہے جبکہ ہو قتل قسم شبہ عمد اور خطا محض سے اور قتل عمد مین دیت[۵۱] عاقلہ پر لازم نہین آتی اگر بطور احسان کے دین تو یہ جائز ہے۔ اور بیچ[۵۲] ناک کے جسوقت کہ پوری کاٹی جاوے یعنی جڑ سے پوری دیت ہے یعنے سو اونٹ **ف** نوک بینی کی آدہی دیت ہے۔ اور بیچ دانتون کے کہ سب توڑے جاوین پوری دیت ہے یعنے سو اونٹ اور بیچ ہونٹون کے کہ کاٹے جاوین پوری دیت ہے **ف** اور حد ہونٹون کی سوراخ ناک کے نیچے سے اخیر شدقین یعنی باچھون تک ہی غرض وجہ مین اور طول اعلا ٹھوڑی سے اسفل خدین تک۔ اور بیچ دونون خصیون کے کہ کاٹے جاوین پوری دیت ہے۔ اور بیچ کاٹ ڈالنے آلت کے پوری دیت ہے اور بیچ توڑنے پیٹھ کی ہڈی کے پوری دیت ہے اور بیچ پھوڑنے دونون آنکھہ کے پوری دیت ہے اور بیچ ایک پاؤن کے آدہی دیت ہے اور بیچ پہونچنے زخم پوست مغز سر کے تہائی دیت ہے اور بیچ زخم پیٹ کے تہائی دیت ہے اور بیچ ایسے زخم کے کہ ہڈی سرک گئی ہو پندرہ اونٹ ہین۔ اور بیچ ہر انگلی کے ہاتھ اور پاؤن کی انگلیون سے دس دس اونٹ ہین۔ اور سب[۵۳] انگلیون کی دیت برابر ہے چھوٹے بڑے کا فرق نہین۔ اور بیچ ہر دانت کے پانچ پانچ اونٹ ہین۔ اور سب دانتون کی دیت برابر ہے چھوٹے بڑے کا فرق نہین اور بیچ ایک آنکھ کے پچاس اونٹ ہین۔ اور بیچ ایک ہاتھ کے پچاس اونٹ ہین اور بیچ اس زخم کے کہ ہڈی کھل گئی ہو پانچ اونٹ ہین اور ایک کانمین پچاس اونٹ ہین **ف** اور اصل بیچ باب قطع اعضاء کے یہ ہے کہ اگر دور کردے تمام و کمال جنس و منفعت کو یا دور کرے تمام جمال کو

---

[۵۱] یہ حدیث ابو بکر بن محمد کی بلوغ المرام کے باب الدیات مین ہے ۱۲ [۵۲] مسک الختام صد ۲۸۸ [۵۳] یہ حدیث ابو موسی کی بلوغ المرام کی کتاب الجنایات مین ہے ۱۲

کہ مقصود ہے تو واجب ہوتی ہے تمام دیت کہ ایک وجہ سے بیچ حکم تلف کرنے نفس کے ہے پس
ملحق ہے ساتھ تلف کرنے نفس کے بسبب تعظیم آدمی کے اور اصل اسکی حکم کرنا حضرت صلعم کا ہی ساتھ
تمام دیت کے بیچ زبان اور ناک کے اور پیدا ہوتے ہین اس اصل سے فروع بہت اور حکم کیا حضرت
عمرؓ نے ساتھ چار دیتون کے بیچ ایک ضرر کے کہ زائل کیا عقل اور سمع اور بصر اور کلام کو اور اسی
طرح اگر ڈاڑھی کسی کی مونڈ ڈالے اور وہ پھر نہ اُگے تو دیت آتی ہے اسلئے کہ اس مین فوت کرنا ہے
جمال اور خوبی کا اور یہی حکم ہے سر کے بالون کا اور[1] دیت کافر ذمی کی آدھی دیت مسلمان کی ہے
یعنی اگر مسلمان کسی عہد والے کافر کو مار ڈالے تو اسکی دیت پچاس اونٹ ہین اور قصاص نہین
آتا اور[2] دیت عورت کی مثل دیت مرد کے ہے یعنے عورت کے زخمون کی دیت مرد کے زخمون
کے مانند ہے جتنی مرد کی اتنی عورت کی یہان تک کہ پہونچے تہائی دیت کو یعنے اگر عورت کو ایسا
زخم لگے کہ اسکی دیت مقدار تہائی دیت سے زیادہ ہو مثلاً عورت کا ایک ہاتھ کٹ جاوے یا ایک آنکھ
نکلجاوے تو اسکی دیت آدھی دیت مرد کی ہے۔ اور[3] دیت کچے بچے کی جو مار پیٹ مین عورت کے پیٹ سے
مرکر گر پڑے ایک برده لونڈی یا غلام اور نہین[4] لازم آتی ہے دیت لڑکے نابالغ کی جبکہ ہون عصبے
اسکے محتاج۔ اور لازم آتی ہے دیت آنکھ والے کی اندھے پر یعنے اگر کوئی آنکھ والا اندھے کو اپنے ساتھ
لیجاتا ہو اور دونون کنوئین مین گر پڑین اور اگر اندھا اپنا پیر اور بینا اندھے کے اوپر تلے آکر مر جاوے
تو لازم آتی ہے اندھے پر دیت اسکی۔ اور اگر پیاسے نے کسی سے پانی مانگا اور اسنے نہ دیا اور وہ پیاس سے
مر گیا تو لازم آتی ہے دیت اسکی پانی نہ دینے والے پر یعنے سو اونٹ۔ اور اگر ایک شخص کسی گڑہے یا کنوئین
مین گرا اور گرتے وقت دوسرے آدمی کو ہاتھ مارا اپنے بچاؤ کے لئے اور دوسرے نے تیسرے کو ہاتھ مارا
اور تیسرے نے چوتھے کو ہاتھ مارا یہانتک کہ چارون اس مین گر کر مر گئے تو لازم آتی ہے دیت اُن سب کی

---

[1] یہ حدیث عمرو بن شعیب کی بروایت النسائی کے باب دیات الاعضاء مین ہے ۱۲ [2] یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی مشکوٰۃ کے باب الدیات
مین ہے۔ [3] یہ حدیث عمران کی مشکوٰۃ کے باب العفو کے تیسری فصل مین ہے ۱۲ [4] یہ حدیث علی بن رباح کی باب العفو
کے چوتھے فصل مین ہے ۱۲

ان لوگونپر کہ جنہون نے گرایا کھودا اس طور سے کہ چوتھائی دیت کی پہلے کو دین اور تہائی دیت کی دوسرے کو دین اور آدہی تیسرے کو دین اور چوتھے کو پوری دیت دین یعنی یہ دیت اس طور سے انکے وارثون کو دیجاوے ف اور اگر اسی طرح تین آدمی کنوئین مین گر کر مرجاوین تو پہلے کو تہائی دیت دینی آویگی اور دوسرے کو آدہی دیت دینی آویگی اور تیسرے کو پوری دیت دینی آویگی اور اگر دو ہون تو پہلے کو آدہی اور دوسرے کو پوری دیت دینی آویگی اور اگر صرف ایک ہی ہو تو پوری دیت[1] دینی آویگی۔ اور جو شخص کہ طبیب ٹھہراوے[2] اپنے تئین بہ خلاف حالانکہ نہین جانی گئی اس سے طب یعنی مشہور نہین ہے ساتھ طب کے اور مہارت نہین رکھتا اس مین اگر وہ کسی کا علاج کرے اور بیمار اسکے علاج سے مرجاوے تو وہ ضامن ہے یعنی اسکی دیت اسکے عاقلہ پر لازم آتی ہے برابر ہے کہ اپنے ہاتھ سے علاج کرے مانند کھولنے فصد وغیرہ کے یا ساتھ تجویز کرنے نسخہ کے کرے اور برابر ہے کہ عمد ہو یا خطا ف اور اسپر سب علماء کا اتفاق ہے

باب قسامت کے بیانمین

ف قسامت کے معنی ہین قسم کھانیکے اور شرع[3] مین قسامت کہتے ہین اسکو کہ کسی محلے یا کسی گاؤن مین یا آس پاس اسکے ایک شخص قتل کیا ہوا پایا گیا اور اسکا قاتل معلوم نہو پس پچاس آدمی مقتول کے وارثون سے قسم کھاوین اوپر مستحق ہونے خون اسکے کے یا اہل محلہ کہ متہم ہون اوپر نفی قتل کے اپنے اوپر سے اگر کسی محلہ یا کسی گاؤن مین یا آس پاس اوسکے کوئی شخص مقتول پایا جاوے[4] اور اسکا قاتل معلوم نہو اور ہو درمیان اہل محلہ اور مقتول کے عداوت یا ظاہر ہو کوئی علامت اور ظن غالب ہو کہ اونہون نے ہی مارا ہے جیسے کہ پایا گیا انکے محلے مین یا آس پاس اوسکے اور وہ انکار کرین کہ نہین مارا اسکو تو اولیاء مقتول سے

[1] یہ حدیث علی رض کی مشکوٰۃ کے چوتھے فصل مین ہے ۱۲ [2] یہ حدیث عمرو بن شعیب کی بلوغ المرام کے باب الدیات مین ہے ۱۲
[3] مسلک الختام صفحہ ۲۹۶ [4] یہ حدیث سہل کی مشکوٰۃ کے باب القسامت کے مین اور بلوغ المرام کے باب دعوی الدم مین ہے ۱۲۔

دو گواہ لئے جاوین کہ گواہی دین قتل کرنیوالے پر کہ اُس نے مارا ہے پس اگر دو گواہ گواہی دین کہ اُس نے مارا ہے تو ثابت ہوگا قصاص یا دیت اگر چاہین وارث مقتول کے اور اگر اُنکے پاس گواہ نہون تو وارثان مقتول مین سے پچاس آدمیونکو قسم دیجاوے کہ قسم کھاوین کہ قسم ہے تمنے ہی مارا ہے پس اگر قسم کھاوین تو واجب ہوتا ہے قصاص اگر ہو دعوے کسی خاص شخص پر اگر دعوے جماعت پر ہو تو واجب ہوتی ہے دیت اور اگر مدعیان قسم کھانے سے انکار کرین اور نہ انکے پاس گواہ ہون تو قسم دیجاوے پچاس آدمیونکو مدعا علیہم سے کہ قسم کھاوین کہ ہمنے نہین مارا پس اگر قسم کھاوین تو پاک ہوتا ہے ذمہ اونکا دعوی خون سے اور نہین لازم آتا ہے اُنپر قصاص اور نہ دیت اگرچہ مدعا علیہم کافر ہون اور انکے اور مدعیون کے درمیان عداوت ہو[۱]

باب بیان مین ان قصورون کے کہ نہین ہی تاوان بیچ اُن کے

اگر جانور کے مُنہ سے یا دُم سے یا پاؤن سے کوئی شخص مرجاوے یا کوئی چیز ضائع ہوجاوے تو اسکا بدلہ کچھ نہین۔ لیکن حکم اسوقت ہے جبکہ دنکو جانور سے کوئی چیز تلف ہو یعنے اسواسطے کہ دنکو باغون اور کھیتون کی نگہبانی اُنکے مالک پر لازم ہے۔ پس یہ قصور اسکی جانب سے ہے اور اگر رات کو جانور کسیکی کوئی چیز تلف کرڈالے تو اسکا تاوان اسکے مالک پر آتا ہے یعنے اسواسطے کہ رات کو نگہبانی جانور کی اُسکے مالک پر ہے پس یہ قصور مالک جانور کیجانب سے ہے۔ اور اسیطرح کان بھی معاف ہے یعنی اگر کوئی کان مین جاوے یا اُسکے اوپر کھڑا ہو اور کان گر پڑے اور وہ ہلاک ہوجاوے تو نہین آتا تاوان اسپر کہ کان کھودی ہو یا کسی کو کان کے کھودنیکے لئے مزدوری کو لگایا تھا اور کان اسپر گر پڑے اور وہ مرگیا نہین ہے تاوان صاحب کان پر اور یہ وجہ کان کے ساتھ مخصوص نہین بلکہ اور راجارون مین بھی یہی حکم ہے اور اسی طرح کنوان بھی معاف ہے یعنے کسی نے کنوان کھودا اپنی زمین مین یا زمین مباح مین اور اس مین کوئی گر کر مرگیا تو نہین ہے تاوان اوپر کھودنیوالے کنوئین کے۔ اور نہین[۲] ہے بدلہ اس شخص پر کہ کاٹ کھایا ہاتھ اسکا کسی دوسرے شخص نے پس کھینچا اس شخص نے کہ

[۱] یہ حدیث ابوہریرہؓ کی مشکوٰۃ کے باب مالا یضمن من الجنایات مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث یعلی کی مشکوٰۃ کے باب مالا یضمن من الجنایات مین ہے ۱۲

کاٹا گیا تھا ہاتھ اسکا کاٹنے والے کے منہ سے پس گر پڑے دانت اس کے یعنے اسواسطے کہ وہ اس مین معذور ہے اپنے ہاتھ بچانے کے لیے اسکے مُنہ مین سے ہاتھ کھینچا اور اسیطرح جو جنایت کہ دفع ضرر کے واسطے ہو معاف ہے نہ اس مین قصاص ہے نہ دیت اور اسیطرح اگر معضوض کاٹنے والیکے بدنمین دوسری جگہہ کاٹے تو اسپر کچھ نہین ف اور شرح السنہ مین ہے کہ اسی طرح اگر ارادہ کرے کوئی مرد کسی عورت سے بدکاری کا پس دفع کرے وہ اسکو اپنے نفس سے پس مار ڈالے اسکو تو نہین لازم آتا ہے عورت پر کچھ اور اسی طرح جو شخص کہ قصد کرے کسی کے مال لینے کا ناحق اور خونریزی اُسکی اور اسکے اہل کا پس اُسکو جائز[۵۱] ہے دفع کرنا قصد کرنیوالیکا اور قتل کرنیوالے کا لیکن لائق ہے کہ اسکو آہستہ آہستہ دفع کرے اور اگر نہ باز رہے سوائے قتال کرنیکے اور نہ ممکن ہو دفع کرنا اُسکا مگر ساتھ قتل کے۔ اور قتل کر ڈالے اسکو تو اسکا خون ساقط ہے نہ اس مین قصاص ہے اور نہ دیت اور نہ کفارہ۔ اور اسی طرح اگر کوئی میان سے تلوار کھینچے تاکہ دوسرے کو قتل کرے اور وہ دوسرا اسکو اپنے نفس سے دفع کرے اور تلوار والا قتل کیا جاوے تو دفع کرنیوالے پر کچھ چیز نہین۔ اور اسی طرح اگر کوئی کسی کے گھر مین جھانکے بدون اسکے اذن کے اور دروازہ بند ہو اور گھر والا کنکر وغیرہ سے اسکی آنکھ پھوڑ ڈالے تو اسپر بھی کچھ بدلا نہین آتا قصاص نہ دیت اگرچہ اُسکی آنکھ اندھی ہو جاوے اور نہین[۵۲] جائز ہے پھینکنا کنکری کا ساتھ انگوٹھے اور اُنگلی شہادت کے اسلئے کہ نہین کیا جاتا ہے ساتھ اس کے شکار اور نہ زخمی کیا جاتا ہے ساتھ اسکے دشمن یعنی نہ اس مین دنیا کا فائدہ ہے نہ دین کا محض لہو ولعب ہے اور باوجود اس کے لوگون کو اس سے ضرر بھی پہنچتا ہے اسواسطے کہ یہ پھینکنا توڑ ڈالتا ہے دانت کو اور پھوڑ ڈالتا ہے آنکھ کو یعنی اس مین خوف ہے فساد کا اور یہی حکم ہے ہر چیز کا کہ اس مین یہ بات پائی جاوے اور جب کوئی مسجد اور بازار مین گذرے اسکے ساتھ تیر ہو تو چاہیئے کہ پکڑ رکھے اسکی پھل کو

---

[۵۱] یہ حدیث عبد اللہ بن عمرؓ اور سعید اور ابو ہریرہؓ کی مشکوٰۃ کے باب مالا یضمن من الجنایات مین ہے ۱۲ [۵۲] یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی بلوغ المرام کی کتاب الجنایات باب قتل الجانی مین ہے ۱۲

تاکہ نہ لگے کسی مسلمان کو ف اور یہی حکم ہے ہر مجمع کا کہ مسلمان وہان جمع ہوتے ہون اور نہین[۵۱] جائز ہے اشارہ کرنا ساتھ ہتھیار کے طرف بھائی مسلمان کے اسواسطے کہ وہ نہین جانتا کہ شیطان اسکے ہاتھ سے کسی مسلمان کو ہتھیار لگوادے اور وہ اسکے سبب سے مستحق دوزخ کا ہو اور جو کوئی اپنے بھائی کی طرف لوہے کے ساتھ اشارہ کرے فرشتے اسکو لعنت کرتے ہین۔ اور جو کوئی اٹھاوے ہتھیار مسلمانون پر اگرچہ ہنسی سے ہو وہ اسلام کے طریقہ پر نہین اور نہین جائز ہے عذاب کرنا کسی کو ساتھ کھڑا کرنے کے دھوپ مین اور ساتھ ڈالنے گرم تیل کے اوپر اسکے اور ساتھ اس چیز کے کہ عذاب کرتا ہے ساتھ اسکے اللہ تعالیٰ اور جو ایسا کرے خدائے تعالیٰ اسکو عذاب کریگا۔ اور جنکے ہاتھون مین کوڑے ہون اور ظلم کرین لوگونپر عذاب کرین لوگون کو ساتھ کوڑون کے وہ ہمیشہ اللہ کے غضب مین رہتے ہین اور نہ داخل ہون گے بہشت مین کبھی اور نہ پاوینگے بو اُسکی اور حالانکہ بہشت کی بو جاتی ہے بہت دور سے اور جب کوئی کسی سے لڑے تو چاہئے کہ بچاوے منہ کو لینے اسکے منہ پر نہارے۔ اور نہین[۵۲] جائز ہے کھولنا پردے کا اور دیکھنا کسی کے گھر مین بدون اُسکے اذن کے اور جو ایسا کرے اور اسکے اہل کو دیکھے تو واجب ہے اسپر تعزیر کیونکہ ایسا کرنا درست نہین اور اگر اس حالت مین جبکہ اُسنے اُسکے گھر مین نظر کی گھر والا سامنے سے آکر اُسکی آنکھ کو پھوڑ ڈالے تو اسپر گناہ نہین۔ اور نہین لازم آتی ہے اسپر کچھ چیز اور اگر گذرے کوئی مرد ایسے دروازے پر کہ نہین ہے پردہ اوپر اوسکے اور نہین ہے وہ بند کیا گیا پس جا پڑی نظر اُسکے گھر والون پر تو نہین ہے کچھ گناہ اوپر اوسکے اور سوائے اسکے کچھ نہین کہ گناہ تو گھر والونپر ہے کہ دروازہ کیون نہ بند کیا اور پردہ کیون نہ ڈالا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واجب ہے بند رکھنا دروازہ کا یا ڈالے رکھنا پردہ کا دروازے پر۔ اور نہین جائز ہے پکڑنا تلوار کا ننگی کرکے واسطے اس خوف کے کہ گر پڑے ہاتھ سے خطاءً یا کوئی ڈرے اور نہین جائز ہے کہ چیرا جاوے

تتمہ درمیان دو انگلیون کے اس واسطے کہ زخمی نہ ہو جاوین او نگلیان

---

[۵۱] یہ حدیث ابن عمر اور ہشام اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی مشکوٰۃ کے باب لا یشیر المسلم الی اخیہ بالسلاح مین ہے ۱۲ [۵۲] یہ حدیث ابو ذر اور جابر کی اور حسن کی مشکوٰۃ کے باب لا یحل لاحد ان ینظر الی جوف بیت غیرہ مین ہے ۱۲

باب پنجم بیان لڑنیکے ساتھ باغیونکے

نہین[۱] جائز ہے ہتھیار اُٹھانا اوپر مسلمان کے اور لڑنا ساتھ اسکے اور جو کسی مسلمان پر ہتھیار اُٹھاوے وہ اسلام کے طریقہ پر نہین اسواسطے کہ طریقہ اسلام کا یہ ہے کہ مسلمان کی مدد کرے نہ یہ کہ خود اس سے لڑے لیکن عموم اس حدیث کا مخصوص ہے ساتھ قتال باغیون اہل اسلام کے اگر کوئی[۲] شخص باغی ہوجاوے اور نکلجاوے فرمانبرداری امام اسلام کے سے جسکی فرمانبرداری پر لوگ جمع ہوئے ہون اور باہر نکلجاوے جماعت سے یعنے ان لوگون سے کہ اتفاق کیا ہے اونہون نے اوپر حکم بردار ی امام کے اور جمع ہوا ہے کلمہ کلام ان کا ساتھ اسکے اور نگہبانی کی ہے اس امام نے انکو دشمن سے تو اسکا مرنا جاہلیت کا سا مرنا ہے یعنی گنہگار مرتا ہے لیکن مجرد[۳] نکلنا جماعت سے اور باغی ہوجانا امام کی حکم بردار ی سے نہین واجب کرتا ہے لڑنیکو ساتھ اُسکے اور نہین نکلتا ہی ساتھ اس حرکت کے اسلام سے لیکن اگر باغی لوگ مسلمانون کی جماعت کے ساتھ لڑین اور امام کے ساتھ لڑائی قائم کرین اور خونریزی کرین تو اسکے ساتھ لڑنا جائز ہے واسطے دلیل قول اللہ تعالیٰ کے فقاتلوا التی تبغی **ف** لیکن متعین ہے اول لڑنے سے پہلے دعوت انکی طرف رجوع کی بغاوت سے کہ شاید بغاوت سے رجوع کرین لیکن نہین جائز[۴] ہے تمام کرنا کام زخمی انکے کا اور پورا کرنا قتل اسکے کا اور نہین جائز ہے قتل کرنا قیدی انکے کا اور نہین جائز ہے طلب کرنا بھاگے ہوئے انکے کا یعنے اگر کوئی ان مین سے پیٹھ دیکر بھاگ جاوے تو اسکا پیچھا نہ کیا جاوے اگرچہ کسی گروہ کی طرف ٹھکانا پکڑنے والا ہو اور نہین جائز ہے تقسیم کرنا غنیمت انکی کا یعنی باغیون کے مال کو سر لیے لوٹنا ہی جائز نہین چہ جائیکہ اسکو تقسیم کرنا یعنی اگرچہ مال کو دار الحرب تک لیجاوین اور نہ لیا جاوے اسباب مقتول انکے کا اور یہی حکم ہے خارجیونکا کہ انکے ساتھ بھی لڑائی نہ کیجاوے

---

[۱] یہ حدیث ابن عمرؓ کی بلوغ المرام کے باب قتال اہل البغی مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث ابن عمر اور ابو ہریرہؓ کی بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے ۱۲ [۳] مسک الختام صفحہ ۳۰۱ [۴] یہ حدیث ابن عمر کی بلوغ المرام کے باب قتال اہل البغی مین ہے ۱۲

جبتک کہ امام پر خروج نہ کرین پھر جب امام کے ساتھ لڑائی قائم کرین اور مسلمانونکی جماعت[1] مین پھوٹ ڈالین تو جائز ہے لڑنا ساتھ اُنکے اور قتل کرنا اُنکو خواہ کوئی ہو اگرچہ کسی ملک مین اور زمین کے کنارے مین ہو یعنے واسطے داخل کرنے ضرر اپنے کے مسلمانونپر اور پھوٹ ڈالنے کے درمیان ادنکے برابر ہے کہ امام عادل ہو یا ظالم جبتک کہ نماز کو قائم رکھے **ف** خارجی[2] لوگ ایک فرقہ ہے مسلمانون مین اُنکا اعتقاد یہ ہے کہ کبیرہ گناہ کرنیوالا کافر ہے اور جو اُنکے عقیدے کے مخالف ہو وہ اُنکے نزدیک کافر مخلد فی النار ہے اور اُنکو کافر کہنا جائز نہین اور ان سے نکاح کرنا اور انکے ذبیحہ کا کھانا بالاجماع جائز ہے اور فرق اُن مین اور باغیون مین یہ ہے کہ باغی صرف اسکو کہتے ہین جو امام مسلمین کی فرمانبرداری اور مسلمانونکی جماعت سے باہر نکلجاوے بدون تبدیل اعتقاد کے اور مراد خلیفہ سے کسی[3] ملک یا کسی حصہ زمین کا ہے جسکی فرمانبرداری سے نکلجاوے وہ خلیفۂ اسلام مراد نہین اور جو تمام دنیا کے مسلمانونکا حاکم ہو پس اگر حدیث کو اس خلیفہ پر محمول کیا جاوے کہ تمام اہل اسلام نے اسپر اجماع کیا ہو تو فائدہ حدیث بہت قلیل رہجاتا ہے فائدہ ثانیہ فتح الباری شرح صحیح بخاری مین ہے کہ اتفاق کیا ہے اہلسنت نے کہ نہین جائز ہے طعن کرنا کسی ایک پر اصحاب مین سے بسبب اُس چیز کے کہ واقع ہوئی ہے لڑائی سے یعنی جنگ جمل اور صفین مین کہ علی مرتضیٰؓ اور حضرت عائشہؓ اور معاویہؓ کے درمیان واقع ہوا اگرچہ پہچانا ہو محق نے اسبات کو ان سے اسواسطے کہ لڑائی نہین کی اُنہون نے ان جنگون مین مگر اجتہاد سے اور خدا تعالیٰ نے معاف کیا ہے خطاء کو کہ اجتہاد مین واقع ہو بلکہ ثابت ہوا ہے کہ اسکو اجر ہے اور مصیب کو دوہرا اجر ہے پس لازم ہے کہ اپنی زبان کو اُن کے معاملہ مین بند رکھے کسی کو بُرا نہ کہے کہ سلامتی اسی مین ہے بس

باب پنجم بیان قتل کرنے مرتدونکے

ف مرتد اسکو کہتے ہین جو اسلام سے پھر کر کافر ہو جاوے۔ جب کوئی مسلمان[4] دین اسلام سے

[1] یہ حدیث بلوغ المرام کے باب قتال اہل البغی مین ہے ۱۲ [2] مسک الختام جلد ۲ صفحہ ۲۶ [3] مسک الختام جلد دوم صفحہ ۳۰ [4] یہ حدیث ابن عباسؓ کی بلوغ المرام کے باب الجنائی مین ہے ۱۲

پھر جاوے خدا کی پناہ تو اول اس سے توبہ طلب کیجاوے پس اگر توبہ کرے تو فبہا نہین تو واجب ہی قتل کرنا اُسکا خواہ مرد ہو یا عورت اور برابر ہے کہ اسلام سے پھر کر کافر ہو جاوے یا یہودی ہو جاوے یا نصرانی ہو جاوے یا کوئی دین اختیار کرے سوائے اسلام کے اور نہین[۱] جائز ہے جلانا مرتد کا آگ مین اور نہین جائز ہے[۲] مثلہ کرنا اسکا یعنے کاٹنا ناک یا کان یا پاؤن یا دیگر اعضا کا اور اسی طرح واجب[۳] ہے قتل کرنا اس شخص کا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دے اور اسکا خون معاف ہے اور اگر مسلمان ہو تو مرتد ہو جاتا ہے واجب ہے قتل کرنا اسکا بغیر طلب کرنے توبہ کے اور اگر ذمی کافر ہو تو اسکو بھی قتل کیا جاوے اور اسکا عہد ٹوٹ جاتا ہے۔ اور جب غلام[۴] دار الحرب کی طرف بھاگ جاوے تو حلال ہوتا ہے خون اوسکا یعنے اگر کوئی اسکو مار ڈالے تو اُسکے قاتل پر کچھ نہین آتا بسبب محافظت کرنے مشرکون کے اور یہ جادوگر تلوار سے قتل کیا جاوے برابر ہے کہ مسلمان ہو یا کافر مرد ہو یا عورت اسواسطے کہ[۵] جادو کفر ہے اور اسکا سیکھنا اور سکھانا بھی کفر ہے برابر ہے کہ سحر کیا ہو مسلمان پر یا ذمی پر اور اسی طرح علم شعبدہ بازی اور مداری کا بھی حرام ہے اور[۶] اسی طرح اگر کوئی شخص کسی پر حملہ کرے اور قصد کرے کسی کے مال لینے کا ناحق یا خونریزی اُس کی کا یا اوسکے اہل کا یا فتنہ ڈالنے کا اسکے دین مین اور نہ ممکن ہو دفع کرنا اُسکا مگر ساتھ قتل کے تو جائز ہے قتل کرنا اوسکا اور نہین آتی ہے اسپر کچھ چیز نہ قصاص اور نہ دیت لیکن افضل یہ ہے کہ نہ لڑے اگرچہ شہید ہو جاوے۔ اور جو شخص کہ لڑائی کرے ساتھ اللہ اور اسکے رسول کے اور فساد کرے زمین مین یعنے قزاقی اور راہ زنی کرے اور مسافرونکو لوٹے تو اسکی سزا یہ ہے کہ اسکو قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوے یا اُسکا داہنا ہاتھ اور بایان پاؤن کاٹا جاوے یا شہر سے بدر کیا جاوے امام کو اختیار ہے جو سزا مناسب جانے دے۔ اور جو کوئی مرتد ہو کر کسی مسلمانکو مار ڈالے اور اسکا مال لوٹ لے تو جائز ہے سزا دینی اسکو ساتھ اس[۷] طرح کے کہ اسکے ہاتھ پاؤن کاٹیجاوین

---

[۱] یہ حدیث عکرمہ کی مشکوٰۃ کے باب قتال اہل الردۃ مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث عمران کی مشکوٰۃ کے باب قتال اہل الردۃ مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث ابن عباس کی بلوغ المرام کے باب قتال الجانی مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث جریر اور جندب کی مشکوٰۃ کے باب قتال اہل الردۃ مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث ابوہریرہ کی مسک الختام جلد دوم کے صفحہ ۳۵ اصفحہ ۳۴ مین ہے ۱۲ [۶] یہ حدیث عائشہ کی بلوغ المرام کے کتاب الجنایت مین ہے ۱۲ [۷] یہ حدیث انس کی مشکوٰۃ کے باب قتال اہل الردۃ مین ہے ۱۲۔

اور لوہے کی میخین گرم کرکے اسکی آنکھون مین پھیری جاوین اور اُسکو دھوپ مین ڈالا جاوے اور پانی نہ دیا جاوے یہانتک کہ مرجاوے اور جائز نہین ہے کسی مسلمان کو کہ رہے بیچ کافرونکے بلکہ کافرون سے اتنی دور رہے کہ ایک کو دوسرے کی آگ نظر نہ آوے اور جو مسلمان کہ کافرون کے درمیان رہتا ہو اگر اسکو کوئی مسلمان مار ڈالے تو اسکے قاتل پر قصاص نہین اگرچہ عمداً مارا ہو اور دیت اُسکی آدھی ہے۔ اور نہین جائز ہے جلانا چیونٹیون کا ساتھ آگ کے اگرچہ چیونٹی نے کسی آدمی کو کاٹا ہو ف اور یہی حکم ہے ہر چیز کا کہ کسی چیز کو آگ مین جلانا جائز نہین لیکن اگر چیونٹی کاٹے مار ڈالنا جائز ہے۔ اور نہین جائز ہے واسطے کسی مسلمان کے کہ خریدے زمین خراجی کو

کتاب حدون کے بیان مین

ف حد اصل مین ساتھ معنے منع کے ہے اور حدود شرعی کو حدود اسواسطے کہتے ہین کہ منع کرتی ہے آدمی کو واقع ہونے سے گناہ مین اور حد شریعت مین اُس عقوبت کو کہتے ہین کہ مقرر کیگئی ہے واسطے حق خدا کے پس قصاص کو حد نہین کہا جاویگا اسواسطے کہ بندیکا حق ہے اور تعزیر کو بھی حد نہین کہتے ہین اسواسطے کہ وہ مقرر نہین ہے

باب بیچ حدزانی کے

اگر کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ حرام کاری کرے تو واجب ہے قائم کرنا حد کا اوپر اُسکے اگر محصن ہو یعنے آزاد ہو مکلف ہو یعنے عاقل بالغ ہو صحبت کی عورت سے ساتھ نکاح صحیح کے تو اسکی حد یہ ہے کہ اُسکو پتھرون سے مار ڈالا جاوے برابر ہے کہ زانی مسلمان ہو یا کافر اور برابر ہے کہ مرد ہو یا عورت اور اگر محصن نہو تو اسکی حد یہ ہے کہ اوسکو سو کوڑا مارا جاوے اور ایک برس اپنے شہر سے نکالدیا جاوے طرف ایسی جگہہ کے کہ وہان اسکو مسافر کہا جاوے۔ اور اسی طرح واجب ہوتی ہے حد زنا کی غلام اور

۵۱ یہ حدیث جریر کی مشکوٰۃ کے باب الیقین مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابو الدرداء کی مشکوٰۃ کے باب الیضا مین ہے ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابوہریرہ وغیرہ کی بلوغ المرام کے باب حد الزانی مین ہے اور حدیث علی کی باب الیضا مین ہے ۱۲۔

لونڈی[۱] پر خواہ بیاہی ہوئی ہون اور اُنکی حد آدہی ہے بہ نسبت آزاد کے یعنے پچاس کوڑے لیکن لونڈی غلام پر رجم نہین اسواسطے کہ غلام کی حد بہ نسبت آزاد کے آدہی ہے اور رجم یعنے سنگسار کرنا آدہون آدھ نہین ہوسکتا اور مکاتب کو بھی حد ماری جاوے مانند غلام کے اور اگر زانی حد مارنے کے بعد پھر[۲] زنا کرے تو اسکو پھر حد ماری جاوے اور اگر پھر زنا کرے تو پھر حد ماری جاوے اور اگر چند بار زنا کرے حد مارنے سے پہلے تو نہین واجب ہوتی ہے مگر ایک حد۔ اور ثابت ہوتی ہے حد زنا کی ساتھ[۳] اقرار زانی کے۔ اور کفایت کرتا ہے اقرار اُسکا فقط ایکبار زیادہ اقرار کرنیکی ضرورت نہین لیکن احتیاط اس مین ہے کہ چار بار اقرار کرے تاکہ کوئی شبہ باقی نہ رہے اور ضرور ہے اقرار مین تصریح کرنی ساتھ[۴] زنا کے اس طور سے کہ کہے داخل ہوا ذکر میرا اسکی شرمگاہ مین جیسے کہ داخل ہوتی ہے سلائی سُرمہ دانی مین اور اسی طرح ثابت ہوتی ہے حد زنا کی ساتھ چار گواہون کے جو گواہی دین کہ ہمنے اسکو زنا کرتے دیکھا ہے اس طرح جیسے کہ داخل ہوتی ہے سلائی سرمہ دانی مین اور ہونا چار گواہون کا اس امر مین ثابت ہی اجماع سے اور اسی طرح ثابت ہوتی ہے حد زنا کی حمل سے اس عورت سے جسکا خاوند نہو اور واجب ہے امام[۵] پر تحقیق کرنی ان امرونکی کہ حد باوجود انکے واجب نہین ہوتی برابر ہے کہ زانی حکم کو جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اور مستحب ہے سکھلانا اس چیز کا کہ ساقط کرنے والی ہو حد کو اور ساقط ہوتی ہے حد زنا کی جبکہ رجوع[۶] کرے زانی اپنے اقرار سے یعنی اقرار کرنیکے بعد کہے کہ مین نے زنا نہین کیا یا مینے جھوٹ بولا یا بھاگ جاوے وقت حد مارنے کے اور اگر حد کے درمیان بھاگ جاوے تو اسکا پیچھا نہ کیا جاوے۔ پھر اگر توبہ کرے تو ساقط ہوتی ہے اس سے حد لیکن جسکا زنا چار گواہون سے ثابت ہوا ہو اسکا رجوع کرنا اور بھاگنا حد کو ساقط نہین کرتا اور مسلمانون[۷] کو چاہیئے کہ ساقط کرین حدونکو آپس مین جہانتک کہ ہوسکے یعنے انکے موجبات کو ڈھانکین اور

---

[۱] مسک الختام جلد دوم صـ۳۱۷ ۱۲ [۲] یہ حدیث ابوہریرہ کی بلوغ المرام کے باب حد الزانی مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث عمرؓ کی بلوغ المرام کے باب حد الزانی مین ہے [۴] یہ حدیث ابوہریرہؓ کی بلوغ المرام کے باب حد الزانی مین ہے ۱۲ [۵] مسک الختام جلد دوم صـ۳۱۵ [۶] یہہ حدیث یزید بن نعیم کی مشکوۃ کے کتاب الحدود مین ہے ۱۲ [۷] یہ حدیث ابوہریرہؓ اور عائشہ اور علی کی بلوغ المرام کے باب حد زانی مین ہے ۱۲۔

پردہ پوشی کرین اور حاکم تک نہ لیجائین اور جب حاکم تک پہنچے تو اوسکو خدا کی حد کا معاف کرنا جائز نہین اور اسی طرح امام کو بھی چاہیے کہ ساقط کرے حد کو جہان تک ہو سکے یعنی ساتھ تلقین کرنے عذرون کے کہ دیوانہ ہو گیا ہے تو یا شراب پی ہے تو نے یا بوسہ لیا ہے تو نے یا ہاتھ لگایا ہے تو نے یا کہے کہ توبہ کر پھر اگر وہ اقرار کے بعد کہے کہ مین دیوانہ ہون یا شراب پی ہے یا بوسہ لیا ہے یا ہاتھ لگایا ہے یا کہے کہ مین نے توبہ کی تو حد اس سے ساقط ہوتی ہے۔ اور اسی[۱] طرح امام کو چاہیے کہ دفع کرے حد کو ساتھ شبہ کے لیکن مسقط حد وہ شبہ ہے جو جائز الوقوع ہو جیسے اکراہ کے دعوے یا عورت کہے کہ مین سوتی تھی کہ کسی مرد نے آکر مجھ سے زنا کیا یا کہے کہ مجھکو اسکے حرام ہونے کا علم نہ تھا کہ اس حال مین اس شبہ سے اوس سے حد ساقط کرنی چاہیے اسواسطے کہ چوک جانا امام کا حد مین ساتھ شبہ کے بہتر ہے قائم کرنے حد کے سے ساتھ شبہ کے لیکن جو شبہ کہ جائز الوقوع نہو اس سے حد ساقط نہین ہوتی جیسے کہے مرد کہ مین سوتا تھا کہ کسی[۲] عورت نے مجھ سے آکر زنا کروایا۔ اور جائز ہے واسطے مالک کے یہ کہ قائم کرے حد کو اپنی لونڈی اور غلام پر جبکہ حرام کاری کرین بدون اذن امام کے یعنی اسکو حد مارنیکے واسطے امام سے اذن لینے کی حاجت نہین برابر ہے کہ صلاحیت اسکی رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو اور یہی حکم ہے بیچ اقامت حد سرقہ اور شراب کے کہ مالک کو اپنے غلام پر اسکا قائم کرنا جائز ہے اور نہین واجب[۳] ہوتی ہے حد زنا کی لڑکے نابالغ پر یہانتک کہ جوان ہو اور نہ مجنون[۴] پر یہانتک کہ ہوش مین آوے اس واسطے کہ اقرار مجنون کا صحیح نہین اور اسی طرح نہین واجب ہوتی ہے حد زنا کی نشہ والے پر کہ اسکا اقرار بھی صحیح نہین۔ اور اسی[۵] طرح نہین واجب ہوتی ہے حد ساتھ بوسہ لینے کے اور ہاتھ لگانیکے اور نظر کرنیکے یعنے مقدمات زنا مین۔ اور نہین ساقط ہوتی ہے حد[۶] ساتھ صدقہ کرنیکے اور بدلہ دینے اسکے کے اگرچہ کتنا ہی مال اسکے بدلے دے۔ اور نہین[۷] جائز ہے حد مارنی عورت حاملہ پر یہانتک کہ بچہ جنے اور بے پرواہ ہو اس سے بچہ اسکا جبکہ نہ پایا جاوے

---

[۱] مسک الختام جلد دوم صفحہ ۳۲۳ [۲] یہ حدیث علی کی بلوغ المرام کے باب حد زنا کی مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث علی رضؓ کی ترمذی کے صفحہ ۲۱۹ مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث ابوہریرہ اور بریدہ کی مشکوۃ کے کتاب الحدود مین ہے [۵] یہ حدیث ابن عباس رضؓ کی مشکوۃ کے کتاب الحدود مین ہے ۱۲ [۶] یہ حدیث ابوہریرہ اور زید کی بلوغ المرام کے باب حد زنا کی مین ہے ۱۲ [۷] یہ حدیث بریدہ کی مشکوۃ کے کتاب الحدود مین ہے ۱۲

کوئی پرورش کرنیوالا اُسکا اور اُسّت مین بھی بدلہ کے پلانے والی پائی جاوے تو بچہ جننے کے بعد اسکو حد مارنی جائز ہے۔ اور اسی[1] طرح نہین واجب ہوتی ہے حد اس عورت نفاس والی پر یہانتک کہ نکلے اپنے نفاس سے۔ اور نہین واجب[2] ہوتی ہے حد اس عورت پر کہ زنا کیا گیا ہو اُس سے ساتھ زبردستی کے اور نہین ہے زنا کرنیوالے پر مہر اُسکا لینے اجرت زنا کی۔ اور جب عورت[3] کو سنگسار کیا جاوے تو واسکے واسطے گڑہا کھودا جاوے اسکے سینے تک اور اسکے کپڑے اسپر باندھے جاوین اور اس گڑھے مین اسکو کھڑی کر کے سنگسار کیا جاوے اور رجم کے وقت اسکا بدن نہ کھل جاوے واسطے بے قراری کے کہ موت کے وقت ہوتی ہے۔ اسی[4] طرح مرد کے واسطے بھی گڑہا کھودا جاوے اور جائز ہے جنازہ پڑہنا محدود اور مرجوم کا یعنے اس شخص کا کہ حد مارا جاوے اور سنگسار کیا جاوے۔ اور اگر کوئی[5] کافر اہل کتاب وغیرہ زنا کرے تو اُسکا بھی وہی حکم ہے جو مسلمان کا حکم ہے یعنی اگر محصن ہو تو سنگسار کیا جاوے اور اگر محصن نہو تو اسکو کوڑے مارے جاوین ف اور اسی طرح اہل کتاب وغیرہ کفار اگر کسی چیز مین جھگڑا کرین اور اپنا مقدمہ مسلمان حاکمون کی طرف لیجاوین تو حکم کیا جاوے درمیان انکے ساتھ کتاب و سنت کے اور احکام مسلمانون کے اور اگر زنا کرے کوئی بیمار[6] کہ اسکے اچھے ہونیکی امید نہو اور حد کی طاقت نہ رکھتا ہو تو حد مارا جاوے ساتھ بڑی ٹہنی کھجور کے کہ اسمین سو شاخ ہون پس مارے اسکو ایکبار اسطرح سے کہ ہر ایک شاخ اسکے بدن پر لگے ف تاکہ مر نہ جاوے۔ اور اسی طرح تندرست[7] آدمی کو بھی کوڑے مارے تو درمیانہ چوٹ مارے نہ زور سے نہ ہلکے۔ اور کوڑا بھی درمیانہ ہو نہ نیا نہ پرانا اور اگر لکڑی ہو تو نہ بڑی ہو نہ چھوٹی متوسط ہو اور نہ تاخیر کیجاوے حد بیمار اور کمزور سے اونکے اچھے اور طاقتور ہونے تک اور اگر کوئی[8] شخص اپنی مان کے ساتھ زنا کرے تو اسکو قتل کیا جاوے خواہ سگی مان ہو خواہ سوتیلی۔ اور جب کسی شخص پر حد[9] قائم کیجاوے تو اسکو ملامت کرنی جائز نہین ہے بلکہ ملامت کرنی اس شخص کو لایق ہے

---

[1] یہ حدیث علی کی مشکوۃ کے کتاب الحدود مین ہے ۱۲ [2] یہ حدیث وائل کی مشکوۃ کے کتاب الحدود مین ہے ۱۲ [3] یہ حدیث بریدہ کی مشکوۃ کے کتاب الحدود مین ہے ۱۲ [4] مسک الختام جلد دوم صفحہ ۳۱۲ [5] یہ حدیث علیؓ کی مشکوۃ کے کتاب الحدود مین ہے ۱۲ [6] یہ حدیث سعید کی بلوغ المرام کی باب حد زانی مین ہے ۱۲ [7] مسک الختام جلد دوم صفحہ ۳۲۱ ۱۲ [8] یہ حدیث براء کی مشکوۃ کے کتاب الحدود کی چوتھی فصل مین ہے ۱۲ [9] یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی بلوغ المرام کے باب حد زانی مین ہے ۱۲

جسکا مقدمہ امام تک نہ پہونچا ہو واسطے ڈرانیکے اور جب امام تک پہونچ جاوے اور اسپر حد قائم کیجاوے تو وہی کافی ہے ۔ اور اگر کسی کی لونڈی زنا کرے اور ظاہر ہو زنا اسکا تو چاہیئے کہ اسکو حد مارے اور اسکو عار نہ دلاوے پھر اگر اسی طرح زنا کرے تیسری بار تو چاہیئے کہ اسکو بیچ ڈالے اگرچہ بالون کی رسی سے ہو ف اور یہی حکم ہے زوجہ کا اگر زنا کرے تو اسکو حد ماری جاوے اور مجرد زنا سے اسکو طلاق دینی واجب نہین لیکن اگر زنا اس سے مکرر واقع ہو تو باوجود قائم کرنے حد کے ہر بار مین اسکو طلاق دینی واجب ہے ۔ اور اگر کوئی شخص[1] اپنی بی بی کی لونڈی سے زنا کرے اور اسکی بی بی نے اسکے واسطے حلال کی ہو تو اسکی حد یہ ہے کہ اسکو سو کوڑے مارا جاوے اور اگر اس نے اسکے واسطے حلال نہ کیا ہو تو اسکو سنگسار کیا جاوے اور اگر کوئی شخص[2] کسی چوپائے سے زنا کرے تو دونون کو قتل کیا جاوے زانی کو بھی اور چوپائے کو بھی ف اور حکمت اسکے قتل کرنے مین یہ ہے کہ پیدا نہو اُس سے حیوان بصورت انسان کے یا انسان اوپر صورت حیوان کے اور لاحق ہو صاحب اسکے کو عار دُنیا مین اور اگر کوئی شخص اعلام کرے یعنی کسی مرد یا عورت کی دبر مین زنا کرے تو قتل کیا جاوے فاعل کو بھی اور مفعول کو بھی ۔ اور نہین جائز ہے حد کے قائم کرنے مین لحاظ کرنا کسی کا قریب کے ناتے کا ہو یا بعید کے ناتے[3] کا اور نہ ملامت کا اور ایک حد کا قائم کرنا بہتر[4] ہے مینہ برسنے سے چالیس دن تمام دنیا مین ۔ اور اگر کوئی[5] شخص کو زنا کرتے دیکھے تو چاہیئے کہ اسکے عیب کو چھپاوے کسی کے آگے ظاہر نہ کرے کہ قیامت کے دن خدا اسکے عیب کو چھپاویگا ۔ اور یہ حکم امام کی طرف مقدمہ پہونچنے سے پہلے ہے نہ پیچھے ۔ اور اسی طرح اگر کوئی شخص زنا کرے اور اسکو کوئی نہ دیکھے تو واجب ہے کہ اسکو چھپاوے[6] کسی دوسرے کو نہ بتلاوے اور چاہیئے کہ توبہ کرے طرف اللہ کے کہ خدا تعالیٰ اوسکے گناہ کو معاف کریگا یعنی جب خدا تعالیٰ نے دنیا مین اُسکی

---

[1] یہ حدیث نعمان کی ترمذی کے صفحہ ۲۵۰ مین ہے ۱۲ [2] یہ حدیث ابن عباسؓ کی بلوغ المرام کے باب حد زانی مین ہے ۱۲ [3] یہ حدیث عبادہ کی مشکوۃ کی کتاب الحدود مین ہے ۱۲ [4] یہ حدیث ابن عمر کی مشکوۃ کے کتاب الفتن مین ہے ۱۲ [5] یہ حدیث ترمذی کے صفحہ ۲۴۵ مین ہے ۱۲ [6] یہ حدیث ابن عمر کی بلوغ المرام کے باب حد زانی مین ہے ۱۲

پر وہ پوشی کی تو امید ہے کہ قیامت مین بھی اسکی پردہ پوشی کریگا اسواسطے کہ توبہ سے گناہ معاف ہوجاتا ہے اور نہین[ع] جائز ہے مرد کو کہ مشابہت کرے ساتھ عورت کے لباس مین اور بول چال مین یا اپنے ہاتھ پاؤن مہندی سے رنگے اور نہ بالعکس اور جو ایسا کرے وہ ملعون ہے ۔

باب حد قذف کے بیان مین

اگر کوئی شخص کسی محصن کو حرام کاری کی تہمت کرے[۱] اور زنا کا عیب لگادے اور اوسپر افترار اور بہتان باندہے اور اسپر چار گواہ نہ لاوے تو اسکی حد یہ ہے تو اسکو اسی کوڑے مارے جاوین اور اسکی گواہی کبھی قبول نہ کیجاوے جبکہ ہو تہمت کرنے والا آزاد مرد اور اگر غلام ہو تو اسکو چالیس کوڑے مارے جاوین ۔ اور اگر دو شخص[۲] آپس مین لڑین ایک کہے کہ میرے مان باپ زانی نہین تو واجب ہوتی ہے اسپر حد قذف کی یعنے اسی کوڑے اس لیے کہ اسنے دوسرے کو تعریض کی گویا کہا کہ تیرے مان باپ زانی ہین اور اگر کوئی[۳] اپنے غلام کو زنا کی تہمت کرے تو نہین واجب ہوتی ہے اسپر حد قذف کی ۔ اور اسی طرح نہین واجب ہوتی ہے حد قذف کی اس شخص[۴] پر کہ تہمت زنا کی کرے اس عورت کو کہ مشہور ہو ساتھ زنا کے اور ہو پیشہ اسکا زنا ۔ اور اسی طرح نہین واجب ہوتی ہے حد قذف کی اس شخص پر کہ تہمت کرے زنا کی غیر محصن کو یا قذف کرے محصن کو ساتھ غیر زنا کے بلکہ اسپر تعزیر ہے اور اسی طرح نہین واجب ہوتی ہے حد قذف کی اس شخص پر کہ اپنی عورت کو زنا کی تہمت کرے بسبب لعان کرنیکے جبکہ دعوی قذف پر چار گواہ گذارنے سے عاجز ہو لیکن اگر لعان سے انکار کرے اور نہ چار گواہ لاوے تو واجب ہوتی ہے اسپر حد لعان کی

باب بیچ حد چوری کے

ف شرع مین چوری کہتے ہین لینا مال محرز[ع] مملوک غیر کا پوشیدہ طور سے اور محرز سے مراد یہ ہے کہ

---

[۱] یہ مضمون آیت والذین یرمون المحصنات الآیۃ کا ہے جو اٹھارہوین پارے قرآن کے دوسرے پاؤ مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث مشکوۃ کی فصل رابع مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث ابوہریرہ کی بلوغ المرام کے باب حد قذف مین ہے ۱۲ [۴] مسک الختام جلد ۲ صفحہ ۲۲۵ ۱۲ [۵] مسک الختام جلد ۲ صفحہ ۲۳۳ [ع] یہ حدیث بلوغ المرام مین ہے ۱۲

مال ایسی جگہہ مین ہو کہ اسکو کوئی نہ دیکھ سکے یعنے مکان محفوظ مین ہو پس اگر کوئی شخص کسکی مال چرا[۵۱] ادے اور ہو وہ بقدر تین درہم کے یعنے چودہ آنہ کے یا زیادہ اس سے ہو کوئی چیز اور کہ پہونچے قیمت اسکی تین درہم کو اور وہ مال اسکے پاس پایا جاوے یا وہ اقرار کرے[۵۲] چوری کا تو واجب ہوتی ہے اوپر حد چوری کی یعنے اسکا داہنا ہاتھ کاٹا جاوے۔ پس نہین واجب آتا کاٹنا ہاتھ کا بیچ کم کے تین درہم سے **ف** اور یہی حکم ہے ہر چیز کا کہ اسکی قیمت تین درہم سے کم ہو۔ اور نہین آتا کاٹنا ہاتھ کا لوٹنے والے پر[۵۳] یعنی کسی کا مال لیوے زبردستی لوگون کے سامنے بسبب اطلاق ہونے چور کا اوپر اسکے اسلئے کہ چور وہ ہے جو خفیہ مال لے اور اسی طرح نہین واجب آتا ہے ہاتھ کاٹنا خائن پر اور نہ اُچکے پر **ف** خائن سے مراد وہ شخص ہے کہ خفیہ طور سے کسی کا مال بطریق امانت کے لے اور وہ دعوی کرے اسکے ضائع ہونیکا یا منکر ہو جاوے کہ مجکو دی ہی نہین پس خائن کا ہاتھ کاٹنا اسلیے نہین آتا کہ قصور ہے حرز مین یعنے حفاظت کامل نہین اور لوٹنے والے اور اُچکے کا ہاتھ اسواسطے نہین کاٹا جاتا کہ مال غیر کا خفیہ نہین لیتے بلکہ کھلم کھلا لیتے ہین۔ اور نہین آتا کاٹنا ہاتھ کا بیچ چرانے[۵۴] میوے کے کہ درخت پر لگا ہو برابر ہے کہ خشک ہو یا تر انگور ہو یا کھجور وغیرہ اور نہ بیچ چرانے گابھے سفید کھجور کے **ف** کثر یعنے گابھا سفید کھجور کا اور وہ ایک چیز ہوتی ہی سفید نرم مثل چربی کے کہ کھجور کے درخت کے سر سے نکلتی ہے لوگ اسکو کھاتے ہین یعنی ہاتھ کاٹنا نہین آتا بیچ میوے کے کہ لٹکتا ہو درخت پر اس لیے کہ محرز یعنی گہرا ہوا اور محفوظ نہین ہے اور جب درخت سے کاٹا جاوے اور محرز کیا جاوے یعنے کھلیان مین ڈالا جاوے تو اس مین ہاتھ کاٹا جاوے بسبب محرز ہونیکے اور یہی حکم ہے ہر چیز کا کہ اسکی اصل مباح ہے مانند لکڑی گھانس شکار وغیرہ کے اور اسی طرح ہاتھ کاٹنا آتا ہے گیہون اور شکر مین بالاتفاق اور گوشت اور شربت اور مانند اسکے قیاس کیا گیا ہے اوپر اسکے اور نہین ہاتھ کاٹنا آتا بیچ لینے اس جانور کے کہ چرتا ہو پہاڑ مین

---

۵۱ یہ حدیث ابی امامہ اور عائشہ رضہ کی بلوغ المرام کے باب حد سرقہ مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ مضمون آیت السارق والسارقۃ الآیۃ مین ہے ۱۲ ۵۳ یہ حدیث جابر کی بلوغ المرام کے باب حد سرقہ مین ہے ۵۴ یہ حدیث رافع اور عمرو بن شعیب رضہ اور عبداللہ بن عبدالرحمن کی مشکوۃ کے باب قطع السرقہ مین ہے ۱۲

اور اسکی کوئی حفاظت نہ کرتا ہو یعنی اس لیے کہ محرز نہین لیکن جسوقت کہ ٹھکانا دے جانور کو ہی کو جگہہ بند ہنے جانورون کے پس ہاتھ کاٹنا آتا ہے اسقدر مین کہ پہونچے قیمت اسکی تین درہم کو اور اگر کوئی شخص[۵۱] اپنی چادر اپنے سر کے نیچے رکھکر سوتا ہو اور کوئی چور اسکی چادر اسکے سر کے نیچے سے چورا لیوے تو اسکا ہاتھ کاٹا جاوے جبکہ قیمت اسکی تین درہم کو پہنچے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واجب آتا ہے کاٹنا ہاتھ چور کا اس چیز مین کہ مالک اوسکا نگہبان ہو اگرچہ وہ چیز بند مکان مین نہو اور یہی حکم ہے ہر چیز کا کہ سر کے نیچے رکھ کر کوئی سوتا ہو کہ محرز ہے اور اس مین ہاتھ کاٹا جاوے چور کا جبکہ پہونچ جاوے قیمت اسکی تین درہم کو اور جائز ہے واسطے مالک چیز کے کہ بخشدے چورائی گئی چیز چور کو پہلے اس سے کہ پہونچایا جاوے مقدمہ اُسکا طرف حاکم کے اور ساقط ہو جاتی ہے اس سے حد چوری کی لیکن جب مقدمہ اُسکا حاکم کی طرف پہونچ جاوے تو واجب ہوتا ہے اسپر کاٹنا ہاتھ کا اگرچہ مالک وہ چیز چور کو بخشدے اسواسطے کہ چور کا ہاتھ کاٹنا خدا کا حق ہے اسکے معاف کرنے سے ساقط نہین ہوتا اور اسی طرح کاٹا جاوے ہاتھ کفن چور کا اسواسطے کہ وہ خفیہ مال لیتا ہے حرز سے۔ اور اتفاق[۵۲] ہے اسپر کہ نہین ہے ہاتھ کاٹنا اس شخص پر کہ چوراوے مال غنیمت اور خمس سے اگرچہ اسکے اہل سے نہو اسواسطے کہ وہ اس مین شریک ہے ساتھ رضیح کے یا خمس کے اور نہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا جہاد مین یعنے ہو جبکہ لشکر دار الحرب مین اور نہ ہو امام اُن مین اور کارپرداز انکا ہو امیر لشکر کا بسبب احتمال کے فتنہ مین پڑجاوے وہ ساتھ لاحق ہونیکے طرف دار الحرب کے اور بسبب خوف واقع ہونے تفرقہ کے مجاہدون مین اور واجب[۵۳] ہے کاٹنا ہاتھ کا اس شخص پر کہ کسی سے کوئی چیز مانگ کر لیوے پھر جان بوجھکر اس سے منکر ہو جاوے **ف** اور یہ حکم مخصوص ہے ان حدیثون سے کہ دلالت کرتی ہین اوپر اعتبار حرز کے اور واجب ہے قائم کرنا حد کا ہر شخص پر برابر ہے کہ مالدار ہو یا فقیر شریف ہو یا خسیس

---

[۵۱] یہ حدیث صفوان کی بلوغ المرام کے باب حد سرقہ مین ہے ۱۲ [۵۲] مسک الختام جلد ۲ صفحہ ۳۳۵ اور حدیث بسر کی مشکوٰۃ کے باب قطع السرقہ مین ہے ۱۲ [۵۳] یہ حدیث عائشہ رضی کی بلوغ المرام کے باب حد سرقہ مین ہے ۱۲

اور جب[۱] چور کا ہاتھ کاٹا جاوے تو ضرور ہے کہ اسکو آگ سے تل دیا جاوے تاکہ اسکا خون بند ہو جاوے
اور پھر سنت ہے کہ کاٹنے کے بعد چور کا ہاتھ[۲] اسکے گلے مین لٹکایا جاوے تاکہ عبرت ہو اورون کو
اسکے حال کے دیکھنے سے اور نیز جب چور خود اسکو دیکھے تو اسکا انجام اسکو یاد آوے کہ اس چوری کے
سبب سے اوسکا عضو نفیس کاٹا گیا۔ اور مستحب[۳] ہے واسطے امام کے کہ تلقین کرے چور کو وہ چیز کہ ساقط
کرے حد کو جیسے کہے اسکو کہ مین گمان نہین کرتا کہ تونے چوری کی ہو اور دو ہراتا تلقین کا اور نہین
واجب ہوتی ہے حد چوری کی جبکہ نہ اقرار کرے چور ساتھ چوری کے یا نہ پایا جاوے ساتھ اسکے
اسباب۔ اور جب[۴] چور اول بار چوری کرے تو اسکا دایان ہاتھ کاٹا جاوے پھر اگر دوسری بار
چوری کرے تو اسکا بایان پاؤن کاٹا جاوے پھر اگر تیسری بار چوری کرے تو اسکا بایان ہاتھ کاٹا
جاوے۔ پھر اگر چوتھی بار چوری کرے تو اسکا بایان پاؤن کاٹا جاوے۔ اور جب چور کا ہاتھ کاٹے[۵]
تو پہونچے سے کاٹے اور محل کاٹنے پاؤن کا مفصل قدم کا ہے اور نہین[۶] ساقط ہوتی ہے چور سے
چیز ذمہ چور کے سے بعد قائم کرنے حد کے اوپر اوسکے بلکہ واجب ہے ادا کرنا اوسکا طرف مالک کے
ہر حال مین خواہ حد مارا جاوے یا نہ مارا جاوے اور جائز[۷] ہے واسطے حاجت والے کے یہ کہ کھاوے
میوہ درخت پر سے بقدر حاجت کے اس حال مین کہ نہ لینے والا ہو اسکو جھولی مین اور نہین ہے اوسپر
کوئی چیز اور جو اس سے کچھ چیز اوٹھاوے یعنے کھاوے بھی اور اٹھا بھی لے تو اوسپر دوگنا تاوان
ہے اور سزا یعنے کوڑے واسطے عبرت کے یعنے جبکہ ہو مول اسکا تین درہم اور اگر زیادہ ہو تو ہاتھ کاٹنا
آتا ہے کما مر[۸] ف استدلال کیا ہے بیہقی نے ساتھ اس حدیث کے اوپر جواز تعزیر پر بالمال کے یعنی مال کے
ساتھ سزا دینا جائز ہے اور نہین[۹] ہے ہاتھ کاٹنا غلام پر لینے واسطے نہ ہونے حرز کے اسواسطے کہ اسکو
گھر مین آنے کا اذن ہوتا ہے۔ لیکن جب غلام چوری کرے تو چاہیئے کہ اسکو بیچ ڈالے اگرچہ تھوڑے

۱۲ ابن عمر کی مشکوۃ کے باب قطع السرقہ سے ۱۲

[۱] یہ حدیث ابوہریرہؓ کی بلوغ المرام کے باب حد السرقہ مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث فضالہ کی مشکوۃ کے باب قطع السرقہ
مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث ابی امیہ کی بلوغ المرام کے باب حد السرقہ مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث ابوسلمہ رضؓ کی مشکوۃ کے
باب قطع السرقہ مین ہے ۱۲ [۵] مسک الختام جلد ۲ صـ ۳۳۶ [۶] مسک الختام جلد ۲ صـ ۳۳۶ [۷] یہ حدیث عبداللہ
بن عمر کی بلوغ المرام کے باب حد السرقہ مین ہے اور مشکوۃ باب اللقطہ مین عمرو بن شعیب سے ۱۲ [۸] مسک الختام جلد ۲ صـ ۳۳۶ [۹] یہ حدیث

مول سے بکے۔ اور ساقط[۱] ہو جاتی ہے حد چوری کی چور سے یعنے اسکا ہاتھ کاٹنا نہین آتا جبکہ رجوع کرے اقرار سے یعنے کہے کہ مین نے شراب نہین پی

باب پنجم بیان حد شراب پینے والیکے

ف پینا شراب کا حرام ہے ساتھ کتاب اور سنت کے اور اجماع کے۔ جو کوئی پیوے شراب اگرچہ ایک قطرہ[۲] ہو پھر پکڑا جاوے اور بو اسکی موجود[۳] ہو اسکے منہ مین یا لاوین اسکو لوگ اس حال مین کہ وہ نشہ مین[۴] ہو اگرچہ نشہ بسبب پینے بنیذ کے ہو اور گواہی دین اس پینے کی دو شخص یا وہ اقرار کرے اسکا ایکبار اور معلوم ہو پینا اسکا بخوشی یعنے بغیر اکراہ کے تو حد مارا جاوے بقدر چالیس کوڑون کے۔ اور حضرت کے پاس جو شراب خوار لائے جاتے تھے اور حضرت[۵] اونکو حد مارتے تھے احتمال ہے کہ اُنکا شراب پینا نشے سے معلوم ہوتا تھا یا گواہون سے یا اوسکے اقرار سے اور حد نشے کی جو موجب ہوتی ہی یہ ہے کہ ہذیان اور واہی تباہی باتین بکنے لگے اور ثابت ہوتی ہے حد شراب کی ساتھ[۶] قے کرنے شراب کے اور جائز ہے حد مارنی شراب پینے والون کی ساتھ جوتیون[۷] کے اور لاٹھیون کے اور چھڑیون کے اور ہاتھ کے اور کپڑے کے خواہ اسکو چالیس[۸] چھڑیان مارے یا چالیس جوتیان مارے یا چالیس لاٹھیان مارے اور خواہ چھڑیان اور جوتیان دونون ملا کر چالیس مارے اور خواہ دونون کے ساتھ ہاتھ یا کپڑے کو ملاوے ہر طرح سے جائز ہے اور ادا ہو جاتی ہے اس سے حد۔ اور اگر کوڑے سے حد ماری جاوے تو چاہیے کہ درمیانہ کوڑے سے حد مارے جو نہ نیا ہو نہ پرانا اور اسی طرح چوٹ بھی درمیانہ مارے[۹] نہ زور سے مارے نہ ہلکی۔ اور جب کسی کو حد مارے تو چاہیے کہ اُسکے منہ کو بچاوے یعنی اسکے منہ پر نہ مارے نہ حد مین نہ اُسکے غیر مین **ف** اور یہی حکم ہے

---

[۱] یہ حدیث ابو امامہ کی مشکوٰۃ کے باب الشفاعۃ فی الحدود مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث جابر کی بلوغ المرام کے باب حد الشارب مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث بریدہ کی مشکوٰۃ کے باب حد الشارب مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث ثور بن زید کی مشکوٰۃ کے باب حد الخمر مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث انس کی بلوغ المرام کے باب حد الخمر مین ہے ۱۲ [۶] یہ حدیث انس اور عبد الرحمان اور ابو ہریرہ کی مشکوٰۃ کے باب حد الخمر مین ہے ۱۲

مسک الختام جلد ۲ صفحہ ۳۴۰

مراق اور نذاکیر کا کہ اسکو بھی مارنا جائز نہین۔ اور[۱] جائز ہے مارنی مٹھی مٹی کی بیچ منہ اسکے کے بعد مارنے حد کے اور اسی طرح جائز ہے عار دلانی اسکو اور ملامت کرنی اسکو کہ تو اللہ سے نہ ڈرا اور پیغمبر سے حیا نہ کیا۔ لیکن نہین جائز ہے بد دعا کرنا اوسپر کہ حد مارا جاوے اور نہ لعنت کرنا اسپر۔ اور یہ نہ کہنا کہ خدا تجھکو ذلیل اور رسوا کرے۔ دلیکن چاہیے کہ یون کہے۔ الٰہی اسکو بخش یعنے اسکے گناہ کو مٹا دے اور اسپر رحم کر یعنے ساتھ توفیق طاعت کے۔ اور مکرر ہوتی ہے حد ساتھ مکرر[۲] پینے شراب کے یعنے جتنے بار شراب پیوے اتنی بار حد ماری جاوے لیکن نہین جائز ہے قتل کرنا اُسکا چوتھی بار یا پانچوین بار مین اور نہین جائز ہے قائم کرنا حدون[۳] کا مسجدون مین خواہ حد چوری کی ہو یا زنا کی یا شراب کی یا اور اور جو شخص[۴] کہ پہونچے کسی گناہ کو کہ موجب ہو حد کا اور قائم کیجاوے اسپر حد اس گناہ کی مثلاً چوری کی اور ہاتھ کٹا سو وہ حد کفارہ اور مٹانے والی ہے اُس گناہ کی

باب بیچ سفارش کرنے کی حدودمین

ف یعنے امام سے درخواست کرے کہ درگذر کرے قائم کرنے حد کے سے نہین[۵] جائز ہے سفارش کرنی حدمین بعد پہونچنے مقدمہ اُسکے پاس امام کے بلکہ حرام ہے **ف** اور اجماع ہے اسپر کہ حرام ہے سفارش کرانی بیچ اسکے لیکن اگر امام کے پاس مقدمہ پہونچنے سے پہلے سفارش کرے یعنی صاحب حق اپنا حق معاف کردے یا اسکی پردہ پوشی کرے تو جائز ہے اور نہین[۶] واجب ہوتی ہے اُسپر حد اور جس شخص کی سفارش اللہ کی حدودمین سے کسی حد کو حائل ہو تو وہ خدا کا مخالف ہے اسلئے کہ حکم اوسکا قائم کرنا حدون کا ہے لیکن تعزیر[۷] مین سفارش کرنی جائز ہے اگرچہ بعد مرافعہ کے ہو اور جو شخص کہ جھگڑے کسی سے بیچ ناحق کے حالانکہ جانتا ہے اسکو

---

[۱] یہ حدیث عبدالرحمن اور ابوہریرہ کی مشکوٰۃ کے باب حد الخمر مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث معاویہ کی بلوغ المرام کے باب حد الشارب مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث ابن عباس کی بلوغ المرام کے باب حد الشارب مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث خزیمہ کی مشکوٰۃ کے باب لا یذکی علی الحدود مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث عمرو بن شعیب کی اور عائشہ رضی کی مشکوٰۃ کے کتاب الحدود مین ہے ۱۲ [۶] یہ حدیث عبداللہ بن عمر کی مشکوٰۃ کے باب الشفاعۃ فی الحدود مین ہے ۱۲ [۷] یہ حدیث مسک الختام جلد ۲ صفحہ ۳۳ مین ہے ۱۲

کہ ناحق ہے تو ہمیشہ رہنا ہے اللہ کے غضب مین یہان تک کہ باز آوے اور جو مدد کرے کسی جھگڑے مین کہ نہین جانتا ہے کہ حق ہے یا باطل پس وہ بیچ غضب اللہ کے ہے یہان تک کہ باز آوے

باب پنجم بیان شراب کے

جو چیز کہ نشہ لاوے اور عقل کو ڈھانکے وہ شراب ہے۔ برابر ہے کہ انگور سے یا کھجور سے یا منقے سے یا شہد سے یا گیہون سے یا جو سے یا جوار سے یا باجرا سے یا چینے سے یا عرق درخت سے مانند تاڑی وغیرہ کے یا کسی اور چیز سے ہو اور حرام ہے پینا اوسکا تھوڑی ہو یا بہت خواہ کام پر قوت حاصل کرنے کے لیے پیوے یا عبادت پر تقویت پانیکے واسطے پیوے اگرچہ حاصل ہوتا ہو نشہ مگر بہت پینے اسکے سے اور اسی طرح حرام ہے کھانا اور پینا ہر مفتر چیز کا **ف** مفتر اس چیز کو کہتے ہین جو سستی لاوے اور اسکی گرمی دل اور دماغ مین سرایت کر جاوے اور ضعف اور نرمی پیدا کرے بعد قوت اور شدت کے مانند پوست اور بھنگ اور تاڑی اور افیون وغیرہ کے کہ ان سب چیزون کا کھانا پینا بھی حرام ہے۔ اور یہی حکم ہے حقہ کا اس واسطے کہ اسکے پینے سے بدن مین کمال سستی آتی ہے اور بعضون کو بیہوشی آتی ہے پس یہ بھی مفتر مین داخل ہے اور جو چیز کہ مفتر یعنے سستی لانیوالی ہو وہ حرام ہے جیسے امام احمد وغیرہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور عراقی نے اجماع نقل کیا ہے اور حرام ہونے اس گھانس کے کہ سستی لاوے اور اسپر کہ کافر ہے جو اسکو حلال جانے اور حرام کہا ہے اسکو خطابی اور ابن تیمیہ وغیرہ نے اور نہین جائز ہے ملا کر بھگونا خشک اور کچی کھجور کا اور نہ ملا کر بھگونا انگور خشک اور کھجور خشک کا اور نہ ملا کر بھگونا تازہ کھجور اور کچی کھجور کا اسلیے کہ اس مین تغیر جلدی اثر کرتا ہے اور ایک چیز دوسری کو بگاڑ ڈالتی ہے پس پیدا ہوتا ہے

---

۱ یہ حدیث ابن عمرؓ کی بلوغ المرام کے باب حد الشارب مین ہے ۱۲ ۲ یہ حدیث عمر اور جابرؓ کی بلوغ المرام کے باب حد الشارب مین ہے ۱۲ ۳ یہ حدیث ام سلمہؓ کی مشکوٰۃ کے باب بیان الخمر مین ہے ۱۲ ۴ مسک الختام جلد ۲ صفحہ ۳۴۴ ۱۲ ۵ یہ حدیث ابو قتادہ کی مشکوٰۃ کے باب الخمر مین ہے ۱۲۔

اس مین نشہ اور پینے والا معلوم نہین کر سکتا اور نہین تمیز کرتا ہے اس مین پس پیتا ہے حرام کو لیکن اگر ہر ایک کو جدا جدا بھگو دے یعنی رات کے وقت اور صبح کو وہ شربت پیوے تو درست ہی بلکہ تیسرے دن شام تک بھی اسکو پینا درست ہے۔ پھر اگر اسکے بعد اس سے کچھ بچے تو اسکو گرا دیوے پیوے نہین **ف** اوسکو بنیذ کہتے ہین اور وہ یہ ہے کہ انگور یا کھجور پانی مین ڈالدے بغیر پکانے کے تاکہ اسکی سب شیرینی پانی مین آجاوے یعنے شربت بنجاوے پھر اسکو رکھہ چھوڑین تاکہ اس مین کچھ تیزی پیدا ہو لیکن نہ ایسی تیزی کہ حد نشہ کو پہونچے اور یہ شربت ہوتا ہے نہایت لذیذ اور نافع بدن کا پس اسکا پینا درست ہے جبتک کہ نہ پہونچے حد نشہ کو۔ اور نہین[۵۱] جائز ہے سرکہ بنانا شراب کا یعنے ساتھ ڈالنے نمک یا پیاز وغیرہ کے اور نہین حلال ہے کھانا اسکا۔ اور نہین حلال ہے دوا کرنی ساتھ شراب کے کسی بیماری[۵۲] سے اسواسطے کہ اسمین شفا نہین اور جب اوس مین شفا نہین ہے تو اسکے پینے کا حرام ہونا باقی ہے اور یہی حکم ہے حرام چیز کا کیونکہ کسی حرام چیز کے ساتھ دوا کرنی جائز نہین اور نہ اس سے شفا حاصل ہوتی ہے برابر ہے کہ ناپاک چیزون سے ہو یا پاک چیزون سے۔ اور جائز ہے لڑنا اس شخص سے کہ نہ باز آوے شراب پینے سے۔ اور جس طرح کہ شراب کا پینا حرام ہے اسی طرح حرام ہے نچوڑنا اوسکا اور نچڑوانا اسکا اور اٹھانا اسکا اور اوٹھوانا اوسکا[۵۳] یعنے حکم کرنا کسی کو ساتھ اوٹھا لانے اسکے کے اور اسی طرح حرام ہے بیچنا اوسکا اور اسکا مول کھانا اور اسکا مول لینا کسی پینے والیکے لیے یا تجارت کے لیے بطریق وکالت کے یا ولایت کے مول لے اور مول منگوانا اوسکا **ف** نچوڑنے والا جو کہ شیرہ انگور کا نچوڑے شراب بنانے کے لئے خواہ اپنے لیے نچوڑے یا اورکے لیے اور اسی طرح نچڑوانے والا خواہ اپنے لیے نچڑوادے خواہ اورکے لیے اور بیچنے والے کو اگرچہ وکیل یا دلال ہو اور جو کہ انگور بیچے نچوڑنے والے کے ہاتھ اور

---

[۵۱] یہہ حدیث ابن عباس کی بلوغ المرام کے باب حد الشارب مین ہے ۱۲ [۵۲] یہ حدیث انس کی مشکوٰۃ کے باب الخمر مین ہے ۱۲
[۵۳] یہ حدیث ام سلمہ کی بلوغ المرام کے باب حد الشارب مین ہے ۱۲ [۵۴] یہ حدیث انس کی مشکوٰۃ کے باب الکسب و طلب الحلال مین ہے ۱۲

جو کچھ کہ لیوے اس سے یعنے مول اسکا وہ حرام ہے اور لعنت کی ہے اللہ اور اسکے رسول نے
ان سب لوگون پر

باب بیچ بیان وعید شراب پینے کے

جو کوئی شراب پیوے اور توبہ نہ کرے تو نہین قبول کرتا اللہ تعالی نماز اوسکی چالیس دن پھر اگر
توبہ کرے تو اللہ تعالی اُسکی توبہ قبول کرتا ہے پھر اگر شراب پیوے تو نہین قبول کرتا اللہ تعالے
نماز اُسکی چالیس دن پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالی اسکی توبہ قبول کرتا ہے۔ پھر اگر شراب پیوے
تو نہین قبول کرتا اللہ تعالی نماز اُسکی چالیس دن پھر اگر توبہ کرے تو قبول کرتا ہے اللہ تعالے
توبہ اسکی پھر اگر چوتھی بار شراب پیوے تو نہین قبول کرے اللہ تعالی نماز اُسکی چالیس دن
پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالی اُسکی توبہ قبول نہین کرتا اور پلاویگا اُسکو دوزخیون کے لہو اور پیپ سے
اور دنیا مین ہمیشہ شراب پیتا رہے اور اس سے توبہ نہ کرے تو آخرت مین بہشت کے شراب سے
محروم اور بے نصیب رہیگا اور بہشت مین داخل نہین ہوگا اور حرام کی ہے اللہ تعالی نے اسپر
بہشت اور ملیگا اللہ تعالی سے مانند بُت پرست کے اور جو پیوے شراب ایک گھونٹ پلاویگا
اوسکو اللہ تعالی پیپ دوزخیون کی سے مقدار اوس کے اور جو چھوڑے اسکو خدا کے خوف
سے پلاویگا اُسکو شراب طہور بہشت کے حوضون سے اور اسی طرح حرام ہے بجانا یا جون کا
اور مزامیر کا ف یا جون کا یعنے ڈہول اور ڈہولک اور نقارہ اور تاشہ اور طبلہ اور طنبور
اور سارنگی اور ستار اور مانند انکے کا اور مزامیر کا یعنے شہنائے اور مرچنگ اور بانسری اور
مانند انکی کا اور اسی طرح حرام ہے سننا یا جون کا اور مزامیر کا اور بنانا انکا اور بیچنا اون کا
اور مول لینا اون کا اور اسی طرح حرام ہے اجرت لینی گانے اور ان کے بجانے پر اور

۱؎ یہ حدیث عبداللہ بن عمر کی مشکوۃ کے باب بیان الخمر مین ہے ۱۲ ۲؎ یہ حدیث ابن عمر کی مشکوۃ کے باب الایمان مین ہے ۱۲
۳؎ یہ حدیث عبداللہ بن عمر اور ابو امامہ کی مشکوۃ کے باب بیان الخمر مین ہے ۱۲ ۴؎ یہ حدیث عبداللہ بن عمر اور ابن عمر اور
ابو موسی اور ابن عباسؓ کی مشکوۃ کے باب الملاہی مین ہے ۱۲

حرام ہے کھانا اُسکا۔ اور اسی طرح نہین داخل ہوگا بہشت مین نافرمانی کرنے والا ماں باپ کی یعنے مباح چیزون مین اور نہ جوا کھیلنے والا اور نہ احسان کرنے والا للہ دیکر اور نہ ناتا توڑنیوالا اور جادو کو سچا جاننے والا یعنے اسکو مؤثر بالذات جاننے والا اور نہ دیوث کہ برقرار رکھے اپنے اہل مین ناپاکی یعنے اپنی بیوی یا لونڈی یا قرابتی کے حق مین تجویز کرے ناپاکی کو یعنے زنا کو یا مقدمات زنا کو مانند بوس و کنار وغیرہ کے

باب تعزیر کے بیان مین

ف تعزیر شرع مین کہتے ہین[۱] ادب دینے کو گناہ پر جس مین حد نہین اور حد اور تعزیر مین تین وجہ سے فرق ہے اول یہ کہ تعزیر مختلف ہے ساتھ اختلاف آدمیون کے پس عزت والے اور شریف کی تعزیر خفیف تر ہے اور حد مین سب لوگ برابر ہین خواہ شریف ہو یا خسیس دوم یہ کہ تعزیر مین سفارش جائز ہے اور حد مین جائز نہین ہے سوم یہ کہ تعزیر مین تلف کا بدلا ہے حد مین نہین اور نیز حد معین ہے شارع کی طرف سے نہ تعزیر بلکہ تعزیر موقوف ہے رائے حاکم پر بسبب مناسبت وقت کے نہین جائز[۲] ہے مارنا زیادہ دس کوڑے کسی چیز مین مگر حد مین یعنے اگر کسی سے کوئی قصور موجب تعزیر ہو تو اُسکو دس کوڑے یا اس سے کم مارے جاوین دس سے زیادہ کوڑے اسکو نہ مارے جاوین پس جائز ہے تعزیر دینی ساتھ کوڑون کے اور یہی حکم ہے چھڑیون کا اور جو مانند اون کے ہے **ف** تعزیر کے باب[۳] مین اصحاب سے آثار مختلف آئے ہین علی مرتضےٰؓ سے روایت ہے کہ انہون نے ایک مرد کو ایک عورت کے ساتھ پایا بدون زنا کرنے کے پس اسکو سو کوڑا مارا دوم اور اسی طرح عمرؓ فاروق سے مروی ہے کہ انہون نے ایک شخص کو سو کوڑا مارا کہ اس نے اپنی چھاپ پر نقش کھودا تھا اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تعزیر انتالیس کوڑے ہین اور حدیث دس کوڑونکی

---

[۱] ملک العلام جلد ۲ صفحہ ۳۴۵ ۱۲ [۲] یہ حدیث ابو بردہ کی بلوغ المرام کے باب التعزیر مین ہے ۱۲ [۳] ملک العلام جلد ۲ صفحہ ۳۴۶ ۱۲

مقدم ہے سب پر تعزیر مین دس سے زیادہ کوڑے نہ مارے جاوین اور اسی[1] طرح جائز ہے تعزیر دینی ساتھ قید کرنے کے اور جو غنیمت کا مال چور اوے[2] اوسکا اسباب جلایا جاوے اور اگر کوئی کسی مسلمان[3] کو یہودی کہے تو اسکو بیس کوڑے مارے جاوین۔ اور اسی طرح اگر کوئی مسلمان کو مخنث کہے تو اسکو بھی بیس کوڑے مارے جاوین **ف** اور اسی طرح تعزیر دیا جاوے وہ شخص کہ بہتان کرے مسلمان کو سوائے زنا کے باین الفاظ اے فاسق اے فاجر اے کافر اے خبیث اے چور اے منافق اے لوطی اور اسی طرح تعزیر دیا جاوے ساتھ ان الفاظ کے اے گدھے اے کتے اے بندر اے سور اے بیل اور یہی حکم ہے ہر لفظ کا کہ عرف مین موجب توہین کا ہو لیکن یہ حدیث دس کوڑون کی حدیث کو معارض ہے پس نہی دس کوڑون کی حدیث مین محمول ہے تنزیہ پر بر تقدیر صحت بیس کوڑون کی نہین تو حدیث دس کوڑون کی مقدم ہے ہر حال مین۔ اور جائز ہے واسطے امام کے یہ کہ معاف کرے تعزیر کو عزت دار اور شریف[4] لوگون سے اگرچہ نہ ہو کوئی شبہ قصور موجب تعزیر مین **ف** اور یہ حکم ہے خاص ساتھ امام کے اسواسطے کہ تعزیر انہین کے اختیار مین ہے بنا بر عموم ولایت کے پس واجب ہے اوپر اونکے اجتہاد کرنا بیچ اختیار کرنے اصلح چیز کے کیونکہ تعزیر مختلف ہے ساتھ اختلاف مراتب لوگون کے اور ساتھ اختلاف گناہون اور قصورون کے اور امام کو نہین پہنچتا کہ امر تعزیر کا مستحق تعزیر یا اسکے غیر کے سپرد کرے اس لئے کہ نہین ہے تعزیر واسطے غیر امام کے مگر واسطے تین آدمیون کے ایک باپ کہ اسکو جائز ہے واسطے اسکے کہ تعزیر کرے اپنے چھوٹے بچے کو اوپر تعلیم کے اور ہٹانے کے بدکامون سے دوسرا سردار کہ تعزیر دے رفیق اپنے کو اپنے حق مین اور خدا تعالیٰ کے حق مین تیسرا خاوند کہ جائز ہے واسطے اسکے یہ کہ تعزیر دے اپنی بیوی کو نشوز اور نافرمانی مین جیسا کہ قرآن کریم نے اسکے ساتھ تصریح کی ہے۔ اور اسی[5] طرح جائز ہے واسطے خاوند کے کہ مارے اپنی بیوی کو اوپر ترک کرنے نماز کے اور مانند اسکے جبکہ مجرد جھڑکنا کفایت نہ کرے

---

[1] یہ حدیث بذکر مشکوٰۃ کے چوتھی فصل مین ہے ۱۲ [2] یہ حدیث عمر رضی کی مشکوٰۃ کے باب التعزیر مین ہے ۱۲ [3] یہ حدیث ابوہریرہ رضی کی مشکوٰۃ کے باب التعزیر مین ہے ۱۲ [4] یہ حدیث عائشہ کی بلوغ المرام کے باب التعزیر مین ہے ۱۲ [5] مسک الختام جلد ۲ صفحہ ۳۳۱

اور نہین جائز ہے واسطے حاکم کے کہ قید کرے کسی کو کسی مقدمہ مین یا جرمانہ کرے اوپر اوس کے اسواسطے کہ مال غیر کا بدون اُسکی خوشی دل کے حلال نہین مگر ساتھ حق غیر شرعی کے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الآیۃ یعنے نہ کھاؤ اپنے مال درمیان ناحق اور حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین حلال ہے مال مرد مسلمان کا مگر اُسکی خوش دلی اور رضامندی سے لیکن کوڑے مارے جسقدر مناسب جانے جبکہ ہو قصور کم حد سے۔ اور اگر کوئی شخص کسی حد مین کوڑون[۱] سے مر جاوے تو نہین لازم آتا ہے امام پر اور نہ اسکے نائب پر قصاص اور نہ دیت مگر شراب کی حد مین اگر شرابخوار کوڑون سے مر جاوے تو امام اسکا ضامن ہوتا ہے یعنے لازم آتی ہے اوسپر دیت اسکی یعنے اسواسطے کہ یہ تعزیر کے باب سے ہے اس مین حضرتؐ سے کوئی حد معین ثابت نہین

باب پنجم بیان سرداری اور قضا کے

ف واجب[۲] ہے مسلمانون پر قائم کرنا امیر کا یعنے یہ کہ بناوین درمیان اپنے کسی شخص کو حاکم اور بادشاہ اسواسطے کہ امیر بجائے ڈھال کے ہے۔ لڑائی کیجاتی ہے پیچھے اسکے سے اور بچاؤ کیا جاتا ہے بسبب اسکے یعنے آفات اور حوادث دشمنان دین سے اور واجب ہے تابعداری اُس کی اور حکم برداری اسکی تنگی اور آسانی اور خوشی اور ناخوشی مین برابر[۳] ہے کہ بادشاہ عادل ہو یا ظالم اور برابر[۴] ہے کہ حکم کرے ساتھ اس چیز کے کہ موافق ہو طبع اسکی کے یا نہو جبتک کہ حکم کرے موافق کتاب اللہ کے یعنے حکم کرے ساتھ نیک کام کے اور نہ حکم کرے ساتھ گناہ کے اور جب حکم کرے مخالف حکم اللہ کے یعنی حکم کرے ساتھ گناہ کے تو نہین جائز ہے فرمانبرداری اسکی لیکن نہین جائز ہے لڑنا امام سے اور نہ معزول کرنا اُسکو سرداری سے جبتک کہ نہ دیکھا جاوے اس سے کفر صریح یا نہ چھوڑے

---

[۱] یہ حدیث علی کی بلوغ المرام کے باب التعزیر مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی مشکوٰۃ کے کتاب الامارت کے پہلی فصل مین ہے ۱۲
[۳] یہ حدیث ابو ہریرہ اور ابن عمر اور عبادہ اور عوف اور ام سلمہؓ وغیرہ کی مشکوٰۃ کے کتاب الامارت کے پہلے فصل مین ہے ۱۲ اور حدیث ابو ہریرہؓ اور ابن عمر کی دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث ام الحصین اور انس اور ابن عمر اور عبادہ کی مشکوٰۃ کے کتاب الامارۃ کے پہلی فصل مین ہے۔ اور حدیث عوف اور ام سلمہ کی ایضاً ۱۲

نماز کو پھر اگر دیکھا جاوے اس سے کفر صریح یا چھوڑ دے نماز کو تو جائز ہے لڑنا اُس سے اور معزول کرنا اُسکا
ف اور یہی حکم ہے اس حاکم کا کہ متغلب ہو یعنی زور کے ساتھ بادشاہ بنگیا ہو اور اسی طرح جب کوئی
حاکم سے کوئی چیز ناخوش دیکھے یعنی[1] شرعًا یا طبعًا تو چاہیئے صبر کرے یعنی اسپر خروج نہ کرے اور اسکی
تابعداری سے باہر نہ نکلے اسواسطے کہ جو کوئی نکلے امام کی تابعداری سے اور جدا ہو جماعت سے
بالشت بھر تو اُسکا مرنا ایسا ہے جیسے جاہلیت کا مرنا۔ اور اسی طرح جو امام کی اہانت کرے
خدا اُسکو خوار کریگا اور اسی طرح جب کوئی دیکھے امام کو کہ کرتا ہے ایک چیز[2] خدا تعالیٰ کے
کے گناہ سے تو چاہیئے کہ بُرا جانے اس گناہ کو اور نہ کھینچے ہاتھ اُسکی فرمانبرداری سے اور جسنے
انکار کیا یعنی اُسکے مُنہ پر رکھدیا کہ یہ فعل تیرا بُرا ہے تو وہ پاک ہوا نفاق سے اور جسنے مکروہ
جانا یعنے نہ قادر ہوا زبان سے کہنے پر اُسکے روبرو لیکن مکروہ جانا دل سے تو وہ سلامت رہا یعنے
شریک ہونے سے گناہ اور وبال مین۔ اور اسی طرح واجب[3] ہے حاکم اور امام پر یہ کہ نگہبانی
کرے رعیت کی اور انتظام کرے اِن کا اور خبر گیری کرے انکی ہر حال مین اور خیر خواہی کرے
انکی۔ اور امن مین رکھے انکو اور بچاوے انکو دشمنون سے اور عدل کرے بیچ انکے اور ادا کرے
حق انکا۔ اور جب بہت ہوئے[4] حاکم اور واقع ہو تنازع درمیان انکے یعنے ہر ایک دعوی حکومت
کا کرے اور کہے کہ مین بادشاہ ہون تو تابعداری کیجاوے اُس شخص کی جسکے ہاتھ پر پہلے بیعت
واقع ہوئی اور اگر دوسرا اس سے تنازع کرے اور اُس سے لڑے تو واجب ہے لڑنا ساتھ
دوسرے کے اور قتل کرنا اُسکا تلوار سے۔ اور اسی طرح جو لوگون مین پھوٹ ڈالنا چاہے اس
حال مین کہ سب اکٹھے ہون اور سب کا آپس مین اتفاق ہو تو اُسکو تلوار سے قتل کیا جاوے
خواہ کوئی ہو یعنی اگرچہ بڑا اشراف اور بڑا عالم اور لائق تر ہو ساتھ امامت اور ولایت کے

---

[1] یہ حدیث ابن عباس اور ابوہریرہ کی مشکوٰۃ کے کتاب الامارۃ کے پہلے فصل مین ہے [2] یہ حدیث عوف کی مشکوٰۃ کے باب ایضًا مین ہے ۱۲ اور حدیث ام سلمہ رضہ کی ایضًا [3] یہ حدیث وائل کی مشکوٰۃ باب ایضًا مین ہے اور حدیث ابن عمر کی پہلے فصل مین ہے ۱۲ [4] یہ حدیث ابوہریرہ اور ابوسعید اور عرفجہ کی مشکوٰۃ کے کتاب الامارۃ مین ہے ۱۲۔

لیکن چونکہ باعث شر اور فساد اور تفریق امت کا ہے اس لئے لایق قتل ہے اور واجب ہے کہ قاضی اور حاکم مجتہد ہو یعنے حاکم کا مجتہد ہونا ضروری ہے۔ اور نہین صحیح[۵۱] ہے حکم مگر اس شخص کا کہ مجتہد ہو اور نہین جائز ہے حاکم بنانا اس شخص کو کہ جاہل ہو اور نہین جائز ہے اُسکو حکم کرنا ساتھ جہالت اور بے علمی کے اور اسی طرح نہین جائز ہے قضا اور حکم کرنا بر خلاف حق کے جان بوجھکر اور جو حکم کرے ساتھ جہالت کے اور نہ جانتا ہو کہ حق ہے یا باطل یا حکم کرے بر خلاف حق کے جان بوجھکر تو دوزخ مین داخل ہوگا اور منع[۵۲] ہے طلب کرنا حکومت اور سرداری کا بلکہ جہان تک ممکن ہو اس سے بچے اور اسپر حرص نہ کرے اور اگر طلب کرنے سے امام بنایا[۵۳] جاوے تو امامت اسکی صحیح ہے لیکن اگر دیا جاوے سرداری بسبب مانگنے کے تو سونپا جاتا ہے طرف اسکے تا بر انجام کرے امارت کو اور امارت یعنے سرداری کام دشوار ہے کہ سرانجام نہین کر سکتا اسکو کوئی بغیر مدد الٰہی کے۔ اور اگر کوئی بغیر سوال کے سردار بنایا جاوے تو اللہ اُسکا مددگار رہوتا ہے اور توفیق عدالت کی بخشتا ہے۔ اور نہین لائق ہے کہ حاکم بنے درمیان لوگون کے یا قاضی بنایا جاوے بیچ انکے اور جو[۵۴] قاضی بنایا جاوے درمیان لوگون کے پس تحقیق وہ ذبح ہوا بغیر چھری کے یعنی ہلاک ہوا دین سے اسلیے کہ مبتلا ہوا ساتھ رنج دائم اور درد بے دوا اور بیماری مفت کے اور ذبح ہونا چھری سے رنج ایک ساعت کا ہے اور یہ رنج عمر کا ہے بلکہ حسرت اسکی قیامت تک باقی رہتی ہے پس[۵۵] چاہیے کہ اس سے ڈرے اور بچے اور نہ حرص کرے اوپر اسکے اسواسطے کہ عدالت اور استقامت مشکل اور متعذر ہے مگر جسکی توفیق مددگار ہو اور نہین جائز[۵۶] ہے خیانت اور ظلم کرنا رعیت پر اور جو کوئی ظلم کرے رعیت پر اور نہ خیر خواہی کرے اُنکی اور نہ نگہبانی انکی تو نہ پاویگا وہ بو بہشت کی اور جو لوگ کہ عادل ہین عدل کرتے ہین بیچ حکم اپنے کے یعنی جو کہ متعلق ہے ساتھ

---

۵۱ یہ حدیث بریدہ کی بلوغ المرام کی کتاب القضاء مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث عبد الرحمن بن سمرہ کی مشکوۃ کی کتاب القضاء کے پہلی فصل مین ہے ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابو ہریرہ کی مشکوۃ کے چوتھے فصل مین ہے ۱۲ ۵۴ یہ حدیث ابو ہریرہ کی بلوغ المرام کی کتاب القضاء مین ہے ۱۲ ۵۵ یہ حدیث معقل کی مشکوۃ کے باب الامارت کے پہلے فصل مین ہے ۱۲ ۵۶ یہ حدیث عبد اللہ بن عمر کی مشکوۃ کے باب الامارۃ کے پہلی فصل مین ہے ۱۲

خلافت اور امارت کے اور ساتھ اہل اپنے کے یعنی انصاف کرتے ہین اپنے اہل کے حقوق مین کہ واجب ہی اوپر انکے اور اس چیز کے کہ والی ہین یعنے انصاف کرتے ہین اس چیز مین کہ اونکو ولایت ہے اوپر اُنکے یعنی مال یتیم یا مال وقف کی خبر گیری کرنی وغیرہ تو وہ لوگ خدا کے نزدیک نور کے منبر ونپر ہونگے قیامت کے دن۔ اور جائز ہے[1] واسطے بادشاہ اور حاکم کے یہ کہ بنا وے کسی کو اپنا خاص وزیر اور مشیر جو حکم کرے اسکو ساتھ نیک کام کے اور رغبت دلاوے اسکو اور یاد دلاوے اسکو بھولی بات اور اصلاح اور مشورہ دے اسکو ہر بات مین اور اسی طرح جائز ہے واسطے اسکے یہ کہ رکھے کسی کو پاس اپنے بجائے کوتوال کے واسطے جاری کرنے احکام کے اور اسی طرح ضرور[2] ہے واسطے آدمیون کے ہونا چودھری کا بسبب پڑنے حاجت کے طرف اسکے لیکن چودھری بیچ دوزخ کے ہین یعنے اکثر چودھری دوزخ مین ہونگے بسبب نہ رعایت کرنے عدالت کے اور صدق و انصاف کے چودھرایت مین پس لائق ہے عاقل کو کہ ہشیار رہے اور ڈرے اور بچے اُس سے تاکہ نہ پڑے فتنہ مین کہ باعث ہو عذاب دوزخ کا اور نہین[3] جائز ہے جانا پاس اس حاکم کے کہ احمق اور جھوٹا اور ظالم ہو۔ اور نہین جائز ہے واسطے کسی شخص کے کہ جاوے پاس اسکے اور سچا کرے اسکے جھوٹ کو اور مدد کرے اسکی یعنے ساتھ قول اور فعل کے اُسکے ظلم پر اور جو ایسا کرے وہ مسلمان نہین اور نہ داخل ہوگا بہشت مین اور نہین جائز ہے ملازم رہنا بادشاہ اور حاکم کا یعنے جو بہت اُسکی خدمت مین رہتا ہے فتنہ مین پڑتا ہے اور نہین زیادہ کرتا کوئی بادشاہ سے قرب مگر کہ زیادہ کرتا ہے اللہ تعالی سے دوری **ف** یعنی جو گیا بادشاہ کے دروازے پر بغیر ضرورت و حاجت کے وہ فتنہ مین پڑا اس لئے کہ اگر موافقت کریگا اسکی اس چیز مین کہ وہ کرتا ہے یا کہتا ہے خلاف شرع خطر ہے اُسکی دین مین اور اگر اُسکی مخالفت کریگا تو دنیا کا خطرہ ہے اور مستحب ہے اور بہت[5] بڑا ثواب ہے حق بات کہنی نزدیک حاکم ظالم کے اور انکار کرنا صریح اُسکے

---

[1] یہ حدیث سعید اور انس رض اور عائشہ کی باب الامارۃ کے پہلے فصل مین ہے ۱۲ [2] یہ حدیث غالب کی مشکوۃ کے باب الیمین کے دوسرے فصل مین ہے ۱۲ [3] یہ حدیث کعب کی مشکوۃ کے کتاب الامارۃ کے دوسرے فصل مین ہے ۱۲ [4] یہ حدیث ابن عباس رض کی کتاب الامارۃ کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ [5] یہ حدیث ابو سعید کی مشکوۃ کے کتاب الامارۃ کے دوسری فصل مین ہے ۱۲۔

ظلم پر بلکہ وہ افضل جہاد ہے اس لئے کہ جو جہاد کرتا ہے دشمن سے وہ متردد ہوتا ہے درمیان خوف اور امید کے نہین جانتا کہ مین غالب ہونگا یا وہ اور یہ شخص اختیار مین بادشاہ کے ہے پس جب کہیگا حق اور امر بالمعروف کریگا تو قریب ہوگا تلف اور ہلاک کے پس ہوگا افضل انواع جہاد کا بسبب غلبہ خوف کے اور جو حاکم کہ قبول کرے حق بات کو جبکہ نصیحت[۱] کرے اسکو کوئی اور خرچ کرے حق کو جبکہ سوال کیا جاوے اُس سے اور حکم کرے واسطے لوگون کے مانند حکم کرنے اسکے واسطے جان اپنی کے یعنی جو کچھ کہ اپنے لیے چاہتا ہے وہی اور ونکے لئے چاہتا ہے وہ قیامت کے دن خدا کے عرش کے سایے مین ہوگا اور ہوگا محبوب ترین لوگون کا پاس اللہ کے اور قریب تر انکا اس سے اور ظالم آویگا دن[۲] قیامت کے بیچ درگاہ رب العزۃ کے اسحال مین کہ فرشتہ اُسکے گدی ہے کو پکڑے ہوگا پھر اوٹھاویگا فرشتہ سر اپنا طرف آسمان کے یعنے منتظر ہوگا اللہ تعالیٰ کے حکم کا کہ کیا کرے پس اگر حکم کرے گا خدا کہ ڈالدے اسکو دوزخ مین توڈالدیگا اسکو بیچ گڑھے چالیس برس کے یعنی وہ گڑھا اسقدر گہرا ہوگا کہ چالیس برس کی مدت مین اسکی تہ مین پہنچیگا اور ہوگا سخت ترین لوگون کا از روے عذاب کے اور نہین[۳] جائز ہے محصول لینا لوگون سے خلاف شرع یعنے جو چوکیون پر محصول لیتے ہین یہ حرام ہے اور نہین داخل ہوگا محصول لیتے والا بہشت مین بسبب لینے مال لوگون کے ازراہ ظلم کے اور نہین[۴] جائز ہے واسطے حاکم کے یہ کہ تہمت کرے لوگون کو ساتھ شک وشبہ کے اور بدگمانی لیجاوے انکے حق مین اور مواخذہ کرے اسپر اور نہ ڈھونڈے انکے چھپے عیبون کو کہ موجب ہے اُنکی خرابی کا بلکہ اُنکے عیبونکو ڈھانکے اور انکے گناہون کو معاف کرے۔ اور بادشاہ سایہ ہے خدا کا زمین مین ٹھکانا پکڑتا ہے اُسکی طرف ہر مظلوم اسکے بندون سے پس جسوقت کہ عدل کرتا ہے ہوتا ہے واسطے اسکے ثواب اور واجب ہوتا ہے رعیت پر شکر اور جب ظلم کرتا ہے تو ہوتا ہے اسپر گناہ اور لازم ہے

---

[۱] یہ حدیث عائشہ کی مشکوۃ کی کتاب الامارۃ کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث عبداللہ بن مسعود کی مشکوۃ کے باب العدل فی القضاء کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث عقبہ کی مشکوۃ کے کتاب الامارۃ کی دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث ابوامامہ کی مشکوۃ کے کتاب الیضہ کے فصل الیضہ مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث ابن عمر کی مشکوۃ کی کتاب الیضہ کی فصل الیضہ مین ہے ۱۲ ۱۲

+ + +

رعیت پر صبر کرنا۔ اور نہین[۵۱] لائق ہے بددعا کرنی بادشاہ پر اور مشغول ہونا ساتھ بددعا کے اوپر اسکے بلکہ چاہیئے کہ مشغول کرے اپنے نفس کو ساتھ ذکر اللہ کے اور زاری کرنے کے اسکی درگاہ مین تا کہ کفایت کرے اللہ شر اُسکے سے اور باز رکھے اُسکو اِس سے اور نہین جائز ہے حاکم اور بادشاہ بنانا عورت کو کیون کہ عورت قابل ولایت سرداری کے نہین اسی طرح نہین جائز ہے حاکم کرنا اوسکا کسی کام پر عام مسلمانون کے کام سے

باب پنجم بیان شفقت اور مہربانی کرنیکے رعیت پر

واجب ہے حاکم اور بادشاہ پر کہ بشارت دے لوگون کو ساتھ اجر اور ثواب کے بندگی پر اور نیکیون کے کرنے پر اور نہ ڈراوے اونکو یعنی لوگون کو عذاب خدا سے بہت نہ ڈراوے یہانتک کہ ناامید کردے انکو خدا کی رحمت سے بسبب گناہون اونکے کے اور آسانی کرے اوپر اونکے یعنی لوگون سے زکوۃ وغیرہ نرمی کے ساتھ لیوے اور انکو دشواری مین نہ ڈالے یعنی بسبب لینے زکوۃ وغیرہ کے زیادہ قدر واجب سے اور نفرت دلاوے انکو بسبب تکلیف دینے کے دشوار اور مشکل کامونپر کہ موجب ہون انکار کا اور اسی طرح واجب ہے کہ انکے ساتھ اتفاق رکھے اختلاف نہ کرے اور اسی طرح نہین جائز ہے واسطے بادشاہ کے یہ کہ غدر کرے ساتھ کسی کے اور عہد توڑے اور جو عہد توڑے اسکے واسطے نشان ہوگا قیامت کے دن نزدیک مقعد اسکے کے پہچانا جاوے گا بسبب اسکے یعنی تاکہ لوگون مین اسکی فضیحت اور رسوائی ہو اور نہین کوئی عہد توڑنے والا بہت بڑا عہد توڑنے مین حاکم عام لوگون کے سے۔ اور نہین جائز واسطے حاکم اور بادشاہ کے یہ کہ بند کرے[۵۲] دروازہ اپنا اوپر مسلمانون کے یا مظلوم کے یا صاحب حاجت کے یعنے انکی حاجت روائی نہ کرے اور انکا مطلب بر نہ لاوے یا حاجت کے وقت اسکو اپنے پاس نہ آنے دے اور جو ایسا کرے بند کریگا اللہ تعالی اوپر اوسکے دروازے رحمت اپنی کے نزدیک حاجت اور محتاجگی اسکی کے

۵۱ یہ حدیث ابوالدرداء کی مشکوۃ کے کتاب الامارۃ کے تیسری فصل مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث عمر اور ابوالشماخ کی مشکوۃ کے باب علی الولاۃ مین ہے ۱۲

یعنی وقت محتاجگی اسکے کے امر دنیا مین یا عقبےٰ مین یا طرف مخلوق کے دنیا مین بیچ اسوقت کے کہ بہت محتاج ہوگا طرف اسکے۔ پس واجب ہے کہ دروازہ کھلا رکھے اور پردے مین نہ رہے تاکہ ہر امیر اور فقیر اور عاجز اور حقیر اپنا انصاف پاوے ف لیکن یہ حکم منع کا عام نہین بلکہ مخصوص ہونا اسکا معلوم ہے کلیات شریعت سے یعنی جائز ہے حاکم کو پردے مین رہنا اور دروازہ بند کرنا اہل حاجت اور مظلوم سے وقت کھانے اور پینے کے اور خلوت کرنے اپنے کے ساتھ اہل اپنے کے اور نماز فرض کے اور وقت رات کے اسواسطے کہ نہین حکم کیا ساتھ اسکے خدا نے کسی بندیکو اپنی مخلوق سے اور نہین ٹھہرایا اوسکو کسی بندے کی وسعت مین۔ اور مستحب ہے کہ مقدم کیا جاوے اسبق کو پھر اسبق کو یعنے جو پہلے آیا ہو اسکا فیصلہ پہلے کیا جاوے اور جو اوسکے بعد آیا ہو پھر اسکا فیصلا کیا جاوے وعلیٰ ہذا القیاس پھر جو اسکے بعد آیا ہو۔ اور اسی طرح مستحب ہے مقدم کرنا مسافر کا مقیم پر خاصکر جبکہ ڈرتا ہو جدائی رفیقون سے۔ اور جائز ہے[۱] واسطے حاکم اور بادشاہ کے یہ کہ بناوے کسی کو اپنا دربان۔ اور لائق ہے کہ دربان امین ہو معتبر ہو عفیف ہو۔ نیک خلق ہو آدمیون کا قدر جاننا اور نہین جائز ہے واسطے حاکم کے یہ کہ سوار[۲] ہووے ترکی گھوڑے پر ف اسواسطے کہ اس مین تکبر ہے اور یہی حکم ہے ہر گھوڑے اور ہاتھی کا اور اسی طرح نہین جائز ہے واسطے اسکے کھانا میدہ کی روٹی کا اور نہ پہننا باریک کپڑے کا یعنی اسواسطے کہ اس مین چین اور اسراف ہے۔ اور یہی حکم ہے نفیس اور لطیف کھانے کا کہ حاکم اور قاضی کو کھانا جائز نہین

باب بیچ بیان آداب قاضی اور حاکم کی

جب کسی حاکم کے پاس کوئی مقدمہ آوے[۳] یعنی جسوقت دو شخص حاکم کے پاس جھگڑا لاوین تو حاکم مدعی اور مدعا علیہ دونون کو اپنے آگے بٹھلاوے یعنی برابر بٹھلاوے نہ یہ کہ ایک[۴] کو اونچا بٹھلاوے

[۱] یہ حدیث ابن ماجہ مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث ابو داؤد کی مشکوٰۃ کے باب الامارت کی تیسری فصل مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث علی کی [۴] مسند الخلفاء جلد ۲ صفحہ ۴۳۲ مین ہے ۱۲

اور ایک کو نیچا یعنی جبکہ دونون مسلمان ہون اور اگر ایک[۱] کافر ہو تو مسلمان کو اس سے اونچا بٹھلاوے پھر حاکم پر واجب ہے کہ اول مدعی کا دعوی سُنے پھر مدعا علیہ کا جواب سُنے اور نہین جائز ہے واسطے حاکم کے یہ کہ فیصلہ کرے ساتھ سننے دعوی مدعی کے تنہا قبل سماعت جواب مدعا علیہ کے **ف** اور اگر صرف مدعی کے دعوی سننے پر فیصلہ کر دیوے قبل سماعت جواب مدعا علیہ کے تو اسکا حکم باطل ہو جاتا ہے۔ اور نہین لازم آتا ہے قبول کرنا اسکا بلکہ مناسب ہے اسپر توڑ ڈالنا اس حکم کا اور دوہرانا اُسکا اوپر وجہ صحت کے اگر خطا کی یا دوسرا کوئی حاکم اوسکو پھیرے اور یہ حکم اس جگہہ ہے کہ مدعا علیہ جواب دے اور اگر چپ رہے جواب نہ دے یا کہے کہ نہ مین اقرار کرتا ہون نہ انکار تو جائز ہے حکم کرنا اوپر اسکے واسطے سرکشی اسکی کے **ف** اور یہی حکم ہے غائب کا یعنی اگر مدعا علیہ حاضر نہو تو اسپر حکم کرنا جائز نہین ہے اس واسطے کہ اگر حکم اسپر جائز ہو تو اسکا حاضر ہونا واجب نہو اور حالانکہ حدیث باب کی دلالت کرتی ہے اوپر نہ جائز ہونے حکم کے جبتک کہ مدعا علیہ جواب نہ سُنے اور جو حاضر نہوا سکا کوئی جواب مسموع نہین پھر جب دونونکا کلام سُن چکے تو اسکے بعد نظر کرے اگر اسکا حکم قرآن مین پاوے تو اسکے موافق حکم کرے اور اگر قرآن مجید مین اسکا حکم صراحتہً نہ پاوے اور حدیث مین پاوے تو اسکے موافق حکم کرے اور اگر حدیث مین بھی اسکا حکم نہ پاوے تو اجتہاد کرے یعنے طلب کرے حکم اس واقعہ کا ساتھ قیاس کرنیکے اُن مسائل پر کہ آئی ہے اُن مین نص اور حکم کرے اس مین مانند اس مسئلے کے کہ آئی ہے اس مین نص مشابہت دونون کے اور نہ قصور کرے اجتہاد مین پھر اگر صواب کو پہونچے حاکم یعنے واقع ہو حکم اسکا موافق حکم خدا کے اس مسئلے مین تو اس کے واسطے دوہرا ثواب ہے یعنے ثواب اجتہاد کا اور ثواب پہونچنے کا طرف حق کے اور اگر اجتہاد مین خطا کرے تو اسکو ایک ثواب ملتا ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ صحیح ہی حکم حاکم کا اور نافذ ہوتا ہے اگرچہ حاکم خطا کرے اجتہاد مین اور ٹھیک بات کو نہ پہونچے لیکن اگر اسکے بعد اسکو حق معلوم ہو جاوے یعنی ساتھ نص[۲] کے قرآن یا حدیث سے تو حق کی طرف رجوع کرے اور اپنے حکم سابق کو جس مین خطا کی ہے توڑ ڈالے اسواسطے کہ رجوع کرنا طرف حق کے

---

[۱] مسک الختام جلد ۲ صفحہ ۴۳۵ [۲] یہ حدیث معاذ کی مشکوۃ کے باب العمل فی القضاء کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث عمرو بن عاص کی بلوغ المرام کے باب آداب القاضی مین ہے ۱۲ [۴] مسک الختام جلد ۲ صفحہ ۴۳۱ ۱۲

بہتر ہے ہٹ کرنے سے باطل پر اور نہین جائز ہے واسطے حاکم کے کہ حکم کرے درمیان مدعی[1] اور مدعا علیہ کی حالت غضب مین اور غصے مین برابر ہے کہ غصہ تھوڑا ہو یا بہت اور برابر ہے کہ اسکا سبب چھوٹا ہو یا بڑا ف اس واسطے کہ غصے کی حالت مین کبھی تجاوز کرتا ہے طرف حکم کرنے کے[2] ساتھ ناحق کے یعنے کبھی باطل کے ساتھ حکم کرتا ہے اس لئے کہ حاصل ہوتا ہے بسبب غصے کے تغیر کہ بگڑ جاتی ہی ساتھ اسکے نظر پس ستیفا حکم کا اپنی وجہ پر حاصل نہین ہوتا اور یہی حکم ہے ہر چیز کا کہ حاصل ہو ساتھ اسکے تغیر مثل بھوکہ اور پیاس نہایت کے اور غلبہ نیند اور غم اور بیماری وغیرہ کے جو فکر کو پریشان کر ڈالے اور دلکو غور سے باز رکھے اور نہین نافذ ہوتا ہے حکم اسکا اگر حکم کرے حالت غضب مین لیکن اگر حکم ظاہر ہونیکے بعد غضب طاری ہوا ہو تو وہ مؤثر نہین ہے۔ اور[3] جائز ہے واسطے حاکم کے یہ کہ حکم کرے ساتھ ظاہر حال کے بعد سننے دعوے اور جواب وغیرہ کے اور لازم کرنا اسکا اور خلاص کرنا محکوم علیہ کا ساتھ محکوم بہ کے اور نافذ ہوتا ہے حکم اسکا ظاہر مین اگرچہ نفس الامر مین مدعی کا دعوی جھوٹا ہو اور گواہی جھوٹی ہو لیکن نہین جاری ہوتا ہے حکم اسکا باطن مین[4] اور نہین حلال ہوتی ہے ساتھ حکم اسکے کے چیز محکوم بہ واسطے محکوم لہ کے جبکہ اسکا دعوی نفس الامر مین باطل ہو اگرچہ جھوٹی گواہی اور خوش تقریری مدعی کی سے حاکم اسکو ڈگری دیدے مثلاً اگر حاکم جھوٹی گواہی سے ایک کی عورت دوسرے کو دیدے تو وہ اسکے واسطے حلال نہین ہوتی اور اسکو اس سے صحبت کرنی حلال نہین ہے اور یہی حکم[5] ہے سب اموال کا کہ نہین حلال ہوتی ہے واسطے مدعی کے کوئی چیز محکوم بہ باطن مین ساتھ حکم حاکم کے جبکہ ہو دعوی اسکا واقع مین جھوٹا اور نہین جائز ہے واسطے حاکم کے یہ کہ حکم کرے ساتھ اس چیز کے کہ اس کے دل مین گذرے بدون سند لینے اور استدلال کرنیکے ساتھ امر خارجی کی گواہ وغیرہ سے۔ اور جائز ہے واسطے حاکم کے یہ کہ حکم کرے ساتھ علم اپنے کے اگرچہ گواہونکی شہادت اسکے برخلاف گذرے ہو واسطے کہ گواہی گواہون کی نہین پہنچتی ہے اسکے علم کے مرتبے کو جو حاصل ہے اسکو مشاہدے سے یا جو اس کے

---

[1] یہ حدیث ابی بکرہ کی بلوغ المرام کے باب آداب القاضی مین ہے ۱۲ [2] مسک الختام جلد ۲ صفحہ ۴۳۱ ۱۲ [3] یہ حدیث ام سلمہ رض کی بلوغ المرام کے باب آداب القاضی مین ہے ۱۲ [4] مسک الختام جلد ۲ صفحہ ۴۳۳ [5] مسک الختام جلد ۲ صفحہ ۴۳۴ ۱۲

قائم مقام ہے اسواسطے کہ حکم کرنے والا ساتھ علم اپنے کے غیر اس حاکم کا ہے جو مستند ہے طرف گواہون کے یا قسم کے اسیواسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ حکم کرون مین واسطے اسکے ساتھ کسی چیز کے اسکے بھائی مسلمان کے مال سے تو اسکو نہ لے سوائے اسکے کچھ نہین کہ مین اسکے واسطے آگ کا ٹکڑا کاٹتا ہون پھر جب جائز ہے حکم باوجود تجویز ہونے حکم کے صواب اور ہونے اسکے کا خطا پر تو پھر کس طرح نہین جائز ہے باوجود یقین کرنیکے ساتھ اسکے کہ وہ ٹھیک ہے واسطے منسوب ہونے اسکے کے طرف علم یقین کے اور نہین پوشیدہ ہے راجح ہونا اسکا اور قوت اسکی اسواسطے کہ حکم کرنیوالا ساتھ اسکے حکم کرتا ہے ساتھ عدل اور حق کے جس طرح کہ حکم کیا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ نے اور واجب[۱] ہے واسطے حاکم کے یہ کہ انصاف لے ضعیف کا قوی سے ساتھ لازم کرنے حق کے اور چاہیے کہ برابری کرے درمیان مدعی اور مدعا علیہ کے ساتھ لحاظ اور اشارے اور اپنے بیٹھنے مین اور نہ بلند کرے اپنی آواز کو ایک پر مگر بقدر اسکے کہ بلند کرے اُسکو دوسرے پر۔ اور جائز ہے[۲] قضا اور کچہری کرنی مسجد مین اور حکم کرنا درمیان لوگون کے

باب پنجم بیان وظیفہ والیون اور حاکمون کے اور ہدیون[۳] انکے کے

ف یعنی اس مین بیان ہے کہ حاکمون کے لیے مقرر کیا جاوے بیت المال مین سے اور اگر کوئی بطریق تحفہ کے حاکم کو کچھ دے تو اسکا کیا حکم ہے جو شخص کہ حاکم ہو اور مشغول ہو ساتھ کام مسلمانون کے یعنے فیصل کرنے مقدمات انکے کے اور تحصیل کرنے مال زکوٰۃ کے اور محافظت اور صرف کرنے اسکے کے بیچ مصارف اور حوائج مسلمانون کے اور اپنا کام اور پیشہ نہ کرسکے تو اسکو جائز ہے کہ لے بیت المال سے بقدر خرچ[۴] اپنے کے اور عیال اپنے کے۔ اور اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کام پر عامل کیا جاوے تو جائز ہے واسطے اسکے یہ کہ لے اجرت اس کام کی۔ اور اسی طرح جائز ہے واسطے حاکم اور عامل کے

[۱] یہ حدیث جابر کی بلوغ المرام کے باب آداب القاضی مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث مشکوۃ کے فصل رابع مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث عائشہ کی مشکوۃ کے باب رزق الولاۃ کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

یہ کہ حاصل کرے بی بی یعنی نکاح کرے[۱] اگر نہو اسکی بی بی ساتھ خرچ بیت المال کے یعنی حلال ہے اسکو کہ لیوے بیت المال مین سے بقدر مہر بیوی کے اور نفقہ اور لباس اسکے کے بقدر حاجت کے بغیر اسراف کے اور اسی طرح جائز ہے واسطے اسکے یہ کہ خرید کرے غلام اور لونڈی واسطے خدمت کے ساتھ خرچ بیت المال کے اور اگر نہو واسطے اسکے خادم اور اسی طرح جائز ہے واسطے اسکے یہ کہ خریدے گھر ساتھ خرچ بیت المال کے اگر نہ ہو واسطے اسکے کوئی مکان رہنے کا۔ اور نہین جائز ہی واسطے اسکے یہ کہ لیوے زیادہ قدر حاجت ضروری سے کہ وہ حرام ہے اور خیانت ہی غنیمت مین اور جو شخص کہ خیانت کرے لاویگا خیانت کی چیز کو دن قیامت کے اور نہین جائز ہے[۲] واسطے عامل کے یہ کہ چھپاوے حاصل اس عمل کے سے بقدر ایک سوئی کے یا زیادہ یعنی قلت مین یا کثرت مین یا چھٹائی یا بڑائی مین کہ وہ خیانت ہے پھر جو کچھ کہ دیا جاوے اس مین سے یعنی اجرت اس عمل کی تو اسکو لے اور جس چیز سے باز رکھا جاوے اُس سے باز رہے **ف** یہ حکم عامل کا ہے جسکو امام زکوۃ صدقہ وغیرہ کے تحصیل کرنے پر عامل کرکے بھیجے کہ اسکو بدون اذن امام کے اجرت سے زیادہ لینا درست نہین اور نہین جائز ہے اُسکو تصرف کرنا بیت المال مین اور زکوۃ اور غنیمت مین بدون اذن امام کے۔ اور اگر خود امام ہو تو اسکو بقدر حاجت ضروری کے بیت المال مین سے لینا درست ہی حاجت سے زیادہ درست نہین۔ اور نہین[۳] جائز ہے واسطے امام کے یہ کہ تصرف کرے مال فئی مین اور نہ دے اسکے مستحقون کو اور نہ خرچ کرے اُسکو اُسکے مصارف مین **ف** فئی اس مال کو کہتے ہین کہ لیا جاوے کفار سے بغیر قتال کے مانند خراج اور جزیہ کے اور جو مال کہ لیا جاتا ہے کفار سے ساتھ لڑائی کے اسکو غنیمت کہتے ہین اور حکم فئی کا یہ ہے کہ سب مسلمان اس مین شریک ہین اور پانچوان حصہ اس مین سے نہین لیا جاتا اور غنیمت سے خمس لیا جاتا ہے اور مراد غنیمت اور فئی دونون ہین۔ اور نہین جائز ہی واسطے کسی کے یہہ کہ قبول کرے ہدیہ اس شخص سے کہ سفارش کی ہو واسطے اسکے کہ وہ حرام ہے

---

[۱] یہ حدیث بریدہ اور مستورد کی مشکوۃ کے باب ایجاد کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث عدی کی مشکوۃ کے باب رزق الولاۃ مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث ابوذر کی مشکوۃ کی کتاب الامارۃ مین ہے ۱۲۔

اور[۱] اسی طرح نہین جائز ہے قبول کرنا ہدیہ اور تحفہ کا واسطے اس شخص کے کہ سفارش کی گئی پاس اُسکے یعنے حاکم کو بھی ہدیہ قبول کرنا حلال نہین ہے۔ اور نہین جائز ہے دینا رشوت کا اور نہ لینا اسکا حاکم کو اور ملعون ہے رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا۔ اور اسی طرح ملعون ہے وہ شخص کہ واسطہ ہو درمیان رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے کے **ف** رشوت[۲] اس مال کو کہتے ہین جو دیا جاوے واسطے باطل کرنے حق کے یا ثابت کرنے باطل کے اور وہ حرام ہے ساتھ اجماع مسلمین کے برابر ہے کہ قاضی ہو یا عامل اوپر صدقہ کے یا غیر اون کا حاصل یہ ہے کہ حاکم اور قاضی کو رشوت اور ہدیہ لینا حرام ہے اور اگر اونکا وظیفہ بیت المال مین مقرر ہو تو انکو عمل پر اُجرت لینی بھی حرام ہے اور اگر بیت المال مین انکا وظیفہ نہو تو اونکو اجرت لینی جائز ہے بقدر عمل کے نہ حاکم کو اور زیادہ حرام ہے اس واسطے کہ اجرت بمقابلہ عمل اسکے کے ہے نہ اوپر حاکم ہونے اسکے کے پس جو کچھ زیادہ لے وہ عمل کے مقابلہ مین نہین لیتا بلکہ حکومت کی وجہ سے لیتا ہے اور حکومت کی وجہ سے بالاتفاق کسی چیز کا مستحق نہین ہے مال لوگون کے سے

باب پنجم بیان گواہون کے

ف شہادت کے معنے اصل مین حضور اور آنکھ کے ساتھ دیکھنے کے ہین اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے علم یقینی پر اور شرع مین خبر دینی ہے ساتھ حق غیر کے اوپر دوسرے کے جیسے کہ اقرار اخبار ہے ساتھ حق غیر کے اوپر اپنے اور دعویٰ کہتے ہین خبر دینے کو ساتھ حق اپنے کے اوپر غیر کے مستحب اور بہتر وہ گواہی[۳] ہے کہ پوچھنے سے پہلے دے **ف** یعنے پہلے اس سے کہ پوچھا جاوے گواہی سے یعنی گواہی دے اور حق ظاہر کرے پہلے اس سے کہ پوچھا جاوے کہ تو گواہ ہے اور نہین[۴] جائز ہے جھوٹی گواہی بدون علم کے اور نہ گواہی دینی امور آیندہ پر کہ فلانا بہشتی یا دوزخی ہے بغیر دلیل کے اور نہ جلدی کرنی طرف گواہی دینے کے اور صاحب اسکا عالم ہے ساتھ اسکے پہلے سوال سے اور نہ اُٹھانا گواہی کا

---

[۱] یہ حدیث ابو امامہ کی مشکوۃ کے باب رزق الولاۃ کے تیسری فصل مین ہے [۲] مسک الختام جلد ۲ صفحہ ۴۳۸ [۳] یہ حدیث زید کی مشکوۃ کے باب الشہادت مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث عمران کی بلوغ المرام باب الشہادت مین ۱۲ اور حدیث ابو بکرۃ کی بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے ۱۲

بدون اٹھوانے کے اور نہین جائز ہے گواہی دینی اسکو جو اہل گواہی سے نہ ہو۔ اور جائز ہے[۱] قبول کرنی گواہی اس شخص کی کہ نہ ظاہر ہو اس سے کوئی شک بنظر ظاہر حال کے اور کفایت کرتی ہے اوسکے عادل ہونے مین استقامت ظاہر حال اسکے کی بغیر کشف اسکی کے اس واسطے کہ یہ دشوار ہی مگر ساتھ وحی کے اور وحی بند ہو چکی ہے اور نہین[۲] جائز ہے واسطے گواہ کے یہ کہ گواہی دے مگر اس چیز پر کہ اسکو علم یقین کے ساتھ جانتا ہو جیسے آفتاب کو اپنی دونون آنکھ سے دیکھتا ہے اور نہین جائز ہے گواہی ساتھ گمان کے پس گواہی اگر فعل پر ہو تو ضرور ہے دیکھنا اسکا اور اگر آواز پر ہو تو ضرور ہے سننا اسکا اور دیکھنا آواز والے کا یا پہچاننا اسکی آواز کا ساتھ دو گواہ عادل کے مگر چند جگہہ مین گمان کے ساتھ بھی گواہی جائز ہے اور امام بخاری نے اسکے واسطے ایک باب باندہا ہے باب الشہادۃ علی الانساب والرضاع المستفیض والموت القدیم یعنے گواہی نسبون پر اور رضاعت مشہور پر اور موت قدیم پر اور ثبوت رضاعت مین چار حدیثون کو ذکر کیا ہے اور ثبوت اسکا استفاضہ اور شہرت سے ہوا ہے یعنے جائز ہے گواہی دینی ساتھ شہرت کے اوپر نسب اور رضاعت کے کہ فلانے نے فلانی کا دودہ پیا ہوا ہے یا فلانا مر گیا ہوا ہے اگرچہ اسکو دیکھا نہو آنکھ سے اور نہ سنا ہو۔ اور جب ثابت ہو رضاعت ساتھ شہرت اور استفاضہ کے تو ثابت ہوتا ہے نسب[۱] سو اسطے کہ ثابت ہونا نسب کا رضاعت کو لازم ہے اور حد استفاضہ کی نزدیک بعض کے مشہور ہونا ہے محلے مین کہ مثلاً ظن یا علم کا ہو اور کفایت ساتھ شہرت کے اس جہت سے کیجاتی ہے کہ نہین ہے کوئی راہ طرف تحقیق نسب کے بنا بر دشوار ہونے تحقیق کے اکثر اوقات مین اور مراد ساتھ مدت قدیم کے طول زمان ہے بعضون نے اسکو پچاس برس مقرر کیا ہے اور بعضون نے چالیس[۲] سو اسطے کہ تحقیق اس مین دشوار ہے اور نہین[۳] جائز ہے گواہی خیانت کرنیوالے مرد اور خیانت کرنیوالی عورت کی ف مراد خیانت سے خیانت پیچ امانت لوگون کے ہے یعنی جو مشہور ہو ساتھ خیانت کے والا خیانت امر مخفی ہے کہ مطلع نہین ہوتا ہے اسپر کوئی سوائے اللہ کے اور یا مراد ساتھ خیانت کے فسق ہے مطلقاً کہ خیانت ہی

[۱] یہ حدیث عمر کی بلوغ المرام کے باب الشہادات مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث ابن عباس کی بلوغ المرام کے باب القضا مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث عائشہ کی مشکوۃ کے باب الاقضیہ مین ہے ۱۲

احکام شرع مین کہ امانت ہے خدا اور رسول کی۔ اور اسی طرح نہین جائز ہے گواہی دشمن کی دشمن پر
یعنے اسواسطے کہ مورث تہمت کا ہے اور اسی طرح نہین جائز ہے خادم کی واسطے گہر والون اسکے کے ف
یعنی اسواسطے کہ وہ گواہی دیتا ہے واسطے حاصل کرنے نفع اپنے کے پس ہوگا بیچ حکم گواہی باپ کے
واسطے بیٹے کے اور گواہی خاوند کی واسطے بیوی کے۔ اور یہی حکم ہے غلام کا کہ نہین جائز ہے گواہی اسکی
واسطے مالکون اسکے لیکن اگر غلام اپنے مالک کے سوا کسی غیر کے واسطے گواہی دے تو جائز ہے۔ اور اسی طرح
نہین جائز ہے گواہی اس شخص کی کہ حد مارا گیا ہو تہمت مین یعنی جو کسی کو زنا کی تہمت دے اور اسکے
سبب سے حد مارا جاوے اسکی گواہی قبول نہین خواہ توبہ سے پہلے ہو یا پیچھے ف اور اسکے سوا اور
حدون مین توبہ سے گواہی قبول نہین اور توبہ کے بعد قبول ہے اور اسی طرح نہین جائز ہے گواہی
اس شخص کی کہ متہم ہو ولاء مین یعنے ایک شخص آزاد کیا ہوا کسیکا ہے اور منسوب کرتا ہے اپنے تئین طرف
غیر آزاد کرنے والے اپنے کے یعنے کہتا ہے کہ مین فلانے کا آزاد کیا ہوا ہون اور حالانکہ وہ اسبات مین
جھوٹا ہے اور لوگ اسکو اس بات مین متہم کرتے ہین ساتھ جھوٹ کے پس اسکی گواہی قبول نہین اور
اسی طرح نہین جائز ہے گواہی اس شخص کی کہ متہم ہو بیچ قرابت کے یعنی منسوب کرے اپنے تئین
طرف غیر باپ اپنے کے اور کہے کہ مین فلانے کا بیٹا ہون اور لوگ اسکو اسبات مین جھوٹا جانین۔ اور اسی طرح
نہین جائز ہے گواہی زانی کی زنا پر ف اور منع ہونا ان لوگون کی گواہی کا دلیل ہے اوپر منع ہونے
عدالت کے گواہ مین اور اسپر دلالت کرتا ہے قول اللہ تعالیٰ کا وَاَشْهِدُوْا ذَوَىْ عَدْلٍ
مِّنْكُمْ اور عدل وہ ہے کہ غالب ہو اسکی نیکی اسکی بدی پر اور نہ تجربہ کیا گیا ہو اوپر عادت جھوٹ کا
یعنی اسکو جھوٹ کی عادت نہو۔ اور اسی طرح نہین جائز ہے گواہی جنگلی کی شہری پر ف یعنی
واسطے جہالت بدوی کے ساتھ احکام شریعت کے اور کیفیت حمل کے اور غلبہ نسیان کے لیکن
منع اس شخص کے حق مین ہے جسکی عدالت معروف نہو جنگلیون سے اور اگر اسکی عدالت ہو تو
اس کی شہادت جائز ہے

باب پنجم دعوی اور گواہون کے

ف دعوی کے معنے ہین گمان کرنا کہ اسکا حق ہے اس چیز مین برابر ہے کہ حق ہو یا باطل اور مدعی وہ ہی کہ اسکا دعوی ظاہر کے خلاف ہو اور مدعا علیہ برخلاف اسکے ہے یا مدعی اسکو کہتے ہین کہ جب سکوت کرے تو چھوڑا جاوے اور مدعا علیہ اسکو کہتے ہین کہ سکوت سے نہ چھوڑا جاوے جب[۱] کوئی شخص کسی پر دعوی کرے تو واجب ہے مدعی پر لانا دو گواہون کا پس اگر دو گواہ لاوے تو اسکے حق مین ڈگری کیجاوے اور اگر دو گواہ نہون ایک ہو تو اسکے ساتھ مدعی قسم کھاوے پس اگر قسم کھاوے تو بھی اسکو ڈگری دیجائے۔ اور[۲] جائز ہے فیصلہ کرنا ساتھ ایک گواہ اور قسم مدعی کے یعنی اسواسطے کہ اسکی قسم بجاے دوسرے گواہ کے ہے اور اگر مدعی کے پاس دو گواہ نہون یا صرف ایک ہو اور اسکے ساتھ قسم نہ کھاوے تو مدعا علیہ کو قسم دیجاوے پس اگر مدعا علیہ قسم کھاوے تو مدعی کا دعوی خارج کیا جاوے اور اگر مدعا علیہ قسم نہ کھاوے باوجود طلب کرنے مدعی کے اسکی قسم کو تو مدعی قسم کھاوے نہین تو دعوی خارج کیا جاوے۔ اور اگر[۳] کوئی شخص چند آدمیون پر دعوی کرے اور وہ سب لوگ منکر ہون تو سب مدعا علیہم کے درمیان قرعہ ڈالا جاوے جسکا نام قرعہ مین نکلے وہ قسم کھاوے۔ اور اگر دو شخص کسی چیز مین جھگڑین اور کسی کے پاس گواہ نہو اور وہ چیز دونون کے ہاتھ مین ہو تو وہ چیز دونون کے درمیان آدھون آدھ کیجاوے اور اگر[۴] دو شخص کسی چیز مین جھگڑین اور دونون گواہ لاوین اور حالانکہ وہ چیز ایک کے ہاتھ مین ہو تو وہ چیز اسکو دیجاوے جسکے ہاتھ مین ہو اور قبضہ ترجیح دینے والا ہے گواہی کو کہ موافق اسکے ہے اور اگر کوئی لونڈی دو شریکون کے درمیان مشترک ہو اور اسکے یہان لڑکا پیدا ہو اور دونون نسب کا دعوی کرین تو رجوع کیا جاوے طرف قول قیافہ شناس کے۔ اور نہین جائز ہے جھوٹی قسم کھانی اور جھوٹی[۵] قسم کھاکر کسی مسلمان کا مال کھائے تو واجب ہوتی ہے واسطے

---

[۱] یہ حدیث ابن عباس اور ابن عمر کی بلوغ المرام کے باب الدعاوی مین ہے اور ایضاً حدیث ابن عباس کے باب الشہادات مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث ابوہریرہ کی بلوغ المرام کے باب الدعاوی مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث اشعث کی بلوغ المرام کے باب الدعاوی مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث عائشہ رضی کی بلوغ المرام کے باب الدعاوی مین ہے ۱۲

اُسکے دوزخ اور حرام ہوتی ہے اسپر بہشت اگرچہ نہایت قلیل چیز کسی کی ناحق لے ۔

باب پنجم بیان جہاد کے

جہاد کے معنی شرع مین خرچ کرنا طاقت کا ہے پنجم لڑائی کفار اور باغیون کے ساتھ مال اور جان کے اور جہاد[۱] فرض کفایہ ہے ف مگر یہ کہ نفیر عام ہو اس طرح پر کہ ہجوم کرین کفار مسلمانون کے ایک شہر پر کہ اس حالت مین فرض ہوجاتا ہے یعنی تمام اس شہر والون پر اور جو انکے قریب ہے اور واجب ہی ہر بار کہ حکم کیا جاوے ساتھ اسکے اور واجب[۲] ہے مسلمانون پر جہاد کرنا ساتھ کافرون کے اپنی جان سے اور اپنے مال سے اور اپنی زبان سے ف مال[۳] کا جہاد یہ ہے کہ خرچ کرے مال کو پنجم قائم کرنے جہاد کے اور ہتھیارون کے اور مانند اسکے اور جان کا جہاد یہ ہے کہ اپنی جان کو خدا کی راہ مین فدا کرے اور زبان کا جہاد یہ کہ اُسپر حجت قائم کرے اور اونکے بتون کو بُرا کہے اور انکو خدا کی طرف بلاوے اور دلائل کے ساتھ انکے مذہب کو رد کرے ۔ اور جو مر گیا[۴] اُس حالت مین کہ نہ کبھی اس نے جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا مین لڑنے کی دل مین آرزو کی اور نہ کبھی اسکے دل مین خیال گذرا اگرچہ ساری عمر سے ایک گھڑی ہو تو وہ ایک قسم کے نفاق پر مرا (یعنے بسبب مشابہت کرنے اُسکے کے ساتھ منافقون کے کہ وہ جہاد نہین کرتے) اور نہین[۵] جائز ہے جہاد کرنا باوجود ہوتے مان اور باپ کے یا ایک کے دونون مین سے بدون انکے اذن کے یعنے برابر[۶] ہے کہ جہاد فرض ہو یا فرض کفایہ اور برابر ہے کہ انکو اس کے نکلنے سے ضرر پہونچے یا نہ پہونچے اور برابر ہے کہ آزاد ہون یا غلام لیکن اگر افتادن دیوین تو جائز ہے جہاد کرنا ف لیکن یہ حکم اوسوقت ہے جبکہ مان باپ مسلمان ہون کہ انکے ساتھ بھلائی کرنی فرض عین ہے اور اگر کافر ہون تو جائز ہے جہاد کرنا بدون اذن اُنکے کے اور اسی طرح اگر جہاد فرض عین ہو اور متعین ہو

---

[۱] یہ آیت فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ الآیہ پارہ گیارھوین کے اول ربع مین ہے ۱۲ اور آیت لا یستوی القاعدون الآیہ سورہ [۲] پ [۳] یہ حدیث انس کی بلوغ المرام کے کتاب الجہاد مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث انس کی بلوغ المرام کی کتاب الجہاد مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث ابن عمر کی بلوغ المرام کے کتاب الجہاد مین ہے ۱۲ [۶] مسک الختام جلد دوم صفحہ ۳۵۱ و صفحہ ۳۵۲ ۱۲ [۷] مسک الختام جلد دوم صفحہ ۳۵۲ ۱۲ ۔

اور پر اسکے تو اس حالت مین بھی اذن ماں باپ کا شرط نہین ہے اور یہی حکم ہے دادا اور دادی کا اور نہین واجب[۱] ہے جہاد عورتون پر بلکہ حاصل ہوتا ہے واسطے اُنکے ثواب جہاد کا حج اور عمرے مین لیکن اگر عورتین جہاد کے واسطے نکلین تو جائز ہے اور انکا جہاد یہ ہے کہ موقف لڑائی مین غازیون کے واسطے کھانا پکائین اور انکو پانی پلاوین اور زخمیون کی دوا کرین اور نہین جائز ہے واسطے انکے لڑنا صف جنگ مین لیکن اگر کوئی کافر اُنپر حملہ کرے تو اسکے ہٹانے کے واسطے اُسکے ساتھ لڑنا جائز ہے۔ اور نہین واجب[۲] ہے جہاد معذور پر یعنے جسکے بدن مین نقصان ہے اور نہ ضعیف پر اور نہ بیمار پر اور نہ اُنپر جنکے پاس نہین جو خرچ کرین جبکہ خیر خواہی کرین خدا اور رسول کی

باب پنجم فضیلت جہاد کے

بہشت مین سو درجے[۳] ہین کہ تیار کیا ہے اونکو خدا تعالی نے واسطے جہاد کرنے والون کے اور دو درجون کے درمیان اتنا فرق ہے جتنا کہ زمین اور آسمان کے درمیان ہے اگر ساری مخلوق جمع ہو تو ایک درجے مین آجاوے اور خدا کی راہ مین دار الاسلام[۴] کی سرحد پر ایک دن چوکیداری کرنا بہتر ہے تمام دنیا سے اور دنیا کی آرایش سے اور اگر چوکیداری مین مرجاوے تو جو عمل کہ کیا کرتا تھا اُسکا ثواب ہمیشہ جاری رہیگا اور اُسکی روزی بھی اُسپر جاری رہیگی اور منکر نکیر کے خوف سے نڈر ہو جاوے گا۔ اور دار الاسلام[۵] کی سرحد پر ایک دن چوکیداری کرنی بہتر ہے ہزار دن کی عبادت سے اور ٹھہرنا ایک دن کا جہاد مین یعنے صف مین بہتر ہے ستر برس کی عبادت سے۔ اور جو لڑے بیچ راہ اللہ کے بقدر ٹھہر جانیکے درمیان دو دھ دوہنے اونٹنی کے تو واجب ہوتی ہے واسطے اسکے بہشت۔ اور جو[۶] بھیجے خرچ بیچ راہ اللہ تعالی کے اور آپ اپنے گھر مین رہے تو اسکے واسطے بدلے ہر درہم کے سات سو درہم کا ثواب ہے۔ اور جہاد کرے بذات خود اللہ کی راہ مین اور خرچ کرے بیچ جہاد کے تو اسکے لیے بدلے ہر درہم کے سات لاکھ درہم کا

[۱] یہ حدیث عائشہ کی بلوغ المرام کی کتاب الجہاد مین ہے ۱۲ [۲] یہ آیت پارہ گیارہوین کے چوتھے ربع مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث ابو ہریرہ کی مشکوۃ کے کتاب الجہاد کے پہلے فصل مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث سہل اور سلمان کی مشارق کے باب عاشر مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث ابو سعید اور عثمان کی مشکوۃ کے کتاب الجہاد کے دوسرے فصل مین ہے ۱۲ [۶] یہ حدیث علی وغیرہ کی مشکوۃ کے کتاب الجہاد مین ہے ۱۲

ثواب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ضامن ہے واسطے اس شخص کے کہ نکلا بیچ[۱] راہ اللہ کے یعنی جہاد کے محض خدا کی رضامندی کے واسطے یہ کہ پھیرے اسکو ساتھ اُس چیز کے کہ پایا ہے ثواب آخرت سے یا غنیمت سے یا داخل کریگا اسکو بہشت مین اور جسکے پاؤن[۲] جہاد مین گرد آلودہ ہون اسکو دوزخ کی آگ نہین پہنچے گی۔ اور جو جہاد مین کسی کافر کو قتل کرے وہ دوزخ مین کبھی داخل نہین ہوگا۔ اور جو سامان درست کرے[۳] غازی کا تو اسکو بھی جہاد کا ثواب ہے اور شریک ہے بیچ ثواب جہاد کے۔ اور جو کوئی خلیفہ ہو غازی کا بیچ اہل اسکے کے یعنی انکا خدمتگذار رہے تو اسکے لئے بھی جہاد کا ثواب ہے اور حرام ہین عورتین مجاہدین کی پیچھے رہنے والون پر یعنے جو جہاد[۴] مین نہین نکلتے مانند حرام ہونے اُنکی ماؤن کے یعنے چاہیئے کہ اونکی عورتون مین خیانت نہ کرین اور بدنظر سے نہ دیکھین اور ایسا حرام جانین اُنکو کہ گویا مائین اُنکی ہین۔ اور جو خیانت کرے کسی غازی کی اسکے گھر والون مین پھر خیانت کرے اُسکے گھر والون مین تو کھڑا کیا جاویگا وہ شخص واسطے غازی کے دن قیامت کے پس لیوے گا غازی اسکے عمل سے جو چاہیگا۔ اور جو ایک اونٹنی جہاد کے لئے راہ خدا مین دے تو اوسکے لئے سات سو اونٹنی کا ثواب ہے۔ اور راہ خدا[۵] کا غازی وہ ہے جو لڑے تاکہ خدا کا دین بلند ہو یعنی نہین حاصل ہے ثواب جہاد کا مگر جبکہ ہو واسطے بلند کرنے دین اللہ کے۔ اور نہین ہے ثواب جہاد کا واسطے اُس شخص کے کہ لڑے واسطے طلب غنیمت کے اور نہ واسطے اس شخص کے کہ لڑے واسطے آوازہ اور شہرت کے اور نہ واسطے اس شخص کے کہ لڑے واسطے شجاعت دکھلانے کے لوگون کو یعنے ریا کیواسطے اور نہین[۶] ہے ثواب جہاد کا واسطے اس شخص کے کہ اجرت لیکر جہاد کرے یا کسی مجاہد کی خدمت کرے اور جہاد دریا کا افضل ہے خشکی کے جہاد سے اور نہین لائق ہے سوار ہونا دریا مین مگر ساتھ ارادے حج یا عمرے یا جہاد کے اسواسطے کہ دریا کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے دریا ہے

---

[۱] یہ حدیث ابوہریرہؓ کی مشکوۃ کے کتاب الجہاد مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث ابوعبسی اور ابوہریرہ کی مشکوۃ کے فصل اول مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث زید کی مشکوۃ کے کتاب الجہاد کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث بریدہ کی مشکوۃ کے کتاب الجہاد کی فصل اول مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث ابوموسی کی مشکوۃ کی کتاب الجہاد کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ [۶] یہ حدیث ابوایوب کی مشکوۃ کے کتاب الجہاد کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

باب پنجم بیان فضیلت شہادت کی

خدا کی راہ مین شہید ہونے کا اسقدر[۱] ثواب ہے کہ کوئی بہشتی دنیا کی طرف پھر آنے کی آرزو نہین کریگا اگرچہ اوسکو تمام دُنیا کی بادشاہی دیجاوے مگر شہید راہ خدا کا کہ وہ آرزو کریگا کہ دنیا مین پھر آوے اور شہید کیا جاوے دس بار بسبب[۲] اس چیز کے کہ دیکھتا ہے ثواب جہاد کے سے اور جو لوگ کہ خدا کی راہ مین شہید ہون وہ مردہ نہین بلکہ زندہ ہین نزدیک رب[۳] اپنے کے اور روحین[۴] انکی بیچ شکم سبز پرندون کے ہین واسطے اُنکے قندیلین ہین لٹکائی گئی نیچے عرش کے بمنزلہ گھونسلون کے میوہ کھاتے ہین بہشت مین سے جہان چاہتے ہین پھر ٹھکانا پکڑتے ہین طرف اون قندیلون کے پھر خدا تعالی اونکی طرف نظر کرتا ہے فرماتا ہے کیا چاہتے ہو تم کسی چیز کو عرض کرتے ہین ہم کس چیز کو چاہین اس حال مین کہ ہم بہشت مین میوہ کھاتے ہین جہان چاہتے ہین پس اسی طرح تین بار خدا پوچھتا ہے وہ عرض کرتے ہین کہ اے ہمارے رب ہم چاہتے ہین کہ ہمکو دُنیا مین پھر بھیجا جاوے تاکہ ہم دوسری بار تیری راہ مین پھر شہید ہون یعنی جب دیکھتے ہین کہ شہید ہونے کا بڑا ثواب ہے تو پھر اُسی کی خواہش کرتے ہین تاکہ انکو اسکی مانند ثواب حاصل ہو پھر جب خدا دیکھتا ہے کہ انکو کچھ حاجت نہین تو چھوڑے جاتے ہین اسی حال مین اور نہین کوئی زخمی کہ زخمی کیا جاوے راہ خدا مین مگر کہ آویگا دن قیامت کے اس حال مین کہ اُسکے زخم سے لہو بہتا ہے یعنے تازہ ہوگا لہو کا رنگ زعفران کا ہوگا اور بو مشک کی ہوگی۔ اور جو کوئی راہ[۵] خدا مین شہید ہوا اسکے سب گناہ بخشے جاتے ہین سوا قرض کے کہ وہ معاف نہین ہوتا۔ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جو راہ خدا مین شہید ہوا اسکے واسطے چھ[۶] چیزین حاصل ہوتی ہین بخشش کیجاتی ہے واسطے اسکے بیچ اول قطرہ کے کہ گرتا ہے اسکے بدن سے اور دکھلایا جاتا ہے اسکو ٹھکانا اسکا بہشت مین جان نکلنے کے وقت اور محفوظ رہتا ہے عذاب قبر سے اور امن مین ہوگا عذاب آگ سے اور رکھا جاویگا اُسکے سر پر تاج وقار کا

---

[۱] یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو کی مشکوۃ کی باب الجہاد کی دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث ابو ہریرہ کی مشکوۃ کی کتاب الجہاد مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث معاذ کی مشکوۃ کے کتاب الجہاد کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث مقدام کی مشکوۃ کے کتاب الجہاد کی دوسری فصل مین ہے ۱۲۔

کہ ایک یاقوت اس مین کا بہتر ہوگا تمام دنیا سے اور اس چیز سے کہ دنیا مین ہے اور نکاح مین دیجاوینگی اسکی بہتر بیبیان حورعین سے اور شفاعت قبول کیجاویگی اسکی بیچ ستر آدمیون کے اُس کے قرابتیون سے اور نہین پاتا ہے شہید دُکھہ قتل کا مگر مانند کاٹنے چیونٹی کے یعنے اسکی جان بہت آسانی سے نکلتی ہے اسکو جان کنی کی بالکل کچھ تکلیف نہین ہوتی۔ اور شہید راہ خدا کا چار طرح پر ہے ایک وہ شخص کہ مسلمان ہو کامل الایمان ملا دشمن سے یعنے جنگ میدان مین پس سچ کر دکھلایا اللہ تعالیٰ کو یہانتک کہ مارا گیا۔ پس یہ وہ شخص ہے کہ اوٹھاوینگے لوگ طرف اُسکی آنکھین اپنی دن قیامت کے بسبب عالی ہونے اسکے رتبے کے لوگ اسکی طرف دیکھین گے۔ دوسرا شخص مومن جید الایمان ہے کہ ملا دشمن سے باین صفت کہ گویا چبھوئے گئے اسکی کھال مین کانٹے درخت خاردار کے بسبب نامردی کے یعنے بسبب ڈرنے اور کانپنے بدن اسکے کے ڈر سے آیا اسکو تیر کہ اسکا مارنیوالا معلوم نہین کس نے مار ڈالا اسکو پس یہ شخص بیچ دوسرے درجے کے ہے یعنے بہ نسبت پہلے کے اور تیسرا شخص وہ ایماندار ہے کہ عمل کئے کچھ اچھے اور کچھ بُرے ملا دشمن سے یعنے میدان جنگ مین پس سچ کر دکھلایا اللہ تعالیٰ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہ شخص بیچ تیسرے درجے کے ہے اور چوتھا وہ شخص مسلمان کہ اسراف کیا اپنی جان پر یعنے گناہ بہت کئے ملا دشمن سے پس سچ کر دکھلایا اللہ کو یہانتک کہ مارا گیا پس یہ شخص بیچ چوتھے درجے کے ہے ف سچ کر دکھلایا اللہ تعالیٰ کو یعنے راست گو کیا اللہ تعالیٰ کو بسبب عمل اور شجاعت اپنی کے پس جہاد کیا اور صبر کیا اور امید رکھی ثواب حق کی اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے تعریف کی ہے مجاہدون کے ساتھ صبر اور طلب ثواب کے پس یہ شخص لڑا اور صبر کیا واسطے طلب ثواب کے تو گویا کہ تصدیق کی اللہ تعالیٰ کی ساتھ فعل اپنے کے اور یہ بھی آیا ہے[1] کہ جو ایماندار کہ جہاد کرے بیچ راہ اللہ کے ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنے کے پھر جسوقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہانتک کہ مارا گیا سو یہ شہید بیچ خیمے اللہ تعالیٰ کے ہوگا اسکے عرش کے نیچے بیچ حضور اور محل قرب اسکے کے نہین زیادہ ہونگے اس سے پیغمبر لوگ مگر ساتھ درجہ نبوت کے یعنے درجہ نبوت کا بہت بڑا ہے اسکو کوئی نہین پہونچ سکتا۔ اور جو شخص کہ نکلا بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد

[1] یہ حدیث عتبہ کی مشکوۃ کے باب الجہاد کی تیسری فصل مین ہے ۱۲۔

اور مانند اسکے کے پس مرگیا یا مارا گیا یا کچلا اسکو اسکے گھوڑے نے یا اونٹ نے یا کاٹا اوسکو زہریلے جانور نے یعنی سانپ وغیرہ نے یا مرگیا اپنے[۱] بچھونے پر ساتھ کسی موت کے تو وہ بھی شہید ہے اور اسکے لئے بہشت ہی اور اسی[۲] طرح جو شخص کہ سوار ہو اور یا مین اور چکرایا سر اسکا پس پہنچی اسکو قے اور مرگیا اس سے تو وہ بھی شہید ہے اور اسی طرح جو شخص دریا مین مرے وہ بھی شہید ہی اور جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی سہال وغیرہ سے وہ بھی شہید ہی اور جو پانی[۳] مین ڈوبکر مرجاوے وہ بھی شہید ہی اور جو کسی دیوار کے نیچے دبکر مرجاوے وہ بھی شہید ہی اور اسی[۴] طرح ستر قسم کے آدمی ہین جنکو درجہ شہادت کا حاصل ہوتا ہی لیکن حقیقی شہید وہی ہی جو لڑے اسواسطے کہ خدا کا دین بلند ہو باقی سب شہید حکمی ہین یعنی درجات مین حقیقی شہید کے شریک ہین سب احکام مین نہین ہین

باب پنجم بیان تیاری اسباب جہاد کے

مستحب[۵] ہے تیار کرنا واسطے جنگ کافرون کے جو ہوسکے قوت سے یعنی واجب ہے عادت کرنی ساتھ تیراندازی کے اور سیکھنا اسکا تاکہ حاصل ہو قوت اوپر جنگ کافرون کے ف اور اسی طرح مستحب ہے عادت کرنا ساتھ بندوق اور توپ وغیرہ آلات لڑائی کے اور سیکھنا اور بنانا ہر قسم کے ہتھیار کا کہ حاصل ہو اُس سے قوت اوپر لڑائی کفار کے۔ اور مستحب[۶] ہے سیکھنا سواری کا۔ اور نہین جایز ہے چھوڑ دینا تیراندازی کا بعد سیکھنے اس کے اور اسی طرح بندوق وغیرہ کا اور جسنے اسکو سیکھ کر چھوڑا اُسنے پیغمبر کی نافرمانی کی۔ اور ایک تیر کے بدلے[۷] مین تین آدمی بہشت مین جاوینگے ایک بنانے والا تیر کا کہ اس نیت سے بناوے تاکہ وہ جہاد مین کام آوے دوسرا پھینکنے والا اسکا طرف کافرون کے تیسرا دینے والا اسکا پھینکنے والے کو۔ اور مستحب ہے رکھنا نیزے[۸] کا کہ خدا اوسکے سبب سے مدد کرتا ہے۔ اور جایز ہے رکھنا تلوار کا اور بنانا اسکا واسطے لڑائی کفار کے اور جایز ہے چاندی لگانی تلوار[۹] کے قبضہ اور ٹوپی پر اور مستحب[۱۰] ہے بنانا زرہ کا کہ

۱ یہ حدیث ابی مالک کے مشکوۃ کی کتاب الجہاد کی دوسری فصل مین ہے ۱۲ ۲ یہ حدیث ام حرام کی مشکوۃ کی کتاب الجہاد کی دوسری فصل مین ہے ۱۲
۳ یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کی کتاب الفرض کے پہلی فصل مین ہے ۱۲ ۴ یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کی کتاب عیادۃ المریض کے پہلی فصل مین ہے ۱۲
۵ یہ حدیث عقبہ کی مشکوۃ کی باب اعداد آلۃ الجہاد مین ہے ۱۲ ۶ یہ حدیث عقبہ کی مشکوۃ کے باب الفرض کی دوسری فصل مین ہے ۱۲ ۷ یہ حدیث عقبہ کی مشکوۃ کے باب الفرض کی فصل الفرض مین ہے ۱۲ ۸ یہ حدیث علی کی مشکوۃ کے باب الفرض مین ہے ۱۲ ۹ یہ حدیث انس کی مشکوۃ کے باب الفرض کی دوسری فصل مین ہے ۱۲ ۱۰ یہ حدیث سائب کی مشکوۃ کے باب الفرض مین ہے ۱۲

پہنے اسکو وقت لڑائی کے کہ بچاؤ کرے ساتھ اسکے ہتھیار کفار سے اور جائز ہے پہننا دو زرہون کا ایک دوسرے پر
اور یہ توکل کے منافی نہین ہے اور اسی طرح مستحب[۱] ہے بنانا ڈھال کا کہ بچاؤ کرے ساتھ اسکے ہتھیار کفار سے
اور اسی طرح مستحب ہے بنانا خود کا اور پہننا اسکا وقت لڑائی کے۔ اور مستحب[۲] ہے بنانا جھنڈے اور علم کا واسطے
لڑائی کے خواہ سفید کپڑے سے ہو یا سیاہ سے اور مستحب[۳] ہے پالنا گھوڑون کا واسطے جہاد کے اور جو کوئی
باندھے گھوڑا بیچ راہ خدا کے بسبب ایمان لانے کے ساتھ خدا کے یعنے خاص واسطے اللہ کے اور واسطے
بجا لانے امر اسکے کے اور بسبب سچ جاننے اسکے وعدے کے ساتھ ثواب عظیم کے پس تحقیق سیری اسکی
اور سیرابی اسکی اور لید اسکی اور پیشاب اسکا اسکے میزان اعمال مین تولے جاوینگے دن قیامت کے
یعنی اسکا دانہ گھانس پانی وغیرہ بھی اسکے اعمال مین داخل ہونگے اور انکا ثواب بھی اسکی میزان
اعمال مین تولا جاویگا۔ اور بندھی ہے بیچ پیشانی گھوڑون کے برکت قیامت تک یعنی اسلئے کہ
حاصل ہوتی ہے واسطے اسکے اُسکے سبب سے خیر دنیا اور آخرت کی کہ ثواب اور غنیمت ہے۔ اور مستحب[۴] ہے
اضمار کرنا گھوڑے کا ف اضمار یہ ہے کہ اول گھوڑے کو خوب گھانس کھلاتے ہین تاکہ قوی اور فربہ ہو
بعد ازان کم کرتے جاتے ہین گھانس کو اور اسکی معمولی خوراک پر لا ٹھہراتے ہین اور ایک مکان مین
بند کرکے گرد نیان ڈالتے ہین کہ وہ گرم ہوتا ہے اور عرق لاتا ہے اور جب وہ عرق خشک ہوجاتا ہے
تو ہلکا ہوجاتا ہے بدن اسکا اور قوی ہوتا ہے راہ چلنے مین اور بہتر گھوڑا وہ ہے کہ سیاہ[۵] رنگ ہو
اسکے ماتھے مین تھوڑی سی سفیدی ہو ناک کی طرف سفیدی ہو پھر وہ گھوڑا بہتر ہے جو پنج کلیان ہو
یعنے اسکا ماتھا اور ہاتھ پاؤن سفید ہون باقی سیاہ اور اگر سیاہ نہ ہو تو کمیت ہو پنج کلیان ف
کمیت اس گھوڑے کو کہتے ہین کہ اسکی دم اور ایال سیاہ ہو اور باقی سُرخ ہو یا اشقر ہو پنج کلیان
ف اشقر اس گھوڑے کو کہتے ہین کہ تمام سُرخ ہو۔ اور مکروہ[۶] ہے رکھنا گھوڑا اس طرح کہ اوسکے

---

[۱] یہ حدیث انس کی مشکوۃ کے باب اعداد آلۃ الجہاد کے پہلی فصل مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث ابن عباس اور جابر وغیرہ کی مشکوۃ کے باب اعداد آلۃ الجہاد
مین ہے [۳] یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کے باب ایضاً کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث عبداللہ بن عمر کی مشکوۃ کے باب ایضاً کی فصل ایضاً مین
ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث ابوقتادہ اور ابوجحیفہ کی مشکوۃ کے باب اعداد آلۃ الجہاد کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۶] یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کے باب
ایضاً کی پہلی فصل مین ہے ۱۲۔

داہنے پاؤن مین سفیدی ہو۔ یا اوسکے داہنے ہاتھ اور بائین پاؤن مین سفیدی ہو۔ اور مستحب[۱] ہے ادب سکھانا گھوڑیکو۔ اور مستحب[۲] ہے ہاتھ پھیرنا گھوڑونکی پیشانی اور پیٹھ پر یعنے واسطے صاف کرنے اُنکے بدن کے گرد وغبار سے یا اس واسطے کہ اس سے انکو انس اور راحت حاصل ہوتی ہے اور مستحب[۳] ہے باندہنا گنڈے کا گھوڑونکی گردن مین اور نہین جائز ہے باندہنا چلے کمان کا انکی گردن مین۔ اور نہین[۴] جایز ہے کترنا گھوڑون کے ماتھے کے بالون کا اور نہ انکے ایال کا نہ انکے دم کا اسواسطے کہ انکی دم انکی چوری ہے کہ اس سے مکھیان اوڑاتے ہین اور ایال انکے سبب گرم ہونے اُنکے کا ہے۔ اور جائز[۵] ہے رکھنا خچر کا اور سوار ہونا اوپر اسکے لیکن مکروہ ہے جست کردانا گدھے کا گھوڑی پر کہ اس سے خچر پیدا ہو۔

باب پنجم بیان آداب سفر کے

جب کوئی سفر کا ارادہ کرے تو مستحب[۵] ہے کہ جمعرات کے دن دوپہر سے پہلے سفر کو نکلے اور اگر جمعرات کے سوا کسی اور دن مین سفر کو نکلے تو بھی جائز ہے۔ لیکن مستحب[۶] ہے کہ دوپہر سے پہلے نکلے کہ اسمین برکت ہوتی ہے۔ اور جائز ہے سفر کرنا دن جمعہ کے پہلے آنے وقت جمعہ کے سے۔ اور منع ہے سفر کرنا ایک آدمی کو اور[۷] دو آدمی کو بلکہ چاہیئے کہ تین آدمی سفر کرین اور جب تین ہون تو چاہیئے کہ ایک کو سردار ٹھہراوین اور جو وہ کہے اسپر چلین اور چاہیئے کہ اُن مین بڑا امام بنے اور بہتر ہے کہ چار آدمی ملکر سفر کرین ف یعنے اسلئے کہ اگر ایک بیمار ہو اور چاہے کہ وصیت کرے واسطے کسی رفیق کے تو دو گواہ ہوجاوین۔ اور اسی طرح جسقدر زیادہ ہون بہتر ہے اور اگر سفر جہاد کا ہو تو بہترین چھوٹے لشکرون کے چار[۸] سو ہین اور بہترین بڑے لشکرون کے چار ہزار ہین اور ہرگز نہین مغلوب ہوتے بارہ ہزار بسبب قلت کے یعنی بسبب کمی عدد کے کوئی انپر غالب نہین ہوگا

---

[۱] حدیث عقبہ کی باب الیضاً کی دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث ابی وہب کی مشکوۃ کے باب الیضاً کے فصل دوسری مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث عقبہ کی مشکوۃ کے باب اعداد آلۃ الجہاد کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث ابن عباس کی اور علی کی مشکوۃ کے باب الیضاً کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث کعب کی مشکوۃ کے باب آداب السفر کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ [۶] یہ حدیث صخر کی مشکوۃ کے باب الیضاً کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ [۷] حدیث عمرو بن شعیب کی اور ابو سعید کی مشکوۃ کے باب الیضاً فصل الیضاً مین ہے ۱۲ [۸] یہ حدیث ابن عباس کی مشکوۃ کے باب آداب السفر کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

بلکہ بسبب اورامر کے یعنی خود پسندی اور تکبر وغیرہ کے ہوگا۔ اور جب[1] کوئی ارزانی کے دنون مین سفر کرے تو چاہیے کہ دے سواری کو حق اسکا یعنے گھانس وغیرہ کے واسطے اسکو ساعت بساعت چھوڑ دیا کرے تاکہ چرے اور تیز چلے اور جب[2] کوئی قحط سالی مین سفر کرے تو چاہیے کہ جلدی چلے تاکہ منزل مقصود کو پہونچے پہلے اس سے کہ اسکی سواری ضعیف ہو۔ اور جس[3] شخص کے پاس زیادہ سواری ہو تو چاہیے کہ دیوے وہ سواری اس شخص کو کہ نہین سواری واسطے اوسکے۔ اور جو سواری کہ نہ کسی مالک کے کام آوے اور نہ کسی اور کے تو وہ شیطان کی سواری ہے۔ اور اسی طرح جسکے پاس خرچ زیادہ ہو یعنے حاجت سے تو چاہیے کہ دے اس شخص کو کہ نہین ہے خرچ راہ پاس اسکے اور یہی حکم ہے ہر قسم کے مال کا کہ جسکے پاس حاجت سے زائد مال ہو وہ مدد کرے ساتھ اوسکے اس شخص کو کہ محتاج ہو طرف اسکے۔ اور مستحب ہے چلنا رات کا اس واسطے کہ تحقیق زمین لپیٹی جاتی ہے رات کو اور جب مسافر سفر مین کہین اُترین تو چاہیے کہ ایک جگہ اکٹھے ہو کر اُترین[4] الگ الگ نہ اُترین۔ اور جب اُترین تو نہ پڑہین نفل نماز یہانتک کہ کھولے جاوین اسباب[5] جانورون کے یعنی جانورون کے حال کی اعانت مقدم ہے۔ اور جب اُترا چاہین تو چاہیے کہ راہ سے الگ ہو کر اُتریں اس واسطے کہ راستے راہین[6] ہین چوپایون کے اور ٹھکانے ہین موذی جانورون کے یعنے سانپ بچھو وغیرہ کے۔ اور نہین جائز ہے تنگ کرنا منزل کا اور روکنا جگہہ کا زیادہ حاجت[7] سے کہ اور مسافرونکے لئے جگہہ باقی نہ رہے اور اسی طرح نہین جائز ہے تنگ کرنا راہ کا گذرنیوالونپر کہ راہ مین چلنا دشوار ہو۔ اور جائز ہے سوار ہونا دو آدمیون کا اور تین آدمیون اور زیادہ کا ایک[8] سواری پر یعنی اگر سواری اسکی طاقت رکھتی ہو یعنے خواہ گھوڑا ہو یا گدھا وغیرہ۔ اور زیادہ[9] تر حقدار آگے بیٹھنے کا مالک اُسکا ہے مگر یہ کہ اجازت دے کسی کو اور جائز ہے سوار ہونا گدھے پر۔ اور نہین جائز ہے پکڑنا جانورون کی پیٹھ کو منبر یعنی

---

[1] یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کے باب الیقظ کے فصل الیقظ مین ہے ۱۲ [2] یہ حدیث انس کی مشکوۃ کے باب الیقظ کے دوسری فصل مین ہے ۱۲
[3] یہ حدیث ابی ثعلبہ کی مشکوۃ کے باب آداب السفر کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ [4] یہ حدیث انس کی مشکوۃ کے باب الیقظ کی فصل الیقظ مین ہے ۱۲
[5] یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کے باب الیقظ کے پہلی فصل مین ہے [6] یہ حدیث سہل کی مشکوۃ کے باب الیقظ کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ [7] یہ حدیث جابر اور عبداللہ بن مسعود کی مشکوۃ کے باب الیقظ کی فصل الیقظ مین ہے [8] یہ حدیث بریدہ کی مشکوۃ کے باب الیقظ کے فصل الیقظ مین ہے ۱۲

انکی پیٹھ پر بیٹھ کے باتین کرنی درست[۱] نہین بلکہ اتر کر حاجت روائی کرے پھر سوار ہووے اسواسطے کہ جانور کو سواری سے زیادہ تکلیف دینی درست نہین[۲]۔ اور نہین جائز ہے مسافرون کو ساتھ رکھنا کتے اور جرس کا کہ اسکے سبب سے فرشتے رحمت کے اُن پاس نہین آتے ف مراد کتے سے وہ کتا ہے جو نگہبانی کیواسطے نہ ہو اسواسطے کہ نگہبانی اور مواشی کے واسطے کتا رکھنا درست ہے جیسا کہ اور حدیثون سے ثابت ہے اور جرس اس چیز کو کہتے ہین جو جانور کے گلے مین ڈالتے ہین اور آواز کرتا ہے مانند گھنٹال کے اور گھنگرو اور تلی وغیرہ کے اور یہی حکم ہے پاؤن مین ڈالنے کا۔ اور اسی طرح عورت اور چھوٹے لڑکے کے پاؤن مین گھنگرو اور جہانجن کا ڈالنا بھی درست نہین۔ اور اسی طرح نہین جائز ہے باندھنا گنڈہ تانت کا جانور کے گلے مین اور ہار منکون کا یعنے بگمان اسکے کہ محفوظ رہیگا بسبب اسکے آفات سے اسواسطے کہ یہ تقدیر کو نہین پھیر سکتا۔ اور نہین[۳] جائز ہے مسافرونکو یہ کہ ساتھ رکھین چمڑہ جیتے کا اسواسطے کہ اُسکے سبب سے رحمت کے فرشتے پاس نہین آتے۔ اور جب مسافر اپنی حاجت[۴] سفر سے پوری کر چکے تو چاہیے کہ اپنے گھر کی طرف جلدی کرے یعنے اپنے گھر کی طرف جلد پھر آوے ویرنہ لگاوے اسواسطے کہ سفر عذاب کا ایک ٹکڑہ ہے باز رکھتا ہے آدمی کو کھانے اور پینے اور سونے وغیرہ سے اور جب[۵] مسافر سفر سے آوے تو مستحب ہے کہ اسکی پیشوائی کیجاوے اور مستحب[۶] ہے کہ اول مسجد مین دو رکعت نماز گذارے پھر گھر مین داخل ہووے اور نہین[۷] جائز ہے واسطے مسافر کے جبکہ بہت مدت کے بعد سفر سے آوے یہ کہ رات کو اپنے گھر مین داخل ہو بلکہ توقف کرے یہانتک کہ بال زیر ناف کے لیوے عورت اور کنگھی کرے وہ عورت جسکے بال پراگندہ ہون یعنے آراستہ کرے اپنے تئین واسطے صحبت خاوند کے۔ اور اگر کوئی دن کو سفر سے آوے تو اسکو اپنے گھر مین داخل ہونا درست ہے توقف کرنا ضرور نہین اور[۸] اسی طرح اگر کسی کا سفر قریب ہو اور امید ہو اُسکے آنے کی امروز فردا یا اُسکے آنے کا وقت معلوم ہو تو اسکو بھی رات کے وقت اپنے گھر مین جانا درست ہے

---

۱ یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کے باب الغیر کے فصل اولیٰ مین ہے ۱۲ ۲ یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کے باب الغیر کے تیسری فصل مین ہے ۱۲ ۳ یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کے باب آداب السفر کے تیسری فصل مین ہے ۱۲ ۴ یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کے باب الغیر کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ ۵ یہ حدیث عبداللہ بن جعفر کی مشکوۃ کے باب الغیر مین ہے ۱۲ ۶ یہ حدیث جابر کی مشکوۃ کے باب الغیر کی فصل اولیٰ مین ہے ۱۲ ۷ یہ حدیث جابر کی مشکوۃ کے باب الغیر کی فصل الغیر مین ہے ۱۲ ۸ یہ حدیث جابر کی مشکوۃ کے باب آداب السفر کے دوسری فصل مین ہے ۱۲

باب بیع بیان گھڑ دوڑ کے

جائز ہے دوڑانا گھوڑون کا آپس مین ایک[۱] مکان تک کہ دیکھین کون آگے نکلجاتا ہے خواہ اُس مین جانبین سے مال لینے کی شرط کی گئی ہو یا فقط ایک طرف سے کی گئی ہو۔ لیکن نہین حلال ہے لینا مال کا گھڑ دوڑ مین مگر جبکہ شرط کی ہو مال کی ایک جانب سے جیسے کہے کہ اگر تو مجھسے بڑھ جاوے تو تیرے لئے اسقدر مال ہے اور اگر مین آگے بڑھجاؤن تو میرے لیے کچھ نہین اس صورت مین اگر وہ اس سے بڑھ جاوے تو حلال ہے اسکو لینا اوس مال کا کہ شرط کیا گیا ہو اور اسی طرح اگر شرط کیا جاوے مال تیسرے شخص کی طرف سے کہ وہ کہے کہ جو مجھسے بڑھ جاوے یا تم دونون مین سے جو آگے بڑھجاوے اسکے لئے اسقدر مال ہے تو اس صورت مین بھی جو آگے بڑھجاوے اُسکو اُسکا مال لینا حلال ہے اور اگر دونون طرف سے مال کی شرط ہو جیسے کہے کہ اگر مین تجھ سے بڑھ جاؤن تو میرے لئے تجھپر اسقدر مال ہے اور اگر تو بڑھ جاوے تو تیرے لئے مجھپر اسقدر مال ہے تو اس صورت مین اگر کوئی دونون مین سے آگے بڑھ جاوے تو اسکو اس مال کا لینا حلال نہین ہے اسواسطے کہ یہ جوا ہے لیکن اگر اس صورت مین دو آدمی گھوڑے لیکر نکلین دوڑانے کے لئے اور شرط کی ہو لینے مال کی دونون طرف سے اور عقد قمار ہوئی ہو سو کوئی تیسرا آدمی انکے درمیان گھوڑا لادے اس شرط پر کہ اگر میرا گھوڑا بڑھگیا تو دونون سے مال مشروط لونگا اور اگر پیچھے رہگیا تو نہین ہے اسپر کچھ تو اس صورت مین اگر دونون مین سے ایک دوسرے سے بڑھجاوے تو اسکو دوسرے سے مال مشروط لینا جائز ہوگا اور یہ عقد قمار نہین رہتا اگرچہ دونون جانب سے مال لینے کی شرط کیگئی ہو اور اسی طرح اگر تیسرے آدمی کا گھوڑا بڑھجاوے تو حلال ہے اسکو لینا مال مشروط کا دونون سے اور اگر پیچھے رہجاوے تو اسپر کچھ نہین لیکن یہ شرط ہے کہ وہ تیسرا آدمی یقینًا نہ جانتا ہو کہ میرا گھوڑا

---

[۱] یہ حدیث عبداللہ بن عمر کی مشکوۃ کے باب اعداد آلۃ الجہاد کے پہلے فصل مین ہے اور حدیث ابن عمر کی بلوغ المرام کے باب السبق مین ہے ۱۲

[۲] یہ حدیث ابوہریرہؓ کی مشکوۃ کے باب اعداد آلۃ الجہاد کے پہلے فصل مین ہے ۱۲

بڑھجاویگا اُن دونون گھوڑون سے یا پیچھے رہجاویگا۔ اور اگر جانتا ہو کہ میرا گھوڑا دونون سے آگے بڑھجاویگا تو یہ درست نہین جوا ہے۔ اور نہین حلال ہے لینا مال کا ساتھ مسابقت کے مگر بیچ تیر چلانے کے یا اونٹ دوڑانے کے یا گھوڑے دوڑانیکے یعنی لینا مال کا ساتھ شرط کرنے کے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا نہین جائز ہے مگر ان تین[۱] چیزون مین اور تیر چلانے کے یہ معنے ہین کہ دو آدمی ملکر تیر چلاوین کہ دیکھین کس کا تیر آگے نکلجاتا ہے کما مرّ۔ اور نہین جائز ہے گھڑ دوڑ مین واسطے کسی کے یہ کہ لگاوے پیچھے اپنے گھوڑے کے کسی آدمی کو کہ گھوڑے کو ڈانٹتا رہے تاکہ آگے بڑھجاوے اور اسی[۲] طرح نہین جائز ہے یہ کہ رکھے دو گھوڑے بیچ مین گھوڑے اپنے کے کہ جب سواری کا گھوڑا تھک جاوے تو اُسپر سوار ہو۔

باب پنجم بیان طریق لڑنے کفار سے

جب امام یا اسکا نائب لشکر لیکر کفار کی لڑائی کیواسطے نکلا چاہے تو بسم اللہ کہکر نکلے پھر جب اپنے مشرک دشمن سے ملے تو اول اُن سے اسلام کی درخواست کرے اگر وے مانین تو اُنسے قبول کرے اور اُن کے جان و مال سے باز رہے پھر حکم کرے انکو ساتھ ہجرت کے طرف دارالاسلام کے دارالحرب سے سو اگر وے ایمان لاکر وطن چھوڑنا قبول نہ کرین تو انکو خبر کردے کہ اُنپر خدا کا حکم جاری ہوگا جو مسلمانونپر جاری ہوتا ہے یعنی واجب ہونا نماز اور زکوۃ وغیرہما کا سو اگر وے لوگ مسلمان ہونے سے انکار کرین تو اُنسے جزیہ مانگے سو اگر وے مانین تو ان سے قبول کرے اور انکی لڑائی سے باز رہے سو اگر وے جزیہ دینا بھی قبول نہ کرین تو خدا سے مدد مانگے اور ان سے لڑے اور انکو قتل کرے اور جب امام کسی قلعے والونکو گھیرے اور وے اس سے چاہین کہ اُنسے خدا کا اور اوسکے رسول کا عہد کرے یعنے تاکہ قلعے سے اترے تو اُن سے خدا اور خدا کے رسول کا عہد نہ کرے لیکن ان سے اپنا قول اور اپنے ساتھی لشکر والون کا اقرار کرے یعنی عہد امان دینے کے وقت خدا اور اسکے پیغمبر کے نام لینے کی کچھ حاجت نہین بلکہ صرف اپنا نام لینا اور اتنا کہنا کفایت کرتا ہے کہ ہمنے تمکو

[۱] یہ حدیث ابوہریرہؓ کی مشکوۃ کے باب اول اٰلۃ الجہاد کے پہلے فصل مین ہے [۲] یہ حدیث سلیمان بن بریدہؓ کی بلوغ المرام کی کتاب الجہاد مین ہے

امان دی اسواسطے کہ اگر اس سے اپنی اور اپنے ساتھیون کی عہد شکنی ہوجاوے تو خدا اور خدا کے رسول کی عہد شکنی سے گناہ مین کمتر ہے اگرچہ عہد توڑنا مطلق جائز نہین ہے۔ اور اسی طرح جب کسی قلعے والون کو گھیرے اور وے اس سے چاہین کہ انکو خدا کے حکم پر اُتارے تو ان کو خدا کے حکم پر نہ اُتارے ولیکن ان کو اپنے حکم پر اُتارے اس واسطے کہ وہ نہین جانتے کہ انکے حق مین خدا کی مرضی جان سکے گا یا نہین شاید چوک جاوے اور جب کسی گاؤن[۱] والے سے لڑنا چاہے تو صبح تک انتظار کرے پھر اگر اذان سُنے تو باز رہے نہین تو اُنسے لڑے اور جب کافرون[۲] سے مقابلہ ہو تو نہ شروع کرے لڑائی وقت صبح کے یہان تک کہ نکلے آفتاب اور فارغ ہوجاوے نماز صبح سے پھر جب آفتاب نکلے تو لڑائی شروع کرے پھر جب دوپہر کا وقت ہو لڑائی سے باز رہے کہ دوپہر ڈھلے جب دوپہر ڈھلجاوے اور ظہر کی نماز پڑھ چکے تو عصر تک لڑے پھر جب عصر کی نماز پڑھ چکے تو پھر لڑے اسلئے کہ ان وقتون مین چلتی ہین ہوائین نصرت کی اور دعا کرتے ہین مسلمان واسطے اپنے لشکرون کے نماز مین یعنی بعد نماز کے اور دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتٰبِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ اھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ یعنے الٰہی اتارنیوالے کتاب کے اور چلانے والے ابر کے اور شکست دینے والے جماعت کافرون کے شکست دے انکو اور مدد دے ہمکو کافرون پر اور اسکے سوا اور دعائین بھی ہین جو چاہے مانگے اور مستحب ہے اللہ اکبر کہنا وقت لڑائی کفار کے اور مستحب ہے کہ مسلمان[۳] لوگ آپس مین ایک بولی ٹھہراوین جیسے حم لاینصرون اور اللہ اکبر وغیرہ ہے یعنی ایک دوسرے سے کہدین کہ جب ہم پوچھین کون ہے تو یہ لفظ بولنا تاکہ لڑائی مین پہچانا جاوے کہ مسلمان کون ہے اور کافر کون ہے اور اشتباہ نہ ہو کہ یہ آدمی کس طرف کا ہے خاصکر وقت شبخون کے کہ اشتباہ اس مین اکثر ہوتا ہے اور نہین معلوم ہوتا کہ یہہ آدمی کس طرف کا ہے۔ اور جائز[۴] ہے فریب کرنا لڑائی کفار مین ف اور فریب اس طرح دے کہ میدان جنگ مین سے ہٹ آوے یا غنیم غافل ہو اور خیال کرے کہ جنگ سے پھر گیا پھر یکایک

[۱] یہ حدیث انس کی مشکوۃ کی باب الکتاب الی الکفار کے پہلے فصل مین ہے [۲] یہ حدیث قتادہ کی مشکوۃ کے باب الیمن کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث مہلب کی اور سلمہ کی مشکوۃ کے باب القتال فی الجہاد کے دوسری فصل مین ہے [۴] یہ حدیث جابر کی مشکوۃ کے باب القتال فی الجہاد کے پہلے فصل مین ہے ۱۲۔

حملہ کرے۔ پس اس طرح کا فریب دینا کفار کو درست ہے۔ اور جائز ہے[۱] توریہ کرنا یعنے ایک جگہہ کے جہاد کا ارادہ کرنا اور کیفیت اور حال اور جگہہ کا دریافت کرنا اور خیمہ اور طرف لگانا لیکن صریحًا زبان سے نہ کہے کہ مین فلانی طرف جاؤنگا تا جھوٹ لازم نہ آوے اور جائز ہے لوٹ کرنا کفار کا یعنے قتل کرنا[۲] اور لوٹ لینا مال انکے کا اور بندی پکڑ لانا اونکی عورتون اور لڑکون کا حالت غفلت مین بغیر دعوت اسلام کے یعنی جبکہ اون کو دعوت اسلام پہونچ چکی ہو اور اگر اونکو اس[۳] سے پہلے دعوت اسلام نہ پہونچی ہو تو ان کو لڑنے سے پہلے اسلام کی طرف بُلانا واجب ہے۔ دعوت کرنے سے پہلے اونکے ساتھ لڑنا جائز نہین اور جائز ہے لونڈی غلام بنانا عرب کے لوگون کا۔ اور جائز ہے شبخون کرنا کفار پر یعنے رات کو یکایک کافرونپر جا پڑنا[۴] اور انکو مار ڈالنا اور لوٹ لینا درست ہے اگرچہ وہ اپنے گھرون مین بے خبر سوتے ہون اور جائز ہے کاٹنا اور[۵] جلانا کافرون کے درختون کا اور اسی طرح جائز ہے جلانا کفار[۶] کے شہرون کا اور خراب کرنا اون کا اور جائز ہے قتل کرنا کفار کا ساتھ منجنیق[۷] کے وقت محفوظ ہونے اونکے قلعے مین ف منجنیق ایک آلہ ہے کہ پھینکے جاتے ہین ساتھ اسکے تیر دشمن پر اور یہی حکم ہے توپ اور بندوق وغیرہ کا جو دشمن کے قتل کرنے مین مفید ہو اور جائز ہے داخل[۸] ہونا تنہا آدمی کا صف کفار مین وقت لڑائی کے اگرچہ گمان ہلاک کا ہو۔ اور جائز ہے قتل کرنا بڈھے[۹] کافرون کا یعنے جو لڑائی پر قادر ہون یا اہل رائے اور تدبیر ہون یا جو بالغ ہون اور جائز ہے قتل کرنا کافرون کا بطور صبر[۱۰] کے یعنے قید خانہ مین قید رکھین اور کھانا پینا نہ دین یہانتک کہ بھوک اور پیاس سے مرجاوین لیکن قرشی کو اس طور قید کرکے مارنا جائز نہین ہے۔ اور جائز ہے مبارزت[۱۱] کرنا یعنے کہنا کہ کیا ہے کوئی لڑنے والا کہ مجھسے لڑے یعنی ایسا کہنا از قسم تکبر نہین ہے۔ اور نہ از قسم ریا ہے اور نہین جائز ہے مارنا لڑائی مین

---

۱ یہ حدیث کعب کی مشکوۃ کے باب الیفا کے فصل الیفا مین ہے ۱۲ ۲ یہ حدیث عبداللہ بن عمرو کی مشکوۃ کے باب الیفا کے فصل الیفا مین ہے ۱۲ ۳ یہ مضمون مسک الختام کی جلد دوم کے فصل اول مین ہے ۱۲ ۴ یہ حدیث مصعب کی مشکوۃ کے کتاب الجہاد کے پہلے فصل مین ہے ۱۲ ۵ یہ حدیث ابن عمر کی مشکوۃ کے باب الیفا کے فصل الیفا مین ہے ۱۲ ۶ یہ حدیث عروہ کی مشکوۃ کے باب الیفا کی دوسری فصل مین ہے ۱۲ ۷ یہ حدیث کمحول کی بلوغ المرام کی کتاب الجہاد مین ہے ۱۲ ۸ یہ حدیث ابو ایوب کی بلوغ المرام کی کتاب الیفا مین ہے ۹ یہ حدیث سمرہ کی بلوغ المرام کی کتاب الیفا مین ہے ۱۲ ۱۰ یہ حدیث سعید بن جبیر کی بلوغ المرام کی کتاب الیفا مین ہے ۱۲ ۱۱ یہ حدیث علی کی بلوغ المرام کی کتاب الیفا مین ہے ۱۲

بہت بڈھے کو اور نہ عورت کو اور نہ لڑکے کو لیکن اگر شبخون کی حالت مین کافرون کی عورتین اور بچے تبعًا بلا قصد مارے جاوین تو کچھ گناہ نہین، واسطے ناممکن ہونے تمیز کے اُن لوگون سے کہ قتل کے مستحق ہین۔ اور نہین[۱] جائز ہے مثلہ کرنا کسی کافر کو یعنے اعضاء مانند ہاتھ پاؤن اور ناک کان وغیرہ کے کاٹنا درست نہین اور نہ[۲] آرزو کرے کوئی شخص کہ دشمن کے ساتھ لڑائی واقع ہو یعنے اسلئے کہ آیین طلب کرنا بلا کا ہے۔ اور یہ منع ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگے اور جسوقت کہ دشمن سے ملے یعنی قتال واقع ہو تو صبر کرے یعنی قتال مین قدم کو ثابت رکھے اور پیٹھ پھیر کر نہ بھاگے اور نہین[۳] جائز ہے لوٹنا اور قتل کرنا کسی کو اس گاؤن مین جس مین مسجد دیکھی جاوے یا اذان کی آواز سُنی جاوے اور نہین[۴] جائز ہے بلند کرنا آواز کا وقت لڑائی کے واسطے بیان کرنے اپنی شجاعت وغیرہ کے تاکہ رعب ہو کفار پر یعنے اس واسطے کہ اس مین قرب الٰہی نہین بلکہ بلند کرے اپنی آواز کو ساتھ ذکر اللہ کے کہ اس مین مطلب یابی دنیا اور آخرت کی ہے۔ اور نہین[۵] جائز ہے قتل کرنا مزدور کو یعنے جو خدمت کے لئے ہو لڑتا نہ ہو۔ اور نہین[۶] جائز ہے مدد لینی لڑائی مین کافر سے۔ اور نہین[۷] جائز ہے بیچنا مرد یکے سر کا ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف یا دار الحرب سے طرف دار الاسلام کے بلکہ جس جگہہ مقتول ہو اسی جگہ دفن کرے اور جائز ہے دفن کرنا مردے کافر کا۔ اور نہ پھینکا جاوے[۸] تیر کافر پر مگر جسوقت کہ قریب ہو پہنچنے یعنی ایسے کہ اُن تک تیر پہونچ سکے اور لازم ہے کہ تیر باقی رکھین یعنی سب تیر خرچ نہ کر ڈالین بلکہ باقی بھی رکھین تاکہ نہ غالب ہون کافر مسلمانون پر بسبب خالی ہاتھ ہونے کے **ف** اور یہی حکم ہے توپ اور بندوق وغیرہ کا کہ سب بارود سکہ دفعۃً خرچ نہ کر ڈالے بلکہ کچھ اپنے پاس باقی بھی رکھے۔ اور مستحب ہے کہ لڑائی کے وقت صفین باندھین اور امام کو چاہیئے کہ لشکر کو لڑائی کے وقت تیار اور مستعد کرے یعنی

---

[۱] یہ حدیث عبد اللہ بن عمر کی مشکوۃ کے باب القتال فی الجہاد کے پہلے فصل مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث انس کی مشکوۃ کے باب ایضا کے دوسرے فصل مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث مصعب کی بلوغ المرام کے کتاب الجہاد مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث سلیمان بن بریدہ کی بلوغ المرام کے کتاب ایضا مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث عبد اللہ بن ابی اوفی کی مشکوۃ کے باب الکتاب الی الکفار مین ہے ۱۲ [۶] یہ حدیث قیس کی مشکوۃ کے باب القتال فی الجہاد کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۷] یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی بلوغ المرام کی کتاب الجہاد مین ہے ۱۲ [۸] یہ حدیث ابو سعید عبد الرحمن کی مشکوۃ کے باب القتال فی الجہاد مین ہے ۱۲

ساتھ پہنانے ہتھیارون کے اور برابر کرنے صفون کے اور ہر ایک کو مناسب جگہہ مین کھڑا کرے اور نہین جائز[۱] ہے بھاگنا پیٹھ دے کر لڑائی سے مگر بہ نیت اسکے کہ مدد لیکر پھر لڑائی مین آوے یا یہ کہ داؤ کرتا ہو لڑائی کا یا پناہ پکڑتا ہو طرف ایک گروہ کے لشکر سے ۔

باب ہجرت کے بیان مین

واجب ہے ہجرت کرنی دار الحرب[۲] سے طرف دار الاسلام کے قیامت تک اس شخص پر کہ دار الحرب مین اسلام لاوے اور ہجرت پر قادر ہو جبکہ خوف کرے اپنی جان پر اور نہ ممکن[۳] ہو اوسکو ظاہر کرنا دین اپنے کا واسطے ڈر فتنے فساد کے برابر ہے کہ وہ ملک ابتدا سے دار الحرب ہو یا ابتدا مین دار الاسلام ہو پھر دار الحرب ہو گیا ہو ۔ اور جو اول امر سے وہان رہتا ہو اور بسبب لاچاری اور ضرورت اور عدم استطاعت کے ہجرت کرنے پر قادر نہو تو وہ انشاء اللہ معذور ہے گنہگار نہین لیکن باوجود اسکے مسلمانون کو تجارت وغیرہ کے واسطے دار الحرب مین آنا جانا درست ہے

باب بیان مین حکم قیدیون کے

اگر مسلمان لوگ کافرون کو قید کرکے لاوین خواہ جہاد کے ساتھ ہو یا بدون[۴] اسکے تو جائز ہے واسطے امام کے یہ کہ قتل کرے اُنکو یا چھوڑ دے انکو کچھ مال لیکر یا احسان کرکے[۵] اوپر اونکے یعنے چھوڑے انکو بدون لینے مال کے واسطے دلیل اس آیت کے فاما منًا بعد واما فداءً اور اسی[۶] طرح جائز ہے غلام بنانا اونکا اور خدمت لینی اُنسے ۔ اور جائز[۷] ہے چھوڑنا قیدی کافر کا بدلے چھوڑانے مسلمان قیدی کے جسکو کافرون نے قید کیا اور جائز[۸] ہے باندھنا قیدی کا ساتھ ستون کے اور

---

[۱] یہ حدیث ابن عمر کی مشکوۃ کے باب القتال فی الجہاد کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث جریر اور عبد اللہ کے بلوغ المرام کے کتاب الجہاد مین ہے ۱۲ [۳] یہ مضمون مسک الختام جلد دوم کے صہ ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۶ مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث عائشہ کی مشکوۃ کے حکم الاسراء کے دوسرے فصل مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث انس کی مشکوۃ کے باب الاسرار کے پہلی فصل مین ہے ۱۲ اور حدیث ثمامہ کی مشکوۃ کے باب الیقین مین ہے [۶] یہ مضمون مسک الختام جلد ۴ کے صہ ۳۲۶ مین ہے ۱۲ [۷] یہ حدیث عمران بن حصین کی بلوغ المرام کے کتاب الجہاد

[۸] مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث ابو ہریرہ اور ثمامہ کی مشکوۃ کے باب الاسرار کے پہلی فصل مین ہے ۱۲

جائز ہے باندھنا قیدی کا ساتھ زنجیرون اور بیڑیون کے۔ اور جائز ہے[۱] قتل کرنا جاسوس کافر کا اور جائز ہے باندھنا قیدی کو مسجد مین۔ اور لڑکے بندی پکڑ آوین تو نہین جائز ہے پھیر دینا[۲] اون کا مالکون کو مگر غازیون کی رضامندی سے خواہ تقسیم سے پہلے ہو یا پیچھے۔ اور جائز ہے صحبت کرنی کافرون کی عورتون سے بدون[۳] نکاح کے جبکہ بندی مین پکڑے آوین خواہ اُنکے خاوند بھی انکے ساتھ قید مین پکڑے آئے ہون یا نہ اگرچہ وہ عورتین اسلام نہ لائی ہون اور برابر ہے کہ وہ عورتین اہل کتاب ہون یا بت پرست ہون۔ اور ٹوٹ جاتا ہے نکاح اس عورت کا جو بندی مین پکڑ آوے اور نہین جائز[۴] ہی قتل کرنا اس قیدی کو کہ اسلام لاوے یعنی کلمہ توحید پڑھے یا کہے کہ مین مسلمان ہوا یا کوئی اور کلمہ کہے جو اسلام پر دلالت کرے اور اگر ایسا کلمہ کہے کہ جو دونون طرف کا احتمال رکھتا ہو تو تحقیق کیجاوے کہ اسکی کیا مراد ہے بدون تحقیق کے اُسکو قتل نہ کیا جاوے۔ اور آزاد[۵] ہوتا ہے غلام کافر ساتھ اسلام لانیکے اور ہجرت کرنے کے دارالحرب سے اور نہین جائز ہے پھیر دینا اسکا اسکے مالکون کو۔

باب بیان مین امان دینے کے

صحیح اور جائز ہے واسطے ہر مسلمان کے امان دینی کافر کو جبکہ مسلمانون سے امان مانگے اور درمیان اُنکے رہے خواہ امان دینے والا مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام ماذون ہو یا غیر ماذون پس اگر ایک ادنیٰ مسلمان نے مانند غلام یا عورت کے کسی کافر کو امان دی تو لازم ہے کہ اسکو سب مسلمان امان دین اور اس عہد کو نہ توڑین اور حرام ہے سب مسلمانون پر جان اسکی اور مال اسکا اور اسی[۶] طرح نہین جائز ہے خون اور مال اس شخص کا کہ عہد کیا گیا ہو اُس سے ساتھ نہ لڑائی کرنے کے اور نہین جائز ہے توڑنا اس عہد کا۔ اور اسیطرح[۷] نہین جائز ہے قتل کرنا ایلچی کا جو کسی قوم کافرون کی طرف سے

---

۱ یہ حدیث ابوسلمہ کی مشکوۃ کے باب حکم الاسراء کے پہلی فصل مین ہے ۱۲ ۲ یہ حدیث مروان کی مشکوۃ کے باب ایضاً مین ہے ۱۲ ۳ یہ حدیث ابوسعید خدری کی بلوغ المرام کے کتاب الجہاد مین ہے ۱۱ ۴ یہ حدیث ابن عمر کی مشکوۃ کے باب حکم الاسراء کے تیسری فصل مین ہے ۱۲ ۵ یہ حدیث علی کی مشکوۃ کے باب الفیء کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ ۶ یہ حدیث عمر اور سلیم کی مشکوۃ کے باب الامان مین ہے ۱۲ ۷ یہ حدیث نعیم بن مسعودؓ کی مشکوۃ کے باب ایضاً مین ہے ۱۲

مسلمانون کی طرف پیغام لاوے اور نہین جائز ہے امان لڑکے کی اور نہ مجنون کی بلا خلاف

باب بیان مین تقسیم کرنے مال غنیمت کے

غنیمت اس مال کو کہتے ہین جو کافرون سے لڑائی کے ساتھ حاصل ہو اور جو بدون لڑائی کے ہاتھ لگے اسکو فئی کہتے ہین۔ اگر کفار کی لڑائی مین لوٹ کا مال[۱] ہاتھ لگے تو اول اس مین سے پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا نکالا جاوے اور جو باقی بچے یعنے چار خمس اسکو سب لشکر غازیون پر تقسیم کیا جاوے اس طرح سے کہ پیادے کو ایک حصہ دیا جاوے اور سوار کو تین حصے دیے جاوین یعنے بہ نسبت پیادہ کے سوار کو تین گنا زیادہ حصہ ملے گا[۲] اور جائز ہے واسطے امام کے یہ کہ زیادہ حصہ دے کسی غازی کو یا کسی جماعت کو لشکر مین سے بسبب مصلحت کے علاوہ اصلی حصے اسکے کے کہ پہونچے اسکو ساتھ عام لشکر کے یعنے واسطے رغبت دلانیکے لڑائی پر اور یہ زیادہ حصہ اصل[۳] غنیمت سے دیا جاوے یا خمس[۴] سے اور اگر شروع ہوا ایک جماعت جنگ کفار مین لشکر کے پہونچنے سے پہلے اور کافرونکا مال لوٹ لاوین تو جائز ہے واسطے امام کے یہ کہ دے انکو چوتھائی اس مال غنیمت مین سے اور باقی تین چوتھائیون مین سے بھی انکو تمام لشکر کے ساتھ برابر حصہ دیا جاوے۔ اگر ایک[۵] جماعت جہاد کفار مین مشغول ہووے بعد پھرنے لشکر کے اور کچھ غنیمت لاوین تو انکو اس مال مین تہائی دیجاوے اور باقی دو تہائیون مین انکو تمام لشکر کے ساتھ برابر حصہ دیا جاوے۔ اور نہین[۶] ہے زیادہ حصہ دینا مگر بعد خمس کے یعنی مال غنیمت مین سے اول پانچوان حصہ خدا اور رسول کا نکالا جاوے پھر اسکے بعد اگر امام کسی کو زیادہ حصہ دینا چاہے تو اصل غنیمت سے دیوے پہلے تقسیم کرنے اسکے کے درمیان غازیون کے اور نہین جائز ہے زیادہ حصہ دینا مگر اس مال مین سے جس مین پانچوان حصہ آتا ہو یعنے زیادہ حصہ دینا کسی غازی کو فقط مال غنیمت

---

۱ یہ حدیث ابن عمر کی بلوغ المرام کے کتاب الجہاد مین ہے اور مشکوۃ کے باب قسمۃ الغنائم کے پہلے فصل مین ہے ۱۲ ۲ مسک الختام جلد دوم صفحہ ۶۹ ۳ یہ حدیث ابن عمر کی مشکوۃ کے باب قسمۃ الغنائم کے پہلی فصل مین ہے ۱۲ ۴ یہ حدیث حبیب کی بلوغ المرام کی کتاب الجہاد مین ہے ۱۲ ۵ یہ حدیث معن کی بلوغ المرام کی کتاب ایضا مین ہے ۱۲ ۶ یہ حدیث عمر کی بلوغ المرام کی کتاب ایضا مین ہے ۱۲

مین سے ہے جو حاصل ہو کفار سے ساتھ لڑائی کے اور جو مال کہ بدون لڑائی کے کفار سے ہاتھ لگے
اس مین پانچوان حصہ نہین پس زیادہ حصہ دینا بھی نہین ہی بلکہ اسکو بیت المال مین رکھا جاوے اور
جائز ہے واسطے امام کے کہ یہ خرچ کرے اس مین سے اپنی جان پر اور اپنے اہل پر بقدر حاجت کے اور
یہ کہ جمع کرے اس مین سے خرچ ایک سال کا واسطے اہل وعیال اپنی کے اور خرچ کرے باقی کو بیچ گھوڑون
اور اونٹون اور ہتھیارون اور اسباب جہاد کے یعنی خرچ کرے اسکو مصالح مسلمین مین اور سب مسلمان
اس مین شریک ہین بقدر حاجت کے۔ اور خمس کا بھی[۱] یہی حکم ہی یعنی پانچوان حصہ جو خدا اور رسول
کا مال غنیمت مین سے نکالا جاتا ہے اسکو بھی مسلمانونکی حاجتون اور مصالح مین خرچ کیا جاوے اور
اگر کوئی مسلمان کسی کافر کو قتل کرے[۲] اور اوسکے واسطے اس کے قتل کرنے پر گواہ ہو تو اسکا سب
اسباب بھی اسی قاتل کا حق ہے اور نہ اس مین سے خمس نکالنا آتا ہے اور باقی مال غنیمت
مین سے بھی اسکو تمام لشکر کے ساتھ برابر حصہ ملیگا۔ برابر ہے کہ امام نے لڑائی سے پہلے یہ کہا ہو
کہ جو کسی کا ذکر مار ڈالے اسکے اسباب کا وہی مستحق ہے یا نہ کہا ہو اور برابر ہے کہ قاتل آگے بڑھنے والا ہو
یا بھاگنے والا ہو اور برابر ہے کہ اُن لوگون مین سے ہو کہ مال غنیمت مین سے حصہ کے مستحق ہین یا نہ ہو
مثل عورت اور لڑکے اور غلام کے۔ اور اگر مال غنیمت مین بکریان اور اونٹ ہون تو تقسیم کے وقت
ایک اونٹ کو دس بکریون کے برابر کیا جاوے اور اگر ایک کو اونٹ دے تو اسکے بدلے دوسرے
کو دس بکریان دے۔ اور نہین جائز ہے خیانت کرنی مال غنیمت[۳] مین اگرچہ ایک سوئی ہو
لیکن جائز ہے[۴] غازیونکو کھانا شہد اور انگور گوشت اور طعام وغیرہ کا بقدر حاجت کے
غنیمت بانٹنے سے پہلے اور نہین ہے اس مین خمس یعنے پانچوان حصہ اُس مین نہین ہے۔ اور
نہین[۵] جائز ہے سوار ہونا چوپائے پر غنیمت کے مال مین سے یعنے تقسیم سے پہلے اس طور سے کہ جب

---

[۱] یہ حدیث عمرو بن شعیب کی مشکوٰۃ کے باب قسمۃ الغنایم کے تیسرے فصل مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث عوف بن مالک کی بلوغ المرام کے
کتاب الجہاد مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث عبادہ کی بلوغ المرام کی کتاب الجہاد مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث ابن عمرؓ اور عبداللہ بن ابی اوفی کی
بلوغ المرام کی کتاب البیوع مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث بلوغ المرام کے کتاب الفیٔ مین ہے ۱۲

دبلا ہو تو اسکو غنیمت مین پھیر دے اور نہین جائز ہے پہننا کپڑے کا غنیمت مین یہان تک کہ جب پرانا ہو تو اسکو پھیر دے لیکن سوار ہونا غنیمت کے چوپائے پر اور پہننا کپڑے اسکے کا بدون دبلا اور پرانا کرنے کے جائز ہے۔ اور نہین ہے حصہ مال غنیمت مین واسطے غلام اور عورت کے اور نہین ہے مال غنیمت مین حصہ واسطے کفار اہل ذمہ کے جو کہ مدد کرین مسلمانون کی جہاد مین۔ اور نہین ہی حصہ مال غنیمت مین واسطے اس شخص کے کہ لڑائی مین موجود نہ ہو اور نہین جائز ہے خریدنا اور بیچنا مال غنیمت کا تقسیم ہونے سے پہلے یعنے بسبب نہ ہونے ملکیت کے۔ اور اگر کسی کا گھوڑا بھاگ جاوے اور کافر اوسکو پکڑ لین تو کافر اسکے مالک نہین ہوتے پھر اگر مسلمان اُنپر غالب ہون اور گھوڑا غنیمت مین مسلمانون کے ہاتھ لگے تو وہ گھوڑا اصل مالک کو پھیر دیا جاوے اور اسی طرح اگر کسی مسلمان کا غلام بھاگ کر دار الحرب مین چلا جاوے اور کافر اسکو پکڑ لین تو کافر اسکے مالک نہین ہوتے پھر اگر مسلمان اُنپر غالب ہون تو واجب ہے پھیر دینا اُسکا اصل مالک کو خواہ تقسیم سے پہلے ہو یا پیچھے۔ اگر کوئی کافر دار الحرب مین اسلام لاوے اور وہین مقیم رہے اور پھر مسلمان اُنپر غالب ہون تو اسکا مال اور اسکی زمین وغیرہ جو مسلمان ہونے سے پہلے اُسکے ملک مین ہو وہ سب اسی کا حق ہے اور وہی اُنکا مالک ہے۔ اور حلال نہین ہے واسطے کسی مسلمان کے مال اسکا اور خون اسکا اور نہین ہوتی ہے زمین اسکی مال غنیمت واسطے مسلمانون کے ف اور اگر کافر لڑائی کے بعد اسلام لاوین تو ان کا خون کرنا حرام ہے اور اسیر انکے مال جو منقول ہو وہ غنیمت ہے اور جو غیر منقول ہو وہ مال فئی ہے واسطے مسلمانونکے اور یہ زمین وقف ہے تقسیم کیا جاوے حاصل اسکا بیچ حاجتون اور مصالح مسلمانون اور روزی غازیون کے اور بنانے پلون اور مسجدون وغیرہ کے

باب بیان مین جزیہ کے

ف یہ حدیث یزید کی مشکوٰۃ کے باب قسمۃ الغنائم مین ہے ۱۲ ف یہ حدیث عائشہ کی ترمذی مین ہے ۱۲ ف یہ حدیث ابو موسیٰ کی مشکوٰۃ کے باب قسمۃ الغنائم مین ہے ۱۲ ف یہ حدیث ابو سعید اور ابو امامہ کی مشکوٰۃ کے باب ایضاً مین ہے ۱۲ ف یہ حدیث ابن عمر کی مشکوٰۃ کے باب قسمۃ الغنائم مین ہے ۱۲ ف یہ حدیث صخر کی مشکوٰۃ کے چوتھے فصل مین ہے ف مسک الختام جلد دوم صفحہ ۳۶۶ ۱۲۔

جزیہ اس مال کو کہتے ہین کہ لیا جاتا ہے کافر ذمی سے اور اسکو جزیہ اسواسطے کہتے ہین کہ کفایت کرتا ہی پیچ محفوظ ہونے خون اس شخص کے کہ رکھا گیا ہے اوپر اسکے اگر کفار[۱] اسلام کو قبول نہ کرین اور جزیہ دینا مان لین تو جائز ہے صلح کرنی اُنسے اور پر جزیہ کے اور واجب ہے قبول کرنا جزیہ کا اُن سے۔ اور چھوڑ دینا انکو انکے کفر پر برابر ہے کہ کفار عربی ہون یا عجمی۔ کتابی[۲] ہون یا غیر کتابی اور حرام ہے مال لینا اُن کا اور خون کرنا اُنکا بعد دینے جزیہ کے اُن سے اور اندازہ جزیہ کا یہ ہی کہ ہر بالغ[۳] سے ہر سال ایک دینار سونے کی لیجاوے یا تین تولے چاندی لیجاوے برابر ہے کہ محتاج ہو یا مالدار۔ اور اگر بحساب اسکی قیمت کے کپڑا یا کچھ اور لیا جاوے تو بھی درست ہے۔ اور جائز ہی صلح کرنی اہل ذمہ سے اوپر زیادہ کے ایک دینار سے۔ اور جائز[۴] ہے یہ کہ شرط کیجاوے اُنپر ضیافت انکی جو گذرین اُنپر مسلمان علاوہ اصل جزیہ کے۔ اور اسی طرح جائز ہی لینا عشر[۵] کا یعنے دسوین حصے کا مال تجارت انکی سے علاوہ اصل جزیہ کے جبکہ صلح کی گئی ہو اُنسے اُسپر وقت عقد ذمہ کے۔ اور نہین ہے جزیہ عورت پر[۶] اور نہ لڑکے اور نہ غلام پر اور نہ اندھے پر اور نہ انکے مویشی پر اور نہین ہی جزیہ مسلمان پر یعنے اگر ذمی کافر جزیہ دینے سے پہلے[۷] مسلمان ہوجاوے تو اس سے جزیہ کا مطالبہ نہ کیا جاوے اسواسطے کہ مسلمان پر جزیہ نہین ہے اور نہین جائز ہے تکلیف دینی عہد والے کافر کو زیادہ طاقت[۸] اسکی سے یعنی اسکی طاقت سے زیادہ جزیہ طلب کرے اگر ذمی ہو یا دسوین حصے سے زیادہ لے اسکے مال تجارت سے اگر حربی مستامن ہو کہ حاکم اسلام سے امان لیکر دار الاسلام مین تجارت کے واسطے آیا ہو **ف** ذمی اس کافر کو کہتے ہین جو جزیہ دیتا ہوا اور مطیع اسلام ہو کہ وہ مسلمانون کے ذمہ اور حفاظت مین ہے اگر کوئی اسکی جان اور مال کا ارادہ کرے تو لازم ہی مسلمانون پر امداد اسکی اور دفع کرنا دشمن اسکے کا

---

[۱] یہ حدیث سلیمان بن بریدہ کی بلوغ المرام کے کتاب الجہاد مین ہے ۱۲ [۲] مک کے اختتام جلد ۲ صفحہ ۳۵۵ [۳] یہ حدیث معاذ کی بلوغ المرام کی کتاب الجہاد مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث اسلم کی مشکوٰۃ کے باب الجزیہ مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث حرب کی مشکوٰۃ کے باب الفیٔ مین ہے ۱۲ [۶] مک اختتام جلد دوم صفحہ ۳۵۹ [۷] یہ حدیث ابن عباس کی مشکوٰۃ کے باب الجزیہ مین ہے ۱۲ [۸] یہ حدیث صفوان کی مشکوٰۃ کے باب الصلح مین ہے ۱۲

باب بیان مین صلح کے

جائز ہے مسلمانون[1] کو صلح کرنی ساتھ کافرون کے ایک مدت معلوم تک یعنی مثلاً چار برس یا کم وبیش بغیر جزیہ کے اسپر کہ دونون طرف کے لوگ امن مین رہین ایک دوسرے کے جان ومال سے تعرض نہ کرے اور یہ کہ پاک رہے سینہ ہر ایک کا کینہ اور فساد اور مکر اور فریب سے اور یہ کہ نہ لیوے کوئی مال دوسرے کا پوشیدہ اور نہ ظاہر اور جائز ہے صلح کرنا کافرون سے اسپر کہ اگر کوئی کافر مسلمان ہو کر مسلمانون کے پاس آجاوے تو اس کو کافرون کی طرف پھیر دیا جاوے اور اگر کوئی مسلمان کافرون مین چلا جاوے تو کافر اسکو نہ پھیر دین۔ اور اسپر کہ اگر بادشاہ اسلام کافرونکے شہرون مین جاوے تو ایک مدت معلوم یعنی مثلاً دس دن تک وہان ٹھہرے اس سے زیادہ نہ ٹھہرے اور یہ کہ نہ داخل ہون مسلمان کافرون کے شہر مین مگر اس حال مین کہ اپنے ہتھیارون کو تھیلے اور میان مین ڈالے ہوئے ہون اور یہ کہ نہ کرایا جاوے کوئی عبادت[2] خانہ اونکا اور نہ نکالا جاوے اونکا کوئی عالم اور نہ بدلایا جاوے انکو اُنکے دین سے زبردستی۔ اور نہین جائز ہے توڑنا عہد کا مگر بعد گذر جانے مدت معین کے لیکن اگر اونکو خبر دیدے کہ جو صلح کہ ہم مین اور تم مین[3] تھی اب نہین رہی یعنے تم خبردار ہو جاؤ تو یہ درست ہے غدر اور فریب نہین۔ اور نہین جائز ہے قتل کرنا اس کافر کو جس سے عہد وپیمان ہو اور جو عہد والے کافر کو مار ڈالے وہ بہشت کی بو نہ پاویگا اور نہین[4] جائز ہے ظلم کرنا عہد والے کافر پر اور نہ ناقص کرنا اسکے حق کو یعنے اسکو ذلیل اور بے عزت کرنا

باب بیان مین شکار کے

مباح اور جائز ہے شکار کرنا۔ اور شکار کا جائز ہونا ثابت ہے قرآن اور حدیث سے۔

[1] یہ حدیث مسور اور براد اور انس کی مشکوٰۃ کے باب الصلح مین ہے ۱۲ [2] یہ حدیث ابن عباس کی مشکوٰۃ کے چوتھی فصل مین ہے ۱۲ [3] یہ حدیث سلیمن بن عامر کی مشکوٰۃ کے باب الامان مین ہے ۱۲ [4] یہ حدیث صفوان کی مشکوٰۃ کے باب الصلح مین ہے ۱۲

حلال[۵۱] ہے شکار سکھائے ہوئے کتے کا جبکہ چھوڑے اسکو شکاری بسم اللہ پڑھکر۔ اور پکڑ رکھے کتا اسکو واسطے شکاری کے پھر پاوے اسکو شکاری زندہ اور ذبح کرے اسکو یا مار ڈالے اسکو کتا اور نہ کھاوے اس مین سے کچھ اور نہ پایا جاوے ساتھ اسکے کتا غیر کا اور اگر کتا چھوڑنے کے وقت قصداً بسم اللہ نہ کہے اور کتا شکار کو مار ڈالے یا شکار کو زندہ پاوے اور قصداً ذبح نہ کرے یا کتا شکار کو مار کر اس مین سے کھا لیوے یا نہ کھاوے لیکن اسکے ساتھ غیر کا کتا پایا جاوے یا وہ کتا سکھایا ہوا نہو تو اسکا کھانا حرام ہے ف اور علامت سکھائے ہوئے کتے کی یہ ہے کہ جب اسکو شکار اجاوے تو قصد کرے اور اگر جھڑکا جاوے تو باز رہے اور یہی حکم ہے چیتے اور باز وغیرہ شکاری[۵۲] جانورون کا کہ حلال ہے شکار ان کا ساتھ شرائط مذکورہ کے نہین تو حلال نہین لیکن اگر شکاری کتا وغیرہ جانور چھوڑنے[۵۳] کے وقت بسم اللہ کہنی بھولجاوے اور کتا شکار کو مار ڈالے تو اسکا کھانا درست ہے۔ اور نہین[۵۴] حلال ہے شکار مجوس کے کتے کا اور حلال ہے شکار تیر کا جبکہ مارے اسکو بسم اللہ پڑھکر اور اسکو مار ڈالے۔ اور اسی طرح حلال[۵۵] ہے کھانا اس شکار کا جو تیر کھاکر شکاری سے غائب ہوجاوے اور دو تین دن کے بعد ہاتھ آوے جبکہ اس مین اسکے تیر کے نشان کے سوا اور کچھ نشان درندے وغیرہ کا نہ پایا جاوے اور نہ اوسکے گوشت مین بدبو پیدا ہوئی ہو اور نہ پانی مین ڈوبا ہوا ہو اور اگر اس مین اسکے تیر کے نشان کے سوا اور کچھ نشان پایا جاوے یا اوسکے گوشت مین بدبو پیدا ہوئی ہو یا تیر مارنے کے وقت بسم اللہ نہ کہی ہو یا پانی مین ڈوبا ہوا پایا جاوے تو اسکا کھانا حرام ہے اور اسی طرح حلال ہے کھانا اس شکار کا کہ مارا جاوے ساتھ تیز چیز کے جو شکار کو زخمی کرے اور چیر پھاڑ ڈالے خواہ لوہا ہو یا لکڑی یا پتھر یا کچھ اور پس جائز ہے کھانا اس شکار کا کہ

---

۵۱ یہ حدیث عدی بن حاتم کی اور حدیث ابو ثعلبہ کی مشکوۃ کے کتاب الصید کے پہلے فصل مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث عدی بن حاتم کی مشکوۃ کے کتاب الصید کے دوسرے فصل مین ہے ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابن عباسؓ کی مسک الختام جلد دوم کے صفحہ ۳۹۹ مین ہے ۱۲ ۵۴ یہ حدیث جابرؓ کی مشکوۃ کے باب الصید کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ ۵۵ یہ حدیث ابو ثعلبہ کی اور عدی بن حاتم کی مشکوۃ کے باب الصید کے پہلی فصل مین ہے ۱۲۔

مارا جاوے ساتھ بندوق کے کہ چھیٹا اسکو زخمی کر ڈالتا ہے اور آگ بارود کی اسکو مانند سلائی کے کر ڈالتی ہے پس قتل کرتا ہے شکار کو اپنی تیزی سے نہ صدمہ سے اور نہین[1] حلال ہے کھانا اس شکار کا کہ مارا جاوے ساتھ بھاری چیز کے جو قتل کرے اسکو ساتھ ثقل اور صدمے اپنے کے خواہ لوہا ہو یا لکڑی یا پتھر یا اور کچھ پس نہین جائز ہے کھانا اس شکار کا کہ مارا جاوے ساتھ بندقہ یعنے غلہ یا غلیلہ کے اسواسطے کہ وہ شکار کو زخمی نہین کرتا بلکہ اسکو قتل کرتا ہے اپنے صدمہ اور ثقل سے۔

باب بیان مین ذبح کیے ہوئے جانورونکے

اگر کوئی کسی جانور کو ذبح کرنا چاہے[2] تو ضرور ہے کہ ذبح کرے اسکو بیچ حلق اور سر سینہ کے اسکے سوا اور جگہہ سے ذبح کرنا درست نہین یعنی اختیار کی حالت مین لیکن اگر اضطرار کی حالت مین ہو جیسے کہ کنوئین مین جانور گرا ہوا ہو یا شکار ہو تو اسوقت حلق کے سوا کسی اور جگہہ سے جانور کو بسم اللہ پڑہکے زخمی کر ڈالے اور جانور مرجاوے تو اسکا کھانا درست ہے خواہ اسکو کسی جگہہ سے زخمی کرے۔ اور شرط[3] ہے ذبح مین کہنا بسم اللہ کا اور کاٹنا حلق کا اور بہانا لہو کا۔ اور جائز ہے ذبح کرنا ساتھ ہر چیز کے جو لہو کو بہاوے اور گردن کی رگین کاٹے خواہ لوہا ہو یا لکڑی یا پتھر یا اور کچھ اور حلال ہے کھانا اسکا لیکن نہین جائز ہے ذبح کرنا ساتھ دانت اور ناخن کے برابر ہے کہ اپنی جگہہ مین ہون یا اکھاڑے ہوئے ہون۔ اور جب[4] کوئی جانور کو ذبح کیا چاہے تو اچھی طرح سے ذبح کرے اور چاہیے کہ چھری کو تیز کرے اور چاہیے کہ آرام دیوے جانور ذبح کیے ہوئے کو یعنی اسکو چھوڑ دے تا مرجاوے اور ٹھنڈا ہو اور نہ کھینچے چمڑا اسکا مگر بعد[5] ٹھنڈے ہونے اسکے کے اور چاہیے کہ

[1] یہ حدیث عدی کی بلوغ المرام کے باب الصید مین ہے ۱۲ اور مسک الختام جلد دوم کے صفحہ ۲۹ مین ہے ۱۲ [2] یہ حدیث ابی الاشد کی مشکوٰۃ کے باب الصید مین ہے ۱۲ [3] یہ حدیث رافع کی بلوغ المرام کے باب الصید مین ہے ۱۲ [4] یہ حدیث شداد کی بلوغ المرام کے باب الصید مین ہے ۱۲ [5] یہ حدیث ابن عباس کی مشکوٰۃ کے جو تھی فصل مین ہے ۱۲

نہ ذبح کرے جانور کو روبرو دوسرے کے اور کوئی جانور[۱] مثلاً بکری ذبح کیجاوے اور اسکے پیٹ مین بچہ مرا ہوا نکلے تو اسکا کھانا حلال ہے اور ماں کا ذبح کرنا کفایت کرتا ہے اسکے حلال ہونے مین لیکن اگر بچہ زندہ نکلے تو بدون ذبح کے حلال نہین ہے۔ اور جائز ہے ذبح کرنا حاملہ کا یعنی جس کے پیٹ مین بچہ ہو۔ اور نہین حلال ہے وہ جانور کہ اوڈ[۲] سکے گلے کا چمڑا کاٹا جاوے اور اسکی رگین نہ کاٹی جاوین پھر چھوڑا جاوے یہانتک کہ مرجاوے اور نہین حلال ہے کھانا اُس گوشت کا کہ اونٹ کی کوہان[۳] اور دُنبے کی چکتی سے کاٹا جاوے اور حالانکہ اونٹ اور دنبہ زندہ ہو ف اور یہی حکم ہے ہر عضو کا کہ زندہ جانور کے بدن سے کاٹا جاوے کہ وہ مردار ہے اسکا کھانا حرام ہے اور حلال ہے کھانا مچھلی[۴] کا بدون ذبح کے۔ اور حلال ہے کھانا اُس[۵] جانور کا کہ ذبح کرے اسکو مسلمان اگرچہ نہ معلوم ہو کہ اُسنے ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہی ہے یا نہین اس واسطے کہ نہین گمان کیا جاتا ہے ساتھ مسلمان کے ہر کام مین مگر نیک اور حلال[۶] ہی کھانا اس جانور کا کہ ذبح کیا ہوا اسکو یہود اور نصارے نے جبکہ اسکو خدا کا نام لیکر ذبح کرے۔ اور غیر کی تعظیم مقصود نہ ہو۔ اور نہین لائق ہے ذبح کرنا دودھ دینے والی بکری کا اور یہی حکم ہے ہر دودھ والے جانور کا۔ اور نہین ہے کوئی جانور ذبح[۷] کرنا یا مین مگر کہ خدا نے اسکو آدمیون کے واسطے ذبح کیا ہے یعنے حلال ہے کھانا اُسکا بدون ذبح کے۔ اور نہین[۹] جائز ہے قتل کرنا چڑیا کا اور نہ کسی اور جانور کا ناحق کہ اسکو ذبح کرکے پھینکدے اور نہ کھاوے بلکہ اسکو ذبح کرکے کھاوے اور بیفائدہ نہ پھینکے اور جو اسکو ذبح کرکے پھینکدے اور کھاوے نہین اُسکو قیامت کے دن خدا عذاب کریگا۔ اور نہین حلال ہے کھانا اس جانور کا

---

[۱] یہ حدیث جابر کی بلوغ المرام کے باب الصید مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث ابن عباسؓ اور ابوہریرہؓ کی مشکوٰۃ کے باب الصید کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث ابوواقد لیثی کی مشکوٰۃ کے باب الفرع کے تیسرے فصل مین ہے [۴] یہ حدیث جابر کی مشکوٰۃ کے باب الفرع فصل اول مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث عائشہ کی بلوغ المرام کے باب الصید مین ہے ۱۲ [۶] یہ آیت مچھلے پارے کے رابع ۲ مین ہے ۱۲ [۷] یہ حدیث قبیصہ کی مشکوٰۃ کے باب الصید مین ہے ۱۲ [۸] یہ حدیث جابر کی مشکوٰۃ کے باب الصید کے تیسری فصل مین ہے ۱۲ [۹] یہ حدیث عبداللہ بن عمرؓ کی مشکوٰۃ کے باب الفرع کے دوسری فصل مین ہے ۱۲۔

کہ ٹھیرا کر تیرون سے قتل کیا جاوے اور نہ اسکا کہ اسکو دانہ پانی نہ دے یہانتک کہ بھوک اور پیاس سے مرجاوے

باب بیان مین کتے کے

نہین جائز ہے رکھنا کسی کتے کا اور نہ پالنا اسکا واسطے کسی عام کے مگر واسطے[۱] شکار کے یا واسطے نگہبانی کھیتی کے یا واسطے نگہبانی مواشی کے کہ ان تینون کام کے واسطے کتے کا رکھنا جائز ہے **ف** اور اسی طرح جائز ہے رکھنا کتے کا واسطے نگہبانی سرائے اور گھرون کے۔ اور نہین[۲] جائز ہے مار ڈالنا کسی کتے کا لیکن اس کتے کا مار ڈالنا جائز ہے جو سیاہ خالص ہو اور اسکی آنکھون پر دو نقطے سفید ہون۔ اور نہین جائز ہے لڑانا جانورون کا آپس مین

باب بیان مین اس چیز کے کہ اسکا کھانا حلال ہی۔ اور اس چیز کے کہ اسکا کھانا حرام ہی

حرام ہے کھانا ہر دانت والے درندے[۳] کا یعنے جو دانت سے شکار کرے مانند شیر اور چیتے اور ہاتھی اور گرگ اور بندر اور سور اور ریچھ اور کتے اور بلی کے اور جو انکے مانند ہے اور اسی طرح حرام ہی کھانا اُس پرندے کا جو پنجہ سے شکار کرے مانند باز وغیرہ کے۔ اور اسی طرح[۴] حرام ہے کھانا مردار کا یعنے جو چیز خود بخود مرجاوے یا ماری جاوے بدون ذبح کرنے کے خواہ کسی طرح سے مرے اور حرام ہے گوشت خنزیر کا اور لہو بہنے والا اور حرام ہے گوشت گدھے[۵]

---

[۱] یہہ حدیث ابوہریرہؓ کی بلوغ المرام کے باب الصید مین ہے ۱۲ [۲] یہہ حدیث جابرؓ کی مشکوٰۃ کے باب الکلب مین ہے ۱۲ [۳] یہہ حدیث ابوہریرہؓ کی بلوغ المرام کے باب الاطعمہ مین ہے [۴] یہ آیت دوسرے پارہ کے پہلے ربع مین ہے [۵] یہہ حدیث جابرؓ کی بلوغ المرام کے باب الاطعمہ مین ہے ۱۲

گھر کے پلے ہوئے کا۔ اور حرام ہے کھانا سانپ[1] اور بچھو کا اور چیل کا اور کوّے کا اور چوہے کا۔ اور حرام ہے کھانا گرگٹ[2] یعنی چھپکلی کا۔ اور حرام ہے کھانا ہدہد کا اور کل چڑی[3] کا اور مینڈک کا اور شب پرہ کا اور خنفسا اور حربا کا اور جعلان کا اور شہد کی مکھی کا اور چیونٹی کا اور مکھی کا اور مچھر کا اور زنبور کا اور جون اور کھٹمل وغیرہ کا۔ اور حرام[4] ہے کھانا آدمی کے گوشت کا اور حرام ہے کھانا اس چیز کا کہ پکارا گیا ہو اسپر نام غیر اللہ کا **ف** جو جانور کہ مشہور کیا جاوے واسطے تقرب اور تعظیم غیر اللہ کے وہ حرام ہے جیسا کہ جاہلون مین رواج ہے کہ کہتے ہین کہ یہ بکرا شیخ سدو کا ہی یا یہ گائے سید احمد کبیر کی ہے یا یہ مرغا شیخ عبد القادر جیلانی کا ہے پس کرنے والا اُسکا کافر ہے اور مرتد ہے اور یہ ذبیحہ مردار اور حرام ہے اگرچہ ذبح کے وقت بسم اللہ کہکر ذبح کیا جاوے جیسا کہ فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی معتبر کتابون مین مذکور ہے اور شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی نے تفسیر عزیزی مین آیت وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ کی تفسیر مین لکھا ہے کہ جو جانور کہ شہرہ دیا گیا ہو ساتھ نام غیر اللہ کے وہ بدتر ہے خوک اور مردار سے اور اسی طرح حرام ہے کھانا اس جانور کا کہ ذبح کیا جاوے ساتھ نام غیر اللہ کے یا جان بوجھکر اسپر خدا کا نام نہ لیا جاوے واسطے دلیل اس آیت کے وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ یعنی نہ کھاؤ اُس چیز سے کہ نہ ذکر کیا گیا ہو اسپر نام اللہ کا۔ اور حرام[5] ہے کھانا اُس جانور کا کہ ذبح کیا جاوے کسی تھان یا بت پر اور نہین[6] جائز ہے کھانا اس جانور کا جو حلال ہو لیکن اُسکو گندگی کھانے کی عادت پڑی ہو اور نہ دودھ اسکا خواہ بھیڑ ہو یا مرغی یا کچھ ہو۔ اور نہین حلال[7] ہے کھانا خچر کے گوشت کا۔ اور نہین جایز ہے کھانا زہر[8] دار چیز کا اور اسی طرح نہین جائز ہے کھانا مٹی اور پتھر وغیرہ جمادات کا۔ اور نہین حلال[9] ہے مال چوری کا اور نہین حلال[10] ہے مال عہد والے کافر کا سوائے

---

[1] یہ حدیث ابن عمر رضؓ وغیرہ کی مشکوۃ کے باب مایحل اکلہ مین ہے ۱۲ اور حدیث مشکوۃ کے باب الاحرام مین ہے ۱۲ [2] یہ حدیث شریک کی مشکوۃ کے باب مایحل اکلہ مین ہے ۱۲ [3] مسک الختام جلد دوم صفحہ ۳۶۴ [4] یہ حدیث عبد اللہ بن مسعود وغیرہ کی مشکوۃ کے کتاب القصاص مین ہے ۱۲ [5] یہ مضمون آیت وما ذبح علی النصب کا ہے ۱۲ [6] یہ حدیث ابن عمر کی مشکوۃ کے باب مایحل اکلہ مین ہے ۱۲ [7] یہ حدیث خالد کی مشکوۃ کے باب مایحل اکلہ مین ہے ۱۲ [8] یہ حدیث ابو ہریرہ کی مشکوۃ کے باب القصاص مین ہے ۱۲ [9] یہ حدیث عائشہ کی اور ابن عمر کی مشکوۃ کے باب قطع السرقہ مین ہے ۱۲۔ [10] یہ حدیث خالد کی مشکوۃ کے باب مایحل اکلہ مین ہے ۱۲

جزیہ کے۔ اور نہین جائز ہی گندگی کا کھانا اور پلید چیز کا جس مین گندگی پڑے اور وہ چیز تیلی ہو اور نہین حلال ہے کھانا ہر خبیث چیز کا واسطے دلیل اس آیت کے وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ ف خبیث وہ چیز ہے کہ طبیعت سلیم اسکو پلید جانے اور ضد طیب کی سمجھے مانند چمگادڑ اور مکھی اور مینڈک[۱] وغیرہ کے۔ اور حلال[۲] ہے کھانا بکریکا اور بھیڑ کا اور دنبے کا اور گائے کا اور بھینس کا اور گھوڑے[۳] کا۔ اور اسی طرح حلال[۴] ہے کھانا گورخر کا اور حلال ہے کھانا مچھلی کا جو زندہ[۵] شکار کیجاوے اور اس مچھلی کا جو خود بخود بلا کسی آفت کے مرجاوے اور دریا اسکو باہر پھینکدے۔ اور مباح[۶] ہے کھانا سوسمار یعنی گوہ کا۔ اور مباح ہے کھانا بجو کا اور حلال ہے کھانا خرگوش کا اور مباح ہی کھانا جباڑی[۷] کا یعنے تعدری کا اور مباح ہے کھانا ٹڈی اور کلیجی اور تلی کا۔ اور حلال[۸] ہی گوشت مرغ کا اور یہی حکم ہے ہر پرندے کا جو ذی مخلب نہ ہو یعنے پنجہ سے شکار نہ کرے مانند کبوتر اور مرغابی وغیرہ کے۔ اور اسی طرح حلال ہے ہر جانور جو ذی ناب نہ ہو یعنے دانت سے شکار نہ کرے مانند ہرن اور پاہڑے وغیرہ کے

باب بیان مین اون جانورون کے جنکا قتل کرنا جائز ہی اور جنکا جائز نہین

جائز[۹] ہے مار ڈالنا ہر قسم کے سانپ کا سوائے سفید سانپ کے لیکن جو سانپ کہ گھر مین نظر آوے اوسکو مارنا درست نہین یہان تک کہ اسے تین بار پکار کر کہدیا جاوے کہ ہم

[۱] یہہ حدیث عبدالرحمن بن عثمان کی بلوغ المرام کے باب الصید مین ہے ۱۲ [۲] یہہ حدیث انس ابوہریرہ کی اور جندب اور علی اور جابر وغیرہ کی بلوغ المرام کے باب الاضاحی مین ہے ۱۲ [۳] یہہ حدیث جابر کی بلوغ المرام کے باب الاطعمہ مین ہے ۱۲ [۴] یہہ حدیث انس کی مشکوۃ کے کتاب الصید مین ہے ۱۲ [۵] یہہ حدیث جابر اور ابن عمر کی مشکوۃ کے باب ایضاً کے پہلے فصل مین ہے ۱۲ [۶] یہہ حدیث انس اور ابن ابی اوفی اور ابن ابی عمار اور عباس کی بلوغ المرام کے باب الاطعمہ مین ہے ۱۲ [۷] یہہ حدیث سفینہ کی مشکوۃ کے باب مایحل اکلہ مین ہے ۱۲ [۸] یہہ حدیث ابوموسی کی مشکوۃ کے باب ایضاً مین ہے ۱۲ [۹] یہہ حدیث عبدالرحمن بن ابی لیلی کی اور ابن عباس اور ابن مسعود کی مشکوۃ کے باب مایحل اکلہ مین ہے ۱۲۔

تجھ سے عہد نوح اور سلیمان کے ساتھ سوال کرتے ہین کہ ہمکو نہ ستانا پھر اگر اسکے بعد نکلے تو اسکا مارنا جائز[1] ہے اور جو سانپ کو اس خوف سے نہ مارے کہ اسکا جوڑہ مجھسے بدلہ لیگا وہ اسلام کے طریقہ پر نہین۔ اور اسی طرح نہین جایز ہے مارنا بچھو[2] کا اور چیل کا اور کوے کا۔ اور چوہے کا اور کتے کاٹنے والیکا۔ اور جائز[3] ہے مارنا گرگٹ کا۔ اور اسی طرح جائز ہے مار ڈالنا چیونٹی کا جبکہ کاٹے ف اور یہی حکم ہے ہر جانور کا کہ ایذا دے مانند جون اور کھٹمل وغیرہ کے اور نہین جائز ہے مار ڈالنا شہد کی مکھی کا اور نہ ہُدہُد کا اور نہ کل چڑی کا اور نہ چیونٹی کا یعنے بدون ایذا دینے کے۔ اور نہین جائز ہے مارنا مینڈک کا اور نہ شب پرہ کا۔

باب بیان مین کھانیکے

جب کوئی کھانا کھانے کا ارادہ کرے تو مستحب[4] ہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دہووے اور اگر نہ دہووے تو بھی کچھ حرج نہین پھر بسم اللہ پڑھے اور اگر ابتدا مین بسم اللہ پڑھنی بھولجاوے اور درمیان مین یاد آوے تو چاہیئے کہ کہے بسم اللہ اولہ و آخرہ اور اگر کھانیکے ابتدا مین بسم اللہ نہ کہے تو اس مین برکت نہین ہوتی۔ اور پھر داہنے ہاتھ سے کھاوے اور اگر کچھ پیوے تو بھی داہنے ہاتھ سے پیوے اور مستحب ہے کہ تین انگلیون سے کھاوے یعنی انگوٹھے اور شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اور مستحب ہے کہ رکابی کے کنارون سے کھاوے درمیان سے نہ کھاوے کہ اس مین برکت اترتی ہے۔ اور جب کسی کے ساتھ ملکر کھاتا ہو تو چاہیئے کہ اپنے آگے سے کھاوے دوسرے کے آگے سے نہ کھاوے لیکن اگر کھانا مختلف قسم کا ہو تو جدہر سے کھاوے درست ہی اور مستحب ہے کہ کھاتے وقت پاؤن سے جوتا اُتار ڈالے اور اگر کھانا گرم ہو تو ٹھنڈا کرکے کھاوے اور اگر کھاتے وقت کوئی لقمہ ہاتھ سے گر پڑے تو چاہیئے کہ اسکو جھاڑ کر کھالیوے اور اسکو

[1] یہ حدیث ام شریک اور ابوہریرہ کی مشکوۃ کے باب الفواسق مین ہے ۱۲ [2] یہ حدیث ابن عباس اور عبدالرحمن کی بلوغ المرام کے باب الاطعمہ مین ہے ۱۲
[3] یہ حدیث عمر بن ابی سلمہ اور ابن عمر کی اور حدیث جابر کی اور حدیث انس کی اور حدیث ابن عباس کی اور حدیث انس کی مشکوۃ کے باب الاطعمہ مین ہے ۱۲ [4] یہ حدیث عائشہ کی مشکوۃ کے باب الاکل مین ہے ۱۲

چھوڑ دینا منع ہی۔ اور جائز ہے کھانا میدے کی روٹی کا چھان کر۔ اور جائز ہے پکا کر کھانا کدو کا ساتھ گوشت کے اور یہی حکم ہے ہر ترکاری کا اور ساگ[1] کا کہ اسکو گوشت کے ساتھ ملا کر پکانا اور کھانا جائز ہے۔ اور جائز ہے کھانا گیہون کی روٹی کا۔ اور مستحب ہے کھانا ثرید کا یعنے اول روٹی کے ٹکڑے توڑ توڑ کر شوربے مین ڈالے پھر اسکو کھاوے اور جائز ہے کھانا گوشت کا چھری سے کاٹ کر لیکن اگر گوشت نرم اور پختہ ہو تو دانتون سے کھاوے چھری سے نہ کھاوے۔ بلکہ مستحب ہے کھانا گوشت کا دانتون سے نوچ کر۔ اور مستحب ہے کھانا تہ دیگچی طعام کا اور مستحب ہے کھانا سرکہ کا۔ اور جائز ہے کھانا کہنبی کا۔ اور مستحب ہے کھانا میٹھی چیز کا اور شہد کا اور جائز ہے کھانا حیس کا ف حیس اس کھانے کو کہتے ہین کہ گھی اور آٹے اور کھجور سے بنایا جاتا ہے مانند مالیدہ کے۔ اور یہی حکم ہے حلوے اور ہر میٹھے کھانیکا جو گھی اور شکر وغیرہ سے مرکب کر کے بنایا جاتا ہے اور جائز ہی جلدی کرنی کھانے مین اور نہین جائز ہے کھانا خوان پر یعنے چوکی پر اور جو چیز کہ پائے رکھتی ہو۔ اور سنت ہے کھانا دسترخوان پر یعنے جو کپڑے کا ہو۔ اور نہین جائز ہے کھانا تکیہ لگا کر خواہ دیوار وغیرہ کے ساتھ ہو یا کسی اور چیز کے ساتھ ہو۔ اور یہی حکم ہے چار زانو بیٹھکر کھانے کا اور ایک ہاتھ پر ٹیک کر کے کھانے کا۔ لیکن جائز ہے کھانا بیٹھ کر اس صورت سے کہ دونون زانو زمین پر رکھے اور زانو کھڑے کرے۔ اور جائز ہے کھانا گھٹنو پر بیٹھ کے۔ اور جائز ہے کھانا پیٹ بھر کے اور نہین جائز ہے عیب[2] کرنا کسی کھانے کو۔ اور جائز ہے کھانا ککڑی کا ساتھ کھجور کے یعنے دو کھانون کو ملا کر کھانا درست ہے اور اگر دو یا زیادہ آدمی ملکر کھاتے ہون تو بدون اذن اپنے ساتھی کے دو دو کھجورونکا کھانا منع ہے۔ اور جائز ہے کھانا ترپوز کا ساتھ کھجور کے ملا کر۔ اور جائز ہے کھانا اس کھجور کا کہ اس مین کیڑے پڑے ہون یعنے کیڑے چن کر نکال ڈالے اور

[1] یہ حدیث ابن عمر کی اور حدیث ابن عباس کی اور نیز حدیث ابن عمر کی اور حدیث ابوہریرہ کی اور حدیث انس کی اور حدیث ام ہانی کی اور حدیث جابر کی اور حدیث عائشہ کی اور حدیث عمر بن ابیسہ کی اور حدیث عائشہ کی اور حدیث انس کی اور قتادہ کی اور ابوجحیفہ کی اور حدیث عائشہ وغیرہ کی مشکوۃ کے باب الاطعمہ مین ہے ۱۲ [2] یہ حدیث عائشہ اور حدیث انس اور حدیث ابن بسر اور حدیث عائشہ اور حدیث سعید کی مشکوۃ کے باب الاطعمہ مین ہین ۱۲۔

کھجور کو کھا لیوے اور یہی حکم ہے ہر کھانیکا کہ کیڑے پڑنے سے پلید نہین ہوتا۔ اور مستحب ہے کھانا کھجور کا ساتھ مکھن کے۔ اور عجوہ کھجور بہشت کے میوے سے ہے۔ اور اس مین شفا ہے زہر سے اور جو شخص کہ صبح کے کھانے سے پہلے سات کھجورین قسم عجوہ سے کھاوے تو نہین ضرر کرتا اسکو اُسدن زہر اور نہ جادو ف عجوہ ایک قسم کھجور ہے مدینے مین اور جائز ہے کھانا پیاز اور لسن کچے کا لیکن جو کچا لسن پیاز کھاوے وہ مسجد مین نہ آوے اپنے گھر مین بیٹھے۔ اور یہی حکم ہے ہر چیز بدبودار کا مثل حقہ وغیرہ کے۔ اور جائز ہے کھانا پنیر کا۔ اور جب کھانا کھا چکے تو مستحب ہے کہ برتن کو چاٹے پھر اپنی انگلیون کو چاٹے یا کسی سے چٹواوے پھر اپنے ہاتھ دھووے یا رومال وغیرہ سے پونچھے پھر جب دسترخوان اٹھایا جاوے تو یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا یا یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور مستحب ہے کہ ہر ہر لقمہ اور ہر ہر گھونٹ کے ساتھ الحمد للہ کہے۔ اور نہین جائز ہے کھانا بائین ہاتھ سے اور نہ پینا اس لئے کہ شیطان بائین ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ یعنی اس مین شیطان کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے۔ اور جائز ہے[۱] ذخیرہ کرنا اناج کا خواہ اپنے لیے ہو یا اپنے گھر والون اور عیال کے لئے۔ اور جائز ہے کھانا طعام کا مسجد مین۔ اور اگر کھانے کی ہاتھ مین چکنائی ہو تو اسکو دھو کر یا پونچھ کر سووے تاکہ مبادا اوسکو کوئی زہریلا جانور نہ کاٹے اور جائز ہے کھانا روٹی کا ساتھ سالن کے یعنے خواہ گوشت ہو یا دال یا سرکہ وغیرہ اور مستحب[۲] ہے کھانا زیتون کے تیل کا اور ملنا اسکا بدن کو کہ یہ تیل نکلتا ہے درخت بابرکت سے اور بہت کھانا سبب اور علامت ہے بے برکتی کا اور ایک آدمی کا کھانا ہو تو چاہیئے کہ اُسپر دو آدمی کفایت کرین۔ اور بہتر لاون نمک ہے[۳] یعنے اسواسطے کہ اس مین محنت کم ہے اور قریب تر ہے طرف قناعت کے

---

[۱] یہ حدیث ابی نبشہ کی مشکوۃ کے باب الاطعمہ مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث عائشہ اور حدیث عبداللہ بن حارث اور حدیث ابوہریرہ کی اور حدیث جابر کی اور حدیث ابی اسید کی مشکوۃ کے باب الاطعمہ مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث عائشہ رض اور انس رض کی مشکوۃ کے باب الاطعمہ مین ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۔

باب ضیافت کے بیان مین

جب کوئی[1] شخص کسی کے یہان مہمان آوے تو چاہیئے کہ اسکی تعظیم کرے یعنی کشادہ پیشانی سے پیش آوے اور تین دن تک اوسکو کھانا کھلاوے ایک دن رات اسکو تکلف سے کھلاوے اور باقی دو دن جو کچھ حاضر ہو بلا تکلف مہمان کے آگے لاوے اور بعد تین دن کے صدقہ ہے اور خیرات چاہے کھلاوے چاہے نہ کھلاوے اور نہین[2] جائز ہے مہمان کو یہ کہ ٹھیرے نزدیک مہمانی کرنے والے کے بعد تین دن کے بغیر استدعا اسکی کے یہانتک کہ اسکو تنگی مین ڈالے اور جو شخص کہ مہمان ہو کسی قوم کا اور وہ اسکی مہمانی نہ کرین تو مہمان کو جائز ہے کہ لیوے انکے مال مین بقدر مہمانی اپنی کے اور حق ہے ہر مسلمان پر کہ مدد کرے اسکی یہانتک کہ لیوے مال اور زراعت انکی سے بقدر مہمانی اسکی کے یعنے جسکے یہان مہمان ہوا۔ اور جائز ہے[3] ظاہر کرنا بھوک کا آگے غیر کے اور مانگنا کھانے والی چیز کا اس سے۔ اور جب مہمان آوے تو مستحب ہے کہ اسکو گھر والا مرحبا کہے یعنے تجھکو خوشی ہو اور جائز ہے واسطے عورت کے یہ کہ اذن دے مہمان کو بیچ داخل ہونے کے خاوند کے گھر مین اور کھانا کھلاوے اسکو اس صورت مین کہ آفت سے امن ہو اور خاوند ناراض نہ ہو۔ اور جب[4] کوئی مہمان کسی کے گھر مین آوے تو گھر والے سے اذن مانگے اور کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اور نہین جائز ہے واسطے اسکے کہ داخل ہو اسکے گھر مین بدون اذن کے پھر اگر اسکو پردانگی ملے تو گھر مین داخل ہووے نہین تو پھر جاوے اور جب کوئی ضیافت کرے تو چاہیئے کہ پرہیزگارونکو[5] کھلاوے فاسقون اور بدکارون کو نہ کھلاوے اور مستحب[6] ہے کھانا طعام کا جمع ہو کر بسم اللہ پڑھکر کہ کھانے مین برکت ہوتی ہے۔

---

[1] یہ حدیث ابی شریح کی مشکوۃ کے باب الضیافۃ مین ہے ۱۲ [2] یہ حدیث مقدام کی مشکوۃ کے باب ایضاً مین ہے ۱۲ [3] یہ حدیث ابوہریرہؓ کے مشکوۃ کے باب الضیافۃ مین ہے ۱۲ [4] یہ حدیث انسؓ وغیرہ کی مشکوۃ کے باب ایضاً مین ہے ۱۲ [5] یہ حدیث ابوسعید کی مشکوۃ باب ایضاً مین ہے۔ [6] یہ حدیث وحشی کی مشکوۃ کے باب ایضاً مین ہے ۱۲۔

اور جدے جدے کھانا بھی درست ہے۔ اور جب[1] دستر خوان بچھایا جاوے اور لوگ کھانے کو بیٹھین تو نہ اُٹھے کوئی شخص یہانتک کہ اُٹھایا جاوے دستر خوان اور نہ اٹھاوے ہاتھ اپنا اگرچہ پیٹ بھر گیا یہانتک کہ سب لوگ کھانے سے فارغ ہون اور اگر اُٹھہ کھڑا ہو یا کھانے سے ہاتھ اوٹھاوے اپنے ہمراہیون کے ہاتھ اوٹھانے سے پہلے تو چاہئے کہ اپنا عذر ظاہر کرے اسواسطے کہ یہ شرمندہ کرتا ہے اوسکے ہم نشین کو سو وہ اپنا ہاتھ سمیٹ لیگا اور شاید کہ اسکو کھانے کی کچھ خواہش باقی ہو۔ اور جائز نہین واسطے بھوکے کے یہ کہ جھوٹ بولے اور کہے کہ مجھکو کھانے کی خواہش نہین اور سنت ہے کہ نکلے آدمی ساتھ مہمان اپنے کے دروازہ کے گھر تک واسطے تعظیم اسکی کے اور جس گھر مین مہمانون کو کھانا کھلایا جاوے اس مین خیر بہت جلدی پہنچتی ہے۔ اور حلال[2] ہے کھانا مردار کا بیچ حالت اضطرار کے جبکہ صبح اور شام کا کھانا نہ پاوے اور گھاس اور درختون کے پتے بھی نہ پاوے اور بھوک سے مرا جاتا ہو لیکن نہین حلال ہے کھانا مردار کا پہلے واقع ہونے حالت اضطرار کے اور نہ پیٹ بھر کے بلکہ بقدر سد رمق کے کھاوے جس سے جان بچے

باب پینے والی چیزون کے بیان مین

جب کوئی پانی پیوے تو تین[3] دم مین پیوے ایک دم مین نہ پیوے اور جب دم لیوے تو پیالے مین دم نہ لیوے بلکہ پیالے کو منہ سے جدا کرکے دم لیوے۔ اور اسی طرح منع ہے پھونک مارنا پانی مین۔ اور اگر پانی مین تنکے پڑے ہون تو تھوڑا سا پانی پھینک دے تاکہ وہ سب نکل جاوین اور پانی پینے کی ابتدا مین بسم اللہ اور اسکے پیچھے الحمد کہے۔ اور جایز ہے پینا میٹھے پانی کا اور منگوانا اُسکا دور[4] سے اور جایز ہے پینا پانی کا کھڑے ہوکر اور جب مجلس مین کئی آدمی

[1] یہہ حدیث ابن عمر اور اسما اور ابو ہریرہ کی مشکوۃ کے باب الیقین مین ہے ۱۲ [2] یہ حدیث ابو واقد کی مشکوۃ کے باب الضیافۃ مین ہے ۱۲ [3] یہ حدیث انس اور ابن عباس اور ابو سعید کی مشکوۃ کے باب الاشربہ مین ہے ۱۲ [4] یہ حدیث سہل کی اور ابن عمرؓ کی اور عائشہؓ کی مشکوۃ کے باب الاشربہ مین ہے ۱۲

بیٹھے ہون تو مستحب ہے کہ پانی پینے والا پینے کے پہلے داہنے طرف والے کو دے لیکن اگر بائین طرف والے کو اذن دے تو جایز ہے۔ اور منع ہے پینا پانی کا مشک کے دہانہ سے لیکن اگر ضرورت ہو تو جائز ہے اور مستحب ہے پینا باسی پانی کا۔ اور جائز ہے پینا پانی کا نہر سے منہ لگا کر یعنے بدون ہاتھ اور باسن کے مانند چوپایون کے۔ اور نہین[۱] جائز ہے پانی پینا اور کھانا چاندی سونے کے برتنون مین نہ مرد کو اور نہ عورت کو اور اس برتن مین جس مین کچھ چاندی سونا لگا ہو مانند سیخ اور تیر کے۔ اور چاندی[۲] سونے کے سوا اور سب قسم کے برتنون مین کھانا پینا درست ہے۔ خواہ مٹی کا ہو یا پتھر کا یا لکڑی کا یا تانبے کا یا پیتل کا یا چمڑے کا یا کسی اور چیز کا۔ اور اسی طرح اس برتن مین جو چاندی کے تار سے جوڑا ہوا ہو اور جائز ہے پینا کچی لسی کا۔ اور جب کھانا کھاوے تو چاہیے کہ کہے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ اور جب دودھ پلایا جاوے تو چاہیے کہ کہے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ اور یہ نہ کہے کہ دے ہمکو بہتر اس سے اسواسطے کہ دودھ سے بہتر کوئی چیز نہین باین وجہ کہ نہین کوئی چیز کفایت کرتی بدلے کھانے اور پینے کے سوائے دودھ کے کہ سیر بھی کرتا ہے اور سیراب بھی۔ اور منع ہے پینا پانی کا برتن کی ٹوٹی ہوئی جگہہ سے بلکہ ثابت جگہ سے پیوے اور جائز ہے[۳] پینا نبیذ کا یعنے بچوڑ کھجور کا جب تک کہ حد نشہ کو نہ پہونچے **ف** نبیذ یہ ہے کہ انگور یا کھجور پانی مین ڈالدے بغیر پکانے کے تاکہ اسکی شیرینی پانی مین آجاوے اور نہین[۵] جائز ہے بیٹھنا اور کھانا اس دسترخوان پر جس پر شراب ہو

باب بیان مین ڈھانکنے باسنون وغیرہ کے

جب سورج ڈوب جاوے تو چاہیے کہ لڑکون اور مواشی کو بند کیا جاوے ایک ساعت

[۱] یہ حدیث ابن عباسؓ اور جابر اور حدیث حذیفہ کی اور حدیث انس اور ابن عباس کی مشکوۃ کے باب الاشربہ مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث حذیفہ کی مشکوۃ کے باب اللباس مین ہے ۱۲ [۳] یہہ حدیث بریدہ کی مشکوۃ کے باب التقیع مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث ابن عباسؓ کی مشکوۃ کے باب الاشربہ مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث جابر کی مشکوۃ کے باب الفرمین ہے ۱۲

گذرنے تک اسواسطے کہ اسوقت شیطان پھیلتے ہین اور لڑکون کو اچک لیتے ہین پھر جب ایک گھڑی رات گذرے تو چاہیئے کہ بند کیا جاوے دروازون کو ساتھ نام اللہ کے اور بند کیا جاوے منہ مشکون کا ساتھ نام اللہ کے اور ڈھانکا جاوے برتنون کو ساتھ نام اللہ کے اسواسطے کہ سال بھر مین ایک رات ہے کہ اُس مین وبا اُترتی ہے سو جو برتن ننگا اور کھلا ہوا ہو اس مین وہ وبا داخل ہوتی ہے اس واسطے کہ شیطان نہین کھولتا مشک کو اور نہ دروازے کو اور نہ باسن کو بسبب لینے نام خدا کے وقت بند کرنے اسکے کے شیطان اسکے کھولنے اور اسکے داخل ہونے پر قادر نہین ہوتے اور اگر ڈھانکنے کو کوئی چیز نہ پاوے تو چاہیئے کہ برتن کے عرض پر کوئی لکڑی رکھدیوے اور اسی طرح چاہیئے کہ سوتے وقت چراغ کو بجھا دیا جاوے اسواسطے کہ چوہا کبھی کھینچ لیجاتا ہے بتی کو اور جلا دیتا ہے گھر کے لوگون کو اور اسی طرح نہین لائق ہے چھوڑنا آگ کا گھرون مین وقت سونیکے بلکہ اسکو بھی بجھا دیا جاوے اور جب کوئی رات کے وقت کتے اور گدھے کی آواز سنے تو پناہ مانگے ساتھ اللہ کے شیطان رجیم سے اس واسطے کہ وہ شیطان کو اور اسکے لشکر کو دیکھتے ہین اور جب بہت رات گذر جاوے تو باہر کم نکلے

باب لباس کے بیان مین

حرام[1] ہے مردونکو پہننا ہر قسم کے ریشمی کپڑے کا جیسکا تانا بانا سب ریشمی ہو اور نہ بیٹھنا اوپر اوسکے اور زین پوش بنانا مگر بقدر چار انگل کے یعنی اگر بقدر چار انگلی کے جبہ وغیرہ کو ریشمی سنجاف لگادے تو جائز ہے اور اسی طرح جائز ہے پہننا ریشمی کپڑے کا مردون کو واسطے کھجلی اور جوون کے اور اسی طرح جائز ہے مردون کو پہننا اس کپڑے کا کہ اسکا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت وغیرہ کا لیکن عورتون[2] کو ریشمی کپڑے کا پہننا مطلق جائز ہے۔ برابر ہے کہ تھوڑا ہو یا بہت اور خواہ

[1] یہہ حدیث جابر کی مشکوٰۃ کے باب تغطیۃ الاوانی مین ہے ۱۲ [2] یہہ حدیث حذیفہ کی اور حدیث علی کی اور حدیث عمر اور حدیث انس کے مشکوٰۃ کے کتاب اللباس کے پہلی فصل مین ہے ۱۲ [3] یہہ حدیث ابو موسیٰ کی مشکوٰۃ کے باب اللباس کے دوسری فصل مین ہے ۱۲

باضرورت ہو یا بلا ضرورت اور خواہ تانا بانا دونوں ریشم کا ہو یا ایک اور ریشمی کپڑے کے سوا اور ہر قسم کا کپڑا پہننا[1] جائز ہے خواہ سوت کا ہو یا اون پشم کا۔ اور خواہ تہ بند ہو یا پاجامہ یا کرتا یا انگرکھا یا قبا یا فرغل یا چوغہ یا چادر یا پگڑی یا ٹوپی یا کچھ اور جب تک کہ نہ ہو اسراف اور تکبر یعنے اگر کپڑا قدر حاجت اور سنت[2] سے زیادہ اور دراز ہو اور نیچے لٹکتا ہو تو وہ جائز نہیں ہے پس نہیں جائز ہے لٹکانا تہ بند کا ٹخنے کے نیچے واسطے تکبر کے اور یہی حکم ہے پاجامے اور کرتے وغیرہ کا لیکن اگر بلا قصد[3] تہ بند ٹخنے سے نیچے لٹک پڑے بدون نیت تکبر کے تو اس میں کچھ گناہ نہیں۔ اور جائز ہے رکھنا تہ بند کا ٹخنوں[4] سے اوپر تک لیکن اولےٰ رکھنا اسکا آدھی پنڈلی تک ہے اور اگر تہ بند کو پیچھے کی جانب[5] سے اونچا رکھے اور اگلی جانب سے پشت قدم پر پڑے تو یہ بھی جائز ہے لیکن عورت کو ٹخنے سے نیچے کپڑا لٹکانا جائز ہے بلکہ ضرور ہے تاکہ چلتے وقت اسکا قدم نہ کھلے اور مستحب[6] ہی پہننا کرتے کا اور سنت ہے یہ کہ اسکی آستین[7] پہنچے تک ہو اس سے زیادہ اسراف ہے اور مستحب ہی کہ کرتے کا گریبان سینہ پر ہو اور جائز ہے کھلا رکھنا گھنڈی کا اور مستحب ہے کہ کرتے کی آستین تنگ ہو اور اگر آستین کھلی ہو تو یہ بھی جائز ہے جبکہ قدر حاجت سے زیادہ نہ ہو اور جب کرتا پہنے تو مستحب ہے کہ اول داہنے طرف سے پہنے اور سنت[8] ہے پہننا عمامہ کا اور مستحب ہی پہننا عمامہ کا ٹوپی پر اور اگر صرف عمامہ یعنی پگڑی بدون ٹوپی کے پہنے یا بالعکس تو یہ بھی جائز ہی اور افضل ہے رکھنا شملے کا خواہ اگلی طرف ہو یا پچھلی طرف اور اکثر مقدار[9] اسکی ہاتھ بھر ہے اس سے

---

[1] یہ حدیث ابن عباسؓ اور عمرو بن شعیب کی مشکوٰۃ کے باب الیفع میں ہے ۱۲ [2] یہ حدیث ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ کی مشکوٰۃ کے کتاب اللباس میں ہے ۱۲ [3] یہ حدیث ابن عمرؓ کی مشکوٰۃ کے باب اللباس کے دوسری فصل میں ہے ۱۲ [4] یہ حدیث ابوہریرہؓ کی مشکوٰۃ کے باب الیفع کے پہلے فصل میں ہے ۱۲ [5] یہ حدیث عکرمہ اور ابوسعیدؓ کی مشکوٰۃ کے باب اللباس کے دوسرے فصل میں ہے ۱۲ [6] یہ حدیث ام سلمہؓ کی مشکوٰۃ کے باب الیفع میں ہے [7] یہ حدیث ام سلمہ رضؓ اور اسما اور ابوہریرہؓ کی مشکوٰۃ کے کتاب الیفع کے دوسرے فصل میں ہے اور حدیث ابوکبشہ اور معاویہ کی ۱۲ [8] یہ حدیث ابن عمر کی اور عبدالرحمٰن بن عوف کی اور رکانہ کی مشکوٰۃ کے باب الیفعاً کے فصل ایضاً میں ہے ۱۲ [9] یہ حدیث سالم کی مشکوٰۃ کے باب ایضاً کے فصل ایضاً میں ہے ۱۲

زیادہ اسراف ہے۔ اور مستحب[۱] ہے پہننا موٹے کپڑے کا اور پرانا کرانا اسکا اور پیوند لگانا اسکو
اور مستحب[۲] ہی پہننا سفید کپڑے کا۔ اور جب[۳] خدا کسی بندے کو مال اور نعمت دے تو مستحب ہے
کہ مقدور کے موافق عمدہ نفیس کپڑا پہنے اس واسطے کہ خدا چاہتا ہے کہ اسکی نعمت کا اثر بندے
پر دیکھا جاوے اور جو شخص کہ کپڑا زیب و زینت کا پہننا چھوڑ دے اور حالانکہ وہ قادر ہو
اسپر یعنے بہ سبب تواضع اور کسر نفسی کے تو خدا اسکو بہشت کا جوڑا پہنا دیگا۔ اور نہین جائز ہی
پہننا کپڑا اشہرت کا یعنی کوئی پہنے نفیس کپڑا بالقصد اظہار عزت اور تکبر کے کہ بسبب اسکے اپنے تئین لوگون
مین معزز اور مشہور کرنا چاہے تو خدا اسکو قیامت کے دن ذلت کا لباس پہناوے گا کہ خدا اسکو اسکے
ساتھ ذلیل اور بے عزت کرے گا۔ اور مستحب[۴] ہے دھونا میلے کپڑے کا اور جب کوئی نیا کپڑا پہنے تو اسکا نام
لیوے پگڑی یا کرتا یا چادر یعنے کَسانِی هٰذِهِ الْعِمَامَةَ مَثَلًا پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا
كَسَوْتَنِيهِ اَسْاَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ اور یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّي وَلَا قُوَّةٍ اور جو کپڑا پہنتے وقت یہ دعا پڑھے تو اسکے
اگلے پچھلے سب گناہ بخشے جاتے ہین۔ اور جائز ہے گوٹ مار[۵] کر بیٹھنا ایک کپڑے مین یعنے اس طرح
کہ سرین زمین پر ٹیک کر دونون گھٹنے کھڑے کرے اور کپڑا گھٹنے کے گرد لپیٹ کر بیٹھے لیکن اگر شرمگاہ
کھلی ہو تو جائز نہین۔ اور نہین جائز ہے لپیٹنا کپڑے کا بدن پر اس طرح پر کہ نماز یا اور کام کے
واسطے ہاتھ باہر نہ نکل سکین۔ اور جایز ہے پہننا[۶] سبز کپڑے کا اور نہین جائز ہے مرد کو پہننا اس
کپڑے کا کہ کسمبھے سے رنگا ہو۔ اور نہین جائز ہے اس کو پہننا سرخ
کپڑے کا مطلق اور نہ سوار ہونا سرخ زین پوش پر لیکن جائز ہے پہننا اس کپڑے کا جس مین خطوط

---

[۱] یہہ حدیث ابو ہریرہؓ کی مشکوۃ کے باب الفقر مین ہے ۱۲ [۲] یہہ حدیث سمرہ کی مشکوۃ کے کتاب الفتن کے دوسری فصل مین
ہے [۳] یہہ حدیث عمرو بن شعیب اور ابی الاحوص اور ابن عمر اور سوید کی مشکوۃ کے کتاب الفتن کے دوسری فصل مین ہے ۱۲
[۴] یہ حدیث جابرؓ کی اور حدیث ابو سعید اور معاذ کی مشکوۃ کے باب اللباس کے دوسرے فصل مین ہے ۱۲ [۵] یہہ حدیث جابر کی مشکوۃ
کے کتاب اللباس کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ [۶] یہہ حدیث ابو رمثہ اور عبد اللہ بن عمرو کی مشکوۃ کے باب اللباس کے دوسرے
فصل مین ہے ۱۲ اور حدیث عمران بن حصین کی ۱۲ [۷] یہ حدیث ہلال بن عامر کی مشکوۃ کے باب اللباس کے دوسری فصل مین ہے ۱۲

سرخ ہون اور باقی سیاہ ہو یا اور رنگ اور عورت کو سرخ کپڑے پہننا مطلق جائز ہے۔ اور اسی طرح جائز[۱] ہے اسکو پہننا ہر رنگ دار کپڑے کا جبتک کہ اس مین خوشبو نہو اور مستحب[۲] ہے بنانا بچھونے اور تکیہ کا واسطے آرام کے اور[۳] جائز ہے آدمی کو بنانا بہت بسترون اور بہت لحافون کا بقدر حاجت کے اپنے واسطے اور اپنی بیوی بال بچون کیواسطے اور مہمانون کے واسطے کہ اسکو بچھا کر اور اوڑھ کر سوویں اور جو حاجت سے زیادہ ہو اور فخر اور تکبر کے واسطے ہو وہ شیطان کا بستر ہے جائز نہین۔ اور نہین[۴] جائز ہے سوار ہونا چیتے کے چمڑے کے زین پوش پر۔ اور نہ استعمال کرنا اسکا اور کسی وجہ سے۔ اور نماز پڑھنا اوپر اسکے اور یہی حکم ہے ہر درندے چوپائے کا جسکا کھانا حرام ہے اس کے چمڑے کو کسی طرح سے استعمال کرنا درست نہین ہے اور جائز[۵] ہے مرد کو پہننا باریک کپڑے کا اور عورت کو باریک کپڑے پہننا جائز نہین جس مین سے اسکا بدن نظر آوے لیکن اگر اسکے نیچے اور کپڑا لگا دے کہ اسکا بدن نظر نہ آوے تو جائز ہے اور جب عورت اوڑہنی اوڑہے تو سر پر صرف ایک پیچ دے دو پیچ نہ دے کہ اس مین مردون کے ساتھ مشابہت ہے اور نہین[۶] جائز ہے مشابہت کرنی ساتھ کفار کے یعنی لباس وغیرہ مین اور جو مشابہت کرے ساتھ کفار کے اس چیز مین کہ خاص ہے ساتھ انکے لباس وغیرہ سے وہ مانند کافرون کے ہے۔ اور نہین جائز ہے مردونکو پہننا چاندی سونے کا مگر بہت کم یعنی سونے کا ملمع کرنا یا سنہری کام بطور دھاریون کے یا سنجاف کے کپڑے پر کرنا جائز ہے اور اسی طرح اگر کسی کی ناک کٹ گئی ہو تو اسکو چاندی سونے کی ناک بنا کر لگانی جائز ہے۔ لیکن عورتون کو چاندی سونے کا پہننا مطلق جائز ہے۔ مگر احتیاط اس مین ہے کہ عورت بھی سونا نہ پہنے۔ اور نہین[۷] جائز ہی عورت کو پہننا پازیب اور گھنگرو وغیرہ زیور کا جو چلتے وقت آواز کرے۔ اور نہین[۸] جائز ہے اسکو

---

[۱] یہ حدیث عبداللہ بن عمرو اور عمران کی مشکوٰۃ کے باب اللباس مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث عائشہ کی مشکوٰۃ کے باب اللباس کے پہلے فصل مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث جابرؓ کی مشکوٰۃ کے باب اللباس کے پہلے فصل مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث معاویہ کی مشکوٰۃ کے باب ایضاً کے دوسرے فصل مین ہے ۱۲ [۵] یہ حدیث حماد اور عمر کی مشکوٰۃ کے باب اللباس کے دوسرے فصل مین ہے ۱۲ [۶] یہ حدیث معاویہ اور عبدالرحمن اور ابوہریرہؓ کی مشکوٰۃ کے باب الخاتم مین ہے ۱۲ [۷] یہ حدیث زبیر کی مشکوٰۃ کے باب ایضاً مین ہے ۱۲

[۸] یعنی وہ عطر جس مین مہک زیادہ ہو اور جس عطر مین رنگ تو ہو اور خوشبو تیز نہو وہ جائز ہے ۱۲ سید عقیل نگینوی

استعمال کرنا اس چیز کا جو خوشبودار ہو۔ اور نہین جائز ہے پہننا چاندی سونے کے کڑون کا لڑکونکو لیکن اگر ہاتھی کے دانت کے کڑے ہون تو لڑکونکو اُنکا پہننا جائز ہے

باب انگوٹھی کے بیان مین

جائز ہے مرد کو پہننا[۱] چاندی کی انگوٹھی کا بقدر ساڑھے چار ماشے کے اور جایز ہے اُس مین جڑوانا نگینے کا خواہ چاندی کا ہو یا پتھر کا یا کسی اور چیز کا۔ اور جائز ہے کھدوانا نگینے مین نام اپنا یا اسم اللہ کا اور جائز ہے پہننا انگوٹھی کا داہنے ہاتھ مین اور بائین ہاتھ مین بھی اور مستحب ہے پہننا انگوٹھی کا چھنگلیا مین اور چھوٹی اونگلی مین[۲] اور جب انگشتری پہنے تو مستحب ہے کہ اسکا نگینہ اندر کی طرف رکھے اور نہین جائز ہے پہننا لوہے کی انگوٹھی کا۔ اور یہی حکم ہے پیتل اور تانبے وغیرہ کا لیکن جائز ہے پہننا سونے کی انگوٹھی[۳] مردونکو خواہ بڑا ہو یا چھوٹا اور عورت کو انگشتری پہننی مطلق جائز ہے۔ اور نہین جائز ہے واسطے کسی کے یہ کہ کھدوائے اپنی انگوٹھی پر نقش محمد رسول اللہ کا

باب جوتے کے بیان مین

لائق اور مستحب[۴] ہے واسطے آدمی کے یہ کہ چلتے وقت جوتا پہنے ننگے پاؤن نہ چلے اسواسطے کہ آدمی ہمیشہ مانند سوار کے ہے جبتک کہ جوتا پہنے رہتا ہے۔ اور مستحب ہے کہ تسمہ دار جوتا پہنے جس پر بال نہ ہون یعنے چپل جیسے عرب مین ہوتا ہے۔ اور جب کوئی جوتا پہنے تو چاہیے کہ اول داہنے پاؤن مین پہنے پھر بائین مین اور جب جوتا اتارے تو چاہیے کہ پہلے بائین پاؤن سے اُتارے پھر داہنے سے اُتارے اور جوتا پہنے تو بیٹھکر پہنے کھڑے ہوکر نہ پہنے اور نہ چلے ایک جوتے مین بلکہ یا تو دونون جوتے

---

[۱] یہ حدیث ابن عمر اور بریدہ اور انس اور علی اور عبداللہ بن جعفر اور ابن عمر کی مشکوٰۃ کے باب الخاتم مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث علی اور ابن عباس کی مشکوٰۃ کے باب ایضاً مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث جابر اور حدیث ابن عمر اور انس اور حدیث ابوہریرہ اور جابر کی مشکوٰۃ کے باب اللباس مین ہے ۱۲ [۴] اور انکے سوا اور انگلیون مین اسکا پہننا مکروہ ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

پہنکر چلے یا دونون اُتار کر ننگے پاؤن چلے کہ ننگے پاؤن بھی چلنا جائز ہے۔ اور یہی حکم موزے کا ہی اور جب بیٹھے تو سنت ہے کہ اپنے دونون جُوتے اتار کر اپنے پہلو مین رکھ لیوے یعنے جوتے سمیت نہ بیٹھے بلکہ اوتار کر بیٹھے

باب کنگھی کرنیکے بیان مین

افضل ہے رکھنا سر کے بالون کا سوائے حج اور عمرے کے اور اگر سر کے بال منڈاڈالے تو یہ بھی جائز ہے۔ اور نہین[۱] جائز ہے قزع یعنی بعض سر کا منڈا ڈالنا اور بعض کا رکھنا جائز نہین بلکہ یا تو سارا سر منڈاڈالے یا سارا رکھے اور جب کوئی سر کے بال رکھے تو سنت ہے کہ بال کانون[۲] اور مونڈھون کے درمیان رکھے کانون سے نیچے اور مونڈھون سے اونچے اور مکروہ ہے دراز کرنا بالون کا مونڈھون سے نیچے اور مستحب ہے کہ سر کے بالون اور داڑھی کے بالون کی خدمت کرے یعنے اونکو دھویا کرے اور تیل[۳] لگایا کرے اور کنگھی کیا کرے۔ لیکن ہر روز کنگھی کرنی منع[۴] ہے بلکہ ایک دن کرے اور ایک دن نہ کرے اور جائز ہے مانگ نکالنی سر مین تا لو[۵] سے پیشانی تک درمیان دونون آنکھ کے کہ آدھے بال ایک طرف جمع کرے اور آدھے ایک طرف۔ اور[۶] جائز ہے کرنا سر کے بالون کا چار گیسو گوندکر کہ دو داہنے طرف رہین اور دو بائین طرف۔ لیکن[۷] بالون کو گوندکر دو گیسو[۸] بنانا جائز نہین کہ وہ یہودیون کا طریقہ ہے۔ اور جایز ہے واسطے حیض[۹] والی کے کہ کنگھی کرے اپنے خاوند کو۔ اور مستحب[۱۰] ہے لگانا خوشبودار تیل کا سر اور داڑھی کے بالون مین۔ اور جائز ہے

---

[۱] یہہ حدیث عبداللہ بن بریدہ کی مشکوۃ کے باب الترجل مین ہے ۱۲ [۲] یہہ حدیث ابن عمر رضؓ کی مشکوٰۃ کے باب الترجل کے پہلی فصل مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث عائشہ اور ابن حنظلہ کی مشکوۃ کے باب الترجل کے دوسرے فصل مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوٰۃ کے باب الفیؑ کے فصل الیضؑ مین ہے ۱۲ [۵] یہہ حدیث معقل کی باب الیضؑ کے فصل الیضؑ مین ہے [۶] یہہ حدیث ابن عباس کی مشکوۃ کے باب الیضاً کے پہلی فصل مین ہے ۱۲ [۷] یہ حدیث حجاج کی مشکوۃ کے باب الیضؑ کے فصل الیضؑ مین ہے [۸] یہہ حدیث عائشہ کی باب الیضؑ کے پہلے فصل مین ہے ۱۲ [۹] یہہ حدیث انس اور عائشہ کی مشکوٰۃ کے باب الیضاً مین ہے ۱۲ [۱۰] یہ حدیث ام ہانی کی باب الیضؑ کے دوسرے فصل مین ہے ۱۲

رکھنا کپڑے کا سر پر بعد تیل لگانے کے تاکہ کپڑا تیل سے میلا نہو۔ اور جایز ہے لگانا ایسی خوشبو کا کہ دہونے کے بعد اسکی چمک بالون مین باقی رہے مانند مشک اور صندل وغیرہ کے۔ اور نہین جائز ہے مرد کو لگانا زعفران کا بدن[۱] اور کپڑے مین اور جسکے بدن یا کپڑے مین زعفران ہو اسکو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا درست نہین جبتک کہ اسکو دہو نہ ڈالے اور اسیطرح نہین جائز ہے مردونکو لگانا اس چیز کا کہ اسکا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو پوشیدہ نہ بدن مین اور نہ کپڑے مین اور جسکے بدن یا کپڑے مین رنگدار خوشبو ہو اسکی نماز قبول نہین ہوتی جب تک کہ اسکو دہو نہ ڈالے۔ اور جائز[۲] ہے جمانا سر کے بالون کو گوند وغیرہ سے تاکہ جون اور غبار سے محفوظ رہین۔ اور جایز ہے خضاب[۳] کرنا سر اور داڑھی کو نری مہندی سے اور مہندی اور وسمہ دونون سے ملا کر اور زردی خالص واسطے اوسکے جسکے بال سفید ہون اور اسی طرح عورت کو بھی خضاب کرنا درست ہے اور حرام ہے مرد کو کرنا ایسے خضاب کا جو سیاہ[۴] خالص ہو اور جو خضاب کرے سیاہ خالص جیسا کہ کبوتر کا پوٹا سیاہ خالص ہوتا ہے یعنی خواہ وسمہ سے ہو یا کسی اور سیاہ چیز سے وہ بہشت کی بو بھی نہ پاوے گا اور مستحب[۵] ہے عورتون کو مہندی لگانی ہاتھون مین اور مکروہ ہے ترک کرنا اوسکا اور مردونکو ہاتھ پاؤن[۶] مین مہندی کا لگانا حرام ہے۔ اور سنت[۷] ہے بڑہانا داڑھی کا اور جائز ہے کترنا داڑھی کا عرض اور طول سے یعنے جائز ہے کترنا اوسکا ہر طرف سے لیکن مٹھی کے مقدار سے کم نہ کرے۔ اور اسی طرح سنت ہے خوب کترانا مونچھون کا اور جو مونچھون[۸] کے بال نہ کتراوے وہ اسلام کے طریقہ پر نہیں اور اسی طرح سنت ہے کٹوانا ناخن کا اور اوکھاڑنا بغل کے بالون کا اور مونڈنا بال زیر ناف کا اور

---

[۱] یہہ حدیث انس کی مشکوٰۃ کے باب الیضہ کے پہلے فصل مین ہے ۱۲ اور حدیث عمارؓ اور ابو ہریرہ کی اور ابو موسیٰ کی دوسرے فصل مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث ابن عمر کی مشکوٰۃ کے باب الترجل کے پہلے فصل مین ہے ۱۲ [۳] یہہ حدیث ابو ذرؓ اور ابن عباسؓ کی مشکوٰۃ کے باب ایضاً کے دوسرے فصل مین ہے ۱۲ [۴] یہہ حدیث ابن عباسؓ کی مشکوٰۃ کے باب الیضہ کے فصل الیضہ مین ہے اور حدیث جابرؓ کی فصل اول مین ہے ۱۲ [۵] یہہ حدیث عائشہؓ کی مشکوٰۃ کے باب مذکور کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۶] یہہ حدیث ابو ہریرہ کی مشکوٰۃ کے باب الیضہ کے تیسری فصل مین ہے [۷] یہہ حدیث عمرو بن شعیب کی مشکوٰۃ کے باب الیضہ کے دوسرے فصل مین ہے ۱۲ اور حدیث ابن عمر کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ [۸] یہہ حدیث ابن عباسؓ اور زید کی مشکوٰۃ کے باب الترجل کے دوسرے فصل مین ہے ۱۲

نہین جائز ہے چھوڑنا ان کا زیادہ چالیس دن سے اور اسی طرح سنت[۱] ہے ختنہ کرنا واسطے مردون کے اور جائز ہے ختنہ کرنا عورتون کا اور نہین[۲] جایز ہے مرد کو یہ کہ پہنے پہناوا عورت کا اور نہ عورت کو یہ کہ پہنے پہناوا مرد کا اور جو ایسا کرے اس پر لعنت ہے اور حرام ہے واسطے عورت کے کہ ملاوے بال اپنے ساتھ بالون اور عورت کے یعنے درازی کے لئے اور یہ کہ ملوادے اپنے بالون کے ساتھ اور کے حرام ہے عورت کو گودنا اور گودوانا یعنے اپنے بدن سے سوئیان چبھو کر اس مین نیل یا سرمہ بھرنا۔ اور حرام ہے عورت کو چننا بالون کا مونہہ پر سے اور چنوانا لیکن اگر بیماری کیواسطے کرے تو جائز ہے۔ اور حرام ہے عورت کو سوہن کرنا دانتون کا یعنے بہ تکلف دانتون مین فرق کرنا واسطے حسن کے اور نہین جائز ہے عورتون کو لگانا اس چیز کا کہ اسکی خوشبو ظاہر[۳] ہو اور رنگ پوشیدہ نہ بدن مین نہ کپڑے مین یعنے بلکہ ایسی چیز لگاوے جو رنگدار ہو خوشبودار نہو اور حرام ہے عورتون کو داخل[۴] ہونا حمام مین واسطے نہانیکے اسلئے کہ عورتین حمام مین ننگی ہو کر نہاتی ہین اور اجنبیون مین پردہ نہین کرتین اور یہی حکم ہے تالاب اور حوض اور جوہڑ وغیرہ کا کہ کسی جگہہ مین عورت کو بدن کھولکر نہانا درست نہین لیکن عورت بیمار ہو تو اسکو علاج کے واسطے حمام مین داخل ہونا جائز ہے خواہ ننگی ہو یا تہ بندا ندہ کر یا عورت بچہ جنے تو اسکو بھی غسل کے واسطے حمام مین داخل ہونا جائز ہے لیکن جائز ہے مرد کو یہ کہ داخل ہو حمام مین ساتھ تہ بند کے یا اور کپڑے کے جو ستر کو ڈھانکے بدون ستر ڈھانکنے کے مرد کو بھی اس مین داخل ہونا جائز نہین۔ اور اسی طرح حرام ہے واسطے مرد کے یہ کہ داخل کرے اپنی بیوی کو حمام مین اور حرام ہے عورت[۵] کو یہ کہ منڈوادے سر اپنا اور مستحب ہے ستھرا رکھنا صحن[۶] گھر کا کوڑے کرکٹ سے

---

[۱] یہ حدیث یحیی بن سعید کی مشکوٰۃ کے باب الفطرۃ کے تیسرے فصل مین ہے ۱۲ اور حدیث ام عطیہ کی دوسرے فصل مین ۱۲ [۲] یہہ حدیث ابن عباس اور ابن مسعود کی مشکوٰۃ کے باب الفطرۃ کے پہلے فصل مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوٰۃ کے باب الفطرۃ کے دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۴] یہہ حدیث عائشہ اور عبداللہ بن عمرو بن عاص کی مشکوٰۃ کے باب الاترجل کے دوسرے فصل مین ہے ۱۲ [۵] یہہ حدیث علی کی مشکوٰۃ کے باب الترجل کے تیسرے فصل مین ہے ۱۲ [۶] یہہ حدیث ابن مسیب کی مشکوٰۃ کے باب الفطرۃ کے فصل الفضا مین ہے ۱۲

باب بیان مین سرمہ ڈالنے کے

مستحب[۱] ہے ڈالنا سُرمہ کا آنکھ مین ہر رات کو سونے سے پہلے۔ اور مستحب ہے کہ تین سلائی دائین آنکھ مین ڈالے اور تین سلائی بائین آنکھ مین ڈالے۔ اور مستحب ہے کہ اثمد سرمہ آنکھ مین ڈالے اسواسطے کہ تحقیق وہ روشن کرتا ہے نظر کو اور اُگاتا ہے بالون کو یعنے پلکون کو کہ باعث زینت کا ہی **ف** اثمد ایک خاص قسم سرمہ کی ہے اور بعضون نے کہا کہ وہ سرمہ اصفہانی ہے اور بعضون نے کہا وہ یہی سیاہ سرمہ ہے جو مشہور اور مستعمل عام ہی

باب بیان مین تصویرونکے

ف اور مراد یہان صورتین جاندارون کی ہین کہ پردون وغیرہ پر کھینچی گئی ہون۔ نہین جائز ہے کھینچنا[۲] تصویر کا اور بنانا مورت کا اور جو شخص کہ بناوے تصویر کسی جاندار چیز کی آدمی کی ہو یا کسی اور چیز کی وہ عذاب کیا جاوے گا اور تکلیف دیا جاوے گا قیامت کے دن یہ کہ اُس مین روح پھونکے اور جان ڈالے اور حالانکہ وہ اسمین جان نہین ڈال سکے گا اور جتنی تصویرین اُس نے بنائی ہونگی ہر صورت کے بدلے ایک شخص بنایا جاوے گا۔ جو اس مصور کو دوزخ مین عذاب کریگا۔ اور جس گھر مین کوئی تصویر ہو اس مین فرشتہ داخل نہین ہوتا اور نہین جائز ہے پہننا اس کپڑے کا کہ اس مین کسی جاندار کی تصویر ہو اور نہ بیٹھنا اوپر اسکے اور تکیہ کرنا ساتھ اوسکے اور نہ پردہ بنانا اوسکا۔ اور نہ استعمال کرنا اسکا کسی طرح سے لیکن تصویرون کو مٹا ڈالے یا اون کا سر کاٹ ڈالے اور کپڑا پہنے تو جائز ہے۔ اور جائز ہے تصویر[۳] بنانی درخت کی اور اُس چیز کی

---

[۱] یہ حدیث ابن عباس کی مشکوۃ کے باب الیقر کے دوسرے فصل مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث ابن عباس اور حدیث عائشہ کی مشکوۃ کے باب التصاویر کے پہلے فصل مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث ابن عباس کی مشکوۃ کے باب التصاویر مین ہے ۱۲

جس مین جان نہین لیکن کراہت سے خالی نہین۔ اور نہین جائز ہے ڈھانکنا[۱] پتھر اور مٹی یعنے در و دیوار وغیرہ کو کپڑے سے ف اور یہی حکم ہے قبرون کا کہ اونپر کپڑے ڈھانکنا اور اونپر غلاف ڈالنا جائز نہین ہے۔ اور نہین جائز ہے شراب[۲] پینا اور جوا کھیلنا اور طبل بجانا یعنی ڈھول اور ڈھولکی اور بربط اور سارنگی وغیرہ کا بجانا۔ اور نہین جائز ہے کھیلنا ساتھ نرد کے یعنی خواہ چوسر ہو یا تختہ نرد یا کچھ اور۔ جو نرد کے ساتھ کھیلے وہ خدا اور رسول کا نافرمان ہے اور گویا اُسنے اپنا ہاتھ سور کے لہو مین رنگا اور اسی طرح نہین جائز[۳] ہے کھیلنا ساتھ شطرنج کے وہ باطل ہے۔ اور خدا باطل کو نہین[۴] چاہتا۔ اور نہین جائز ہے کبوتر بازی یعنے اس واسطے کہ وہ باطل ہے یا جوا اور یہی حکم ہے ہر جانور کا

باب ادب کے بیان مین

جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کو ملے تو حق[۵] اور سنت ہے کہ اسکو سلام کرے اور خواہ السلام علیکم کہے[۶] ساتھ صیغہ جمع کے اور خواہ السلام علیک کہے ساتھ صیغہ افراد کے ہر طرح سے جائز ہے اور افضل یہ ہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے اور ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ السلام علیکم کہے گو مسلم علیہ ایک ہو۔ اور واجب[۷] ہے مسلم علیہ پر جواب دینا سلام کا جبکہ صرف ایک آدمی ہو اور اگر مسلم علیہ جماعت ہو یعنے بہت آدمی ہون تو انکے حق مین سلام کا جواب دینا فرض کفایہ ہے اور اسی طرح اگر گذرنیوالے ایک سے زیادہ ہون تو کفایت کرتا ہے سلام کرنا ایک کا اُن مین سے اور شرط ہے سلام کا جواب دینا فی الفور اور مستحب ہے کہ اول چھوٹا بڑے کو سلام کرے[۸]

---

۱ یہ حدیث عائشہ کی مشکوۃ کے باب البیوع کے پہلے فصل مین ہے ۱۲ ۲ یہ حدیث ابن عباس اور ابن عمرو وغیرہ کی مشکوۃ کے باب الایمان مین ہے ۱۲ ۳ یہ حدیث ابن شہاب کی مشکوۃ کے باب الایمان مین ہے ۴ یہہ حدیث مشکوۃ کے باب التصاویر مین ہے ۱۲ ۵ یہہ حدیث ابو ہریرہؓ کی بلوغ المرام کے باب الایمان مین ہے ۱۲ ۶ مسک الختام جلد ۲ صـ ۴۶۳ ۱۲ ۷ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی مشارق الانوار کے باب عاشر مین ہے ۱۲ ۸ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی بلوغ المرام کے باب الادب مین ہے ۱۲

اور گذرنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ بہت لوگون کو سلام کرین اور سوار پیادے کو سلام کرے اور اسی طرح جب کوئی کسی سے جدا ہو تو چاہیے کہ اسوقت بھی اسکو سلام کرے اور اگر دونون[۱] کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا کچھ اور واقع ہو جس سے ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے پھر ایک دوسرے سے ملے تو چاہیے کہ اسکو سلام کرے۔ اور نہین جائز[۲] ہے پہلے سلام کرنا یہود اور نصارے کو اور یہی حکم ہے سب کفار کا لیکن اگر کوئی کافر پہلے مسلمانون کو سلام کرے تو اوس کے جواب مین صرف علیک یا علیکم کہے اس سے زیادہ نہ کہے **ف** اور نہین جائز ہے کہنا بدلے سلام کے آداب اور کورنش اور بندگی وغیرہ۔ اور اسی طرح حق[۳] ہے مسلمان کا مسلمان پر یہہ کہ جب وہ اسکو دعوت کے واسطے بلائے تو اسکی دعوت قبول کرے اور جب وہ اس سے کسی کام مین نصیحت چاہے تو اسکو نصیحت دے اور جب[۴] کوئی چھینکے تو چاہیے کہ کہے الحمد للہ علی کل حال اور واجب ہے ہر مسلمان پر جو سنے یہ کہ اسکا جواب دے یعنے اسکو یرحمک اللہ کہے اور مستحب ہے کہ چھینکنے والا اسکو اسکے بدلے یہ دعا دے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ اور کوئی دوسرے بار پھر چھینکے تو چاہیے کہ پھر اسکا جواب دے اور اسی طرح تیسری بار بھی لیکن اگر تیسری بار سے زیادہ چھینکے تو پھر اسکو جواب نہ دے کہ اُسکو زکام ہے اور جب کوئی چھینکے تو چاہیے کہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے اور اسی طرح حق ہے مسلمان کا مسلمان پر یہ کہ جب وہ مرجاوے تو اُسکے جنازے کے ساتھ جاوے اور آدمی کو چاہیے[۵] کہ نظر کیا کرے اُن لوگون کو جو اس سے کمتر ہین اور نہ دیکھا کرے اونکو جو اُس سے اونچے ہین اس واسطے کہ یہ اُسکے حق مین بہتر ہے کہ نہ حقیر جانے گا خدا کی نعمت کو جو اسپر ہے یعنے خدا کا شکر کریگا ناشکری نہ کریگا۔ اور نیکی خوبی نیک ہے اور گناہ وہ ہے جو دل مین کھٹکے اور مکروہ جانے آدمی کہ لوگ اسپر واقف ہون

---

[۱] مسک الختام جلد دوم صـ۴۶۳ ۱۲ [۲] یہہ حدیث علی کی بلوغ المرام کے باب الادب مین ہے ۱۲ [۳] یہہ حدیث ابو ہریرہ رضؓ کی بلوغ المرام کے باب الادب مین ہے ۱۲ [۴] مسک الختام جلد دوم صـ۴۶۳ و صـ۴۶۴ [۵] یہ حدیث علی کی بلوغ المرام کے باب الادب مین ہے [۶] یہہ حدیث ابو ہریرہؓ کی اور نواس کی بلوغ المرام کے باب ایضاً مین ہے ۱۲۔

اور جب[۱] تین آدمی ہون تو دو آدمی اُن مین سے چپکے کان مین بات نہ کرین تیسرے کو چھوڑکے اسواسطے کہ اس سے تیسرے کو رنج ہوگا وہ خیال کرے گا کہ مجھکو مشورے کے لایق نہین جانتے ہین یا کچھ میری بدی کی فکر مین ہین لیکن اگر چار آدمی ہون تو دو آدمی کا چپکے کان مین بات کرنا مضائقہ نہین۔ اور نہین جایز ہے واسطے کسی مرد کے یہ کہ اوٹھاوے کسی مرد کو اسکے بیٹھنے کی جگہ سے پھر آپ اس مین بیٹھے یعنی جو کوئی اول مسجد مین کسی جا بیٹھے وہ لایق تر ہے اُسکے اپنے غیر سے لیکن لوگون کو چاہیے کہ کھل کر بیٹھین اور اگر کوئی اور آوے تو اسکو جگہہ دین۔ اور نہین جایز ہے اسراف کرنا کھانے اور پینے اور کپڑا پہننے مین اور صدقہ کرنے مین تجاوز نہ کرے

باب برادر صلہ کے بیان مین

جو کوئی چاہے[۲] کہ اسکا رزق فراخ ہو اور اسکی عمر دراز ہو تو چاہیے کہ وہ اپنی برادری کے ساتھ سلوک کرے اور اپنے قرابتیون کی خبر گیری کرے اپنی برادری کے لوگون اور قرابتیون سے سلوک کرنا فرض ہے یعنے اگر محتاج ہون تو اُنکے کھانے کپڑے کی خبر لے اور اگر محتاج نہ ہون تو اور طرح سلوک کرتا رہے تحفہ دیا کرے۔ خندہ پیشانی اور محبت سے ملے۔ اور رحم کو توڑنا حرام ہے اور جو رحم کو توڑے یعنی اپنی برادری[۳] کے لوگون سے سلوک اور احسان نہ کرے وہ بہشت مین داخل نہین ہوگا ف اور معنے جامع اسکے پہنچانا خیر ممکن کا اور دفع کرنا شر ممکن کا ہے بحسب طاقت کے اور مراد رحم سے وہ لوگ ہین جنکے ساتھ نکاح حرام ہے یعنے اگر ایک کو عورت فرض کیا جاوے تو دوسرے پر حرام ہو۔ اور اس تقدیر پر چچا اور ماموں کی اولاد اس مین داخل نہ ہوگی یا مراد وہ شخص ہے کہ متصل ہو ساتھ میراث کے یا وہ شخص کہ اوسکے دوسرے کے درمیان قرابت ہو برابر ہے کہ وارث ہو

---

[۱] یہ حدیث ابن مسعود اور ابن عمر کی بلوغ المرام کے باب الادب مین ہے ۱۲ [۲] یہ حدیث ابو ہریرہ کی بلوغ المرام کے باب البر والصلہ مین ہے ۱۲ [۳] یہ حدیث جبیر بن مطعم کی بلوغ المرام کے باب البر والصلہ مین ہے ۱۲

یا نہ اور حرام ہی[1] ایذا دینا ماں باپ کو اور نافرمانی کرنی انکی۔ اور واجب[2] ہی مقدم کرنا انکی رضامندی کا فرض کفایہ اور واجب چیزون پر۔ لیکن نہین جائز ہے فرمانبرداری انکی جس مین خدا کی نافرمانی ہو۔ اور حرام ہے گاڑنا زمین مین زندہ بیٹیون کا اور یہی حکم ہے ہر شخص کا مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا اپنا ہو یا بیگانہ کسی کو مٹی مین زندہ گاڑنا درست نہین ہے اور حرام ہے بخیلی کرنا اور مانگنا یعنی دنیا حقوق واجبہ کا مال مین اور لینا لوگون کا بدون حلال کے اور مکروہ ہے قیل و قال یعنے کثرت کلام اور لوگون کی کلام اور اقاویل اور اختلاف امور دین کے حکایت کرنا اور یہی حکم ہے بیچ جمع کرنے اسمار رجال اور تفریعات فقہیہ اور ایجاد اسولہ مفروضہ کے اور جواب اُنکے کے بدون واقع ہونے انکے کے خارج مین اور بغیر پڑنے حاجت کے طرف اسکے۔ اور اسی طرح مکروہ ہے بہت سوال کرنا علم کے مشکل مسئلون سے یعنی واسطے امتحان لوگون کے اور ظاہر کرنے فضیلت اپنی کے۔ اور مکروہ ہے ضائع کرنا مال کا یعنے خرچ کرنا مال کا بیچ ایسی وجہ کے کہ شرع نے اس مین اجازت نہ دی ہو برابر ہے کہ دینی کام ہو یا دنیاوی اور نہین[3] کامل ہوتا ہے ایمان کسی شخص کا یہان تک کہ اپنے ہمسائے اور بھائی مسلمان کے واسطے چاہے جو اپنی جان کے واسطے چاہے۔ اور گناہون مین سب سے بڑا گناہ خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانا ہے۔ پھر اسکے بعد سب سے بڑا گناہ اپنی اولاد کو مار ڈالنا ہے واسطے خوف فقر اور محتاجی کے پھر اوسکے بعد سب سے بڑا گناہ اپنے ہمسائے کی عورت سے زنا کرنا ہے۔ اور حرام ہی گالی دینا اپنے ماں باپ کو اور کبیرہ گناہ ہے۔ اور اسی طرح حرام ہے سبب ہونا بیچ گالی دینے ماں باپ اپنے کے یعنی یہ کسی اور مرد کے ماں باپ کو گالی دے اور وہ اُس کے عوض اسکے ماں باپ کو گالی دے اسواسطے کہ حقیقت مین اپنے ماں باپ کو گالی دلانے کا یہی باعث ہوا۔

---

[1] یہ حدیث مغیرہ بن شعبہ کی بلوغ المرام باب ایضاً مین ہے ۱۲ [2] یہ حدیث عبداللہ کی بلوغ المرام کے باب الیمین مین ہے ۱۲ [3] یہ حدیث انس اور ابن مسعود اور عبداللہ بن عمرو بن عاص کی بلوغ المرام کے باب البر والصلہ مین ہے ۱۲

اور حلال نہین کسی مرد[۱] کو اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات اور سلام کلام چھوڑنا تین دن سے زیادہ یعنی اگر کسی معاملہ دُنیا مین کسی مسلمان سے رنج ہو جاوے تو تین روز تک ترک ملاقات درست ہے۔ تین دن سے زیادہ رنج رکھنا اور ملاقات اور سلام کا چھوڑنا حلال نہین اگر دین کے سبب سے رنج ہوا ہے تو تین[۲] دن سے زیادہ چھوڑنا بھی درست ہی۔ اور بہتر دونون مین سے وہ ہے جو اول سلام کرے یعنی سلام کرنے سے کدورت جاتی رہتی ہے۔ اور سلام کرنا کفایت کرتا ہے بیچ دور ہونے رنج کے اور دفع ہونے ہجرت کے۔ اور ہر نیک کام صدقہ ہے یعنی اس مین خیرات کا ثواب ہے۔ اگرچہ اپنے بھائی کو کشادہ پیشانی سے ملے۔ اور انصاف کرنا دو شخصون مین خیرات ہے۔ اور مدد کرنا مرد کی اسکی سواری مین یعنے اسکو سواری پر چڑہا دینا اسکا اسباب اسکے جانور پر اوٹھا کر لاد[۳] دینا خیرات ہے اور نیک بات سے کسی کا دل خوش کر دینا بھی خیرات ہی اور تکلیف دینے والی چیز[۴] سے جیسے کانٹا ہڈی اور پتھر کو راہ سے دور کرنا خیرات ہے۔ اور جب کوئی شوربا[۵] پکاوے تو چاہیئے کہ اس مین پانی بہت ڈالے اور اپنے ہمسائے کی خبر گیری کرے اور مسلمان کی سب چیز مسلمان پر حرام ہے اُسکا خون اور اُسکی عزت آبرو اور اوسکا مال۔ اور جو اپنے بھائی مسلمان کی مشکل آسان کرے تو اللہ اسکی مشکل آسان کر[۶] دیگا قیامت کی مشکلون سے اور اگر محتاج ہو تو اسکو قرض دے اور اگر مظلوم ہو تو ظلم کو اس سے رفع کرے اور اگر بیمار ہو تو اسکی دوا کے ساتھ مدد کرے اور اگر کافرون کے ہاتھ مین یا قید خانہ مین قید ہو تو مستحب ہے کہ اسکو مال دیکر کافرون کے ہاتھ سے چھوڑا دے اور جو محتاج قرضدار پر آسانی کرے یعنی مہلت دے

---

[۱] یہ حدیث ابو ایوب کی بلوغ المرام کے باب البر و الصلہ مین ہے ۱۲ [۲] مسک الختام جلد ۲ صفحہ ۴۷۸ ۱۲ [۳] یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی مشارق الانوار کے باب سادس مین ہے ۱۲ [۴] یہ حدیث ابو ذر کی بلوغ المرام کے باب البر و الصلہ مین ہے ۱۲ [۵] یہہ حدیث ابو ہریرہؓ کی مشارق الانوار کے باب سادس مین ہے ۱۲ [۶] یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی بلوغ المرام کے باب البر و الصلہ مین ہے ۱۲

یا معاف کردے تو خدا اُسپر دنیا اور آخرت مین آسانی کریگا اور جو مسلمان کا پردہ ڈھانکے اور اُسکا عیب یعنی زنا وغیرہ چھپادے تو خدا اِسکے عیب[۵۱] دنیا اور آخرت مین چھپاویگا اور یہ عیب چھپانا اُسکا مستحب ہے واجب نہین **ف** لیکن یہ اسوقت ہے کہ گناہ کرچکا ہو اور اوسکے بعد کسی کو اُسکا وہ گناہ معلوم ہوا ہو۔ اور اگر کسی مسلمان کو عین گناہ مین دیکھے تو واجب ہے کہ اُسپر فورًا انکار کرے اور اگر کسی کو چوری کرتے دیکھے تو واجب ہے کہ اسی وقت مالک کو خبر کرے اور خدا بندے کی مدد مین ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد مین ہو یعنے آدمی ہر وقت خدا کا محتاج ہی جو چاہے کہ خدا میرا کام پورا کرے اسکو لازم ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کا مقدور بھر کام بنادے اور اس کے واسطے سعی وسفارش کیا کرے اور جس کے پاس زمین[۵۲] ہو تو چاہیئے کہ اس مین کھیتی کرے یا اپنے بھائی مسلمان کو عاریت دے کہ وہ اس مین کھیتی کرے۔ اور جس کے پاس[۵۳] حاجت سے زیادہ سواری ہو تو جس کے پاس سواری نہو اسکو سواری کے واسطے دے اور جس کے پاس کھانا پینا حاجت سے زیادہ ہو تو جس کے پاس کچھ کھانا پینا نہو اسکو دے۔ اور جس کے پاس دو آدمی کا کھانا ہو وہ تیسرے آدمی کو کھلانیکے واسطے لیجاوے اور جس کے پاس چار کا ہو وہ پانچوین کو لیجاوے۔ اور جو دغابازی[۵۴] کریگا وہ مسلمانون مین نہین۔ اور جو کوئی دو لڑکیون کو اپنی ہون یا بیگانی پالیگا یہانتک کہ وہ جوانی کو پہونچین تو قیامت کے دن وہ شخص حضرت کے ساتھ ہوگا۔ اور جو نیک بات کسی کو بتلادے گا تو اسکو کرنیوالے کے برابر ثواب[۵۵] ملیگا۔ اور شامل ہے خیر دنیا اور آخرت کو اور جو کسی سے خدا کی پناہ مانگے

---

[۵۱] مسک الختام جلد دوم صفحہ ۱۲ [۵۲] یہہ حدیث ابوہریرہؓ کی مشارق الانوار کے باب اول مین ہے ۱۲ [۵۳] یہ حدیث ابوسعید اور عبدالرحمن کی مشارق الانوار کے باب ایضًا مین ہے ۱۲ [۵۴] یہ حدیث ابن عمر اور ابن مسعودؓ کی بلوغ المرام کے باب البر والصلہ مین ہے ۱۲ [۵۵] اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہے الدال علی الخیر کفاعلہ نیک بات بتلانے والے کو مثل نیک عمل کرنے والے کے ثواب ہے ۱۲ سعید

اسکو پناہ دے۔ اور جو کسی سے اللہ کے نام کے ساتھ مانگے تو واجب ہے کہ اسکو دے اور جو کسی کے ساتھ بھلائی کرے تو چاہیئے کہ اسکا بدلہ دے یعنی اسواسطے کہ نہین ہے نیکی کا بدلہ مگر نیکی اور اگر نہ پاوے کوئی چیز جس کے ساتھ اسکا بدلہ ادا کرے تو چاہیئے کہ اس کے واسطے دعا کرے

باب بیان مین زہد اور پرہیزگاری کی

ف زہد کے معنی ہین کم رغبت کرنی چیز مین اور اہل حقیقت کی اصطلاح مین بغض رکھنا ہی ساتھ دنیا کے اور مُنہ پھیرنا اُس سے مقرر حلال ظاہر ہے اور کھلا ہے اور حرام بھی ظاہر ہی اور کھلا ہے[1] لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرفہ ملتی ہوئین شبہ کی چیزین ہین انکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو شبہ کی چیزون سے بچا اور محل شبہ مین نہ پڑا تو اُس نے اپنے دین اور آبرو کو سلامت اور نگاہ رکھا ہے یعنے ذم شرعی سے اور عیب کرنیوالون کے ملنے سے اور جو شبہ کی چیزون مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑے گا جیسے وہ چرانیوالا کہ رکھ یعنی روکی ہوئی زمین کے آس پاس چراتا ہے قریب ہے کہ کبھی رکھ کو بھی جانور چرین گے کیونکہ ہر بادشاہ کے ایک رکھ ہوتی ہے۔ جان لو کہ خدا تعالیٰ کی رکھ اسکی حرام کی ہوئی چیزین ہین جان رکھو کہ بیشک بدن مین گوشت کا ایک ٹکڑا ہے کہ جب وہ سنورا تو سب بدن سنورا اور جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہے **ف** یعنی دنیا کی سب چیزین تین طرح پر ہین حلال اور حرام اور شبہ دار جو چیزین حلال ہین وہ قرآن اور حدیث مین صاف کھلی ہین خدا اور رسول نے اونکو بیان فرمایا ہے کہ وہ حلال ہین مثلاً اُحِلَّ لکم صید البحر الآیہ یا سکوت کیا اور حرام نہ کیا اور اصل اوس مین حلت ہے یا حضرتؐ نے بیان فرمایا کہ وہ حلال ہے یا خدا اور رسولؐ نے اُسکے ساتھ احسان رکھا

[1] یہ حدیث نعمان بن بشیر کی بلوغ المرام کے باب زہد مین ہے ۱۲

کہ یہ حلال کو لازم ہے اور اسی طرح بیان کیا ہے خدا نے حرام کو اپنی کتاب مین اور رسول کی زبان پر مانند حُرِّمَتْ علیکم المیتۃ الآیۃ کے یا اُس سے منع فرمایا مانند لاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل اور شبہ دار وہ چیز ہے یعنی کچھ حلال سے بھی میل رکھتی ہے اور کچھ حرام سے بھی سکو بہت لوگ نہین جانتے سو حضرت صلعم نے اسکا قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین شبہ پڑے کہ حلال ہے یا حرام یا عالمون کا اس مین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام تو اولیٰ یہ ہے کہ اُسکو چھوڑ دے ہرگز نہ کرے اس مین دین کا بچاؤ ہے اسواسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہین تو شبہ والی چیزون مین آدمی پڑا تو ہوتے ہوتے حرام چیزون مین بھی گرفتار ہو جاتا ہے تقویٰ اور پرہیزگاری اسی کا نام ہے کہ آدمی شبہ کی چیزون سے بچے اور حضرتؐ نے فرمایا کہ تقویٰ[1] فقط ظاہری ہی صفائی کا نام نہین بلکہ تقویٰ کا مقام دل ہے جب دل مین ایمان رچا اور خدا کی رضامندی کا خوف جی مین سمایا تو آنکھ کان ہاتھ پاؤن خود بخود سنور جاتے ہین اسواسطے کہ دل بادشاہ ہے تمام بدن کا پھر اگر دل ہی بگڑا یعنے حرص فسق و فجور اس مین جما تو سارا بدن بگڑا یعنی آنکھ کان ہاتھ پاؤن سب حرام مین پڑ جاتے ہین۔ ہلاک ہوا شرفی کا بندہ اور روپیہ کا بندہ اور سیاہ کمل کا بندہ اگر اسکو دیا جاوے تو راضی رہے اور اگر نہ دیا جاوے تو ناخوش ہو یعنی لالچی اور حریص آدمی شب و روز روپیہ پیسے کی فکر مین رہتا ہے اور اسکی عمر دنیا کے حاصل کرنے مین بسر ہوتی ہے خدا کی عبادت سے غافل رہتا ہے تو درحقیقت وہ خدا کا بندہ نہ رہا دنیا کا بندہ ہو گیا اور آدمی کو چاہیے[2] کہ دنیا مین اپنے تئین اس طرح سمجھے جیسے مسافر یا راہ چلنے والا کہ اسکو کسی چیز سے لگاؤ نہین ہوتا اور جب شام ہو تو صبح کی انتظار نہ کرے اور جب صبح ہو تو شام کی انتظار نہ کرے اور غنیمت گنے تندرستی کو اور صرف کرے اسکو کار خیر مین پہلے اس سے کہ بیمار ہو اور غنیمت گنے زندگی کو مرنے سے پہلے

[1] یہ حدیث ابوہریرہؓ کی بلوغ المرام کے باب الزہد مین ہے ۱۲ [2] یہہ حدیث ابن عمرؓ کی بلوغ المرام کے باب الزہد مین ہے ۱۲

ف یعنے جو ہو سکے مرنے سے پہلے عمل نیک کرے اور چاہئے کہ ہر وقت خدا کو حاضر اور ناظر جانے کہ خدا اُسکا ہر وقت مددگار رہے اور جب کوئی چیز مانگے تو خدا سے مانگے اور جب مدد چاہے تو خدا ہی سے مدد چاہے۔ اگر تمام مخلوق جمع ہو کر کسی کو نفع پہنچانا چاہین تو نہین پہونچا سکتے کچھ مگر جو خدا نے اسکے واسطے لکھا ہوا ہے اور اگر سب جمع ہو کر کسی کو ضرر دیا چاہین تو ضرر نہین پہونچا سکتے کچھ مگر جو اللہ نے واسطے اُسکے لکھا۔

تمت

لہ مسک اختام

جلد دوم صہ ۴۸۹ ۱۲

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ فقہ محمدیہ حصۂ پنجم بہت ہی صحت کے ساتھ شاہی پریس لکھنؤ مین ماہ مئی سنہ ۱۹۲۵ء باہتمام عابد علی خان مالک مطبع طبع ہو کر شایع ہوا۔ والحمد للہ اولاً و آخراً۔

فہرست مضامین فقہ محمدیہ وطریقہ احمدیہ حصۂ پنجم

صفحہ	مضمون
۲	باب قسمون کے بیان مین
۶	باب نذرون کے بیان مین
۱۱	باب قصاص کے بیان مین
۱۴	باب دیتون کے بیان مین
۱۷	باب قسامت کے بیان مین
۱۸	باب بیان مین اون قصورون کے جن مین تاوان نہین
۲۱	باب باغیون کے ساتھ لڑنے مین
۲۲	باب مرتدون کے قتل کرنے مین
۲۴	باب حدون کے بیان مین
″	باب حدزانی کے بیان مین
۲۹	باب حد قذف کے بیان مین
″	باب حد چوری کے بیان مین
۳۳	باب حد شراب پینے والے کے بیان مین۔
۳۴	باب سفارش کرنیکے حدود مین
۳۵	باب شراب کے بیان مین
۳۷	باب شراب پینے والونکے وعید مین
۳۸	باب تعزیر کے بیان مین
۴۰	باب سرداری اور قضا کے بیان مین
۴۵	باب رعیت پر شفقت اور مہربانی کے بیان مین۔
۴۶	باب آداب قاضی اور حاکم کے بیان مین
۴۹	باب الیون اور حاکمون کے وظیفہ اور ہدیون کے بیان مین
۵۱	باب گواہون کے بیان مین
۵۴	باب دعوی اور گواہونکے بیان مین
۵۵	باب جہاد کے بیان مین
۵۶	باب جہاد کی فضیلت کے بیان مین۔
۵۸	باب فضیلت شہادت کے بیان مین
۶۰	باب تیاری اسباب جہاد کے بیان مین
۶۲	باب آداب سفر کے بیان مین
۶۵	باب گھوڑدوڑ کے بیان مین
۶۶	باب کفار سے لڑنے کے طریق مین۔
۷۰	باب ہجرت کے بیان مین
″	باب قیدیون کے حکم مین
۷۱	باب امان دینے کے بیان مین
۷۲	باب مال غنیمت کی تقسیم مین
۷۴	باب بیان مین جزیہ کے
۷۶	باب صلح کے بیان مین
″	باب شکار کے بیان مین
۷۸	باب ذبح کئے ہوئے جانورون کے بیان مین
۸۰	باب کتے کے بیان مین
″	باب اُن چیزون مین جنکا کھانا حلال ہے یا حرام ہے —
۸۲	باب بیان مین اُن جانورون کے جن کا قتل جائز ہے اور جنکا قتل جایز نہین۔
″	باب کھانے کے بیان مین
۸۶	باب ضیافت کے بیان مین
۸۷	باب پینے والی چیزون کے بیان مین۔
۸۸	باب برتنون کے ڈھانکنے مین
۸۹	باب لباس کے بیان مین۔
۹۳	باب انگوٹھی کے بیان مین
″	باب جوتے کے بیان مین —
۹۴	باب کنگھی کرنے کے بیان مین۔
۹۷	باب سُرمہ ڈالنے کے بیان مین۔
″	باب تصویرون کے بیان مین۔
۹۸	باب ادب کے بیان مین
۱۰۰	باب برو صلہ کے بیان مین
۱۰۴	باب زہد اور پرہیزگاری کے بیان مین۔

تمت

مختصر فہرست کتب مطبع شاہی واقع لکھنؤ نادان محل

بفضلہ تعالیٰ اس کارخانہ مین ہر قسم کی کتابین فروخت کے لیے موجود ہین جسکی فہرست آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجنے سے پیڈ ورنہ بیرنگ روانہ کیجاتی ہے علاوہ کتب کے اشیا ساخت لکھنؤ مثل چکن و فردوزائی و لحاف و عطریات و روغن خوشبودار و ادویہ مرکبہ و مفردہ و گولی صبا کو خوردنی و ظروف مسی وغیرہ ہر قسم کی چیزین روانہ ہو سکتی ہین صاحبان فرمایش کو نہایت خوش معاملگی سے فرمایش روانہ ہوگی مگر فرمایش پورے ایک روپیہ سے کم نہ روانہ کیجائیگی مال مطلوبہ نقد قیمت آنے پر یا بصیغۂ ویلو پی ایبل روانہ ہوگا

المشتہر۔ عابد علی خان مالک شاہی پریس لکھنؤ

عمدہ لغات قرآن قرآن شریف کی پوری لغت جسکا نام تاریخی "عمدہ لغات قرآن" ہے درحقیقت اسم بامسمّیٰ ہے آجتک ایسی لغت نہین چھپی تھی۔ اس مین ہر لفظ نجد عربی اور کریم اللغات کی ترتیب پر سرکالم سے شروع ہوا ہے تاکہ تلاش مین دیر اور دقت نہو ہر لفظ کے معنی اردو مین لکھے ہین تاکہ کم علم بھی بآسانی سمجھ لین۔ اور قرآن شریف مین جو کسی آدمی یا مقام کا نام ہے اسکا بھی حال اس لغت مین درج ہے تاکہ معلومات زیادہ ہو۔ اس عمدہ لغات قرآن کی ایک ایک جلد ہر مسلمان کے پاس رہنی ضرور ہے تاکہ قرآن شریف کے معنی سمجھکر ثواب سے مالامال ہون کیونکہ ترمذی مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے قرآن پڑہا اور یاد کیا اُسکے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا یعنے سمجھکر اُسپر عمل کیا اللہ تعالیٰ اسکو بہشت مین داخل کرے گا اور اوسکی شفاعت اُسکے گھر کے ایسے دس شخصون کے حق مین قبول کریگا جنکو دوزخ کی آگ واجب ہوگی۔ باوجودیکہ یہ لغت پورے قرآن شریف کی ہے چھوٹا بڑا کوئی لفظ چھوڑا نہین گیا جو لوگ اسے خرید فرمائین گے بیساختہ کہین گے ؎

جادے چند دادم جان خریدم
بحمد اللہ بسے ارزان خریدم

قیمت صرف آٹھ آنہ (۸ر)۔

نسخۂ صحیحۂ دلائل الخیرات مترجم فارسی و اردو موافق روایت سید علی حریری مدنی کہ جو معمول و معتبر اہل حرمین شریفین ہے مع اسناد و ترکیب پڑہنے کی و حواشی جدید مفید شیخ الدلائل جناب مولانا عبدالحق صاحب دام برکاتہم عمدہ صحیح و صاف کاغذ پر طبع ہوئی ہے قیمت ایکروپیہ (۱ر)۔

قرۃ العیون ترجمہ اردو درۃ الناصحین یہ کتاب موعظت و نصیحت مین مشہور اور معروف ہے مگر ترجمہ اُسکا اس فصاحت و شرح سے بعبارت اُردو عام فہم آجتک نہین ہوا علامہ فہمین مولانا نورالدین صاحب نے یہ ترجمہ کیا ہے مخزن جواہر نفیسۂ موعظت بنا دیا ہے اس سے پیشتر بھی کئی بار چھپی تھی اس مرتبہ جابجا اشعار مثنوی مولانا روم بھی اضافہ کئے گئے ہین خوبی اسکی ملاحظہ سے معلوم ہو سکتی ہے قیمت (۴ر)۔

ترجمہ انیس الواعظین یہ ترجمہ اردو زبان مین نہایت خوش بیانی کے ساتھ عام فہم موافق محاورۂ فصحائے لکھنؤ کے مع اضافہ فوائد و شرح مضامین و عبارت رنگین ہوا ہے جب ارباب شوق و اصحاب ذوق اسکی سلاست بیانی و محاورہ زبانی کو ملاحظہ فرماوین گے لطف و حظ وافی پائینگے قیمت (۴ر)۔

مظاہر حق یہ مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ ہے جسکو نواب محمد قطب الدین خان صاحب مرحوم محدث دہلوی نے ترجمہ کرکے اور ہر ایک حدیث کے معانی و مطالب کو خوب اچھی طرح واضح اور مدلل بیان کرکے حضرت استاذ الکل شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی مہاجر مکی کی نظر سے گذرا ہے یہ کتاب اگرچہ بارہا چھپی مگر اس مرتبہ نہایت خوبی و صحت کے ساتھ چھاپی گئی ہے قیمت پندرہ روپیہ (۱۵ر)

فتاوای اشرفیہ مصنفہ مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی ہر دو حصہ قیمت ۸ر

المشتہر منیجر شاہی پریس لکھنؤ

حصہ ششم

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

فقہ محمدیہ

و

طریقہ احمدیہ

باہتمام نیازمند محمد شفیع ابن عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب غفرلہ اللہ الوہاب

مطبع میمنی واقع بمبئی بار دوم

۲۹۷ ۳۶
م ف م
حصہ ۶

عاجز کے کارخانے سے ہر قسم کی کتابین بنرخ تاجرانہ جلد بکفایت ویلیو ایبل روانہ ہوتی ہین
المشتہر حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب سلام کے بیان مین

ف سلام اسم ہی اسماے الٰہی سے اور السلام علیکم کے معنی مین کہ تجھپر خدا کا اسم ہی یعنی تو خدا کی حفاظت اور نگہبانی مین ہی اور اکثر علماء کے نزدیک اسکے معنے یہ ہین کہ تو سلامتی مین ہی میری طرف سے اور مجکو بھی سلامت رکھ ❊ السلام علیکم کہنا[1] اور جواب مین وعلیکم السلام کہنا سنت ہے آدم علیہ السلام کی اور افضل خصلت ہی اسلام کی

ف اور نہین جائز ہی کہنا بدلے السلام علیکم کے بندگی یا مجرا یا آداب یا اور کچھ اور جو سلام چھوڑکر بندگی یا مجرا یا آداب کرے وہ درحقیقت ناخلف ہے کہ سنے اپنے قدیمی خاندان کی رہ چھوڑی ایک دوسرے کو سلام[2] کرنا آپس کی دوستی اور محبت کا سبب ہے ❊ اور بہتر[3] لوگون مین وہ شخص ہی جو اول سلام کرے اور جو اول سلام کرے وہ تکبر سے پاک ہو جاتا ہی اور سنت ہی سلام کرنا ہر مسلمان پر خواہ اسکو پہچانتا ہو یا نہ اور خواہ السلام علیکم کہے ساتھ ضمیر جمع کے یا کہے السلام علیک ساتھ افراد کے دونون طرح سے جائز ہی اور اسی طرح خواہ السلام علیکم کہے

[1] یہ حدیث ابوہریرہ کی اور حدیث عبداللہ بن عمر کی مشکوٰۃ کے باب السلام کی فصل اول مین ہی ۱۲ [2] یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوٰۃ کے باب السلام فصل اول مین ہی ۱۲ [3] یہ حدیث ابوامامہ کی مشکوٰۃ کے باب ایضاً کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

ساتھ الف لام کے یا کہے سلام علیکم بدون الف لام کے یا کہے وعلیکم السلام ساتھ
مقدم کرنے علیکم کے سلام پر ہر طرح سے جائز ہی برابر ہی کہ جسکو سلام کیا گیا ایک ہو یا
زیادہ مرد ہو یا عورت لیکن افضل یہ ہی کہ کہے السلام علیکم اور اسی طرح جائز ہی جواب سلام
کا ہر طور سے لیکن جمہور علما کے نزدیک وعلیکم السلام کہنا افضل ہی اور جائز ہی جواب
سلام مین کہنا وعلیکم السلام ساتھ واو کے اور بدون واو کے بھی اور جائز ہی سلام
کرنا چھوٹے لڑکے پر یعنی جو سن تمیز کو پہونچا ہو بلکہ سنت ہی ۱ اور اسی طرح جائز ہی مرد کو
سلام کرنا عورت پر یعنی خواہ محرم ہو یا غیر محرم اور اسی طرح برعکس اسکے اور سنت ہی کہ
جب کوئی اپنے گھر مین آوے تو اپنے گھر والون کو السلام علیکم کہے اور اسی طرح
سنت ہی کہ جب کوئی کسی مجلس مین یا کسی کے گھر مین جاوے تو گھر والون کو السلام علیکم
کہے اور اسی طرح سنت ہی سلام کہنا جب کہ وہان سے رخصت ہووے ۲ اور سنت ہی
کہ سلام کرے چھوٹا بڑے کو اور چلنے والا بیٹھے کو اور سوار پیادے کو اور تھوڑے
بہت کو اور چاہیے کہ اول سلام کرے پھر کلام اور جائز ہی کہنا سلام مین صرف
السلام علیکم کا یعنی بدون ملانے کسی اور کلمے کے لیکن افضل یہ ہی کہ کہے السلام علیکم و
رحمۃ اللہ یا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جو صرف السلام علیکم کہے اسکے واسطے
دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور جو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اسکے واسطے بیس نیکیان
لکھی جاتی ہین اور جو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اسکے واسطے تیس نیکیان
لکھی جاتی ہین ف اور اگر کوئی صرف السلام علیکم کہے اور جسکو سلام کیا گیا جواب مین
لفظ ورحمۃ اللہ زیادہ کرے یا کوئی السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اور مسلم علیہ

۱ یہ حدیث عائشہ رضی کی مشکوۃ کے باب السلام کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث جابر رضی کی مشکوۃ کے باب ایضاً فصل دوم مین ہی ۱۲ ۳ یہ حدیث ابو ہریرہ رضی کی مشکوۃ مین باب السلام کی فصل دوم مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی مشکوۃ کے باب السلام کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

اسکے جواب مین لفظ وبرکاتہ زیادہ کرے تو اسکے واسطے بھی یہی حکم ہی زیادتی ثواب
مین اور مغفرت کا بھی یہی حکم ہی + اور جائز ہی بھیجنا سلام کا طرف غیر کے دوسرے کے
ہاتھ مین اور جسکو بھیجا گیا اسکے جواب مین یون کہے علیک و علیہ السلام اور جائز ہے
سلام کرنا اس مجلس پر جسمین مسلمان اور کافر ملے بیٹھے ہون۔ اور اگر کئی آدمی کسی مجلس مین
گذرین اور انمین سے صرف ایک السلام علیکم کرے تو سب کی طرف سے کفایت کرتا ہی
اور اسی طرح کفایت کرتا ہی جواب دینا ایک کا جب کہ بہت ہون جنکو سلام کیا گیا
ف ابتدا کرنا ساتھ سلام کے سنت کفایہ ہی اور جواب سلام کا فرض کفایہ ہی اگر جماعت
مین سے ایک شخص سلام کرے یا اسکا جواب دے تو باقی لوگون کے ذمہ سے ساقط ہوجائیگا
لیکن ہر ایک کا کرنا افضل ہی اور نہین جائز ہی سلام کرنا ہاتھ کے اشارہ سے اور نہ جواب
دینا اسکا بدون کہنے لفظ سلام کے اگر کوئی سلام کے بدلے السام علیکم کہے یعنے
تمپر موت ہو تو اسکے جواب مین علیکم السام واللعنۃ کہنا لائق نہین ہی بلکہ صرف اتنا کہنا کافی
ہی علیکم یعنی تمپر پڑے جسکے تم لائق ہو ف اور یہی حکم ہی ہر بددعا کا لعنت ہو یا کچھ اور

خط لکھنے کے بیان مین

جب کوئی کسی کی طرف خط لکھے تو اول اپنا نام لکھے پھر مکتوب الیہ کا یعنی یون لکھے مِنْ فُلَانٍ
اِلٰی فُلَانٍ فلانے سے فلانے کیطرف لیکن اگر مکتوب الیہ کوئی رئیس امیر ہو تو تعظیم
کے ساتھ اسکا نام لکھے یعنی عظیم یا امیر فلان ملک کا پھر اگر مکتوب الیہ مسلمان ہو تو
السلام علیکم لکھے اور اگر کافر ہو تو یون لکھے اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی پھر اپنا

---

۵۱ یہ حدیث غالب کی مشکوۃ کے باب السلام کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث اسامہ کی مشکوۃ کے باب ایضاً کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۳
یہ حدیث علی کی مشکوۃ کے باب ایضاً کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث عمرو بن شعیب کی مشکوۃ کے باب السلام کی فصل دوسری مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث
عائشہ کی مشکوۃ کے باب السلام کی فصل اول مین ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث ابو العلاء و جابر کی مشکوۃ کے باب السلام کی فصل دوسری مین ہی ۱۲ ۵۷ یہ حدیث ہر قل کی

مطلب لکھے اور جب خط لکھ چکے تو اسپر خشک مٹی ڈالے کہ اس فعل سے لکھنے والے کا مطلب حاصل ہوجاتا ہی اور جائز ہی سیکھنا زبان کفار کا واسطے ضرورت کے برابر ہی کہ خط و کتابت کے واسطے ہو یا واسطے حاصل کرنے وجہ معاش کے

اذن چاہنے کے بیان مین

جب کوئی کسی کے دروازے پر جاوے تو گھر مین داخل ہونے کے لیے گھر والون سے اذن چاہیے بدون اذن لینے کے بیگانے گھر مین جانا جائز نہین اور سنت ہے کہ یون کہے السلام علیکم مین اندر آؤن پھر اگر گھر والے اجازت دیوین تو اندر آوے اور اگر اجازت نہ دیوین اور کہین کہ اندر آنے کی اجازت نہین تو پلٹ جاوے اور کھنکورنا بھی اذن ہی جبکہ علامت ٹھہرائی گئی ہو اور اگر گھر والے چپ رہین کچھ جواب نہ دیوین تو دوسری بار پھر اذن مانگے اگر دوسری بار بھی چپ رہین تو تیسری بار پھر اذن مانگے اگر تیسری بار بھی کچھ جواب نہ دین تو پھر پلٹ جاوے لیکن جس گھر مین کوئی بستا نہو اسمین بے اذن داخل ہونا جائز ہی اور اسطرح نابالغ لڑکے اور لونڈی غلام کو بے اذن گھر مین آنا جائز ہی لیکن فجر کی نماز سے پہلے اور دوپہر کے وقت اور عشا کی نماز سے پیچھے لڑکون اور لونڈی غلام کو بھی پروانگی لینی چاہیے بدون پروانگی لینے کے گھر مین داخل ہونا منع ہی اور اگر کوئی بلا اذن کسی کے گھر مین داخل ہووے تو اسکو نکالدیا جاوے یہانتک کہ دروازے پر کھڑا ہو کے اجازت مانگے یعنی کہے السلام علیکم مین اندر آؤن اور اگر کسیکو کسیکے ہاتھ بلایا جاوے تو اسکو بھی گھر مین آنیکے لیے اذن مانگنا چاہیے لیکن ایلچی

---

۵۱ یہ حدیث زید بن ثابتؓ کی مشکوۃ کے باب السلام کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابو سعیدؓ کی مشکوۃ کے باب الاستیذان کی پہلی فصل مین ہی اور آیت لا تدخلوا بیوتا غیر بیوتکم الآیہ کا مضمون ہی جو سورۂ نور کے تیسرے رکوع مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث علیؓ کی مشکوۃ کے باب الاستیذان کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ آیت سورۂ نور کے ساتوین رکوع مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث کلدہؓ کی مشکوۃ کے باب الاستیذان کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی مشکوۃ کے باب ایضاً کی فصل ایضاً مین ہی ۱۲

خود ساتھ ہو تو اذن مانگنے کی حاجت نہین اور اگر کسی[۵۱] کے دروازے پر جاوے تو دروازے کے سامنے سے نہ جاوے تاکہ گھر والون پر نظر نہ پڑے بلکہ دروازے کے دائین یا بائین طرف سے آوے لیکن اگر دروازے پر کواڑ ہو یا پردہ پڑا ہو تو مضائقہ نہین لیکن خلاف اولیٰ ہی برعایت اصل سنت کے اور اسلیے کہ بعض اوقات کواڑ یا پردہ کھولتے ہوئے نظر جا پڑتی ہی۔ اور اسی[۵۲] طرح نہین جائز ہی بیٹے کو داخل ہونا ماں پر بدون اذن لینے کے اسلیے کہ بعض اوقات وہ ننگی ہوتی ہی اور اسپر نظر جا پڑتی ہی ف اور یہی حکم ہی سب محارم کا کہ بدون اذن لینے کے کسی پر داخل ہونا جائز نہین + اور جب کوئی کسی[۵۳] کے دروازے پر جاوے اور اندر سے گھر والا پوچھے کہ تو کون ہی تو چاہیے کہ اپنا نام صاف بتلاوے کہ مین فلانا ہون یون نہ کہے کہ مین ہون اسلیے کہ اس سے ابہام دور نہین ہوتا اور تشخیص حاصل نہین ہوتی + اور نہین[۵۴] جائز ہی اذن دینا اسکو جو اول سلام نہ کہے۔

باب مصافحہ و معانقہ کے بیان مین

ف معانقہ کے معنے ایک دوسرے کی گردن مین ہاتھ ڈالنا ہی اور مصافحہ کے معنی ہین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑنا سنت[۵۵] ہی مصافحہ کرنا وقت ملاقات کے اور اسمین بڑا ثواب ہی اسلیے کہ[۵۶] جسوقت دو مسلمان آپس مین ملین اور مصافحہ کرین اور اللہ کی حمد کرین اور اس سے بخشش مانگین تو ان دونون کے واسطے بخشش کیجاتی ہی یعنی انکا کوئی گناہ باقی نہین رہتا اور نازل کرتا ہی اللہ تعالیٰ اُن پر سو رحمتین نوے تو اسپر جو ابتدا مصافحہ کرے

---

۵۱ یہ حدیث عبداللہ بن بشیرؓ کی مشکوٰۃ کے باب الاستیذان کی فصل دوم مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث عطاؓ بن یسار کی مشکوٰۃ کے باب الاستیذان کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث جابرؓ کی مشکوٰۃ کے باب الاستیذان کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث جابرؓ کی مشکوٰۃ کے باب الاستیذان کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث قتادہؓ کی مشکوٰۃ کے باب المصافحہ کی فصل دوم مین ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث براء بن عازبؓ کی مشکوٰۃ کے باب المصافحہ کی دوسری فصل مین ہی ۱۲

اور دل سپر جس سے مصافحہ کیا گیا اور مستحب[۵۱] ہے مرحبا کہنا اسکو جو سفر سے آوے یعنے تجکو خوشوقتی ہی + اور[۵۲] جائز ہی معانقہ کرنا ایک دوسرے سے اور بوسہ لینا وقت ملاقات کے برابر ہی کہ دونون مین سے کوئی سفر سے آیا ہو یا نہ آوے جائز ہی بوسہ دینا چہرے پر اور ہاتھ پر لیکن پاؤنکو چومنا جائز نہین ہی۔ اور[۵۳] جائز ہی بوسہ لینا اپنے بیٹے کا اور چھوٹے لڑکے کا

باب تعظیم کے واسطے کھڑا ہونا

جائز[۵۴] ہی کھڑا ہونا واسطے اکرام اور تعظیم اہل فضل یعنی علما اور صلحا کے ف امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اہل فضل کے آنے کے وقت اٹھ کھڑا ہونا مستحب ہے اور حدیثین اس باب مین وارد ہو چکی ہین اور اسکے منع ہونے کے باب مین جو کچھ صحیح معلوم نہین ہوا لیکن نہین جائز ہی کھڑے رہنا واسطے تعظیم کسی کے جب تک کہ وہ بیٹھا رہی جیسے عادت متکبرون کی کہ چاہتے ہین لوگ انکے واسطے کھڑے رہین تو وہ دوزخ مین داخل ہوگا اگر کوئی شخص جمعہ وغیرہ کے دن مسجد وغیرہ مین کسی جگہ مباح مین واسطے نماز وغیرہ کے آ بیٹھے تو وہ زیادہ تر حق دار ہی اس جگہ کا اور نہین[۵۵] جائز ہی واسطے کسی کے کہ اسکو اس جگہ سے اٹھا کر خود وہان بیٹھے ولیکن چاہیے کہ کہے کشادہ ہو جاؤ بلکہ اگر وہ وضو وغیرہ کسی ضروری کام کے واسطے وہانسے اٹھے پھر اس جگہ کی طرف پھرے تو وہی اس جگہ کا مستحق ہی اور اسی طرح[۵۶] اگر کوئی شخص اسکی خاطر کیواسطے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہووے اور اپنی جگہ اسکو بیٹھنے کیواسطے دیوے تو بھی وہان نہ بیٹھے۔ اور نہین[۵۷]

---

۵۱ یہ حدیث حکمۃ رضی کی مشکوۃ کے باب المصافحہ کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث عائشہ رضی اور ابو ایوب وغیرہ کی مشکوۃ کے باب المصافحہ کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث عائشہ کی مشکوۃ کے باب المصافحہ کی دوسری فصل مین ہی اور حدیث یعلی کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث عائشہ کی مشکوۃ کے باب المصافحہ کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث معاویہ کی مشکوۃ کے باب القیام کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۶ یہ حدیث ابن عمر اور ابو ہریرہ کی مشکوۃ کے باب ایضاً کی فصل اولیٰ مین ہی ۱۲ ۵۷ یہ حدیث سعید کی مشکوۃ کے باب القیام کی فصل دوسری مین ہی ۱۲

جائز ہی بیٹھنا درمیان کئی شخصون کے اسواسطے کہ کبھی انکو چپکے سے بات کرنا منظور ہوتا ہی لیکن اگر وہ اذن دیوین تو وہ درست ہے اور جب[۵۱] کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان کو آتے دیکھے تو مستحق ہی کہ واسطے اُسکے حرکت کرے یعنی واسطے اکرام بھائی مسلمان کے مع قطع نظر تنگی اور فراخی جگہ کے۔

باب بیٹھنے کے بیان مین

جائز ہی بیٹھنا گوٹ[۵۲] مار کر ساتھ دونون ہاتھ کے برابر ہی کہ مسجد مین ہو یا اور جگہ مین

ف ہیئت اس نشست کی یہ ہی کہ دونون زانو کھڑے رکھے اور کولے زمین پر رکھے اور دونون ہاتھ سے پنڈلیون پر حلقہ کرے خواہ چوتڑ زمین پر رکھے اور کبھی بجائے ہاتھون کے کپڑا بھی زانو پر لپیٹ لیتے ہین مانند دوپٹے وغیرہ کے اور[۵۳] جائز ہی بیٹھنا ٹیک کر کے تکیہ وغیرہ پر اور مستحب ہی بیٹھنا بہیئت قرفصا کے **ف** اور وہ اسطرح ہے کہ بیٹھے دونون چوتڑ پر اور لگاوے رانون کو پیٹ سے اور دونون ہاتھ سے پانون پر حلقہ کرے یعنے اسلیے کہ یہ وضع عاجزی اور انکسار کی ہی + اور[۵۴] جائز ہی بیٹھنا چار زانو ہوکے اور نہین جائز ہی بیٹھنا اس ہیئت پر کہ رکھے بایان ہاتھ اپنا پیچھے بیٹھ اپنی کے اور تکیہ کرے اوپر گوشت کے کہ انگوٹھے کی جڑ مین ہی یعنی اسواسطے کہ یہ ہیئت ان لوگونکے بیٹھنے کی ہی جنپر خدا نے غصہ کیا یعنے اسواسطے کہ اسمین شبیہ ہی ساتھ کافرون کے + اور مجلس[۵۵] ایسی جگہ کرنی چاہیے کہ فراخ اور کشادہ ہو تاکہ لوگ تنگ نہ ہون اور ایذا

---

۵۱ یہ حدیث عمرو بن شعیبؓ کی مشکوٰۃ کے باب القیام کی فصل دوسری مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث واثلہؓ کی مشکوٰۃ کے باب القیام کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابن عمرؓ کی مشکوٰۃ کے باب الجلوس کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث سمرہؓ اور قیلہؓ اور جابرؓ کی مشکوٰۃ کے باب الجلوس کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۵ یہ حدیث ابوسعیدؓ اور جابرؓ اور ابوہریرہؓ اور ابوشریحؓ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ کی مشکوٰۃ کے باب الجلوس کی فصل دوسری مین ہے ۱۲

نہ پاوین اور اگر لوگ بہت ہون تو مستحب ہے کہ حلقہ کرکے یا صف باندھکر بیٹھین جلدی جلدی ہوکر بیٹھنا مکروہ ہے۔ اور جب کوئی سائے مین بیٹھا ہو پھر سایہ اُس سے ہٹ جاوے کچھ بدن اسکا سایہ مین ہو اور کچھ آفتاب مین تو چاہیے کہ اُٹھ کھڑا ہووے یعنی اور جگہ جا بیٹھے تاکہ سارا سایہ مین ہو اسلیے کہ وہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے اسواسطے کہ جب آدمی کچھ سائے مین ہو اور کچھ دھوپ مین تو فاسد ہوجاتا ہے مزاج بہ سبب اختلاف حال بدن کے دو مختلف چیزونکے اثر سے ف اور تمام آفتاب مین ہو تو یہ بھی مکروہ ہوگا بہ سبب ڈالنے نفس کے مشقت مین لیکن اگر جاڑے کا موسم ہو تو کچھ مضائقہ نہین اور جب کوئی کسی مجلس مین آوے تو جہان جگہ پاوے وہین بیٹھ جاوے لوگون کو ایذا نہ دیوے اور نہین[۵۱] جائز ہے بیٹھنا درمیان حلقے کے اسلیے کہ جو کوئی حلقے کے درمیان بیٹھے وہ ملعون ہے ف اسکی تاویل کئی طرح پر ہے ایک یہ کہ لوگ حلقہ کیے بیٹھے ہون اور کوئی شخص باہر سے آوے اور لوگون کی گردنون سے پھلانگ کر بیچ مین جا بیٹھے اور حالانکہ لائق یہ تھا کہ جہان جگہ پاتا وہین بیٹھ جاتا دوسرے یہ کہ بیچ مین جاکر بیٹھے مسخراپن کرنے کے لیے تاکہ لوگون کو ہنسا دے۔

باب لیٹنے اور سونے کے بیان مین

جائز ہے سونا[۵۲] ہر طرح سے یعنی خواہ داہنی کروٹ پر ہو یا بائین پر یا پیٹھ پر لیکن مستحب ہے کہ داہنے کروٹ پر لیٹے اور سر کو داہنے ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھے جائز ہے چت لیٹنا اور سونا پیٹھ پر اس حال مین کہ رکھنے والا ہو ایک قدم کو دوسرے قدم پر

---

[۵۱] یہ حدیث حذیفہ کی مشکوٰۃ کے باب المجالس کی دوسری فصل مین ہے ۱۲ [۵۲] یہ حدیث جابرؓ کی مشارق الانوار کے باب ۲۴ مین ہے ۱۲

[۵۳] یہ حدیث عباد بن تمیم کی اور حدیث جابرؓ کی مشکوٰۃ کے باب المجالس کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

ف رکھنا ایک پاؤن کا دوسرے پاؤن پر دو طریق سے ہوتا ہی ایک یہ کہ دونون پاونون راز ہون اور ایک کو دوسرے پر رکھے اس طریقے کا کچھ مضائقہ نہین اس ہیئت سے ستر کا کھلنا لازم نہین آتا۔ دوسرا طریقہ یہ ہی کہ زانو ایک پاؤن کا کھڑا رکھے اور دوسرا پاؤن اُس پاؤن کے زانو پر کہ کھڑا کیا ہو رکھے اور یہ جائز نہین اسلیے کہ اس سے ستر کھلجانے کا خوف ہی لیکن اگر ستر کھلجانے کا خوف نہو جیسے پاجامہ پہنے ہو تو اس ہیئت سے سونا بھی جائز ہی[۵۱] پس مدار جواز اور عدم جواز کا اوپر کھلنے اور نہ کھلنے ستر کے ہی۔ اور جب کوئی سفر مین پچھلی رات کو آرام کرنے کے واسطے اُترے تو مستحب ہی کہ داہنی کروٹ پر لیٹے اور جب صبح کے قریب اُترے تو اپنے پہونچے کو کھڑا کر کے سر کو اپنی ہتھیلی پر رکھکر سوے **ف** تاکہ نیند غلبہ نہ کرے اور فجر کی نماز قضا نہ ہو جاوے اسلیے کہ داہنی کروٹ پر دل کھٹکتا رہتا ہی اور آرام کم ہوتا ہی اور جب بائین کروٹ پر سوے تو دل اپنے ٹھکانے پر ہوتا ہی اور آرام پاتا ہی اور نیند فراغت سے آتی ہی اور کھانا ہضم ہوتا ہی اسی واسطے اطبا بائین کروٹ پر سوتے ہین کہ وہ موجب ہضم طعام کا۔ اور نہین جائز ہی سونا اور لیٹنا پیٹھ پر یعنی اوندھا کہ اسطرح سونے کو اللہ دشمن رکھتا ہی **ف** اسواسطے کہ یہ لیٹنا اہل غفلت کا ہی کہ سینہ اور منہ کو کہ اشرف اعضا بدن کے ہین بغیر طاعت اور سجدے کے خاک مذلت پر اوندھا ڈالتا ہی اور نیز یہ لیٹنا اغلامیون کا ہی پس مشابہت کرنی اُنسے بُری ہی۔ اور نہین جائز ہی سونا اُس چھت پر کہ نہ ہو گرد اسکے پردہ یعنی دیوار کہ مانع ہو اُسکو گرنے سے اور جو ایسی چھت پر سوے تو بیشک اُس سے خدا کا ذمہ بری ہی **ف** یعنے جو ذمہ او عہد کہ

---

[۵۱] یہ حدیث جابر بن سمرہؓ اور ابو قتادہؓ کی مشکوۃ کے باب المجلس کے آخر مین ہی ۱۲ [۵۲] یہ حدیث ابو ہریرہؓ وغیرہ کی مشکوۃ کے باب المجلس مین ہی ۱۲

خدائے تعالیٰ نے ازراہ کرم کے اپنے بندون کی نگہبانی کے واسطے کیا ہے اور فرشتون اور اسباب کو اس کام کے لیے پیدا کیا ہی سو جب اس شخص نے اپنے ہاتھ سے اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالا تو وہ عہد ساقط ہوا اور یہی حکم ہی ہر جگہ کا کہ بہ حکم عادت اسکی ہلاکت کا سبب ہو کہ وہان سونا جائز نہین ہے۔

چلنے پھرنے کے بیان مین

جائز ہی چلنا ہر طور سے یعنی خواہ جلدی سے ہو یا آہستہ اور افضل یہ ہی کہ بیچ کی چال چلے نہ بہت جلدی نہ آہستہ۔ اور نہین[۵۱] جائز ہی چلنا اکڑ کر تکبر اور فخر سے یعنی اسواسطے کہ وہ غضب الٰہی کا باعث ہی اور نہین[۵۲] جائز ہی عورتون کو چلنا راہ کے درمیان بلکہ انپر لازم ہے کہ راہ کے کنارے اور دیوارون کے ساتھ ہو کر چلین تاکہ مردون سے اختلاط نہو اور اسیطرح مرد کو بھی دو عورتون کے درمیان چلنا جائز نہین یعنی اسلیے کہ اختلاط مرد کا عورت سے فتنے کا باعث ہے

چھینکنے اور جمائی لینے کے بیان مین

جب کوئی چھینکنے لگے تو لایق ہی کہ اپنے منھ کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانکے تاکہ فضلہ دماغ کا جو اکثر چھینک کے ساتھ نکلتا ہی اپنے بدن پر یا ہم نشینون کے بدن پر نہ پڑے اور اپنی آواز کو پست کرے بلند آواز سے نہ چھینکے یعنی اسواسطے کہ کبھی بلند آواز ناگہان سے لوگ چونک اٹھتے ہین۔ پھر جب چھینکے تو چاہیے کہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ یعنی شکر ہی اللہ کا ہر حال مین اور مستحب ہے کہ بلند آواز سے الحمد للہ کہے یعنے

---

۵۱ یہ آیت سورہ لقمان کے پہلے رکوع مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی مشکوٰۃ کے باب المجلوس کے فصل اول مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابو اسیدؓ اور ابن عمرؓ کی مشکوٰۃ کے باب المجلوس کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ مسئلہ پانچوین حصہ مین مذکور ہو چکا ہے لیکن چونکہ کچھ مسئلے اسکے باقی رہ گئے ہین اسواسطے دوہرایا گیا ۱۲

تاکہ مجلس والے سنین اور اسکو یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہین اور جو مسلمان سنے اسپر واجب ہی کہ اسکو جواب دیوے یعنے کہے یَرْحَمُكَ اللّٰہُ یعنے خدا تجھپر رحمت کرے اور چاہیے کہ چھینکنے والا اسکو اسکے بدلے یہ دعا دیوے یَهْدِیكُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ یا یون کہے کہ یَغْفِرُ اللّٰہُ لِی وَلَكُمْ یعنے خدا مجکو بھی بخشے اور تجکو بھی اور اگر کوئی دوسری اور تیسری بار چھینکے اور الحمد للہ علی کل حال کہے تو سننے والے کو چاہیے کہ پھر اسی طرح اسکو کہے یرحمک اللہ لیکن اگر کوئی چھینک کر الحمد للہ نہ کہے یا آہستہ کہے کہ کوئی نہ سنے تو وہ جواب کا مستحق نہین یعنی اسکو یرحمک اللہ کہنا ضرور نہین اور اسی طرح اگر تین بار سے زیادہ چھینکے تو اسکو بھی یرحمک اللہ کہنا ضرور نہین اختیار ہی چاہے کہے یا نہ کہے یعنی اگرچہ الحمد للہ بھی کہے اور اگر کوئی کافر چھینکے تو اسکو یرحمک اللہ کہنا جائز نہین بلکہ اسکو کہے یَهْدِیكُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ یعنی خدا تمکو ہدایت کرے اور تمھارے حال کو درست کرے اور جب کسی کو جمائی آنے لگے تو چاہیے کہ اپنے منھ پر ہاتھ رکھے اور جہانتک ہوسکے اسکو روکے اسواسطے کہ جمائی شیطان کے باعث سے ہی اور جسوقت کہ کوئی جمائی لیتا ہی اور ہا ہا کہتا ہی تو شیطان اس سے ہنستا ہی ف اسواسطے کہ جمائی امتلا اور ثقل اور کدورت حواس سے آتی ہی اور باعث ہی سستی اور غفلت کا پس شیطان اس سے خوش ہوتا ہے

باب ہنسنے کے بیان مین

جائز ہی ہنسنا اور مسکرانا خواہ منھ کو کھول کر ہو یا بدون اسکے لیکن مسکرانا افضل ہے

۵۱ یہ حدیث ابوہریرہؓ اور انسؓ کی اور حدیث ابوموسیٰؓ وغیرہ کی مشکوٰۃ باب العطاس کی پہلی فصل مین ہی اور حدیث ابوہریرہؓ اور ابوایوبؓ اور بلالؓ اور عبیدؓ کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی مشکوٰۃ کے باب العطاس کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث عائشہؓ اور حدیث جریرؓ اور جابرؓ کی مشکوٰۃ کے باب الضحک مین ہے ۱۲

منہ کھول کر ہنسنے سے اور جائز ہین جاہلیت کی باتین کرنا اور اُنپر ہنسنا ف لیکن بہت نہ ہنسے اور نہ ایسا قہقہہ مار کر ہنسے جیسا کہ اہل غفلت ہنستے ہین کہ وہ دل کو مار ڈالتا ہے اور منہ کی روشنی کو دور کر دیتا ہے۔

باب نام رکھنے کے بیان مین

آدمی[۵۱] کو چاہیے کہ اپنی اولاد کا نام اچھا رکھے اسواسطے کہ قیامت کے دن لوگ اپنے نام اور اپنے باپ کے نام سے پکارے جاوینگے۔ اور افضل[۵۲] یہ ہے کہ نام رکھے ساتھ عبداللہ یا عبدالرحمن کے کہ وہ خدا کے نزدیک بہت پیارے نام ہین ف اور اسی طرح افضل ہے نام رکھنا عبدالرحیم اور عبدالعزیز وغیرہ جسمین بندے کی عبدیت کی نسبت خدا کی طرف ہو اور بعد اسکے افضل ہے نام رکھنا ساتھ نام پیغمبرونکے یعنی مثل[۵۳] ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق وغیرہ کے اور جائز ہے نام رکھنا حضرت کے نام پر یعنی محمدؐ بلکہ مستحب ہے اور جائز ہے نام رکھنا حارث اور ہمام ف حارث کے معنے ہین کسب کرنیوالا اور ہمام کے معنے ہین قصد کرنیوالا اور کوئی شخص کسب اور ہم سے خالی نہین اور اسطرح جائز ہے نام رکھنا ساتھ اُس نام کے جسکے معنے مسمے مین پائے جاوین اور منع ہے نام رکھنا ساتھ اس نام کے جسکے معنے اسکے مسمے مین نہ پائے جاوین اور منع[۵۴] ہے نام رکھنا ساتھ حرب اور مرہ کے کہ بمعنے لڑنے اور تلخی کے ہے اور اسی[۵۵] طرح منع ہے نام رکھنا ساتھ حزن کے کہ ساتھ معنے سخت زمین کے ہے اور ساتھ عاص کے کہ بمعنے گنہگار کے ہے اور ساتھ عتلہ کے کہ بمعنے شدت ہے اور ساتھ شیطان کے اور ساتھ

۵۱ یہ حدیث ابوذرؓ کی مشکوٰۃ کے باب حفظ اللسان کی تیسری فصل مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابوالدرداءؓ کی مشکوٰۃ کے باب الاسامے کی دوسری فصل مین ہے ۱۲
۵۳ یہ حدیث ابن عمرؓ کی مشکوٰۃ کے باب الاسامی کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ ۵۴ یہ حدیث وہبؓ کی مشکوٰۃ کے باب الاسامی کی فصل دوسری مین ہے ۱۲ ۵۵ یہ حدیث بشیرؓ کی مشکوٰۃ کے باب الاسامے کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

اس لفظ کے کہ بمعنی شیطان ہو اور ساتھ حکم کے کہ بمعنی بہت حکم کرنیوالے کے ہے
یعنی اسواسطے کہ حاکم حقیقی اللہ تعالیٰ ہی اور ساتھ غراب کے کہ بمعنے کوے کے ہے
کہ وہ مردار اور نجاست کھاتا ہی اور اسیطرح منع ہی نام رکھنا ساتھ جناب کے کہ بمعنے
سانپ اور شیطان کے ہی اور ساتھ شہاب کے کہ بمعنے شعلہ آگ کے ہے
ف اور اسیطرح منع ہی نام رکھنا ساتھ اسنام کے جس سے کوئی بری صفت یا قباحت
مفہوم ہو یا نفس کی تعریف ہو مانند برہ کے کہ ساتھ نام نیکوکار کے ہی اور اگر کسی شخص کا
ایسا[۵۱] یا اور کوئی قبیح نام ہو تو واجب ہی کہ اسکو بدل ڈالے۔ اور نہین جائز ہی نام رکھنا
ساتھ عزیز کے یعنی اسواسطے کہ عزیز خدا کا نام ہی دلالت کرتا ہی عزت اور غلبہ پر اور
طریقہ بندونکا عاجزی اور فروتنی ہی ف اور اسی طرح نہین جائز ہی نام رکھنا ساتھ کسی
اسم کے خدا کے نامون سے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہین۔ اور نہین جائز ہی نام
رکھنا کسی کا شاہنشاہ[۵۲] یعنی بادشاہون کا بادشاہ اسواسطے کہ بدتر اور ناخوش تر سب
نامون سے قیامت کے دن خدا کے نزدیک وہ شخص ہوگا جسکا نام دنیا مین شہنشاہ
رکھا جاوے ف اور یہی حکم ہی مہاراج وغیرہ کہنے کا یعنی اسلیے کہ حقیقی بادشاہ
اللہ کے سوا کوئی نہین ہی چہ جاے کہ بادشاہ بادشاہان کہ اصلا وہم شراکت کا بھی اسمین
گنجایش نہین رکھتا۔ اور مکروہ[۵۳] ہی نام رکھنا یسار اور رباح اور نجیح اور افلح اور نافع اور یعلی
اور برکت اور مانند انکے ف یسار کے معنے ہین آسانی اور فراخی اور رباح ربح سے ہی
ساتھ معنی فائدہ کے اور نجیح نجح سے ہی ساتھ معنے فتح یابی کے اور افلح فلاح سے ہے

---

۵۱ یہ حدیث عائشہؓ کی مشکوٰۃ کے باب الاسامی کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی مشکوٰۃ کے باب الاسامی کی
پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث سمرہؓ اور جابرؓ کی مشکوٰۃ کے باب الاسامی کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

ساتھ معنی چھپکارے کے اور نافع نفع سے ہی اور اسطرح کا نام رکھنا اسواسطے مکروہ ہی کہ
اگر کوئی گھر والے سے پوچھے کہ فلانا یہان ہی اور وہ گھر مین نہو تو یون کہیگا کہ وہ یہان
نہین ہی تو باعتبار اصل معنی الفاظ کے مکروہ ہی اگرچہ مراد یہان ذات معین ہے اور
یہی حکم ہی ہر نام کا جو انکے معنے مین ہو اور جائز ہی نام رکھنا جمیلہ اور اسطرح جائز ہی
نام رکھنا منذر یعنی ڈرانیوالا اور نہین[۵۱] جائز ہی واسطے کسی کے کہ کہے اپنے غلام اور لونڈی
کو عبدی اور امتی یعنی میرا بندہ اور میری لونڈی اسواسطے کہ سب مرد خدا کے بندے ہین
اور سب عورتین لونڈیان ہین اللہ کی ولیکن چاہیے کہ کہے غلام اور جاریہ یعنی خادم میرا
اور لڑکی میری اور نہ کہے غلام اپنے مالک کو رب میرا ولیکن چاہیے کہ کہے سید میرا
ف یعنی واسطے دفع کرنے وہم شرک کے ہی عبودیت مین اور نہین[۵۲] جائز ہی برا کہنا
زمانے کو اسواسطے کہ تحقیق اللہ تعالی وہی ہی پھیرنے والا زمانہ کا اور مکروہ ہی یہ کہ
کہے کوئی کہ برا ہو نفس اور جی میرا **ف** یعنی بسبب قبیح ہونے اس عبارت کے اور بسبب
احتراز نسبت کرنے مومن کے پلیدی کو طرف نفس اپنے کے اور نہین[۵۳] جائز ہی یہ کہ کہے
کوئی کہ جو کچھ چاہے اللہ اور چاہے فلانا وہی ہوگا اسلیے کہ سمین برابر کرنا بندے کا
ساتھ اللہ کے ہوتا ہی ارادے اور مشیت مین ولیکن چاہیے کہ کہے اگر اللہ تعالے کے
سوا کسی اور کی طرف نسبت مشیت کی کرنی منظور ہو تو اسطرح کہے کہ جو چاہے
اللہ پھر[۵۴] چاہے فلانا تاکہ معلوم ہو کہ غیر کی مشیت اللہ تعالی کی مشیت کے تابع ہی
اور نہین جائز ہی کہ کوئی منافق کو سید کہے یعنی سردار کسی قوم کا کہ اسکے سید کہنے سے
اللہ تعالی غضبناک ہوتا ہی **ف** اس لیے کہ سمین اسکی تعظیم ہوتی ہے اور وہ

---

[۵۱] یہ حدیث ابن عمرؓ اور سہل بن حنظلہ کی مشکوۃ کے باب الاسامی کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۵۲] یہ حدیث ابوہریرہؓ کی مشکوۃ کے باب ایضاً کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۵۳]
یہ حدیث عائشہؓ کی مشکوۃ کے باب الاسامی کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۵۴] یہ حدیث حذیفہؓ کی مشکوۃ کے باب الاسامی کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

مستحق تعظیم کا نہین اور یہ حکم اُس صورت مین ہی جبکہ وہ سردار ہو نہین تو مع ذلک جھوٹ اور نفاق بھی ہوگا اور کافر اور فاسق علی الاعلان گناہ کرنے والے کا بھی یہی حکم ہی۔

باب کنیت کے بیان مین

ف کنیت اُسکو کہتے ہین جسپر اب کا لفظ ہو جیسے ابو القاسم جائز ہی[۵۱] کنیت رکھنی ساتھ نام اولاد اپنی کے مثلاً کسی کے بیٹے کا نام عبد اللہ ہو اور وہ اپنی کنیت ابو عبد اللہ رکھے یعنی باپ عبد اللہ کا اور جائز ہی کنیت رکھنا ساتھ نام غیر اولاد اپنی کے جیسے کوئی اپنی کنیت ابو عبد الرحمن رکھے اگرچہ اسکا کوئی بیٹا عبد الرحمن نہو اور جائز ہی[۵۲] کنیت کرنی واسطے چھوٹے لڑکے کے جیسا کہ حضرت نے ایک چھوٹے لڑکے کو فرمایا یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ یعنی اے ابا عمیر کیا کیا لال نے یعنی اسکو کیا ہوا اور جائز ہی ہونا دو کنیت کا واسطے ایک آدمی کے مثلاً ابو تراب اور ابو المنذر اور نہین جائز ہی کنیت رکھنا ساتھ کنیت حضرت[۵۳] کے یعنی نہین جائز ہی کسیکو کہنا ابو القاسم اور نہ جمع کرنا درمیان اسم اور کنیت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہین[۵۴] جائز ہی کنیت کرنا ساتھ ابو الحکم کے اسلیے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہی حکم کرنے والا طرف اُسی کے ہی حکم یعنی ابتداء مین اور انتہا مین نہین رد کرسکتا اسکے حکم کو کوئی پس یہ صفت خاص ذات باری ہی کے لیے سزاوار ہی نہ اسکے غیر کے واسطے پس اور کو ابو الحکم کہنا وہم دلاتا ہی شریک کرنے کا اسکی صفت مین **ف** جاننا چاہیے

---

۵۱ یہ حدیث حذیفہ کی مشکوٰۃ کے باب الاسامی کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث انس کی مشکوٰۃ کے باب الاسامی کی فصل اول مین جابر رضی اللہ عنہ کی ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب ایضاً کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث شریح کی مشکوٰۃ کے باب الاسامی کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

کہ کنیت کبھی ہوتی ہی ساتھ اوصاف کے جیسے کہ کہے ابو الفضائل اور ابو الخیر اور کبھی ہوتی ہی ساتھ نسبت کرنے کے طرف اولاد کے جیسے ابو سلمہ اور ابو شریح اور کبھی ہوتی ہی باعتبار مخالطت اور مصاحبت کے جیسے ابو ہریرہ اور ابو تراب اور کبھی ہوتی ہی واسطے نرمی علمیت کے مانند ابو بکر اور ابو عمر کے۔

باب شعر کے بیان مین

ف بیان[۵۱] کے معنی ہین خوب کشادہ اور واضح سخن کہنا اور شعر کہتے ہین کلام موزون اور مقفی کو کہ کہنے والے نے اسکے موزون کرنے کا قصد کیا ہو اور تکلف کرکے آہین تک بندی کی ہو جائز ہی خوش گوئی اور عمدہ تقریر کرنا ساتھ فصاحت اور بلاغت کے جس سے سننے والا تعجب کرے اور حیران ہو اسواسطے کہ بعض بیان جادو ہوتا ہی یعنے جیسے جادو سے آدمی لوٹ پوٹ ہو جاتا ہی ویسی ہی بعضے آدمیون کی تقریر سے

ف لیکن[۵۲] یہ جائز اسوقت ہی کہ حق بات مین ہو اور اگر باطل یا جھوٹ بات مین ہو تو حرام ہی اور نہین جائز ہی مبالغہ اور غلو کرنا واہی تباہی باتون مین **ف** یعنی تکلف[۵۳] کرنا کلام مین اور عبارت آرائی کرنا بطریق ریا اور خوشامد کے اور بکواس بیفائدہ کرنا اور تقریرین بنا کر لوگون کی تعریف اور مذمت کرنا تاکہ لوگون کو جال مین پھنسائین اور اپنی طرف متوجہ کرین یہ حرام ہی۔ اور نہین جائز ہی ٹھہرانا اپنی زبان کو وسیلہ معاش اپنی کا یعنی اپنے کمانے کے واسطے زبان سے جھوٹی تقریرین بنا بنا کر لوگون کی تعریف کرنا اور اظہار بلاغت کے واسطے خوش تقریر مین مبالغہ

---

۵۱ یہ حدیث ابن عمرؓ اور ابن مسعودؓ کی مشکوۃ کے باب البیان کی پہلی فصل مین اور حدیث ابو امامہؓ کی دوسری فصل مین ہی ۱۲

۵۲ یہ حدیث ابو ثعلبہ اور سعد کی مشکوۃ کے باب الشعر کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

۵۳ یہ حدیث سعد بن ابی وقاص اور عبد اللہ بن عمر کی مشکوۃ کے باب البیان کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

کرنا حرام[۵۱] ہی اور جو شخص کہ سیکھے پھیرنا کلام کا یعنی طرح طرح سے بیان کرے کلام کو تاقابو مین لاوے دل لوگونکے تو قیامت کے دن خدائے تعالیٰ نہ اسکے فرض قبول کریگا نہ نفل **ف** لیکن اگر خطبون اور وعظون مین بہ نیت نرم کرنے دلون کے اگر کوئی خوش تقریر کرے تو جائز ہی اور جو خود نیک کام نہ کرے اسکو لائق نہین کہ اورونکو نیک کام بتلاوے **ف** اسلیے کہ جو لوگون کو نیک کام بتلاوے اور خود نہ کرے اسکے ہونٹ قیامت کے دن آگ کی قینچی سے کاٹے جاوینگے **ف** لیکن یہ گناہ انکے نہ کرنے مین ہی کہنے مین برائی نہین اگرچہ آپ نہ کرے لیکن امر بالمعروف بغیر عمل کے تاثیر نہین رکھتا اور جائز ہی کہنا[۵۲] شعر کا اور سننا اسکا جسمین علم اور حکمت ہو اگرچہ کہنے والا اُس کا کافر اور فاسق ہو اور جائز[۵۳] ہی ہجو کرنا کافرون کی اور دشمنون دین کی شعرون مین اور نہین[۵۴] جائز ہی پڑھنا اور کہنا ایسے شعر کا جسکا مضمون بد اور مشتمل ہو اور پر فحش و کفر کے اور نہ مستغرق اور مشغول ہونا اسمین اُس حد تک کہ ذکر خدا اور علوم شرعیہ سے باز رکھے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاک ہین شعر کہنے سے اور جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض اوقات موزون کلام مروی ہی تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا قصد موزونیت کے صادر ہوا ہے

باب راگ کے بیان مین

نہین جائز گانا اور راگ کرنا اور نہ سننا اسکا کہ اس سے دل مین نفاق پیدا ہوتا ہے جیسے پیدا ہوتی ہی پانی سے کھیتی اور نہین جائز ہی سننا باجون کا اور نہ بجانا انکا مانند ڈھول

---

۵۱ یہ حدیث مشکوۃ کے باب البیان کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابوداؤد اور عمرو ابن براد کی مشکوۃ کے باب البیان کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث عائشہؓ کی مشکوۃ کے باب البیان کے تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث جابر اور رافع کی مشکوۃ کے باب البیان کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

اور ڈھولک اور طنبورا اور مزامیر کی اور روایت کی ابن ابی الدنیا نے بیچ مذمت آلات لہو یعنی مزامیر کی انسؓ سے حدیث مرفوع کہ البتہ ہوگا اس امت مین زمین مین دھنسنا اور صورت کا بدلنا اور یہ اسوقت ہوگا جبکہ لوگ شراب پیوینگے اور گانے والی ڈومنیون کو رکھین گے اور معازف بجاوینگے **ف** مراد معازف سے آلات ملاہی اور باجے ناچ رنگ کے ہین مانند عود اور طنبورا اور رباب اور مزامیر وغیرہ کے جیسے لکھا ہی طیبی وغیرہ شارح مشکوٰۃ نے اور سننے والا مزامیر اور معازف اور باجون کا مردود الشہادت ہی یعنی اسکی گواہی مقبول نہین اور فاسق ہی نزدیک چار رون امامون کے اور جو حلال جانے وہ کافر ہی اسواسطے کہ معازف اور مزامیر اور باجون کا بجانا حرام ہی اور جو حرام کو حلال جانے وہ کافر ہی **ف** اور یہی حکم ہی جادو اور سحر اور مسمریزم وغیرہ ہر قسم کھیل تماشا کا اور اصل اس باب مین یہ آیت ہی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ - یعنے بعضے لوگ وہ ہین جو مول لیتے ہین کھیل کی بات تاکہ گمراہ کرین خدا کی راہ سے بغیر علم کے آخر آیت تک

باب نگاہ کے کھٹے زبان کے بیان مین

ف چپ رہنا آدمی کا بیفائدہ اور بری باتون سے افضل ہی ساٹھ برس کی عبادت سے کہ ساتھ کثرت کلام کے ہو اور جو بیہودہ اور بری باتون سے چپ رہے وہ نجات پاتا ہی یعنے دنیا اور آخرت کی آفتون سے نجات پاتا ہی اور داخل ہوگا

۱؎ یہ حدیث ابو عامر کی مشکوٰۃ کے باب البکا مین اور حدیث ابو ہریرہ کی مشکوٰۃ کے باب اشراط الساعۃ مین ہی ۱۲ ۲؎ یہ حدیث عمران کی مشکوٰۃ کے باب حفظ اللسان کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۳؎ یہ حدیث عبداللہ رضؓ بن عمر کی مشکوٰۃ کے باب ایضاً کی دوسری فصل مین ہی

بہشت مین ما سوا اسطے کہ جو آفت آدمی کو پہونچتی ہی زبان کے سبب سے پہونچتی ہی پس
لازم ہی ہر بندے پر کہ چپ رہے اور اپنی زبان کو بیفائدہ اور بُری باتون سے بچاوے
اور نہ بولے مگر بات نیک اسلیے کہ بعضے وقت بندہ ایک بات بولتا ہے جسمین
خدا کی رضامندی ہوتی ہی نہین جانتا وہ قدر اسکی اور گمان کرتا ہی اسکو سہل اور
کم اعتبار اور حالانکہ اللہ تعالی کے نزدیک اسکا بڑا رتبہ ہوتا ہی اور اسکے سبب سے
اللہ تعالی اسکے درجے بلند کرتا ہی اور بعضے وقت بندہ ایک بات بولتا ہی جس سے
اللہ تعالی ناراض ہوتا ہی آسان جانتا ہی اسکو یعنی نہین جانتا قدر اسکی کرتا ہے بسبب
اُسکے آگ دوزخ مین اتنی دور جتنی کہ مشرق اور مغرب کی دوری ہی یعنی دوزخ کے
نہایت گہرے طبقے مین ڈالا جاویگا ف امام غزالی علیہ الرحمۃ نے کہا کہ کلام چار
قسم ہی ایک تو محض ضرر ہی دوسرا محض نفع ہی تیسرا وہ کہ اسمین نفع بھی ہی اور ضرر بھی
چوتھا وہ کہ نہ اسمین نفع ہی نہ ضرر پس جو محض ضرر ہی اس سے خاموشی اور چپ
رہنا لازم ہی اور اسی طرح اس کلام سے جسمین نفع اور ضرر دونون ہین اسواسطے
کہ ضرر کا دفع کرنا ضروری ہی نفع کے حاصل کرنے سے اور جس کلام مین نہ نفع ہو نہ
ضرر ہو اسکے ساتھ مشغول ہونا باعث ہی وقت کے ضایع کرنے کا اور وہ بڑا
نقصان ہی اور جس کلام مین محض نفع ہی اسمین بھی خطرہ اور آفت ہی کہ کبھی اسمین
آمیزش ریا اور تزکیۂ نفس اور فضول کلام ہوجاتا ہی اور تمیز کرنا اس مین مشکل ہوتا ہی
پس ہر حال مین خاموشی بہتر ہی کہ زبان کی آفتین بے شمار ہین اور نہیں جائز
ہی واسطے کسی مسلمان کے کہ کسی مسلمان کو کافر کہے اور جو کوئی اپنے بھائی

---

۵۱ یہ حدیث ابو ہریرہ کی مشکوۃ کے باب حفظ اللسان کی پہلی فصل مین ہے ۱۲
۵۲ یہ حدیث عبداللہ ابن مسعود اور ابن عمر اور ابوذر کی مشکوۃ کے باب حفظ اللسان الخ کی فصل اول مین ہے ۱۲

مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہی مگر یہ کہ سچ کہا ہو یعنی جس کو کافر کہا وہ
فی الواقع کافر ہوا اور اسی طرح نہین جائز ہی لعنت[۱] کرنا کسی چیز کو اور جو شخص کسیکو
لعنت کرے اور وہ لعنت کے لائق نہ ہو خواہ آدمی ہو یا کچھ اور تو وہ خود ملعون
ہو جاتا ہی اور مستحق ہوتا ہی دوزخ کا اور نہین[۲] جائز ہی لعنت کرنا ہوا کو اسلیے کہ وہ
حکم کی گئی ہی اور نہین[۳] جائز ہی برا کہنا اور گالی دینا کسی مسلمان کو اور لڑنا اس سے
اسلیے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور گناہ ہی اور اس سے لڑنا کفر ہی اور اگر کسیکو
فاسق کہے تو کہنے والا خود فاسق ہو جاتا ہی اگر نہ مستحق ہوا سکا جسکو وہ کہا گیا
اور اسی طرح جو کسی کو کہے دشمن اللہ کا وہ خود اللہ کا دشمن ہوتا ہی اور نہین
جائز ہی پہلے برا کہنا کسی کو اور اگر کوئی کسیکو برا کہے اور وہ اسکے عوض مین
اسکو برا کہے تو دونون کا گناہ اسپر ہی جسنے اول برا کہا اسواسطے کہ وہ باعث ہوا
ہی اسکو برا کہنے پر جبکہ نہ زیادتی کرے وہ شخص جسکو اول برا کہا گیا **ف** اور اگر تجاوز
کرے مظلوم حد سے باین طور کہ زیادہ ہو برا کہنا اسکا پہل کرنے والے کے برا کہنے
سے تو وہ دوسرا بھی گنہگار رہوتا ہی بہ سبب تعدی کے اور نہین[۴] لائق ہے واسطے
کسی مسلمان کے کہ لعنت کرے کسیکو **ف** اہل سنت وجماعت کے نزدیک عمدہ
فضیلت یہ ہی کہ نہ لعنت کرے کسیکو اور نہ عادت ٹھہراوے لعنت کرنیکی اور نہ آلودہ
کرے زبان اپنی کو ساتھ اسکے اگرچہ کوئی مستحق اسکا ہو اسلیے کہ جو خدا کے نزدیک ملعون
ہی اسکو لعنت کرنے کی کچھ حاجت نہین اور جو بہت لعنت کرے اور اسکی عادت

---

[۱] یہ حدیث ابن عمر اور ابن عباس اور ابو درداء کی مشکوۃ کے باب حفظ اللسان کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث عبداللہ
ابن مسعود کی اور حدیث ابن عمر اور ابوذر کی مشکوۃ کے باب ایضاً کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۳] یہ حدیث انس کی مشکوۃ کے باب ایضاً
کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۴] یہ حدیث ابوہریرہ اور ابوذر کی مشکوۃ کے باب حفظ اللسان کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

ٹھہرائے قیامت کے دن اسکی گواہی اور اسکی شفاعت کسی کے حق مین قبول نہوگی
اور نہین جائز ہی جھوٹ بولنا مطلق خاصکر اس حالت مین کہ سننے والا اسکو اس
بات مین سچا جانے یعنے اسواسطے کہ جھوٹ بولنے کی شامت سے رفتہ رفتہ
آدمی گناہ مین گرفتار ہوجاتا ہی اور انجام گناہ کا دوزخ ہی اور جو آدمی ہمیشہ
جھوٹ بولتا ہی اور کوشش کرتا رہے جھوٹ بولنے مین لکھا جاتا ہی اسکا نام
نزدیک اللہ کے بڑا جھوٹا یعنی ثابت کیا جاتا ہی واسطے اسکے عذاب جھوٹون کا
اور مشہور کیا جاتا ہی لوگون مین بڑا جھوٹا اور بغض رکھتے ہین اس سے لوگ بسبب
اسکے اور جب کوئی جھوٹ بولے تو دور ہوجاتے ہین اس سے فرشتے
محافظت کرنے والے اس جھوٹ کی بدبو کے سبب سے ولیکن[۵۱] جائز ہی جھوٹ
بولنا واسطے اصلاح کرنے کے درمیان لوگون کے یعنی کہے ایک کو دوسرا تیری تعریف
کرتا ہی اور کہتا ہی کہ مین اسکو دوست رکھتا ہون اگرچہ اسنے یہ نہ کہا ہو اور اسی[۵۲] طرح
جائز ہی جھوٹ بولنا لڑائی مین یعنی ایسی بات کہے کہ اس سے قوت مسلمانون کی ظاہر ہو
جیسے کہے کہ ہمارا لشکر بہت ہی اگرچہ فی الواقع نہ ہو اور جائز[۵۳] ہی جھوٹ بولنا مرد کا اپنی
بیوی سے تاکہ راضی کرے اسکو اور لازم ہی ہر آدمی پر سچ بولنا اور عادت پکڑنا سچ
بولنے کی اسواسطے کہ سچ بولنے سے نیکی کرنے کی توفیق ہوتی ہی اور نیکی کرنا پہونچاتا
ہی طرف بہشت کے یعنی مراتب عالیہ اسکے کی اور جو آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے
اور عادت ٹھہرائے سچ بولنے کی لکھا جاتا ہی وہ نزدیک خدا کے صدیق

[۵۱] یہ حدیث عبداللہ بن مسعودؓ کی مشکوۃ کے باب حفظ اللسان کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۵۲] یہ حدیث ام کلثومؓ کی مشکوۃ کے باب ایضاً
کی فصل ایضاً مین ہی ۱۲ [۵۳] یہ حدیث ام کلثومؓ کی مشکوۃ کے باب ملایحل الخ کی فصل دوسری مین ہے ۱۲

یعنی مشہور کیا جاتا ہی خلق مین ساتھ اس صفت کے اور نام کے اور جاری کیا جاتا
ہی لوگون کی زبان پر نام اسکا کہ فلانا بڑا سچا ہی اور جو شخص چھوڑ دے جھوٹ
بولنے کو اور حالانکہ ہو وہ ناحق اسکے لیے بہشت کے کنارے[1] محل بنایا جاتا ہی
اور جو شخص کہ چھوڑ دے جھگڑا اس حالت مین کہ ہو حق تو اسکے لیے بہشت کے
وسط مین محل بنایا جاتا ہی۔ اور جو شخص کہ اچھا کرے خو اپنی کو یعنی خندہ پیشانی
اور شیرین کلامی سے پیش آوے اسکے لیے بہشت کے اعلے درجے مین محل بنایا
جاتا ہی۔ اور نہین جائز ہی جھوٹ بولنا تاکہ ہنساوے ساتھ اسکے لوگون کو یعنی جیسا
کہ بھانڈون کا دستور ہی۔ اور جو شخص کہ جھوٹ بولے تاکہ ہنساوے ساتھ اسکے لوگون کو
ڈالا جاویگا وہ دوزخ کے گڑھے مین کہ نام اسکا ویل ہی[2] ف اور اگر سچی بات کہے
واسطے خوش کرنے لوگون کے تو مضائقہ نہین لیکن اسکو عادت نہ ٹھہراوے۔ اور
نہین[3] جائز ہی واسطے کسی کے کہ ناامید کرے کسیکو رحمت الٰہی سے اور جو ایسا
کرے وہ دوزخی ہی۔ اور اسطرح نہین[4] جائز ہی واسطے کسی کے کہ تنگ کرے
خدا کی رحمت کو یعنی کہے کہ الٰہی مجھپر رحمت کر اور کسی پر نہ کر۔ اور نہین جائز ہے
تعریف اور مدح فاسق کی اور جب فاسق کی مدح کیجاوے تو خدا غضبناک
ہوتا ہی اور عرش کانپتا ہی[5] ف اور اسی طرح اگر ظالم اور کافر کی تعریف کیجاوے
تو وہ بھی جائز نہین بلکہ وہ تو اولی جائز نہین ہے۔ اور نہین جائز ہی مدح اور

---

[1] یہ حدیث انس کی مشکوۃ کے باب حفظ اللسان کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ [2] یہ حدیث ابوہریرہ اور بہز کی مشکوۃ کے
باب حفظ اللسان کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ [3] یہ حدیث مشکوۃ مین باب حفظ اللسان کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [4] یہ حدیث جندب
کی مشکوۃ کے باب ایضاً کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ [5] یہ حدیث انس کی مشکوۃ کے باب ایضاً کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

اور تعریف کرنا کسی کی اسکے روبرو اسلیے کہ ممدوح کو غرور پیدا ہوتا ہی اور موجب ہے اُسکے ہلاک ہونے کا دین سے جو سبب ہے حیات ابدی کا۔ اور جو تعریف[۱] کرے کسی کی روبرو اسکے یعنی بطمع مال کے برابر ہی کہ تعریف نظم مین ہو یا نثر مین تو چاہیے کہ اُسکے منہ مین مٹی ڈالی جاوے اور اسکو کچھ نہ دیا جاوے اور اگر کسی کی ضرور تعریف کیا چاہے یعنی اسمین کوئی فائدہ دین کا سمجھے تو چاہیے کہ یون کہے کہ مین گمان کرتا ہون کہ فلانا شخص ایسا ہی اور ایسا اور اسکی حقیقت حال کو اللہ جانتا ہی بشرطیکہ وہ جانتا ہو کہ وہ ویسا ہی ہی جیسے اسنے تعریف کی اور نہین جائز ہی کہنا یقین کرکے کہ فلانا شخص خدا کے نزدیک اچھا اور نیک ہے تاکہ علم الٰہی پر حکم نہ ہو **ف** لیکن جائز ہی یقین کرکے اچھا کہنا ان لوگون کو جنکے نام حدیثون مین صریح آچکے ہین مانند عشرۂ مبشرہ وغیرہ صحابہ کے۔

غیبت کے بیان مین

ف غیبت کہتے ہین کسی کے یاد کرنے کو ساتھ ایسے عیب کے کہ برا لگے اسکو یعنے خواہ وہ عیب اسکے بدن مین ہو یا اسکی عقل مین یا اسکے دین مین یا اسکی دنیا مین یا اسکے خلق مین یا اسکے نفس مین یا اسکے مال مین یا اولاد مین یا اسکی رفتار اور گفتار مین یا نشست و برخاست مین یا اسکی حرکات و سکنات مین نہین جائز ہی غیبت کرنا کسی کی اسواسطے کہ غیبت کرنا گویا مردہ بھائی[۲] کا گوشت کھانا ہے۔ اور یہ بھی آیا ہی کہ گناہ غیبت کرنے کا سخت تر ہی زنا کاری کے گناہ سے اسلیے کہ اگر آدمی زنا کرکے توبہ کرے تو خدا اسکی توبہ قبول کرتا ہی اور اسکا وہ گناہ

[۱] یہ حدیث ابوبکر کی مشکوۃ کے باب حفظ اللسان کی پہلی فصل مین ہے ۱۲
[۲] یہ حدیث ابوسعید اور جابر کی مشکوۃ کے باب حفظ اللسان کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

بخشدیتا ہی اسواسطے کہ وہ حق اللہ کا ہی اور غیبت حق بندے کا ہی اسواسطے
جو غیبت کرے اللہ اُسکی توبہ قبول نہین کرتا اور نہ اُسکو بخشتا ہی یہانتک کہ بخشے
اسکو وہ شخص جسکی غیبت کی یا بخشش مانگے واسطے اُسکے جسکی غیبت کی یعنے کہے
الٰہی بخش مجکو اور اسکو **ف** یعنے ان دونون صورتون کے سوائے غیبت کا گناہ
اسکے سر سے کسی طرح ساقط نہین ہوتا۔ اور اسی[۵۱] طرح نہین جائز ہی نقل کرنی کسی کی
یعنی خواہ قولی ہو یا فعلی جیسے کسی کی آواز کی طرح آواز بنا کر بولے یا لنگڑا کر چلے
کہ یہ بھی غیبت حرام ہی اور نہین[۵۲] جائز ہی غیبت کرنا کسی کی کہ وہ پست قد ہی کہ یہ بھی
غیبت ہی اور حرام اور اسکا اسقدر گناہ ہی کہ اگر اس کلمے کو دریا کے پانی کے ساتھ
ملایا جاوے تو دریا پر غالب آوے اور اسکو متغیر کر دیوے یعنی اسکے رنگ اور بو اور
مزہ کو بگاڑ ڈالے اور ناپاک کر ڈالے۔ اور غیبت کرنا توڑ ڈالتا ہی روزے کو اور اسیطرح
وضو بھی اور جائز[۵۳] ہی غیبت کرنی فاسق کی اور اسی طرح جائز ہی غیبت کرنی کافر کی
اور جائز ہی غیبت اسکی جو برملا گناہ کرے اور جو اپنے پوشیدہ[۵۴] گناہ کو ظاہر کرے
ف اور جو اپنے پوشیدہ گناہ کو ظاہر کرے اسکے گناہ کبھی نہین بخشے جاوینگے اور
اسی طرح جائز ہی غیبت ظالم بادشاہ کی اور بدعتی کی جو لوگون کو اپنی بدعت کیطرف
بلاوے اور جائز ہی غیبت کرنی واسطے خیر خواہی دین کے اور تزکیۂ شہود کے اور راویان
حدیث کی بالاجماع۔ اور نہین[۵۵] جائز ہی چغلی کرنی کسی کی پاس کسی کے یعنے اسواسطے

---

[۵۱] یہ حدیث عائشہ کی مشکوۃ کے باب حفظ اللسان کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ [۵۲] یہ حدیث ابن عباس کی مشکوۃ مین بابا یضاً کی
تیسری فصل مین ہی ۱۲ [۵۳] یہ حدیث عائشہ کی مشکوۃ کے باب حفظ اللسان کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۵۴] یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کے
باب ایضاً کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۵۵] یہ حدیث ابوہریرہ اور حذیفہ کی مشکوۃ کے باب ایضاً کی پہلی فصل مین ہی ۱۲

کہ وہ باعث ہی کینہ اور فساد کا اور جو چغلی کرے وہ بہشت مین داخل نہین ہوگا **ف** چغلی اسکو کہتے ہین کہ ایک کی بات دوسرے کو پہونچاوے بہ نیت فساد کے اور اسطرح نہین جائز ہی نقل کرنا بُرائی کا کسی کی طرف سے یعنی کسیکی بُرائی کسیکے آگے جاکر بیان کرنا اسواسطے کہ وہ باعث ہی کینہ اور فساد کا۔ اور نہین جائز ہی سخت کلام کرنا اور فحش بکنا اور جو شخص[۱] ایسا فحش گو ہو کہ لوگ اسکی فحش گوئی سے ڈرین تو وہ شخص قیامت کے دن خدا کے نزدیک سب آدمیون سے بدتر ہوگا اور نہین[۲] جائز ہی واسطے کسی شخص کے کہ ہو دورویہ اور جو شخص کہ دنیا مین دورویہ ہو قیامت کے دن اسکے واسطے آگ کی دو زبانین ہونگی **ف** دورویہ اسکو کہتے ہین کہ وہ کسیکے سامنے ہو کر ایسی باتین کرے کہ وہ جانین کہ یہ میرا بڑا دوست ہے اور اسکی پس پشت ایسی باتین کرے کہ باعث ہون اسکی ایذا کا اور بعضون نے کہا کہ دورویہ وہ ہی کہ دو شخصون مین عداوت ہو اور انمین سے ہر ایک کے آگے جاکر ایسی باتین کرے کہ وہ جانے کہ یہ میرا دوست ہے اور دوسرے کا دشمن۔ اور نہین[۳] جائز ہی عار دینا کسی مسلمان کو ساتھ اس گناہ کے کہ توبہ کرچکا ہو اس سے اور جو شخص کہ عار دیوے کسیکو ساتھ اس گناہ کے کہ توبہ کرچکا ہو اس سے تو نہین[۴] مرتا وہ عار دلانیوالا یہانتک کہ کرے اس گناہ کو **ف** لیکن اگر عار دلاوے اُسکو ساتھ اُس گناہ کے کہ توبہ کی اس سے تو یہ جائز ہی بشرطیکہ بقصد زجر اور نصیحت کے ہو نہ بطریق تکبر اور تحقیر کے اور نہین[۵] جائز ہی ظاہر کرنا خوشی کا واسطے مصیبت کسی مسلمان کے یعنی اگر کوئی مسلمان کسی

---

[۱] یہ حدیث ابن مسعود کی مشکوۃ مین باب حفظ اللسان کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث عائشہ کی مشکوۃ مین باب ایضاً کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۳] یہ حدیث عمار کی مشکوۃ مین باب ایضاً کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ [۴] یہ حدیث خالد کی مشکوۃ مین باب حفظ اللسان کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ [۵] یہ حدیث واثلہ کی مشکوۃ کے باب ایضاً کی فصل ایضاً مین ہے ۱۲

بلا مین مبتلا ہو (دینی ہو یا دنیوی) تو اسکو دیکھکر خوش نہ ہووے بہ سبب دشمنی کے کہ اس سے رکھتا ہو اور اگر کسی مسلمان کو کسی بلا مین مبتلا دیکھکر خوش ہووے تو خدا اُسپر رحم کرتا ہی یعنی اسکو اس بلا سے نجات دیتا ہی اور اس خوش ہونے والے کو بلا مین مبتلا کرتا ہے۔

وعدے کے بیان مین

جائز ہی وعدہ کرنا اور جب کوئی آدمی کسی سے وعدہ کرے تو چاہیے کہ اسکو پورا کرے اور اگر کوئی کسی سے وعدہ کرے اور اسکی نیت اس وعدہ کے پورا کرنے کی ہو اور نہ پورا کیا یعنے بسبب کسی عذر کے اور وعدے کے وقت نہ آیا تو اسپر کچھ گناہ نہین ف اور اگر وعدہ کرے اور اسکے پورا کرنے کی نیت نہو تو گنہگار رہوتا ہی برابر ہی کہ اُسکو پورا کرے یا نہ کرے اسلیے کہ یہ منافقون کی خصلت ہے۔ اور کہا بعضون نے کہ خلاف کرنا وعدے کا بغیر مانع کے حرام ہی اور اسیطرح اگر وعدہ کرنے کے وقت انشاء اللہ کہے اور اسکو پورا نہ کرے یعنی بسبب کسی عذر کے تو اسپر بھی گناہ نہین اور اسی طرح اگر دو شخصون نے آپس مین وعدہ کیا کہ فلانے وقت فلانی جگہ ہم دونون جمع ہونگے پھر دونون مین سے ایک وہان پہلے گیا اور دوسرے کے آنے کا منتظر رہا نماز کے وقت آنے تک اور دوسرا اسوقت تک نہ آیا پس اگر وہ شخص اسکے بعد اسکا انتظار نہ کرے اور اٹھکر نماز کے لیے چلا جاوے تو وہ بھی گنہگار نہین ہوتا اسواسطے کہ نماز کے لیے جانا ضروریات دین سے ہی اور اگر نماز کے وقت آنے سے پہلے بلا ضرورت اٹھکر چلا جاوے تو گنہگار رہوتا ہی ف اور اگر کھانا پینا اور بول براز وغیرہ کوئی مانع ضروری پیش آوے اور وہان سے اٹھکر چلا جاوے تو بھی گنہگار نہین ہوتا اور مستحب ہے

ف یہ حدیث زید بن ارقم کی مشکوۃ مین باب الوعید کی پہلی اور دوسری فصل مین ہی ۱۲ ف یہ حدیث جابر کی مشکوۃ مین باب الوعد کی فصل اول مین ہی ۱۲

پورا کرنا وعدے کا میت کیطرف سے یعنی اگر میت نے اپنی زندگی مین کسی سے کچھ وعدہ کیا ہو تو مستحب ہے کہ اسکی طرف سے اُس وعدے کو پورا کیا جاوے برابر ہے کہ پورا کرنے والا اُسکا وارث ہو یا اجنبی + اور نہین جائز ہے وعدہ کرنا چھوٹے بچے سے کسی چیز کا جو اُسکو نہ دیجاوے یعنی جیسے کہ بچون کے آگے انکے رونے کے وقت تمسخر کرتے ہین اسواسطے کہ جو ایسا کرے اسپر جھوٹ لکھا جاتا ہے۔

خوش طبعی کے بیان مین

ف خوش طبعی اُس کلام کو کہتے ہین جس سے دوسرے کا دل خوش ہو بغیر ایذا وغیرہ کے اور اگر ایذا کے ساتھ ہو تو اسکو تمسخر کہتے ہین + جائز ہے خوش طبعی کرنی یعنے واسطے مصلحت خوش کرنے نفس مخاطب کے اور لگاؤ پیدا کرنے کے لیکن خوش طبعی مین ایسی بات کہے جو جھوٹ اور خلاف واقع نہو اگرچہ صورت مین خلاف واقع ہو جیسا کہ کسی سے کہے کہ مین تجکو اونٹنی کے بچے پر سوار کرونگا اسواسطے یہ کلام اگرچہ بظاہر خلاف واقع معلوم ہوتا ہے لیکن درحقیقت خلاف واقع نہین اسلیے کہ جو اونٹ ہوتا ہے اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہے یا جیسے کسیکو کہے کہ اے دو کان والے یا کہے کسی بڈھی عورت کو کہ کوئی بڈھی عورت بہشت مین داخل نہین ہوگی اسواسطے کہ جو مرد اور عورت بہشت مین داخل ہونگے وہ جوان ہونگے بڈھے نہ ہونگے تو درحقیقت یہ کلام خلاف واقع نہین + اور اسیطرح جائز ہے پکڑنا کسیکو پیچھے سے بیخبر یعنی واسطے خوش طبعی کے لیکن نہین لائق ہے کہ عادت ٹھہراوے اسکو اور ہمیشگی کرے اوپر اسکے۔

فخر کرنے کے بیان مین

۵۱ یہ حدیث عبداللہ بن عامر کی مشکوۃ مین باب الوعد کی فصل دوسری مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث انس اور ابوہریرہ کی مشکوۃ مین باب المزاح مین ہے ۱۲ ۵۳ یہ حدیث انس کی اور حدیث ابن عباس کی مشکوۃ کے باب ایضاً مین ہے ۱۲

ف فخر یہ ہی کہ اپنی خاندانی شرافت لوگون کو جتلاوے اور اپنی بڑائی کے واسطے
اپنے حسب و نسب بیان کرے جیسے کہے کہ مین ایسا اور میرا باپ ایسا اور میرا دادا ایسا نہین[۵۱]
جائز فخر کرنا کسیکو کسی پر ساتھ باپ دادے اپنے کے یعنی بطور تکبر اور نفسانیت کے
اسواسطے کہ سب آدمی آدم کی اولاد ہین اور برابر ہین سب نسبت مین طرف انکے اور آدم پیدا
ہوے مٹی سے اور مٹی خوار اور پست ہے بڑائی اور اونچائی اسکو لائق نہین بلکہ تواضع اختیار کرنی
اور جو کوئی فخر کرے ساتھ باپ دادون اپنے کے کہ ایام جاہلیت مین گذرے ہون تو
چاہیے کہ اسکو کہا جاوے کہ اپنے باپ کا ستر اپنے مُنھ مین لے اور یہ اسکو صریح کہا جاوے کنایتہ
اور جو فخر کرنے سے باز نہ آوے وہ نزدیک خدا کے خوار تر ہوگا گندگی کے کیڑے سے جو دھکیلتا
ہی گندگی کو اپنی ناک سے لیکن[۵۲] جائز ہی فخر کرنا ساتھ باپ دادون کے حق بات مین اور واسطے
حق کے اور واسطے مصلحت دینی کے اور واسطے اظہار قوت کے دشمنان دین پر اور
نہین[۵۳] ہی فضیلت کسیکو کسی پر مگر ساتھ دین اور تقوی کے پس بغیر دین اور تقوی کے
کسی فضیلت کا اعتبار نہین ہی اگرچہ شریف خاندان ہو اور نہین[۵۴] جائز ہی کہنا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو بیٹا اللہ کا جیسے نصاری نے عیسی علیہ السلام کو بیٹا اللہ کا کہا پس سوائے اسکے
کچھ نہین کہ وہ خدا کے بندے ہین پس لازم ہی کہ کہا جاوی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
خدا کے بندے ہین اور اسکے رسول ف بندگی مقام مخصوص اور صفت مخصوصہ حضرت
ہی کی ہی کہ بندے حقیقی وہی ہین جو سب سے کامل تر اس صفت مین ہین لیکن باوجود
اسکے حضرت سب اولاد آدم کے سردار ہین صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

---

۵۱ یہ حدیث ابو ہریرہ اور عباس اور ابی بن کعب کی مشکوۃ مین باب المفاخرۃ کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث براء کی مشکوۃ مین باب ایضاً کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث عقبہ کی مشکوۃ مین باب المفاخرۃ کی تیسری فصل مین ہے ۱۲
۵۴ یہ حدیث ابن عمر کی مشکوۃ مین باب ایضاً کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

باب پنجم بیان عصبیت کے

ف عصبیت کے معنے ہین اپنی قوم کی حمایت کرنا اور انکے لیے غصہ کرنا اور تعصب کے بھی یہی معنی ہین اور متعصب اسکو کہتے ہین کہ تعصب کرے اپنی قوم کے واسطے اور جو جدل اور خصومت کرے ایک مذہب کے لیے واسطے اظہار قوت اور شدت کے نہین جائز ہی تعصب کرنا اور حمایت کرنی اپنی قوم کی ناحق اور باطل کام پر اور جو حمایت کرے اپنی قوم کی ناحق[۵۱] کام مین وہ اسلام کے طریقے پر نہین اور اسی طرح نہین جائز ہی بلانا لوگونکو طرف تعصب کے یعنی بلاوے لوگون کو کہ حمایت کرین اسکی باطل پر اور اسیطرح نہین ہی اسلام کے طریقے پر وہ شخص کہ مرے تعصب پر لیکن جائز ہی تعصب کرنا اور رعایت اور حمایت کرنی اپنی قوم کی حق بات مین اور دفع کرنا ظلم کا اپنی قوم سے بلکہ بہتر لوگون مین وہ آدمی ہی جو اپنی قوم سے ظلم کو دور کرے ف لیکن قدر حاجت سے زیادہ نہ کرے اگر زبان کے ساتھ ظلم کے دفع کرنے پر قادر ہو تو مارپیٹ جائز نہین اور اگر مارپیٹ سے حاصل ہو تو جان سے مار ڈالنا روا نہین

ماں باپ سے نیکی اور سلوک کرنیکے بیان مین

اولاد کو چاہیے[۵۲] کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ سلوک اور احسان کرین اور واجب ہے فرمانبرداری[۵۳] انکی مباح چیزون مین اور اسی طرح واجب ہے مقدم کرنا انکی خدمت اور رضامندی[۵۴] کا فرض کفایہ ہے اور واجب چیزون پر مانند جہاد اور جنازہ

---

۵۱ یہ حدیث ابن مسعود اور جبیر بن مطعم کی مشکوۃ مین باب المفاخرۃ کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ مین باب البر والصلۃ کی فصل اول مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث مغیرہ کی مشکوۃ مین باب ایضاً کی فصل ایضاً مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث معاویہ کی مشکوۃ مین باب البر والصلۃ کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

وغیرہ کے اور یہ بھی ماں باپ کے حقوق سے ہی کہ ایسی تواضع سے پیش آوے کہ ماں باپ راضی ہو جاوین اور انکی بے ادبی نہ کرے اور تکبر سے پیش نہ آوے اگرچہ مشرک ہون اور اپنی آواز کو انکی آواز سے بلند نہ کرے اور انکو نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام مین انسے پہل نہ کرے اور امر معروف اور نہی منکر مین نرمی کرے اور ایک بار کہے اگر قبول نہ کرین تو سلوک کرے اور انکے واسطے دعا اور استغفار مین مشغول ہووے اور حق ماں کا مقدم ہی حق باپ سے اور اسی طرح اگر ماں باپ کافر ہون تو انسے بھی سلوک کرنا چاہیے اور خالہ بجاے ماں کے ہی یعنے خالہ کے ساتھ بھی سلوک و احسان کرنا چاہیے اور ماں باپ کے ساتھ نیکی اور احسان کرنے مین سے ہی یہ کہ انکے جنازے کی نماز پڑھے اور انکے واسطے اللہ تعالی سے مدد مانگے اور مرنے کے بعد انکی وصیت کو پورا کرے اور انکے ناتے داروں کے ساتھ سلوک کرے محض انکی قرابت کے سبب سے اور تعظیم کرنی ماں باپ کے دوستون کی اور احسان کرنا انسے بھی منجملہ بر والدین سے ہے اور بڑا بھائی بجاے باپ کے ہی یعنی حق بڑے بھائی کا اوپر چھوٹے کے مانند حق باپ کے ہی اوپر بیٹے کے پس چھوٹے بھائی کو لائق ہی کہ بڑے بھائی کی تعظیم کرے اور ادب سے پیش آوے اور اس سے احسان و سلوک کرے اور حرام ہی نافرمانی ماں باپ کی مباح اور فرض کفایہ چیزون مین لیکن نہین جایز ہی فرمانبرداری انکی خدا کی نافرمانی مین اور نہ شرک کرنے مین اور نہین جائز ہی جھڑکنا انکو اور نہ ہون کرنا **ف** پس گالی دینا اور مارنا اُن کو

---

۵۱ یہ ادب قرآن سے ماخوذ ہی حضرت ابراہیم کی نصیحت سے اپنے باپ کو ۱۲ ۵۲ یہ حدیث اسماء کی مشکوۃ مین باب البر کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابن عمر کی مشکوۃ مین باب البر کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث ابو اسید کی مشکوۃ مین باب البر کی دوسری فصل مین ہے ۱۲ ۵۵ یہ حدیث ابو سعید کی مشکوۃ مین باب البر و الصلۃ کی تیسری فصل مین ہے ۱۲ ۵۶ یہ حدیث مغیرہ کی مشکوۃ مین باب البر کی پہلی فصل مین ہے ۱۲ ۵۷ یہ مضمون آیت قضے ربک الا تعبدوا الا ایاہ مین ہی ۱۲

بطریق اولی حرام ہی۔ اور[۵۱] اسی طرح حرام ہی گالی دینا کسی کے مان باپ کو کہ وہ گالی دیوے اسکے مان باپ کو یعنی چونکہ یہ مان باپ کی گالی دینے کا باعث ہوا تو گویا اسنے اپنے مان باپ کو خود گالی دی۔

مان باپ کی فرمانبرداری کے ثواب اور انکی نافرمانی کے عذاب کے بیان مین

مان باپ کی خدمت[۵۲] کرنی اور انکو راضی رکھنے کا بڑا ثواب ہے۔ جو شخص اُن کو راضی رکھے خدا اس سے راضی ہوتا ہی اور جو انکو ناخوش کرے خدا اس سے ناخوش ہوتا ہی اور انکی خدمت اور رضامندی سبب ہے بہشت مین داخل ہونے کا۔ جو شخص کہ مان باپ کی خدمت کرے اور اُنکا حکم ماننے اسکے واسطے ہر صبح بہشت کے دو دروازے کھولے جاتے ہین اور اگر ایک ہو یعنی صرف مان ہو یا باپ تو ایک دروازہ کھولا جاتا ہی اور جو شخص کہ مان باپ کی نافرمانی کرے اسکے واسطے دوزخ کے دو دروازے کھولے جاتے ہین اور اگر ایک ہو یعنی صرف مان ہو یا باپ تو دوزخ کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہی۔ اور جو شخص[۵۳] کہ اپنے مان باپ کی طرف محبت اور شفقت سے دیکھے تو اللہ تعالی اسکے واسطے ہر نظر کے بدلے حج مقبول کا ثواب لکھتا ہی اگرچہ انکی طرف ہر روز سو بار دیکھے یعنی اسکے واسطے سو حج مقبول کا ثواب لکھا جاتا ہی اور اللہ تعالے بندے کا ہر گناہ بخشتا ہی یعنی سوائے شرک کے مگر نافرمانی مان باپ کی کہ مقرر اللہ سزا دیتا ہے

۵۱ یہ حدیث عبداللہ کی مشکوۃ مین باب البر کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابن عباس کی مشکوۃ مین باب البر کی تیسری فصل مین ہے ۱۲
۵۳ یہ حدیث ابن عباس اور ابوبکر کی مشکوۃ مین باب البر کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

مان باپ کی نافرمانی کرنے والون کو بیچ زندگانی دنیا کے پہلے مرنے سے اور اگر مان باپ مرگئے ہون اس حال مین کہ بندہ اپنے مان باپ کا نافرمان ہو پھر انکے مرنے کے بعد انکے واسطے دعا کرتا رہے اور انکے واسطے اللہ تعالی سے مغفرت مانگتا رہے تو اللہ تعالی اسکو نیکوکار لکھتا ہی یعنی مان باپ کے مرنے کے بعد انکے واسطے دعا اور استغفار کرنے کا اتنا بڑا فائدہ ہی کہ اگر مان باپ ناراض گئے ہون تو بھی اللہ تعالے انکو اس سے راضی کردیگا اور خدمت کرنی مان باپ کی اور احسان کرنا انسے سبب ہے گناہونکے دور ہونیکا یعنی مان باپ کے ساتھ احسان اور سلوک کرنے سے کبیرہ گناہ معاف ہوجاتا ہی اور یہی حکم ہی خالہ کے ساتھ احسان کرنے کا کہ اس سے بھی کبیرہ گناہ معاف ہوجاتا ہی اور اسی طرح مان باپ کی خدمت اور انسے احسان کرنا سبب ہے مشکل آسان ہونے کا اور خلاص ہونے کا مصیبت اور سخت بلا سے۔

باب ناتیدارون سے احسان اور سلوک کرنیکے بیان مین

صلۂ رحم اور رشتہ دارون سے سلوک کرنا واجب ہے اور قطع کرنا انکا کبیرہ گناہ ہی جو صلۂ رحمی چھوڑدے اور برادری سے رشتہ توڑدے وہ بہشت مین داخل نہین ہوگا اور جو اپنی برادری سے رشتہ جوڑے اللہ اس سے جوڑتا ہی یعنی اسکو اپنی رحمت مین داخل کرتا ہی اور جو اپنے رشتہ دارون سے توڑے اللہ تعالی اُس سے توڑتا ہی یعنی اسکو اپنی رحمت سے محروم رکھتا ہی اور نہین صلۂ رحم کرنے والا جو مکافات کرے یعنی ساتھ قرابت والون کے کہ اگر وہ اسپر احسان کرتے ہین تو یہ بھی ان پر احسان کرتا ہے ولیکن

---

۱ یہ حدیث انس کی مشکوۃ مین باب البر کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۲ یہ حدیث ابن عمر کی مشکوۃ مین باب البر کی دوسری فصل مین ہی ۱۲
۳ یہ حدیث ابن عمر کی مشکوۃ مین باب البر کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۴ یہ حدیث ابو ہریرہ اور جبیر بن مطعم کی مشکوۃ مین باب البر کی فصل اول مین ہی ۱۲ ۵ یہ حدیث ابن عمر کی مشکوۃ مین باب البر کی فصل اول مین ہے ۱۲

صلۂ رحم کرنے والا وہ ہی کہ جس وقت اسکا رشتہ توڑا جاوے یعنی اسکے حق قرابت کی رعایت نہ کی جاوے تو وہ ناتے کو جوڑے یعنی حق قرابت کی رعایت کرے اوپر انہین اُترتی ہی رحمت[۱] ان لوگون پر جن مین ناتے کا توڑنے والا ہو **ف** مراد وہ لوگ ہین جو مدد کرتے ہین ناتے کے کاٹنے والے کی اوپر کاٹنے ناتے کے یا انکار نہین کرتے اوپر اسکے اور نہین ہی کوئی گناہ جسپر دنیا مین بھی عذاب ہو اور آخرت مین بھی سوائے توڑنے ناتے کے اور نافرمانی امام برحق کے اور واجب ہے[۲] سیکھنا اپنے نسبون مین سے اس قدر کہ سلوک کیا جاوے ساتھ اسکے اپنے ناتے دارون سے اسواسطے کہ سلوک کرنا ناتے دارون سے سبب ہوتا ہی محبت کا بیچ قرابتیونکے اور سبب ہوتا ہی کثرت اور برکت کا مال مین اور سبب ہوتا ہی درازی عمر کا **ف** یعنی باپ اور دادا اور مامون اور دادیون اور نانیون اور انکی اولاد کو اور تمام قرابت والون کو پہچانو اور انکے نام یاد رکھو تاکہ پہچانو انکو جن سے سلوک کیا جاوے اور اول اس شخص سے سلوک اور احسان کیا جاوے جو ناتے مین زیادہ تر قریب ہو یعنی جیسے کہ بھائی اور بہن پھر اس سے کہ اسکے بعد قریب تر ہی جیسے چچا اور مامون **ف** اور ساتھ اسی ترتیب کے ہی اولاد چچا اور مامون کی اور باقی بیان اسکا حصہ پنجم مین گذر چکا ہی

خلق خدا پر شفقت اور رحمت کے بیان مین

واجب[۳] ہی واسطے ہر آدمی کے کہ شفقت کرے خلق خدا پر اور رحم کرے اوپر انکے یعنی ان لوگون پر جو مستحق رحم کے ہین جو خلق پر رحم کرے اللہ اسپر رحم کرتا ہی اور جو خلق پر

---

۵۱ یہ حدیث عبداللہ بن ابی اوفی اور ابو بکر کی مشکوۃ مین باب البر کی فصل دوسری مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابو ہریرہ کی مشکوۃ مین باب البر کی فصل دوسری مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث جریر کی مشکوۃ مین باب الشفقۃ کی فصل اول اور حدیث عبداللہ بن عمر اور ابو ہریرہ کی باب ایضاً کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

رحم نہ کرے اللہ اسپر رحم نہین کرتا اور جو خلق پر شفقت نہ کرے وہ بدبخت ہی۔ اور منجملہ[۵۱]
شفقت اور رحمت کے چومنا اور بوسہ لینا ہی چھوٹے لڑکون کا اور پیار کرنا ساتھ اُنکے
اور جو پرورش کرے بیٹی کو اور احسان کرے ساتھ اسکے یہانتک کہ پہونچے حد بلوغ کو یا
پہونچے پاس خاوند اپنے کے تو وہ اسکے واسطے آگ سے پردہ ہوگی۔ اور وہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ بہشت مین داخل ہوگا اور نہین[۵۲] ہی اسلام کے طریقے پر وہ شخص کہ نہ
رحم کرے چھوٹے پر اور نہ تعظیم کرے بڑے آدمی کی اور نہ حکم کرے نیک کام کا اور منع
کرے بُری بات سے سب مسلمان[۵۳] ایک شخص کے حکم مین ہین یعنی ایک شخص کے اعضا کے
مانند ہین اگر اسکی آنکھ دکھتی ہی تو دکھتا ہی یعنی بے چین ہوتا ہی سارا بدن اسکا اور اگر دکھتا
ہی سر اسکا تو دکھتا ہی سارا بدن اسکا یعنی سب مسلمانون کو چاہیے کہ ایک تن ہون
اور آپسمین محبت رکھین اور ایک دوسرے پر رحم اور مہربانی کرین جب ایک کو اُن مین
سے مصیبت پہونچے تو لائق ہی کہ سب اسکی مدد کرین اور اسکی مصیبت کے دفع
کرنے مین شریک ہوین اور جب کوئی سائل حاجتمند آوے تو چاہیے کہ اسکی سفارش
کیجاوے کہ اس سے ثواب حاصل ہوتا ہی اور ایک مسلمان دوسرے کا دینی بھائی ہی
کہ شریعت حکم[۵۴] ان کا رکھتی ہی پس نہین جائز ہی واسطے مسلمان کے کہ ظلم کرے
دوسرے مسلمان پر اور نہین جائز ہی کہ ڈالے اسکو ہلاکت مین اور نہ چھوڑے اسکو
دشمن کے ہاتھ مین بلکہ مدد کرے اسکی اور جو کوئی کوشش کرتا ہی بیچ حاجت روائی
بھائی مسلمان کے ہوتا ہی اللہ بیچ حاجت روائی اسکی کے اور جو آسان کرے

---

۵۱ یہ حدیث عائشہ کی مشکوۃ مین باب الشفقۃ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابن عباس کی مشکوۃ مین باب ایضاً
کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث نعمان بن بشیر اور ابو موسی کی مشکوۃ کے باب ایضاً کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۴
یہ حدیث ابو موسی اور ابن عمر کی مشکوۃ مین باب ایضاً کی پہلی فصل مین ہی ۱۲

مشکل کسی مسلمان کی آسان کریگا اللہ مشکل اسکی دن قیامت کے اور جو کوئی ڈھانکے
عیب یا بدن کسی مسلمان کا ڈھانکے گا اللہ تعالی عیب اسکے دن قیامت کے ف
یعنے ساتھ ڈھانکنے کے اہل موقف سے اور ترک کرنے محاسبہ کے اور پوشیدہ
کرنے اُسکے ذکر کے اور لکھا ہی علمانے کہ پردہ پوشی کہ مستحسن اور مستحب ہے
اہل غیرت اور حیا کی ہی کہ عیب انکا پوشیدہ ہی اور اگر کوئی کام ناشایستہ کرتے ہین تو پردہ
حیا مین اسکو پوشیدہ رکھتے ہین اور جس نے کہ پردہ حیا کا اٹھا دیا اور گناہ علی الاعلان
کرتا ہی تو اسکی پردہ پوشی جائز نہین بلکہ اسپر انکار کرنا واجب ہے اور اگر منع سے باز نہ رہے
تو حاکم کو خبر کیجاوے۔ اور مسلمان پر کی سب چیزین مسلمان پر حرام ہین اسکا خون اور مال
اور اسکی آبرو نہین جائز ہی واسطے مسلمان کے کہ ذلیل کرے کسی مسلمان کو اور نہ حقیر
جانے اسکو یعنی ساتھ ذکر کرنے اسکے عیبون کے اور بدزبانی اور ٹھٹھا کرنے کے اور
چاہیے کہ مدد کرے بھائی مسلمان کی ظالم ہو یا مظلوم ف مظلوم کی مدد یہ کہ اسکو
ظالم کے ہاتھ سے بچاوے اور ظالم کی مدد یہ کہ اسکو ظلم کرنے سے باز رکھے۔ اور نہین پر
کامل ہوتا ایمان کسی بندے کا یہان تک کہ دوست رکھے واسطے کسی بھائی مسلمان
کے اس چیز کو کہ دوست رکھتا ہی واسطے جان اپنی کے یعنی بھلائی دنیا اور آخرت
کی سے پس مسلمان کو چاہیے کہ دوست رکھے بھائی مسلمان کے واسطے وہ چیز کہ
دوست رکھتا ہی اپنی جان کے واسطے اور واجب ہی سلوک اور احسان کرنا ہمسائے
سے اور خبر گیری اسکی پس نہین جائز ہی پیٹ بھر کھانا اس حال مین کہ ہمسایہ بھوکا ہو

پر یہ حدیث ابن عمر اور انس اور ابو ہریرہ کی مشکوۃ مین باب الشفقۃ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ پر یہ حدیث انس کی مشکوۃ مین باب
ایضاً کی فصل ایضاً مین ہی ۱۲ پر یہ حدیث ابن عباس اور ابو ہریرہ کی مشکوۃ مین باب ایضاً کی دوسری فصل مین ہی ۱۲

اور نہین[۵۱] جائز ہی واسطے کسی مسلمان کے کہ تکلیف دیوے اپنے ہمسائے کو یعنی ہاتھ سے
ہو یا زبان سے اور نہ بدی کرے ساتھ اسکے اسواسطے کہ جو شخص ہمسائے کو تکلیف دیوے
وہ بہشت مین داخل نہین ہوگا اور آدمی کی نیکی بدی ہمسایہ کی گواہی سے معلوم ہوتی ہی
اور نہین[۵۲] جائز ہی جبکہ ہون تین آدمی یہ کہ چپکے بات کرین ان مین سے دو آدمی تیسرے
کو چھوڑ کر یہانتک کہ ملین ساتھ لوگون کے اسواسطے کہ یہ غمگین کرتا ہی اسکو **ف**
اسکے غمگین ہونے کا سبب یہ ہی کہ اسکو خیال گذریگا کہ شاید میری ہلاکت کا مشورہ
کرتے ہین یا اس سے غمگین ہوگا کہ مجکو لائق مشورے کے نہین جانا لیکن اگر لوگونکی
کثرت ہو یعنی تین سے زیادہ ہون اور دو آدمی ان مین سے الگ ہو کر چپکے
بات کرین تو مضائقہ نہین۔ اور دین خیر خواہی کا نام ہی پس مسلمان کو چاہیے کہ
خیر خواہی کرے اللہ کی اور اسکی کتاب کی اور اسکے رسول کی اور مسلمان حاکمون کی
اور عام مسلمانون کی **ف** خیر خواہی اللہ کی یہ ہی کہ ایمان لاوے اسکی وحدانیت
اور صفات پر اور ترک کرے الحاد کو اسکی صفات مین اور خالص کرے نیت
کو اسکی عبادت مین اور فرمانبرداری کرے اسکی اوامر اور نواہی کی اور اقرار کرے
اسکی نعمت کا اور شکر ادا کرے اور محبت رکھے اسکے فرمانبردارون سے اور دشمنی رکھے
اسکے نافرمانون سے اور اسکی کتاب کی خیر خواہی یہ ہی کہ اعتقاد کرے کہ یہ کتاب اسکی
بھیجی ہی اللہ کے پاس سے اور اسپر عمل کرے اور اسکی تلاوت اور تعظیم کرے اور اسکے
رسول کی خیر خواہی یہ ہی کہ تصدیق کرے انکی نبوت کی اور قبول کرے اس چیز کو کہ

---

۵۱ یہ حدیث انس اور ابو ہریرہ کی مشکوۃ مین باب ایضاً کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابن مسعود کی مشکوۃ مین باب ایضاً کی
فصل ایضاً مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث تمیم داری کی مشکوۃ مین باب الشفقۃ کی فصل اول مین ہے ۱۲

اللہ کے پاس سے لائے اور فرمانبرداری کرے انکی اور دوست رکھے اُن کو
زیادہ تر اپنی جان سے اور فرزند اور ماں باپ اور سب لوگون سے اور مسلمان
حاکمون کی خیرخواہی یہ کہ حکم مانے انکا نیک باتون مین نہ بری باتون مین اور نہ بغاوت
کرے انسے اور عام مسلمانون کی خیرخواہی یہ ہی کہ انکو دین اور دنیا کی بھلائیونکی
طرف ہدایت کرے اور انکو نفع پہونچاوے اور ضرر کو انسے جہانتک کہ ممکن ہو دفع
کرے۔ اور بڈھے آدمی کی خدمت اور تعظیم کرنے کا بڑا ثواب ہے جسنے بڈھے کی
تعظیم کی اُسنے خدا کی تعظیم کی۔ اگر کوئی[۵۱] جوان کسی بڈھے آدمی کی تعظیم کرے
اُسکے بڑھاپے کے سبب سے تو مقرر کرتا ہی اللہ تعالیٰ اسکے واسطے اسکے بڑھاپے
کے وقت اس شخص کو کہ تعظیم اور خدمت کرے اسکی **ف** اسلیے کہ جو خدمت
کرتا ہی خدمت کیا جاتا ہی یعنی دراز ہوتی ہی عمر اُس جوان کی کہ تعظیم اور خدمت
کرتا ہی بڈھے مرد کی اور اسی طرح جو شخص قرآن کا حافظ ہو اسکی تعظیم کرنے کا بھی بڑا
ثواب ہے جسنے حافظ قرآن کی تعظیم کی گویا خدا کی تعظیم کی لیکن یہ اس حافظ کا حکم ہی
جو اسکے لفظ اور معنی مین حد سے تجاوز نہ کرے اور اسی طرح جو بادشاہ عادل ہو اُسکی
تعظیم کرنیکا بھی بڑا ثواب ہی **ف** اور ادنی درجہ عادل کا یہ ہی کہ غالب ہو عدل
اُسکا اسکے ظلم پر اور ادب[۵۲] سکھلانا مرد کا اپنے بیٹے کو بہتر ہی واسطے اسکے ایک صاع
غلہ کے خیرات کرنے سے۔ اور جو شخص[۵۳] کہ غیبت اور بے آبروئی کی جاوے پاس
اسکے کسی مسلمان کی حالانکہ وہ شخص اسکو غیبت کرنے سے منع کرسکتا ہو تو چاہیے
کہ اسکو غیبت سے منع کرے پس اگر اسنے مدد کی اسکی تو مددگاری کرے گا

[۵۱] یہ حدیث انس کی مشکوۃ مین باب الشفقۃ کی فصل اول مین ہی ۱۲ [۵۲] یہ حدیث جابر کی مشکوۃ کے باب ایضاً کی فصل
دوسری مین ہی ۱۲ [۵۳] یہ حدیث انس اور جابر کی مشکوۃ مین باب ایضاً کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

اسکی اللہ دنیا اور آخرت مین اور آزاد کردیگا اسکو آگ دوزخ سے اور اگر کسنے اسکی مدد نہ کی اور وہ قادر تھا اسکے مدد کرنے پر تو بدلہ لیگا اس سے اللہ بسبب مدد نہ کرنے کے دنیا اور آخرت مین یعنی نہ مدد کریگا اسکی اللہ تعالی اس جگہ مین کہ دوست رکھتا ہی آمین خدا کی مدد کو یعنی دنیا اور آخرت مین اور جو شخص کہ بچاوے کسی مسلمان کو یعنی اسکی آبرو کو غیبت کرنے والے کے شر سے بھیجے گا اللہ تعالی فرشتے کو کہ بچاویگا اسکے بدن کو دن قیامت کے دوزخ کی آگ سے اور نہین[۵۱] جائز ہی تہمت لگانی کسی مسلمان کو اور جو شخص کہ تہمت کرے کسی مسلمان کو ساتھ کسی عیب کے اور اس سے اسکی عیب گیری مقصود ہو تو قید کریگا اسکو اللہ تعالی دوزخ کے پل پر یہانتک کہ پاک ہو گناہ سے۔ اور واجب ہی اتارنا آدمیونکو موافق مراتب کے **ف** یعنے ہر ایک کا مرتبہ نگاہ رکھنا چاہیے ایک شریف[۵۲] اور اہل عزت ہوتا ہی اور ایک خسیس اور کمینہ دونون کو تعظیم مین کسیاتھ رکھنا چاہیے جو عزت دار ہو اسکی زیادہ تعظیم کرنی چاہیے اور جو ذلیل ہو اسکی کم۔ اور بہتر لوگون مین وہ ہی کہ لوگ اسکی بھلائی کی امید رکھتے ہون اور اسکی بدی سے امن مین ہون اور بدتر لوگون مین وہ ہی کہ اسکی بھلائی کی امید نہ رکھتے ہون اور اسکی بدی سے امن مین نہ ہون اور جو شخص[۵۳] کہ پوری کرے کوئی حاجت کسی مسلمان کی یعنی دینی ہو یا دنیاوی اور چاہتا ہو یہ کہ خوش کرے اسکو ساتھ حاجت روائی کے تو بیشک اسنے خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اللہ اسکو بہشت مین اور جو فریاد[۵۴] سنی کسی مظلوم کی کرے لکھتا ہے

---

۵۱ یہ حدیث معاذ کی مشکوۃ مین باب الشفقۃ کی دوسری فصل مین ہی ۵۲ یہ حدیث عائشہ کی مشکوۃ مین باب الشفقۃ کی فصل الفیا مین ہی ۱۲

۵۳ یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ مین باب ایضا کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث انس کی مشکوۃ مین باب الشفقۃ کی تیسری فصل مین ہی ۱۲

اللہ تعالیٰ واسطے اسکے تہتر بخشیں ایک اُن تہتر مین سے وہ بخشش ہی کہ ایمن اسکے سب کامون کی اصلاح ہی یعنی دنیا اور آخرت مین سب خلق سے بہت پیارا خدا کے نزدیک وہ شخص ہی کہ اللہ کے کنبے یعنی اسکی مخلوق کی طرف احسان کرے ف عیال آدمی کا وہ ہی جسکو یہ پرورش کرتا ہی اور کھلاتا ہی پس یہ بہ نسبت غیر اللہ کے مجاز ہی اور بہ نسبت اللہ تعالیٰ کے حقیقت ہی کہ رزاق مطلق حقیقت مین وہی ہی اور خبر گیری کرنیوالا مسکین اور بیوہ عورتون کی مانند سعی کرنیوالے کے ہی خدا کی راہ مین یعنی جتنا جہاد اور حج کرنے والے کو ثواب ہی اتنا ہی اسکو ثواب ہی جو بیوہ عورت اور مسکین کی خبر گیری کرے اور وہ مثل اس شخص کے ہی جو تمام رات نماز پڑھتا ہی سستی نہین کرتا اور مانند روزہ دار کے ہے جو دن کو بھی روزہ افطار نہین کرتا یعنی بلکہ صائم الدہر ہی اور یتیم لڑکے کی پرورش کرنے کا بڑا ثواب ہی جو شخص[۵۲] کہ یتیم کی پرورش کرے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہشت مین داخل ہوگا اور جو شخص کہ ہاتھ پھیرے یتیم کے سر پر بطریق شفقت کے صرف خدا کی رضامندی[۵۳] چاہنے کے واسطے نہ کسی اور غرض سے تو اسکے واسطے ہر بال کے بدلے ایک نیکی لکھی جاتی ہی جسپر اسکا ہاتھ پھرا اور جو شخص کہ جگہ دیوے یتیم کو اپنے کھانے اور پینے کی طرف واجب کرتا ہی اللہ تعالیٰ اُسکے واسطے بہشت کو بلاشک مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہین بخشا جاتا یعنی شرک اور جو شخص[۵۴] کہ پرورش کرے تین بیٹیون یا تین بہنون کو پس ادب سکھاوے انکو اور ہنر

---

۵۲ یہ حدیث ابو ہریرہ کی مشکوۃ مین باب الشفقۃ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث سہل کی مشکوۃ مین باب ایضاً فصل ایضاً مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث ابو امامہ اور ابن عباس کی مشکوۃ مین باب ایضاً کی فصل دوسری مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث ابن عباس کی مشکوۃ مین باب الشفقۃ کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

شفقت کرے یہانتک کہ بے پرواکرے انکو یعنی بڑے ہوں اور نکاح کیجاوین تو واجب کرتا ہی اللہ تعالی اسکے واسطے بہشت کو اور اسطرح اگر دو بیٹیون یا دو بہنون کو پرورش کرے تو اسکو بھی یہی ثواب ہی اور اگر ایک بہن بیٹی کو پرورش کرے تو اسکو بھی یہی ثواب ہی اور اگر عورت[۱] بیوہ یا طلاق دی گئی خاوند نہ کرے اور صبر کرے اور بے زیب و زینت کرکے پرورش یتیمون مین مشغول ہو تو بڑی فضیلت ہے۔

باب محض خدا کیواسطے محبت رکھنے کے بیان مین

بہت مضبوط گڑا ایمان کا اور بہت پیارا عمل خدا کے نزدیک محبت رکھنا ہے واسطے اللہ کے اور دشمنی رکھنا ہی واسطے اللہ کے یعنی اگر کسی سے محبت رکھے تو اللہ کے واسطے رکھے اور اگر کسی سے دشمنی رکھے تو بھی اللہ کے واسطے رکھے باین طور کہ مسلمان ہی یا بے دین جب دوست[۲] رکھے کوئی کسی بندے کو تو چاہیے کہ دوست رکھے اسکو واسطے اللہ کے اور اسکی رضامندی کے جب کوئی اللہ کے واسطے کسی بندے سے دوستی رکھے تو اللہ کی محبت اسکے واسطے لازم ہو جاتی ہی یعنی اللہ اسکو دوست رکھتا ہی جو لوگ کہ اللہ تعالی کے واسطے آپس[۳] مین محبت رکھین اور مل کر بیٹھین اور محبت ہو انکی بغیر اسکے کہ ہو درمیان انکے اور بغیر اموال کے کہ لین دین کرتے ہون آپس مین یعنی صرف خدا ہی کے واسطے محبت ہو تو قیامت کے دن انکے منہ نورانی ہون گے یا وہ خود نور ہون گے اور نور کے منبرون پر ہون گے اور انکو بہشت مین زمرد کے بالاخانے ملین گے چمکین گے جیسے تارا چمکتا ہے

---

[۱] یہ حدیث عوف کی مشکوۃ مین باب الشفقۃ کی فصل دوسری مین ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث معاذ اور ابن عمر اور ابن عباس کی مشکوۃ مین باب الحب فی اللہ کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ [۳] یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ مین باب الحب فی اللہ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲

رشک لیجاوینگے ان پر انبیا اور شہداء نہ ڈرینگے وہ جسوقت کہ ڈرین گے سب لوگ
اور نہ غمگین ہون گے جبکہ غمگین ہون گے سب لوگ اور ایک روایت مین آیا ہے کہ
جو لوگ آپس مین اللہ کے واسطے محبت رکھتے ہین وہ قیامت کے دن عرش کے
سائے مین ہون گے جسدن خدا کے سوائے کوئی سایہ نہوگا جب اللہ چاہتا ہے کہ
کسی بندے سے محبت کرے تو جبرئیل کو پکارتا ہے اور فرماتا ہے تحقیق مین دوست رکھتا ہون
فلانے کو پس دوست رکھ تو اسکو پھر دوست رکھتا ہے اسکو جبرئیل پکارتا ہے جبرئیل آسمان مین
یعنی بموجب حکم الٰہی کے پس کہتا ہے کہ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے فلانے کو سو تم بھی
اسکو دوست رکھو پس دوست رکھتے ہین اسکو آسمان والے پھر رکھی جاتی ہے اسکے لیے
قبولیت یعنی محبت زمین مین پس محبت رکھتے ہین اس سے جن اور آدمی اور جسوقت
کہ بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے سے تو پکارتا ہے جبرئیل کو اور فرماتا ہے کہ
مین دشمنی رکھتا ہون فلانے شخص سے تو بھی اس سے دشمنی رکھ پھر دشمنی رکھتے
ہین اس سے اہل آسمان کے پھر رکھی جاتی ہے واسطے اسکے دشمنی زمین مین یعنی زمین
والے بھی اس سے دشمنی رکھتے ہین پس جس سے اہل زمین سارے دوستی
اور محبت رکھین اس سے محبت رکھے اور جس سے تمام اہل زمین دشمنی رکھین اس سے
دشمنی رکھے کہ یہ نشانی ہے خدا کی دوستی اور دشمنی کی جو شخص کہ کسی سے دوستی رکھے
وہ قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا یعنی جو علماء اور صلحا اور اتقیا اور اولیا کے ساتھ
محبت اور دوستی رکھے گا وہ قیامت کے دن ان ہی کے ساتھ اٹھایا جاویگا اور
جو کافرون اور فاسقون سے محبت رکھے گا وہ قیامت کے دن ان ہی کے ساتھ

---

۵۱ یہ حدیث ابو ہریرہ کی مشکوٰۃ مین باب حب فی اللہ کی فصل پہلی مین ہے ۱۲

اٹھا جاویگا پس آدمی کو لازم[۵۱] ہی کہ مصاحبت اور محبت نیکون کی اختیار کرے اور
بدون کی صحبت اور محبت سے بچے اور نہین جائز ہی دوستی کرنی اور اٹھنا بیٹھنا مگر ساتھ
مسلمان کے اور نہین[۵۲] جائز ہی کھانا کھلانا یعنی جو وجہ حلال سے کمایا ہو مگر پرہیزگار کو
ف تاکہ اسکو اس سے عبادت کی قوت حاصل ہو لیکن دفع بھوک کے واسطے کافر
کو بھی دینا جائز ہی۔ اور جسوقت کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی سے محبت[۵۳] رکھے
تو چاہیے کہ اسکو خبر کر دیوے کہ مین تجھ سے محبت رکھتا ہون ف یعنی اسلیے کہ جب
وہ سنے گا تو وہ بھی اسکو دوست رکھے گا اور حق محبت کا ادا کریگا اور اسکا خیر خواہ رہیگا
اور جب کوئی مرد کسی مرد سے بھائی چارہ کرے تو چاہیے کہ پوچھے نام اسکا اور نام
اسکے باپ اور قبیلے کا اسواسطے کہ یہ پوچھنا بہت جوڑنے والا ہی واسطے دوستی کے
اور جب کوئی اپنے گھر سے نکلے ساتھ اس نیت کے کہ اپنے بھائی[۵۴] مسلمان سے ملاقات
کرے تو ستر ہزار فرشتے اسکے ساتھ ہوتے ہین اسکے لیے سب دعا اور استغفار کرتے ہین
اور کہتے ہین اے پروردگار ہمارے تحقیق اس شخص نے ملاقات کی ہی واسطے تیرے پس ملا
اسکو ساتھ رحمت اور مغفرت اپنی کے پس اگر تجھ سے یہ کام ہو سکے تو کر۔ اور اگر دو بندے
آپسمین اللہ کے واسطے محبت رکھتے ہون اور مثلاً ایک مشرق مین ہو اور دوسرا مغرب
مین تو جمع کریگا اللہ تعالی دونون کو دن قیامت کے یعنی بہشت مین بطریق مصاحبت
کے خدا فرماویگا یہ ہی وہ بندہ جس سے تو محبت رکھتا تھا۔ جو بندہ کسی سے اللہ
کے واسطے دوستی رکھتا ہے اللہ اسکی تعظیم کرتا ہے۔ جب کوئی مسلمان

---

۵۱ یہ حدیث ابن مسعود اور انس کی مشکوۃ مین باب الحب فی اللہ مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابو سعید وغیرہ کی مشکوۃ مین باب
الحب فی اللہ کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث مقدام اور یزید کی مشکوۃ مین باب ایضاً کی فصل دوم مین ہی ۱۲ ۵۴
یہ حدیث ابو ہریرہ اور ابو رزین کی مشکوۃ مین باب الحب فی اللہ کی فصل اول مین ہے ۱۲

کسی مسلمان سے لڑے تو تین دن حلال ہی اسکے واسطے کہ اسکی ملاقات کو ترک کرے
زیادہ تین دن سے پھر اگر تین دن گذر جاویں تو چاہیے کہ ایک دوسرے کو ملا کر سلام
کرے پھر اگر دوسرا سلام کا جواب نہ دیوے تو دونوں کو ثواب ہوتا ہی نہیں تو دونوں کا
گناہ ہوتا ہی جسنے سلام کا جواب نہ دیا اور اگر تین دن سے زیادہ گذر جاویں اور
مر جاوے تو دونوں دوزخ میں جاتا ہی لیکن اگر تین دن یا اس سے کم ترک ملاقات کرے
تو حرام نہیں اور بہتر دونوں میں وہ شخص ہی جو اول السلام علیکم کرے ف اگر ترک
ملاقات بسبب قصور کرنے کے اور اسکے حقوق میں تو منع ہی مثلاً اسکی غیبت کی ہو
اس سے اسکو رنج ہوا اور اگر تقصیر امور دین میں کرتا ہو جیسے اہل بدعت تو اس سے
ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کو واجب ہی جب تک کہ نہ ظاہر ہو توبہ اسکی طرف حق کے
اور احیاء العلوم میں ایک جماعت صحابہ غیر ہم سے نقل کیا ہی کہ بعضوں نے
ان میں سے ترک ملاقات کی مرتے دم تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اصحاب کو حکم دیا تھا کہ پچاس دن تک ان میں صحابیوں سے جو جنگ تبوک[۵۲]
میں رہ گئے تھے ملاقات اور سلام نہ کریں غرضکہ امور دین میں تین دن سے زیادہ
خفگی کرنی بھی جائز ہی لیکن نیت صادق ہو غرض نفسانی نہ ہو اور نہیں[۵۳] جائز ہی
بدگمانی کرنی اسواسطے کہ بدگمانی بڑی چھوٹی بات ہی یعنے جیسے کہ جب کسی پر
کچھ بدگمانی کیجاتی ہی تو حکم کرتا ہی اسپر کہ وہ ایسا ہی اور ایسا چونکہ وہ واقع میں ویسا
نہیں ہوتا تو حکم اس کا جھوٹ ہوتا ہی اور اسی طرح نہیں جائز ہی معلوم کرنا
خبر کا اور جاسوسی کرنا یعنی لوگوں میں پوشیدہ عیبوں کو معلوم کرنا اور نہیں

[۵۱] یہ حدیث ابوایوب کی مشکوۃ میں باب ماینہی کی فصل اول میں ہی ۱۲ [۵۲] یہ حدیث عائشہ کی مشکوۃ میں باب الہجر کی فصل دوم
میں ہی ۱۲ [۵۳] یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ میں باب ماینہی عنہ کی فصل اول میں ہے ۱۲

جائز ہی حسد کرنا آپس مین یعنی اسواسطے کہ حسد کھا جاتا ہی نیکیون کو جیسے کھا جاتی ہی
آگ لکڑیون کو اور نہ بغض رکھنا آپس مین۔ اور نہین جائز ہی حرص کرنی اور نہ لالچ
دنیا کا اور نہین جائز ہی غیبت کرنی ایک دوسرے کی اور چاہیے کہ ہو جاوین
سب ملکر بندے اللہ کے اور نہین[۵۱] جائز ہی واسطے مسلمان کے کہ دشمنی اور کینہ
رکھے دوسرے مسلمان سے اسواسطے کہ پیر اور جمعرات کے دن بہشت کے دروازے
کھولے جاتے ہین بخشش کیجاتی ہی واسطے ہر بندے کے کہ نہ شرک کرتا ہو ساتھ اللہ
کے یعنی مشرک کے سوائے سب لوگ بخشے جاتے ہین مگر وہ شخص کہ اسکے اور
کسی مسلمان کے درمیان کینہ اور دشمنی ہو یہانتک کہ صلح کرین دونون آپس مین
ف ظاہر ہی کہ مغفرت ہر ایک کی موقوف ہی اسکے اپنے دل کی صفائی پر اور
زوال عداوت پر برابر ہی کہ دوسرا صاف ہو یا نہ ہو۔[۵۲] دو آدمیون کے درمیان
صلح کروانی افضل ہی درجے مین روزے اور نماز اور صدقے سے اور فساد ڈالنا
درمیان دو شخصون کے خلل ڈالنے والا ہی دین مین۔ اور نہین جائز ہی ضرر پہونچانا
کسی مسلمان کو بدون وجہ شرعی کے اور جو[۵۳] ضرر پہونچاوے کسی مسلمان کو تو ضرر پہونچاویگا
اسکو اللہ یعنی سزا دیگا اسکے عمل کی اور جو شخص کہ مشقت ڈالے کسی مسلمان پر مشقت
ڈالے گا اسپر اللہ یعنی عذاب کریگا اسکو۔ اور نہین جائز مکر کرنا یعنے خفیہ ضرر
پہونچانا کسی مسلمان کو اور جو ضرر پہونچاوے کسی مسلمان کو پوشیدہ وہ
ملعون ہی۔ اور نہین جائز ہی ایذا دینا کسی مسلمان کو اور نہ عار دلانا اسکو

---

۵۱ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی مشکوٰۃ مین باب ماینہی عنہ کی فصل اول مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابودرداءؓ کی مشکوٰۃ مین باب ماینہی عنہ کی
فصل دوم مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابوصرمہؓ اور ابوبکر صدیقؓ کی مشکوٰۃ مین باب ماینہی عنہ کی فصل دوم مین ہے ۱۲

ف یعنی طعن کرنا اُس گناہ پر کہ اُس سے پہلے زمانے مین صادر ہوا ہو برابر ہی
کہ معلوم ہو توبہ اسکی اس سے یا نہ لیکن عار دلانی حالت مباشرت مین واجب ہے
اسکے لیے جو قادر ہو اوپر اسکے جو شخص[۵۱] کہ ڈھونڈھے عیب اپنے بھائی مسلمان کا
یعنے ظاہر کرے عیب اسکا تو ظاہر کریگا اللہ تعالیٰ عیب اسکا یعنی آخرت مین اور رسوا
کریگا اسکو یعنی ظاہر کریگا برائیان اسکی اگرچہ ہو وہ شخص پوشیدہ لوگون سے بیچ گھر
اپنے کے اور نہین[۵۲] جائز ہی زبان درازی کرنی کسی مسلمان کی آبرو مین ناحق ف
یعنی غیبت کرنی اور بُرا کہنا مسلمان کو اور تکبر کرنا اسپر اور حقیر جاننا اس کو ناحق
اور جو کسی مسلمان کی عزت و آبرو مین زبان درازی کرے تو قیامت کے دن اسکے
ناخن تانبے کے کیے جاوینگے چھیلے گا انسے اپنے منھ اور سینے کو اور نہین[۵۳] جائز ہی
سمعہ اور ریا یعنی سنانا اور دکھلانا یعنے اپنی تعریف کرنا اور اپنی خوبیان دکھلانا
تاکہ لوگ دیکھین اور سنین اور اسکے معتقد ہون اور جو اپنی تعریف کرے تاکہ لوگ
دیکھین اور سنین تو رسوا کریگا اسکو اللہ تعالیٰ دن قیامت کے اور اسی طرح جو
کوئی تعریف کرے کسی شخص کی ساتھ تقوی اور زہد کے اور شہرت دے اسکو
ساتھ عبادت کے تاکہ لوگ اسکے معتقد ہون اور اسکی خدمت کرین اور اسکو
جال ٹھہراوے اپنے لیے یعنے جیسے مرید اپنے پیرون کی تعریف کرتے ہین تو خدا
اسکو قیامت کے دن رسوا کریگا یعنی ساتھ اسطرح کے کہ حکم کرے گا فرشتون کو
کہ لوگون مین پکار دیوین کہ یہ جھوٹا ہے کہ اُسنے ایک شخص کو جھوٹی شہرت

---

۵۱ یہ حدیث ابن عمرؓ کی مشکوۃ مین بابنہی عنہ کی فصل دوم مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی مشکوۃ مین باب الہجرۃ کی تیسری فصل
مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث جابرؓ کی مشکوۃ مین باب الہجرۃ کی فصل ایضاً مین ہے ۱۲

دی اپنی غرض نفسانی کیلیے بعد ازان اللہ تعالیٰ اسکو عذاب جھوٹون کا دیگا اور
مسلمان کو چاہیے کہ خدائے تعالیٰ کے ساتھ نیک گمان رکھے اسواسطے کہ نیک
گمان رکھنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ جملہ عبادت حسنہ سے ہی پس نہین لائق ہی ترک
کرنا عبادتون کا برخلاف اس چیز کے کہ گمان کرتے ہین عوام کہ حسن ظن خدا
کے ساتھ یہ ہی کہ ترک کرے عمل کو اور اعتماد کرے اللہ پر اور اسی طرح لائق ہے
کہ نیک گمان لے جاوے مسلمانون پر اور اعتقاد خیر اور صلاح کا رکھے ساتھ انکے
کہ یہ بھی جملہ عبادات حسنہ مین سے ہی۔ اور اگر کوئی شخص کسی کو چوری کرتے دیکھے
اور اسکو کہے کہ تونے چوری کی اور چور قسم کھاوے اللہ کی کہ مین نے چوری نہین
کی تو دیکھنے والا اسکی قسم کو مان لیوے اور اسکو چوری کی تہمت نہ دیوے اور اپنے
علم کو متہم کرے ف اور یہی حکم ہی ہر بات کا کہ اگر کوئی قسم کھاوے ہر چند کہ اسکے
برخلاف معلوم ہو چاہیے کہ اپنے علم کو متہم کرے اور بموجب قسم کے عمل کرے بسبب
تعظیم نام خدائے تعالیٰ کے اور جب کوئی شخص عذر خواہی کرے اپنے بھائی مسلمان
کی طرف تو چاہیے کہ اسکا عذر قبول کرے خواہ حق پر ہو یا باطل پر اور جسنے عذر کیا اپنے
بھائی مسلمان سے اور اسنے اسکا عذر قبول نہ کیا اور کہا کہ اگرچہ تو عذر رکھتا ہے
لیکن مین قبول نہین کرتا تو ہوگا اسپر گناہ مثل صاحب مکس کے جو ظلم سے لوگون کا
مال لیوے یعنی وہ بہشت مین داخل نہین ہوگا اور نہ وارد ہوگا حوض کوثر پر۔

---

۵۱ یہ حدیث ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ کی مشکوۃ مین باب الحذر کی فصل اول مین ہے ۱۲

۵۲ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی مشکوۃ مین باب التہاجر کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

۵۳ یہ حدیث جابرؓ کی مشکوۃ مین باب التہاجر کی فصل ایضاً مین ہے ۱۲

باب ڈرنے اور نیک کام مین درنگ کرنیکے بیان مین

ف آدمی کو چاہیے کہ لوگون کے شر اور فتنے فساد اور زمانے کی آفتون سے خواہ دین کی ہو یا دنیا کی پرحذر رہے اور اپنے کام مین ہشیار اور خبردار رہے اور انجام کار کو دیکھتا رہے اور کسی کام مین جلدی نہ کرے اور آہستگی اور بردباری اختیار کرے مگر بعضے خیر کے کامون مین جہان جلدی کرنیکا حکم آیا ہی جلدی کرے جیسے نماز وغیرہ نہین لائق ہی مسلمان کو کہ کاٹا جاوے ایک سوراخ سے دوبار **ف** یعنی جو دشمن دین کا کہ عہد شکن ہو اُس سے درگذر نہ کرے اور اُس سے بدلہ نہ چھوڑے اور ہر بار تغافل اور حلم نہ کرے اور فریب کھاوے کسی کام مین دین کا کام ہو یا دنیا کا۔ درنگ اور آہستگی کرنی کامون مین اللہ کی طرف سے ہی یعنی اُسکے الہام سے اور جلدی کرنی شیطان سے ہی یعنی اسکے وسوسہ سے ہی **ف** یعنی دنیا کے کامون مین لیکن مستثنےٰ ہین اس سے عمل آخرت کے اور وہ چیزین کہ نہین ہی شبہہ انکی خیریت مین یعنی اچھے کامون اور آخرت کے عمل مین جلدی کرنی شیطان سے نہین ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ یعنی جلدی کرتے ہین بھلائیون مین مثلاً جب نماز کا وقت آوے تو اسمین درنگ نہ کرے جلدی تیار ہو کر ادا کرنے لگے لیکن نماز کے ارکان مین جلدی نہ کرے کہ نہ رکوع پورا ہو نہ سجدہ۔ اور آدمی کو چاہیے کہ جب کسی کام کا ارادہ کرے تو اسکے انجام کو دیکھے اور اسکی عاقبت[۵۲] مین سوچے اور تامل کرے اسکے مصالح اور مفاسد مین پس اگر دیکھے اسکے انجام مین بھلائی یعنی نفع دنیاوی یا اخروی تو کرے اسکو اور اگر ڈرے اور گمان کرے اسکے انجام مین بدی کا تو اسکو نہ کرے۔ سیرت نیک اور راہ روش

[۵۱] یہ حدیث ابوہریرہ اور ابن عباس کی مشکوۃ مین باب الحذر کی فصل اول مین ہی ۱۲ [۵۲] یہ حدیث انس کی مشکوۃ مین باب الحذر کی فصل اول مین ہی ۱۲

نیکی اور آہستگی کرنی کام مین اور بیچ کی راہ اختیار کرنی تمام احوال اور افعال
مین اور بچنا افراط اور تفریط سے جزو ہی نبوت کے پچیس جزون سے ف یعنے
ایک خصلت ہے انبیاء کی خصلتون سے پس جس شخص نے اُن خصلتون کو اختیار کیا
اسنے پیغمبرون کی راہ و روش اختیار کی۔ اور جب کوئی شخص کوئی بات کہے یعنے
ایسی بات کہ اسکے پوشیدہ رکھنے کا ارادہ کرتا ہو پھر کہین چلا جاوے تو وہ امانت
ہی یعنی سُننے والے کو چاہیے کہ اسمین خیانت نہ کرے یعنی اسکو ظاہر نہ کرے اور جب
کوئی کسی کام کے واسطے کسی سے مشورہ لیوے تو چاہیے کہ اسکو بہتر مشورہ دیوے
یعنے جو بات اُسکے حق مین بہتر جانے سو کہے اور نہین[۵۲] لائق ہی مومن کو کہ جب دیکھے
اہل مجلس کو بُرا کام کرتے ہوے کہ چرچا کرے اس چیز کا کہ دیکھی ہو انسے مگر تین
مجلسون سے بُرے کا نقل کرنا اور غیر کو پہونچانا جائز[۵۳] ہی یعنی اگر سُنے کسی سے یہ بات
کہ مین ارادہ رکھتا ہون کہ فلانے شخص کو مار ڈالون گا یا فلانی عورت سے زنا کرون گا یا فلانے
کا مال چھین لونگا از راہ ظلم کے تو چاہیے کہ یہ تین باتین ان لوگون کو پہونچا دیوے تاکہ
پرحذر رہون اور اپنے تئین بچاوین اور سب سے اول خدائے تعالی نے عقل کو پیدا کیا
ہی نہین پیدا کی خدا نے کوئی چیز جو بہتر ہو عقل سے اور خوب تر اور کامل تر مہماس سے
اور مدار تکلیف اور خطاب و عتاب و ثواب کا دنیا اور آخرت مین عقل پر ہی
پس جسمین عقل نہین اسپر شرع کی تکلیف وارد نہین اور نہ اسپر ثواب ہے
نہ عذاب نہ دنیا مین نہ آخرت مین اور نہین بدلا دیا جاویگا آدمی دن قیامت کے

---

[۵۱] یہ حدیث عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مشکوۃ مین باب الحذر کی فصل دوم مین ہے ۱۲
[۵۲] یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ کی مشکوۃ مین باب الحذر کی فصل دوم مین ہے ۱۲
[۵۳] یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابوذر رضی اللہ عنہ کی مشکوۃ مین باب الحذر کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

موافق اپنی عقل کے اگرچہ نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ نیک عمل سب کرتا ہو ف مراد عقل سے یہان پہچاننا چیزون کا ہی اور معلوم کرنا صلاح اور فساد مبداء و معاد کا ہی اور تمیز کرنا درمیان خیر اور شر کے اور احتراز کرنا آفات نفس سے اور راہ نیک اختیار کرنا پس آدمی کو چاہیے کہ جو کام کرے عقل اور تدبیر سے کرے اسکے انجام کو سوچے اسکے مصالح اور مفاسد کو دریافت کرے اور میانہ روی کرنی خرچ مین آدھی معیشت ہے اور دوستی آدمیون کی آدھی عقل ہی[۵۱] اور اچھی طرح تحقیق کرکے مسئلہ پوچھنا آدھا علم ہی ف میانہ روی یعنی کمی زیادتی نہ کرنی خرچ مین۔ اور دوستی آدمیون سے یعنے محبت رکھنی صالحین سے آدھی عقل معاش ہی گویا تمام عقل یہ ہی کہ کچھ کسب کار کرے اور آپس مین محبت بھی رکھے۔ اور نہین ہی کوئی تقویٰ مانند پرہیزگاری کے ف تقوے کے معنے ہین بچنا حرام چیزون سے اور نہین ہی کوئی فضیلت مانند خوش خلقی کے۔

باب نرمی کے بیان مین

آدمی کو چاہیے کہ ہر کام[۵۲] مین نرمی اور آسانی کرے اسواسطے کہ اللہ مہربان ہے اپنے بندون پر چاہتا ہی اُنکے لیے آسانی نہ دشواری اور نہین تکلیف دیتا ایسی چیزون کی کہ نہین طاقت رکھتے انکی یا یہ معنی ہین کہ چاہتا ہی اللہ کہ نرمی کریں آپس مین بندے اور مہربانی کریں ایک دوسرے پر اسواسطے کہ اللہ دوست رکھتا ہی مہربانی کو یعنی راضی ہوتا ہی اُس سے اور دیتا ہی مہربانی پر وہ چیز کہ نہین دیتا سختی پر اور دیتا ہی وہ چیز کہ نہین دیتا اس چیز پر کہ سوائے نرمی کے ہی اور نہین ہوتی ہی نرمی کسی چیز مین مگر کہ زینت دیتی ہی اسکو اور نہین دور کیجاتی ہی نرمی کسی چیز سے مگر کہ عیب دار کرتی ہے

[۵۱] یہ حدیث ابن عمرؓ کی مشکوٰۃ مین باب الحذر کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ [۵۲] یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب الرفق کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

اسکو پس آدمی کو لازم ہی کہ نرمی اور مہربانی کے حاصل کرنے مین کوشش کرے نرمی سے آدمی کو نفع ہوتا ہی اور سختی سے ضرر۔ اور جو[۵۱] نرمی کرے اُسنے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا حصہ پایا اور جو نرمی سے محروم ہوا وہ دنیا اور آخرت کی بھلائی سے محروم ہوا اور حرام ہی آگ دوزخ کی اس شخص پر جو نرم مزاج اور نرم طبیعت اور نرم خو اور قریب ہونیوالا ہو لوگون سے

باب شرم اور حیا کے بیان مین

ف حیا کہتے ہین ایک حالت کو کہ وارد ہوتی ہی آدمی پر بسبب ڈر عیب اور برائی کے آدمی کو چاہیے کہ حیا اختیار کرے اور شرم کا طریقہ پکڑے اسواسطے کہ شرم اور حیا ایک شاخ ہی ایمان کی اور ایمان کا انجام بہشت ہی اور بے[۵۲] حیائی نہین لاتا ہی مگر خیر کو اور حیا کے سب اقسام بہتر ہین اور حیا باز رکھتا ہی اور روکتا ہی بُری اور قبیح چیزون سے اور جب حیا دور ہوجاوے تو پھر کسی بُری بات سے باز نہین رہتا گناہون مین پڑجاتا ہی اور حیا اور ایمان دونون جُڑے ہوئے ہین جب ایک دور ہو تو دوسرا بھی دور ہوجاتا ہی۔

باب خوش خلقی کے بیان مین

آدمی کو چاہیے کہ نیک خو بنے اور خوش خلقی کو اختیار[۵۳] کرے کہ عمدہ قسم نیکی کی خوش خلقی ہی اور سب لوگون مین بہتر اور کامل تر وہ مسلمان ہی جو خوش خلق اور نیک خو ہو اور بہتر وہ چیز جو دیا گیا آدمی خوش خلقی ہی اور جو آدمی نیک خوئی سے لوگون کے ساتھ پیش آوے حاصل ہوتا ہی اسکو درجہ تمام رات کھڑے ہوکر نماز پڑھنے والے کا اور دن کو روزہ

---

۵۱ یہ حدیث عائشہ کی مشکوۃ مین باب الرفق کی دوسری فصل ہے ۱۲

۵۲ یہ حدیث ابن عمر اور عمران اور ابن مسعود وغیرہ کی مشکوۃ مین باب الرفق مین ہے ۱۲

۵۳ یہ حدیث نواس اور عبداللہ بن عمرو وغیرہ کی مشکوۃ مین باب الرفق مین ہے ۱۲

رکھنے والے کا اور بہت بھاری چیز سب چیزون سے کہ رکھی جاویگی ترازو اعمال
مین دن قیامت کے نیک خلق ہی ہر دین کے واسطے ایک صفت عمدہ ہی اور اسلام
کی عمدہ صفت حیا ہی اور نہین جائز ہی بدخوئی اور سخت گوئی اسواسطے کہ نہین داخل
ہوگا بہشت[۵۱] مین سخت خو اور سخت گو۔ اور نہین جائز ہی بے حیائی اسواسطے
کہ بیحیائی بدی سے ہی اور انجام بدی کا آگ ہی اور نہین جائز ہی فحش اور بیہودہ بکنا
اسواسطے کہ اللہ دشمن رکھتا ہی فحش اور بیہودہ بکنے والے کو اور آدمی کو چاہیے
کہ لوگون مین ملا رہے اور انکی ایذا پر صبر کرے کہ لوگون مین ملے رہنا اور انکی
ایذا پر صبر کرنا افضل ہی گوشہ گیری سے۔

باب غصے اور تکبر کے بیان مین

ف غصہ ایک حالت ہی کہ باعث حرکت نفس کی ہوتی ہی جانب خارج کے
بقصد بدلہ لینے کے اور دفع کرنے مکروہ کے اور تکبر کا منشا عجب اور خود پسندی
ہے یعنی اچھا دیکھنا اپنے نفس کا اور خوب جاننا ہی صفات نفس کا اور مقابلے مین
تکبر کے تواضع ہی اور تواضع توسط ہی درمیان کبر اور صغر کے کبر یہ ہی کہ جو کچھ رکھتا ہو اس سے
زیادہ کا دعوی کرے اور صغر یہ کہ اپنے مقام سے فروتنی کرے اور جس چیز کا
استحقاق رکھتا ہو اسکو بھی چھوڑ دیوے اور تواضع قائم ہوتا ہی اوپر طریقہ توسط
اور اعتدال کے حرام[۵۲] ہی غصہ کرنا مطلق یعنی خواہ حق بات پر ہو یا ناحق پر اسواسطے
کہ مقرر غصہ کرنا ایمان کو خراب کر دیتا ہی جیسے خراب کر دیتا ہی سرکہ شہد کو پس

---

۵۱ یہ حدیث ابو درداء کی مشکوۃ مین باب الرفق مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابو ہریرہ اور عائشہ کی مشکوۃ مین باب الرفق کی
فصل دوسری مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث عقبہ اور ابوذر کی مشکوۃ کے باب الغضب مین ہے ۱۲

جب کسی کو غصہ آوے تو چاہیے کہ ٹھنڈے پانی سے وضو کرے اسواسطے کہ غصہ شیطان کے اغواسے ہی اور شیطان پیدا کیا گیا ہی آگ سے اور نہین بجھائی جاتی آگ مگر پانی سے **ف** پانی سرد استعمال کرنے کی خاصیت یہ ہے کہ وہ غصے کو دفع کرتا ہی اور اسپر تجربہ گواہ ہی اور پانی پینے کی بھی یہی خاصیت ہی پس جب غصہ آوے تو اول اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے کہ اس سے بھی غصہ جاتا رہتا ہی اور یہ بھی آیا ہی کہ جسوقت غصہ ہو یعنی اسکا اثر پاوے اس حال مین کہ کھڑا ہو تو چاہیے کہ بیٹھ جاوے پس اگر جاتا رہے اس سے غصہ تو فبہا والا لیٹ جاوے پہلو پر **ف** شرح السنہ مین ہی کہ حکمت اسمین یہ ہی کہ تا غصے مین کوئی حرکت وجود مین نہ آوے کہ آخر کو اُس سے پشیمانی اٹھاوے پس آدمی کو لائق ہی کہ جہانتک ہو سکے اپنے غصے کو روکے اور جو شخص کہ روکے غصے کو اس حال مین کہ قادر ہو اسکے جاری کرنے پر تو بلاویگا اللہ اُسکو دن قیامت کے روبرو خلائق کے یہانتک کہ اختیار دیگا اسکو اور یہ بھی آیا ہی کہ جو کوئی روکے غصہ اپنا لوگون سے باز رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے عذاب اپنا دن قیامت کے اور[۵۲] جو کوئی عذر کرے اپنی تقصیر کا اللہ کیطرف قبول فرماتا ہی اللہ عذر اسکا اور بہت مقبول بندہ خدا کے نزدیک وہ ہی جو معاف کرے قصور کسی بندے کا وقت قدرت کے۔ اور بڑا پہلوان وہ شخص ہے جو مالک ہو اپنے نفس پر وقت غصے کے اور جو صبر کرے وقت غصے کے اور عفو کرے نزدیک بدی کے بچاتا ہی اسکو اللہ آفات نفس اور خلق سے اور فرمانبردار ہو جاتا ہے اسکے واسطے دشمن اسکا گویا کہ وہ دوست ہی قریب۔ اور اسی طرح حرام ہے

---

[۵۱] یہ حدیث سہل رضؓ کی روایت سے مشکوۃ مین باب الرفق مین ہے ۱۲

[۵۲] یہ حدیث ابوہریرہ رضؓ اور انس رضؓ کی روایت سے مشکوۃ مین باب الغضب کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

تکبر کرنا اور جسکے دل مین ذرہ بھر تکبر ہو وہ بھی بہشت مین داخل نہین ہوگا بلکہ دوزخ
مین داخل ہوگا اور تکبر یہ ہی کہ حق کو باطل کرے اور لوگون کو حقیر اور ناچیز جانے
اور اگر کوئی فقیر ہو کر تکبر کرے تو اسکو اور زیادہ تر گناہ ہی کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن[۵۱]
نہ اس سے کلام کریگا اور نہ اسکو پاک کریگا اور نہ اسکی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا
بزرگی اور بڑائی ذاتی اور صفاتی سب واسطے خدا کے ہی سو کوئی چھینے اس سے ایک صفت[۵۲]
ان دونون مین سے یعنی تکبر کرے باعتبار اپنی ذات کے یا صفات کے تو اللہ تعالیٰ اسکو
دوزخ مین داخل کریگا یعنی یہ دونون صفتین اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے ساتھ خاص
ہین کسی کو مجال شرکت کی ان مین نہین ہی اور جو شخص کہ تکبر کرے اور ہمیشہ اپنے نفس کو
کھینچتا رہی اور موافقت کرے اسکی بیچ جانے اسکے طرف کبر کے اور عزت دے[۵۳] اسکو
تو لکھا جاتا ہی نام اسکا سرکشون مین یعنی ظالمون اور متکبرونکے دیوان مین مانند فرعون
اور ہامان اور قارون کے پھر پہونچتی ہی اسکو وہ چیز کہ پہونچے انکو یعنی دنیا اور آخرت
کی آفات سے اور جمع کیے جاوینگے تکبر کرنے والے قیامت کے دن مانند چھوٹی
چیونٹیون کے آدمیون کی صورت مین ڈھانکے گی انکو خواری ہر جگہ سے ہانکے
جاوینگے طرف قید خانے کے کہ دوزخ مین ہی جسکا نام بولس ہی گھیر لے گی انکو
آگ پلایا جاویگا انکو پیپ اور لہو دوزخیون کا اور فرمایا کہ برا بندہ ہی وہ شخص کہ اپنے
تئین اچھا جانے اور[۵۴] ون سے اور تکبر کیا اور بھول گیا خدائے بزرگ بلند قدر کو یعنے
بھول گیا کہ بزرگی اور بلند قدری اللہ ہی کو ہی یا بھول گیا اسکے عذاب اور حساب کو

---

[۵۱] یہ حدیث ابوہریرہؓ کی مشکوۃ مین باب الغضب مین ہی ۱۲ [۵۲] یہ حدیث ابن مسعودؓ کی مشکوۃ مین باب الغضب کی
پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۵۳] یہ حدیث عمرو بن شعیب کی روایت سے مشکوۃ مین باب الغضب کی دوسری فصل مین ہی ۱۲
[۵۴] یہ حدیث اسماء کی مشکوۃ مین باب الغضب کی فصل ایضاً مین ہے ۱۲

اور برا ہی وہ شخص کہ جبر اور قہر کرے لوگونپر اور ظلم اور فساد مین حد سے گذرے اور بھول گیا خداوند جبار
متکبر قہار کو کہ بلند تر ہی قدرت اور عزت مین سب سے برا ہی وہ شخص کہ فساد ڈالا اور حد سے
بڑھ گیا اور بھول گیا اپنے ابتداے حال کو کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا کہ کیسا عاجز اور
ناتوان تھا اور اپنے انجام کار کو کہ کیا کیا ہونا ہی اور آخر اسکا کیا ہی کہ مٹی مین جانا
ہی جسکی ابتدا ایسی ہی اور انتہا ایسی تو اسکو لائق ہی کہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی
فرمانبرداری کرے اور کسی پر تکبر اور ظلم نہ کرے بلکہ اسکو لائق ہی کہ تواضع اور
فروتنی کرے اسواسطے کہ جو شخص تواضع کرے ساتھ لوگون کے واسطے چاہنے
رضامندی اللہ کے بلند کرتا ہی اللہ مرتبہ اسکا سو وہ اپنے نفس اور نظر مین حقیر ہی یعنی بسبب
اسکے کہ اپنے تئین کچھ نہین جانتا اور وہ لوگون کی آنکھ مین بزرگ ہی یعنی بسبب بلند کرنے
اللہ تعالی کے اسکے مرتبے کو بسبب اس خصلت نیک کے اور جو کوئی تکبر کرے پست
کرتا ہی اللہ تعالی قدر اسکی سو اپنے نفس مین بزرگ ہی اور وہ لوگون کی آنکھون مین
حقیر اور ناچیز ہی یہانتک کہ البتہ وہ خوار تر اور سبکتر ہی لوگون کے نزدیک کتے یا سور
سے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تین چیزین نجات دینے والی ہین عذاب سے
اور تین چیزین ہلاک کرنے والی ہین آخرت مین پس جو چیزین کہ نجات دینے والی
ہین ایک اُن مین سے ڈرنا ہی خدا سے ظاہر اور باطن مین یا حاضر و غائب خلق
کے اور دوسرے کہنا حق کا حالت رضامندی اور ناراضامندی مین یعنے
ہر حال مین سچ اور واقعی بات کہے خواہ کسی سے راضی ہو یا ناراض تیسری
میانہ روی کرنی بیچ دولت اور فقر کے اور جو چیزین کہ ہلاک کرنے والی ہین

۵۱ یہ حدیث حضرت عمرؓ اور ابو ہریرہؓ کی مشکوۃ مین باب الغضب کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

وہ بھی تین ہین اول خواہش نفس کے تابع ہونا دوسرے بخل اور حرص کہ فرمانبرداری کی گئی ہو تیسرے گھمنڈ کرنا ساتھ نفس اپنے کے یعنی اپنے تئین نیک جاننے اور اپنی صفتون سے خوش ہووے اور یہ خصلت بدتر ہی سب خصلتون سے کہ مذکور ہوئین

ف یعنی اسواسطے کہ اس سے کبر پیدا ہوتا ہی اور بسبب اسکے لوگون پر بلندی ڈھونڈھتا ہی اور فرمانبرداری حق سے انکار کرتا ہی اور سرکشی کرتا ہی پس ہوتا ہی متکبر تکبر کرنے والا

باب ظلم کے بیان مین

ف ظلم کے معنی لغت مین رکھنا ایک چیز کا ہی بیچ غیر جگہ اسکی کے جو مخصوص ہی ساتھ اسکے اور یہ شامل ہی ہر چیز کو کہ حد محدود سے تجاوز کرے اور جس طرح کہ چاہیے واقع نہ ہو ساتھ زیادتی کے یا نقصان کے یا بے وقت و بیجا واقع ہوا اور ظلم شرع مین یہ ہی کہ محل شرعی اور وجہ شرعی سے تجاوز کرے نہین جائز ہی ظلم کرنا کسی حال مین بلکہ حرام ہی مطلق اور بڑا بھاری اور سخت گناہ ہی اسواسطے کہ ظلم کرنا سبب ہوگا اندھیرون کا دن قیامت کے یعنی ظالم کو اسدن اندھیرا چارون طرف سے گھیر لیگا اور محروم[1] ہوگا اس نور سے کہ ایمانداروں کو نصیب ہوگا اور البتہ اللہ تعالی مہلت دیتا ہی ظالم کو اور اسکی عمر دراز کرتا ہی یعنی تاکہ اس سے ظلم بہت ہو یہانتک کہ جسوقت پکڑیگا اسکو نہین چھوڑیگا اسکو اور نہین بھاگ سکے گا ظالم اسکے عذاب سے سو جو شخص کہ ہو اسپر حق اپنے بھائی مسلمان کا اسکی آبروریزی سے ساتھ غیبت کرنے اور برا کہنے اور مانند اسکے کے یا کچھ اور ہو خون یا مال سے تو واجب ہی کہ معاف کروا وے اس سے

[1] یہ حدیث ابن عمرؓ اور ابو موسیٰؓ کی مشکوۃ مین باب الظلم مین ہے ۱۲

وہ ظلم دنیا مین پہلے آنے اس دن کے سے کہ نہ ہوسیمین اشرفی اور نہ روپیہ کہ دیوے بدلے حق کے یعنے دن قیامت کے اگر ہوگا اُسکے واسطے عمل نیک لیا جاویگا اُس سے موافق اُسکے ظلم کے کہ کیا ہی اُسنے یا موافق اس چیز کے کہ لی ہی مظلوم سے اور اگر ظالم کے واسطے نیکیان نہ ہون گی تو مظلوم کی برائیان لیکر ڈالی جاوینگی پس لادی جاوینگی ظالم پر[1] یعنی جزا ظالم کی دن قیامت کے یہ ہی کہ اسکی نیکیان مظلوم کو دینگے اور اگر وہ نیکیان نہ رکھتا ہوگا تو گناہ مظلوم کے اُسپر رکھین گے اور ظالم کو اسکے سبب سے عذاب کرینگے اور مظلوم کو اس عذاب سے کہ بسبب گناہون کے اسکا مستحق ہوا تھا نجات دینگے اور نہین ہی مفلس وہ شخص جسکے پاس روپیہ پیسہ نہو اور نہ کوئی اسباب پس[2] معلوم ہوا کہ بندون کے حقوق نہین معاف ہون گے بلکہ اُن پر مواخذہ ہوگا مگر خدا چاہے گا تو مدعی کو کسی طرح راضی کردیگا اور جو حقوق کہ اللہ تعالے کے ہین اُن مین شرک نہین بخشا جاویگا باقی اُسکی مشیت پر موقوف ہی چاہے بخشے چاہے عذاب کرے اور نہین جائز ہی کہ ڈھونڈے رضامندی لوگون کی ساتھ خفگی اللہ کے یا دوسرے کے واسطے دنیا حاصل کرے اور بسبب اسکے لوگون پر ظلم کرے کہ بہت بڑا سخت گناہ ہی اسواسطے کہ جو شخص کہ ڈھونڈھتا ہی رضامندی اللہ کی ساتھ خفگی لوگون کے یعنی اگرچہ سب لوگ ناراض ہون تو کفایت کرتا ہی اسکو اللہ تعالی لوگون کی مخنث سے یعنی آدمی کو چاہیے کہ وہ کام کرے کہ جس مین اللہ کی رضامندی ہو اگرچہ خلق ناخوش ہو اسواسطے کہ حق تعالی اُس سے راضی ہوجاتا ہی اور خلق کو بھی راضی کردیتا ہی اور دفع کرتا ہی اُس سے بدی لوگون کی اور جو کوئی

[1] یہ حدیث ابوہریرہؓ کی مشکوۃ مین باب الظلم مین ہی ۱۲ [2] یہ حدیث عائشہؓ کی اور معاویہؓ اور ابوامامہ غیرہ کی مشکوۃ مین باب الظلم مین ہی ۱۲

ڈھونڈھتا ہی رضامندی خلق کی ساتھ خفگی اللہ کے یعنی حاکمون کے خوش کرنے کے
واسطے لوگون پر ظلم کرکے مال کماوے تو سونپتا ہی اللہ اسکو طرف لوگون کے یعنی خدا اسکی
مدد نہین کرتا اور دفع نہین کرتا شر انکا اس سے اور مسلط کرتا ہی لوگون کو اسکی ایذا پر کہ ایذا
دیتے ہین اسکو اور ظلم کرتے ہین اوپر اسکے اور ہوگا وہ شخص بدتر سب آدمیون سے دن
قیامت کے از روے مرتبہ کے اور لازم ہی بچنا مظلوم کی بددعا سے یعنی کسی پر ظلم کرنا
جائز نہین کہ وہ تجھپر بددعا کرے اسواسطے کہ مظلوم کی بددعا ظالم کے حق مین
بہت جلد قبول ہوتی ہی اور نہین مانگتا وہ خدا سے مگر حق اپنا اور اللہ تعالی نہین منع کرتا
حق دار کو اسکے حق سے اور جو شخص کہ چلے ساتھ ظالم کے اور تقویت اور تائید کرے اسکی
ظلم مین حالانکہ وہ شخص جانتا ہی کہ یہ ظالم ہی تو مقرر خارج ہوتا ہی وہ شخص اسلام سے یعنے
مسلمان نہین رہتا کافر ہوجاتا ہی اور ہار رکھتا ہی اللہ منھ کو بسبب شومی گناہ ظالم کے
اور مرجاتے ہین بسبب اسکے انسان اور حیوان اور نہین ظلم کرتا ہی ظالم مگر اپنی جان پر
یعنی اگرچہ ظاہر مین نقصان مظلوم کا کرتا ہی لیکن حقیقت مین اپنا ہی نقصان
کرتا ہی اور مظلوم اپنے نقصان کا بدلہ پاویگا۔

باب نیک کام بتلانے اور برے کام سے روکنے کے بیان مین

ف معروف اس چیز کو کہتے ہین کہ پہچانی گئی ہی شرع مین اور وارد ہوئی ہی شرع ساتھ اسکے اور
امر معروف فرض کفایہ ہی اگر بعضے آدمی اسکو کرین اور بعضے نہ کرین تو سب کے سر سے فرض
ادا ہوجاتا ہی اور اگر اسکو بالکل کوئی نہ کرے تو سب پر گناہ ہوتا ہی اور دلیل اسکے
فرض کفایہ ہونے کی یہ آیت ہی فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ الآیۃ اور جائز ہی امر معروف
کرنا واسطے ہر شخص کے عالم یا غیر یعنی جو عالم نہو وہ بھی لوگونکو امر معروف کرسکتا ہی پس جو شخص

ف یہ حدیث ابوہریرہ کی روایت سے مشکوۃ مین باب الرفق کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

کہ دیکھے یعنی جانے کوئی امر خلاف شرع تو چاہیئے کہ تغیر کرے اور بدلے اُسکو اپنے
ہاتھ[1] سے یعنے مثلاً بابجے توڑ ڈالے اور نشہ کی چیزین اوندھا دے اور اگر ہاتھ سے
تغیر نہ کرسکے بسبب ہونے فاعل اُسکے کے قوی تر اُس سے تو تغیر کرے یعنے
منع کرے اُسکو اپنی زبان سے یعنے اُسکے آگے وعید کی آیتین پڑھے اور اُسکو نصیحت
کرے اور اُسکو ڈراوے اور دھمکاوے پھر اگر زبان سے بھی اُسکو تغیر نہ کرسکے تو تغیر کرے
اُسکو دل سے یعنی مکروہ جانے اُسکو دل سے اور ارادہ کرے اُسکے بدل دینے کا ہاتھ
اور زبان سے بر تقدیر قدرت اور عداوت اور کنارہ کرے اُسکے کرنے والے سے
اور یہ درجہ اُس شخص کا ہے جسکا ایمان بہت ضعیف ہو **ف** یعنی اسواسطے کہ اگر ہوتا
وہ قوی دین مین تو ہاتھ اور زبان سے اُسکو منع کرتا صرف دل ہی سے اُسکو بُرا نہ جانتا
یا ہاتھ سے منع کرنا حاکمون کے لیے ہے اور زبان سے منع کرنا واسطے علما کے ہے اور دل
سے بُرا جاننا عام مسلمانون کے لیے ہے پھر جاننا چاہیے کہ جب خلاف شرع
چیز حرام ہو تو واجب ہے منع کرنا اُس سے اور اگر مکروہ ہو تو مستحب ہے اور
امر معروف بھی تابع ہے اس چیز کے کہ حکم کیا جاتا ہے ساتھ اُسکے پس اگر وہ
چیز واجب ہے تو امر معروف بھی واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو امر معروف بھی
مستحب ہے اور شرط امر معروف اور نہی عن المنکر کی یہ ہے کہ نہ باعث ہو فتنہ کا
جیسا کہ جانا گیا ہے اس حدیث سے اور شرط یہ ہے کہ گمان ہو قبول کا اور اگر اُسکو
یہ گمان ہو کہ وہ قبول نہین کریگا تو واجب نہین لیکن مستحسن ہے واسطے اظہار کرنے
شعائر اسلام کے اور جائز ہے امر معروف کرنا واسطے ہر شخص کے مرد ہو یا عورت

[1] یہ حدیث ابو سعیدؓ کی روایت سے مشکوٰۃ باب الامر بالمعروف مین ہے ۱۲

غلام ہو یا فاسق اور یہ شرط نہین کہ امر معروف کرنے والا خود بھی اس کام کو کرتا ہو
اور بغیر اسکے درست نہو اور نہین جائز ہے مداہنت اور سستی کرنی دین کے کام مین
اور جو شخص کہ مداہنت کرے یعنی ایک چیز خلاف شرع دیکھے اور اسکو منع نہ کرے
باوجود قدرت کے بسبب بے حمیتی اور بے پرواہی دین کے یا اور کسی وجہ سے اور نہ
متغیر ہو چہرہ اُسکا یعنے نہ انکار کرے اسپر اور نہ ظاہر ہو اثر غضب کا اُسکے چہرے مین
اگرچہ ایک ساعت ہی سہی تو نازل ہوگا عذاب سب پر کرنے والون پر بھی اور نہ
کرنے والون پر بھی پھر اگر اس عذاب کے دفع کیلیے دعا کرین تو قبول نہین ہوگی اور فرق
مداہنت اور مدارات مین یہ ہے کہ مدارات حفظ دین اور ظلم ظالم کے دفع کرنے کیلیے خلاف شرع
کام سے نہ منع کرے اور مداہنت یہ ہے کہ حفظ نفس اور طلب دنیا کے واسطے اور دین کی
بے پرواہی کے سبب سے ہو اور جب زمین پر گناہ کیے جاوین اور بُرا جانے ان گناہونکو کوئی
یعنی اگرچہ دل سے بُرا جانتا ہو تو ہوگا وہ مانند اُس شخص کے کہ غائب ہے اُنسے اور نہ جانا
اُنکو اور جو شخص کہ غائب ہو اُنسے اور جانا اُنکو پر راضی ہو ساتھ اُنکے یا اچھا جانا اُنکو ہوگا
مانند اُس شخص کے کہ حاضر ہوا گناہون مین اور بُرا جانا اُنکو **ف** یعنی حقیقت
حاضر اور غائب ہونے کی دل سے ہے نہ تن سے جب ایک چیز کو مکروہ جانے
اور دل سے ناخوش رکھے تو حقیقت مین وہ اُس سے غائب ہے اگرچہ ظاہر مین
حاضر ہو اور جب دل سے راضی اور خوش ہو تو حکم حاضر مین ہے اگرچہ بظاہر غائب ہے اور نہ
باز رکھے تم مین سے کسی کو ڈر لوگون کا حق بات کے کہنے سے جبکہ جانے حق کو یعنی چاہیے
کہ کلمۂ الحق کہنے مین کسی کا خوف اور ملاحظہ نہ کرے اگر خوف ہلاک کا نہ ہو اگر وہان

---

۵۱ یہ حدیث نعمان بن بشیر کی روایت سے مشکوٰۃ کے باب الامر بالمعروف مین ہے ۱۲
۵۲ یہ حدیث حذیفہؓ اور عمار اور ابو بکر صدیق کی مشکوٰۃ مین باب الامر بالمعروف کی فصل دوم مین ہے ۱۲

بھی کہے تو اولے ہے اور ہرگز نہ ہلاک[۵۱] ہون گے لوگ یہان تک کہ بہت ہون
اُنکے گناہ اور عیب اُن کے ذاتون سے **ف** اور نہین عذاب کرتا اللہ تعالیٰ
اکثر قوم کو ساتھ عمل کرنے بعض[۵۲] کے یعنے اگر بعضے لوگ قوم مین گناہ کرین
تو اورون کو عذاب نہین کرتا یہان تک کہ دیکھین اکثر درمیان اپنے کہ بعضون
نے اُن مین سے خلاف شرع کام کیا اور حالانکہ وہ قدرت رکھتے تھے اُسکے
تغیر کرنے پر پس نہ تغیر کرین اُسکو پس جب کرین اکثر اُسکو یعنی سکوت اور
مداہنت کو باوجود قدرت کے تو عذاب کرے گا اللہ تعالےٰ اکثرون کو
اور بعضون کو پس لازم ہے حکم کرنا ساتھ نیک بات کے اور منع کرنا بُرے
کام سے اور پکڑنا ہاتھ ظالم کا اور مائل[۵۳] کرنا اُسکو طرف حق کے اور مجبور کرنا اُس کو
قبول حق پر اور اگر ایسا نہ کیا تو البتہ مارےگا اور خلط کریگا اللہ دل بعضون کے بعضو پر
پھر لعنت کریگا اللہ اُن پر جیسے لعنت کی بنی اسرائیل کو یعنی اُنکے کفر اور گناہون پر
یعنے ایک امر ان دونون مین سے ہونے والا ہے قطعًا اور مراد مارنے سے یہ ہے
کہ سخت کردیگا اللہ تعالیٰ اُنکے دل اور دور کردیگا قبول کرنے حق کے سے اور
یہ جو کہا جیسے لعنت کی بنی اسرائیل پر تو اسکا بیان یون ہے کہ جب[۵۴] واقع ہوئے
بنی اسرائیل گناہون مین اور ہفتے کے شکار مین اُنکے علمانے اُنکو منع کیا یعنے
اول پس باز نہ آئے اور نہ چھوڑا اُنھون نے حرام چیزون کو پھر اُنکے علما اُنکے
ساتھ بیٹھنے لگے اُنکی مجلسون مین یعنے گنہگارون کے ساتھ دل مل گئے اور اُنکے

---

۵۱ یہ حدیث ابو سعید رضؓ کی مشکوٰۃ مین باب الامر بالمعروف مین ہے ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابو العشیری اور عدی کی مشکوٰۃ مین باب یضًا مین ہے ۱۲

۵۳ یہ حدیث ابن مسعودؓ کی مشکوٰۃ کے باب الامر بالمعروف مین ہے ۱۲ ۵۴ یہ حدیث عبد اللہ بن مسعود رضؓ کی مشکوٰۃ کے باب یضًا مین ہے ۱۲

ہم نوالہ اور ہم کاسہ ہوئے یعنی مداہنت کی اور آپس مین اختلاط رکھا پس ملایا اللہ نے انکے دلون کو آپس مین یعنی لعنت کی اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو یعنی اُنکو جو گناہ کرتے تھے اور جو سالکت اور مصاحب تھے داؤدؑ اور عیسیٰؑ بن مریمؑ کی زبان پر بہ سبب گناہ کرنے اُنکے کے اور بڑھ جانے اُنکے حدون سے اور فرمایا کہ میری امت کو اخیر زمانے مین بادشاہون کے ہاتھ سے بلا[1] اور سختی پہونچے گی یعنی دین مین یا دنیا مین نہین نجات پاویگا اُس بلا سے وہ شخص کہ نہ پہچانا اُسنے خدا کے دین کو پس جہاد کیا اُسنے واسطے بلند کرنے دین خدا کے اپنی زبان سے یعنے بطریق نصیحت کے اور اپنے ہاتھ سے یعنے بر تقدیر قدرت کے اور اپنے دل سے برا جانا وقت عجز کے پس جو شخص وہ ہی کہ پہلے پہونچا اُسکے واسطے ثواب اور نیکی دنیا کی اور آخرت کی اور ایک وہ شخص ہے کہ پہچانا اُسنے دین خدا کا لیکن ایک درجہ کمتر اول سے پس تصدیق کیا دین کو اور درست جانا اُسکو یعنی جہاد کیا ساتھ دل اور زبان کے نہ ہاتھ کے اور ایک شخص وہ ہی کہ پہچانا اُسنے دین خدا کا فی الجملہ پس خاموشی اختیار کی اُسنے اور جہاد نہ کیا مگر اپنے دل سے پھر اگر دیکھتا ہی یہ شخص کسی کو کہ کام نیک کرتا ہی تو وہ دوست رکھتا ہی اُسکو بنا برابر اسکے اور اگر دیکھتا ہی اُس شخص کو کہ عمل کرتا ہے برا تو دشمن رکھتا ہی اُسکو بنا برابر اسکے پس یہ شخص نجات پاتا ہی بہ سبب پوشیدہ رکھنے اپنے کے محبت خیر کو اور بغض باطل کو **ف** پس اول تو وہ ہوا جسنے خدا کا دین پہچانا اور سخت ہوا دین خدا مین پس کوشش کی بیچ مجاہدہ کے ہاتھ اور زبان اور دل سے اور دوسرا وہ ہوا کہ جہاد کیا اُسنے زبان اور دل سے

[1] یہ حدیث عمرؓ بن الخطاب کی مشکوٰۃ کے باب الامر بالمعروف مین ہے ۱۲

اور تیسرا وہ کہ پہچانا اسنے دین خدا کا کمتر درجہ پہچاننے کا اور سکوت کیا اور کوشش
نکی اسمین مگر بقدر اپنے ایمان کے کہ مکروہ رکھتا ہو دل سے اور یہی مراد ہے
دوسری حدیث مین وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ پس یہ تینون قسمین عارفون کی ہین
جنھون نے دین حق پہچانا اور اگر کوئی شخص کسی کو خلاف شرع کام کرتے دیکھے
اور منع کرے اسکو ہاتھ یا زبان یا دل سے اور ظاہر ہو اثر غضب کا اسکے چہرے مین
اگرچہ ایک ساعت ہو واسطے اللہ کے تو اسپر عذاب خدا کا نازل نہین ہوتا اور خلاصی
پاتا ہو اس عذاب سے کہ سب پر نازل ہوا اور اسی طرح اگر لوگون کے خوف کے واسطے
امر معروف نہ کرسکے اور نہ قدرت رکھتا ہو اسکے دفع کرنے کی اپنے نفس سے اور
امید رکھے خدا کی مغفرت کی تو اس شخص سے بھی قیامت کے دن درگذر کیجاویگی
اور اسکو دنیا مین عام عذاب سے نجات دیجاویگی۔

باب طب کے بیان مین

ف طب دو قسم ہو ایک جسمانی ایک روحانی جسمانی علاج بدن کا ہے ساتھ
حفظ صحت اور دفع مرض کے اور روحانی علاج نفس کا ہو ساتھ دور کرنے
اخلاق اور عادات مہلکہ کے اور دوائین بھی دو قسم ہین ایک جسمیہ ساتھ ادویہ مفردہ
اور مرکبہ کے دوسرے روحانیہ ساتھ قرآن اور حدیث کے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
علاج کرتے تھے اپنی امت کا ساتھ دو اطبیہ کے بھی اور روحانیہ کے بھی
اور صاحب سفر السعادۃ نے لکھا ہو کہ طبیبون کی طبابت طب نبوی کے ساتھ
نسبت نہین رکھتی اسواسطے کہ طب نبوی مین تو نجات کا یقین ہے کہ صادر
ہے وحی الٰہی سے اور قلب نبوت اور کمال عقل سے اور طب طبیبون کی

نکالی گئی ہے ظن اور تجربہ سے کہ اسمین گمان ہی خطا کا اور جو کوئی طب نبوی سے
فائدہ نہ پاوے اسکے ایمان مین نقصان ہے اور جو کوئی صدق اعتقاد سے
اُسکو عمل مین لاوے وہ بیشک اس سے فائدہ پاوے گا سوائے بڑھاپے
کے نہین پیدا کی خدا نے کوئی بیماری مگر کہ پیدا کی ہے اسکے لیے شفا یعنے
علاج اور دوا کہ اس بیماری سے شفا بخشے پس مستحب[۵۱] ہی دوا کرنی واسطے ہر بیماری
کے اور ہر بیماری کے واسطے ایک دوا ہے مخصوص یعنے پس جب کہ بیمار
ہوتا ہے کوئی تو بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو کہ اُسکے ساتھ پردہ ہوتا
ہے پس کرتا ہے وہ اُسکو درمیان بیماری اور دوا کے پس جو کچھ کہ دوا پیتا ہی
بیمار نہین واقع ہوتی بیماری پر پھر جب ارادہ کرتا ہی اللہ اسکے اچھا کرنے کا
تو حکم کرتا ہے فرشتے کو ساتھ اُٹھا لینے پردے کے پھر پیتا ہے بیمار دوا
پس انفع دیتی ہے اُسکو اللہ کے حکم سے سو جب کوئی بیمار کسی بیماری کی دوا
کرنی چاہے تو چاہیے کہ دوا[۵۲] کرے ساتھ سینگی کھنچوانے کے یا پینے شہد کے یعنے
خواہ نرا شہد ہو یا پانی سے ملا ہوا یا ساتھ داغنے کے اور بہتر سب دواؤن
مین جنکے ساتھ دوا کیجاتی ہے سینگی کھنچوانا ہی اسواسطے کہ جو سینگی کھنچوائے اوپر
سر کے یا درمیان دونون مونڈھون کے تو اُسکو دوا کرنے کی کوئی حاجت باقی
نہین رہتی لیکن بدون حاجت کے سینگی نہ کھنچوائے کہ اس سے حافظہ کم ہوجاتا
ہی اور مستحب[۵۳] ہی سینگی کھنچوانا سترھوین تاریخ کو اور اُنیسوین کو اور اکیسوین کو

---

۵۱ یہ حدیث ابن عباسؓ کی مشکوٰۃ مین باب الطب کی پہلی فصل مین ہے ۱۲
۵۲ یہ حدیث انس کی مشکوٰۃ مین باب ایضاً کی فصل ایضاً مین ہے ۱۲
۵۳ یہ حدیث ابی کبشہؓ کی مشکوٰۃ مین باب ایضاً کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

کہ اس مین شفا ہی ہر بیماری سے اور اسی طرح نہین جائز ہی سینگی کھچوانی ہفتے اور بدھ
کے دن اس واسطے کہ اسمین ایک[۵۱] ساعت ہی کہ اسمین لہو جاری ہوا بند نہین ہوتا اور
نہین پیدا ہوتا ہی جذام اور برص مگر بدھ کے دن مین اور ان کے سوا اور سب دنون
مین جائز ہی اور نہار منہ سینگی کھچوانا عقل اور حافظہ کو زیادہ کرتا ہی اور اسی طرح بہتر دوا کہ
دوا کیجاوے ساتھ اسکے قسط بحری یعنے کٹھ ہی **فائدہ** کٹھ مین منافع بہت ہین نفاس والی
عورتین اس سے دھونی لیتی ہین اور جاری کرتی ہے پیشاب اور خون رکے ہوے کو اور
دفع کرتی ہی زہرون کو اور تحریک کرتی ہی شہوت جماع کو اور اسکے پینے سے پیٹ کے
کیڑے مرجاتے ہین اور چوتھے دن کے تپ کو بھی نفع دیتی ہی اور اسکے لگانے سے بدن
کی جھائیان جاتی رہتی ہین اور دھونی[۵۲] اسکی فائدہ دیتی ہی زکام کو اور شفا دیتی ہی ذات الجنب
سے اور اسیطرح اگر کسی[۵۳] بیماری کی دوا کرنی چاہے تو چاہیے کہ دوا کرے کلونجی یعنے کالے
دانے سے بواسطے کہ کالے دانے مین شفا ہی ہر بیماری سے خواہ بیماری سردی سے ہو یا
گرمی سے **فائدہ** سفر السعادۃ کے مصنف یعنی صاحب قاموس نے لکھا ہی ایک جماعت
اکابر کی تمام بیماریون کی دوا کلونجی یعنے کالے دانے سے کیا کرتے تھے اور بعضے تمام
بیماریون مین شہد کو استعمال کرتے تھے اور بسبب حسن اعتقاد اور صدق نیت کے شفا
تھے ہر بیماری سے ان کی بیماری دفع ہو جاتی تھی غرضکہ حسن اعتقاد اور صدق نیت کو
اسمین بڑا دخل ہی جسکی نیت ٹھیک ہو اسکو فائدہ ہوتا ہی اور جسکی نیت ٹھیک نہو اسکو فائدہ
نہین ہوتا۔ اور نہین[۵۴] جائز ہی دبانا لڑکے کے حلق کا ہاتھ سے بسبب عذرہ کے کہ اس سے

---

۵۱ یہ حدیث نافع کی مشکوۃ کے باب الطب کی فصل دوم مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث زید بن ارقم کی مشکوۃ کے باب الطب کی دوسری فصل مین ہی ۱۲

۵۳ یہ حدیث ابو ہریرہ کی اور انس کی مشکوۃ کے باب الطب کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث انس اور ام قیس کی مشکوۃ کے باب الطب مین ہی ۱۲

لڑکے کو تکلیف ہوتی ہی اور جب کسی لڑکے کو عذرہ کی بیماری ہو تو لازم ہی اس پر استعمال
کرنا کٹھ کا **ف** عذرہ ایک بیماری ہی کہ لڑکون کے حلق مین پیدا ہوتی ہی جوش خون
سے دائیان اسکے دفع کرنیکے لیے لڑکے کے تالو کو انگوٹھے سے دباتی ہین اور اسمین سے خون
سیاہ نکلتا ہی سو اگر کسی لڑکے کے حلق مین یہ بیماری ہو تو چاہیے کہ اسکا علاج کٹھ سے کرے
یعنی اسکو پانی مین حل کرکے اسکی ناک مین ٹپکا دے کہ اسکو سعوط کہتے ہین پس وہ پانی عذرہ
پر پہونچکر انشاء اللہ اسکو دفع کریگا اور اسی طرح فائدہ دیتا ہی ذات الجنب کو تیل زیتون کا
یعنی ساتھ کھانے کے یا لگانے کے بدن پر اور اسیطرح درس کی گھانس بھی کہ ظاہر یہ ہی
کہ علاج کرنا ساتھ ان دواؤن کے بطریق لدود کے ہی یعنے ساتھ ٹپکانے کے حلق مین اور
اسی طرح جائز ہی ہر بیماری سے جلاب لینا ساتھ سنا مکی کے اسواسطے کہ اسمین شفا ہے
ہر بیماری سے سوائے موت کے اور جب کسی کو تپ چڑھی ہو تو چاہیے کہ ٹھنڈے پانی
سے نہاوے اسواسطے کہ تپ دزخ کے جوش سے ہی اور اگر کسی کو تلوار یا چھری یا پتھر
یا کانٹے کا زخم ہووے تو جائز ہی اسکو علاج کرنا ساتھ مہندی کے یعنی مہندی کو پانی مین
گھولکر زخم پر لگاوے اسلیے کہ مہندی کی برودت سے زخم کے درد مین تخفیف ہوتی ہی اور نہین جائز
ہی دوا کرنی ساتھ حرام چیز کے مثل شراب اور سور کے اسواسطے کہ نہین حاصل ہوتی شفا
حرام چیزون سے اور نہین جائز ہی مارنا مینڈک کو اور ڈالنا اسکو بیچ دوا کے **ف**
یعنی اس لیے کہ وہ حرام ہی اور نہین جائز ہی دوا کرنی ساتھ حرام چیزون کے اور
اس سے معلوم ہوا کہ مینڈک حرام ہی اسواسطے کہ اگر حلال ہوتا تو اس کے مارنے سے

---

۵۱ یہ حدیث زید بن ارقم اور اسما کی مشکوۃ کے باب الطب مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث عائشہ کی مشکوۃ کے باب الطب مین ہی ۱۲ ۵۳
یہ حدیث ابو درداء کی مشکوۃ کے باب الطب مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث عبد الرحمن کی مشکوۃ کے باب الطب مین ہے ۱۲

منع نکرتے۔ اور جو کوئی مٹھی چاٹے شہد ہر مہینے مین تین دن نہین پہونچی اسکو بڑی بلا ف یعنے شہد کی خاصیت اور برکت سے بلاے عظیم دفع ہوجاتی ہی چہ جائیکہ حقیر اور اگر کسیکی آنکھین آئی ہون تو اسکو چاہیے کہ کھنبی کا پانی نچوڑ کر آنکھ مین ڈالے اسواسطے کہ کھنبی قبیل من سے ہی جو بنی اسرائیل پر اتری اور اسکا پانی شفا ہی واسطے آنکھ کے اور عجوہ کہ نفیس قسم کی کھجور ہی بہشت مین سے ہی اور وہ شفا ہی زہر سے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آدمی کا معدہ بہ نسبت بدن کے مانند حوض کے ہی بہ نسبت درخت کے اور رگین آدمی کے پیٹ مین آئی ہین طرف معدہ کے اور پیوستہ ہین ساتھ اسکے سو جسوقت کہ تندرست ہوتا ہی معدہ پھرتی ہین رگین معدہ سے طرف اعضا کے ساتھ رطوبات جیدہ کے اور غذاے صالحہ کے کہ سبب صحت بدن اور قوت اسکی کا ہی اور جب فاسد ہوتا ہی معدہ تو پھرتی ہین رگین طرف اعضا کے ساتھ رطوبات ردیہ فاسدہ کے کہ سبب ہے بیماری بدن کا اور اسکے ضعف کا ف یعنی اقوال اور افعال آدمی کے اسکے کھانے پینے کے موافق ہین پس اگر پیٹ مین حرام داخل ہو تو صادر ہوتے ہین افعال وغیرہ حرام اور اگر داخل ہو فضول تو نکلتے ہین افعال وغیرہ فضول ہر اصول و فروع سے پس طعام تخم ہی سب افعال کا اور افعال بمنزلہ روئیدگی کے ہین کہ ظاہر ہوتے ہین اس سے فی الحال اور نہین لائق ہی مجبور کرنا بیمارون کو اوپر کھانا کھلانے کے سواسطے کہ خدا تعالی انکو کھلاتا پلاتا ہی ف یعنی قوت بخشتا ہی اللہ تعالی انکو اور مدد کرتا ہی ساتھ ایسی چیز کے کہ فائدہ دیتی ہی مثل فائدہ کھانے پینے کے اور زندہ رہنا اور قوت ہونی ساتھ مدد الہی کے ہی نہ ساتھ کھانے پینے کے اور یہی حکم ہی ہر دوا کا کہ بیمار کو جبرا نہ دیجاوے۔ اور سفر السعادت کے

---

۵۱ یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کے باب الطب مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کے باب الطب مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کے باب الطب مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث عقبہ کی مشکوۃ کے باب الطب مین ہے ۱۲

مصنف نے لکھا ہی اس حدیث مین اشارہ ہی طرف معالجہ تمام امراض مادی کے اسواسطے کہ امراض مادی دموی ہین یا صفراوی یا بلغمی یا سوداوی سو اگر بیماری خونی ہو تو علاج اسکا ساتھ کالنے لہو کے ہی اور باقی تین قسمون مین کوئی بیماری ہو تو علاج اسکا ساتھ مہال یعنی دوا دست کرنیوالے کے ہی پس ساتھ شہد کے تنبیہ کی ہی مسہل چیزون پر یعنی جو چیزین کہ دست لاتی ہین اور ساتھ داغنے کے آگ سے اشارہ ہی طرف اس حالت کے کہ طبیب معالجہ سے عاجز آوین اسواسطے کہ دفع ہوتی ہی داغنے سے خلط باغی کہ منقطع نہین ہوتا مادہ اُسکا مگر داغنے سے چنانچہ اسی لیے کہا اخر الدواء الکی ۱۲

باب ہی بیان منتر پڑھنے اور جھاڑ پھونک کرنیکے

جائز ہی جھاڑ پھونک کرنا ساتھ قرآن کے اور ہمارے الٰہی کے پس اگر کسی[۵۱] کو نظر لگی ہو یا سانپ بچھو وغیرہ زہردار جانور نے کاٹا ہو یا کوئی اور بیماری ہو مثل درد سر وغیرہ کے تو اُسکو جائز ہی کہ قرآن سے جھاڑ پھونک کرواوے اور افضل[۵۲] یہ ہی کہ معوذتین یعنے سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس یا سورہ فاتحہ یا آیۃ الکرسی یا کوئی اور سورت سے مین پناہ چاہنے کے معنے ہون پڑھکر اُسپر دم کرواوے یا یہ[۵۳] دعا پڑھکے اُسپر پھونک مارے اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا یعنی دور کر دے تو بیماری کو اے پروردگار آدمیون کے اور شفا دے تو ہی ہی شفا دینے والا نہین ہی شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ نہ چھوڑے بیماری کو اسطرح جائز ہی جھاڑ پھونک کرنا ساتھ ایسے کلمات کے جنکے معانی معلوم ہون اور خلاف شریعت کے

۵۱ یہ حدیث انس اور عائشہ وغیرہ کی مشکوۃ کے باب الطب مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابو سعید خدری کی مشکوۃ کے باب الطب مین ہے

۵۳ یہ حدیث زینب کی مشکوۃ کے باب الطب مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث عوف کی مشکوۃ کے باب الطب مین ہے ۱۲

نہون اور نہین جائز ہی جھاڑ پھونک کرنا ساتھ ایسے کلمات کے جنمین شرک ہو یعنی اُنمین جن اور شیطان کے نام ہون اور اُنکے پڑھنے سے کفر لازم آوے ف اور یہی حکم ہی اُن منترون کا جنکے معانی معلوم نہون کہ اُنکے ساتھ بھی جھاڑ پھونک کرنا جائز نہین واسطے خوف کفر کے مگر یہ کہ شارع سے نقل صحیح کے ساتھ آئے ہون اور جن بسبب عدالت کے کہ باطبع انسان سے رکھتے ہین شیاطین کے دوست ہین سو جب کہ منتر پڑھا جاوے ساتھ اسمائے شیاطین کے تو قبول کرتے ہین جنات اُنکو اور نکلجاتے ہین اپنی جگہ سے اور اسیطرح سے سانپ کے کاٹے ہوے کو بھی کبھی اثر جن کا ہوتا ہی کہ جن بصورت سانپ کے ہوکر آدمی کو ڈنک مارتا ہی پھر جب پڑھا جاتا ہی اسپر منتر ساتھ نام شیاطین کے تو نکل جاتا ہی زہر اسکا بدن انسان سے بہکر اور دفع ہوجاتا ہی اس سے ضرر اسکا اور اگر کسی کو بچھو کاٹے تو چاہیے کہ پانی اور نمک لاکر اسی جگہ پر ڈالے اور اسکو ملے اور معوذتین سے اُسپر دم کرے۔

باب نظر کے بیان مین

نظر کی تاثیر[۱] سچ ہی ف یعنی کارگر ہونا آدمی مین اور ہر چیز مین کہ اچھا جانکر نظر کرے ثابت اور واقع ہی اگر ہوتی کوئی چیز غالب ہونیوالی تقدیر پر تو غالب ہوتی اسپر نظر یعنی نظر امر عظیم ہی سو جب[۲] کسی کو نظر لگے تو چاہیے کہ دھووے وہ شخص جسکی نظر لگی منھ اپنا اور ہاتھ اپنے اور کہنیان اپنی اور گھٹنے اپنے اور اپنے دونون پاؤن کی انگلیون کے سرا اور جو اعضا کہ تہ بند کے اندر ہین یعنی ستر اور ران اور کرے ایک پیالے مین پھر ڈالے اُس پانی کو اُس شخص پر جسکو نظر لگی کہ حاصل ہوگی اُس سے صحت اور ایک روایت مین آیا ہے

[۱] یہ حدیث ابن عباس کی مشکوۃ کے باب الطب کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث ابو امامہ بن سہل کی مشکوۃ کے باب الطب کی فصل دوم مین ہی ۱۲

کہ وضو کرے اسکے واسطے اور اسی طرح دفع کرتا ہی تاثیر نظر کو جھاڑ پھونک کرنا ساتھ معوذتین اور آیۃ الکرسی اور سورۂ فاتحہ کے اور ان آیتون کے جنمین پناہ مانگنے کا ذکر ہے سو جب کسی کو کوئی چیز اچھی معلوم ہو اور خوش لگے اپنی ہو یا غیر کی اولاد یا مال تو چاہیئے کہ کہے مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنی جو اللہ نے چاہا سو ہوا نہین ہی قوت بندگی کی مگر ساتھ توفیق اللہ کے اسواسطے کہ اس سے نظر نہین لگتی اور کچھ ضرر نہین کرتی اور نہین[۵۲] جائز ہے جھاڑ پھونک کرنا ساتھ منتر کے یعنی جسمین شیاطین کے نام ہون یا وہ چیز کہ نہین جائز ہی شرعًا۔ اور اسطرح نہین جائز ہی تعویذ ڈالنا گلے مین اور نہ جادو کرنا اسواسطے کہ یہ سب افعال شرک ہین انکے کرنے سے آدمی مشرک ہو جاتا ہی پس ہر مسلمان کو لازم ہی کہ ان سے پرہیز کرے۔

باب فال اور شگون بد کے بیان مین

ف فال یہ ہی کہ مثلًا بیمار وقت اندیشہ کرنے کے ہو کہ صحت پاوینگا یا نہین کسی سے نیک بات سنے یعنی مثلًا سنے کہ کوئی کہتا ہی یا سالم اور شگون بد یہ ہی کہ جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرے یا کسی جگہ جانے کا قصد کرے اور اسکو کوئی سامنے آتا ملے تو اسکو نحس جانے اور خدا کی رحمت سے ناامید ہو۔ جائز بلکہ سنت[۵۳] ہی فال نیک لینی اور نہین جائز ہی لینا شگون بد کا **ف** یعنی نہین ہی شگون بد لینے کو تاثیر بیچ جلب کیے نفع اور دفع کرنے ضرر کے اور اسکا اعتقاد[۵۴] اور اعتبار کرنا جائز نہین اسلیے کہ جو کچھ ہوتا ہی وہی ہوگا۔ اور نہین جائز ہی اعتقاد کرنا یہ کہ ایک کی بیماری دوسرے کو

۵۱ یہ حدیث ابو سعید خدری کی مشکوۃ کے باب الطب مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث زینب کی مشکوۃ کے باب الطب مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابو ہریرہ کی مشکوۃ کے باب الفال مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث ابو ہریرہ کی مشکوۃ کے باب الفال مین ہی ۱۲

لگ جاتی ہی یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو نہین لگتی خواہ جذام ہو یا خارش یا چیچک
یا اور کوئی بیماری ہو یعنی بلکہ جو کچھ ہوتا ہی تقدیر الٰہی سے ہوتا ہی اگر دوسرے کو پہلے سے
بیماری لگی ہی تو پہلے کو کہان سے لگی یعنی جسنے پہلے کو بیماری دی اُسی نے دوسرے کو
اور نہین ہی ہامہ **ف** ہامہ ایک جانور کا نام ہی کہ عرب کے لوگ گمان کرتے تھے کہ مردے کی
ہڈیون سے پیدا ہوتا ہی اور اڑتا ہی اور کہتے تھے کہ اگر کوئی مارا جاوے تو اُسکے سر سے
ایک جانور نکلتا ہی کہ اُسکا نام ہامہ ہی اور ہمیشہ وہ فریاد کرتا ہی کہ مجکو پانی دو یہانتک کہ قاتل
مارا جاوے سو شارع نے اِس اعتقاد کو بھی باطل کیا اور حکم کیا کہ یہ کچھ چیز نہین اور
بعضون نے کہا کہ ہامہ اُلّو ہی جسوقت کہ بیٹھتا ہی کسی کے گھر پر اور بولتا ہی تو گھر ویران
ہو جاتا ہی یا کوئی مرجاتا ہی سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس اعتقاد کو باطل کیا
اور اسیطرح نہین ہی صفر **ف** مراد صفر سے مہینہ ہی کہ محرم کے بعد آتا ہی عوام الناس
اسکو محل نزول بلا اور آفات کا جانتے ہین کہ یہ اعتقاد بھی باطل اور بے اصل ہے
اور کہا نووی نے کہ وہ کیڑے ہین پیٹ مین کہ کاٹتے ہین وقت بھوکے کے اور کبھی
اُس سے بدن آدمی کا زرد ہو جاتا ہی اور ہلاک ہو جاتا ہی سو حکم کیا کہ سب باطل ہے
اسکی کوئی اصل ہی نہین ہی اور اسیطرح نہین ہے[1] نوء **ف** نوء کے معنی ہین ایک تارے کا ڈوبنا
اور دوسرے کا نکلنا عرب کے لوگ گمان کرتے تھے کہ مینھ تارے کی تاثیر سے برستا ہی اور اسکو موثر
جانتے تھے جیسے ہندو کہتے ہین مینھ برستا ہی فلانے نچھتر سے سو شارع نے اسکو بھی باطل کیا
اور اسیطرح نہین ہی غول **ف** غول ایک جنس ہی جن اور شیاطین کی عرب کے لوگ گمان
کرتے تھے کہ غول جنگلون مین دکھائی دیتے ہین لوگون کو طرح طرح کی شکلون سے

[1] یہ حدیث ابو ہریرہ کی اور حدیث جابر کی مشکوٰۃ کے باب الفال مین ہے ۱۲

اور لوگون کو راہ بھلا دیتے اور ہلاک کرتے ہین سو شارع نے اسکو بھی باطل کیا۔ اور نہین[۵۱] جائز ہی بیٹھنا پاس جذامی کے بلکہ لائق ہی اُس سے دور بھاگنا جیسے شیر سے بھاگتے ہین **ف** یعنی اسواسطے کہ اگر بتقدیر الٰہی اسکو بھی جذام ہوگیا تو اعتقاد کریگا کہ یہ اسکی صحبت اور ساتھ بیٹھنے سے ہوا پس واقع ہوگا شرک مین پس حکم فرمایا ساتھ الگ ہونے کے جذامی سے تاکہ اُس سے وہم مین نہ پڑے پس حکم بھاگنے کا جذامی سے بطور سد ذرائع کے ہی اور کہا نووی نے کہ جذامی کے بدن سے ایک بو آتی ہی کہ بیمار کر دیتی ہی اُسکو کہ در اصحبت ہو اُسکی اور اُسکے ساتھ ملکے کھاوے پیوے پس یہ باب طب سے ہی نہ باب عدوے سے جیسا ضرر کرتا ہی کھانا ناخوش اور بو ناخوش اور سب ساتھ اذن اللہ کے ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ شگون بد لینا شرک[۵۲] ہی اور نہین ہی ہم مین سے کوئی مگر کہ کبھی اُسکی خاطر مین فال بد سے شک اور وہم راہ پاتا ہی لیکن خدائے تعالیٰ اسکو دور کرتا ہی بہ سبب توکل کے یعنی اگر کبھی بحکم بشریت کے خاطر مین وہم پیدا ہو تو چاہیئے کہ خدا پر توکل کرے اور اُس کام کو کیے جاوے تابع وہم کے نہووے اور اگر کوئی کسی کام کے واسطے نکلے تو فال نیک لیوے چاہیئے کہ سُنے کوئی نیک نام جیسے یا راشد یا نجیح یعنے اے سیدھے راہ پانیوالے یا مطلب کو پہونچنے والے اور اگر کسی کا مال و جان بہ تقدیر الٰہی ہلاک ہوجاوے اور اُسکے لیمن جرم[۵۳] جاوے یہ بات کہ یہ خرابی اور نقصان جان و مال کا بسبب رہنے کے ہی اُس گھر مین تو اُسکو چاہیے کہ اس گھر کو چھوڑ کر کسی اور مکان مین جاوے تاکہ مادہ وہم کا قطع ہوجاوے اور بیچ ورطہ شرک خفی کے نہ پڑے اور اسی طرح[۵۴] جائز ہی جانا ایک جگہ

---

۵۱ یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوٰۃ کے باب الفال مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث عبداللہ بن مسعود کی مشکوٰۃ کے باب ایضاً مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث انس کی مشکوٰۃ کے باب الفال مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث یحییٰ کی مشکوٰۃ کے باب ایضاً مین ہے ۱۲

سے دوسری جگہ مین واسطے تبدیل آب و ہوا کے لیکن جب وبا واقع ہو تو نکلنا جائز نہین اور نہین[۵۱] جائز ہی کہ روکے کسی مسلمان کو شگون بد اس کام سے کہ قصد کیا ہی اُسنے جسکا سو جب دیکھے کوئی اس چیز کو کہ شگون بد اس سے لیتے ہین اور وسواس پیدا ہوتا ہے تو چاہیے کہ کہے یا الٰہی نہین لاتا نیکیون کو مگر تو اور نہین دور کرتا بُرائیون کو مگر تو اور نہین ہے پھرنا بُرائی سے اور نہ قوت نیکی پر مگر ساتھ توفیق خدا کے۔

باب کہانت کے بیان مین

ف کاہن اُسکو کہتے ہین کہ آیندہ کی خبرین دے اور دعویٰ کرے کہ مین مخفی چیزون اور اسرار پوشیدہ کو پہچانتا ہون نہین[۵۲] جائز ہی جانا پاس کسی کاہن کے اور نہ رمال کے اور نہ نجومی کے اور نہ اعتقاد کرنا اُنکی خبرون پر اور جو آوے کسی کاہن اور نجومی پاس اور اس سے کچھ پوچھے یعنی غیب کی باتین تو اُسکی چالیس دن کی نماز قبول نہین ہوتی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کسی کاہن پاس آوے اور اسکی بات کو سچا جانے تو وہ کافر ہو جاتا ہے یعنی پوچھنے والا۔ اور اسی[۵۳] طرح نہین جائز ہی سیکھنا کسی قسم علم نجوم کا اور جو سیکھے کوئی قسم علم نجوم سے تو سیکھا اسنے ایک ٹکڑا سحر اور جادو کا اور فرمایا نجومی کاہن کا حکم رکھتا ہی کہ ساتھ علامتون کے غیب کی خبرین بتلاتا ہی اور کاہن حکم ساحر کا رکھتا ہی اور جو جادو کرے اور اسکا اعتقاد رکھے وہ کافر ہی یعنی پس اسطرح کاہن اور نجومی بھی کافر ہی۔ اور کبھی کوئی بات کاہن کی سچی نکلتی ہی تو اسکا سبب یہ ہی کہ جسوقت حکم کرتا ہی اللہ[۵۴] تعالیٰ کسی کام کا تو تسبیح کہتے ہین فرشتے عرش کے اُٹھانے والے پھر تسبیح کہتے ہین فرشتے اس آسمان والے جو انکے متصل ہین یعنے ساتوین آسمان والے یہان تک کہ پہونچتی ہی تسبیح پہلے آسمان کے فرشتون مین پھر ساتوین

۵۱ یہ حدیث عروہ کی مشکوۃ کے باب ایضا مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث معاویہ اور عائشہ کی مشکوۃ کے باب الکہانۃ مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث حفصہ کی مشکوۃ کے باب ایضا مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث ابن عباس کی مشکوۃ کے باب الکہانۃ مین ہے ۱۲

آسمان والے فرشتے حاملین عرش سے پوچھتے ہین کہ تمھارے رب نے کیا کہا سو خبر دیتے ہین وہ انکو ساتھ
اُس چیز کے کہ فرمائی پھر اسی طرح خبر پوچھتے ہین[۱] بعضے آسمان والے بعضون سے یہانتک کہ پہونچتی
ہی وہ خبر پہلے آسمان والون کو پس لے بھاگتے ہین جن اُن خبرون کو چوری سے پھر ڈالتے ہین انکو
اپنے دوستون کی طرف یعنی کاہنون کی اور پھینکے جاتے ہین طرف انکے انگارے آسمانون سے
پس جو خبر کہ لاوے اسکو کاہن اسطرح پر کہ ہی یعنی ہو بہو بغیر کمی بیشی کے تو وہ چیز درست ہی
لیکن کاہن لوگ اس ایک سچی بات مین سو سے زیادہ جھوٹ ملاتے ہین پس نادان
لوگ صرف اسی ایک سچی بات کو پکڑ کے اسکے معتقد ہو جاتے ہین اور اسکے سو جھوٹ کو نہین
پکڑتے سو کہتے ہین کہ جیسا اسنے فلانے فلانے دن کہا تھا ویسا ہی ہوا سو یہ انکی گمراہی
ہی اور انکا کفر۔ اور جب[۲] مینھ برسے تو نہین ہی جائز یہ کہنا کہ مینھ برسائے گئے ہم بسبب غروب
ہونے ایک تارے کے اور نکلنے ایک تارے کے بلکہ یون کہے کہ مینھ برسا ہمپر اللہ کے فضل سے
اور اسکی رحمت سے اور جو شخص کہے کہ مینھ برسا ہمپر تارے کی تاثیر سے یعنے یہ اعتقاد کرے
کہ تارے فاعل اور مدبر مینھ برسانے کے ہین تو وہ کافر ہو جاتا ہی اور یہ اعتقاد کفر ہے
داخل ہی علم نجوم مین۔

یہ باب ہی خوابون کے بیان مین

ف حقیقت خواب کی نزدیک اہل سنت کے پیدا کرنا حق تعالی کا ہی سونے والے کے
دل مین علوم کو جیسے جاگتے کے دلمین اور اللہ تعالی قادر ہی اسپر نہ بیداری اسکا باعث ہے
اور نہ نیند اس سے مانع ہے اور پیدا کرنا ان علوم کا سوتے ہوے کے دلمین علامت ہے
اور واقعات پر جو ثانی الحال مین اسکو پیش آتے ہین کہ اُسکو اُسکی تعبیر کہا جاتا ہے

[۱] یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کے باب ایضاً مین ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث زید بن خالد کی مشکوۃ کے باب لکہانۃ مین ہے ۱۲

جیسے کہ اور دلیل ہی وجود میں ہے آنحضرت[1] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین باقی رہا آثار
نبوت سے کچھ مگر سچی خوابین ف یعنی وحی منقطع ہوگئی ہی اور نہین باقی رہی کوئی چیز
کہ معلوم کی جاوے اس سے وہ چیز جو آیندہ ہونے والی ہی مگر سچی خواب کہ اس سے
کچھ کچھ چیزین آیندہ کی معلوم ہوا کرینگی اور مومن صالح کا سچا خواب چھیالیسواں[2] حصہ
نبوت کا ہی اور جو چیز کہ نبوت کی جزو ہو وہ جھوٹی نہین ہوتی ف یعنی جو ایماندار
خواب دیکھے اور اس کے مطابق اسکی تعبیر پاوے تو گویا اسکو ۱/۴۶ علم نبوت کا حاصل
ہوا پس چاہیے کہ طلب حق مین تیز رو ہووے اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی
کہ جزو شے کا ساتھ شے کے ہوتا ہی پس جب نبوت باقی نہ رہی تو جزو اسکا کیونکر رہا
جواب اسکا یہ ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ خواب ایک جزو ہی اجزاے علم نبوت سے
اور علم نبوت باقی ہی اگرچہ نبوت باقی نہین مقصود مدح ہی خواب کی یہ بھی پرتوہ ہے
نبوت کا اور اسکے مانند ہی صدق ظہور مین کہ جیسا خواب مین دیکھے ویسا ظہور مین آتا ہی
اور یہ مطلب نہین کہ وہ حقیقۃً نبوت کا حصہ ہی اور سچی خواب دیکھنے والا حقیقۃً نبی
ہوجاتا ہی والا لازم آویگا کہ ہر شخص ہو اسواسطے کہ ایسا تو کوئی مسلمان نہین کہ جسکو
ساری عمر مین کبھی کوئی خواب بھی سچی نہ آئی ہو بلکہ یہانتک تجربہ مین آچکا ہے کہ
نہایت درجے کی حرام کار عورت جو یار در بر و بادہ در سر کی مصداق ہو بعضے
وقت کوئی خواب دیکھتی ہی اور وہ سچی نکلتی ہی پس اس سے لازم آویگا کہ وہ عورت بھی نبی
ہو اور یہ بھاری کفر ہی پس معلوم ہوا کہ مراد اس حدیث مین اصل نبوت نہین بلکہ
علم نبوت مراد ہی جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ راہ روش نیکی اور بردباری اور

[1] یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کے باب الرویا کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [2] یہ حدیث انس کی مشکوۃ کے باب الرویا کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

میانہ روی نبوت سے ہی یعنی علم نبوت سے ہی پس یہان سے باطل ہوگیا یہ خیال محال
قادیانی کا کہ اس حدیث کی سند سے دعوی کرتا ہی کہ نبوت ختم نہین ہوئی اور اس سے یہ
معلوم ہوا کہ نبی جھوٹا نہین ہوتا اور نبوت کے ساتھ جھوٹ محال ہی جو جھوٹا ہو وہ نبی نہین
سو جب[۵۱] کوئی اچھا خواب دیکھے تو جانے کہ خدا کی طرف سے بندے کو بشارت ہے تا
باعث ہو حسن ظن اور امیدواری کا ساتھ اللہ کے اور جب بُرا خواب دیکھے تو جانے
کہ یہ شیطان کی طرف سے ہی یعنی دکھاتا ہی تاکہ غمگین کرے مسلمان کو اور بدگمان ہو اللہ تعالے
کی حق مین سو جب کوئی ایسا خواب دیکھے کہ خوش لگے اسکو تو نہ بیان کرے اسکو مگر اپنے
کسی دوست سے یعنے علما اور صلحا اور اقربا سے اور حمد کرے اللہ تعالی کی جیسا کہ ایک
روایت مین آیا ہی اور جس وقت کہ دیکھے کوئی ایسا خواب جو ناخوش لگے اس کو تو چاہیے
کہ پناہ مانگے ساتھ اللہ کے اسکی بُرائی سے۔ اور شیطان کی بُرائی سے تین بار یعنے کہے
اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور چاہیے کہ تھوکے اپنی بائین طرف تین بار اور اپنی کروٹ
کو بدل ڈالے اور نہ بیان کرے اس خواب کو کسی سے یعنے نہ دوست سے نہ دشمن سے
تاکہ وہ بُری تعبیر نہ دے بحسب ظاہر صورت اسکی کے اسواسطے کہ خواب کی تعبیر جیسے
کوئی کہے ویسے ہی واقع ہوتی ہی بتقدیر الہی پس وہ خواب نہین ضرر کریگا اسکو اور
تیسری[۵۲] قسم خواب کی خیال نفس کا ہی یعنی جیسے ایک شخص کوئی کام کرتا ہی از بسکہ وہ اسکے
خیال مین بیٹھ رہا ہی وہی خواب مین دیکھتا ہی۔ اور ممکن[۵۳] ہی دیکھنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو خواب مین اور زیارت ہونی آپ کی سو جسنے حضرت کو خواب مین دیکھا تو اُس نے

۵۱ یہ حدیث ابو قتادہ اور جابر کی مشکوۃ کے باب الرویا مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابو ہریرہ کی مشکوۃ کے باب الرویا کی پہلی فصل مین ہے
۵۳ یہ حدیث ابو ہریرہ اور ابو قتادہ کی مشکوۃ کے باب الرویا کے فصل ایضا مین ہے ۱۲

بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھا یعنے اسکو چاہیے کہ اس خواب کو سچا جانے اسکو شیطانی وسوسہ خیال نہ کرے اسواسطے کہ شیطان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت نہین بن سکتا ف امام نووی نے لکھا ہی کہ جسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اسنے حقیقۃ حضرت ہی کو دیکھا خواہ اُنکی صفت معروفہ پر دیکھا یا سوا اسکے اور اختلاف صفات کا موجب اختلاف ذات کا نہین ہوتا اور اختلاف اور تفاوت صورتون مین باعتبار کمال و نقصان ایمان دیکھنے والے کے ہی جسکا ایمان کامل ہو وہ حضرت کو اچھی صورت مین دیکھتا ہی اور جسکا ایمان ناقص ہو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکے برخلاف دیکھتا ہے۔

باب ہی بیچ بیان اُن حدیثون کے کہ دل نرم کرتی ہین اور تاثیر کرتی ہین دل مین کہ زہد دُنیا اور رغبت آخرت کی اُنسے حاصل ہوتی ہی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دو نعمتین ایسی دی ہین کہ فریب کھایا ہے انمین اکثر آدمیون نے ایک تندرستی ہی یعنی صحت بدن کی امراض سے دوسری فراغت یعنی خالی ہونا وقت کا مشغول اور پریشان کرنیوالی چیزون سے ف یعنی قدر ان دونون نعمتون کی اکثر لوگ نہین پہچانتے اور کار آخرت نہین کرتے اور فرصت کو غنیمت نہین جانتے جسوقت بیمار ہون تشویش اور حیرانی مین گرفتار ہون اسوقت انکی قدر جانتے ہین یا اسکے معنی یہ ہین کہ نہین پہچانتے لوگ قدر ان نعمتون کی کہ نہین کرتے انمین اعمال کہ آخرت مین انکے محتاج ہونگے اپنی عمر کے ضایع کرنے پر اسکے جاتے رہنے

ف یہ حدیث ابن عباس کی مشکوۃ کے باب الرقاق کے پہلی فصل مین ہی ۱۲

کے وقت اور نہین نفع دیگی انکو ندامت اور پشیمانی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ یعنی یہ دن غبن کا ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حسرت کرینگے بہشتی لوگ مگر اس ساعت پر کہ گذرے انپر اور نہ یاد کیا اُنھون نے اسمین اللہ کو اور نہین ہی مثال دنیا کی یعنی اسکی نعمتون اور زمانے کی آخرت کی نعمتون کے مقابلے مین مگر مثل اس شخص کے جو اپنی اُنگلی دریا مین ڈالے پس چاہیے کہ دیکھے کہ ساتھ کس چیز کے پھرتی ہی ف یعنی کس قدر پانی اسمین لگتا ہی دریا مین سے یعنی کچھ نہین لگتا سوائے رطوبت کے یا ایک آدھ قطرے کے پس ایسی ہی دنیا قلیل اور حقیر ہی بہ نسبت آخرت کے اور یہ بھی تمثیل ہی واسطے سمجھانے کے والا متناہی کو غیر متناہی کے ساتھ کچھ نسبت نہین قطرہ کہ دریا سے نکلتا ہی باوجود قلت وحقارت کے کچھ نسبت نہین رکھتا دریا سے اور دنیا آخرت سے اسقدر بھی نسبت نہین رکھتی حاصل یہ کہ اس دنیا سریع الزوال کی نعمتون پر مغرور نہونا چاہیے اور نہ اسکی تنگی اور تکلیف پر جزع فزع کرنی چاہیے بلکہ کہے اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ یعنی نہین ہی جینا مگر جینا آخرت کا پھر چاہیے کہ جانے اس بات کو کہ دنیا کھیتی ہی آخرت کی اور دنیا ایک ساعت ہی پس صرف کرے اسکو بندگی اور عبادت الٰہی مین۔ اور فرمایا کہ دنیا اپنی تمام لذات کے ساتھ ذلیل تر ہی نزدیک خدا کے ایک بکری کے بچے مرے ہوئے سے جسکو کوئی ایک درہم سے مول نہ لیوے ف مقصود اس سے بے رغبت کرنا ہی دنیا سے اور رغبت دلانی ہی آخرت مین الی سوا واسطے کہ بیہقی نے حسن سے مرسل روایت کی ہی حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ

ل۵ یہ حدیث مستورد کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ل۵۲ متناہی وہ چیز ہے جسکی انتہا ہو ۱۲ ل۵۳ یہ حدیث جابر کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

رأس الخطیئۃ یعنی محبت دنیا کی سر ہی ہر گناہ کا جیسا کہ چھوڑ دینا دنیا کا سر ہی ہر عبادت کا اور سبب اسکا یہ ہی کہ محبت رکھنے والا دنیا کا اگرچہ مشغول ہوا امور دینوی مین لیکن اسکے اعمال مین اغراض فاسدہ کو دخل ہوتا ہی اور تارک دنیا اگرچہ مشغول ہوا امور دنیاوی مین مقصود ہوتی ہی اسکو آخرت چنانچہ اسی لیے کہا ہی بعضے عارفون نے کہ جسنے دوست رکھا دنیا کو نہین ہدایت کر سکین گے اسکو تمام مرشد اور جسنے ترک کیا دنیا کو نہین گمراہ کر سکین گے اسکو تمام مفسد اور فرمایا کہ دنیا[1] قید خانہ ہی واسطے ایماندار کے اور بہشت ہی واسطے کافر کے ف یعنی دنیا مشابہ قید خانے کے ہی واسطے مسلمان کے کہ محنت اور شدت دیکھتا ہی اسمین اور منع چیزون سے اپنے تئین بچاتا ہی اور مشقت طاعات پر متحمل ہوتا ہی یا تنگ ہی میدان دنیا کا اس لیے چاہتا ہی کہ دنیا سے نکلے اور میدان ملکوت مین جولانی کرے اور بمنزلہ بہشت کے ہی واسطے کافر کے کہ لذتون اور شہوتون کے ساتھ اسمین مشغول ہی اور نہین چاہتا اس سے نکلنا یا مراد یہ ہے کہ دنیا مانند قید خانے کے ہی ایماندار کے لیے بہ نسبت ان ثوابون اور نعمتون کے کہ تیار کی گئی ہین واسطے اسکے آخرت مین اور مانند بہشت کے ہی واسطے کافرون کے بہ نسبت اس عذاب دردناک کے کہ تیار کیا گیا ہی واسطے انکے آخرت مین یعنی مومن ہر چند کہ دنیا مین نازاور نعمت مین رہے ہنوز کم ہی ہی اور آخرت مین بہتر اس سے پاویگا اور کافر ہر چند محنت اور شدائد دیکھے دنیا مین آخرت مین بدتر حال ہوگا اسکا اس سے اور فرمایا کہ[2] مومن جب نیکی کرتا ہی تو اسکو آخرت مین ثواب پورا ملتا ہی اور دنیا مین بھی بدلہ پاتا ہی اور فراخی ہوتی ہی اسکو رزق مین اور حاصل ہوتی ہی اسکو خوش گذرانی اور فراغت دل کی

[1] یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [2] یہ حدیث انس کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی پہلی فصل مین ہی ۱۲

اور سلامتی آفات سے اور کافر جب نیکی کرتا ہی واسطے خدا کے تو پاتا ہی بدلہ اسکا تمام دنیا ہی مین
آخرت مین اُسکا بدلہ نہین دیکھتا اور اسکا ثواب نہین پاتا اور تقاضا کرتا ہی اسکو جو وارد ہوا
ہی اور حدیث مین کہ مومن کو بدلہ دیا جاتا ہی بدیون کا دنیا مین ساتھ انواع محنت اور
مشقت اور بلاؤن کے یہانتک کہ جب پہونچے گا آخرت مین تو نہین ہوگی اسکے لیے کوئی برائی
اور ابن حبان نے روایت کی ہی کہ جب نازل ہوئی یہ آیت مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ تو کہا ابوبکر
صدیق نے کہ کون نجات پاویگا یا حضرت فرمایا کہ بخشے تجکو اللہ تعالیٰ اے ابوبکر کیا نہین غمگین
ہوتا تو کیا نہین رنج اُٹھاتا تو کیا نہین بیمار ہوتا تو کیا نہین پہونچتین تجکو بلائین کہا صدیق
اکبر نے ہان یا حضرت فرمایا یہ اس چیز سے ہی کہ سزا دی جاتی ہی تمکو ساتھ اسکے۔ اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ مصیبتین اور بیماریان جزا ہین دنیا مین۔ اور[۱] فرمایا کہ ڈھانکی گئی ہی آگ
دوزخ کی ساتھ شہوتون اور لذتون کے اور ڈھانکی گئی ہی بہشت ساتھ سختیون اور مشقتونکے
ف یعنی جب طاعات اور عبادات پر ہمیشگی کرینگے اور شہوتون اور لذتون سے صبر کرینگے
مشقت کھینچین گے تب بہشت مین پہونچینگے اسلیے کہ جو چیز پردے مین ہووے جب پردہ تک
نہ پہونچین اور اسکو درمیان سے نہ اٹھاوین تب تک وہ چیز ظاہر نہوگی پس چونکہ بہشت مشقت کے
پردون مین پوشیدہ ہی تو اول مشقتون کو پہونچین اور اُن سے گذرین تب بہشت مین پہونچینگے
اور اسطرح شہوات یعنی نفسانی خواہشین دوزخ کے آگے پردہ ہین جب شہوات کو پہونچین اور
انکے مرتکب ہون تو دوزخ کو پہونچینگے اور مراد شہوات سے حرام چیزین مانند شراب اور زنا
اور غیبت کے اور جو انکے مانند ہی والامر مرتکب ہونا شہوات مباحہ کا موجب دخول دوزخ کا
اور مانع دخول بہشت کا نہین ہی مگر البتہ مقام قرب اور ولایت سے دور ڈالتا ہی اور اس

[۱] یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

جگہ سے معلوم ہوتا ہی کہ معنی العلم حجاب اللہ کے یہ ہین کہ علم پردہ ہی درمیان بندے اور خدا کے جب علم کو پہونچین اور سمین در آوین تب معرفت خدا کو پہونچین گے اور فرمایا کہ ہلاک ہوا یا ہلاک ہو بندہ دنیا کا یا بندہ درہم کا اور بندہ دینار کا یعنی جسنے اختیار کیا اور ترجیح دی مال کو اپنے معبود کی رضا پر اسطرح کہ لیتا ہی اُسکو بغیر وجہ حلال کے اور نہین خرچ کرتا اسکو اسکے مصرف مین حاصل یہ کہ دوست دار مال کا ہی خواہ کیسا ہی ہو اور جمع کرتا ہی اُسکو اور بخل کرتا ہی ساتھ اسکے حقوق مین اور دوست دار ہی کپڑون فاخرہ کا اور گرفتار ہی زیب اور زینت مین بقصد تکبر اور تجمل کے اور جو زرا اور کپڑے کا بندہ ہو اسکا نشان یہ ہی کہ اگر دیا جاوے زرا اور کپڑا تو خوش ہوا اور اگر نہ دیا جاوے تو ناخوش ہو یعنی ہمیشہ اسکو لوگون کے مال مین طمع اور اسکے جمع کرنیکی حرص ہو اگر دین تو راضی ہووے اور اگر نہ دین تو ناراض ہو پھر مکرر دعا بد کی تاکید کے واسطے سو فرمایا کہ ہلاک ہوا اور سرنگون اور ذلیل اور خوار ہوا ایسا شخص اور جسوقت کانٹا لگے اسکے پاؤن مین پس نہ نکالا جاوے یعنی جب شدت اور محنت مین مبتلا ہو کوئی اسکی مدد نکرے اور جب بیان کی بدحالی ان لوگون کی جو حرص دنیا مین مبتلا ہین تو انکے مقابلے مین ذکر کیا ان لوگون کا جو دین کے طالب ہین اور دنیا کے تارک جو جہاد کے ساتھ اللہ کی راہ مین مشغول ہین اور بے رغبت ہین دنیا اور اُسکی زینت سے اور اہل دنیا اور ظاہر پرستون کی نظرون مین خوار اور ذلیل معلوم ہوتے ہین پس فرمایا خوش حالی ہو اُس بندے کے واسطے کہ پکڑے کھڑا ہی باگ اپنے گھوڑے کے واسطے جہاد کے راہ خدا مین پشان اور پراگندہ ہین بال اسکے سر کے گرد آلودہ ہین پاؤن اُسکے اگر اسکو لشکر کی نگہبانی کے واسطے مقرر کیا ہے تو ہوتا ہے نگہبانی کامل مین یعنی نہ غافل ہوتا ہے اس سے

۵۲ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی فصل پہلی مین ہے ۱۲

نہ سوتا ہی بلکہ خوب ہشیاری سے نگہبانی رہتا ہی اور اگر ہوتا ہی پیچھے کے لشکر مین یعنی مقرر کرتے ہین
اسکو پیچھے کے لشکر مین واسطے نگہبانی کے تو رہتا ہی پیچھے کے لشکر مین یعنی وہ تابع اور فرمانبردار
ہی مسلمانون کا جو کچھ کہتے ہین کرتا ہی اور جہان رکھتے ہین رہتا ہی تکبر اور اصرار نہین کرتا اور
اگر اجازت مانگتا ہی لوگون کی مجلس مین آنیکی تو اسکو اجازت نہین ملتی یعنی بہ سبب نہونے
مال و جاہ کے اور اگر سفارش کرتا ہی کسی کی تو نہین قبول کی جاتی اسکی سفارش یعنی بہ سبب
اسکے خوار اور بے قدر ہونیکے لوگون کی نظرون مین ف بندہ دنیا رکا اس سبب سے کہا کہ وہ
اسباب دنیا کی محبت مین گرفتار ہی اور اگر مال اسکے ملک مین ہو اور اسکی دوستی مین گرفتار نہو تو
مذموم نہین اور خاص دنیا اور درہم کو اسواسطے ذکر کیا کہ یہ دونون چیزین نقد ہین کہ حاصل
ہوتے ہین بسبب انکے تمام مقاصد نفس اور شیطان کے۔ اور یہ جو کہا کہ ہلاک ہو تو یہ بد دعا ہی
اور اگر حمل کیا جاوے اسکو اوپر خبر دینے کے اُس شخص کے حال سے اور اسکی ذلت اور
خواری سے دنیا اور آخرت مین تو بھی جائز ہی اور فرمایا کہ جملہ[1] ان چیزون سے کہ ڈرتا ہون
مین تمپر پیچھے اپنی وفات کے وہ چیز ہی جو کھولی جاویگی تمپر تازگی اور خوبی دنیا کی سے اور
زینت اسکی پس کہا ایک شخص نے یا حضرت کیا لاویگی بھلائی برائی کو یعنی حاصل ہونا مال
اور غنیمت کا بھلائی ہی پس کیونکر ہوگا وسیلہ اور سبب برائی کا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی
اتری سو فرمایا کہ مقرر نہین لاتی ہی بھلائی اور برائی کو یعنی رزق اگرچہ بہت ہو منجملہ
بھلائی کے ہی اور اس سے برائی پیش نہین آتی مگر بعارض بخل اور اسراف کے اور بڑھ جانیکے حد
اعتدال سے یعنی یہ مال دنیا کا سبز اور تر و تازہ و نرم اور رنگین ہی کہ آنکھ مین اچھا معلوم
ہوتا ہے اور لذیذ خوش مزہ ہی کہ لینا اسکا دل مین لذت زیادہ کرتا ہی پس جو کوئی کہ لیوے

[1] یہ حدیث ابو سعید خدری کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

مال کو ساتھ اُسکے حق کے یعنی بقدر حاجت کے وجہ حلال سے پیدا کرے اور رکھے اسکو
اسکے حق مین یعنی اسکے مصرف مین کہ واجب ہی یا مستحب پس اچھا مدد کرنیوالا ہی وہ مال یعنی دین پر
اور جو کوئی کہ لیوے اسکو بغیر حق کے ہوتا ہی مانند اس شخص کے کہ کھاتا ہی اور سیر نہین ہوتا
یعنی بسبب غلبۂ حرص کے اُسکا دل سیر نہین ہوتا اگرچہ اسکو ہفت اقلیم کی بادشاہی ملے
اور ہوگا وہ مال دلیل اسپر یعنی اسکے اسراف اور حرص پر دن قیامت کے **ف**
تازگی اور خوبی دنیا کی اسمین اشارہ ہی اس طرف کہ ابتدا اسکی شیرین اور سبز ہے اور
پھر جلدی فنا ہوجاتی ہی۔ اور فرمایا کہ قسم ہی اللہ کی نہین ڈرتا مین تم پر فقر اور محتاجی
سے یعنی اسلیے کہ اسمین سلامتی غالب ہے اور وہ نافع تر ہی تمھارے لیے لیکن مین ڈرتا ہون
تمپر اس بات سے کہ فراخ کیجاوے تمپر دنیا یعنی پس کروگے تم معاملہ غنیون کا تا پس
ہلاک ہوجاؤگے ساتھ انواع بلا کے جیسے کہ فراخ کی گئی ان لوگون پر کہ تھے تم سے
پہلے یعنی پس ہلاک ہوئے وہ بہ سبب رحم کرنیکے فقرا پر بسبب کمال رغبت اور حرص کے
مال مین پس رغبت کرو تم دنیا مین یعنی اختیار کرو اُسکو اور حرص کرو اُسکی نہایت
جیسی کہ رغبت کی پہلے لوگون نے اسمین اور ہلاک کریگی تم کو جیسے ہلاک کیا اُنکو **ف**
سبب خوف کا فراخی دنیا کی ہی کہ باعث رغبت اور ہلاک کا ہوا گرفتاری حرص کی
اور نہایت رغبت کی اسکے جمع اور ذخیرہ کرنے کی ہو کہ موجب ہلاک ہونیکا ہی آخرت
مین اور آدمی کو چاہیے[۵۱] کہ طلب کرے اللہ تعالی سے رزق بقدر قوت اور کفایت کرے
قوت پر **ف** قوت اس کھانے پینے کو کہتے ہین جو نگاہ رکھے بدن کو اور بدن اس سے
قائم رہے اور بعضون نے کہا کہ کفاف وہ ہی جو جان کو بچا رکھے اور جاننا چاہیئے کہ

[۵۱] یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

کفاف مختلف ہوتا ہی ساتھ اختلاف اشخاص اور احوال کے ایک تو وہ ہی کہ اسکی عادت
قلیل کھانے کی ہی جیسے کہ دو تین روز یا زیادہ اس سے بھوکا رہ سکتا ہی اور دوسرا وہ
ہی کہ ایک روز مین دو تین بار کھاتا ہی اور ایک عیالدار ہی تھوڑا ہو یا بہت اور دوسرا
عیال نہین رکھتا اور قحط اور تنگی کے زمانے مین تھوڑی چیز پر کفایت کرتا ہی اور فراخی
اور ارزانی مین زیادہ اس سے طلب کرتا ہی پس مقدار قوت کا ضابطہ نہین ہو سکتا اور
محمودہ ہی کہ ہو سبب اسکے قوت طاعت پر اور حرکات عادی قوت نہون یعنی چلنے پھرنے
سے نہ رہجاوے اور لکھا ہی علما نے کہ کفاف افضل ہی فقر اور غنا سے اور اگر کثرت مال کمرا ہی
اور اسراف کا سبب نہو اور بلکہ زیادتی نیکیون کا سبب ہو تو وہ فضیلت اور طرح کی ہی[۱] اور
مراد کو پہونچا وہ شخص جو مسلمان ہوا اور رزق دیا گیا بقدر کفاف کے یعنی اسقدر کہ کفایت
کرے اسکو امر دنیا مین اور باز رکھے اسکو ماسوا اللہ سے اور قناعت دی اسکو اللہ تعالیٰ
نے ساتھ اس چیز کے کہ دی ہی اسکو قسم رزق سے اور راضی کیا اسکو ساتھ قسمت
کے اور فرمایا کہ کہتا ہی بندہ مال میرا یعنی فخر کرتا ہی بہ سبب مالک ہونے مال کے اور نہین
جانتا وبال اسکا اور مقرر جو کچھ کہ حاصل ہوتا ہی اسکے واسطے مال سے فقط تین منافع ہین
فی الجملہ لیکن ایک منفعت انمین سے حقیقی ہی اور باقی رہنے والی ہی اور دو چیزین دنیا مین منافع
کی ہین اور فنا ہونیوالی ہین اول وہ چیز ہی کہ کھائی اسنے اور تمام کی دوسری وہ چیز
کہ پہنی پس پرانی کی یعنی پھاڑ ڈالی یا اللہ کے واسطے کسی کو دیدی پس ذخیرہ کی
یعنی آخرت کیلیے اور جو چیز کہ سوائے اسکے ہی دنیا کے مال اور اسباب سے پس اس سے وہ بندہ
گذرنے والا ہی اور چھوڑنے والا ہی اسکو لوگون کے واسطے ف ذخیرہ کیا انمین اشارہ ہے

[۱] یہ حدیث عبداللہ بن عمرؓ کی مشکوٰۃ کے باب الرقاق کی پہلی فصل مین ہی ۱۲

اسطرف کہ جمع کرنا مال کا حقیقت مین یہ ہی کہ بخشے اور اللہ کیواسطے محتاجون کو دے تا ذخیرہ ہو ثواب اُسکا روز حاجت کے قیامت مین اور فرمایا[۵۱] کہ ساتھ جاتی ہین میت کے تین چیزین پس پھر آتی ہین دو چیزین یعنی اپنے مکان کو اور چھوڑ آتی ہین اُسکو اکیلا اور ایک چیز ہمیشہ ساتھ رہتی ہی جاتے ہین اسکے ساتھ اسکے گھر والے یعنی اولاد اور اقارب اور مال اسکا یعنے مانند لونڈی غلام وغیرہ کی اسکا عمل بھی اسکے ساتھ جاتا ہی یعنی اچھا اور برا پس پھر آتا ہی اہل اور مال اسکا اور ساتھ رہتا ہی اسکے عمل اسکا یعنی جو کچھ کہ مرتب ہوتا ہی اسپر ثواب اور عذاب سے اور فرمایا[۵۲] کہ تم مین کون ایسا ہی کہ بہت پیارا ہو اسکو مال اسکے وارث کا اسکے اپنے مال سے یعنی ایسا کون چاہتا ہی کہ اسکے پاس مال نہو اور اسکے وارث کے پاس مال ہو صحابہ نے عرض کیا کہ حضرت ہم مین سے کوئی ایسا نہین مگر کہ اپنا مال اسکو بہت پیارا ہوتا ہی اسکے وارث کے مال سے فرمایا کہ مال اسکا حقیقت مین وہ ہی کہ آگے بھیجا اسنے یعنی اللہ کے واسطے فقرا اور محتاجون کو دیا اور اسکے وارث کا مال وہ ہی جو اُسنے پیچھے چھوڑا پس اگر چاہے کہ اسکے واسطے مال ہووے تو چاہیئے کہ اللہ کے واسطے محتاجون کو دیوے اور پیچھے نہ چھوڑے اور چونکہ آدمی اپنے مال کو آگے نہین بھیجتا اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہی تو معلوم ہوتا ہی کہ وارث کے مال کو زیادہ دوست رکھتا ہی اپنے مال سے اور مراد یہ ہی کہ بخل کرتا ہی اور حق اللہ کا نہین ادا کرتا اور بعد صدقہ اور وصیت کرنیکے واسطے محتاجون کے کہ اکثر اسکا تہائی ہی وارثون کیلیے مال چھوڑ جاوے تو افضل ہی جیسے کہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر تو اپنے وارثون کو مالدار چھوڑے تو بہتر ہی اس سے کہ بھیک مانگین لوگون سے ہاتھ پھیلا کر۔ اور فرمایا کہ نہین ہی غنی ہونا بہت مال اور متاع سے۔ ولیکن دولتمندی حقیقی دل کی ہی وقت یعنی جس کا دل جمع کرنے مال کے ساتھ متعلق ہو اور

[۵۱] یہ حدیث ابو ہریرہؓ اور انس کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۵۲] یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی اور انس کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی فصل اول مین ہے ۱۲

طلب[1] زیادتی مال پر حریص ہو وہ فقیر اور محتاج ہی اگرچہ کتنا ہی مال رکھتا ہو اور جو کوئی قانع اور راضی ہی ساتھ قوت اور کفاف کے اور دور ہی حرص اور زیادہ طلبی سے وہ غنی ہے اگرچہ اسکے پاس کچھ مال نہو جیسے کہا گیا ہی تونگری بدل ست نہ بہ مال و بزرگی بعقل ست نہ بہ سال یا مراد ساتھ غنا نفس کے حاصل کرنا کمالات علمی اور عملی کا ہی کہ نفس ناطقہ انسانی بدون اسکے غنی نہین ہو سکتا یعنی بخت اور دولت اور تونگری سبب کمال کے ہی نہ بسبب مال کے علم اور عمل مین کمال حاصل کرے۔ اور آدمی[2] کو چاہیئے کہ پانچ چیزون کو اختیار کرے اول یہ کہ بچے ان چیزون سے کہ حرام کی ہین شارع نے پس اگر ایسے بچے تو ہوگا زیادہ تر عابد سب لوگون سے دوسرے راضی رہنا ساتھ اس چیز کے کہ قسمت کی اللہ تعالے نے پھر اگر راضی ہووے قسمت پر تو حق ہوگا زیادہ تر غنی سب لوگون سے یعنی جب بندہ راضی ہوا اپنے نصیب پر اور طمع اور حرص زیادتی کی نہ رہے تو بے پرواہ ہو جاتا ہی اور یہی معنی ہین غنی ہونے کے تیسرے احسان کرنا اپنے ہمسایے سے یعنے اگرچہ برائی کرے وہ ساتھ اسکے چوتھے دوست رکھے واسطے سب لوگون کے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی اسکو اپنے نفس کے لیے یعنی دنیا اور آخرت کی خیر سے جو شخص یہ کام کرے ہوگا وہ مسلمان کامل پانچوین یہ کہ بہت نہ ہنسے اس لیے کہ بہت ہنسنا مار ڈالتا ہی دل کو اور سخت کر دیتا ہی اسکو اور غافل ہوتا ہی یاد حق سے ف اس سے معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ افضل ہی اگر اسپر عمل کیا فہو المراد والا بسبب تعلیم اورون کے اور ہدایت کرنے غیرون کے بھی ثواب پاتا ہی اور حرام چیزون سے مراد وہ چیزین ہین جو شامل ہین منع کی چیزون کو اور مامورات کو ترک کرنا بھی حرام چیزون مین داخل ہی اسواسطے کہ مامور چیز کو چھوڑنا حرام ہی اور یہ شخص عابد تر سب لوگون سے اسواسطے

[1] یہ حدیث ابوہریرہؓ کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [2] یہ حدیث مشکوۃ کے باب الرقاق کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

ہی کہ نہین ہی کوئی عبادت افضل اس سے کہ فارغ ہو ذمہ اسکا فرضون سے اور عوام لوگ ترک کرتے ہین فرائض کو اور مشغول ہوتے ہین ساتھ کثرت نوافل کے پس ضائع کرتے ہین اصول کو اور قائم رکھتے ہین فروع کو۔ اور[۵۱] آدمی زاد کو چاہیے کہ عبادت کے لیے فارغ ہو یعنی خوب فارغ کرے اپنے دلکو اپنے رب کی عبادت کے واسطے کہ پر ہوگا سینہ اُسکا بے پرواہی سے نہ رہیگی اسکو کوئی حاجت طرف خلقت کے اور اگر نہ کرے یعنی اسکی عبادت کے واسطے نہ فارغ ہووے اور گرفتار رہے بیچ کاروبار دنیا کے اور خواہش نفس کے تو پر ہوگا ہاتھ اسکا طرح طرح کے شغلون سے اور نہ دور ہوگا فقر اور فاقہ اسکا اور محتاج ہوگا طرف خلقت کے ف یعنی دنیا کے کاروبار مین مشغول اور غرق ہونے سے محتاجی آدمی کی دور نہین ہوتی پریشانی اور سرگردانی بدستور رہتی ہی اور اگر عبادت رب کے واسطے اپنے دلکو فارغ کرے تو اسمین آرام بھی ہی اور غنا بھی حاصل یہ ہی کہ آدمی ناحق اپنے نفس کو رنج مین ڈالتا ہی بسبب کثرت تردد کے بیچ طلب کرنے مال کے اور نہین حاصل ہوتا اسکو مال مگر اسقدر کہ مقدر کیا گیا ہے اسکے لیے ازل[۵۲] مین اور محروم رہتا ہی غنائے قلب سے بسبب ترک کرنے عبادت رب کے اور فرمایا[۵۳] کہ جو حرام چیزون سے بچے وہ افضل ہی اُس شخص سے جو حرام چیزون سے کم بچتا ہو اگرچہ عبادت کثرت سے کرتا ہو۔ اور[۵۴] آدمی کو چاہیے کہ غنیمت گنے پانچ چیزون کو کہ موجود ہون فی الحال پہلے پانچ عوارض کے کہ امید ہو انکی زمانہ آئندہ مین غنیمت[۵۵] گنے جوانی کو یعنے اس زمانہ کو کہ قوی ہو عبادت پر اپنے بڑھاپے سے پہلے اور پہلے ضعیف ہونیکے بندگی سے اور غنیمت[۵۶] گنے اپنی صحت کو یعنی اگرچہ بڑھاپے مین ہو اپنی بیماری سے پہلے کہ صحت نعمت عظیم ہے بعد

---

۵۱ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی مشکوٰۃ کے باب الرقاق کی فصل اول مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی مشکوٰۃ کے باب الرقاق کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث جابرؓ کی مشکوٰۃ کے باب الرقاق کی فصل ایضاً مین ہی ۱۲ ۵۴ یہ حدیث عمروؓ کی مشکوٰۃ کے باب ایضاً کی فصل ایضاً مین ہی ۱۲

ایمان کے اور غنیمت[۱] گنے مالداری کو پہلے اپنے فقر اور محتاجی کے اور غنیمت[۲] گنے فراغ وقت کو دنیا کے کاروبار اور شغلون مین مشغول ہونے اور مبتلا ہونیسے پہلے اور غنیمت[۳] گنے زندگی کو پہلے موت کے یعنے بڑھاپا اور بیماری اور محتاجی اور شغل اور موت آنیوالے ہین جبتک کہ نہین پہونچتے ہین وقت کو غنیمت جانے ف غنیمت اصل مین اس مال کو کہتے ہین کہ کافرون کے ساتھ لڑنے سے ہاتھ لگے اور مراد یہان پانا مقصود کا ہی یعنی بغیر مشقت کے اور مالداری اپنی کو یعنی قدرت اپنی کو عبادت مالی پر اور خیرات اور ثواب اخروی پر ہر حال مین اور اپنے فقر سے پہلے یعنے اسکے مقصود کرنیکی زندگی مین یا بعد مرنیکے۔ اور فرمایا کہ نہین انتظار کرتا آدمی مگر تونگری کا کہ گنہگار کرنیوالی ہی اور سرکشی مین ڈالنے والی ہی یا انتظار نہین کرتا مگر فقیری کی کہ بھلا دینی والی ہی طاعت حق کو یعنے بسبب بھوک اور برہنگی اور تردد معاش اور طلب قوت کے یا انتظار نہین کرتا مگر بیماری کا کہ تباہ کرنیوالی ہی یعنی بدن کو بسبب اپنی سختی کے یا دین کو بسبب سستی کے کہ پیدا ہوتی ہی بسبب اسکے یا انتظار نہین کرتا مگر بہت بڑھاپے کا کہ بیعقل اور بیحواس کر دیتا ہی یا انتظار نہین کرتا مگر موت کا کہ جلد اور ناگہان آنیوالی ہی اور ہلاک کرنیوالی ہی کہ فرصت توبہ کی نہ رہے یا نہین انتظار کرتا مگر دجال کا کہ اخیر زمانے مین آویگا اور گمراہ کریگا لوگون کو یا انتظار نہین کرتا مگر قیامت کا اور قیامت قریب تر اور تلخ تر ہی ف حاصل معنی اس حدیث کا یہ ہی کہ آدمی فرصت اور فراغت کو غنیمت نہین جانتا تو گویا کہ آفات اور مکروہات کا انتظار کرتا ہی یعنی حالت فقر مین سلامتی حال کو غنیمت نہین جانتا اور فقر پر صبر نہین کرتا دولتمندی کو چاہتا ہی کہ سرکشی مین ڈالے اور اسی طرح حالت غنا مین شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کو نہین پہچانتا اور عبادت حق کی نہین کرتا مگر فقر کو

[۱] یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

چاہتا ہی کہ تمام عبادتون اور بھلائیون کو بھلا دیوے یعنی اگر نہ عبادت کی آدمی نے باوجود کم ہونے شغل دنیاوی کے اور قوت بدن کے تو کیونکر عبادت کر سکے گا اُسکی باوجود کثرت شواغل اور ضعیف ہونے بدن کے۔ اور فرمایا[۵۱] کہ دنیا مردود ہی و ملعون ہی ہر چیز کہ دنیا مین ہی یعنی جو چیز کہ غافل کرے ذکر اللہ سے مگر ذکر خدا کا اور وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی خدا اُسکو اور عالم اور سیکھنے والا[ف] دوست رکھتا ہے اسکو یعنی عبادات اور وہ چیزین کہ نزدیک کرین اللہ سے اور فرمایا[۵۲] کہ اگر ہوتی دنیا برابر پشہ کے نزدیک خدا کے تو نہ پلاتا کسی کافر کو اُسمین سے گھونٹ پانی کا[ف] یعنی اگر اللہ تعالے کے نزدیک دنیا کی کچھ بھی قدر ہوتی تو کافر کو ادنی چیز بھی نہ ملتی اسلیے کہ کافر اللہ کے دشمن ہین اور نہین دیجاتی ہی دشمن کو وہ چیز جسکی قدر ہو نزدیک دینے والے کے پس یہ اسکی حقارت ہی کا سبب ہی کہ کافرون کو دیتا ہی اور اپنے دوستون کو نہین دیتا اور اسکی حقارت ہی کا سبب ہی نزدیک اللہ تعالی کے کہ بہت دیتا ہی دنیا کافرون کو جیسے کہ فرمایا اللہ سبحانہ وتعالی نے[ف] وَلَوْلَا اَنْ یَّکُوْنَ النَّاسُ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً یعنی اگر نہ لحاظ ہوتا اسکا کہ ہوجاوین سب آدمی جماعت ایک یعنی کافر تو کرتے ہم واسطے کافرون کے چھت چاندی کی اور فرمایا اللہ سبحانہ وتعالی نے[ف] وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی یعنی جو اللہ کے نزدیک ہے وہ بہتر ہی واسطے نیکوکارون کے اور نہین[۵۳] جائز ہی مشغول ہونا صنعت اور تجارت اور کھیتی اور زراعت مین اس طور سے کہ مانع ہو خدا کی عبادت سے اور متوجہ ہونے سے طرف امور عقبی کے یعنے اسلیے کہ ان چیزون کے اختیار کرنے مین پیدا ہوتی ہے حرص دنیا کی زیادہ طلبی پر پس یہ اسکے حق مین ہے

---

[۵۱] یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ [۵۲] یہ حدیث سہل کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی فصل ایضاً مین ہی ۱۲ [۵۳] یہ حدیث ابن مسعود اور ابوموسی کی مشکوۃ کے باب العینا کی فصل دوسری مین ہے ۱۲

کہ گرفتار ہونا اسباب دنیا مین اسکو مانع ہو عبادت حق سے اور باز رکھے اُسکو ادائے حقوق سے
اور اگر ایسا نہو تو منع نہین جیسے کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ
عَن ذِكْرِ اللّٰهِ یعنی تجارت اور بیع کا ہونا انکو اللہ کے ذکر سے باز نہین رکھتا۔ اور فرمایا کہ جو شخص
دوست رکھتا ہی دنیا کو یعنی ایسا کہ غالب ہو حب مولیٰ پر نقصان پہونچاتا ہی وہ اپنی آخرت
کو یعنے ناقص کرتا ہی درجہ اپنا آخرت مین اسلیے کہ مشغول ہوتا ہی ظاہر و باطن اسکا دنیا مین
پس نہین ہوتی ہی اسکو فراغت واسطے امر آخرت کے اور بندگی مولیٰ کی اور جو شخص دوست
رکھتا ہی اپنی آخرت کو ضرر پہونچاتا ہی اپنی دنیا کو یعنی اسکے نہ متوجہ ہونے سے امر دنیا مین
بسبب مشغول ہونے اسکے کے امر آخرت مین پس جب معلوم ہوا کہ دوستی دنیا اور آخرت
کی آپس مین جمع نہین ہوتی تو اختیار کرنا چاہیے اس چیز کو کہ باقی رہنے والی ہی یعنی آخرت
کو اس چیز پر کہ فانی ہی یعنی دنیا پر **ف** علامت اختیار کرنے آخرت کی اور اعراض کرنیکی
دنیا سے یہ ہی کہ مستعد رہے واسطے موت کے اُسکے آنے سے پہلے اور فرمایا کہ لعنت
کیا گیا ہی یا لعنت ہوا اُسپر جو بندہ ہی دینار اور درہم کا **ف** یعنی جو کوئی اُنکی محبت مین
گرفتار ہی اور بسبب اُنکے بندگی اللہ سے دور پڑا ہی وہ گویا بندہ ہی انکا اور لعنت کے
معنے ہین دور کرنا رحمت سے اور فرمایا کہ حرص کرنی آدمی کی مال و جاہ پر بہت خراب
کرتی ہی اسکے دین کو کہ مشابہ ہی بکری کے بہ سبب اسکے ضعف کے حرص کے مقابلے
مین بہ نسبت خراب کرنے دو بھیڑیون کے کہ بھوکے ہون اور چھوڑے گئے ہون
بکریون کے ریوڑ مین یعنی بھوکے بھیڑیے ریوڑ کو بہت خراب کرتے ہین لیکن کمتر اس سے
خراب کرتی ہی حرص مال کی دین کو۔ اور فرمایا کہ خرچ نہین کیا کسی مسلمان نے

---

۵۱ یہ حدیث ابو ہریرہؓ اور کعبؓ اور جنابؓ کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

کوئی خرچ یعنی اپنے مصرف معاش مین مگر ثواب دیا جاتا ہی سہین مگر خرچ کرنا اسکا مٹی مین
ف یعنی گھر بنانے مین کہ سہین اجر اور ثواب نہین ہوتا لیکن یہ اُس صورت مین ہی کہ مکان
بنانے کی ضرورت اور حاجت نہو اور نہ مکان خیر کا ہو والا بنانا گھر کا ضروریات سے ہی
اگر بقدر حاجت کے ہو اور اسیطرح مکان خیر کے مانند مساجد اور مدارس اور مانند انکے کہ بنانا
انکا مستحب ہی۔ اور فرمایا کہ ہر عمارت سبب عذاب کا ہی آخرت مین اسکے مالک پر مگر وہ
چیز کہ نہین ہی کوئی چارہ اس سے اور ضروری ہی اسقدر معاف ہی ف جو عمارت کوئی
بناوے پس وہ وبال ہی یعنی عذاب ہی آخرت مین اور مراد وہ عمارت ہی کہ بنائی ہو واسطے
تفاخر اور تجین کے زیادہ حاجت سے نہ عمارتین خیر کی مانند مسجدون کی اور مدرسون کے کہ یہ
آخرت کی چیزون مین سے ہین اور اسیطرح جو چیز کہ ضروری ہو واسطے آدمی کے قسم قوت
اور لباس اور مکان رہنے کے سے اور بیہقی نے انس سے بطریق رفع کے روایت
کی کہ تمام بنا اور عمارت وبال ہی اپنے مالک پر دن قیامت کے مگر مسجد۔ اور فرمایا کہ سوائے
اسکے کچھ نہین کہ کفایت کرتا ہی آدمی کو جمع کرنے مال کے سے ایک خادم کہ سفر
ضروری مین خدمت کرے اور ایک سواری کہ سوار ہووے اسپر راہ خدا مین یعنی جہاد
مین یا حج مین یا طلب علم مین یعنی اگر کچھ رکھا چاہے تو یہ دو چیزین رکھے اس سے زیادہ
نہ رکھے یا صرف کر دیوے اور نہ رکھے کچھ اور مقصود اس سے قناعت اور اکتفا کرنا ہی
قدر کفایت پر اُن چیزون مین سے کہ توشہ ہون راہ آخرت کا اور فرمایا کہ نہین ہی واسطے
آدمی کے استحقاق اور حاجت ان چیزون کے غیر مین ایک تو گھر ہی کہ اُس مین رہے یعنے

ل۱ یہ حدیث انسؓ کی اور حدیث ابی ہاشمؓ کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ ل۲ یہ حدیث عثمانؓ اور
سہلؓ کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

بقدر ضرورت کے ہو کہ دفع کرے گرمی اور سردی کو دوسرے کپڑا کہ ڈھانکے ساتھ اسکے اپنے
ستر کو تیسری روٹی خشک بغیر سالن کے کہ دفع کرے اُس سے بھوک کو چوتھی پانی کہ بجھاوے
ساتھ اسکے اپنی پیاس کو ف مراد ساتھ حق کے وہ چیز ہی کہ واجب ہی اسکے لیے اللہ کی
طرف سے بغیر رنج اور سوال کے اُس سے آخرت مین پس جب اکتفا کریگا بہروجہ حلال سے
نہین سوال کیا جاویگا اس سے اسلیے کہ یہ چیزین ان حقوق مین سے ہین کہ نہین ہے
کوئی چارہ نفس کو انسے اور جو کچھ کہ سوائے اُنکے ہی حظوظ نفس سے سوال کیا جاویگا
اُنسے دن قیامت کے۔ اور آدمی کو چاہیے کہ زہد کرے دنیا مین اور نہ رغبت کرے بیچ
اسکے یعنے ترک کرے اسکی محبت کو اور اعراض کرے اُسکی زائدہ چیزون سے اور متوجہ
ہووے طرف آخرت کے سو اگر ایسا کرے تو دوست رکھے گا اسکو اللہ تعالیٰ یعنی
بسبب دوست رکھنے اسکے کے اللہ کے دشمن کو کہ وہ دنیا ہی اور چاہیے کہ رغبت نکرے
لوگون کے مال وجاہ مین سو اگر ایسا کرے تو دوست رکھین گے اسکو لوگ ف
زہد کہتے ہین نہ میل کرنیکو طرف ایک چیز کے اور زہد کامل یہ ہی کہ باوجود میسر ہونے
لذت دار چیزون کے بے رغبتی کرے اور کہا بعضون نے کہ نہین متصور ہوتا ہی زہد اس
شخص سے کہ نہ ہو پاس اسکے مال اور جاہ حاصل یہ کہ قناعت کرے بقدر ضرورت پر ہر چیز مین
مانند کھانے اور پہننے وغیرہ کے اور چھوڑے فضولیون کو جب زاہد ہوتا ہی اور نہین[1] رہے
حال دنیا کا ساتھ آدمی کے مگر مانند حال سوار کے کہ سایہ پکڑا اُسنے نیچے ایک درخت کے
اور سوار ہی کھڑا رہا پھر چل کھڑا ہوا اور چھوڑ گیا اُس درخت کو ف یعنی آدمی کو چاہیے
کہ طالب آخرت ہووے اور دنیا کے ساتھ کہ اُسکی سوکن ہی محبت اور الفت نکرے

[1] یہ حدیث ابن مسعود کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

اور تخصیص سوار کی بسبب قلت مدت ٹھہرنے اور جلدی چلے جانے اسکے کے ہی اسلیے کہ معلوم ہی
کہ گھوڑے کی پیٹھ پر کس قدر ٹھہر سکے گا یعنی تھوڑی دیر ہی ٹھہرتا ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف
بعید ہونے مقصد کے یعنی آخرت کے اور اہتمام کرنیکے ساتھ قطع مسافت اسکی کے اور نہ تعلق اور
التفات کرنیکے کسی اور چیز کیطرف کہ مانع ہو اس سے اور فرمایا کہ بہت قابل رشک کے میرے
دوستون مین سے نزدیک میرے یعنی میرے دین مین البتہ مومن ہی سبکسار صاحب نصیبے کا
نماز سے یعنی بہت پڑھتا ہی نماز ساتھ حضور قلب کے اچھی کرتا ہی بندگی اپنے رب کی اور فرمانبرداری
کرتا ہی اسکی پوشیدہ اور خلوت مین اور عبادت الٰہی مین مشغول رہتا ہی یعنے جیسے کہ عبادت اسکی
باطن مین کرتا ہی ویسے ہی ظاہر مین کرتا ہی اور ہی گم نام لوگون مین نہین اشارہ کیا جاتا ہی طرف
اسکے ساتھ انگلیون کے یعنی مشہور خلقت مین نہین ہی بسبب علم اور عمل کے ہی اور ہی روزی
اسکی بقدر کفاف کے پس صبر اور قناعت کی اوپر پھر جلدی کی گئی موت اسکی یعنی چند روز مین
موت آگئی پس چل کھڑا ہوا کم ہین اسکی رونے والی عورتین اسکے مرنے پر کم ہی میراث اسکی یعنے
ایسا شخص بڑے نصیبے والا ہی کہ عیال اور مال سے ہلکا اور سبکدوش ہی راہ خالق مین خوب
آسانی سے سیر کرتا ہی اور نہین مانع ہوتی ہی اسکو کوئی چیز علائق سے یا مراد یہ ہی کہ ایسا شخص
جلد اور آسان جان دیتا ہی بہ سبب قلت تعلق کے دنیا مین اور غلبۂ شوق آخرت کے اور فرمایا[۵۱]
کہ پیش کیا مجھپر میرے رب نے کہ کردے میرے واسطے مکے کے پتھرون کو سونا مین نے عرض کیا
کہ نہین چاہتا ہون یہ اے میرے رب ولیکن مین چاہتا ہون کہ پیٹ بھر کھاؤن ایکدن
اور بھوکا رہون ایک دن پس جسوقت کہ بھوکا رہون زاری اور عاجزی کرون طرف
تیرے اور یاد کرون تجکو اور جسوقت کہ پیٹ بھر کھاؤن تعریف کرون تیری اور شکر

---

[۵۱] یہ حدیث ابوامامہؓ اور حدیث عبیداللہ بن محصنؓ کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی دوسری فصل مین ہی ۱۲

کرون تیرا فقر پیش کیا یعنے اختیار دیا مجکو کہ چاہون وسعت اختیار کرون دنیا مین اور چاہون توشہ بناؤن آخرت کا یعنے مین نے فقر اختیار کیا کہ ایک روز پیٹ بھر کھاؤن اور ایک روز بھوکا رہون تا فضیلت مقام صبر و شکر کی پاؤن اور اسمین تعلیم ہی امت کو اوپر اختیار کرنے فقر اور قناعت کے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ فقر افضل ہی غنا سے اور فرمایا کہ جو کوئی اٹھا صبح کو فارغ البال اور نڈر اپنی جان مین یعنی دشمن سے یا اسباب عذاب سے بسبب توبہ کرنیکے گناہون سے تندرستی دیا گیا اپنے بدن مین یعنی ظاہر اور باطن مین پاس اسکے ہی قوت ایکدن کا یعنے وجہ حلال سے پس گویا جمع کی گئی اسکے واسطے تمام دنیا یعنے گویا کہ تمام دنیا دیا گیا۔ اور فرمایا کہ نہین[1] بھرا آدمی نے کوئی برتن بدتر پیٹ سے یعنے پیٹ بدتر ہی سب برتنون سے اگر بھرا جاوے تو اسکے بھرنے سے ایسی برائیان پیدا ہوتی ہین کہ بیان نہین ہوسکتین کفایت کرتے ہین آدمی کو کتنے لقمے کہ سیدھا اور کھڑا رکھین اسکے پیٹھ کی ہڈی کو یعنے واسطے بحالانے طاعت کے اور درست کرنے وجہ معاش کے پس اگر ہو ضرور یعنی پیٹ ہی بھرنا منظور ہو اور تھوڑی قوت پر کفایت نکرے تو چاہیے کہ تین حصے کرے پیٹ کو ایک حصہ کھانیکے واسطے اور ایک حصہ پانی کیواسطے اور ایک حصہ خالی چھوڑے دم لینے کیواسطے تا دم تنگ نہو اور ہلاک نہو جاوے ف یعنی حق واجب ہی یہ کہ نہ بڑھے اسقدر سے کہ قائم رہے بسبب اسکے پیٹھ اسکی تا کہ قوت حاصل ہو اسکے سبب طاعت خدا پر پس اگر ارادہ تجاوز کا ہی تو نہ تجاوز کرے قسم مذکور سے اور آدمی کو چاہیے کہ پیٹ بھر کر نکھاوے کہ باعث ہوتا ہی بہت ڈکار لینے کا یعنے جو کوئی دنیا مین بہت پیٹ بھر کے کھاتا ہی آخرت مین اسکو بہت بھوک لگے گی اور فرمایا کہ ہر امت کیواسطے ایک فتنہ اور آزمایش ہی یعنے جانب

[1] یہ حدیث مقدامؓ اور حدیث ابن عمرؓ اور کعبؓ کی مشکوٰۃ کے باب الرقاق کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

حق سے اور آزمایش میری امت کے واسطے مال ہی یعنی حقتعالی اُنکو غنی کرتا ہی اور اموال اور اسباب دیتا ہی تا آزماوے کہ حد استقامت پر رہتے ہین یا نہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لایا جاویگا آدمی دن قیامت کے اس حال مین کہ گویا بکری کا بچہ ہی یعنی حقیر اور ذلیل ہوگا پس کھڑا کیا جاوے گا آگے اللہ کے سو اللہ تعالی اسکو فرماویگا یعنے بلا واسطہ یا ساتھ واسطے فرشتے کے کہ دی تھی مین نے تجکو یعنی زندگی اور حواس اور صحت اور مانند انکے اور دیے مین نے تمکو غلام اور لونڈی اور مال اور جاہ اور مانند انکے اور انعام کیا مین نے تجھپر یعنے ساتھ اتارنے کتاب کے اور بھیجنے رسول کے وغیر ذلک پس کیا کام کیا تو نے یعنے کیا شکر گذاری کی تو نے انکی سو کہے گا آدمی اے میرے رب جمع کیا مین نے مال کو اور بڑھایا مین نے اُسکو یعنی سوداگری کی اور چھوڑا مین نے اسکو یعنی دنیا مین اپنے مرنیکے وقت پس پھر بھیج مجکو دنیا مین کہ لاؤن مین تیرے پاس اپنا مال سارا یعنے ساتھ خرچ کرنیکے تیری راہ مین پس فرماویگا اللہ تعالی کہ دکھلا مجکو وہ چیز کہ آگے بھیجی تو نے یعنے واسطے آخرت کے قسم مال سے اب وہ رکھا ہوا دنیا مین یہان کچھ فائدہ نہین دیتا اور ممکن نہین پھر بھیجنا دنیا مین پس کہے گا بندہ یعنی چونکہ اُسنے آگے کچھ نہین بھیجا ہوگا اسلیے شرمندہ ہوگا اور جواب مطابق سوال کے نہین دیسکے گا دوبارہ یعنی جیسے کہ عادت ہی گنہگارون کی کہ جب کوئی عذر صریح نہین رکھتے تو بار بار سہی پہلی بات کو دہراتے ہین کہا اے میرے رب جمع کیا مین نے اسکو اور بڑھایا مین نے اسکو اور چھوڑا مین نے اسکو اس حال مین کہ بہت تھا پس بھیج مجکو کہ لاؤن مین تیرے پاس سارا یعنی جو مین نے دنیا مین چھوڑا پس ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہی کہ نہین بھیجی اُسنے آگے کوئی بھلائی یعنی اُن دی گئی چیزون مین پس لایا جاوے گا اسکو اور حکم کیا جاوے گا

لہ یہ حدیث النسؓ کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

اسکے واسطے طرف دوزخ کے ف پس ظاہر ہوا حال اس شخص سے کہ وہ ہوا مانند ایک غلام کے
کہ دیا تھا اسکو اسکے مالک نے مال تاکہ سوداگری کرے اس سے اور نفع حاصل کرے پس نافرمانی کی
اسنے اپنے مالک کی پس تلف کر دیا اصل مال کو کہ صرف کیا اسکو غیر جگہ مین اور اسنے ایسی تجارت
کی جسکا مالک نے حکم نہین کیا تھا پس وہ بندہ ٹوٹے مین ہے۔ اور فرمایا کہ اول پوچھا جاناہے بندے کا
دن قیامت کے نعمت سے یہ ہے کہ کہا جاویگا اسکو کہ کیا نہین تندرستی دی مین نے تیرے بدن کو اور
نہین سیراب کیا تھا مین نے تجکو ٹھنڈے پانی سے ف یعنی اسلیے کہ ٹھنڈا پانی اور تندرستی بڑی
نعمت ہے اور فرمایا کہ نہین سرکین گے پاؤن آدمی کے دن قیامت کے یعنے کھڑا رکھین گے اسکو
بارگاہ الٰہی مین یہانتک کہ پوچھا جاویگا پانچ چیزون سے پوچھا جاویگا اپنی عمر سے کہ کس کار
مین صرف کی اور پوچھا جاویگا اپنی جوانی سے کہ کس چیز مین پرانی کی یعنی جوانی گویا ایک لباس
نیا ہے کہ رفتہ رفتہ پرانا ہو جاتا ہے اور پوچھا جاویگا اپنے مال سے کہ کہان سے کھایا اسکو یعنے
وجہ حلال سے یا حرام سے اور کس چیز مین اسکو صرف کیا یعنی نیکی مین یا گناہ مین اور پوچھا
جاوے گا کہ کیا کام کیا بیچ اس چیز کے کہ جانا یعنے علم کہ پڑھا اسپر عمل کیا یا نہین۔
ابو درداء سے ہے کہ کہا انھون نے اے عویمر کیا حال ہوگا جبکہ کہا جاوے گا تجکو دن
قیامت کے کہ کیا تو عالم تھا یا جاہل پس اگر تو کہے گا کہ مین عالم تھا تو کہا جاویگا تجکو کہ کیا
عمل کیا تو نے بیچ علم کے کہ سیکھا تو نے اور اگر تو کہے گا کہ مین جاہل تھا تو کہا جاویگا کہ کیا
تھا عذر تیرا جاہل رہنے کا کہ تو نے علم نہ سیکھا اور فرمایا کہ مقرر نہین ہے تو بہتر سرخ رنگ والی
سے اور نہ سیاہ رنگ والی سے مگر یہ کہ زیادہ ہووے تو ایک دونون سے ساتھ تقوی اللہ کے
ف یعنی فضیلت نہین ہے موقوف صورت شکل ظاہر اور کسی رنگ پر اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد

ل یہ حدیث ابو ہریرہؓ اور حدیث ابن مسعودؓ کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

ساتھ سُرخ کے آقا ہی اور ساتھ کالے رنگ کے غلام یا مراد اس سے عرب اور عجم ہی یعنے نہین
ہی فضیلت حقیقی مگر ساتھ تقوی اور عمل صالح کے اور بغیر تقوی اور عمل صالح کے نہین لائق ہی نسبت کرنی
فضیلت کی کسیکو جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اور تقوی کے کئی
مراتب ہین ادنی ان کا تو تقوی کرنا یعنے بچنا ہی شرک جلی سے اور اوسط احکام معاصی اور ممنوع
چیزون سے اور شرک خفی سے یعنی ریا اور سمعہ اور اعلی درجہ تقوی کا یہ ہی کہ ہو دائم حضور ساتھ
اللہ کے اور نہ خطرہ رکھے ماسوائے اللہ سے یعنی اللہ کے سوائے کسی سے خوف نہ کرے۔ اور فرمایا[۱]
کہ نہین بے رغبتی کی کسی بندے نے دنیا مین یعنی قدر حاجت سے زیادہ طلب نہین کی مگر کہ لگائی اللہ نے
حکمت یعنی معرفت اسکے دل مین اور گویا کیا اللہ نے ساتھ حکمت کے اسکی زبان کو اور کیا اسکو دیکھنے والا
ساتھ عین الیقین کے عیب دنیا کا یعنے کثرت رنج اور قلت غنا اور کثرت شر کا اور سرعت فنا اور
کثرت غم اور غافل ہونا دل کا ذکر رب سے اور دیکھنے والا اسکی بیماری کا یعنے علت محبت
اور سبب اسکی طلب کا اور اسکی دوا کا ساتھ معجون علم و عمل کے اور پرہیز کرنیکے اس سے اور
صبر اور قناعت کرنیکے اور رضی ہونیکے مقدر پر اور نکالا اسکو حق تعالی نے دنیا سے اور
آفات اور بلیات سے سالم یعنی بسبب اعراض کرنیکے دنیا سے اور متوجہ ہونیکے طرف دار السلام
کے یعنی بہشت کے ف یمین اشارہ ہی اسطرف کہ حقیقت سلامتی کی تمام و کامل آخرت مین اور بہشت
مین ہی۔ اور فرمایا[۲] کہ خلاص ہوا اور مراد کو پہونچا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نے دل اُسکا
واسطے ایمان کے یعنے عطا کیا اُسکو ایمان خالص آمیزش نفاق سے اور کیا اسکے دل کو
سالم یعنی حسد اور بغض اور تمام بد اخلاق اور عادات سے مانند حب دنیا اور غفلت کرنیکے مولی سے
اور بھول جانے کے عقبے کو اللہ تعالے نے فرمایا یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی

[۱] یہ حدیث ابوذرؓ کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی دوسری فصل مین ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث ابوذرؓ کی مشکوۃ کی کتاب الرقاق کی تیسری فصل مین ہی ۱۲

اللہ بقلب سلیم اور کی زبان اسکی راست گو اور کیا نفس اسکے کو باطمینان یعنی ساتھ ذکر رب اور
اسکی محبت کے اور فرمانبردار حق کا اور کی اللہ تعالیٰ نے خلقت اور طبیعت اسکی سیدھی یعنی غیر
مائل طرف کمی اور باطل اور افراط اور تفریط کے اور کیا اسکے کانونکو سننے والا بات حق کا اور کیا
اسکی آنکھ کو دیکھنے والی یعنی دلائل و حدانیت کو اور صنعتون کو پس لیکن کان سو قیف ہین اور آنکھ
قرار دینے والی ہی اور ثابت رکھنے والی ہی اس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہی اسکو دل اور البتہ خلاص
ہوا وہ شخص کہ کیا اللہ تعالیٰ نے اسکے دل کو یاد اور نگاہ رکھنے والا حق کا ف قیف کہتے ہین
پیک کو کہ شیشے کے منھ پر رکھکر اسمین شربت وغیرہ ڈالا جاتا ہی اسیطرح داخل ہوتا ہی سخن
حق دلمین از راہ گوش کے اور آنکھ نگاہ اور ثابت رکھنے والی ہی اس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہی اسکو
دل حاصل معنی یہ کہ آنکھ کی راہ سے بھی دلمین چیزین آتی ہین اور ثابت رہتی ہین اسمین جیسے کہ
کان کی راہ سے بعد ازان بیان کیا حاصل دونون حکمون کا ساتھ وَقَدْ اَفْلَحَ الخ کے اور
فرمایا کہ جسوقت[1] دیکھے تو اللہ تعالیٰ کو کہ دیتا ہی بندے کو دنیا سے باوجود گناہ کرنے اسکے کے
وہ چیز کہ دوست رکھتا ہی یعنی اسباب دنیا سے پس سوا اسکے کچھ نہین کہ وہ دنیا استدراج ہی
پھر پڑھی حضرت نے یعنے بطریق استشہاد کے یہ آیت کہ بیچ معنے استدراج کے وارد ہوئی ہی پس
جبکہ بھول گئے کافر اس چیز کو کہ نصیحت کیے گئے تھے ساتھ اسکے یعنی عہد اللہ کا یا ترک کیا
انھون نے امر نہی اسکی کہ کھولے ہمنے اوپر دروازے ہر چیز کے یعنے دنیا کی نعمتون کے یہانتک
کہ جب خوش ہوے ساتھ اس چیز کے کہ دیے گئے یعنی مال اور جاہ اور صحت بدن اور درازی عمر
کی وغیرہ اور نعمتین پکڑا ہمنے انکو یکایک پس ناگہان وہ ناامید اور متحیر تھے ف استدراج
نعمت مین پایہ بپایہ لیجاتا ہی یعنے سیڑھی کے ایک پایہ پر چڑھا پھر دوسرے پر پھر تیسرے پر

[1] یہ حدیث عقبہؓ کی مشکوٰۃ کے باب الرقاق کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

وعلی ہذا القیاس اور استدراج خدائے تعالی کا واسطے بندے کے یہ ہی کہ جب گناہ کرے بندہ تو دیوے اسکو نعمت تر و تازہ اور مہلت دیوے اسکو تا بندہ گمان لیجاوے کہ یہ مہربانی ہے رب کی طرف سے میرے حق مین پس توبہ استغفار نکرے اور مغرور ہو جاوے پھر نا گہان اسکو گرفتار کرے اللہ عذاب مین پس گویا پایہ بپایہ لیجاتا ہی اسکو جانب عذاب کے۔ اور فرمایا کہ تحقیق آگے تمھارے گھاٹی ہی دشوار نہین گذرینگے اس سے یعنے بطریق سہولت کے بھاری بار والے کہا ابو الدرداء نے کہ مین چاہتا ہون کہ ہون مین ہلکا یعنے ساتھ ترک کرنے طلب مال کے اور صبر کرنیکے قلت مال پر واسطے چڑھنے کے اس گھاٹی پر وہ گھاٹی دشوار فاصل ہی درمیان تمھارے اور درمیان داخل ہونے بہشت کے اور مراد اس سے موت اور قبر اور حشر اور سختیان اسکی ہین اور گران بار یعنے اٹھانیوالے بوجھ مال اور جاہ کے اور وسعت حال کے اور سبب واسطے کہا گیا ہی فَاَمَّا الْمُخِفُّوْنَ وَهَلَكَ الْمُثْقِلُوْنَ یعنی مراد کو پہونچے ہلکے بوجھ والے اور ہلاک ہوے بھاری بوجھ والے اور فرمایا کہ کیا کوئی چلتا ہی پانی پر بغیر تر ہونے قدمون کے کہا صحابہ نے کہ کوئی ایسا نہین کہ چلے پانی پر اور تر نہون قدم اسکے فرمایا کہ اسیطرح سلامت نہین رہتا دنیا دار گناہون سے ف یعنی ان گناہون سے کہ لازم ہین اس شخص کو جو دنیا سے محبت رکھتا ہی اسمین خوف شدید دلاتا ہی مالدارون کو اور رغبت دلاتا ہے ترک دنیا پر اور ترجیح دینا ہی آخرت کو دنیا پر اور کفایت رکھتا ہی انکے نقصان مین یہ کہ داخل ہونگے فقرا بہشت مین پہلے مال دارون سے پانچ سو برس آنا فانا بکرم اللہ و فضلہ اور فرمایا کہ نہین وحی کی گئی میری طرف کہ جمع کرون مین مال اور ہون مین تجارت کرنیوالون سے لیکن وحی کی گئی ہی طرف میرے یہ کہ سبحان اللہ کہون اور بحمدہ کہون ساتھ حمد اسکے

ف۱ یہ حدیث ام الدرداء کی اور حدیث انس کی مشکوٰۃ کے باب الرقاق کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ ف۲ یہ حدیث جبیر کی مشکوٰۃ کے باب الرقاق کی فصل تیسری مین ہے ۱۲

رب کے اور رہون مین سجدہ کرنیوالون مین سے اور رہون مین عبادت کرنیوالا اپنے رب کی یہانتک کہ آوے مجکو موت ف یعنی ہمیشہ اوقات کو ساتھ تسبیح اور تحمید اور عبادت کے خصوصًا نماز کے مستغرق رکھون اور اخیر عمر تک اسمین مشغول رہون مجکو فرصت مشغول ہونیکی ساتھ تجارت اور خرید و فروخت اور کام دنیا کے کہان ہی۔ اور فرمایا کہ جو شخص طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال کے واسطے بچنے کے سوال سے اور واسطے سعی کرنیکے اپنے عیال کے اور واسطے احسان کرنیکے اپنے ہمسائے پر ملاقات کریگا وہ اللہ تعالے سے دن قیامت کے اس حالت مین کہ ہوگا چہرہ اسکا مانند چودھوین رات کے چاند کے یعنے بسبب کمال نور اور نہایت خوشی اور سرور کے اور جو کوئی طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال کے اس حالت مین کہ طلب کرنے والا ہونیوالی کو مال مین اور فخر کرنے والا ہو یعنی فقراء پر بسبب مال کے جیسا کہ طریقہ ہی مالداروں کا اور ریاکارون کا یعنے اگر خیرات کرتا ہی تو بطریق ریا اور دکھلانے لوگون کے کرتا ہے ملے گا خدا سے اس حالت مین کہ اللہ تعالی اوسپر خفا ہوگا ف اے عزیز میرے جب زیادہ کرنے اوپر اسمین فخر اور ریا کرنے کے واسطے حلال مال کے طلب کرنے کا یہ حال ہی تو پھر حرام مال کے طلب کرنے کا کیا حال ہوگا اور نہین ذکر کیا گیا اس حدیث مین حال اس شخص کا جو طلب کرے مال حرام کو تو شاید کہ اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ نہین ہی یہ کار اہل اسلام کا اور یا فحوائے کلام سے سمجھا جاتا ہی۔ اور فرمایا کہ یہ خیر یعنے مال کثیر خزانے نہین کہان خزانون کے لیے کنجیان ہین یعنی باخیر لوگ ہین کہ خزانے کھولتے ہین اور بخشتے ہین پس خوشی ہووے اس بندے کے لیے کہ کیا ہی اسکو اللہ تعالی نے کنجی واسطے خیر کے

ف یہ حدیث ابو ہریرہ رضہ کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی فصل ثانی مین ہے ۱۲

ف یہ حدیث سہل اور علی کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی ثانی فصل مین ہی ۱۲

یعنے سبب کھلنے نیکی کے دروازون کا اور بخشش مال کا اور بند ہونے شر اور بخل کے دروازے
کا اور ہلاکی ہو اس بندے کے لیے کہ کیا ہی اسکو اللہ تعالیٰ نے کنجی شر کی اور سبب کھلنے
اسکے دروازے کا اور سبب بند ہونے خیر کے دروازے کا ف کہا رغبت کی کہ خیر وہ چیز ہی کہ
رغبت کرین اُس سب لوگ مانند عقل کے مثلاً اور مانند عدل اور فضل اور چیز نافع کی اور شر ضد
اسکی ہی اور خیر اور شر فائدہ دیتی ہین یہ کہ ہو خیر ایک کی شر دوسرے کی مانند مال کے کہ
اکثر ہوتا ہی خیر واسطے زید کے اور شر واسطے عمرو کے اور اسطرح علم بہ نسبت بعض کے
حجاب ہے سبب عذاب کا اور بہ نسبت دوسرے کے سبب قربت کا طرف اللہ کے اور باقی
سب عبادتون کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیے کہ بعضے ان مین سے باعث عجب اور غرور
کے ہین اور بعضے باعث نور اور سرور کے اور فرمایا کہ جسوقت کہ نہ برکت دیجاوے واسطے
بندے کے اسکے مال مین یعنی بہ سبب اسکے کہ نہ خرچ کرے اسکو مولیٰ کی رضا مین اور عمارت
عقبیٰ مین تو خرچ کرتا ہی اسکو پانی اور مٹی مین یعنی بیچ بنانے عمارت کے جو زائد ہو حاجت سے اور
بندے کو چاہیے کہ حرام مال کو عمارتون مین خرچ نہ کرے اسواسطے کہ خرچ کرنا مال حرام کا عمارتون
مین بنیاد اور جڑ ہی دین کی خرابی کی یا خرابی عمارت کی ف اس سے سمجھا جاتا ہی کہ اگر
مال حلال عمارت مین صرف کرے تو موجب خرابی کا نہین ہوتا اور بعضے کہتے ہین کہ معنی اس
حدیث کے یہ ہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام سے کہ عمارت کے بنانے مین لازم آتا ہی اور
باعتبار اس معنی کے حرام وہی بنانا ہی اور مراد خرابی سے خرابی دین کی ہی اور احتمال ہی کہ
مراد خرابی عمارت کی یعنی بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اسکی کی ہی کہ آخر کو خراب ہو جاتا ہی یا
مراد حدیث سے یہ ہی کہ پرہیز کرو حرام اور گناہ کرنے سے بیچ عمارت کے یعنے عمارتین اسلیے
نہ بناؤ کہ وہان بیٹھکر حرام اور فسق اور فجور کرو کہ آخر کو خراب ہو جاتی ہے

فرمایا کہ دنیا گھر ہی اس شخص کا کہ نہین ہی گھر واسطے اس کے یعنے آخرت مین اور مال ہی اس کا کہ نہین ہی مال واسطے اس کے اور اس کو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین ہی عقل واسطے اسکے ف دنیا گھر اس شخص کا ہی + یعنے چونکہ دنیا فانی ہے اور قیام اور زندگی اس مین ممکن نہین سو جس نے کہ دنیا کو اپنا گھر ٹھہرایا گویا کہ نہین ہے واسطے اس کے گھر اور اسی طرح مال اس کا ہے کہ نہین ہی اسکے لیے یعنے مقصود مال سے خرچ کرنا اس کا ہے بھلائیون اور مرضیات الٰہی مین اور جب کہ اس کو شہوت اور لذات دنیاوی مین صرف کرین تو ضایع ہی اور حکم مالیت سے باہر ہی پس گویا وہ مال نہین ہی یا مراد یہ ہی کہ دار دنیا کو گھر نہ کہنا چاہیے اور اس کے مال کو مال نہ کہنا چاہیے بہ سبب اس کے فانی ہونے اور حقارت کے اور ہو سکتا ہی کہ مراد یہ ہی کہ دنیا گھر اس کا ہی کہ نہین ہی واسطے اسکے گھر آخرت مین اور مال اس کا کہ نہین ہی اسکے لیے غنا آخرت مین یعنے جس نے دنیا کو گھر ٹھہرایا اور اسکے ساتھ با اطمینان ہوا اور مال جمع کیا گیا اسکے بقا اور خلود کے تو اس کے لیے آخرت مین گھر اور غنا نہین ہوے گا اور جمع کرتا ہے دنیا کو وہ شخص کہ نہین ہے اسکو عقل حاصل اسکا یہ ہے کہ دنیا نہین لیاقت رکھتی ہے اس کی کہ گنی جاوے گھر مگر اس کے لیے کہ نہین ہے گھر اس کے لیے آخرت مین اور نہ لیاقت رکھتی ہے اس کی کہ گنی جاوے مال اس کے لیے کہ نہین ہے اس کے لیے مقصود حقارت دنیا کی ہے اور ساقط کرنا اس کے رتبے کا ہے اس سے کہ گنی جاوے

لہ یہ حدیث عائشہؓ کی مشکوٰۃ کے کتاب الرقاق کی قسم ثانی فصل مین ہے ۱۲

گھر یا مال اُس شخص کے واسطے کہ اس کے لیے آخرت مین قرار گاہ اور
مال ہے اور فرمایا کہ شراب پینی سب گناہون کی جڑ ہے یعنے سب گناہ
اس مین جمع ہین اور اس سے وجود مین آتے ہین اور عورتین حبالہ ہین
شیطان کا اور محبت دنیا کی سر ہے ہر گناہ کا یعنے اس لیے کہ جو گناہ
آدمی کرتا ہے محبت دنیا کے سبب سے کرتا ہے ف روایت کی طبرانی
نے ابن عباسؓ سے بطریق رفع کے کہ شراب جڑ ہے سب بے حیائیون
کی اور بہت بڑے گناہون مین سے ہے سو جس نے شراب پی وہ زنا
کرتا ہے اپنی ماں سے اور اپنی خالہ سے اور اپنی پھوپی سے اور یہ جو
کہا کہ محبت دنیا کی الخ تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ ترک دنیا سر ہے
ہر عبادت کا سو جس نے دوست رکھا دنیا کو نہین ہدایت کرتے اُسکو
تمام مرشد اور جس نے ترک کیا اسکو نہین گمراہ کرتے اس کو تمام مفسد
اور فرمایا[۵۲] کہ مجکو اپنی امت پر دو چیزون کا بہت ڈر ہے خواہش نفس اور
درازی آرزو جینے کی یعنے ساتھ تاخیر عمل کے پس لیکن خواہش نفس کی جو
کہ مخالف ہے ہدایت کے موافق ہے باطل کے سو باز رکھتی ہے قبول
حق سے اور اس کی فرمان برداری سے اور لیکن درازی آرزو جینے کی
پس بھلا دیتی ہے آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنے والی ہے اور جانے والی
ہے اور یہ کہ آخرت کوچ کرنے والی ہے آنے والی ہے یعنے دنیا مبدم

---

[۵۱] یہ حدیث حذیفہؓ کی مشکوٰۃ کے کتاب الرقاق کے تیسری فصل مین ہے ۱۲

[۵۲] یہ حدیث جابرؓ کی کتاب الرقاق کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

چلی جاتی اور آخرت دمبدم چلی آتی ہے اور واسطے ہر ایک کے دنیا اور آخرت
سے بیٹے ہین یعنے تابع اور محکوم اور رغبت کرنے والے پس جس سے ہو سکے
کہ دنیا کے بیٹون سے نہ ہووے تو کرے یعنے ایسے کام کرے کہ دنیا کی حکومت
اور تابعداری سے نکل جاوے اور اس کا تابع اور محکوم نہ ہووے اسلیے کہ آج کے
دن تم دنیا مین ہو کہ گھر ہے عمل کا اور جگہ ہے کام کرنے کی پس غنیمت جانو
عمل کو پہلے آنے اجل کے اور نہین ہے حساب دنیا مین عمل پر اور کل کو
تم آخرت کے گھر مین ہوگے کہ نہین ہے عمل اس مین بلکہ وہ جگہ حساب
کی ہے ف کوچ کرنے والی ہے جانے والی اس طرح سے کہ آدمی کو معلوم
نہین ہوتی جیسے کہ نہین جانتا کشتی کے چلنے کو وہ شخص جو اُس مین بیٹھا ہو اور
اس سے فنا ہونا دنیا کا اور گذرنا اس کا بہت جلد سمجھا جاتا ہے اس لیے کہ
اگر آخرت بجاے خود ہوتی اور دنیا اُس طرف جاتی تو بھی آخر گذر جاتی اور
تمام ہو جاتی چہ جائیکہ آخرت بھی اس طرف سے اِدھر کو چلی آتی ہے اور دنیا
اس طرف سے اُس طرف چلی جاتی ہے درمیان راہ ہی مین تمام ہوگی۔ اور
فرمایا کہ دنیا متاع ہے خیر ثابت حاضر کھاتا ہے اس سے نیک و بد یعنے مومن
اور کافر سب رزق دنیا سے حصہ رکھتے ہین اور تحقیق آخرت ایک مُدت ہے
معین وعدہ کی گئی سچی یعنے ثابت متحقق اور حکم کرے گا آخرت مین بادشاہ قادر یعنی
تمیز کرنے والا درمیان نیک و بد اور مومن اور کافر کے ساتھ ثواب اور عذاب
کے خبردار ہوا البتہ خیر و خوبی سب ساتھ تمام اطراف انواع کے بہشت
مین ہے خبردار ہوا البتہ بدی اور زشتی اپنے تمام انواع کے ساتھ دوزخ مین ہے

پس عمل کرو یعنی نیک حالانکہ تم عذاب اور حساب مین خدا سے خوف پر ہو یا عمل کرو اور ڈرتے رہو اللہ سے کہ قبول ہوتا ہی یا نہین اور جانو کہ البتہ تمھارے عمل تم پر پیش کیے جاوینگے جو شخص کہ ذرہ بھر نیکی کرتا ہی اسکا بدلہ دیکھے گا یعنی آخرت مین یا دنیا مین اور جو شخص کہ ذرہ بھر بدی کرتا ہی اُسکا بدلہ دیکھے گا یعنے آخرت مین پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہی وہ پیروی آخرت کی کریگا اور موافق اسکے عمل کریگا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہوگا وہ اسکی پیروی کریگا اور اسکے لیے کام کریگا اور فرمایا[۵۱] کہ نہین نکلتا آفتاب مگر کہ اسکے دونون پہلو مین دو فرشتے ہین پکارتے ہین سُنتے ہین خلائق کو یعنے سنتی ہی انکی پکار کو سب مخلوقات سوائے جن و انسان کے کہتے ہین اے لوگو آؤ اپنے رب کی طرف یعنی اسکے حکم کی طرف یا اور طرف سے منقطع ہو کر اسکی طرف رجوع لاؤ جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا اور جانو کہ جو مال کم ہو اور کفایت کرے یعنی امر دین مین یا زاد آخرت مین بہتر ہی اس مال سے کہ بہت ہو اور باز رکھے عبادت خدا سے اور غفلت مین ڈالے ف شاید کہ جن و انس کے نہ سنانے مین یہ بھید ہی کہ نہ اُٹھ جاوے تکلیف بسبب معائنہ غیب کے پھر جن و انسان سے خطاب خاص انسان ہی کو کیا اسلیے کہ یہ نہایت غافل اور حریص مال و متاع دنیا پر ہی یہانتک کہ باز رکھا انکو اُسنے متوجہ ہونے سے طرف ذکر اللہ کے اور اسکی عبادت کی پس کہا گیا انکو کہ کہانتک یہ غفلت اور اعراض ہوگا ذکر اللہ سے اپنے رب کی عبادت کی طرف آؤ اور فرمایا جسوقت کہ آدمی مرجاتا ہی تو پوچھتے ہین فرشتے کہ کیا آگے بھیجا یعنی اعمال خیر سے

---

[۵۱] یہ حدیث ابو درداء کی مشکوۃ کے کتاب الرقاق کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

اور کہتے ہین آدمی کہ کیا پیچھے چھوڑا یعنے نظر فرشتون کی عملون پر ہے اور نظر آدمیون کی
مال پر ہے یعنے پس آدمی کو چاہیے کہ نیک عمل کرے کہ توشہ ہو آخرت کا۔ اور
کہا لقمان نے اپنے بیٹے سے کہ اے بیٹے میرے تحقیق آدمی دراز ہوئی یعنے عہد
آدم علیہ السلام سے آج کے دن تک پر مدت اس چیز کی کہ وعدہ دیے جاتے
ہین ساتھ اسکے یعنے قیامت اور حساب اور عذاب اور ثواب کے اور وہ طرف
آخرت کے جلدی چلے جاتے ہین اور اے بیٹے میرے تحقیق پشت دی ہوئی ہے
تونے دنیا کو جب سے تو پیدا ہوا اور متوجہ ہوا طرف آخرت کے یعنے روز ازل سے
کہ پیدا ہوا چونکہ متوجہ طرف آخرت کے ہے گویا کہ دنیا کو تونے چھوڑ دیا اور البتہ وہ
گھر کہ چلتا ہے تو طرف اسکے بہت نزدیک ہے طرف تیرے اُس گھر سے کہ نکلتا ہے
تو اس سے **ف** دراز ہوئی اسکے معنے یہ ہین کہ دراز و بعید ہوا ہے لوگون پر وعدہ
قیامت وغیرہ کے آنے کا حالانکہ وہ ہر دم چلے جاتے ہین طرف اُس چیز کے کہ وعدہ
کیے گئے ہین اسکا اور مقصود اس نصیحت سے دفع کرنا غفلت کا ہے امر آخرت سے اور
فرمایا چار خصلتین ہین کہ جب کسی مین پائی جاوین تو نہین ہے اُسکو کوئی خوف اور ضرر
نہ ہونے دنیا کے سے اول حفاظت کرنی امانت کی یعنے حقوق اللہ تعالی کے دوسرے
حقوق العباد اور حقوق نفس کے اور سچی بات بولنی تیسری نیک خلقی چوتھی پارسائی
کھانے مین یعنے پرہیز کرنا حرام سے اور کفایت کرنی قدر حاجت پر اور بہت
نہ کھانا **ف** ضرر نہین الخ یعنے جب اصول نعمت اخروی کی حاصل ہوئین اور نفس
نے اسکے سبب سے کمال پایا اور نورانی ہوا اور ثواب آخرت کا مستحق ہوا تو

۱؎ یہ حدیث ابوہریرہ کی اور حدیث مالک کی اور حدیث عبداللہ بن عمرو کی مشکوۃ کے کتاب الرقاق کی فصل ثالث مین ہے ۱۲

کیا غم ہے دنیا کی نعمتوں اور شہوات اور لذات کا بلکہ اگر وہ ہوں تو حضوری میں خلل ہوتا ہے
اور فرمایا کہ آویں گے اعمال دن قیامت کے پس آویگی نماز سو کہے گی اے میرے رب میں
نماز ہوں سو فرماویگا اللہ تعالیٰ البتہ تو خیر پر ہے پھر آویگا صدقہ یعنی زکوٰۃ پس کہے گا
کہ اے میرے رب میں صدقہ ہوں سو فرماویگا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کہ تو بھی خیر پر ہے
پھر آویگا روزہ پس کہے گا اے میرے رب میں روزہ ہوں پس فرماویگا اللہ تعالیٰ
کہ تحقیق تو بھی خیر پر ہے پھر آوینگے اور اعمال یعنی حج اور جہاد اور طلب علم اور
مانند انکے اسی طرح پر کہ مذکور ہوئے تو فرماوے گا اللہ تبارک وتعالیٰ کہ
تو خیر پر ہے یعنے موقوف رکھے گا اللہ تعالیٰ ہر ایک کی شفاعت کو اور مہلت دیگا
انکی درخواست کی قبولیت کو ساتھ نرمی اور مہربانی کے پھر آویگا اسلام کہ جامع اعمال خیر
اور جگہ وارد ہوئے اوامر اور احکام کا ہے پس کہے گا اے میرے رب نام پاک تیرا
سلام ہے یعنی سالم اور پاک تمام نقصانوں اور عیبوں اور آفتوں سے اور سلامتی بخشنے والا
بندوں کا تمام سختیوں اور خوفوں سے اور میں اسلام ہوں کہ عاجزی کرنے والا ہوں
اور فرمانبردار تیرے حکم کا ہوں اور تو نے فرمایا ہے کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ
سو اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ تو خیر پر ہے بسبب تیرے آج کے دن مواخذہ کروں گا
ساتھ دینے عذاب کے اور تیرے وسیلے سے دوں گا یعنی ثواب پس تو اصل ہے اور
مدار ہے تجھ پر امر اطاعت اور معصیت کا جو کچھ کہ چاہتا ہے سو فرمایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ
نے اپنی کتاب میں اور جو شخص کہ چاہے سوا دین اسلام کے کسی اور دین کو تو ہرگز نہ
قبول کیا جاویگا اس سے وہ دین اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانیوالوں سے ہے[1] آوینگے

---

[1] یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوٰۃ کے باب الرقاق کی تیسری فصل میں ہے ۱۲

اعمال بندون کے یعنی نیک اعمال اللہ تعالی کے حضور مین آوینگے تاکہ حجت ہون اور شفاعت
کرین اپنے کرنے والون کی یا جھگڑین اپنے ترک کرنے والون سے اور اعمال یا تو اچھی
صورت مین آوینگے کہ اللہ تعالی انکو اچھی صورت عطا کریگا جیسا کہ بعضی حدیثون سے
سمجھا جاتا ہی اور یا خدائے تعالی قادر ہی اوپر لانے اعراض کے اور انکے کلام کرنے کے
اور مین نماز ہون آئی ہون بیچ درگاہ لطف تیری کے تاکہ شفاعت کرون بندے کی
باعتماد قبولیت اور آبرو کے کہ تیری درگاہ مین رکھتی ہون امیدوار ہون کہ آج کے دن
کہ مانع غضب اور عذاب تیرے سے ہون تو فرماویگا اللہ تعالی تو اے نماز خیر پر ہے
اور صلاح اور فلاح پر اور یہ مہلت دینی ہی اسکی شفاعت کے قبول ہونے مین ہے ساتھ
پاکیزہ تر وجہ کے اور اچھے کلام کے یعنی تجکو بھی فضل و شرافت ہی اور تو بجاے خود ہی
لیکن شفاعت کا وصفت دوسرے کی ہی کہ وہ تیری اور اور عبادتون ہم مثل
تیری کی جڑ ہی اور جامع ہی تمام اچھی صفتون کا کہ وہ اسلام ہی جیسے کہ آگے آتا ہے
اور یہان ایک نکتہ ہی کہ کھڑا ہونا مقام شفاعت مین سزاوار اُس ذات کو ہی کہ جامع
ہو کمالات کی جیسے کہ ذات پاک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ کوئی پیغمبر دروازہ
شفاعت کا نہین کھلوا سکے گا سوائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسیطرح اعمال مین بھی
وہی شفاعت کریگا جو جامع صفات و کمالات کا ہی اور اسلام جو کلام مذکور کہے گا تو اسلیے
کہ در باب شفاعت اسکو بہت دخل ہی کہ ابتدا ساتھ تعظیم اور ثنا الٰہی کے کرے جیسے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اول ثنا اللہ تعالے کی کرینگے بعد ازان شفاعت کرینگے پس اسلام اللہ
سبحانہ وتعالی کو ساتھ اسم سلام کے ندا کریگا اور اپنے تئین بندہ فرمانبردار کہے گا اس
سبب سے اسکی شفاعت قبول ہوگی اور نہین جائز ہے رکھنا اور استعمال کرنا

ایسے کپڑے اور پردے کا جسمین جانورون کی تصویرین ہون یعنی اسواسطے کہ چین کرتے ہین
ساتھ اسکے غنی اور مالدار اور اس سے دنیا یاد آتی ہی اور آخرت بھول جاتی ہے اور فرمایا
کہ جب آدمی نماز پڑھے تو چاہیے کہ نماز پڑھے مانند نماز اس شخص کے کہ چھوڑنے والا ہی ماسوے
اللہ کو یعنی خلق کو اور نفس کو اور متوجہ ہو جناب حق مین ساتھ خلوص کامل اور توجہ تمام کے
اور نہ کہے ایسی بات کہ محتاج ہووے عذر خواہی کا بہ سبب اس کلام کے کل کو یعنی قیامت
کو جناب الٰہی مین یا مطلق شامل ہی کلام کرنے کو ساتھ دوستون کے اور تمام مسلمانون کے
یعنی ایسی بات نہ کہے کہ اس سے پشیمان ہووے اور محتاج عذر خواہی کا ہووے اور
قصد[1] پکا کرے ناامیدی پر اس چیز سے کہ لوگون کے ہاتھ مین ہی یعنے قناعت کرے
اس روزی پر کہ خدا نے تقدیر مین لکھی اور لوگون کے مال سے طمع قطع کرے ف
رخصت کرے یا مراد رخصت کرنا زندگی کا ہی یعنی گویا کہ آخر نماز ہی اور اس حدیث کے
اخیر مین اشارہ ہی اس طرف کہ لوگون سے امید رکھنی علامت ہی افلاس کی اور غنا
قلبی یہ ہی کہ ناامید ہووے اس چیز سے کہ لوگون کے ہاتھ مین ہی اور فرمایا کہ زیادہ تر
نزدیک میرے سب لوگون سے پرہیزگار ہین جو ہون یعنی عربی ہون یا عجمی گورے
ہون یا کالے اشراف ہون یا رذلے جہان کہین ہون یعنے مکے مین یا مدینے مین
یا بصرے مین یا کوفہ مین یا یمن مین یا کسی اور ملک مین اور اس حدیث مین رغبت
دلائی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تقوے کی رعایت کرنے پر اور تسمین تسلی ہے
واسطے باقی امت کے جنھون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اور رتبہ خدمت کا
نہین پایا کہ اگر تقوی اختیار کرین گے تو قرب حاصل ہوگا اور فرمایا کہ جب نور ہدایت کا

[1] یہ حدیث ابوایوب انصاری کی مشکوۃ کے باب الرقاق کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

سینے مین داخل ہوتا ہی تو کھل جاتا ہی اور فراخ ہو جاتا ہی سینہ پس کہا گیا کہ کیا ہے
واسطے اس حالت کے کچھ نشانی ظاہر مین کہ وہ حالت اُس سے پہچانی جاوے
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہان اسکے لیے نشانی ہی دور ہونا گھر غرور سے
یعنے دنیا سے کہ جگہ ہی مکر اور فریب کی اور شیطان بسبب اسکے لوگون کو فریب دیتا ہے
اور مراد دور ہونے سے زہد اختیار کرنا ہی اور رجوع کرنا طرف آخرت کے کہ جگہ
ہمیشہ رہنے کی ہی اور مستعد رہنا واسطے موت کے پہلے اُسکے آنے سے یعنے ساتھ
کرنے توبہ کے اور سبقت کرنے کے طرف عبادت کے اور صرف کرنے وقت کے
طاعت مین **ف** یعنے قبول کرتا ہی اللہ تمام شرایع اسلام کے اور شیرین معلوم ہوتی
ہی اسکے مذاق مین تلخی ان احکام کی کہ مقرر کیے ہین اللہ تعالی نے اور حکم کیا ہی ساتھ
انکے اور دنیا مکر کرنے والی ہی اور فریب دینے والی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ اور دنیا گھر رنج اور خرابی کا ہے اگرچہ ظاہر مین
نعمت معلوم ہو حال اسکا مانند سراب کے ہی یعنی دھوکے کے کہ گمان کرتا ہی
اسکو پیاسا پانی سو درحقیقت اس سے دھوکے مین پڑ رہے ہین اور پہلے آنے
موت کے یا ظاہر ہونے اسکے مقدمات کے کہ مرض ہی اور بہت بڑھا پا کہ نہ قادر
ہو اسمین علم یا عمل حاصل کرنے پر اور اُسوقت ندامت نفع نہ دیوگی اور فرمایا کہ جسوقت
کہ دیکھو تم بندے کو کہ دیا جاتا ہی بے رغبتی دنیا مین اور کم گوئی کلام لغو وغیرہ سے
تو نزدیکی ڈھونڈو اُس سے اسواسطے کہ تحقیق وہ سکھایا جاتا اور دیا جاتا ہی حکمت
ف مراد حکمت سے نیک کاری اور بہت گفتاری ہی اور جسکو اللہ تعالی نے حکمت

---

۵۱ یہ حدیث ابن مسعودؓ کی اور حدیث ابوہریرہؓ کی مشکوۃ کے کتاب الرقاق کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

عطا فرمائی اسکی بڑی فضیلت آئی ہی حاصل یہ ہی کہ وہ عالم عادل مخلص کامل ہے کہ ہے
مرشد کامل پس واجب ہی ہر ایک پر کہ طلب کرے ہمنشینی اسکی اور حاصل کرے ہمکلامی
اسکی اور کہا ہی بعضے عارفون نے کہ صحبت رکھو ساتھ اللہ کے اگر یہ نہو سکے تو صحبت
رکھو ساتھ اسکے کہ وہ صحبت رکھتا ہی ساتھ اللہ تعالے کے اور علامت اسکی صحت احوال
کی وہ ہی جو اوپر گذری باین طور کہ موثر ہو صحبت اسکی جمیع امور مین اور بے رغبت
کرے دنیا سے۔ اور فرمایا[1] کہ برا ہی وہ بندہ کہ اپنے تئین اچھا جانے غیرون سے اور
تکبر کرے اور بھول گیا خدا ے بزرگ و بلند قدر کو یعنی بھول گیا کہ بزرگی اور بلند قدری
اللہ ہی کو ہی یا بھول گیا اسکے ثواب اور عذاب کو کہ نہ تقوے کیا دنیا مین اور
برا ہی وہ بندہ جسنے جبر اور ظلم کیا لوگون پر اور ظلم اور فساد مین حد سے بڑھ گیا اور
بھول گیا خدا ے جبار متکبر قہار کو کہ بلند تر ہی سب سے قدرت و عزت مین اور برا ہے
وہ بندہ کہ بھول گیا کار دین کا اور مشغول رہا دنیا مین اور بھول گیا قبرون کو اور
بدن کے گل جانے کو خاک مین اور برا ہی وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سے بڑھ گیا اور بھول گیا
اپنے ابتدا حال کو کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہی کہ کیا عاجز اور ناتوان تھا اور اپنے انجام
کو کہ کیا کیا ہوتا ہی اور آخر اسکا کیا ہی کہ مٹی مین جاتا ہی یعنی جسکی ابتدا ایسی ہی اور انتہا
ایسی تو اسکو لائق ہی کہ خدا کی بندگی اور فرمانبرداری کرے ان دونون حالتون کے
درمیان مین برا ہی وہ بندہ کہ طلب کرے دنیا کو ساتھ عمل آخرت کے یا فریب دیوے تو
لوگون کو ساتھ عمل صلحا کے تاکہ معتقد ہون اسکے اور حاصل کرے یہ مال اور جاہ اُن سے
برا ہی وہ بندہ جسنے خراب کیا دین کو ساتھ شبہات کے۔ برا ہی وہ بندہ کہ اسکو طمع اور

[1] یہ حدیث اسماء کی مشکوۃ کے باب الغضب مین ہے ۱۲

امیدواری خلق سے اور حرص کھینچ لیجاتی ہی دنیادارون کے دروازون پر اور لیجاتی ہے اسکو جدھر چاہتی ہی بُرا ہی وہ بندہ کہ خواہش نفس کی گمراہ کرتی ہی اسکو اور لیجاتی ہی اسکو راہ دین سے بُرا ہی وہ بندہ کہ اسکو دنیا کی رغبت اور اسکے حاصل کرنیکی حرص اور کثرت کی طلب خوار کرتی ہی اور آبرو ریزی اسکے دین کی کرتی ہی ف بھول گیا قبرون کو یعنے انکو جو قبرون مین مردے پڑے ہین کہ انکے ساتھ عبرت لے یا مراد قبرون سے موت ہی یعنی بھول گیا موت کو کہ اسکے لیے سامان درست نہ کیا نقل ہی کہ کسی نے سید شاذلی سے پوچھا کہ کیمیا کیا ہی انھون نے کہا کہ وہ دو کلمے ہین گر اخلق کو اپنی نظر سے اور قطع کر طمع کو خدا سے اس بات کی کہ دیوے تجکو زیادہ اس چیز سے کہ تیری قسمت مین لکھی گئی ہی یعنی جو بندے کے مقسوم مین ہو وہی ملتا ہی اس سے زیادہ ہرگز نہین مل سکتا

باب فقر کی فضیلت کے بیان مین

ف مراد فضیلت سے زیادتی اجر و ثواب کی ہی اور اسمین اختلاف ہی کہ فقیر صابر افضل ہی یا غنی شاکر اور اکثر اسپر ہین کہ فقیر افضل ہی کہ حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر پر ہی تھا اور حق یہ ہی کہ کسی وجہ سے فقیر افضل ہی اور کسی وجہ سے غنی آدمی[1] کو چاہیے کہ خراب خستہ حال مین گذران کرے اور پھٹے پرانے کپڑون اور خشک روٹی پر قناعت کرے کہ جو شخص پراگندہ حال مین گذران کرے اور کسی کے دروازے پر جاکر سوال نہ کرے وہ شخص خدا کو بہت پسند ہی اگر خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے کہ یون ہوگا تو خدا اسکی قسم کو سچا کر دیتا ہی اور جیسے وہ قسم کھاوے ویسے ہی ہوتا ہے

[1] یہ حدیث ابوہریرہ اور حدیث مصعب اور حدیث اسامہ اور ابن عباس کی مشکوۃ کے باب فضل الفقراء مین ہے ۱۲

پس دولتمند کو چاہیے کہ اپنپر تکبر نہ کرے اور انکو حقیر اور ذلیل نہ جانے سواسطے کہ نہین مدد ہوتی ہی دشمنون پر اور نہین ملتی ہی روزی مگر عاجزون اور فقیرون کی برکت دعا سے اور فرمایا کہ بہشت مین فقیر مساکین اکثر داخل ہونگے بہ نسبت مالدارون کے اور فرمایا کہ داخل ہون گے بہشت مین فقرا اور مساکین پہلے دولتمندون سے اور دولتمند روکے جاوینگے میدان قیامت مین۔ اور فرمایا کہ جلدی دیکھی ہین کافرون کو انکی نعمتین اور لذتین دنیا مین یعنے اور آخرت[۵۱] مین وے لوگ فقیر اور ذلیل اور عذاب مین گرفتار ہون گے اور جمع کی گئی ہین نعمتین اور ستھری چیزین واسطے مسلمانون کے آخرت مین یعنی پس دنیا واسطے کافرون کے ہی اور آخرت واسطے مسلمانون کے پس مسلمان کو چاہیے کہ دنیا کی لذات اور شہوات کے پیچھے نہ پڑے اور کفاف اور قدر ضروری پر کفایت اور قناعت کرے تاکہ حساب محشر سے بیخوف ہو اور آدمی کو چاہیے کہ دنیا مین اسکی طرف نظر کرے جو اس سے رتبہ مین کمتر ہو اور دین مین اسکی طرف نظر کرے جو اُس سے زیادہ ہو جسوقت کہ نظر کرے[۵۲] کوئی طرف اُس شخص کے کہ اُس سے زیادہ مالدار ہو اور زیادہ دولتمند ہو اور اُسکے دیکھنے سے اُسکو رشک اور سستی شکر خدا مین پیدا ہو تو چاہیے کہ نظر کرے طرف اُس شخص کے کہ دولت اور مال مین اُس سے کمتر ہو پس یہ نظر کرنا طرف کم رتبہ کے اور نہ نظر کرنا طرف زیادہ مالدار کے لایق تر ہے کہ نہ حقیر جانے خدائے تعالے کی نعمتون کو **وف** حاصل یہ ہی کہ جب دیکھے کہ کوئی شخص اسکو جو زیادہ ہو اس سے مال اور حشمت اور لباس اور جمال مین اور نہ پہچانے کہ یہ اسکے واسطے آخرت مین سبب وبال کا ہی تو چاہیے کہ دیکھے اس شخص کو کہ اس سے کمتر ہو دنیا مین اور کمتر ہو مال مین

[۵۱] یہ حدیث عمرؓ کی مشکوۃ کے باب فضل الفقرا کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۵۲] یہ حدیث ابوہریرہؓ کی مشکوۃ کے باب فضل الفقرا کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

اور درجہ مین تاکہ اُسکو دیکھکر اپنی نعمت کی قدر معلوم ہو اور خدائے تعالیٰ کا شکر کرے

ف اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حال اکثر خلق کا اعتدال پر ہوتا ہی اگرچہ کوئی کسی کی بہ نسبت اعتدال رکھتا ہو اور کوئی کسی کی سو جسنے کہ نظر کی طرف اس شخص کے کہ اس سے زیادہ ہو دنیا مین اور اسکو دیکھکر اپنے سے کمتر کو دیکھا تو اسکا حال اچھا ہوا اور جو افضل ہو سب خلق پر ہر طرح سے بالفرض والتقدیر تو وہ نہ دیکھے اُسکو جو کمتر ہو اُس سے تاکہ حاصل ہو اسکو غرور اور تکبر اور خود پسندی بلکہ واجب ہی اسپر کہ خوب شکر ادا کرے اللہ کا اور جو ایسا ہو کہ اُس سے کمتر کوئی فقیر نہ ہو تو اُسکو لائق ہے کہ شکر ادا کرے اپنے رب کا کہ نہ مبتلا کیا مجکو دنیا مین اور اسکے رنج اور افکار مین اور فرمایا کہ نہین جائز ہی رشک کرنا کسی کافر یا فاسق پر بہ سبب نعمت دنیا کے کہ رکھتا ہو اسلیے کہ وہ نہین جانتا کہ کیا چیز پیش آنیوالی ہی اُسکو بعد مرنے کے یعنے قبر مین یا حشر مین بعوض اس نعمت کے کیا کیا عذاب اُٹھاویگا بیشک فاجر کے واسطے نزدیک خدا کے قاتل ہی یعنی ہلاک کرنے والا ہی یا عذاب سخت کرنے والا ہی کہ اسکی شان یہ ہی کہ قتل کر ڈالے کہ نہین مرتا نہین فنا ہوتا بلکہ ہمیشہ موجود ہی یعنی آگ دوزخ کی **ف** یعنی اسکی درازی عمر یا کثرت اولاد کی یا فراخی مال وجاہ کی دیکھکر اُسپر رشک نہ لیجاوے اور نہ تمنا کرے کہ جو دنیا مین فراخی مال اور اولاد کی اسکو ملی مجکو بھی ملے کہ معلوم نہین کہ مرنے کے بعد اس مال وجاہ کے بدلے اسکو کیا کیا عذاب ہوگا اور فرمایا کہ دنیا قید خانہ ہی مومن کا اور قحط ہی اسکا اور جسوقت کہ جدا ہوتا ہی مومن دنیا سے جدا ہوتا ہی قید خانہ اور قحط سے

ف قید خانہ اور قحط ہی کہ ہمیشہ شدت اور محنت اور تنگی معاش مین رہتا ہے یعنے ہر چند کہ ناز و نعمت دنیا اسکو میسر ہو لیکن بہ نسبت ان نعمتون کے کہ اسکے لیے

لہ یہ حدیث ابن ماجہ مین زہد کے باب فضل الفقر اور ابن حبان مین رقاق کے باب فضل الفقر مین ہے ۱۲

لہ یہ حدیث عبداللہ بن عمرو اور قتادہ کی شکوۃ کے باب فضل الفقر مین ہے ۱۲

دار آخرت مین رکھی گئی ہین حکم قید خانہ اور قحط کا رکھتی ہی یا مراد یہ ہی کہ وہ ہمیشہ ریاضت
اور طاعت اور عبادت کی کوشش رکھتا ہی اور چین اور آرام کو اپنی طرف راہ نہین دیتا
اور ہمیشہ شوق رکھتا ہی کہ اس دنیا محنت آباد سے خلاص ہو۔ اور روایت ہی کہ نہین
خالی ہوتا ہی مومن کبھی مال سے یا بیماری سے یا ذلت سے اور فرمایا کہ جب دوست[۵۱]
رکھتا ہی خدا کسی بندے کو تو بچاتا ہی اسکو دنیا سے جیسے کہ بچاتا ہی آدمی اپنے بیمار کو
پانی سے **ف** دنیا سے یعنی دنیا کے مال وجاہ سے اور اس چیز سے کہ ضرر کرے اسکو
دین مین اور نقصان کرے اسکی آخرت مین اور فرمایا کہ دو چیزین[۵۲] ہین کہ ناخوش رکھتا ہے
انکو آدمی یعنی بالطبع حالانکہ شرعًا وہ بہتر ہین ناخوش رکھتا ہی موت کو اور حالانکہ موت
بہتر ہی واسطے مومن کے فتنے سے اور ناخوش رکھتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی کمتر ہے
حساب کے لیے **ف** مراد فتنہ سے گرفتاری ہے شرک اور کفر اور گناہ مین اور جبر کرنا ظالمون
کا نامشروع چیزون کے کرنے پر اور مانند انکے مکروہات سے دین کی زندگی اس لیے
خوب ہی کہ بندگی کرین اور دین پر ثابت رہین اور ایمان ثابت لیے جائین بغیر سلامتی
ایمان کے زندگی کس کام کی اور مجبور ہونے کی صورت مین اگرچہ دل برقرار ہوتا ہے ایمان
پر لیکن زبان پر لانا اس چیز کا کہ لائق اسکے نہین یہ بھی فتنہ ہی ابتلاے دنیا اور شدت اور
محنت نفس ہو تو البتہ سبب کفارہ گناہون اور بلند ہونے درجون کا ہی اور موت
مانگنی اسکے واسطے درست نہین اور کمتر ہی حساب کے لیے یعنے بعید تر ہے عذاب سے
اور بہتر ہی مسلمان کے لیے اور چاہیے کہ بہت خوش ہو اس سے اس لیے کہ وہ
باعث ہی کمی حساب آخرت کا اور سختی اور محنت کہ بہ سبب اسکے پہونچے سہل ہے

---

[۵۱] یہ حدیث قتادہؓ کی مشکوۃ کے باب فضل الفقرا مین ہی ۱۲ [۵۲] یہ حدیث مشکوۃ کے باب فضل الفقرا مین ہے ۱۲

ف اے عزیز میرے یہ تمام شاخین ہین ایمان کی کہ جو کوئی موافق حکم شارع کے ایمان کو دوست رکھتا ہی یقینا جانتا ہی کہ جو کچھ اُس نے فرمایا ہی حق ہی اور اگر عقل سلیم اور تجربہ صاف رکھتا ہو تو دنیا مین بھی معلوم کرتا ہی کہ کثرت مال کی اور محنت اور گرفتاری اور خواری کہ مال جمع کرنے مین کھینچتا ہی محنت فقر سے کم نہین اور فرمایا کہ جو سچا[۵۱] ہو بیچ دعوی محبت میری کے تو چاہیے کہ تیار کرے واسطے فقر کے پاکھر یعنی ساتھ صبر کرنے کے اس پر البتہ فقر جلد پہونچتا ہی طرف اس شخص کے کہ دوست رکھتا ہے مجکو جلدی پہونچنے نالے کے سے طرف انتہا اپنی کے **ف** معنے اسکے یہ ہین کہ فقر کا جلدی پہونچنا اسکی طرف اور اُترنا بلاؤن اور سختیون کا اس پر بکثرت ضرور ہے اسلیے کہ آیا ہی کہ سب لوگون مین زیادہ تر سختیان پیغمبرون کو پہونچتی ہین پھر درجہ بدرجہ اور اچھے لوگون کو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعوی محبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر اختیار کرنے فقر کے اور چلنے کے اُن کے طریقے پر نارواا اور جھوٹ ہی اور حقیقت مین اتباع اور موافقت لازم ہی محبت کو اور محبت بے متابعت محبوب کے درست نہین ہی لیکن یہ نشان صدق محبت اور اس کے کمال کا ہی اور ماہیت محبت کی اور جذب ہونا باطن کا ہی اور بھر نا دل کا ہی ساتھ خوبی کے اور اچھا جاننے ذات اور صفات محبوب کی کہ اسکو سب سے خوب دیکھتا ہی اور خوب جانتا ہی لیکن ہیچ عمل اور اتباع کے مرتبے مین ناقص ہی جیسے کہ ایمان بغیر عمل کے۔ اور نہین لائق ہی واسطے ایماندار کے آرام اور استراحت اور تن آسانی اختیار کرے اسواسطے کہ نہین اختیار کرتے ہین بندے اللہ کے آرام اور استراحت کو **ف** یعنی بلکہ آرام و استراحت خاص کافرون اور

[۵۱] یہ حدیث عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی مشکوۃ کے باب فضل الفقرا مین ہے ۱۲

فاجرون اور غافلون اور جاہلون کے لیے ہی اور اس حدیث مین لفظ تنعم کا آیا ہے اور تنعم کے معنی ہین مبالغہ کرنا بیچ حاصل کرنے قضا شہوت کے بطریق تکلف کے اور بہت نعمتون مین رہنا اور حرص کرنی کھانے اور خواہشون مین اور آدمی کو چاہیے[۱] کہ راضی ہووے ساتھ تھوڑے رزق کے اسواسطے کہ فرمایا کہ جو شخص کہ راضی ہو ساتھ تھوڑے سے رزق کے یعنی قناعت کرے تھوڑے پر راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اُس سے ساتھ تھوڑے سے عمل کے یعنے تھوڑی بندگی کے۔ اور چاہا کہ اگر بھوکا یا محتاج ہو تو اپنی بھوک اور حاجت کو لوگون سے چھپاوے اسواسطے کہ فرمایا جو شخص کہ بھوکا ہو یا محتاج یعنی کسی چیز کا پھر ڈھانکے اسکو لوگون سے یعنی نہ کہے کہ مین بھوکا ہون تا کچھ کھانے کو دین اور نہ کہے کہ مین محتاج ہون تا کچھ بخشین تو ہوتا ہے وعدہ اللہ پر ثابت یا امر لازم نزدیک اس کے یہ کہ پہونچاوے اسکو روزی ایک برس کی وجہ حلال سے **ف** مراد بھوک سے وہ بھوک ہے کہ متصور ہو ساتھ اُسکے صبر اور جائز ہو اُسمین چھپانا والا اگر آدمی بھوک سے مرجاوے اور سوال نہ کرے یا کھاوے نہین اگرچہ مردار ہو جیسے کہ حکم ہی قرآن مین تو مرتا ہی گنہگار ہو کر اور فرمایا[۲] اللہ دوست رکھتا ہی اپنے بندے مسلمان کو کہ فقیر پارسا عیالدار ہو **ف** یعنی باوجود عیالدار اور فقیر ہونے کے حرام اور سوال کرنے سے بچے پس وہ مومن کامل ہی اسی لیے دوست رکھتا ہی اسکو اللہ تعالے

باب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کی گذران کے بیان مین

حضرت[۳] عائشہؓ سے روایت ہی کہ نہین پیٹ بھر کھایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نے جو کی روٹی سے یعنی اور نہ گیہون کی روٹی سے دو دن پے در پے یہانتک کہ حضرت

[۱] یہ حدیث معاذؓ کی اور حدیث علیؓ کی اور حدیث ابن عباسؓ کی مشکوۃ کے باب فضل الفقرا مین ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث عمرانؓ کی مشکوۃ کے باب فضل الفقرا مین ہی ۱۲ [۳] یہ حدیث عائشہؓ کی مشکوۃ کے باب فضل الفقرا مین ہے ۱۲

صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ف یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کے
اہلبیت کا یہ حال تھا کہ گیہون کی روٹی تو کجا جو کی روٹی سے بھی دو دن پے در پے
پیٹ بھر کے نہین کھایا بلکہ اگر ایکدن پیٹ بھرا تو دوسرے دن بھوکے رہے بنا برا سکے
کہ اختیار کیا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فقر کو جبکہ پیش کیے گئے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم پر خزانے زمین کے اور حکم ہوا خدا کی طرف سے کہ کہو تو پہاڑ مکے کے سب سونا ہو جاوین
واسطے تمھارے سو اختیار کیا حضرت نے فقر کو کہ کہا مین چاہتا ہون کہ ایکدن بھوکا
رہون پس صبر کرون اور ایکدن پیٹ بھر کھاؤن پس شکر کرون اور منقول ہے ابن
عباس سے کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گذارتے کئی کئی راتین بھوک مین پے در پے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والے آپ کے کہ نہ پاتے تھے کھانا رات کا اور تھی اکثر روٹی
انکی جو سے ف اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہمارے زمانہ مین کوئی فقر سے نہین
بسر کرتا زندگی جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بسر کی کہ وہ افضل ہین سب
پیغمبرون سے پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مین بڑی تسلی ہے فقراء اور مساکین کے لیے
اور یہ بھوک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اختیاری تھی ساتھ ترک کرنے دنیا اور اسکی لذتون
اور قناعت کرنیکے قوت لایموت پر اور ایثار یعنے ترجیح دینی فقراء اور مساکین کی اور
ترجیح دینے حاجات لوگون کے اپنے نفس پر اور ابو ہریرہ[1] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ وہ گذرے ایک قوم پر کہ اُن کے آگے بکری بھنی ہوئی رکھی تھی پس بلایا اُنھون نے
ابو ہریرہ کو یعنے اسکے کھانے کے لیے تو ابو ہریرہ نے اُسکے کھانے سے انکار کیا اور کہا کہ
نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے یعنی وفات پائی اور نہین پیٹ بھرا جو کی روٹی سے

[1] یہ حدیث ابو سعید اور انس کی مشکوٰۃ کے باب فضل الفقرا کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

یعنی چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال ایسا تھا تو کیونکر بھنی ہوئی بکری کا کھانا مجکو خوش لگتا
اور انسؓ سے روایت ہے کہ وہ لیگئے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روٹی جو کی اور چربی متغیر
بدبودار اور البتہ گروی رکھی تھی حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے زرہ اپنی مدینہ مین
پاس ایک یہودی کے اور لیے اُس سے کچھ جو اپنے اہلبیت کے واسطے اور نہین
ذخیرہ کیا آپنے رات کو ایک صاع غلہ کا اور حالانکہ آپکے پاس نو بیبیان تھین یعنے باوجود
اس کے بھی کچھ ذخیرہ نہ کرتے تھے ف شاید قرض لینے کی وجہ یہودی سے یہ تھی کہ
حال آپ کا مسلمانون پر ظاہر نہو تاکہ گران نہون آپ اپنے پر پس دیوین آپکو کچھ شرم
کرکے اور ظاہر یہ ہی کہ آپین نہایت تنزہ منظور تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس
بات سے کہ طلب کرین اُجرت اس سے اگرچہ صورۃً ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[1]
کہ البتہ ڈرایا گیا مین بسبب ظاہر کرنے دین خدا کے اور بلانے خلق کے طرف اسکے
اور حالانکہ مین تنہا تھا یعنی ابتداے اظہار دین اسلام مین میرے ساتھ کوئی نہ تھا اور
البتہ گذرتے تھے مجھپر تیس شب و روز پے در پے اور حالانکہ نہ تھا میرے اور بلال کے واسطے
طعام کہ کھاوے اُسکو کوئی جاندار چہ جائیکہ آدمی مگر تھوڑی سی چیز قلیل و حقیر کہ چھپاتی
اسکو بغل بلالؓ کی یعنی یہ تو معلوم ہی ہی کہ آدمی کی بغل مین کس قدر آتا ہی پھر وہ بھی ایسا
ہو کہ بغل مین سے ظاہر نہو اور باہر سے نہ دکھائی دیوے اور ابو طلحہ سے روایت ہے
کہ گلہ کیا ہم نے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھوک کا سو کھولے ہم نے اپنے اپنے
پٹیون سے ایک ایک پتھر یعنے ہر ایک کے پیٹ پر پتھر بندھے ہوے تھے کھولکر دکھلائے پس کھولے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ سے دو پتھر ف بھوک کے وقت پیٹ پر پتھر

[1] یہ حدیث انسؓ اور حدیث ابو طلحہؓ کی مشکوٰۃ کے باب فضل الفقراء کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

اسلیے باندھتے ہین کہ پیٹ مین قوت ہو اور راہ چلنے اور کھڑے ہونے پر قوت بخشے اسواسطے کہ پیٹ اور انتڑیان کمر سے لگ جاتی ہین اور جب بھوک زیادہ ہوتی ہی تو حاجت و پتھرون کے باندھنے کی ہوتی ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا[۵۱] مانگتے تھے کہ الٰہی زندہ رکھ مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کے گروہ مین کہا عائشہؓ نے کہ یا حضرت آپ یہ دعا کس واسطے مانگتے ہین فرمایا اسواسطے کہ تحقیق مساکین داخل ہون گے بہشت مین دولتمندون سے پہلے چالیس برس اے عائشہ نہ پھیرو کسی مسکین کو خالی بلکہ دیجیو اسکو اگرچہ آدھی کھجور ہو اور محبت رکھ مسکینون سے کہ خدا تعالیٰ تجکو قیامت کے دن دوست رکھے گا۔ اور ابوہریرہؓ[۵۲] سے روایت ہی کہا کہ تحقیق دیکھا مین نے ستر تن کو اصحاب صفہ مین سے کہ نہین تھا انمین کوئی ایسا شخص کہ ہو اُس پر چادر کہ اور کپڑے پر اوڑھے اور کندھے پر ڈالے بلکہ ایک کپڑے سے زیادہ نہ رکھتا تھا یا تہہ بند تھا یا کملی تھی کہ باندھتا تھا اسکو اپنی گردن مین سو بعضے تہہ بند اور کملی تو آدھی پنڈلیون تک پہونچتی تھی اور بعضے دونون ٹخنون تک پس سمیٹتا تہہ بند یا کملی کو سجدے مین یا بعضے اوضاع مین اس ڈر سے کہ اسکا ستر نہ کھلے اور ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ پہونچی فقرائے اصحاب کو بھوک سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک ایک کھجور دی یعنی فقر و تنگی رزق کی انپر اس حد کو پہونچی تھی کہ کبھی فقط ایک ہی ایک کھجور پر اکتفا کرتے تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت[۵۳] ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے تین چیزین خوش آتی تھین ایک تو کھانا یعنے واسطے حفظ بدن کے اور قوت حاصل کرنے کے دین پر دوسری عورتین یعنی واسطے بچانے نفس کے بُرے خطرون سے تیسری خوشبو یعنی واسطے تقویت دماغ کے کہ وہ جگہ ہی عقل کی سو ہمین

۵۱ یہ حدیث انسؓ کی مشکوۃ کے باب فضل الفقرا کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی مشکوۃ کے باب فضل الفقرا کی پہلی فصل مین ہی ۱۲
۵۳ یہ حدیث عائشہ کی مشکوۃ کے باب فضل الفقرا مین ہے ۱۲

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چیزین یعنے بکثرت اور نہ پائی ایک چیز یعنے مگر تھوڑی پائین عورتین یہانتک کہ نوتھین اور پائی خوشبو یعنے خارج سے باوجودیکہ پسینہ آپ کا سب خوشبودار چیزون سے زیادہ تر خوشبودار تھا اور نہ پایا طعام کو ف یعنی مگر قلیل اور یہ بات تھی بسبب اختیار کرنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فقر کو اور اللہ تعالی نے چونکہ اپنے حبیب کے لیے یہ بات پسند کی تو اسمین طرح طرح کی حکمتین تھین۔ اور زید بن سلم سے روایت ہی کہ ایک دن عمر فاروق نے پانی مانگا تو لوگ انکے پاس پانی لائے جسمین شہد ملا تھا سو کہا حضرت عمر فاروق نے کہ یہ پاک اور حلال ہی لیکن مین نہین پیتا سواسطے کہ مین سنتا ہون کہ خدائے تعالی نے عیب کیا ہی ایک قوم پر یعنی قرآن مین انکے نفس کی خواہشون پر سو فرمایا انکو کہ لیگئے تم یعنے پالین تم نے لذتین اور نعمتین اپنی دنیا کی زندگی مین اور بہرہ مند ہوئے تم ساتھ انکے پس ڈرتا ہون مین کہ جلدی دی گئی ہون ہم کو ہماری نیکیان اس عالم دنیا مین پس نہ پیا عمر فاروق نے اسکو اور کہا ابن عمر نے کہ نہین پیٹ بھر کھائین ہمنے کھجورین یہانتک کہ ہم نے خیبر کو فتح کیا۔

باب ہیجدہم بیان آرزو رکھنے اور حرص کرنیکے

ف قاموس مین لکھا ہی کہ بدتر حرص یہ ہی کہ تو اپنا حصہ لیوے اور غیر کے حصے مین طمع کرے اور مراد آرزو سے درازگی آرزو کی ہی پس نہین جائز ہی زیادہ آرزو کرنی امر دنیا مین اس طور سے کہ غافل ہو تیاری کرنیکے واسطے موت کے اور توشہ آخرت کے اور لیکن درازکرنا آرزو کا بیچ حاصل کرنے علم کے اور عمل کے سو محمود ہی بالاجماع جیسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طُوبٰی لِمَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ یعنی خوشی ہی اسکے لیے کہ دراز ہو

لہ یہ حدیث زید بن سلم اور ابن عمر کی مشکوٰۃ کے باب فضل الفقر کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

عمر اس کی اور نیک ہو عمل اسکا اور اسیطرح حرص کرنی بیج جمع کرنے مال کے اور کثرت جاہ کے بری ہی اور حرص کرنی جہاد اور علم کے حاصل کرنے پر مستحسن ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی کہ کھینچی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شکل مربع کہ احاطہ کیا تھا اسکو چار خطون نے اور کھینچا ایک خط اُس شکل مربع کے بیچ مین کہ باہر نکلنے والا تھا اُس شکل سے اور کھینچے چھوٹے چھوٹے خط متوجہ طرف اس خط کے کہ درمیان مین تھا اس جانب اسکی سے کہ درمیان مین تھی یعنی دونون جانبون اسکی سے جو درمیان مین تھین اسلیے کہ ایک جانب خط کے اندر ہی اور ایک جانب اسکے باہر پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ جانب بیچ کے خط کی کہ درمیان شکل مربع کے واقع ہی مثال آدمی کی ہی اور یہ خط مربع اجل اسکی ہی یعنی اسکی مدت اجل کی ہی اور مدت عمر اسکی کی کہ گھیرے ہوئے ہی آدمی کو اور یہ جانب خط کی کہ باہر نکلنے والی ہے یعنے مربع سے آرزو اسکی ہی یعنی چیز آرزو کی گئی اسکی جسکو گمان کرتا ہی کہ لون گا اسکو اپنی اجل آنے سے پہلے اور یہ خطا ہی اُس سے اسلیے کہ آرزو اسکی دراز ہی کہ نہین فارغ ہوتا اس سے اور اجل اسکی قریب تر ہی طرف اُسکے اس سے اور یہ خطوط چھوٹے عوارض ہین یعنے آفات اور بلیات مثل امراض اور بھوک پیاس وغیرہ چیزون کے کہ پیش آوین آدمی کو اور ہلاک کرین اسکو ہر جانب سے متوجہ ہین آدمی پر پس اگر ایک حادثہ گذر گیا اور چوک گیا تو دوسرا حادثہ اسکو پہونچے گا اور اگر یہ حادثہ بھی گذر گیا تو دوسرا حادثہ اسکو پہونچے گا **ف** حاصل یہ ہی کہ آدمی امیدین دور و دراز کی رکھتا ہی اور گمان رکھتا ہے

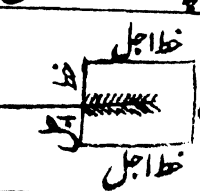

کہ پہونچے گا ان امیدون کو اور حالانکہ اجل قریب تر ہی ساتھ اسکے آرزؤن سے سو آدمی
ہمیشہ اسی فکر مین ہوتا ہی کہ ناگہان پہونچتا ہی اسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہی یعنی آدمی
چاہتا ہی کہ خط آرزو کو کہ دور تر ہی پہونچے ناگہان اجل آجاتی ہی اور بغیر حاصل ہونے
آرزو کے چل کھڑا ہوتا ہی پس آدمی کو چاہیے کہ آرزو کو کم کرے اور دور و دراز امیدون
کو چھوڑے اور اجل کو سب سے قریب تر سمجھے کہ ناگہان اسپر آنیوالی ہی اور فرمایا[۱] کہ آدمی بوڑھا
ہوتا ہی اور جوان ہوتی ہین اسمین دو چیزین حرص مال پر یعنے اسکے جمع کرنے پر اور نہ
دینے پر اور حرص دراز کی عمر پر ف ہرچند کہ آدمی بوڑھا ہوتا ہی لیکن یہ دو صفتین
اسکی سست نہین ہوتین اسلیے کہ آدمی پیدا کیا گیا ہی اوپر حب شہوات کے
اور شہوات بغیر مال اور عمر کے حاصل نہین ہوتین اور سبب انکے قوی ہونے کا بسبب
ضعف بدن کے ہی کہ اسمین شہوت تو قائم ہی اور قوت عقلیہ کو کہ قوت شہوت کو زیر
کرے ضعیف ہوگئی وہ اسکو دفع نہین کرسکتی سو آدمی کو لائق ہی کہ جب بوڑھا ہو تو
نہ حرص کرے مال کے جمع کرنے پر اور نہ چاہے کہ عمر دراز ہو اور اسیطرح[۲] جب آدمی
بوڑھا ہو تو چاہیے کہ نہ محبت کرے دنیا سے اور نہ دراز کرے آرزو کو بواسطے کہ جب
آدمی بوڑھا ہوتا ہی تو جوان ہوتی ہی آرزو اسکی دو چیزون مین محبت دنیا مین اور درازی عمر
مین ف محبت دنیا سے لازم آتی ہی کراہیت اجل کی اور درازگی آرزو عمر کی چاہتی
ہی تاخیر عمل کو۔ اور آدمی کو چاہیے کہ گناہون سے جلدی توبہ کرے اور فرصت کو غنیمت
گنے اسواسطے کہ جس شخص کی عمر ساٹھ برس کو پہونچی اور گناہون سے توبہ نہ کی تو اسکو
اللہ کے نزدیک کچھ عذر باقی نہ رہا جوان کہتا ہی کہ جب بوڑھا ہونگا تو توبہ کرونگا بوڑھا

[۱] یہ حدیث انس رضؓ کی مشکوۃ کے باب الامل کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث ابوہریرہ رضؓ کی مشکوۃ کے باب یقظہ کے فصل اولیٰ مین ہی ۱۲

کیا کہے گا اور فرمایا کہ اگر ہوں آدمی کے واسطے دو جنگل بھرے ہوئے مال سے یعنی بالفرض تو البتہ ڈھونڈھے تیسرا جنگل مال کا یعنی اسکا پیٹ نہیں بھرتا بسبب حرص کے اور نہیں بھرتی ہے آدمی کے پیٹ کو مگر مٹی یعنی جبتک قبر میں نہیں جاتا حرص اُسکی نہیں جاتی اور حکیم باعتبار اکثر کے ہے اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ حرص مذموم سے جس کسی سے کہ چاہتا ہے **ف** یعنی اسلیے کہ توبہ گناہ سے مقبول ہے قبول کرتا ہے اللہ توبہ ہر گناہ ظاہر و باطن سے اور یا معنے یہ ہیں کہ پھرتا ہے اللہ تعالے ساتھ رحمت کے جسپر کہ چاہتا ہے ساتھ توفیق ازالہ اس خصلت بُری کے اور تہذیب نفس کے اس سے اور اسمیں تنبیہ ہے اسپر کہ بخل باعث حرص کا آدمی کی پیدائش میں پیدا کیا گیا ہے اور فرمایا کہ تو رہ دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہے یا گذرنے والا راہ کا اور گن تو اپنے نفس کو مُردوں سے کہ قبروں میں پڑے سوتے ہیں اور سب سے گذر گئے ہیں اور مشابہت کر ساتھ اُنکے کہ زندگی میں ہیچ حکم مردے کے رہے **ف** جاننا چاہیے کہ حقیقت موت کی کیا ہے منقطع ہونا تصرف روح کا بدن سے اور ٹوٹ جانا اسکے پیوند کا بدن سے اور باہر آنا بدن کا آلہ ہونے روح کے سے اور روح بدن کے مرنے سے معدوم و نابود نہیں ہوتی بلکہ متغیر ہوتا ہے حال اسکا جیسے کہ سلب کیجاتی ہیں اس سے آنکھیں اور کان اور زبان اور ہاتھ اور پانوں اور تمام اعضا اور حواس اور جدا کیا جاتا ہے اس سے اسکی اولاد اور اقربا اور آشنا کو اور الگ کیے جاتے ہیں اس سے گھوڑے اسکے اور فوج اور لونڈی اور غلام اور جانور اور سواریاں اور اسکی زمین اور مکان اور جو کچھ کہ آلات اور اسباب دنیا کے ہیں پس مشابہ ہونا ساتھ مُردوں کے اور ہونا انکے حکم میں یہ ہے کہ متصف ہو ساتھ قطع کرنے علائق بدنی کے حتی الامکان پس قطع کرے تصرف روح کا اعضا سے حرام اور مکروہ چیزوں کے

لہ یہ حدیث ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ کی مشکوۃ کے باب الامل کی پہلی فصل میں ہے ۱۲

ارتکاب مین اور جلنے کہ جو کچھ اسکے تصرف مین ہی دنیا کے اموال اور اسباب سے اُس کی
ملک نہین ہی بلکہ سب کچھ اللہ کی ملک ہے اور علامت اسکی یہ ہی کہ اسکے جاتے رہنے سے
غمگین نہ ہووے اور نہ اسکے ہونے سے خوش ہووے اور اسیطرح انقطاع کرے اہل و اقارب
آشناؤن سے اور انکے سبب سے حرام اور مکروہ چیز مین نہ پڑے پس جو کوئی کہ متصف ہوگا
ساتھ ان صفتون کے مشابہ ہوگا ساتھ مُردون کے اور داخل ہوگا انکے حکم مین بعد ازان
رعایت کرے اور شرائط اور آداب کی کہ بسبب اُنکے مشابہ ساتھ مردون کے ہو ایک
ان مین توبہ ہی اور وہ باہر آنا ہی ہر مطلوب سے سوائے اللہ تعالیٰ کے جیسے کہ موت سے اور ایک
ان مین سے زہد ہی اور وہ باہر آنا ہی دنیا سے اور اسکی محبت سے اور اسکی شہوتون اور لذتون
سے جیسے کہ موت سے اور ایک توکل ہی اور وہ باہر آنا ہی قید اسباب سے جیسے کہ موت سے
اور ایک قناعت ہی اور وہ باہر آنا ہی شہوات نفسانیہ سے جیسے کہ موت سے اور ایک
توجہ الی اللہ اور منھ پھیرنا ہی ماسوی اللہ سے جیسے کہ موت سے پس باقی نہ رہا کوئی
مطلوب اور نہ محبوب اور نہ مقصود سوا اللہ تعالیٰ کے اور ایک انمین سے صبر ہے
اور باہر آنا ہی حظوظ نفس سے ساتھ مجاہدہ کے جیسے کہ موت سے اور ایک رضا ہی اور وہ باہر آنا
ہی خوشنودی نفس سے اور داخل ہونا ہی اللہ کی خوشنودی مین اور تسلیم احکام ازلیہ کے
اور سپرد کرنا تمام امور کا ساتھ تدبیر و اختیار مولیٰ سبحانہ و تعالیٰ کے بے منازعت و اعتراض
کے جیسے کہ موت سے اور ایک ذکر ہی اور وہ باہر آنا ہی ذکر ماسوی اللہ سے جیسے کہ موت
سے اور ایک مراقبہ ہی اور وہ باہر آنا ہی حول و قوت سے جیسے کہ موت سے پس جب یہ صفات
و حالات حاصل ہون تو مشابہ ہوگا ساتھ مُردون کے اور اہل قبور کے شمار مین پڑیگا

لہ یہ حدیث عبداللہ کی مشکوۃ کے باب الامل مین ہے ۱۲

یہ یعنی ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے کہ گن تو اپنے نفس کو مُردون سے اور
عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ گذرے ہم پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ
مین اور میری مان لیپتے تھے کچھ یعنی دیوار یا چھت کو فرمایا کیا ہی یہ اے عبداللہ مین نے
کہا ایک چیز ہی یعنی دیوار ہی کہ درست کرتا ہون اسکو یعنی بخوف اسکے گر پڑنیکے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امر جلد تر ہی اس سے **ف** یعنے اجل قریب تر ہی خراب
ہونے اس گھر کے سے یعنے تو سنوارتا ہی گھر کو بخوف گر پڑنے کے پہلے مرنے تیرے کے اور
حال یون ہی کہ تو مرجاویگا اسکے گرنے سے پہلے پس اصلاح عمل کی بہتر ہی واسطے تیرے گھر
کی اصلاح سے اس مین دل کا لگانا عبث ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم بشیاب کرتے تھے یعنی کبھی پس تیمم کرتے مٹی سے وضو کرنے سے پہلے سو مین کہتا کہ یا
حضرت پانی آپ سے نزدیک تر ہی یعنے اسقدر دور نہین کہ اسکے سبب سے تیمم کیجیے تو حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ شاید مین اس پانی تک نہ پہونچون یعنے مین ڈرتا ہون کہ عمر وفا
نکرے اور اجل آپہونچے اور فرصت نہ پاؤن کہ وضو کرون اسلیے تیمم کرلیتا ہون کہ
ایک طرح کی طہارت حاصل رہے **ف** پس آدمی کو چاہیے کہ موت کو بہت قریب سمجھے
اور ایک گھڑی تک بھی جینے کی امید نہ رکھے اور نیک عمل کو دوسرے وقت پر موقوف
نہ رکھے اور ڈرتا رہے کہ شاید اسوقت تک جیتا رہون گا یا نہین پس نہ دراز کرے امید کو اور
نہ مشغول ہووے آرزو کی چیزون مین کہ موت ناگہان آنیوالی ہی پہلے حاصل ہونے آرزو کے
اور فرمایا[1] کہ میری امت کی عمر ساٹھ برس سے ستر برس تک ہے اور کمتر ہین جو اس سے تجاوز
کرینگے **ف** یعنی بعضے لوگون کی عمر اس سے زیادہ بھی ہوگی چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ

[1] یہ حدیث ابوہریرہؓ کی مشکوٰۃ کے باب الامل کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

کی عمر ایکسو تین برس کی ہوئی اور حسان بن ثابت ایکسو بیس برس کے ہوکر فوت ہوئے اور سلمانؓ فارسی کی عمر اڑھائی سو برس کی ہوئی اور فرمایا کہ پہلی نیکی اس امت کی یقین کرنا اور زہد کرنا ہے اور فساد اس امت کا بخل ہے اور دراز رکھنا آرزو دراز گی عمر کا **ف** یعنے یقین کرنا اسپر کہ اللہ تعالیٰ رزاق اور ضامن روزی کا ہے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اور زہد اور بے رغبتی کرنی دنیا میں اور جب اسکے رزاق ہونے پر یقین حاصل ہو تو بخل نہین کرتا اس لیے کہ بخل بسبب بے یقینی پہونچنے رزق کے ہوتا ہے کہتا ہے کہ اگر مال خرچ کرون گا تو پھر کہان سے کھاؤن گا۔ اور جب زہد کیا اور دنیا سے بے رغبتی کی تو درازی آرزو کی اور امید باقی رہنے کی دنیا میں نہین رہتی اسلیے کہا کہ اول فساد اس اُمت کا بخل ہے اور آرزو درازی عمر کی کہ یہ ضد ہے اس باب کی کہ خدا کو رزاق یقین کرے اور ضد ہے اسکی کہ دنیا سے بے رغبتی کرے اور اعتقاد جب حد جزم کو پہونچے اور سند پکڑنے والا ہو ساتھ دلیل اور برہان کے کہ اثبات حق کرے اسکو یقین کہتے ہین لیکن صوفیہ کے نزدیک جبتک کہ تصدیق دل پر غالب نہو اسطرح کہ متصرف اور حاکم ہو دل پر یا ان چیزون کی رغبت دلاوے کہ موافق ہو شرع کے اور باز رکھے ان چیزون سے کہ مخالف ہون شرع کے تو اسکو یقین نہین کہتے مثلاً اسکو یقین ہے کہ موت آنیوالی ہے لیکن جسکے دل پر ذکر موت کا غالب ہو اور حاکم اور متصرف ہو یعنی اسکے سبب سے مستعد رہے موت کا ساتھ ذکر کرنے طاعت کے اور ترک کرنے گناہون کے وہ صاحب یقین ہے اور نہین[۲] ہے زہد دنیا مین ساتھ پہننے موٹے کپڑے اور سخت کے اور ساتھ کھانے دال بے مزہ اور روٹی خشک کے سوائے اسکے کچھ نہین کہ زہد دنیا مین کوتاہ کرنا آرزو کا ہے **ف** کوتاہی

---

[۱] یہ حدیث عمرؓ کی مشکوٰۃ کے باب الامل کی فصل تیسری مین ہے ۱۲ [۲] یہ قول سفیان ثوری اور مالک کا مشکوٰۃ کے باب الامل کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

آرزو کی اور مستعد ہونا واسطے موت کے ساتھ جلدی کرنے کے طرف توبہ کے اور عمل کے ہی
اور حاصل یہ کہ زہد حقیقی یہ ہی کہ ہو بیچ حال قلبی کے کہ بیزار ہو دنیا سے اور رغبت کرے
طرف عقبیٰ کے اور نہین ہی مدار انتفاع اور عدم انتفاع قلبی پر اس لیے کہ برابر ہین دونون
امر آدمی باعتبار حقیقت کے اگرچہ موٹے کپڑے اور بے مزہ کھانے کو بھی تاثیر ہے بیچ
استقامت بندے کے طریقت پر اور کہا مالک نے کہ زہد دنیا مین کسب حلال اور کوتاہ ہونا
آرزو کا ہی **ف** کسب سے مراد مکسوب ہے یعنی کھانے پینے کی چیزین حلال طیب ہون اسلیے
کہ خدای تعالیٰ نے فرمایا کُلُوا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوا صٰلِحًا یعنی کھاؤ حلال چیزون سے اور عمل
کرو اچھے اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنے ساتھ بہت کرنے نیک عملون کے بخوف آنے اجل کے
اور زہد کرنا دنیا مین رغبت دلاتا ہی عقبیٰ مین اگر کوئی کہے کہ کیا دخل ہی کسب حلال کو
زہد مین جواب اسکا یہ ہی کہ یہ رد ہی اس شخص پر کہ گمان کرتا ہی کہ زہد فقط دنیا کے ترک
کرنے اور موٹے کپڑے پہننے اور کھانے سوکھی روٹی اور پینے پسی کے ہی اسکو رد کیا ہی کہ
نہین ہی حقیقت زہد کی وہ چیز کہ گمان کیا تو نے بلکہ حقیقت اسکی یہ ہی کہ کھاوے تو حلال اور قناعت
کرے قدر ضرورت پر اور کوتاہ کرے آرزو کو جیسے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ زہد کرنا دنیا مین نہین ہے
ساتھ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے ولیکن زہد دنیا مین یہ ہی کہ نہ اعتماد
کرنیوالا ہو تو اس چیز پر کہ تیرے ہاتھ مین ہی بہ نسبت اس چیز کے کہ اللہ کے پاس ہے۔

باب طاعت کے واسطے مال اور عمر کی محبت رکھنا

ف یعنے اس مین بیان ہی اسکا کہ جائز ہی طلب کرنا محبت مال کا اور
درازگی عمر کا واسطے صرف کرنے انکے عبادت اور بندگی مین آدمی کو چاہیے کہ

متقی بنے اور غنی[۵۱] اور گوشہ نشینی اختیار کرے **ف** متقی وہ ہی کہ بچے ممنوع چیزون سے یا وہ کہ نہ خرچ کرے مال اپنا لہو لعب یعنی کھیل تماشے مین اور کہا بعضون نے کہ متقی وہ ہی کہ بچے حرام اور شبہات سے اور تورع اور پرہیز کرے خواہش نفس کی چیزون اور مباحات سے اور مراد غنی سے تونگری ہی ساتھ مال کے یا ساتھ دل کے لیکن اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مراد تونگری ساتھ مال کے ہی اور خفی سے مراد یا تو گوشہ نشین ہی کہ سب سے منقطع ہو کر مشغول ہو اپنے رب کی عبادت مین یا مراد خیر پوشیدہ کرنے والا ہی کہ نیک کام کرے اور مال اللہ کی رضامندی مین صرف کرے اسطرح سے پوشیدہ کہ کسی کو اسکی خبر نہو اور یہ شامل ہی فقیر کو بھی جائز ہی طلب کرنا مال کا اور آرزو عمر کی واسطے نماز اور روزے وغیرہ عبادت کے بہتر لوگون مین وہ شخص ہی کہ دراز ہو عمر اسکی اور نیک ہون عمل اسکے اور بدتر سب لوگون مین وہ شخص ہی کہ دراز ہو عمر اسکی اور بُرے ہون عمل[۵۲] اسکے **ف** یہ حکم باعتبار غالب کے ہی یعنے اچھے یا بُرے عمل زیادہ ہون اور اگر نیک یا بد عمل برابر ہون تو ایک وجہ سے خیر ہی اور ایک وجہ سے بد لیکن یہ صورت نادر ہی۔ اور فرمایا کہ تین خصلتین ہین اور تین حکم کہ قسم کھاتا ہون اوپر کہ وہ حق ہین ایک یہ کہ نہین کم ہوتا مال بندے کا بسبب اللہ دینے کے یعنے اللہ دنیا اگرچہ صورت مین نقصان ہی لیکن چونکہ موجب خیر و برکت کا ہی دنیا مین اور سبب حصول ثواب کا ہی آخرت مین زیادتی کے حکم مین ہی نہ نقصان کے اور نہین[۵۳] ظلم کیا گیا کوئی بندہ اور نہ لیا گیا اس سے مال ناحق کہ صبر کیا اس بندے نے اُسپر یعنی اگرچہ اسمین ایک طرح کی ذلت تھی مگر کہ زیادہ کی اللہ تعالی نے اس بندے کیواسطے

---

[۵۱] یہ حدیث سعدؓ کی مشکوۃ کے باب استحباب المال کی پہلی فصل مین ہی ۱۲ [۵۲] یہ حدیث ابی بکرہؓ اور حدیث عبیدؓ کی مشکوۃ کے باب استحباب المال مین ہی ۱۲ [۵۳] یہ حدیث ابو کبشہؓ کی مشکوۃ کے باب ایضاً مین ہے ۱۲

بہ سبب اس مظلمہ کے عزت یعنی اپنے نزدیک جیسے کہ وہ زیادہ کرتا ہی ظالم کیلیے اپنے نزدیک
ذلت بسبب اسکے یا زیادہ کرتا ہی اللہ تعالیٰ بسبب اسکے عزت واسطے اسکے دنیا مین انجام
کو جیسے کہ حاصل ہوتی ہی واسطے ظالم کے ذلت بسبب اسکے اگرچہ بعد ایک مدت کے ہو اور اکثر
الٹ جاتا ہی امر کہ ہو جاتا ہی ظالم زیر دست و ذلیل مظلوم کے آگے اور نہیں جزاے موافق کے
اور نہین کھولا کسی بندے نے یعنے اپنے نفس پر دروازہ سوال کا یعنے سوال کرے لوگون سے
بغیر حاجت اور ضرورت کے بقصد زیادتی کے مگر کھولتا ہی اللہ تعالیٰ اسپر دروازہ فقر کا
یعنے اسکو طرح طرح کی حاجتین پیش آتی ہین یا لے لیتا ہی اللہ اس سے وہ نعمت کہ اسکے پاس
ہو پس ہو جاتا ہی وہ بڑا محتاج اور پڑتا ہی ذلت مین اور جائز ہی طلب کرنا مال کا اور دنیا
کا چار آدمیون کو اول اسکے واسطے کہ دیا ہی اللہ تعالیٰ نے اسکو مال و علم کہ اسکے سبب سے
اسکے خرچ کرنے کا طریقہ مصارف خیر مین پہچانتا ہی پس وہ بندہ تقویٰ کرتا ہی اس
مال مین اپنے رب کا کہ نہین خرچ کرتا اسکو حرام اور ناپسند چیزون مین اور احسان کرتا ہے
اپنے قرابت والون سے اور کام کرتا ہی واسطے اللہ تعالیٰ کے اس مال مین موافق حق
مال کے یعنی ادا کرتا ہی واسطے اللہ کے حقوق کہ متعلق ہین ساتھ اسکے مثل زکوۃ اور کفارات
اور صدقات کی پس یہ بندہ کامل ترمرتبے مین ہی یعنی بہت اچھی خصلت رکھتا ہے دنیا
مین یا بیچ اعلیٰ درجات کے ہی عقبے مین اور دوسرا وہ بندہ کہ دیا ہی اسکو اللہ تعالیٰ نے
علم کہ وہ اچھی طرح ثواب کی جگہ خرچ کرنا مال کا جانتا ہی اور نہین دیا ہی اسکو اللہ تعالیٰ نے
مال پس یہ بندہ بوجہ علم کے صادق ہی نیت مین آرزو رکھتا ہی مال کے ہونے کی کہتا ہی
کہ اگر ہوتا میرے پاس مال تو بہتر عمل کرتا مین مثل فلانے کے کہ تقوے کرتا ہی اللہ کا مال
مین اور ناتیدارون سے سلوک کرتا ہی اور صرف کرتا ہی مال کو حقوق مین پس ثواب ان

دونون کا برابر ہی یعنے اگرچہ پہلا بندہ بسبب ہونے مال کے خرچ کرتا ہی اور دوسرا
نہین کرتا لیکن بسبب صدق نیت کے اجر اسکا پاتا ہی اور تیسرا بندہ ہی کہ دیا ہے اسکو
خدائے تعالے نے مال اور نہین دیا ہی اسکو علم کہ بسبب اسکے تقوی کرے اور خرچ کرے
مال کو اسکے مصارف مین سو وہ بہکتا ہی اپنے مال مین بے علمی سے یعنی اسطرح کہ کبھی
بخل کرتا ہی سو مین از راہ حرص کے اور حب دنیا کے اور کبھی خرچ کرتا ہی اسکو واسطے سنانے
اور دکھلانے اور فخر اور تکبر کے نہین تقوی کرتا اسکے خرچ کرنے مین اپنے رب سے یعنے
بسبب نہونے علم کے اسکے کمانے اور صرف کرنے مین اور نہین احسان اور سلوک کرتا
ناتیدارون سے یعنے بسبب قلت رحم اور کثرت حرص اور بخل کے اور نہین عمل کرتا اس مین
ساتھ حق کے یعنی اس مال سے کسی طرح کا حق ادا نہین کرتا خواہ اللہ کا حق ہو یا بندون کا
پس یہ شخص بلید ترہی مرتبے مین سب لوگون سے اور چوتھا وہ بندہ ہی کہ نہین دیا ہے
اسکو اللہ نے مال اور نہ علم نہ تمیز درمیان نیکی اور بدی کے پس کہتا ہی کہ اگر ہوتا میرے
پاس مال تو البتہ عمل کرتا مین اس مال مین مثل فلانے کے یعنے بدی مین خرچ کرتا پس
یہ مغلوب ہی بہ سبب نیت اپنی کے یا وہ بدنیت ہی سو گناہ ان دونون کا برابر ہے
ف یہان نیت کو عزم کے معنے پر حمل کرنا چاہیے آدمی عزم گناہ پر ماخوذ ہے
اور معنے عزم کے یہ ہین کہ ارادہ کرتا ہی اسپر اور نہین ہی اسکو کوئی مانع اسکی جانب سے
مگر نہ ہونا قدرت کا اگر قدرت پاوے تو بیشک اسکو کرے مثلاً جو عزم زنا کا کرے
وہ ماخوذ ہوتا ہی اور گنہگار ہی اگرچہ عزم زنا کا کار زنا نہین اور تفصیل کلام کی یہ ہی کہ اول
وسوسہ شیطان ہی کہ دل مین پڑتا ہی بغیر کسب اور عمل کے اسکو ہاجس کہتے ہین اور ہاجس
پر مواخذہ نہین اور جب خاطر مین بیٹھے اور دل مین پھرے اسکو خاطر کہتے ہین یعنے

خطرہ دل کا اور خطرہ بھی اس امت مرحومہ سے مرفوع ہی اور معاف ہی اور یہ خصائص اس
امت کے سے ہی بعد ازان ہم کہ قصد و نیت فعل کی رکھے اور حسنات مین مجرد قصد اور نیت سے
ثواب ملتا ہی اور بدیون مین نہین۔ اور فرمایا جبکہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی ساتھ بندے
کے بھلائی کا تو توفیق دیتا ہی اسکو نیک عمل کی مرنے سے پہلے **ف** یعنی یہانتک
کہ مرتا ہی توبہ اور عبادت پر پس ہوتا ہی خاتمہ اسکا بخیر اور اس سے فضیلت زندگی
کی لازم آئی کہ اسمین کار نیک کر سکتا ہی اور فرمایا کہ دانا اور توانا وہ شخص ہی کہ ذلیل
اور فرمانبردار کرے اپنے نفس کو اللہ تعالی کے حکم کا اور عمل کرے واسطے ثواب اور
جزا کے کہ موت کے بعد پاویگا اور احمق اور نادان اور ناتوان وہ شخص ہی کہ تابع کرے
اپنے تئین خواہش نفس کا یعنے جو کچھ کہ نفس چاہے حرام اور شبہات اور لذت دار چیزون
سے اسکو دیوے اور قیدی ہو خواہش نفس کا اور باوجود اسکے گناہ کرتا ہے اور
خلاف فرمان حق کے چلتا ہی اور توبہ استغفار اور نیک عمل نہین کرتا اور پھر آرزو رکھتا ہی
اللہ تعالی سے کہ راضی ہوا و بخشدے اسکو اور داخل کرے اسکو بہشت مین یعنی حال
تو اسکا یہ ہی اور آرزو یہ رکھتا ہی اور کہتا ہی کہ رب میرا غفور رحیم ہی مجکو بخشدے گا
حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ یعنی کس چیز نے فریب دیا ہے تجکو
رب کریم سے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ حاصل یہ کہ جو نیک عمل نکرے اسکو امیدوار
رحمت نہ رہنا چاہیے بلکہ عمل کرے پھر امیدوار رحمت کا رہی اور ڈرتا رہے اسکے عذاب
سے اور علماء باللہ نے کہا کہ جھوٹی امید کہ مغرور ہو آدمی اسپر اور باز رہے نیک عمل سے
اور دلیر ہو گناہون پر حقیقت مین رجا نہین بلکہ وہ آرزو اور فریب شیطان کا ہے

ف یہ حدیث انس رض اور حدیث شداد بن اوس رض کی مشکوۃ کے باب استحباب المال مین ہے ۱۲

اور کہا معروف کرخی نے کہ طلب کرنا بہشت کا بغیر عمل کے ایک گناہ ہی گناہون سے
اور امید شفاعت کی بے سبب ایک قسم ہی فریب سے اور امیدوار رحمت حق کا ہونا واسطے
اسکے کہ فرمانبرداری نکرے اسکی جہالت ہے اور کہا علماء نے کہ معنے وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ
کہ محاسبہ کیا اعمال اور اقوال اور احوال کو دنیا مین پس اگر اچھے ہین تو حمد کرے اللہ تعالے
کی اور اگر بُرے ہین تو توبہ کرے انسے اور تدارک کرے فوت ہوئی چیز کا پہلے اس سے
کہ حساب کیا جاوے آخرت مین جیسے فرمایا خدائے تعالی نے وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ
یعنے چاہیے کہ دیکھے نفس اس چیز کو کہ آگے بھیجی۔ اور[۱] جائز ہی طلب کرنا مال کا اور دولتمندی
کا واسطے اس شخص کے کہ ڈرے اللہ تعالی سے اور صحت بدن کی اگرچہ ساتھ فقر کے
ہو واسطے پرہیزگار کے بہتر ہی دولتمندی اور خوشدلی جملہ نعمتون سے ہی کہ شکر
اسکا واجب ہے اور سوال کیا جاویگا بندہ اس سے قیامت مین جیسے کہ قرآن مجید مین
ہی ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ یعنی پھر البتہ پوچھے جاؤگے تم نعمتون سے[۲] اور کہا سفیان
ثوری نے کہ تھا مال اگلے زمانے مین مکروہ اور ناپسند یعنے اسلیے کہ زہد اور قناعت
دنیا مین شعار اُس زمانے کے لوگون کا تھا اور قوت لایموت بغیر سعی کے پہونچتا تھا
بغیر توجہ کے طرف بادشاہون اور امیرون کے اور اتنے تکلیف نہین پہونچتی تھی اور
لیکن اس زمانے مین سوال ڈھال ہی واسطے مومن کے یعنے چونکہ اس زمانے مین
باعث زہد اور قناعت کے سُست ہوگئے ہین اور حاجتین غالب آئی ہین اور قوت
حاصل کرنیکے واسطے دولتمندون کے دروازے پر جاتے ہین اور خواری اٹھاتے
ہین مال حلال مومن کیواسطے ڈھال ہی کہ اسکے سبب سے بچتا ہے حرام و شبہہ مین پڑنے سے

[۱] یہ حدیث مشکوۃ کے باب استحباب المال کی تیسری فصل مین ہی ۱۲ [۲] یہ قول مشکوۃ کے باب استحباب المال کی تیسری فصل مین ہی ۱۲

اور باز رکھتا ہو ظالمون کی صحبت سے۔ اور کہا سفیان نے کہ اگر نہوتے یہ دینار تو البتہ رومال
یعنے بیقدر کر ڈالتے ہمکو یہ بادشاہ اور جسکے ہاتھ مین ان اموال سے کچھ ہو یعنی تھوڑا سا بقدر
کفایت کے تو چاہیے کہ اصلاح کرے اسکو یعنی ضایع نہ کرے اسکو بلکہ بڑھاوے اسکو کسی طرح سے
تجارت کرکے یا خرچ کرے اسکو اپنے خرچ مین ساتھ قناعت کے اسلیے کہ زمانہ ہمارا ایسا ہی کہ اگر
محتاج ہو کوئی تو ہوگا اول ان شخصون کا کہ ہاتھ سے دیں اپنے دین کو یعنی دنیا کے حاصل
کرنیکے لیے اور کہا کہ مال حلال نہین اٹھاتا اسراف کو یعنی مال حلال مین اسراف کرنا
نہ چاہیے حاجت ہو تو خرچ کرے بیفائدہ خرچ نکرے تا چند روز آسودہ گذارے اور
سبب تقویت دین کا ہو۔ اور فرمایا[1] کہ پکاریگا کوئی پکارنیوالا یعنے فرشتہ کہ حکم کرے گا اسکو
خدا تعالی دن قیامت کے کہ کہان ہین ساٹھ برس کی عمر والے یعنے وہ لوگ جنکی
عمر دنیا مین ساٹھ برس کی ہوئی تھی اور یہ ساٹھ برس وہ عمر ہی کہ فرمائی اللہ تعالے
نے اسکے حق مین یہ آیت کیا نہین عمر دی ہمنے تمکو ایسی عمر کہ نصیحت پکڑے اسمین ایسا
عاقل کہ اسکی شان سے ہی کہ نصیحت پکڑے اور حالانکہ آیا تمھارے پاس ڈرانیوالا یعنے
بڑھاپا یا قرآن یا رسول۔ اور فرمایا[2] کہ نہین کوئی افضل نزدیک اللہ تعالی کے اس مسلمان
سے کہ دراز کیجاوے عمر اسکی مسلمانی مین سبب اسکی عبادت کرنیکے ساتھ تسبیح اور تکبیر اور
لا الہ الا اللہ کہنے کے۔ اور فرمایا[3] کہ تحقیق ایک بندہ بندون مین سے اگر گرے اپنے منھ
پر اس دن سے کہ پیدا کیا گیا ہی یہانتک کہ مرے بڈھا ہو کر اللہ تعالی کی عبادت مین
یعنی فرض کیا جاوے کہ وقت پیدائش سے بڑھاپے تک سجدے اور نماز ہی مین
اللہ کے آگے منھ کے بل پڑا رہے یا بعد بالغ ہونیکے تو البتہ کچھ چیز نہ جانے گا اس اپنے

[1] یہ حدیث ابن عباسؓ اور عبداللہ بن بسرؓ اور کی مشکوۃ کے باب استحباب المال کی تیسری فصل مین ہی [2] یہ حدیث محمدؐ کی مشکوۃ کے باب الیقین فصل اول مین ہی

پڑے رہنے کو طاعت و عبادت مین قیامت کے دن سبب دیکھنے ثواب عمل کے اور البتہ دوست رکھے گا اور آرزو کریگا کہ پھر پھیرا جاوے طرف دنیا کے تا زیادہ ہووے ثواب اسکا یعنے پس عبادت اور طاعت کے واسطے درازی عمر کی آرزو کرنی تا موجب زیادتی عمل کے ہو جائز ہے۔

باب توکل اور صبر کے بیان مین

ف توکل ظاہر کرنا اپنے عجز کا ہی اور اعتماد کرنا غیر پر جاننا چاہیے کہ مانع قوی عبادت سے فکر کھانے اور پینے اور حوائج ضروری کی ہی اور نفس مطالبہ کرتا ہی انکا اور کہتا ہی کہ سب چیز سے باز آیا مین اور زہد اور تقوی بھی اختیار کیا مین نے لیکن کھانے اور پینے اور لباس غیر ضروری چیزون کا کیا علاج ہی اور بدون کسب اور مخالطت کے ساتھ خلق کے کیونکر ہاتھ آوے پس علاج دفع کرنے اسکے اس مطالبہ کا سوائے توکل کرنیکے اللہ تعالے پر میسر نہین ہوتا اور رفع تشویش نفس کی اور کمال ایمان بغیر توکل کے حاصل نہین ہوتا تارک اسکا خطر عظیم مین ہوتا ہی اور فارغ عبادت اور حلاوت ایمان ہاتھ نہین لگتی اور غم روزی کا اسکو ایسا پراگندہ خاطر کرتا ہی کہ کوئی کار خیر ساتھ قوت یقینی کے بجا نہین لا سکتا پس توکل کرنا ہر شخص پر واجب ہے چنانچہ ایک حدیث مین آیا ہی کہ جسکو خوش آوے یہ کہ ہووے قوی تر لوگون مین تو چاہیے کہ توکل کرے اور معنی توکل کے یہ ہین کہ خدا تعالی کو وکیل اپنے کامون کا اور ضامن اپنی صلاح کا جان کر محض اسی پر اعتماد اور بھروسا کرے اور جانے کہ جو کچھ کہ خدا تعالی نے قسمت مین لکھا ہی ہرگز فوت نہو گا اور حکم الہی ہرگز مبدل نہین ہوتا بندہ طلب کرے یا نہ کرے اور جانے کہ اللہ تعالے ضامن بندون کی روزی کا ہی وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اور اسی پر اللہ تعالی نے

قسم کھائی ہے فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ پس اگر اسکی ضمانت اور وعدے پر اعتماد نہ کرے تو بندگی اور ایمان کہان ہوگا ہر مومن کو چاہیے کہ دنیا اور مال اور اسباب اور اکساب کو سوائے بہانہ اور سبب کے نہ جانے اور رزاق سوائے خدا کے کوئی نہین ہے بے سبب اور بے کسب بھی رزق پہونچاتا ہے وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اور کسب اور سبب مین مشغول ہونے کو بھی مامور خدا جانکر اعتماد دل سے نہ کرے اور وعدۂ الٰہی پر خاطر جمع رکھے اور کسب اور سبب منافی توکل کے نہین ہے منافی توکل کے وہی ہے کہ اعتماد دل کا اوپر کسب اور سبب کے ہو اسکو شرک خفی کہتے ہین پس جو کسب کرنے والا اسکے دل کا اعتماد خدا پر ہو وہ متوکل ہے پس مسلمان کو چاہیے کہ توکل اختیار کرے اور ہر بات مین اعتماد اور بھروسا اللہ پر کرے بیماری مین نہ جھاڑ پھونک کراوے نہ شگون بد لیوے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داخل ہونگے بہشت مین میری امت سے ستر ہزار آدمی اور ہر ایک کے ساتھ انمین سے ستر ہزار یعنی انچاس لاکھ بغیر حساب کے اور وہ لوگ وہ ہین کہ نہین جھاڑ پھونک کراتے بیماری مین اور نہ شگون بد لیتے ہین اور نہ داغ لیتے ہین اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہین یعنی ہر چیز مین ف نہین جھاڑ پھونک کراتے یعنے مطلق یا بغیر کلمات قرآنیہ اور اسماء الٰہیہ کے شگون بد نہین لیتے یعنے جانورون کے اڑنے سے یا کسی آواز کے سننے سے اور مراد جھاڑ پھونک کرانا جاہلیت کے منترون سے ہے کہ کتاب و سنت سے معلوم نہین ہوتے اور انکے معانی معلوم نہ ہون اور شرک مین پڑنے سے امن نہو ساتھ اس قرینے کے کہ فرمایا نہ شگون بد لیتے ہین اسلیے شگون بد لینا عادات جاہلیت سے ہے اور پرہیز کرنا عادت جاہلیت سے تمام مسلمانونپر لازم ہے

ف یہ حدیث ابن عباسؓ کی مشکوۃ کی باب التوکل کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

اور باوجود اسکے اسمین فضیلت بھی ہی اور اسپر ایسا ثواب عظیم مرتب ہی کہ وہ داخل
ہوتا ہی بہشت مین بغیر حساب کے اسلیے کہ اکثر مسلمان مبتلا اور گرفتار ہین ساتھ ان باتکے
اگرچہ یہ عادات جاہلیت سے ہی اور یہ بھی درجات توکل سے اور بالاتر اس سے ترک کرنا
منتر اور معالجات کا ہی مطلقًا اور عوام کو دوا اور علاج کرنے مین رخصت ہے لیکن نہین
جائز ہی جھاڑ پھونک کروانا منترون سے جو قرآن اور حدیث مین نہون اور نہ اُن چیز سے
کہ اُسمین شرک ہو اور نہ اُس سے جسکے معانی معلوم نہون۔ اور فرمایا کہ مسلمان[1] قوی
یعنے ایمان اور اعتقاد مین ساتھ اللہ کے اور توکل اور اعتماد کرتے ہین اوپر اسکے بہتر ہے
مسلمان ضعیف سے یعنے ان صفات مین اور ہر مسلمان مین یعنی قوی ہو یا ضعیف نیکی ہے
اور کوئی مسلمان نیک صفتون سے خالی نہین اور اصل ایمان کامل تر ہونا صفات خیر کا
ہی حرص کر تو اُس چیز پر کہ نفع دے تجکو امر دین مین اور مدد اور توفیق طلب کر خدا سے
یعنے نیک عمل کرنے پر اور عاجز نہو تو یعنے طلب اور استعانت سے اور اگر پہونچے تجکو
مصیبت دین یا دنیا کی تو نہ کہہ یہ بات کہ اگر مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا ولیکن کہہ یہ یعنی زبان
قال سے یا زبان حال سے کہ مقرر کیا ہی اللہ نے یعنے ایسا اور ایسا یعنے واقع ہوا ہی موافق قضا
اور قدر اسکی کے اور جو کچھ کہ چاہتا ہی اللہ تعالی کرتا ہی اسواسطے کہ لفظ لو کا کہ یہ سبب پشیمانی
کے کہے کھولتا ہی دروازہ کا شیطان کا اور دلاتا ہی دل مین وسوسہ اُسکا ساتھ ندامت
اور معاوضہ تقدیر کے ف مراد لفظ لو سے افسوس کرنا اور پریشان ہونا ہی گذری چیز پر
یہ کہنا اسلیے منع ہی کہ کچھ فائدہ نہین رکھتا اسلیے کہ جو کچھ مقدر مین ہی وہی ہوتا ہے پس
لفظ کو کہنا اسجگہ منع ہی کہ منازعت ساتھ تقدیر کے لازم آوے اور کچھ فائدہ نہین

[1] یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کے باب التوکل کی دوسری فصل مین ہے ۱۲

لیکن اگر کہے از راہ تاسف کے اوپر فوت ہونے طاعت کے تو کچھ مضائقہ نہین جیسا کہ قرآن
اور حدیثون مین اسکا استعمال آیا ہی بلکہ افسوس کرنا اوپر فوت ہونے بندگی کے ہو جب ثواب ہے
پس لائق ہی کہ گنا جاوے قبیل استحباب سے چنانچہ آیا ہی کہ جسنے تاسف کیا دنیا پر کہ فوت
ہوئی اس سے قریب ہوا وہ دوزخ سے راہ ہزار برس کے اور جسنے افسوس کیا آخرت پر
کہ فوت ہوئی اُس سے قریب ہوا وہ بہشت سے راہ ہزار برس کی ذکر کی یہ سیوطی نے
جامع مین۔ اور فرمایا کہ اگر تم توکل یعنی اللہ پر اعتماد کرتے حق توکل کا تو البتہ روزی دیتا تمکو
جیسے روزی دیتا ہی پرندون کو نکلتے ہین صبحکو بھوکے اور پھرتے ہین شام کو اپنے گھونسلون مین پیٹ
بھرے ف حق توکل کا یہ ہی کہ یقینًا جانے کہ نہین ہی کوئی فاعل وجود مین سوائے اللہ تعالے
کے اور ہر موجود یعنی مخلوق اور رزق اور عطا اور منع اور ضرر اور نفع اور فقر اور غنا
اور مرض اور صحت اور مرنا اور جینا وغیرہ سب اللہ تعالی کی طرف سے ہین اور وہ
ضامن ہی رزق کا بیشک و شبہہ پس اسکا یقین کرکے کوشش کرے بیچ طلب کرنیکے
اچھی وجہ پر یعنے بہت تکلیف نہ اُٹھاوے اور حرص مین افراط اور مبالغہ نہ کرے اسکے
طلب مین حتی کہ حلت اور حرمت کا خیال نہ رہے کہا امام غزالی نے کہ جو گمان کرے کہ
توکل ترک کرنا کسب کا ہی اور پڑا رہنا ہی زمین پر مانند کپڑے ڈالے گئے کے زمین پر تو
وہ جاہل ہی اور امام قشیری نے کہا کہ جگہ توکل کی دل ہی اور حرکت ظاہر مین ہی پس
وہ منافی توکل کے نہین جبکہ اعتماد اور بھروسا رکھے خدا پر ہو چنانچہ اسی لیے تشبیہ دی
ساتھ جانور پرندے کے وہ طلب رزق مین نکلتا ہی لیکن اسکا اعتماد اللہ پر ہوتا ہی نہ اپنی
طلب و قوت پر پس اس تشبیہ مین اشارہ ہی طرف اسکے کہ سعی اوسط درجے کی نہین منافی ہی

ف یہ حدیث عمرؓ فاروق کی مشکوۃ کے باب التوکل کی فصل دوسری مین ہے ۱۲

توکل کے اور اعتماد کرنیکے اللہ پر پس اس حدیث مین تنبیہ ہی اسپر کہ کسب نہین ہی رزاق بلکہ رزاق اللہ تعالیٰ ہی ہی نہ واسطے منع کرنیکے کسب سے اسلیے کہ توکل کی جگہ دل ہی پس نہین منافی ہی اسکو حرکت ہاتھ پاؤن وغیرہ جوارح کی باوجودیکہ کبھی رزق دیا جاتا ہے بغیر حرکت کے بھی بلکہ یہ سبب حرکت کرنے غیر اسکے کے پہونچتا ہی رزق اللہ تعالیٰ کا بسبب برکت اسکی کے جیسا کہ سمجھا جاتا ہی عموم قول اللہ تعالیٰ کے سے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا یعنی نہین ہی کوئی چیز جو زمین پر چلتی ہی مگر اللہ کے ذمے ہے روزی اسکی اور فرمایا کہ جبرئیل نے میرے دل مین پھونکا یعنے وحی خفی لائے کہ تحقیق کوئی جان نہین مرتی یہانتک کہ پورا لے لیتی ہی رزق اپنا یعنے جو رزق کہ اُسکے لئے مقدر کیا گیا ہی وہ ضرور پہونچتا ہی جبتک اُسکو کھانہ لے کبھی نہین مرسکتا پس جب ایسا ہی کہ جو رزق مقدر ہی وہ پہونچنے والا ہی تو چوخدا کی نافرمانی سے اور نیکی کرو اور میانہ روی کرو اور مبالغہ نہ کرو بیچ حاصل کرنے اور ڈھونڈھنے رزق کے یعنے تا بروجہ مشروع ہو اور نہ باعث ہو تم تاخیر رزق کی اوپر طلب کرنے اسکے ساتھ گناہون کے اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہی کہ نہین پائی جاتی ہی وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہی یعنے رزق حلال مگر بسبب طاعت اسکی کے **ف** اس حدیث کے سرے کے جملے صریح ہین اسمین کہ تمام علوم نفع دینے والے اور دفع کرنیوالے ضرر کے حاصل کیے جاتے ہین کتاب و سنت سے اور دلیل ہین اسپر کہ استعمال کرنا غیر کتاب و سنت کا ضائع کرنا ہی عمر کا بلا فائدہ **ف** مبالغہ نہ کرو رزق کی طلب مین اسلیے کہ نہین تکلیف دیگئی بندون کو ساتھ طلب رزق کے فرمایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مَآ أُرِيدُ مِنْهُم مِّن رِّزْقٍ وَمَآ أُرِيدُ أَن يُطْعِمُونِ اور فرمایا کہ لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا

لہ یہ حدیث ابن مسعودؓ کی مشکوۃ کے باب التوکل کی تیسری فصل مین ہے ۱۲

پس امر اباحت کے لیے ہی یا معنے یہ ہین کہ طلب کرو مال حلال سے پس امر واسطے وجوب کے
ہوگا۔ اور اوپر طلب کرنے اسکے ساتھ گناہون کے یعنے جب رزق دیر سے پہونچے تو بیقرار
نہو جاؤ اور حاصل نکرو اسکو وجہ حرام یا مکروہ سے مانند چوری و غصب اور خیانت وغیرہ
کے اور حقیقت مین رزق ہرگز دیر سے نہین پہونچتا اور جو کچھ کہ پہونچے اور جسوقت
پہونچے رزق وہی ہی اور اسکا مقدار اوتنا ہی تھا گناہ کرنے سے زیادہ نہین پہونچتا
وہی پہونچتا ہی کہ مقدر ہی اور بیقراری سے سوائے گناہ کے کچھ حاصل نہین ہوتا اور جو
رزق کہ گناہ کے سبب سے پہونچے وہ حرام ہوتا ہی پس طلب رزق ساتھ گناہ کے نہ کرو اور
نہین حاصل ہوتا ہی رزق حلال مگر طاعت سے یعنے ہمیشگی کرو عبادت پر کہ جو کچھ رزق
پہونچتا ہی وہ پہونچتا ہی اور فرمایا کہ زہد[۵۱] دنیا مین نہین ہی ساتھ حرام کرنے حلال کے
اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے ولیکن زہد کامل دنیا مین یہ ہی کہ نہووے تو اعتماد کرنیوالا
ساتھ اس چیز کے کہ تیرے ہاتھ مین ہی قسم مال سے بہ نسبت اس چیز کے کہ اللہ کے
پاس ہی اور زہد دنیا مین یہ ہی کہ ہووے تو بیچ ثواب مصیبت کے جسوقت کہ تجکو
پہونچے اور تو مبتلا کیا جاوے ساتھ اس مصیبت کے رغبت کرنیوالا اسمین اگر وہ مصیبت
باقی رکھی جاتی واسطے تیرے ف زہد کرنا دنیا مین نہین ہی ساتھ نرے ترک
کرنے لذتون اور شہوتون کے کہ بیچ حکم حرام کرنے حلال کے ہی کہ منع کیا گیا اس سے
بموجب فرمانے اللہ تعالی کے لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ یعنے حرام کرو
ان چیزون کو کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے تمھارے واسطے حلال کین اور آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم سے استعمال کرنا لذت دار چیزون کا ثابت ہی پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

[۵۱] یہ حدیث ابوذر کی مشکوۃ کے باب التوکل مین ہے ۱۲

زیادہ کون کمال رکھتا ہی سو فرمایا کہ یہ جو بعضے جاہل گمان کرتے ہین کہ یہ کمال ہی
پس باز رہتے ہین کھانے گوشت اور حلوا اور میوون کے سے اور پہننے عمدہ اور نئے
کپڑون کے سے اور اسکو زہد جانتے ہین یہ زہد نہین اور نہ ساتھ ضایع کرنے مال کے اور خرچ
کرنے اسکے غیر محل مین کہ پھینک دیوے اسکو دریا مین یا دیدیوے لوگون کو بغیر تمیز کرنیکے
درمیان غنی اور فقیر کے حاصل یہ ہی اعتبار زہد ظاہر کا اور خالی ہونا ہاتھ کا اموال ظاہرہ سے
پھر محتاج ہونا دل کا طرف خلقت کے وقت احتیاج معیشت کے بلکہ مدار اوپر زہد قلبی کے
ہی ساتھ جاذبہ رب کے اور ہیچ ہاتھون تیرے کے ہی یعنی اموال یا ضائع اور اعمال اور اللہ
کے ہاتھون مین ہین یعنے اسکے ظاہر اور باطن کے خزانون مین اور مطلب یہ ہی کہ چاہیے کہ ہو
اعتماد بندے کا اوپر وعدے اللہ تعالیٰ کے کہ اسنے وعدہ کیا ہی اس امر کا کہ اپنے بندون کو رزق
پہونچاوے اور روزی دے انکو ایسی جگہ سے کہ گمان نہین رکھتے اسلیے کہ جو کچھ کہ بندے کے
ہاتھ مین ہی قسم مال اسباب وغیرہ سے فنا ہونے والا ہی بخلاف ان چیزون کے کہ اللہ کے
خزانون مین ہین کہ وہ باقی ہین جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ
اور زہد دنیا مین یہ ہی کہ نہ التفات کرے طرف چین دنیا کے اور لذت حاصل کرنے کے
ساتھ نعمتون اسکی کے بلکہ یہ جانے کہ دنیا کی نعمتین سبب ہین حاصل ہونے محنت کا اور
پہونچنے بلاؤن کا اسمین تاکہ نہ مائل ہو دل بندے کا طرف دنیا کے اور نہ لگاوے پکڑے نفس
اسکا ساتھ دنیا کی چیزون کے اور ہو تو رغبت کرنیوالا بیچ حاصل ہونے مصیبت کے یعنے
ہو رغبت تیری بیچ ہونے مصیبت کے بسبب ثواب اسکے کے زیادہ تر رغبت کرتے تیرے
سے بیچ نہونے مصیبت کے پس یہ دونون امر شاہد عدل ہین اوپر زہد تیرے کے دنیا مین
اور میل کرنے تیرے کے عقبے مین جاننا چاہیے کہ زہد عبارت ہی بے رغبتی دنیا سے اور ترک کرنے

متاع دنیا اور شہوات اسکی سے پس اشارہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقام زہد
بمجرد اسکے تمام نہین ہوتا جبتک کہ مقام توکل اور صبر کا ہاتھ مین نہ آوے اور غربت آخرت
مین اس حد کو نہ پہونچے کہ ہونا مصیبتون اور بلاؤن کا محبوب ہو یا امید ثواب آخرت کے
اور مرغوب ترانکے نہونے سے اگر یہ بات حاصل ہوئی تو زہد ہی والا حرام کرنا حلال کا اور
ضائع کرنا مال کا ہی اور فرمایا کہ آدمی کو چاہیے کہ نگاہ رکھے اللہ تعالے کے امر اور نہی کو
اور طالب ہو اسکی رضا کا کہ نگاہ رکھے اسکو اللہ تعالی یعنی دنیا مین آفات اور مکروہات سے
اور آخرت مین طرح طرح کے عذاب سے جزا موافق ملیگی اسلیے کہ مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ لَهٗ
یعنے پس چاہیے کہ نگاہ رکھے اللہ تعالی کے حق کو یعنے ہمیشہ یاد رکھے اور خوب فکر کرے
اسکی قدرتون مین اور شکر ادا کرے اسکا پاویگا اسکو اپنے سامنے اور جب ارادہ کرے
سوال کا تو چاہیے کہ سوال کرے اللہ تعالی سے اور جب ارادہ کرے کوئی مدد چاہنے
کا امور دنیا اور آخرت مین تو چاہیے کہ مدد چاہے اللہ سے اور یاد رکھے اور جانے
یقین سے کہ سب خلق یعنے خاص اور عام اور انبیا اور اولیا اور تمام پہلے اور پچھلے اور جن
اور انسان اگر جمع ہون یعنی متفق ہون بالفرض اسپر کہ نفع پہونچاوین کسی کو ساتھ کسی چیز کے
یعنی امر دین یا دنیا مین تو نہین نفع پہونچا سکین گے اسکو ساتھ اس چیز کے کہ مقدر کیا ہی اسکو
اللہ تعالی نے واسطے اسکے اور اگر جمع ہون سب آدمی اسپر کہ ضرر پہونچاوین اسکو ساتھ کسی
چیز کے تو نہ ضرر پہونچا سکین گے اسکو مگر ساتھ اس چیز کے کہ مقدر کیا ہی اسکو اللہ تعالے نے واسطے
اسکے قلم اٹھایا گیا اور خشک ہو گئے صحیفے ف پاویگا اسکو سامنے اپنے پاویگا اسکو اسوقت گویا
کہ حاضر ہی سامنے اسکے اور مشاہدہ کریگا اسکا بیچ مقام احسان اور کمال ایمان کے گویا یہ

ف یہ حدیث ابن عباسؓ کی مشکوۃ کے باب الصبر کی فصل دوسری مین ہی ۱۲

اسکو دیکھتا ہی باین حیثیت کہ جو اللہ کے سوا ہی اسکو اپنی نظر سے فنا جانے پس اول حال
مراقبہ ہی اور دوسرا مقام مشاہدہ اور بعضون نے کہا کہ اسکے معنی یہ ہین کہ جب تو اللہ کے
امرونہی کی محافظت کریگا تو خدا تجکو محفوظ رکھے گا اور تیری مدد کریگا مہمات مین جدھر کہ تو
متوجہ ہوگا اور آسان کردیگا واسطے تیرے وہ امور کہ تو انکا قصد کریگا اور سوال کرے
اللہ سے یعنے سوا سطے کہ بخششون کے خزانے اسکے پاس ہین اور سی کے ہاتھ مین اور ہر نعمت اور محنت
دنیاوی یا آخروی کہ بندے کو پہونچتی ہی یا دفع ہوتی ہی اس سے اسکی رحمت سے ہی اسواسطے کہ وہ
جواد مطلق اور ایسا غنی ہی کہ کبھی محتاج نہین ہوتا پس لایق ہی یہ کہ نہ امید رکھے مگر اسی کی
رحمت سے اور نہ ڈرے مگر اسکے عذاب سے اور التجا کرے بڑے مہمات مین اسکی طرف اور اعتماد
کرے تمام امور مین اس پر یعنی نہ مانگے غیر اسکے سے اس لیے کہ غیر اس کا نہین قادر ہی
دینے اور نہ دینے پر اور دفع کرنے ضرر اور پہونچانے نفع پر اس لیے کہ وہ اپنی نفع
وضرر اور مرنے اور جینے کا تو مالک ہی نہین خلاصہ اس حدیث کے معنون کا
یہ ہی کہ نفع اور ضرر اسی کی طرف سے جانے اور ہر حال مین اسی کی طرف رجوع کرے
وہی نفع پہونچانے والا ہی اور وہی ضرر پہونچانے والا ہی اور وہی دینے والا ہی
اور وہی نہ دینے والا اور اٹھایا گیا قلم یعنی احکام کے لکھنے سے اور خشک ہوگئے
صحیفے یعنے قضاو قدر مخلوق کے کہ جو کچھ کہ قیامت تک ہونیوالا ہی سمین لکھے گئے
وہ خشک ہوگئے پس نہین رکھا جاتا اسپر قلم بعد اسکے ساتھ لکھنے کسی چیز کے
یعنے جو ہونا تھا سو لوح محفوظ مین قلم تقدیر سے لکھا گیا اب اور کچھ نہین لکھا جاویگا
اور فرمایا کہ آدمی کی نیک بختی یہ ہے کہ راضی ہووے ساتھ اس چیز کے کہ
مقدر کی اللہ تعالے نے واسطے اسکے اور بدبختی آدمی کی یہ ہی کہ اللہ تعالے

سے خیر مانگنی چھوڑ دیوے اور نیز بدبختی آدمی کی یہ ہی کہ ناخوش ہو ساتھ اس چیز کے کہ
مقدر کی اللہ تعالیٰ نے واسطے اسکے **ف** یعنے آدمی کو چاہیے کہ اللہ تعالےٰ سے
خیر مانگے اور راضی ہو ساتھ اس چیز کے کہ حکم کیا ہی اللہ نے ساتھ اسکے اور مقدر کیا ہی
اسکو اور راضی ہونا قضاے آلہی پر بہت بڑی چیز ہی کہ نام رکھا گیا اسکا مقام افخم
اور راضی ہونے کو قضاے آلہی پر کہ وہ ترک کرنا غضب کا ہی علامت سعادت آدمی
کی ہی بہ سبب دو امرون کے ایک تو اسلیے کہ نہ فارغ ہو عبادت کے واسطے اسلیے کہ جب نہ
راضی ہوا ساتھ قضا کے تو ہوگا ہمیشہ متفکر پریشان دل بہ سبب حدوث حوادث اور
مصائب کے اور کہے گا کیون ہوا ایسا اور کیون نہوا ایسا اور دوسرے اسلیے کہ تا نہ
گرفتار ہو غضب آلہی مین بہ سبب غضب اپنے کے اور غضب بندے کا یہ ہی کہ ذکر کرے غیر
اس چیز کو کہ مقدر کی اللہ تعالیٰ نے واسطے اسکے کہ اصلح اور اولی ہی بیچ اس چیز کے
کہ نہین یقین ہی فساد اور صلاح اسکی کا اور حقیقت استخارے کی یہ ہی کہ طلب کرے خیر کو اللہ
سے تمام امور مین بلکہ یہ اعتقاد کرے کہ آدمی نہین جانتا ہی اپنی خیر و شر کو کہ کیا چیز
اسکے حق مین بہتر ہی اور کون چیز اسکے حق مین بد ہی عَسٰی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا الخ یعنے اور
قریب ہی کہ تم برا جانو گے ایک چیز کو کہ وہ بہتر ہی واسطے تمھارے پھر ترقی کرے اسطرح کہ
اعتقاد کرے کہ نہین واقع ہوتا دنیا مین سوائے خیر کے چنانچہ اسی واسطے وارد ہوا ہے
وَالْخَیْرُ بِیَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ پھر مستحب ہی دعاے استخارہ بعد تحقیق مشاورت کے بیچ امر
مہم کے امور دنیاوی اور دینی سے اور اقل اسکا یہ ہی کہ کہے اَللّٰهُمَّ خِرْ لِیْ اِخْتَرْنِیْ فَلَا
تَکِلْنِیْ اِلٰی اِخْتِیَارِیْ اور باقی بیان استخارے کا پہلے گذرا اور فرمایا کہ البتہ مین جانتا ہون
ایک آیت اگر عمل کرین لوگ اسپر تو البتہ کفایت کرے انکو یعنی تمام افعال اور اولاد سے

سرا اس آیت کا یہ ہی وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۝ یعنے جو شخص کہ تقوی کرے اللہ سے ڈرے تو کرتا ہی اللہ اُسکو خلاص یعنی دنیا اور آخرت کے غمون سے اور روزی دیتا ہی اُسکو اس جگہ سے کہ گمان نہین کرتا یعنے بے محنت اور مشقت کے ف مراد ساری آیت ہی لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا تک پس وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ سے مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ تک اشارہ ہی طرف اسکے کہ اللہ کفایت کرتا ہی اسکو تمام ان چیزون سے کہ ڈرتا ہی اور مکروہ رکھتا ہی انکو امور دنیا اور آخرت سے اور وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ الخ اشارہ ہی طرف اسکے کہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اُسکو تمام ان چیزون سے کہ طلب کرتا ہی انکو اور چاہتا ہی امور دنیا اور آخرت سے اور بَالِغُ اَمْرِهٖ یعنی جاری کرنیوالا ہی اپنے امر کو اور اسمین بیان ہی اسکا کہ اللہ پر توکل کرنا اور ہر کام کو اُسکے سپرد کرنا واجب ہی اسلیے کہ جب جانا اُسنے کہ ہر چیز قسم رزق وغیرہ سے نہین ہوتی ہی مگر اللہ کی توفیق اور تقدیر سے تو نہ باقی رہا مگر ماننا تقدیر کو اور توکل کرنا اللہ پر۔ اور مقرر اللہ ہی روزی دینے والا زور آور ستوار ف یعنی جب ایسا ہوا تو واجب ہی کہ نہ بھروسا کرے مگر اللہ پر اور نہ سپرد کرے کام کو مگر طرف اسکے۔ اور جائز ہی واسطے آدمی کے کہ ترک کرے شغل دنیا کا اور متوجہ ہوا پر علم اور تجرد کے واسطے زاد عقبے کے اور خرچ کرنا فقراء پر اور اُنکی خبر گیری اپنے ذمے لینی خالص کر قرابت والون کے سبب سے کثرت رزق اور برکت اہلی کا یعنے اگر گھر مین ایک آدمی کسب کار کرنیوالا ہوا ور ایک کسب نہ کرنیوالا ہو تو کسب کرنیوالا اُسکے نان نفقہ کو اپنے اوپر گران نہ جانے بلکہ یہ سمجھے کہ شاید اُسکی برکت سے مجکو روزی ملتی ہے اور فرمایا[1] کہ دل آدمی کا ہر جنگل مین ایک شاخ ہی یعنی اُسکے دل مین ہر طرح کی فکر ہے واسطے

[1] یہ حدیث عمرؓ کی اور حدیث ابو ہریرہؓ کی مشکوۃ کے باب الصبر والتوکل مین ہے ۱۲

اسباب روزی کے اور حاصل کرنے اسکے کے پس جسکے دل نے تمام شاخون کی پیروی کی
یعنے ان فکرون کے درپے ہووے جو خاطر مین آوین تو نہین پرواہ کرتا اللہ کہ اسکو کس
جنگل مین ہلاک کرے اور جانا اسکا اس عالم سے کس مشغلہ مین اتفاق پڑے اور کس
حالت مین موت اسکو پہونچے اور جو کوئی توکل کرے اللہ پر اور سونپے کار اپنا اللہ کو
تو کفایت کرتا ہی اسکو اللہ تمام فکرون اور حاجتون اور طرح طرح کی محنتون سے۔ اور فرمایا
کہ اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہی کہ اگر تحقیق بندے میرے فرمانبرداری کرین میری یعنے بیچ
امر اور نہی میری کے تو البتہ برساؤن مین انپر مینھہ رات کو کہ سوتے ہون آرام سے اور
نکالون مین انپر دھوپ دن کو یعنی تاکہ وہ اپنے کامون اور کسبون مین مشغول ہون اور نہ
سناؤن مین انکو آواز گرجنے کی یعنی رات کو نہ دن کو تاکہ نہ ڈرین نہ گھبراوین پس نہ ضرر پاوین
اور فرمایا کہ تحقیق رزق البتہ ڈھونڈھتا ہی یعنی آدمی کو جیسے کہ ڈھونڈھتی ہی اسکو اجل
ف یعنے روزی اور موت دونون کا پہونچنا یقینی ہی اور جیسے کہ حاجت نہین ہی کسی کو
کہ اپنی موت کو ڈھونڈھے اور حاصل کرے بالضرور پہونچتی ہی ایسے ہی یہ بھی حاجت نہین
کہ کوئی اپنی روزی کو ڈھونڈھے جو کچھ مقدر ہی ضرور پہونچے گا ڈھونڈھے یا نہ ڈھونڈھے
اور اگر کوئی ڈھونڈھے تو رزق ڈھونڈھنے سے نہین ملتا ڈھونڈھنا بھی مقدر ہے یعنے
خدائے تعالی پر توکل کرنا چاہیے اور یقین واثق ساتھ ضامن ہونے اللہ تعالی کے رزق
کا رکھنا چاہیے لیکن اگر کچھ طلب متوسط کرین واسطے قائم کرنے رسم عبودیت کے
ساتھ اعتماد کرنے کے اوپر ضمانت حق کے تو یہ بھی درست ہی اور روایت کی ہی
ابو نعیم نے حلیہ مین بطریق مرفوع کے کہ اگر آدمی بھاگے اپنے رزق سے جیسا کہ
بھاگتا ہے موت سے تو البتہ پالیوے اس رزق کو اپنے اور کہا ابو ہریرہؓ نے کہ

داخل ہوا ایک مرد اپنے اہل و عیال پر پس جبکہ دیکھی اس شخص نے وہ چیز کہ ساتھ اُنکے ہی
یعنے حاجت و فقر و فاقہ سے تو نکلا طرف جنگل کے یعنے واسطے عاجزی کرنے کے طرف
خالق کے پس جب کہ دیکھا اسکی عورت نے یعنے ہاتھ خالی ہونا اپنے خاوند کا اور چلا جانا
اپنے اہل کے پاس سے بسبب حیا کے تو کھڑی ہوئی طرف چکی کے سو رکھا اسنے
اوپر کا پتھر چکی کا نیچے کے پتھر پر یا تیار کیا اسکو بامید اسکے کہ اسکا خاوند باہر گیا ہے
کچھ لاوے اور اسکو پیس کر روٹی پکاوے اور کھڑی ہوئی طرف تنور کے پس گرم کیا
اسکو روٹی پکانے کے واسطے پھر دعا کی عورت نے کہ خداوندا ہمکو رزق دے یعنے اپنے
پاس سے کہ تو خیر الرازقین ہی پھر نگاہ کی عورت نے پس ناگہان[1] اُنڈ چکی کا بھرا ہوا تھا آٹے
سے پھر گئی وہ عورت طرف تنور کے یعنی تاکہ روٹی لگاوے ہمین بعد گوندھنے آٹے
کے پس پایا اُسکو بھرا ہوا روٹیون سے یعنے اس آٹے کی خود بخود روٹیان ہو کر تنور مین
جا لگین یا آٹا گر انڈ مین بحال خود رہا اور تنور مین غیب سے روٹیان پیدا ہوئین پھر آیا
خاوند اسکا سو اسنے کہا کہ کیا تمنے میرے بعد کچھ پایا یعنے قسم غلہ سے کہ پیسکر اسکی روٹیان
پکائین تمنے کہا اس عورت نے کہ ہان ہمارے رب کی طرف سے عنایت ہوا ہے نہ خلق
کی طرف سے بسبب عادت کے یعنے بلکہ محض غیب سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اور
کھڑا ہوا یعنے تعجب کیا خاوند نے اور کھڑا ہوا طرف چکی کے یعنی تاکہ دیکھے نشان اس کا
پس ذکر کیا گیا یہ ماجرا روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا خبردار ہو تحقیق شان
یہ ہو کہ اگر نہ اٹھاتا وہ شخص چکی کو تو ہمیشہ پھرتی رہتی اور آٹا نکالتی رہتی قیامت
تک ف اور واقع ہوئی اُنسے یہ کرامت بہ سبب برکت صبر اور توکل کے اور یہ ماجرا حضرت

---

[1] یہ حدیث ابو ہریرہ کی اور ابو الدرداء کی مشکوۃ کے باب التوکل مین ہے ۱۲

صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت کا ہی نہ اگلی امت کا۔

باب ہی بیچ بیان صبر کے

ف صبر کے معنے لغت مین حبس اور منع کرنے اور باز رکھنے نفس کے ہین اور شرع مین غالب لانا داعیہ حق کا ہی اوپر باعثہ نفس کے وقت معارضہ کے اور بعضون نے کہا کہ صبر باہر آنا ہی حظوظ نفس سے ساتھ مجاہدہ کے اور ثابت رہنا ہی اوپر باز رکھنے نفس کے اسکی محبوب چیزون سے مسلمان کو چاہیے کہ تکلیف مین صبر کرے کہ صبر کرنیکی بہت بڑی فضیلت ہے اور ثواب عظیم ہی خدائے تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ یعنی صبر کرنے والون کو بیحساب ثواب ملیگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عجب ہی واسطے شان مسلمان کے کہ تمام شان اسکی اسکے واسطے بہتر ہی اور نہین ہی یہ شان کسی کے واسطے سوائے مسلمان کے اگر پہونچے اسکو خوشی یعنے چین اور فراخی رزق اور نعمت تو شکر کرتا ہی سو ہوتا ہی شکر اسکے واسطے بہتر اور اگر پہونچتا ہی اسکو ضرر یعنے فقر اور بیماری اور رنج اور بلا مین تو صبر کرتا ہی پس ہوتا ہی صبر بہتر واسطے اسکے ف مقام صبر اور شکر کے دونون عالی ہین اور اجر اور ثواب اونپر مرتب ہوتا ہی اور آدمی ان دو حال سے خالی نہین پس وہ بہر حال بہتر ہی پھر منحصر ہونا خیر کا ہر حال مین مومن کامل کیواسطے ہی اسلیے کہ غیر مومن کامل کا حال یہ ہی کہ اگر پہونچتی ہی اسکو خوشی تو تکبر اور خلاف شرع باتین کرتا ہی اور اگر اسکو ضرر پہونچتا ہی تو جزع فزع اور کفران نعمت کرتا ہے

باب ہی بیچ بیان ریا اور سمعہ کے

ف ریا کے معنی ہین اپنی نیکی خلق کو دکھانا اور عین التعلم مین کہا ہی کہ ریا طلب کرنا عزت

لہ یہ حدیث صہیبؓ کی مشکوٰۃ کے باب التوکل مین ہے ۱۲

اور مرتبہ کا ہی نزدیک لوگون کے ساتھ عبادت کے پس ہوگا ریا مخصوص ساتھ عمل ظاہر کے اور
جو کچھ عبادت سے نہو سو ہین ریا نہین کہتے جیسے کہ کثرت مال و اتباع کی تو قلیل فخر اور تکبر سے
ہوگا نہ ریا۔ اور سمعہ کے معنے ہین سنانا یعنے عمل کرنا اپنے نام و نمود کے لیے حاصل یہ ہی کہ
سمعہ متعلق ہی ساتھ حاسہ سمع کے اور ریا متعلق ہی ساتھ حاسہ بصر کے نہین جائز ہی واسطے
آدمی کے کہ عمل کرے کوئی واسطے دکھانے اور سنانے لوگون کے سواسطے کہ تحقیق ریا چھوٹا
شرک ہی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نہین دیکھتا ہی یعنی نظر اعتبار سے طرف صورتون تمھاری کی
یعنے اسلیے کہ نہین اعتبار ہی اچھی اور بری صورتون کا اور نہین دیکھتا ہی طرف مالون تمھارے
کے یعنے اسلیے کہ نہین ہی اعتبار اسکی قلت اور کثرت کا ولیکن دیکھتا ہی طرف دلون تمھارے
کے یعنے طرف اس چیز کے کہ تمھارے دلون مین ہی قسم یقین اور اخلاص سے اور قصد ریا اور سمعہ
اور تمام اچھے اور برے احوال سے اور دیکھتا ہی طرف اعمال تمھارے کے یعنے اچھے اعمال اور
برے اعمال کے پس جزا دیگا تمکو موافق اعمال کے اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا[۱] ہی کہ مین زیادہ تر
بے پرواہ ہون شریکون کا شرک سے یعنی جو لوگ کہ عالم مین ہین وہ محتاج ہین شرکت کے
اور راضی ہین ساتھ اسکے تا ہر ایک کو حصہ ہو اس چیز مین کہ شریک ہین بخلاف میرے کہ مین
غنی علی الاطلاق بے پرواہ ہون اس سے کہ عبادت مین شرکت کے ساتھ راضی ہون
تاکہ خالص و تنہا میرے ہی واسطے کرین اور جو کوئی کچھ عبادت کرے کہ شریک کرے
اس عبادت مین ساتھ میرے دوسرے کو چھوڑتا ہون مین اسکو ساتھ شرک اسکے یعنے بیزار
ہون اس سے اور عمل اسکا واسطے اسکے ہی کہ کیا اسنے عمل واسطے اسکے اور جو شخص[۲] کہ عمل کرے
واسطے سنانے کے تا لوگ سنین اور شہرت ہو تو مشہور کرے گا اللہ تعالیٰ عیب اسکے

[۱] یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی مشکوۃ کے باب التوکل مین ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث جندبؓ کی مشکوۃ کے باب الریا کی پہلی فصل مین ہے ۱۲

اور رسوا کریگا اُسکو دن قیامت کے سامنے لوگون کے اور جو شخص کہ عمل کرے واسطے دکھانے
کے جزا دیگا اُسکو اللہ تعالی جزا ریاکارون کی **فائدہ** یعنے کہے گا کہ بدلہ اپنا اُس سے طلب کر کہ
عمل کیا تو نے واسطے اسکے یا مراد یہ ہی کہ ظاہر کریگا اللہ تعالی عمل بُرے اسکے کہ پوشیدہ
رکھتا ہی اور رسوا کریگا اُسکو نزدیک خلق کے اور حقیر و ذلیل کریگا اُسکو اور یہ بھی[۵۱] فرمایا کہ قیامت
کے دن جب جمع کریگا سب خلقت کو جمع کریگا واسطے حساب کے تو ایک فرشتہ آسمان سے پکارے گا
کہ جس شخص نے کہ شریک کیا ہو کسی کو سوائے خدا کے کسی عمل مین کہ کیا ہو اسکو واسطے خدا
کے یعنے ریا کیا دنیا مین تو چاہیے کہ طلب کرے ثواب اپنے عمل کا غیر خدا سے کہ شریک
کیا ہو اسکو اس عمل مین اسواسطے کہ خدا شریکون سے بے پرواہ ہی لیکن[۵۲] اگر کوئی عمل
کرے یعنی بغیر قصد ریا اور سمعہ کے اور لوگ اس کام پر دوست رکھین اور اسکی تعریف
کرین یا کوئی پوشیدہ عمل کرے اور لوگون کے دیکھنے سے خوش ہو تو یہ ریا نہین اور
ثواب عمل کا اس سے باطل نہین ہوتا بلکہ یہ خوشخبری ہی واسطے ایماندار کے کہ جلدی
دی گئی اسکو یعنی خوشخبری تاخیر کی گئی باقی ہی آخرت مین ملیگی پہلے اس سے کہ آخرت مین ثواب
اس عمل کا پاوے دنیا مین ثواب پا سکا پایا کہ لوگون نے تعریف کی اور دوست رکھا اُسکو
اور یہ گویا بشارت دینی ہی اسکو ساتھ ثواب آخرت کے اور یہ ریا نہین اسلیے کہ قصد اسکا
ثواب آخرت کا تھا حقتعالی نے اپنے فضل سے دنیا مین بھی ثواب دیا۔ اور فرمایا[۵۳] جو شخص کہ
ہو نیت اسکی امر علمی یا عملی مین ثواب آخرت کا یعنے رضامندی اپنے رب کی تو ڈالتا ہی
اللہ تعالی بے پرواہی کو اسکے دلمین یعنے بے پرواہ کر دیتا ہی اُسکو خلق سے کہ ریا کرے ساتھ انکے
اور اسکے وسیلے سے انسے مال و جاہ حاصل کرے اور خاطر جمعی کرتا ہی اسکی ساتھ تیار کرنے

۵۱ یہ حدیث ابو سعید کی مشکوۃ کے باب الریا کی فصل دوم مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث ابوذر کی مشکوۃ کے باب الریا کی پہلی فصل مین ہے ۱۲
۵۳ یہ حدیث انس کی مشکوۃ کے باب الریا مین ہے ۱۲

اسباب معاش اسکی کے ایسی جگہ سے کہ نہین جانتا وہ اور آتی ہی اسکے پاس وہ چیز کہ مقدر کیگئی
ہی واسطے اسکے دنیا مین سے حالانکہ دنیا مین ذلیل اور بیقدر ہوتی ہی نزدیک اسکے
یعنے بغیر طلب اور کسب کے ہاتھ آتی ہی اور جو شخص کہ ہو نیت اسکی طلب کرنا دنیا کا توڑ ڈالتا ہے
اللہ تعالیٰ محتاجگی کو حاضر آگے آنکھون اُسکی کے یعنے مانند امر محسوس کے اور پریشان کرتا ہی اسپر
کام اُسکا اور نہین ملتا اُسکے پاس دنیا سے مگر وہ چیز کہ مقدر کیگئی ہی واسطے اسکے **ف** یعنے جو
طلب کرے آخرت کو اور عمل کرے واسطے اسکے اسکو خاطر جمعی حاصل ہوتی ہی اور آسانی کے
ساتھ اسکو رزق پہونچتا ہی اور جو دنیا کو طلب کرے اُسکو پریشانی حاصل ہوتی ہی اور رزق
وہی ہی جو مقدر ہی۔ اور فرمایا کہ واسطے ہر چیز کے زیادتی ہی اور واسطے ہر زیادتی کے
سُستی ہی پس اگر عمل کرنیوالا میانہ روی کرے اور افراط اور تفریط سے بچے تو امید ہی کہ وہ
مطلب یاب ہو اور اگر اشارہ کیا طرف اسکے ساتھ انگلیون کے یعنی عمل کیا اسنے اسواسطے
کہ مشہور ہو ساتھ عبادت کے تو اسکو کچھ نہین گننا چاہیے یعنی اسکو صالح نیکوکار شمار نہ کیا جاوے
کہ وہ ریاکارون سے ہی۔ اور کفایت کرتی ہی آدمی کو یہ برائی کہ مشہور ہو لوگون مین برابر ہی
کہ شہرت اسکی دین مین ہو یا دنیا مین **ف** دنیا مین مشہور ہونا تو ظاہر ہی کہ سبب باہر
پڑنے کا ہی راہ امن اور سلامت سے اور دین مین اسلیے کہ اس سے خوف ہی ریا اور حب
ریاست مین پڑنے کا پس گوشہ نشینی اور گمنامی بہرحال بہتر ہی مگر جسکو اللہ بچاوے لیکن یہ
اس شخص کے حق مین ہی کہ محبت ریاست وجاہ اور لوگون کے قبول کی اُسکی دامنگیر ہو اور
جنکے دلمین اخلاص ہو وہ اس سے مستثنےٰ ہین چنانچہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص بندون کے قول
کی قرآن مین حکایت کی واجعلنا للمتقین اماما اور فرمایا کہ اگر تحقیق کوئی شخص عمل کرے ایک

لہ یہ حدیث ابوہریرہ کی مشکوۃ کے باب الریا مین ہی ۱۲ ۵۲ یہ حدیث انس کی مشکوۃ کے باب الریا مین ہی ۱۲ ۵۳ یہ حدیث ابوسعید کی مشکوۃ کے باب الریا مین ہی ۱۲

عمل بیچ پڑے پتھر کے اور نہین ہی دروازہ واسطے اسکے اور نہ روشندان نکلتا ہی عمل اسکا
طرف لوگون کے جو کچھ ہو **ف** یعنی ہر چند کہ کوئی عمل پوشیدہ خلوت مین کرے اسطرح
کہ کوئی اسپر مطلع نہو نکلتا ہی اور حاضر ہوتا ہی عمل اسکا طرف لوگون کے جو کچھ کہ ہو یعنے
حاجت اظہار کی نہین تا ریا کرے اور ثواب سے محروم ہو اور فرمایا کہ جو شخص کہ ہو اسکے واسطے
خصلت پوشیدہ نیک یا بد ظاہر کرتا ہی اللہ تعالی اُس خصلت سے ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہی
وہ شخص ساتھ اس علامت کے **ف** یعنی جو کوئی خصلت نیک یا بد رکھتا ہو تو اللہ تعالی اس سے
علامت یعنے ہیئت وصورت ظاہر کرتا ہے کہ اس سے پہچانا جاتا ہی کہ ایسا ہے

باب ہی بیان خوف کرنے اور رونے کے

یعنے ڈرنا اور رونا عذاب الٰہی سے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہی اس
ذات کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ اگر تم جانتے اس چیز کو کہ مین جانتا ہون یعنے احوال
اور ہول قیامت کے تو البتہ روتے تم بہت اور ہنستے تھوڑا[۵۱] **ف** یعنی خوف کو امید پر ترجیح
دینی چاہیے اور ہمین تنبیہ و تحذیر ہی اوپر اجتناب کرنیکے بہت ہنسنے سے اور راحت سے
کہ طریقہ جاہلون اور غافلون کا ہی اور فرمایا کہ قسم ہی اللہ کی کہ نہین جانتا مین اور مین
رسول ہون کہ کیا کیا جاویگا ساتھ میرے اور ساتھ تمھارے **ف** یعنی[۵۲] عاقبت سبکی مبہم
ہی کوئی نہین جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کرون گا پس انسان کو چاہیئے کہ پرہیز رہو
اور اللہ سے ڈرتا رہے اور فرمایا کہ جب اُتارتا ہی اللہ تعالی کسی قوم پر عذاب تو پہونچاتا ہی
وہ عذاب اُس شخص کو کہ ہون درمیان انکے یعنی صالح اور غیر صالح کو اسیطرح جاری ہی سنت
الٰہی بعضے گناہون مین اور پھر اُٹھائے جاوینگے موافق اپنے عملون کے **ف** یعنے اگرچہ

---

[۵۱] یہ حدیث ابو ہریرہ اور حدیث ام العلا کی مشکوۃ کے باب البکا مین ہی ۱۲ [۵۲] یہ حدیث ابن عمر کی مشکوۃ کے باب البکا مین ہے ۱۲
[۵۳] یہ حدیث جابر کی مشکوۃ کے باب ایضا مین ہے ۱۲

دنیا مین سب لوگ اس عذاب مین گرفتار ہوتے ہین نیک بھی اور بد بھی لیکن آخرت مین
ہر ایک کو موافق عمل کے جزا ملے گی اگر نیک ہی تو اچھا بدلہ ملے گا اور اگر بُرا ہی تو بُری سزا
پاویگا۔ اور فرمایا[۱] کہ اُٹھایا جاویگا ہر بندہ دن قیامت کے اس حالت پر کہ مرا ہی یعنی ایمان پر یا
کفر پر پس اعتبار خاتمہ کا ہی کہ دیکھا چاہیے کہ آخر کیا حالت گذرے۔ اور فرمایا[۲] کہ نہین دیکھا
مین نے مانند آگ دوزخ کے یعنے شدت اور ہول مین سوتا ہی بھاگنے والا اُس سے اور
نہین دیکھا مین نے مانند بہشت کے یعنے نعمت اور ناز مین کہ سوتا ہی طلب کرنے والا اس کا

ف اگر کوئی شر دشمن قوی سے بھاگتا ہی سُوتا نہین اور غافل نہین ہوتا بھاگتا ہی جتنا
کہ ہوسکتا ہی مگر یہ عجب بات ہی کہ دوزخ کی آگ کہ ساتھ اس گرمی اور شدت کے درپے ہی
کہ لوگ بھاگنے مین اس سے غفلت کرتے ہین اور کوشش نہین کرتے اور اگر بھاگتے ہین
تو عین بھاگنے مین سوتے ہین اور غافل ہوتے ہین اور بھاگنا آگ دوزخ سے ساتھ
ترک کرنے گناہون کے اور لازم کرنے طاعتون کے ہوتا ہی اور طلب کرنیوالا یعنے اگر
کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہی تو اس سے غافل نہین ہوتا اور سستی اور تساہل
نہین کرتا اسکی طلب کرنے مین اور دوڑتا ہی اسکے پالینے کے واسطے جتنا کہ اس سے ہوسکتا
ہی مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبیون اور نعمتون کے کہ اسمین ہین آدمی اسکی طلب مین نہین
دوڑتا اور اسکو نہین پاتا اور دوڑنا طرف بہشت کے اور پانا اسکا ساتھ کرنے عبادتون
اور بندگیون کے اور بچنے کے گناہون سے ہوتا ہی۔ اور فرمایا کہ البتہ مین دیکھتا ہون
اس چیز کو کہ تم نہین دیکھتے یعنے علامات قیامت کی اور نشانیان صفت الٰہی کی
اور سُنتا ہون مین اس چیز کو کہ تم نہین سُنتے یعنے احوال آخرت کے اور خوف

---

[۱] یہ حدیث ابوذر کی مشکوٰۃ کے باب البکا مین ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث ابوذر کی مشکوٰۃ کے باب البکا مین ہے ۱۲

قیامت کا اور شدت عذاب دوزخ کی آواز کرتا ہی آسمان اور اس کو لائق ہی کہ آواز کرے یعنے بسبب کثرت فرشتون کے قسم ہی اس ذات کی کہ میری جان اُسکے قابو مین ہی کہ نہین آسمان مین جگہ چار انگشت کی مگر کہ فرشتے اسمین اپنی پیشانی رکھے ہوے ہین اس حال مین کہ سجدہ کرینوالا ہی واسطے اللہ کے قسم[۱] ہی خدا کی اگر جانتے تم وہ چیز کہ مین جانتا ہون تو البتہ ہنستے تم کم اور روتے بہت اور نہ لذت حاصل کرتے تم ساتھ عورتون کے بچھونون پر اور البتہ نکلتے تم طرف جنگلون کے نالہ و فریاد کرتے ہوے طرف اللہ کے کہا ابو ذرؓ نے از راہ حسرت کہ کاش مین درخت ہوتا۔ اور فرمایا[۲] کہ جو شخص ڈرتا ہی یعنے لوٹ کرنے دشمن کے سے وقت سحر کے بھاگتا ہی اول ہی شب کو تا کہ نجات پاوے دشمن سے۔ اور جو شخص کہ بھاگتا ہی اول شب پہونچتا ہے منزل کو خبردار ہو بتحقیق متاع اللہ کی مہنگی ہی یعنی گران قیمت ہے بدون قیمت کے ہاتھ نہین لگتی اور قیمت اس کی دنیا جان و مال کا ہی خبردار ہو کہ جنس خدا کی بہشت ہی ف یعنے اور اس کا مول نیک عمل ہین اور یہ مثال ہی اسکی جو راہ آخرت کا سالک ہو کہ شیطان اسکی راہ پر لگا ہا ہی پس اگر ہوشیار ہوا اپنے چلنے مین اور خالص کیا نیت کو اپنے عمل مین امن مین ہوا شیطان سے اور اسکے مکر سے والا مارتا ہے وہ راہ اُسکی پھر فرمایا کہ چلنا راہ آخرت کا دشوار ہی اور حاصل کرنا آخرت کا مشکل ہے نہین حاصل ہوتی تھوڑی سعی سے۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالی قیامت کے دن فرماویگا فرشتون کو جو متعین ہین دوزخ پر نکالو دوزخ سے اُس شخص کو کہ یاد کیا ہی مجکو یعنے ایک جانا مجکو خالص دل سے اور صدق نیت سے ایک دن یا ایک وقت یا ڈرا

---

[۱] یہ حدیث ابو ہریرہؓ کی مشکوٰۃ کے باب البکا مین ہی ۱۲ [۲] یہ حدیث انسؓ کی مشکوٰۃ کے باب الخوف مین ہے ۱۲

ی جگہ یعنی باز رکھا اعضا کو گناہون سے **ف** اور اس مین بشارت ہے کہ
ان نے ایک بار اخلاص سے خدا کو یاد کیا اور ایک وقت اُس کے
ے ڈرا آخر اُسکو عذاب دوزخ سے نجات ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ اور فرمایا
ئی بندہ مومن کہ نکلے اُس کی آنکھ سے آنسو اگر ہو مانند سر مکھی کے یعنے
بسبب خوف خدا کے پھر پہونچے آنسو اُسکے اچھے مُنھ پر مگر حرام
کریگا اس کو اللہ آگ پر

فہرست ابواب کتاب فقہ محمدیہ و طریقہ احمدیہ حصہ دوم

نمبر	مطالب	نمبر	مطالب	نمبر	مطالب	نمبر	مطالب
۲	سلام کا بیان	۱۸	راگ کا بیان	۴۸	ڈرنے اور نیک کام میں دیر نہ کرنے کا بیان	۷۳	کہانت کا بیان
۴	خط لکھنے کا بیان	۱۹	زبان کا نگاہ رکھنا			۷۴	خوابی کا بیان
۵	استیذان کا بیان	۲۴	غیبت کا بیان	۵۰	نرمی کرنے کا بیان	۷۷	دل لگنے کی اور
۶	مصافحہ و معانقہ کا بیان	۲۷	وعدہ کا بیان	۵۱	شرم اور حیا کرنے کا بیان		بے شک کہ ابلیس
۷	اکرام و خاطرداری کے واسطے کھڑا ہونا	۲۸	خوش طبعی کا بیان	۵۲	خوش خلقی کا بیان	۱۱۲	فقر کی علت
		۲۹	فخر کرنے کا بیان	۵۳	غصے اور تکبر کا بیان	۱۱۷	رسول اللہ صلی اللہ
۸	بیٹھنے کا بیان	۳۰	عصبیت کا بیان		[redacted]لم کا بیان		اور اپنے اصحاب
۹	لیٹنے اور سونے کا بیان		ماں باپ سے نیکی اور		نیک کام بتلانے اور ترغیب		عمر زیادہ
۱۱	چلنے پھرنے کا بیان		سلوک کرنے کا بیان		کام سے روکنے کا بیان	۱۲۱	حق رائیدہ از کا بیا
	چھینکنے اور جمائی لینے کا بیان	۳۲	ماں باپ کی فرمانبرداری کا ثواب	۶۴	طب کا بیان	۱۲۸	طاعت کے واسطے پال
۱۲	ہنسنے کا بیان		اور انکی نافرمانی کا عذاب	۶۸	منتر پڑھنے اور جھاڑ پھونک		کہ یہ کہنا منع نہ
۱۳	نام رکھنے کا بیان	۳۳	رشتہ داروں سے سلوک کرنے کا بیان		کرنے کا بیان	۱۳۵	تو کا
۱۶	کنیت رکھنے کا بیان	۳۴	خلق خدا پر شفقت اور رحم کرنے کا بیان	۶۹	نظر لگنے کا بیان	۱۴۸	
۱۷	شعر کا بیان	۴۱	محض خدا تعالیٰ کی خاطر محبت رکھنا	۷۰	فال اور شگون لینے کا بیان	۷۲	